٢٧ ٢٢ منعقب الماريث الدي شهراً فاق كِتا كَامُلُوسِ وُ وَترميه ورُحُوشَى



المالية المالي

الأمام لحافظ الوامن من عجاج المتعرى ١١١٥

الحاف الميا الاهورة كواجى



(**(€**)

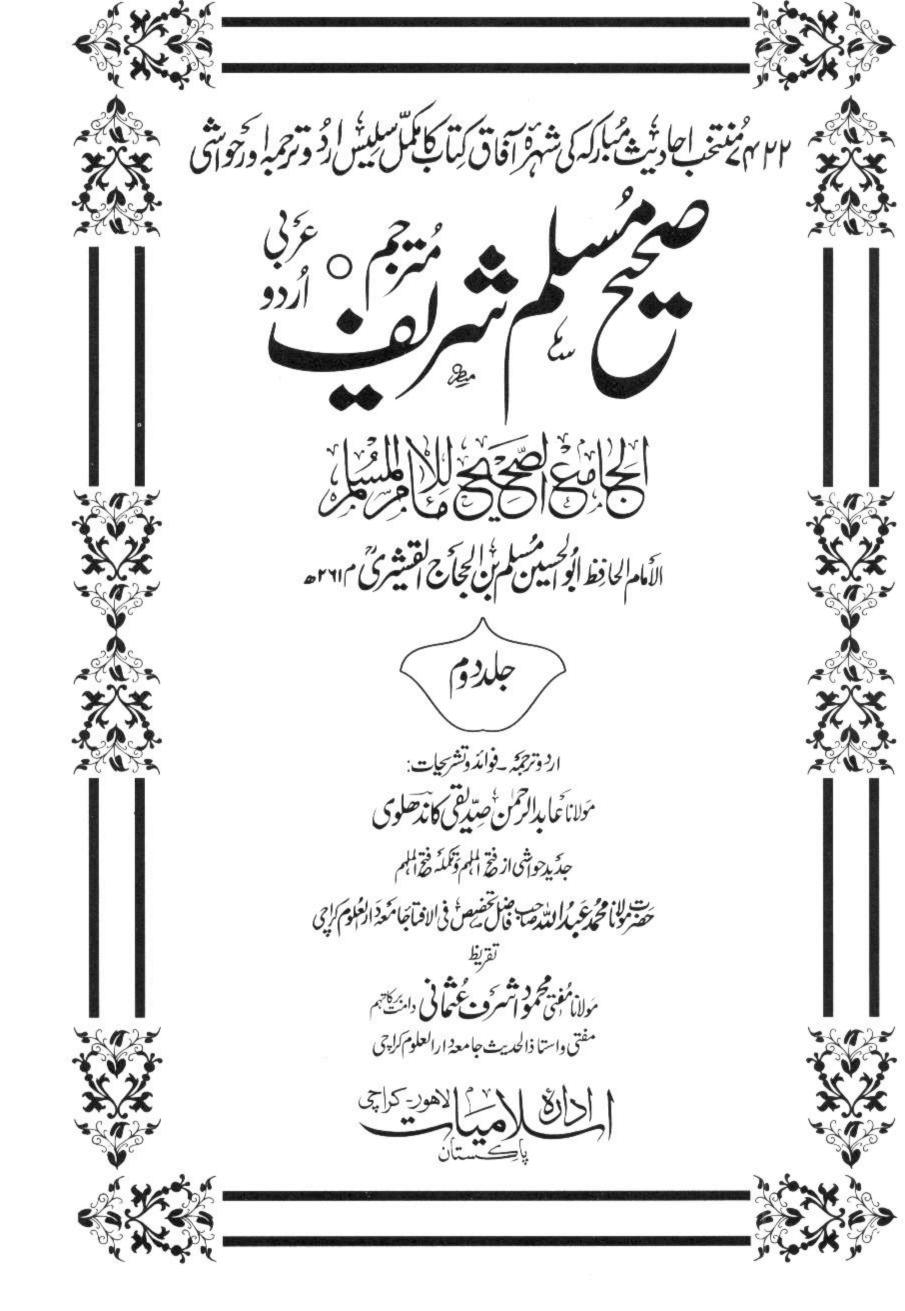
1630

•:

æ

■

•:



© پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں خلاف ورزی پرمتعلقہ فردیا ادارے کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گ

نام کتاب صیخی م شبرگفین نام مصنف الأمام لحافظ الولیمن کم آب مجانع الفتیری مهدمه الامام لحافظ الولیمن کم آب مجانع الفتیری مهدمه اشاعت اول رئیج الاوّل ۱۲۸ میری، ایریل که ۲۰۰۰ میر

الْخُ الْمُ الْمِيشِرْنَ بَكُ يَكُرُنَ إِلَيْهِ اللَّهِ اللَّلَّمِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللّلْمِي الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّالللَّمِ الللَّهِ الللللّل

۱۳- دینا ناتھ مینشن مال روڈ ، لا ہور فون۳۲۳۳۱ کیکس ۲۳۳۳۷۸۵ +۹۲-۳۲-۹۲+ ۱۹۰- انار کلی ، لاہور- پاکستان......فون ۲۳۳۳۵۱-۲۲۳۳۵۵ ۲۲۳۳۹۹۱ موهن روڈ ، چوک اردو بازار ، کراچی - پاکستان.....فون ۲۲۲۴۰۰

ملنے کے پتے العارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳ العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳ مکتبددار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۳ الاسلامیہ، چوک سبیلہ کراچی دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱ بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱ بیت العلوم، نا بھہ روڈ، لا ہور بیت العلوم، نا بھہ روڈ، لا ہور

فهرست مضامين صحيح مسلم نثريف مترجم أرد وجلد دوم

صفحةتمبر	عنوان	بابنبر	صفحة نمبر	عنوان	بابنبر
۵۵	عاشورہ کے دن روز ہ رکھنا۔	۱۳	10	كِتَابُ الصِّيَام	
ar	عید کے دنوں میں روز ہ رکھنے کی حرمت۔	10			
77	ایام تشریق میں روز ہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان	17	14	چاند دیکھنے پر روز ہے رکھنا اور ای کے دیکھنے پر افطار	1
	کہ بیکھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔			کرنا اور اگر جا ندنظر نه آئے تو پھرتمیں روزے پورے	
۸۲	جمعہ کے دن کومخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔	14		كرنا_	
49	آيت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْن	IA	rr	ہرایک شہر میں اس جگہ کی رویت معتبر ہے اور دوسرے	۲
	منسوخ ہے۔			مقام کی رویت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتر نہیں۔	
۷٠	جوکسی عذرمثلاً مرض ،سفر اور حیض کی بنا پر روز ہے نہ رکھ	19	rr	چاند کے چھوٹا اور بڑا ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ،اگر چاند	٣
	سکے اس کے لئے ایک رمضان کی قضامیں دوسرے			نظرنه آسکے تو پھرتمیں دن پورے کرے۔	
	رمضان تک تاخیر درست ہے۔		ro	رسول الله صلى الله عليه وسلم كا فر مان عيد كے دونوں مہينے	۴
41	میّت کی جانب ہے روزے رکھنے کا حکم۔	۲۰		ناقص نہیں ہوتے۔	
20	روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کوئی	rı	ro	ردزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک	۵
	کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے			سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے مبح صادق مراد ہے	
	کہ میں روزے سے ہول اور اپنے روزے کو بیہودہ			صبح کاذب مرادنہیں۔	
	باتوں سے پاک رکھے۔		۳.	سحری کی فضیلت اور اس کے استخباب اور اس کے دریہ	۲
20	روز ہے کی فضیلت ۔	rr		میں کھانے اور افطار جلدی کرنے کا استحباب۔	
۷٨	جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روز ہ رکھنے	rr	rr	روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختیام۔	4
	کی طاقت رکھتا ہو،اس کے روزے کی فضیلت۔		m	صوم وصال کی ممانعت	٨
۷9	زوال ہے قبل نفل روزہ کی نیت صحیح ہونا اور بغیر عذر کے	. 44	r2	جے اپنی شہوت پراطمینان ہوا ہے روزہ کی حالت میں	9
	اس کے توڑ دینے کا جواز ۔			اپنی بیوی کا بوسه لینا حرام نہیں ۔	
۸٠	بھول کر کھانے اور پینے اور جماع سے روز ہبیں ٹوشا۔	ra	۴٠,	حالت جنابت میں اگر صبح ہوجائے تو روزہ درست ہے۔	1+
۸٠	رمضان المبارك كے علاوہ نبی اكرم صلی اللہ عليه وسلم	74	44	روزہ دار پر دن میں جماع کا حرام ہونا اور اس کے	11
	کے روزوں کا بیان اور مستحب سے کے کوئی مہینہ			کفاره اور وجوب کا بیان ۔	
	روزوں سے خالی نہ جائے۔		۲٦	رمضان المبارك میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے	11
۸۳	صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤ دی کی فضیلت ۔	12		اورافطاركرنے كاحكم _	2
91	ہرمہینہ میں تین دن روز ہے رکھنا اور یوم عرفیہ، عاشورہ،	11	۵۳	حاجی کے لئے عرفہ کے دن میدان عرفات میں افطار	11
	پیراور جمعرات کے روز وں کا استحباب۔			متحب	

مردوم)	صیح مسلم شریف مترجم اردو (جل		۲	ضامين	برست
صفحه نمبر	عنوان	بابنبر	صفحةنمبر	عنوان	بنبر
102	محرم کا شرط لگانا که اگر میں بیار ہوا تو احرام کھول	M	900	شعبان کے روز وں کا بیان ۔	19
	ڈ الوں گا۔		90	محرم کے روزوں کی فضیلت۔	۳.
1179	حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور اُن کے عسل	r9	94	شوال کے چھروزوں کی فضیلت ۔	۳1
	کابیان۔		92	شب قدر کی فضیلت اوراس کا وقت۔	٣٢
119	احرام کی اقسام اور بیر که حج قِر ان تمتع اور افراد سب	۵۰	1.0	نار « کان ۱ ار در این از در ای	
=	اقسام جائز ہیں۔			كِتَابُ الْإعْتِكَافِ	
AFI	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔	۵۱	1.4	رمضان المبارك كے آخرى عشرہ میں بہت زیادہ	~~
122	اپناحرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے	ar		عبادت كرنا ـ	
	کا جواز _		1•٨	عشرهٔ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	٣٣
14.	جواز جج تمتع _	۵۳	1+9	كتَابُ الْحَجِ	1
110	مج تمتع كرنے والے پر قرباني واجب ہے ورنه تين	۵۳		رثاب الحج	
	روزے ایام حج میں اور سات گھر جانے پرر کھے۔		1+9	محرم کے لئے کونسالباس پہننا جائز ہے اور کونسا ناجائز؟	ro
11/2	قارن اسی وقت احرام کھولے جبکہ مفرد بالحج احرام کھولتا	۵۵	III	مواقیت حج_	٣٧
			112	تلبيهاوراس كاطريقه-	72
IAA	احصار کے وقت حاجی کواحرام کھو گنے کا جواز اور قران	۲۵	119	مدینہ والوں کے لئے ذی الحلیفہ سے احرام باندھنے	M
	اور قارن کے طواف وسعی کاحکم ۔			كاتحكم -	
191	مج افراداور قر ان_	02	119	جب سواری مکه کی جانب متوجه موکر کھڑی ہو جائے ،	m9
195	طواف قدوم اوراس کے بعد سعی کرنا۔	۵۸		اس وفت احرام باندھناافضل ہے۔	
195	عمرہ کرنے والے کا احرام طواف وسعی ہے قبل اور ای	۵۹	ITT	احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے اور مشک کے	۴.
	طرح حاجی اور قارن کا طواف قد وم ہے قبل نہیں کھل			استعال کرنے کا اسخباب اور اس کے اثر کے باقی	
	- 02			رہنے میں کوئی مضا نقہ نہیں ۔	
192	الحج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔	4.	11/2	محرم کے لئے بری شکار کھیلنے کی ممانعت۔	۱۳
199	احرام کے وقت قربائی کا اشعار کرنا اور اس کے قلادہ	וד	122	محرم اور غیرمحرم کے لئے حل اور حرم میں جن جانوروں	~~
ĺ	و الناب			کا مارنا حلال ہے۔	
1	ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کا بید کیا فتو کی ہے جس	44	12	تکلیف کے لاحق ہونے کے بعد محرم کو سرمنڈانے کی	44
100000	میں لوگ مصروف ہیں۔			اجازت اوراس پرفدیه کا واجب ہونا اوراس کی تعداد۔	
r•1	عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹانا بھی جائز ہے، عام	44	IMI	محرم کو تجھنے لگانا جائز ہے۔	uh
	حلق واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے۔		ומו	محرم کوآئکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔	2
0,000	کرائے۔ تو بر کی ا	0000	Irr	100000000000000000000000000000000000000	۲۳
r+r	تمتع في الحج اور قر ان كاجواز_	70	١٣٣	محرم کے انقال کے بعداس کے ساتھ کیا کیا جائے؟	72

4

صفحةنمبر	عنوان	بابنبر	صفحه نمبر	عنوان	بابنبر
۲۲۰+	رمی کا وقت مستحب۔	۸۳	4.14	رسول الله صلى الله عليه وسلم كے عمروں كى تعداد اور ان	40
114	سات کنگریاں مارنی حیا ہئیں۔	۸۳		کے اوقات۔	
114	حلق کرانا قصر کرانے ہے افضل ہے۔	۸۵	1.4	رمضان المبارك ميں عمرہ كرنے كى فضيلت۔	77
rrr	یوم النحر کو اول رمی پھرنحر اور پھر حلق کرے، اور حلق	rA	1.4	مکہ مکرمہ میں ثدیہ علیا سے داخل ہونا اور ثدیہ سفلیٰ سے	72
	دا ہنی طرف ہے شروع کرے۔			ثكلنا _	
rrr	رمی ہے پہلے ذکے اور رمی و ذکے ہے قبل حلق کرنا اور اس	٨٧	r.A	مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات	۸۲
	طرح ان سب سے بل طواف کرنے کا بیان۔			گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے	
rrz.	طواف افاضهٔ نحر کے دن کرنا۔	۸۸		وقت داخل ہونا۔	
rm	مقالم محصب میں اتر نا۔	19	110	حج ادر عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	79
10.	ایام تشریق میں رات کومنی میں رہنا واجب ہے، اور جو	9+	rım	طواف میں رکنین ممانیین کااستلام مستحب ہے۔	۷٠
	حضرات مکه مکرمه میں زمزم بلاتے ہوں انہیں رخصت		110	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا استخباب۔	۷1
			112	اونٹ وغیرہ پر طواف کا جواز، اور اسی طرح حجیری	4
191	موسم حج میں پائی بلانے کی فضیلت۔	91		وغیرہ سے حجراسود کا استلام کرنا۔	
rar	قربانیوں کے گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کرنا اور	95	119	صفا ومروہ کی سعی رُکن حج ہے بغیراس کے حج نہیں ہوتا۔	۷٣
	قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا، اور قربانی کے		777	سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔	20
The second second	کئے اپنا نائب متعین کر دینے کا جواز۔ پر کریت نہ ہے کہ جو		rrr	یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لبیک کیے۔	20
ror	اونٹ اور گائے کی قربائی میں سات آ دمیوں کی شرکت	92	rra	عرفہ کے دن منی ہے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر	24
650200007	کا جواز_			کہنا۔	
raa	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا جاہئے۔ شخص سے میں میں میں میں میں اور تاتا		777	عرفات سے مزدلفہ کو لوٹنا اور اس شب مزدلفہ میں	
raa	جو مخص که خود حرم میں نہ جا سکے، اور ہدی بھیجے تو تقلید پر میت ہوئے نہ مرب ا	90		مغرب اورعشاء کوساتھ پڑھنا۔	1
	ہدی مستحب ہے، باقی خودمحرم نہ ہوگا۔ قین ذریب میں شدہ محرب سے تباہ سے ت		1771	مزدلفه میں یوم النحر کوشیح کی نماز بہت جلد پڑھنا۔	۷۸
109	قربانی کے اونٹ پرشد ید مجبوری کے وقت سوار ہوسکتا	94	rrr	ضعیفوں اورعورتوں کو مز دلفہ ہے منی جلدی روانہ کرنے ریست	۷٩
141	ہے۔ قریز ان اگر اور میں اور اس ان ان ان ا			الطريب جريبة كرمي والريسي	
711	قربانی کا جانوراگرراسته میں نہ چل سکے تو کیا کرے؟ طربانی ساعیاد میں میں انہ عید سیسی انہ	92	724	بطن وادی ہے جمرہُ عقبہ کی رمی کرنا اور بیہ کہ مکہ مکرمہ کیریط نے میں ماریک	۸٠
1 11	طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف یہ	91		بائیں طرف ہونا چاہئے اور ہرایک کنگری کے ساتھ تکہ	
PYY	ہے۔ حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا	99	Lana	البیرے۔	ΔI
"	استجاب اور سر طابی مے سے تعبہ یں واس ہوتے ہ استجاب اوراس میں جا کرنماز پڑھنا، اورنواحی کعبہ میں	וו	''	یوم النحر کوسوار ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ ہے مناسک حج معلوم	Al
	ا ا حباب اورا ل ین جا ترمار پرستا ،اورون سبه ین			کی الله علیه و م ۵ فرمان که . کھے سے سماست میں ہو ہ	
12.	رعا ہا ہیں۔ کعبہ تو ژکراز سرِ نوتغمیر کرنے کا جواز۔	1++	rra	سربو۔ مخسیری کے برابر کنگریاں مارنے کا استحباب۔	٨٢

صحیح مسلم نثریف مترجم اردو (جلد دوم)

1 377	July 19						
صفحةنمبر	عنوان	بابنبر	صفحةنمبر	عنوان	بابنبر		
mir	فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب۔	171	124	عاجز بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	1+1		
۳۱۳	رسول الله صلى الله عليه وسلم كا فرمان كه لوگ مدينه منوره	144	144	نابالغ کے حج کا حکم۔	1+1		
	کواس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے۔		1/2 A	زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔	1.5		
10	رسول الله صلی الله علیه وسلم کی قبر مبارک اور منبر کے	150	129	عورت کو حج وغیرہ کا سفرمحرم کے ساتھ کرنا جاہے۔	1+14		
	درمیانی حصه کی فضیلت اور مقام منبر کی فضیلت۔		M	مجج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر	1+0		
210	كوهِ أحد كي فضيلت _	120		اللهی کا استخباب۔			
714	متجدحرام اورمتجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	110	MM	حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	104		
۳19	خصوصیت کے ساتھ صرف تین معجدوں کی فضیلت۔	124	110	بطحاء ذى الحليفه ميں اتر نا اور نماز پڑھنا۔	1.4		
٣٢٠	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویل پررکھی گئی ہے۔	11/2	PAY	کوئی مشرک عج بیت الله نه کرے اور نه کوئی برہنه	1+/		
271	مسجد قبا اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کی	ITA		طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔			
	زیارت کا بیان ۔		MAZ	عرفہ کے دن کی فضیلت۔	1 1		
rrr	كِتَابُ النِّكَاح		MAA	حج اور عمره کی فضیلت۔	11+		
			1/19	حاجیوں کا مکہ میں اتر نا اور اس کے گھروں کے وارث	111		
٣٢٣	جس میں نکاح کی طافت وقوت ہووہ نکاح کرے اور	1 1		ہونے کا بیان۔	1 1		
	جھے اس پر قدرت نہ ہووہ روزے رکھے۔		190	مکہ سے ہجرت کر جانے والا بعد فراغت حج یا عمرہ مکہ	1 1		
rry	اگر کسی عورت کو دیکی کرنفس میں میلان ہوتو اپنی بیوی	1 1		میں قیام کرسکتا ہے۔			
	ہے ہم بسری کرے۔		791	مکه مکرمه کی حرمت اور بید که و ہاں شکار کھیلنا، گھاس اور	11111		
1	نکاح متعہاب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہوگیا۔	1111		درخت کا ثناسب حرام ہیں۔	1 1		
rra	بطیبی اور پھوپھی، بھا بھی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا	122	791	مکه مکرمه میں بغیر حاجت کے ہتھیاراٹھاناممنوع ہے۔	110		
	حرام ہے۔		190	بغیراحرام کے مکہ میں داخل ہونا۔	1 1		
mr2	حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان۔ پر		194	مدینه منورہ کی فضیلت اور اس کے لئے حضورصلی اللہ علیہ	117		
mp.	ایک پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے سرحدن	1 1		وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت	1 1		
	دوسرے کو پیغام دینا جیج نہیں۔	1 1		وشکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔	1 1		
444	نکاح شغار کا بطلان اوراس کی حرمت۔	1 1		سکونت مدینه منوره کی فضیلت اور وہاں کی شدت و	1 1		
444	شرائط نکاح کا پورا کرنا۔			محنت پرصبر کرنے کا ثواب۔	1 1		
444	بیوہ کی اجازت زبائی اور دوشیزہ کی اجازت سکوت ہے۔ میں میں میں میں کا میں	1172	r.9	مدینه منوره کا طاعون اور د جال ہے محفوظ ہونا۔	1 1		
۳۳۲	باپ نابالغہ کا نکاح کرسکتا ہے۔ ریشاں جدیرہ ہے میں میں		r. 9	مدینه منوره خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور	1 1		
rea	ماہ شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔ منگز قیا مہ سے رہے ہیں۔			اں کا نام طابہ اور طبیبہ ہے۔			
mrx.	منگنی سے قبل مستحب ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ پیر	14.	1 1	مدینه منوره والول کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و	114		
	د ملھے کے۔			بربادی۔			

سيح مسلم شريف مترجم اردو (جلد دوم)

صفحةنمبر	عنوان	بابنبر	صفحهنمبر	عنوان	بابتبر
r11	"> (1 ^w 11		mra	مهر کا بیان۔	١٣١
	كِتَابُ الطَّلَاق		ror	اپنی باندی آزاد کر کے پھراس کے ساتھ نکاح کرنے	IM
MIA	تین طلاقوں کا بیان۔	145		کی فضیلت _	
۳19	اس شخص پر کفارہ کا وجوب جوا پی عورت کو اپنے او پر	175	ran	حضرت زینب می نکاح اور نزول حجاب اور ولیمه	١٣٣
	حرام کرےاور طلاق کی نیت نہ ہو۔			کابیان۔	
rrr	تخیر سے بغیرنیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۱۲۳	٣٩٣		الدلد
447	مطلقہ بائند کے لئے نفقہ نہیں ہے۔	۱۲۵	MAY	مطلقہ ثلاثہ طلاق دینے والے کے لئے بغیر حلالہ کے	Ira
mmy	معتده بائنهاورجس کا شو ہرمر گیا ہووہ دن میں ضرورت	דדו		حلال مبيس _	
	کے لئے نکل سکتی ہے۔		r2.	جماع کے وقت کی وعا۔	
4	حاملہ کی عدت وضع حمل ہے پوری ہو جاتی ہے۔	172	121	دُبر کے علاوہ قبل میں جس طرح جاہے جماع کرے۔ ۔	IMZ
MMY	جس کا شوہرانقال کر جائے وہ زینت ترک کرسکتی ہے	AFI	121	عورت کواپنے شو ہر کا بستر حچھوڑنے کی ممانعت۔	IMA
	باقی کسی حال میں تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز		727	. 39 (\$100)	
	نہیں بلکہ حرام ہے۔		727	عزل کابیان۔	10.
ror	كِتَابُ اللِّعَان		129	قیدی حاملہ عورتوں ہے مجامعت کرنے کی ممانعت۔	101
			129	مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت۔	Iar
ryy	كِتَابُ الْعِتْق		PAI	كِتَابُ الرِّضَاع	
442	ولاءصرف آزاد کرنے والے کوہی ملے گی۔	149	rgr	استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے، اگر چہ	100
121	حق ولاء کو فروخت کرنے اور اس کو ہبد کر دینے کی	14.		اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ	
	ممانعت _			جاتا ہے۔	
120	آ زادشدہ کواپنے آ زاد کرنے والوں کے علاوہ اور کسی		real		
	کی طرف اپنے کومنسوب کرنے کی حرمت۔		192		
M20	غلام آزاد کرنے کی فضیات۔	1	1 199	زفاف کے بعد دوشیزہ اور ثیبہ کے پاس کتنا تھہرنا	107
127	اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔	124		عابع؟	
r22	كِتَابُ الْبِيُوْع		۱۰۰۱	سنت طریقتہ پیہ ہے کہ ایک رات دن ہر ایک بیوی کے	
				پاس رہے اور تقسیم ایام میں برابری رکھے۔	
M22	ہیچ ملامسہ اور منابذہ کا ابطال کئی م	120	m.r		1
r21	کنگری اور دھو کے کی تیج باطل ہے۔ معدد کی اساس	120	ما مما	• •	
M29	ہیے حبل الحبلہ کی ممانعت۔ اپنے بھائی کی ہیچ پر ہیچ کرنے ،اوراس کے زخ پرزخ	124	4.4		14.
M29	ا پنے بھائی کی بھے پر بھے کرنے ،اوراس کے زخ پرزخ	122	M+4	عورتوں کے ساتھ مسن علق کا بیان۔	141

ىردوم)	سيحج مسلم شريف مترجم اردو (جل		1+	<i>ىضامين</i>	فهرست.
صفحةنمبر	عنوان	بابنبر	صفحه نمبر	عنوان	بابنبر
	اس کا قبول کرنامتحب ہے۔			کرنے کی حرمت اور ایسے ہی دھوکہ دینا حرام ہے اور	
arr	جویانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہواورلوگوں کواس	197		جانوروں کے تھنوں میں دودھ روک لیناحرام ہے۔	
	کی حاجت ہوتو اس کا بیجنا اور اس کے استعمال ہے منع		MAT	تلقی جلب کی حرمت۔	
	کرنا،اورایسے ہی جفتی کرانے کی اجرت لیناحرام ہے۔		MAT	شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی ممانعت۔	
۵۳۲	بیکار کتوں کی قیمت، نجومی کی مزدوری اور رنڈی کی کمائی	194	MAM	بيع مصراة كاحكم-	
	کی حرمت اور بلی کی بیع ممنوع ہے۔		MAY	قضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا باطل ہے.	IAI
۵۳۸	کتوں کے قتل کا حکم اور پھراس کا منسوخ ہونا، اور اس	191	140	جس تھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہواہے دوسری	IAT
	چیز کا بیان کہ شکار یا تھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے			کھجوروں کے عوض بیچنا درست نہیں۔	
	علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔		r9+	ہیج ہے قبل عاقدین کو خیارمجلس حاصل ہے۔	
arr	تحجینے لگانے کی اُجرت حلال ہے۔	199	rar	جو شخص بیج میں دھو کہ کھا جائے۔	IAM
۵۳۵	شراب کی بیچ حرام ہے۔	r	200	کھلوں کو درختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے	1/0
۵۳۷	شراب،مردار،خزریراور بتول کی بیع حرام ہے۔	101		پہلے بغیر کا منے کی شرط سے بیچنا درست نہیں۔	
۵۵۰	سود کا بیان۔	r•r	m92	عرایا کے علاوہ تر تھجور کوخشک تھجور کے عوض فروخت کرنا	IAY
۵۲۵	حلال شے لینااورمشتبہ چیزوں کا ترک کرنا۔	r.m		حرام ہے۔	
۵۲۷	اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔	4+14	۵۰۳	جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجوریں ہوں۔	١٨٧
-021	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا	r•0	۵۰۵	محاقلہ، مزابنہ اورمخابرہ کی ممانعت اور ایسے ہی تھلوں کو	IAA
	جانورواپس کرنا جاہئے۔			صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند	
020	جانور کو جانور کے عوض کمی زیادتی کے ساتھ بیچنا	1.4		سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت۔	
	ورست ہے۔		۵٠۷	ز مین کو کرابیه پر دینا۔	1/19
٥٢٢	رہن سفر وحضر میں ہروقت جائز ہے۔	r. ∠	۵۲۰	ا و او و اتا اتا الا و ا	
۵۷۵	ہیچ سلم کا جواز _	r•A		كِتَابُ الْمُساقَاتِ وَالْمُزارِعَةِ	
024	قوت یعنی غذاانسانی اور حیوانی میں احتکار کی حرمت۔	r+9	arr	درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت۔	19+
۵۷۷	ہیچ میں قشم کھانے کی ممانعت۔	110	- ara	تحسى آفت سے نقصان ہوجانے كا حكم۔	191
۵۷۷	حق شفعه کا بیان به	711	212	قرض میں ہے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔	195
029	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔	rır	ara	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس	191
029	ظلماً زمین کے غصب کر لینے کی حرمت۔	rır		ا پنی چیز بعینہ پائے تو وہ واپس لےسکتاہے۔	
۵۸۲	جب راسته کی مقدار میں اختلاف ہوتو پھر کتنا راستہ	rir	٥٣١	مفلس کومہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی	191
	ر کھنا چاہئے۔			کرنے کی فضیلت۔	
۵۸۲	كَتَادِ مُن الْفَ الْحَدِثِ		arr	مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کی حرمت اور حواله کا صحیح ہونا اور بید کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے تو	190
	رساب القرابطي			تصحیح ہونا اور پیر کہ جب قرضہ مالدار پرحوالہ کیا جائے تو	

صحیح مسلم شریف مترجم اردو (جلد دوم)

صفحه نمبر	عنوان	ا نمبر	صفحة	ر عنوان	بابنبه
		<u>بب.</u>	1		
40+	كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ		۵۸۹	كِتَابُ الْهِبَاتِ	
	وَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ		۵۸۹	جو چیز صدقہ میں دے دے، پھر اس کو خریدنے کی کراہت۔	rio
40.	قسامت کابیان۔	271	١٩٥	صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت۔	riy
400	لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے والوں کے احکام۔	227	۵۹۲	بعض اولا دکوکم اوربعض کوزا ئددینے کی کراہت۔	114
709	پھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا	rrr	294	زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔	MA
	ثبوت، اسی طرح مرد کوعورت کے عوض قبل کیا جائے گا.	1	4+1	كِتَابُ الْوَصِيَّةِ	
771	جب کوئی کسی کی جان یاعضو پرحمله کرے اور وہ اس کو				- 1
79.3.55	دفع كرنا چاہے تو اس صورت ميں حمله كرنے والے كو		7+7	میت کوصد قات کا ثواب پہنچتا ہے۔	719
	اگر کوئی نقصان پنچے تو اس کا کوئی تاوان نہیں۔		1+A	مرنے کے بعدانسان کوکس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔	774
775	دانتوں وغیرہ میں قصاص کا حکم _	rra	1+A	وقف کا بیان۔	771
441	مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔	127	41+	جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز نہ ہواہے وصیت	rrr
arr	جوتل کا طریقه ایجاد کرے اس کا گناہ۔	172		نه کرنا درست ہے۔	
970		rm	1 AIL	كتَابُ النَّذْر	
	سے پہلے خون ہی کا فیصلہ ہوگا۔	1		رِي بِ عَالَىٰ	
777	خون اورعزت اور مال کے حقوق کی اہمیت ۔	129	44.	كِتَابُ الْآيْمَان	
779		rr.			
	حاصل ہے، باتی معافی کی درخواست کرنامتی ہے۔		44.	غیراللّٰہ کی شم کھانے کی ممانعت۔ شخص کے برے وقت سے میں سے میں	795
441	پیٹ کے بچے اور قل خطا اور شبہ عمد میں دیت کا حکم۔	rmi	1 450	جو خف کسی کام کی قتم کھائے اور پھراس کے خلاف ک میں سمجہ قتیب	۲۲۳
420	كِتَابُ الْحُدُوْدِ			کواچھا سمجھے تو اسے کرے اور قتم کا کفارہ ادا	
121	/ /	-		فتر فترکان زیراک می الات گ	
720	-		1.1	قشم ہشم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔ قتم میں مذہ ان ان کی ن	
44/		rrr	1		1
	ور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت ۔		1	اگرفتم سے گھر والول کا نقصان ہوتو قتم نہ توڑنا ممنوع ہے، بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔	
YA.			11		1
192	TO	0.00		کا فرمشرف باسلام ہونے کے بعدا پنی نذر کا کہا کر ر	
4.	Control of State of S		11	کیا رہے۔ غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے؟	779
4.	مدود گنا ہوں کا کفارہ ہیں۔ انور کسی کو مارڈ الے یا کوئی کان یا کنوئیس میں گر	F1'2	11/2	معا ون مصن کھ ک سرک سوک نیا جائے ؟ مد برغلام کی نیع کا جواز۔	11.
4.	الورسى لو مارة الے یا لوی کان یا گنوشیں میں کر	S LLV	1179	27.5.0 0 0 0 0 0 0	1 44.5

				0.0	
مفحهنبر	عنوان	بابنبر	مفحةنمبر	عنوان	بابنبر
201	وشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا مائے کا استحباب.	ryn		پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔	
200	لڑائی میںعورتوں اور بچوں کوتل کرنے کی ممانعت۔	149	2.0		
288	شبخون حملہ میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے	1/2.		كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ	
	جائيں تو كوئى مضا كقة نہيں۔		2.0	مدعیٰ علیہ ریشم واجب ہے۔	7179
200	کا فروں کے درخت کا ثنا اور اُن کا جلا دینا درست ہے۔	121	2.0		10.
200	خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اموال غنیمت	121	2.0	1 * *1	101
	كا حلال مونا_		۷٠٧	ہندیعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔	ror
254	غنیمت کا بیان۔	121	Z•A	کثرت سوال اوراضاعت مال کی ممانعت _	ror
2009	قاتل كومقتول كا سامان دلا نا_		2.9	حاکم کے اجتہاد کا ثواب۔	ror
200	فئی یعنی جو مال کفار کا بغیرار ائی کے ہاتھ آئے۔		410	غصه کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔	raa
200	غنیمت کا مال کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟	124	∠11	احکام باطله کوختم کرنے اور بدعات ورسومات کی بیخ کنی	ray
200	غزوهٔ بدر میں فرشتوں کی امداد اورغنیمت کا مباح ہونا۔			كرنے كا تھم -	
204	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس پراحسان کرنے کا	۲۷۸	211	بہترین گواہ۔	102
	جواز_		211	مجتهدين كااختلاف -	ran
201			210	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرانا بہتر ہے۔	109
۷۲۰	, , , , , , , , , , , , , , , , , , , ,		210	كتَابُ اللَّقَطَةِ	
	والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پرا تارنا جائز ہے۔	- 1		كتاب اللفظة	
242	جہاد میں سبقت کرنا اور امور ضرور سیمیں سے اہم کو	MI	24.	ما لک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے.	74.
	مقدم کرنا۔	_ 1	240	مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔	141
244	جب الله تعالیٰ نے مہاجرین کوفتوحات کے ذریعہ عنی کر		277	جو مال اپنی حاجت سے زائد ہواہے اپنے مسلمان	747
	دیا تو انصار کے اموال اوران کے عطایا واپس کر دیئے.	- 1		بھائی کی خیرخواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔	
244	وارالحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے۔		250	جب توشے کم ہوں تو سب تو شوں کو ملا دینامستحب ہے۔	745
247	رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم کا اسلام کی وعوت کے لئے ا	- 1	250	كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيْر	
	ہرقل باوشاہ کے نام خط۔			/ /	- 1
44.	رسول الله صلى الله عليه وسلم كے دعوت اسلام كے لئے	MA	20	امام کونشکروں پرامیر بنانا اور انہیں لڑائی کے آ داب اور	244
i adenazione i	کا فربادشاہوں کے نام خطوط۔ د			اس کے طریقے بتلا نا۔	
221	غز وهٔ حنین _		211	عهد شکنی کی حرمت۔	
224	غزوهٔ طائف۔		24.	الرائی میں حال اور حیلہ کا جواز ۔	277
224	غزوهٔ بدر۔		24.	دشمن ہے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت، اور جنگ کے وقت صبر کرنے کا حکم۔	247
444	فتح مكه كابيان-	119		کے وقت صبر کرنے کا حکم۔	

صحیح مسلم شریف مترجم اردو (جلد دوم)

صفحة نمبر	عنوان	بابنبر	صفحه نمبر	عنوان	بابنبر
۲٠۸	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات ۔	199	21	صلح حديبيـ	19+
۸۰۸	ذى قرد وغير ەلژائياں۔	1 1	۷۸۸	صلح حدیبیہ۔ اقرار کو پورا کرنا۔ غزوہُ احزاب یعنی جنگ خندق۔	191
۸۱۷	فرمان البي وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الآية		۷۸۸	غزوهُ احزاب یعنی جنگ خندق۔	191
AIA	عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔		۷9٠	غزوهٔ احد_	191
14.	جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا،	1 1	29r	جے رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل كر ديں اس پرغضب	490
	حصہ نہیں دیا جائے گا،اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی			الہٰی کا نزول ۔	
	ممانعت۔		295	رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کومشر کیبن اور منافقین ہے	190
Arm	رسول ا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غز وات کی تعداد۔	۳۰۴		جو تكاليف پينچيں ـ	
AFY	غزوهٔ ذات الرقاع _		∠99	ابوجہل مردود کے قتل کا بیان۔	
AFY	بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں مدد لینے کی	٣٠٦	۸	طاغوت يہوديعني کعب بن اشرف کاقتل ۔	192
	ممانعت _		100	غزوهٔ خبیر۔	191



بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ

١- حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالُوا حَدَّنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي قَالُوا حَدَّنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءً رَمَضَانُ فُتَّحَتْ أَبُوابُ الْجَنَّةِ وَعُلَّقَتْ أَبُوابُ الْجَنَّةِ وَعُلَقَتْ أَبُوابُ النَّارِ وَصُفَّدَتِ الشَّيَاطِينُ *

ا۔ یکی بن ابوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، ابو سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دئے جاتے ہیں۔

(فا ئدہ) مگر اس زمانہ میں شیاطین بہت ہی سر کش ہیں، وہ وہیں ہے کسی بھی طرح سے اپناکام کر جاتے ہیں مگر پھر بھی ان کے دل پر ندامت اور خوف طاری رہتاہے۔

٢ - و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَس أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَس أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتَّحَتْ أَبُوابُ الرَّحْمَةِ وَعُلَقَتْ كَانَ رَمَضَانُ فُتَّحَتْ أَبُوابُ الشَّيَاطِينُ *
أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ *

۲۔ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ابی انس،
بواسطہ اپنے والد ابوہر رہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب
رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے بند کر دیئے جاتے
ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (۲)

(۱) صوم کا لغوی معنی مطلقار کناخواہ کسی بھی چیز ہے رکنا ہو۔ شریعت کی اصطلاح میں صوم نام ہے تین چیزوں یعنی کھانے ، پینے اور جماع سے مخصوص شرائط کے ساتھ رکنا۔ صوم کے فوا کد میں ہے ایک اہم فا کدہ بیہ ہے کہ روزے میں جبروزہ دار بھوک پیاس کی تکلیف محسوس کر تاہے تواہے ایسے مساکین اور غرباءو فقراء کی تکلیف کا بھی جلدا حساس ہو جا تاہے جن کی حالت اکثر بھوک و پیاس والی رہتی ہے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا تھم شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوا۔

(۲) ان احادیث کے مطالعہ سے ذہنوں میں سے سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب شیاطین کو قید کر دیاجا تا ہے تو پھر رمضان میں شرور اور معاصی کا صدور کیوں ہو تا ہے ؟ شروح حدیث میں اس سوال کے کئی جواب دیئے گئے ہیں (۱) سرکش شیاطین تو قید کر دیئے جاتے ہیں تمام کے تمام شیاطین قید نہیں گئے جاتے ہیں تمام کے تم ہو جاتا تمام شیاطین قید نہیں گئے جاتے ہیں تمام شیاطین قید نہیں گئے جاتے ہیں تمام شیاطین قید نہیں گئے جاتے ہیں تمام شیاطین قید نہیں واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ (۳) گناہوں کے صدور کے گئی اسباب ہیں شیاطین ، نفوس خبیثہ ، عادات جاور سے باد جو دچو نکہ دوسرے اسباب معاصی موجود ہیں اس لئے گناہوں کا صدور ممکن ہے۔

٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم وَالْحُلُوانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ
 دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ

(١) بَابِ وُجُوْبِ صَوْمٍ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَانَّهُ إِذَا غُمَّ فِي الْهِلَالِ وَ الْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَ النَّهُ إِذَا غُمَّ فِي الْهِلَالِ وَ الْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَ النَّهُ إِذَا غُمَّ فِي اللَّهُ عَلَى اوَّلَهِ وَ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا * اوَّلِهِ وَ النَّهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ مَن النَّهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهَلَالُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالُ وَلَا تُفْطِرُوا لَهُ *

باب (۱) جاند دیکھنے کے بعد رمضان المبارک کے روزے رکھنااور جاند ہی کے دیکھنے پر افطار کرنااور اگر جاند نظرنہ آئے تو پھر تمیں روزے پورے کرنا! ۴۔ کی بن کی ،مالک، نافع ،حضرت ابن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا، پھر فرمایاروزے نہ رکھو، تاو قتیکہ جاند نہ دیکھ لواور

ایسے ہی بغیراس کو دیکھے افطار نہ کر و،اوراگر جاند تمہیں نظر نہ

آسکے تو تمیں روزے پورے کرو۔

س_ محمد بن حاتم اور حلوانی، یعقوب، بواسطه اینے الد صالح ، ابن

شهاب، نافع بن الس بواسطه اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی

الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه

وسلم نے فرمایا،اور حسب سابق روایت بیان کی۔

(فا کدہ) بعنی اگر شعبان کی ۲۹ تاریج کو جاند نظرنہ آیا تو شعبان کا مہینہ تمیں دن کا شار کرو،اوراسی طرح اگر ۲۹رمضان کو جاند نظرنہ آیا تو پھر تمیں روزے رکھیں، جمہور علائے سلف و خلف کا یہی قول ہے، محض ریڈیو اور اخبار کی خبر پر روزہ کھول دینا، تاو قتیکہ شہادت مطابق شرع اوراس پر شہر کے مفتی کافتو کی نہ ہو، محض اپنی رائے ہے کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَر أَسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَر رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ الشَّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي التَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُوْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُوْيَتِهِ فَإِنْ فِي التَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُوْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُوْيَتِهِ فَإِنْ أَعْمِي عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ *

٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
 اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالً فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا
 ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةً *

۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابواسامہ ، عبیداللہ ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں ہے اشارہ کیا اور فرمایا مہینہ ایسا ہے ، ایسا ہے ، ایسا ہے ، ایسا ہے ، ایسا کے ، ایسا کے ، اور تیسر ی مرتبہ اپنے انگو مھے کو بند کر لیا اور فرمایا چا ندد کھے کر وزہ رکھواور چا ند ہی دکھے کر افطار کر واور اگر کسی بنا پر تم چاند ندد کھے سکو تو تمیں دن پورے کرو۔

۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبداللہ ہے ای سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح، اس طرح ہے، پھر اگر جاند نظرنہ آئے تو شعبان کے تمیں دن پورے کرو جیسا کہ ابواسامہ کی روایت میں ہے۔ کا

2۔ عبیداللہ بن سعید، بیخیٰ بن سعید، عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

ما تھ روایت معول ہے کہ رحول اللہ می اللہ علیہ وسم سے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا اور فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا،ایسا،ایسا،ایسااور فرمایا اس کا اندازہ کریں

اور تمیں کالفظ نہیں فرمایا۔ د عیا

۸۔ زہیر بن حرب،اساعیل،ایوب، ناقع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه

وسلم نے فرمایا مہینہ ۹ ۲ کا بھی ہو جا تاہے تو چا ندد کیھے بغیر روزہ نہ رکھواور نہ جا ندد کیھے بغیر افطار کرواور اگر جاند نظرنہ آسکے تو

تعداد پوری کرلو<u>۔</u>

9- حميد بن مسعده بإبلي، بشر بن مفضل، سلمه بن علقمه، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں پیرنج : صل میں سل نہ نہ نہ ہیں ،

آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که مهینه ۲۹ کا بھی ہو تاہے، جب تم چاند دیکھواس وقت روزہ رکھواور جب چاند

د مکھ لوتب ہی افطار کرو، سواگر تم پر پوشید گی ہو جائے تو تمیں روزے پورے کرو۔

۱۰ حرمله بن میجیٰ، ابن و بهب، یونس، ابن شهاب، سالم بن عبدالله، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت

سبداللہ، سرے مبداللہ بن مرزی اللہ تعالی مہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے جب تم جاند دیکھ لو تب روزہ رکھواور جب

نظر آ جائے تب ہی افطار کرواور اگر جاند تم پر پوشیدہ رہے تو تئیں دن یورے کرو۔

اا۔ یجیٰ بن یجیٰ، یجیٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اساعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

٧- وَحَدَّنَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهُرُ اللَّهِ مَكَذَا وَهَكَذَا الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلُ ثَلَاثِينَ *

٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَيْو مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *
فَاقْدِرُوا لَهُ *

9 - وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشُرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ وَسَلَّمَ الشَّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ

وَسَمَ مُسَهُمْ مِسَمَ وَحِسْرُونَ وَدَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ * • اقْدِرُوا لَهُ * • ١ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهِمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ

فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ * أَ ١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

إسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ * أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ * أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ عُبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنَ عُبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنَا وَعَمَرُ وَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ شَعِعَ النَّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي التَّالِثَةِ *

١٣- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الثَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهُرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

١٤ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرِ عَنْ مُوسَى اللّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا بْنِ طَلْحَةَ عَنْ غَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا عَنْ النّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا *

(فا ئدہ) معلوم ہوا کہ اگر رمضان المبارک ۲۹روز کا ہو جائے تو ثواب میں کسی قتم کی تمہیں ہوتی۔

فرمایا کہ مہینہ ۲۹راتوں کا بھی ہو جاتا ہے تو چاندد کیھے بغیر روزہ نہ رکھواور نہ چاند دکیھے بغیر افطار کرو، مگریہ کہ چاندتم سے پوشیدہ ہو جائے سواگر چاندتم سے پوشیدہ ہو جائے تو تمیں دن پورے کرلو۔

۱۱۔ ہارون بن عبداللہ، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے شخصے کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے اور تیسری مرتبہ آپ نے اپنے انگوشے کود بایا (یعنی ۲۹)۔

سا۔ حجاج بن شاعر، حسن اشیب، شیبان، یجیٰ، ابوسلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، مہینہ ۲۹ تاریخ کا بھی ہو جاتا ہے۔

سا۔ سہل بن عثمان، زیاد بن عبداللہ بکائی، عبدالملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مہینہ اس طرح اس طرح اس طرح ہے۔ دس دس اور نو (یعنی ۲۹روز کا)۔

10۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، جبلہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہماہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ایساایسا ہے، اور آپ نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مار ااور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری مرتبہ اشارہ کرنے میں دایاں یا بایاں انگوٹھا کم ۱۱۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہو جاتا ہے اور شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کرکے بتلایا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو موڑ لیا اور عقبہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا مہینہ تمیں روزکا ہو تاہے اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

تصحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

تمیں روز کاہو تاہے اور اپنہ ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

ابن بشار، محمہ بن جعفر، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو بن ابن بشار، محمہ بن جعفر، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو بن سعید، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنہما، نبی اکر مصلی الله علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہم امت امیہ (۱) ہیں کہ نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ تو ایسا ہو تاہے، ایسا ہو تاہے، ایسا ہو تاہے اور تیسری مرتبہ میں آپ نے انگوٹھا بند کر لیا اور فرمایا کہ مہینہ تو ایسا ہو تاہے، ایسا ہو تاہے ، ایسا ہو تاہے ہو تاہ ہو تاہے ہو تاہ

۱۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر دوسرے تمیں دن کے مہینے کا تذکرہ نہیں ہے۔

19۔ ابو کامل ححدری، عبد الواحد بن زیاد، حسن بن عبید الله سعد بن عباده رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرٌ نے ایک آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا، ابن عمرٌ نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ آج کی رات ممرٌ نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ آج کی رات مہینہ آدھا ہو گیا ہے وسلم مہینہ آدھا ہو گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٦- وَحَدَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُو َ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَر رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ وَطَبَقَ مَوَار وَكَسَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ قَالَ الشَّهْرُ وَعَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ وَطَبَقَ كَفَيْهِ ثَلَاثَ عَقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ الشَّهُرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ مَوْلُولُ وَطَبَقَ كَفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

١٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةً ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسُودِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةً أُمِيَّةً لَا وَهَكَذَا وَهُ كَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهُ كَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَا لَا اللَّهُ الْمُ الْمُ الْكُولَا وَهَكَذَا وَهَا لَا الْمُثَاقِعَةُ الْهَالِمُ الْهَالِمُ الْهُ الْمُعَامِ الْمُ ال

١٨- وَحَدَّنَيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ * الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ * الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ * الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذُكُرُ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ * حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةً قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْ مَعَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ النَّصْفُ فَعَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ النَّصْفُ مَعَرَ رَضِي لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ لَعُولُ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ وَلَا اللَّيْلَةَ النَّهُ فَا لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ رَسُلُولَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ مَا يُدُريكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النَّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ لَا لَكُولَةً النَّالَةُ لَيْلَةً النَّالَةَ لَيْلَةً النَّنَا اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالِيلَةَ لَيْلَةً لَالَتْمُ الْمَالَةُ الْمُعْتُ وَاللَّهُ الْمُ سَعْدِ اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالِي اللَّهُ الْمَالِيْلَةَ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولَةُ اللْمُ الْمَالِيلَةَ الْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمَالِيلِيْلَةً الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمَالِيلَةَ اللْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمَالِيلُهُ الْمُعْتُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمِلْكُولُ اللَّهُ الْمُ الْمُعْتُ الْمُعْتُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُعْتُ الْمُعْتُ الْمُ ا

(۱)اس سے مراداہل عرب ہیں انہیں امی اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان میں لکھنے پڑھنے کارواج بہت کم تھا۔ قر آن کریم میں بھی ایک مقام پر انہیں امیین کہا گیا ہے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِیِیْنَ رَسُولًا مِنْهُمْ اللّٰح ، ترجمہ: وہ ذات جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِهَكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَبَسَ أَوْ خَبَسَ أَوْ خَبَسَ أَوْ خَبَسَ أَوْ خَبَسَ إَبْهَامَهُ *

٢٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ بِنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ رَأَيْتُمُ وَهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ رَأَيْتُمُ وَهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ مَا *
 فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا *

آ / ٢٠ حَدَّنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أُبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النبيَّ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أُبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُوْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُوْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّى عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَد*

٢٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّي عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *
 فَإِنْ غُمِّى عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

٣ُ ٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ أَبِي اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَا تَلَاثِينَ *

عَصِرِورَ مِنْ مَصِي عَيْمَ مَعَاوَرَهُ عَادِينَ ٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْن

ے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ مہینہ ایساایسا ہوتا ہے،اور اپنی دسوں انگلیوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا، اور ای طرح تیسری بار کیااور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیااور بند کیا، یا جھکالیاا پنے انگوٹھے کو۔

۲۰۔ یجیٰ بن یجیٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن میتب، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جاند و کیھو توروزہ رکھو اور جب جاند دیکھ لو تب افطار کرو اور اگر تمہیں جاند نظرنہ آئے تو تمیں دن پورے روزے رکھو۔

الله عبدالرحمٰن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که چاند دیکھ کرروزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرواور اگر چاند نظرنه آئے تو (تمیں کی) تعداد یوری کرلو۔

۲۲۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہر ریو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے پر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر افطار کرو، پر اگر مہینہ کا حال تم پر مخفی رہے تو تمیں کی تعداد بوری کرلو۔

۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبیدی، عبیداللہ بن عمر، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہر ریوہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ کیااور فرمایا جب تم چاندد کیھ لو توافطار کروسواگر چاند کی حالت تم پر مخفی رہے تو تمیں دن پورے کرلو۔

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، و کیع، علی بن مبارک، یجیٰ بن ابی کثیر ، ابو سلمہ ، حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

مُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بصَوْمٍ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ *

٥٧ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ بِشْرِ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةً يَعْنِي ابْنَ سَلَّام حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَّا أَبُو عَامِر حَدَّثَنًّا هِشَامٌ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُتَنِّي وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حِ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ* ٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعِ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْغُ وَعِشْرُونَ *

٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِر رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَحَرَ جَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَحَرَ جَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا الْيَوْمُ تِسْعٌ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا اللَّيَّهُ وَصَفَقَى بِيكَيْهِ ثَلَاثَ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهُورُ وَصَفَقَى بِيكَيْهِ ثَلَاثَ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جوان دنوں میں روزے رکھتا ہو (اور وہی دن آگیا) تووہ رکھ لے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۲۵۔ کیچیٰ بن بشر الحریری، معاویہ بن سلام (دو سری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبد الوہاب بن عبد المجید (چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد شیبان، کیچیٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے۔

۲۱۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتم کھائی تھی کہ اپنی ازواج مطہر ات کے پاس ایک ماہ تک نہیں آؤںگا، زہری بواسطہ عروہ حضرت عائشہ ہے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ۲۹ راتیں ہو گئیں اور میں گنتی تھی تو آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یار سول اللہ آپ نے تو قتم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گواور آپ ۴۹روز میں تشریف لے آئے تو میں گنن میں گئیں ہے ہو میں گئیں ہے ہو ہمارے پاس ایک ماہ علی نہیں آئیں گے اور آپ ۴۹روز میں تشریف لے آئے تو میں گئیں گئی ہو جاتا ہے۔

27۔ محمد بن رمح ،لیث ، (دوسری سند) قتیبہ بن سعیہ ،لیث ،ابو الزبیر ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہر ات ہے ایک مہینہ جدارہ پھر ۲۹ دن کے بعد ہماری طرف تشریف لائے سوہم نے عرض کیا کہ آج ۲۹ وال دن ہے آپ نے فرمایا، مہینہ اتنا بھی ہو تا ہے اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ ملائے اور اخیر کی بار

ایک انگلی بند کرلی۔

۲۸۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن شاعر حجاج بن محمدابن جرتج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات ہے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار کی تو آپ ۲۹ کی صبح کو تشریف لائے تو بعض حضرات نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج تو 17 کی صبح ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ بھی ۲۹ تاریخ کا بھی ہو تا ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ بھی ۲۹ تاریخ کا بھی ہو تا ہے، پھر آپ نے ایک دو مرتبہ پوری انگیوں ایک ساتھ اور تیسری مرتبہ ان میں سے ۲۹ انگیوں کے ساتھ کے ساتھ اور تیسری مرتبہ ان میں سے ۲۹ انگیوں کے ساتھ (بعنی مہینہ ۲۶ کا بھی ہو تا ہے)۔

79۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمہ، ابن جرتے کی بن عبداللہ بن محمہ صغی، عکرمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے جب 74 دن پورے ہوگئے توان کے پاس صبح کو تشریف لے گئے، آپ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ علیہ وسلم آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کہا گیا کہ مہینہ اس ایک مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کہا گیا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ کے تو آپ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ کے تو آپ کے تو آپ

• س۔ اسحاق بن ابراہیم، روح (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ ، ضحاک،ابوعاصم،ابن جرتج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

اس ابو بکر بن ابی شیبہ ، محمد بن بشر ، اساعیل بن ابی خالد ، محمد بن سعد ، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے اپنے مُرَّاتٍ وَحَبَّسَ إِصْبُعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ * مُرَّاتٍ وَحَجَّاجُ مِنُ مَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بِنُ مُحَمَّدٍ قَالَ بَنُ الشَّاعِرِ قَالًا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَالَ الْبُنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْبَرَ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا اعْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبُحْنَا لِتِسْعِ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبُحْنَا لِتِسْعِ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبُحْنَا لِتِسْعِ وَعِشْرِينَ فَقَالَ البَّيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّعْلَ وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ بَيْدَيْهِ قَلَاثًا مَرَّتَيْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ بَيْدَيْهِ قَلَاثًا مَرَّتَيْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ الْمَالِقَةَ السَّمِ عَنْهَا *

٩٠- حَدَّنَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّنَا كَمْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّنَا كَمْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ عَنْهَا أَخْبَرَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى مَنَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا اللّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ لَنِي اللّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا*

٣٠ - حَدَّثَنَا إسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * عَاصِمٍ جَمَّدَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بشر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِي مُحَمَّدُ أَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِي مُحَمَّدُ بُنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِي

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم) ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارااور فرمایا کہ مہینہ ایسااور ایسا ہو تاہے اور پھر تیسری بارایک انگی کم کردی۔

۳۲ و قاسم بن ز کریا، حسین بن علی، زا کده ،اساعیل، محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ایساایسا ہو تاہے یعنی دس، د س اور نوا یک بار۔

٣٣٠ محمد بن عبدالله بن قبزاذ، على بن حسن بن شقيق، سلمه بن سلیمان، عبدالله بن مبارک،اساعیل بن ابی خالد اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالاروایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب(۲) ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رؤیت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رؤیت بغیر تھی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں ہے۔

ہ سو۔ یجیٰ بن یجیٰ اور یحیٰ بن ابوب اور قتیبہ ، ابن حجر ، اساعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، کریب بیان کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں ملک شام میں حضرت امیر معاویہ کے یاس بھیجا، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام آیااور ان کا کام پورا

کیااور میں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں رمضان المبارک کا جاند دیکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیااور پھر جاند کا تذکرہ کیا، پھر

فرمایاتم نے حیا ند کب دیکھا، میں نے کہاجمعہ کی شب میں ،انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا، میں نے کہاباں!اور لو گوں نے بھی دیکھا، ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب میں دیکھا ہے اور ہم پورے تمیں روزے رکھیں یا جا ندد کھے لیں، میں نے

وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ نَقُصَ فِي الثَّالِثَةِ إصْبَعًا * ٣٢- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بَنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْن سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَاً

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً * ٣٣- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّهِ بْن قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقِ وَسَلَّمَةً بْنُ سُلَيْمَانَ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بمَعْنَى حَدِيثِهِمَا * (٢) بَابِ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ

وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأُوا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ

حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ * ٣٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَٰدَّتُنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفُر عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةً عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْل بنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةً بالشَّام قَالَ فَقُدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتُهَا وَاسْتُهلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةً الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِر الشَّهْر

فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَّى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ

النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةً وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي

(٣) بَابِ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكَبْرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِللَّؤُوْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاتُونَ *
 لِللَّؤُوْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاتُونَ *

٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلِ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ عَمْرو بْنِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلِ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ عَمْرو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَحْلَةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ اللَّهَ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ اللَّهَ الْمَنْ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُو ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ وَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّوْيَةِ فَهُو لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ *

٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بُنِ مُرَّةَ قَالَ شَعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بُنِ مُرَّةً قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا

عرض کیا کہ آپ حضرت معاویہ کا جاند دیکھ لینااور روزہ رکھنا کافی نہیں سجھتے،انہوں نے کہانہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی چیز کا حکم دیاہے، یجیٰ بن یجیٰ کوشک ہے کہ نکفی کالفظ کہایا تکفی کا۔

باب (۳) جاند کے حجو ٹے بڑے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے،اگر جاند نظر نہ آسکے تو پھر تبیں دن پورے کرے۔

۳۵۔ابو بحر بن ابی شیبہ ، محمد بن فضیل ، حصین ، عمر و بن مرہ ، ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کے ارادہ سے چلے ، جب ہم وادی بطن نخلہ میں اترے تو ہم سب نے چاند دیکھنا شروع کیا ، بعض بولے یہ تین رات کا چاند ہے اور بعض بولے دورات کا ہے ، پھر ہم ابن عباس سے ملے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا کہ ہم نے چاند دیکھا، بعض بولے تین رات کا ہے اور بعض نے کہا کہ دورات کا ہے ، انہوں نے پوچھا کہ کون سی رات تم نے چاند دیکھا (ا)ہم نے کہاں فلاں فلاں دات! انہوں نے کہا کہ رسول دیکھا (ا)ہم نے کہاں فلاں فلاں دات! انہوں نے کہا کہ رسول کئے بڑھادیا باتی وہ اسی رات کا تھا جس رات کو تم نے دیکھا۔

٣٦- ابو بكر بن ابی شیبه، غندر، شعبه (دوسری سند) ابن مثنی، ابن بثار، محمد بن جعفر، شعبه، عمرو بن مره، ابوالبختری بیان کرتے ہیں که ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھااور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس

(۱)اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مدار رویت پر ہے جاند کے حچھوٹے یا بڑے ہونے کااعتبار نہیں ہے۔ بعض لوگ جاند کے جم کودیکھ کر رویت ہلال سمیٹی کے فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بد گمانی میں مبتلا ہوتے ہیں اس روایت میں ایسے لوگوں کی اصلاح کاسامان ہے۔(ازاحقرعفی عنہ) صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقَ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَّا يَسْأَلُهُ فَقَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِي عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ *

(٤) بَابِ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ * ٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بْنُ زُرَيْعِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَنُ رَبِّي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُويْدٍ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُويْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةً عَنْ أَبِي بَكْرَةً عَنْ أَبِي بَكْرَةً وَسَلَّمَ أَبِي بَكْرَةً أَنَّ نَبِيَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي بَكْرَةً أَنَّ نَبِيَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ قَالَ شَهْرًا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ خَالِدٍ عَنْ بَدِي اللَّهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسُلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْهِ وَسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْهِ وَسَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَهُ وَسَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلِهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَهُ عَلَيْهُ وَسُولُونُ وَاللّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَهُ عَلَيْهِ وَسُولُوا عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسُولُوا عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسُولُوا عَلَهُ وَالْهُ عَلَيْهِ وَسُولُوا عَلَهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسُولُوا عَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَهُ عَلَيْهُ وَالْعَلَهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ عَلَيْهِ وَالْعِلْهُ عَلَيْهُ وَالْعَلَهُ وَالْعَلَهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَالْعِلْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ عَلَ

شَهْرًا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَبِجَّةِ * (فائده) یعنی ان کے ثواب میں کی نہیں ہوتی خواہ مہینہ ۲۹ تاریخ کا ہویا تمیں کا۔

رَهُ) بَابِ بَيَانِ أَنَّ الدُّنُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْمُلُ بِطُلُوعِ الْفَحْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكُلُ وَغَيْرَهُ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَحْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكُلُ وَغَيْرَهُ يَحْصُلُ بِطُلُعَ الْفَحْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَحْرِ الَّذِي حَتَّى يَطْلُعَ الْفَحْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَحْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولَ وَقَتِ صَلَاةِ الصَّبُّحِ وَغَيْرِ ذَلِكَ * وَدُخُولَ وَقَتِ صَلَاةِ الصَّبُحِ وَغَيْرِ ذَلِكَ * وَدُخُولَ وَقُولَ وَقُتِ صَلَاةِ الصَّبُحِ وَغَيْرٍ ذَلِكَ * وَدُخُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ وَقُولَ فَي الصَّوْمِ اللَّهُ اللَّهُ عَبْدُ وَلَاكَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ الْفُرْ الْفُرِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْفُرْ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ اللَّهُ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُ

اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

جاند کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا توابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جاند کو دیکھنے کے لئے بڑا کر دیاہے، پھراگر وہ نظرنہ آسکے تو تمیں کی تعداد پوری کرو۔

باب (۴) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ ۲سر یجیٰ بن مجیٰ، یزید بن زریع، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی برہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا عیدین کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے،ایک رمضان المبارک دوسر اذی الحجہ۔

۳۸ - ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، اسحاق بن سوید، خالد، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے گھٹے نہیں اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دومہینے بعنی رمضان اور ذی الحجہ۔

باب (۵)روزہ طلوع فجر سے شروع ہو تاہے اور اس وقت تک سحری کھاسکتاہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مرادہے صبح کاذب نہیں۔

9 سا۔ابو بکر بن شیبہ ، عبداللہ بن ادریس ، حصین ، شعبی ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ جب

عَدِيِّ بْنِ حَاتِم رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَحْرِ) قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِم يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَسُودَ أَعْرِفُ اللَّهِ عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَسُودَ أَعْرِفُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَسَادَتُكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَسَادَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّا هُو سَوَادُ اللَّيْلِ وَسَادَتُكَ لَعَرِيضٌ إِنَّامَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَادُ اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَسَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ *

فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ * ٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِم

وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى

يَتَبَيَّنَ لَهُ رِنْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ (مِنَ الْفَحْرِ)

یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) لیعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سفید دھاگہ صبح کے سیاہ دھاگے سے نمایاں نہ ہو جائے، عدی ف نے عرض کیایار سول اللہ میں نے اپنے تکیہ کے نیچے دور سیال رکھ لیس ایک سفید اور دوسری سیاہ، اس سے میں پہچان لیتا ہوں، رات کو دن سے ،اس پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور مزاح) فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس آیت سے تورات کی سیابی اور دن کی سفیدی مراد ہے،

مهر عبیدالله بن عمر قوار بری، فضیل بن سلیمان، ابو حازم، حضرت سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں که جب بیه آیت "کلو واشر بو" الخ، نازل ہوئی توایک صاحب ایک سفید دھاگہ لیے اور ایک سیاہ اور جب تک ان میں فرق ظاہر نہ ہو تا تو کھاتے پیتے رہے حتی کہ الله تعالی نے "من الفجر "کالفظ نازل فرمایا تو یہ التباس ظاہر ہو گیا۔

اہم۔ محمد بن سہل ممیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، ابو عند سے عندان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کلواواشر بواالخ نازل ہوئی تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھا گے اپنے پیر میں باندھ لیتا۔ ایک سفیداور دوسر اسیاہ، اور کھا تا پیتیار ہتا، یہاں تک کہ اسے دیکھنے میں کا لے اور سفید کا فرق محسوس ہونے لگتا، تب اللہ تعالی نے اس کے بعد "من الفجر"کا لفظ نازل کیا، تب اللہ تعالی نے اس کے بعد "من الفجر"کا لفظ نازل کیا، تب معلوم ہواکہ دھا گے سے مراد، رات اور دن ہے۔

۲۷۔ یجیٰ بن یجیٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلِ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْن أُمِّ مَكْتُومٍ *

٤٣ - حَدَّ تَنِي حَرْمَلَةً بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْن أُمِّ مَكَتُومٍ *

(فا کدہ)ا تنی جلدی اذان دینے کی وجہ آئندہ روایات میں آرہی ہے۔

٤٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانَ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومِ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَلَالًا يُؤَذِّنُ بلَيْلٍ فَكُلُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بلَالًا يُؤَذِّنُ بلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمَّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمَّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ لَ هَذَا وَيَرْقَى هَذَا *

نے فرمایا کہ بلال ؓ رات کو ہی اذان دے دیتے سوتم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن مکتوم (۱) کی اذان سنو۔

ساہم۔ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سافرما رہے تھے کہ بلال رات ہی ہے اذان دے دیتے ہیں تو کھاتے پیتے رہا کروحی کہ ابن مکتوم اذان دیں۔

· (فا کدہ) حضرت بلالؓ صبح صادق سے قبل اذان دے کر صبح صادق کے انتظار میں وہیں بیٹھ جاتے ،اور پڑھتے رہتے ، پھر جب صبح صادق طلوع کے قریب ہو جاتی تووہ اترتے اور ابن ام مکتومؓ کو مطلع کرتے کہ اذان دو ، چنانچہ پھر وہ اذان دیتے ،واللّٰداعلم۔

ا ۵۳- ابن نمیر بواسطہ اپنے والد ، عبید اللہ ، قاسم حضرت عائشہ هُ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲ ۲ ابو بکر بن ابی شیبه ،ابواسامه (دوسر ی سند)اسحاق، عبده

عَوْلَ عَرْبِهِ وَجَالَ لَوْ وَهُ الرَّانِ الْمَارِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْهُ عَبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بُنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) حضرت ابن ام مکتوم گااصل نام عمرویا حصین تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ تجویز فرمایا۔ بیہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکرام فرمایا کرتے تھے اور جب مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انہیں کو اپنا نائب بناکر جاتے۔ حضرت ابن ام مکتوم محضرت عمر ؓ کے زمانۂ خلافت میں جنگ قاد سیہ میں شریک ہوئے اور ایک قول کے مطابق وہیں پر شہادت کے مرتبہ پر فائز بھی ہوگئے۔

أَبُو أُسَامَةً ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةً حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةً كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْن نُمَيْر *

٤٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ إِبْرِ مَسْعُودٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ عَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ قَالِهُ كَتَى يَقُولَ هَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَقَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ *

26 وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنِ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ هَكَذَاوَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّيَدَيْهِ * هَكَذَاوَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّيَدَيْهِ * هَكَذَاووَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّيَدَيْهِ * هَكَذَا وَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّيَدَيْهِ * هَكَذَا الْهِ سَكِيْمَ اللَّهُ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّيَدَيْهِ * مَعْتَمِرُ بُنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ اللَّيْمِي بَهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى إِلْمُ اللَّهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى كَلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى كَلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى كَلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِي بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَلَاهُ مَانَ مَكُمْ وَ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولُ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي وَلَيْسَ الْمُسْتَطِيلِ * وَقَالَ إِسْحَقُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ * وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ *

العَجْرُ مَوَ الْمُعَالِّ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ ال

(تیسری سند) ابن مثنیٰ، حماد بن مسعدہ، عبیداللہ سے دونوں سندوں ہے ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۲۷۔ زہیر بن حرب، اساعیل بن ابراہیم، سلیمان، تیمی، ابوعثان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سحری کھانے سے کسی کو بلال کی اذان نہ رو کے اس لئے کہ وہ رات سے اذان دے دیتے ہیں تاکہ تم سے نماز پڑھنے والا (سحری کھانے کے لئے) چلا جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جوایی ہو،اور اپنے ہاتھوں کو سیدھا کیااور انہیں بلند کیا، جب تک ایسی نہ ہواور کھول دیاا نی انگیوں کو (یعنی کہ بھیل نہ جائے)۔

۸۷۔ ابن نمیر، ابو خالد احم، سلیمان سیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے گراس میں ہے کہ آپ نے فرمایا فجر وہ نہیں جوائی ہو، اور آپ نے سب انگیوں کو ملایا اور زمین کی طرف جھکایا بلکہ صبح صادق توالی ہے اور آپ نے شہادت کی انگی کو شہادت کی انگی پرر کھا اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔ ۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلمان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، معتمر بن سلیمان، سلیمان شیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی معتمر کی روایت یہیں تک ہے کہ بلال کی اذان اس لئے ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والارک جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے، اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جریر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ صبح وہ نہیں ہے جوالی یعنی جوالی کین وہ ہوں ہو۔

۵۰ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبدالله بن سواده القشیری، بواسطه اینے والد، حضرت سمره بن جندب رضی الله

حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةً بْنَ جُنْدُبِ
يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَغُرَّنَ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ
يَقُولُ لَا يَغُرَّنَ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ
وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ *

١٥- وَحَدَّنَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةً بْنِ جُنْدُبٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصَّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا *

٥٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ اللَّهُ عَنْ عُنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب رَضِي الْقُهُ عَنْ هُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بِيَاضُ الْأَفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَلَا بَيَاضُ الْأَفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَرَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَ حَكَاهُ حَمَّادُ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا *

وَ صَادَةُ مَا اللّهِ عَنْ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي اللّهِ عَنْ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةً قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةً بَنَ اللّهُ عَنْ سَوَادَةً قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةً بَنَ اللّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ حَنْدُبٍ رَضِي اللّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنْ النّبِيِّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عَنْ النّبِيِّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَعْرَا النّبَياضُ حَتَّى يَبْدُو يَغُرَّأَنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُو الْفَحْرُ أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَحِرَ الْفَحْرُ الْفَحْرُ *

٥٤ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنِا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْخُبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْفُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا *
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا *

تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ یہ سفیدی تاو فتیکہ پھیل نہ جائے۔

ا۵۔ زہیر بن حرب، اساعیل بن علیہ، عبداللہ بن سوادہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متہیں بلال کی ااذان دھو کے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی جو صبح کے ستون کی طرح ہوتی ہے، تاو قتیکہ پھیل نہ جائے۔

201- ابوالر بیج، حماد بن زید، عبدالله بن سواده قشیری بواسط این والد، حضرت سمره بن جندب رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که تم لوگوں کو سحری کھانے سے بلال کی اذان دھو کے میں مبتلانه کرے اور نہ وہ سفیدی جو افق کی لمبائی میں اس طرح بھیلی ہو، تاو قتیکہ (چوڑائی میں) اس طرح نہ بھیل جائے اور حماد نے اوقتیکہ (چوڑائی میں) اس طرح بھیل جائے اور حماد نے این اس طرح بھیل جائے۔

۵۳ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سوادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے سناوہ خطبہ دے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ بلال کی اذان تم کو دھو کے میں نہ کے اور نہ یہ سفیدی، یہاں تک کہ صبح ظاہر اور روشن ہو جائے۔

۴۵۔ ابن مثنیٰ، ابو داؤر، شعبہ ، سوادہ بن خطلہ ، قشیری، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایااور حسب سابق روایت نقل فرمائی۔

(٦) بَابِ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ

وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ*

٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عَلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ ح عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ ح عَلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ وَعَالَةً عَنْ قَتَادَةً وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ مَلْهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ مَلْهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ مَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ مَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَالَةُ الْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْعَالَ الْعَالَ الْعَالَةُ الْعَالِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَا اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الْعَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْ

وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً * ٥٦ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عُمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ مَمْوَلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * بَنُ بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ * أَنْ يَحْيَى وَأَبُو بَكُر بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْنِ الْبُنُ وَهُبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى الطَاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُ إِلَيْهُ وَمِي عَا عَنْ وَهُ عَلَاهُ مَا عَنْ مُوسَى

بْنِ عُلَيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * مَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا وَكِيعْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ عَنْ زَيْدِ وَكِيعْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ عَنْ زَيْدِ وَكِيعْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِي اللّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رُسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى السَّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى السَّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى السَّلَاةِ قُلْتُ كُمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ عَمْسِينَ آيَةً *

٥٥- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

باب (۲) سحری کی فضیلت اور اس کا استخباب اور اس کا سخباب اور اس کے دیر میں کھانے اور جلدی افطار کرنے کا بیان ۔ ۵۵۔ یخیٰ بن یخیٰ، ہشیم، عبد العزیز بن صهیب، حضرت انس (دوسری سند) ابو بحر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن علیہ، عبد العزیز، حضرت انس (تمیسری سند) قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، قادہ اور عبد العزیز بن صهیب، حضرت انس بن مالک رضی الله قادہ اور عبد العزیز بن صهیب، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالیہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سحری کھاؤاس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

27 قتیبہ بن سعید، لیث، موسیٰ بن علی، بواسطہ اپنے والد، ابو قیس مولیٰ (آزاد کردہ غلام) عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں صرف سحری کے لقمہ کا فرق ہے۔

ے 2 ۔ کی بن کی ، ابو بکر بن ابی شیبہ ، وکیع (دوسری سند) ابو طاہر ، ابن وہب، موسیٰ بن علی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیج، ہشام، قادہ، حضرت انس، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے دریافت کیا کہ دونوں کے در میان کتنا فصل تھا، انہوں نے کہا بقدر پچاس وروں کے۔

۵۹ - عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہام (دوسری سند) ابن مثنیٰ، سالم بن نوح، عمرو بن عامر، حضرت قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

- ٦٠ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللل

71- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بَنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي النَّبِي عَنْ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

٦٢- حَدَّنَنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنَ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةً بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةً وَاللَّهُ عَلَيْ عَائِشَةً فَقُلْنَا يَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةً فَقُلْنَا يَا قَالَ دَحَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةً فَقُلْنَا يَا قَالَ دَحَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةً فَقُلْنَا يَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوَخِرُ الْإِفْطَارَ وَيُوحِدُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْمِلُ اللّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتُ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّهِ مَسْعُودٍ قَالَتُ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّهِ وَسَلّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخِرُ وَسَلّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُهُ وَالْآخَرُ أَلُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَلُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُهُ أَلَا حَرُهُ وَسَلّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَوْمُ وَالْآخَوْمُ اللّهُ مُعْمَلًا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَوِمُ وَالْآخَوْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَوْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاذَا وَالْوَالِ الْعَلْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاذَا أَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَالْمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَالْمَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمَاتَ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ الْعَلْمُ اللّهُ الْمُولِلُهُ اللّه

ابو موسى ٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةً عَنْ أَبِي عَطِيَّةً

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

• ۱۰ - یخیٰ بن کی عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر اور بھلائی (۱) میں رہیں گے جب تک کہ افطار جلدی کرتے رہیں گے۔

الآ۔ قتبیہ، یعقوب (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۲- یخی بن یخی ابو کریب، محمد بن علاء، ابو معاویه، اعمش، عماره بن عمیر، ابو عطیه بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے ام المومنین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے دو آدمی ہیں ان میں ایک افطار میں جلدی کر تا اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور دوسر اان میں روزے کا افطار بھی دیر میں کر تا ہور نماز بھی تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہے، ام المومنین نے فرمایاان میں ہے وہ کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتا ہیں ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن حبدی پڑھتا ہے، ام المومنین نے فرمایان میں سے وہ تحدی پڑھتا ہے، ام المومنین بیا کہ حضرت عبداللہ بن کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی معدود، فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے شعہ، ابو کریب نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ دوسرے ابو موسی ہیں۔

۲۳۔ ابو کریب، ابن ابی زائدہ، اعمش، عمارہ، ابو عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ رضی

(۱)ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت کا عمل یعنی افطار میں تعجیل ، سنت کے موافق ہے اور خیر لانے کا باعث ہے جبکہ روافض کا عمل یعنی ستاروں کے ظاہر ہونے تک افطار میں تاخیر کرناخلاف سنت ہے۔

قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخِرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخِرُ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

(٧) بَاب بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ *

75- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرِ وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى أَحْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً و قَالَ ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي و قَالَ ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمْرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمْرَ عَنْ بْنِ عُمْرَ عَنْ عُمْرَ مَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ عُمْرَ عَنْ عُمْرَ مَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ عُمْرَ عَنْ عُمْرَ عَنْ عُمْرَ مَنْ اللّهِ صَلّى عُمْرَ رَضِي اللّه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى عُمْرَ رَضِي اللّه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللّهُ لَ وَأَدْبَرَ النّهَارُ وَغَلْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللّهُ لَالَيْلُ وَأَدْبَرَ النّهَارُ وَغَلْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللّهُ لَا لَيْلُ وَأَدْبَرَ النّهَارُ وَغَابَتِ الشّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ النّهَارُ وَقَابَتِ الشّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ النّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ النّهُ اللّهُ وَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ النّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَدْ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُرِ النّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَالًا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَدْ أَفْطَرَ الصّائِمُ لَمْ يَذْكُو

- ٦٥ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ مَصَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ وَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا فَاجُدَحْ لَنَا قَالَ فَنزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهُ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالً فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فَنْزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، مسروق نے ان سے مُرض کیا کہ اصحاب محمہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو شخص ہیں، دونوں خیر اور بھلائی میں کسی قشم کی کو تاہی کرنے والے نہیں ہیں، ایک ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار کو جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار دونوں کو تاخیر کے ساتھ کرتے ہیں، فرمایا کون ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں، فرمایا کون ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے، مسروق نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود افراکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ بیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ بیب رائے کی کہ وقت اور دن کا اختیا م۔

۱۹۲۰ یکی بن یخی اور ابو کریب اور ابن نمیر، ابو معاویه، ابن نمیر، ابو معاویه، ابن نمیر، ابو معاویه، ابن نمیر بواسطه این والد، ابو کریب، بواسطه ابو اسامه، هشام بن عروه، بواسطه این والد، عاصم بن عمر، حضرت عمر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که جب رات آئی اور دن الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که جب رات آئی اور دن سورج غروب ہو گیا تو روزه دار نے افطار کر لیا (یعنی سورج غروب ہو تھنے کے بعد روزه افطار کر دینا چاہئے، دیر سورج غروب ہو تھنے کے بعد روزہ افطار کر دینا چاہئے، دیر سورج غروب ہو تھنے کے بعد روزہ افطار کر دینا چاہئے، دیر شہیں کیا۔

10- یخی بن یخی بهشیم، ابو اسحاق شیبانی، حضرت عبدالله بن ابی اوفی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں رمضان المبارک کے میہنے میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں اترو، اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے عرض کیا یار سول الله! انہمی آپ پر دن ہے، آپ نے فرمایا اترواور ہمارے لئے ستو گھولو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولے اور آپ کی خدمت میں لے کر آئے، پھر اترے اور ستو گھولے اور آپ کی خدمت میں لے کر آئے، پھر ایسے ایک مسلی الله علیہ وسلم نے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے نبی اکر م صلی الله علیہ وسلم نے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے نبی اکر م صلی الله علیہ وسلم نے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے

بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أُوْفَى رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَ فَلَمَّا غُابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلِ انْزِلْ فَاجْدَحُ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحُ لَهُ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحَ لَهُ فَاجْدَحُ لَهُ فَاللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحُ لَهُ فَاجْدَحُ لَهُ فَاللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَعَدَحَ لَهُ فَاجْدَحُ لَهُ فَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَاجُدَحُ لَهُ فَاجُدَحُ لَهُ فَلَرِبُ وَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَحَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ يَعْدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا الصَّائِمُ *

اشارہ کرکے فرمایا کہ جب سورج اس طرف کو ڈوب جائے اور رات اد ھرسے آ جائے توروزہ دار کاروزہ کھل گیا۔

۱۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عباد بن عوام، شیبانی، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا اتر واور ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کیایار سول اللہ اگر آپ شام ہونے دیں، آپ نے فرمایا اتر واور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے فرمایا اتر واور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے فرمایا انہوں ہم پر دن ہے، غرضیکہ وہ اترے اور آپ کے لئے ستو گھول دیے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رات کود کھوکہ ادھر سے آگی اور مشرق کی طرف اشارہ کیا توروزہ دارنے افطار کیا۔

(فا کدہ) یعنی افطار کاوقت آگیا،اب تاخیر انچھی نہیں کیونکہ سورج کاغروب ہوناضروری ہے،سرخی کاغائب ہوناضروری نہیں،واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۱۹۵-۱۹ ابو کامل، عبدالواحد، سلیمان شیبانی، حضرت عبدالله بن ابناوفی رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور آپ روزہ دار تھے۔ جب آقاب غروب ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، اے فلانے! ار و اور ہمارے لئے ستو گھول دو، بقیہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ ابن مسہراور عباد بن عوام کی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔ ابن البی او فی رسند) ابن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، ابن البی او فی رسند) ابن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، حضرت ابن البی او فی رسند) ابن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، و سلم سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی روایت کی طرح ذکر و سلم سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی روایت کی طرح ذکر رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور نہ ہی رات کے اس طرح آ نے کہ وہ کا تذکرہ ہے، مگر صرف ہشیم کی روایت میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ کا تذکرہ ہے، مگر صرف ہشیم کی روایت میں بھی یہ چیز مذکور ہے۔

- ٦٧ - و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِل حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بَنْ أَبِي أَوْفَى رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَلَمَّا غَرِبَا الْعَوَّامِ * فَلَمَّا حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِر وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ * كَدَّتَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِي عَن ابْنِ عَن ابْنِ عَنْ الشَّيْبَانِي عَنِ ابْنِ مُسْهِر وَعَبَّدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَدُ أَلْهُ عَنْ عَنِ الشَّيْبَانِي عَنِ ابْنِ مَعْمَدُ عَنِ الشَّيْبَانِي عَنِ ابْنِ مَعْمَدُ عَنِ الشَّيْبَانِي عَنِ ابْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ أَنِي عَنِ اللَّهُ عَنْ عَنِ السَّيْبَانِي عَنِ ابْنِ عَنْ اللَّهُ عَنْ السَّيْبَانِي عَن اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ الْمُثَنِّى حَدِيثِ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّدٍ وَيَلْسَ فِي حَدِيثِ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ وَيُسْ فِي حَدِيثٍ أَبْنِ مُسْهُر وَعَبَّادٍ وَيُسْ فِي حَدِيثٍ أَخِدٍ مِنَّهُمْ فِي وَعَبَّادٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثٍ أَخِدٍ مِنَّهُمْ فِي وَعَبَّدٍ وَكَيْثِ أَوْاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثٍ أَخِيثٍ أَخِرٍ مِنَّهُمْ فِي

شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ *

(٨) بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ * ٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوصَالَ قَالُوا إِنَّكَ تُواصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ الْوصَالَ قَالُوا إِنَّكَ تُواصِلُ قَالَ إِنِي لَسْتُ كَهَيْئِكُمْ إِنِّي لَسْتُ كَافِهِ وَاسَلَى اللَّهُ عَنْهُمَا كَهَيْئِكُمْ إِنِّي لَسْتُ كَافِهِ وَاسَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنِي لَسْتُ كَمُ إِنِّي لَسْتُ كَاللَّهُ عَلْمُ وَأُسْقَى *

٧٠- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصلَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُواصِلُ قَالَ إِنِي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأُسْقَى *

٧١- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللهُ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلُ فِي رَمَضَانَ *

٧٧- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُ وَهُ الْحَبَرَنَا ابْنُ وَهُ الْحَبَرَ نِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي وَهُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَسَلَّمَ عَنِ الْوصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكُمْ مِثْلِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ مُطَعِمنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ يُطْعِمنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ يُطْعِمنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ يُطْعِمنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ يَطْعِمنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ

باب(۸) صوم وصال کی ممانعت!

19۔ یکیٰ بن کی مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (یعنی بغیر افطار کے روزہ پرروزہ رکھنے) سے منع کیا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تہمارے جییا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

2- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اینے والد، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں وصال فرمایا توصحابہ کرامؓ نے بھی وصال شروع کیا، آپ نے انہیں منع کیا، انہوں نے عرض کیا آپ بھی تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جا تا ہے۔

اک۔ عبدالوارث، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، ابوب، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مذکور ہے مگر اس میں رمضان المبارک کا تذکرہ نہیں ہے۔

21۔ حرملہ بن یجی ،ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیایار سول اللہ آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہو سکتا ہے، میں تو رات گزار تا ہوں تو مجھے میرا پروردگار کھلا تا اور پلاتا ہے، جب صحابہ کرام موصال سے بازنہ رہے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ ایک روز، پھر دوسرے روز رہے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ ایک روز، پھر دوسرے روز

الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأُوُا اللهِ لَاللهِ لَوْمًا ثُمَّ كَالْمُنَكِّلِ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهِ لَاللهُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُ لَا لَهُ عَنْ أَبُوا أَنْ يَنْتَهُوا *

لَهُمْ حِينَ أَبُواْ أَنْ يَنْتَهُوا * (فاكدہ)جمہورعلائے كرام كے نزديك وصال ممنوع ہے، يعنى بغير كچھ كھائے پيئے روزے پر روزہ ركھنا، يہ آپ كی خصوصیات میں ہے ہے امت كے لئے درست نہیں ہے۔

٧٣- وَحَدَّثِنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ وَإِسْحَقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنِا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةً عَنْ أَبِي زُرْعَةً عَنْ أَبِي زُرْعَةً عَنْ أَبِي وَمُولُ اللَّهِ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ مَ لَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ مَ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ مَ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ لَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوصَالَ قَالُوا فَإِنَّكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْكَافُوا فَاكُلُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْعَقَالَ مَا تُطِيقُونَ *

٧٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلُهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلُهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلُهُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ *

٥٧- و حَدَّثَنَا الْنُ نُمَيْرَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوَصَالَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةً * الْوصَالَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةً * الْوصَالَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةً * الْوصَالَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةً عَنْ أَبِي رَحْبُ حَدَّثَنَا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّشِ مَا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا رَهُطَا فَلَمَّا حَسَّ رَمَضَانَ فَحَثَتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ رَحُلُ رَحُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْهُ فَصَلَّى صَلَاةً يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَّى صَلَامً عَلَى مَنْهُ وَسَلَّى صَلَّى صَلَاةً يَتَحَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَامً عَلَى مَنْهُ وَسَلَّى صَلَاةً وَسَلَّى صَلَاةً وَسَلَّى صَلَاءً وَسَلَّى صَلَاءً وَسَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلَهُ فَصَلَّى صَلَاءً وَسَلَّى عَلَى الْعَلَاقُ وَسَلَّى عَلَى السَلَّاقُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلَقُهُ مَعَلَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى عَلَى الْعَلَى ال

ساک۔ زہیر بن حرب، اسحاق، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصال سے بچو، صحابہ فی غرض کیایا رسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس معاملہ میں میرے برابر نہیں ہو، میں تورات گزار تا ہوں تو میر اپر وردگار کھلا تا اور بلاتا ہے اور تم اسے بی افعال بجالاؤکہ جن کی تم میں طاقت اور قدرت ہے۔

اور پھر تیسرے روز وصال فرمایا، جبانہوں نے جا ند د کیھ لیا تو

آپ نے فرمایااگر چاندا بھی نظرنہ آتا تو میں اور وصال کرتا گویا

۳۵ - قتیبه، مغیره، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریره رضی الله تعالیٰ عنه، نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں مگر اس میں ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نقل کرتے ہیں مگر اس میں ہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جتنی تم میں طاقت ہے، اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ مصرت نمیر، بواسطہ اینے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت

20- ابن میر، بواسطہ اپنے والد، اسمش، ابو صافح، حضرت ابو ہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا جبیبا کہ عمارہ عن ابی زرعہ کی روایت میں مضمون فد کور ہے۔

۲۷- زہیر بن حرب، ابوالنظر، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں (رات کو) نماز پڑھتے تھے تو میں آیااور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا، ایک اور شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا، ایک اور شخص آیا فوہ بھی کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے تشریف تو آپ نے نماز ہلکی کرنا شروع کر دی، پھر آپ این گھر تشریف کے اور ایسی نماز پڑھی کہ ہمارے ساتھ نہیں تشریف کے اور ایسی نماز پڑھی کہ ہمارے ساتھ نہیں

لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفَطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُواصِلُ حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُواصِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُواصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُواصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُواصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُواصِلُونَ إِنَّكُمْ لَسُتُمْ مِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادً لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ اللَّهُ لَوْ وَصَالًا يَدَعُ اللَّهُ مَا الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمَّقُهُمْ *

٧٧- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّصْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنس رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ فَلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعْمِقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ يَكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ قَالَ إِنِي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي قَالَ إِنِي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي *

٧٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةً قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةً قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةً قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةً بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَبْدَةً بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُورَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِمَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ عَنْ عَائِمَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُواصِلُ قَالَ إِنِي لَسْتُ كَهَيْفَتِكُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تُواصِلُ قَالَ إِنِي لَسْتُ كَهَيْفَتِكُمْ أَنِي لَسْتُ كَهَيْفَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي *

پڑھتے تھے، صبح کو ہم نے عرض کیا، کیا رات آپ کو ہماری
افتداء کی خبر ہوگئی تھی، آپ نے فرمایاای وجہ سے تو میں نے
کیا، جو پچھ بھی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال
کرنا شروع کر دیااور یہ مہینہ کے آخر میں تھا، آپ کے اصحاب
میں سے پچھ حضرات نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا، اس پر
نی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایالوگوں کو کیا ہوا ہے کہ
وصال کرتے ہیں، تم میرے برابر نہیں ہو سکتے، خداکی قتم!اگر
مہینہ دراز ہو جاتا تو میں ایساوصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے
اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

22۔ عاصم بن نضر تیمی، خالد بن حارث، حمید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اخیر میں وصال فرمایا، مسلمانوں میں ہے کچھ حضرات نے وصال شروع کردیا، پواس چیز کی اطلاع ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینہ ہمارے لئے دراز ہو جاتا تو میں ایساوصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی کو چھوڑ دیتے، آپ نے فرمایا تم میرے برابر مہیں ہو، میں تواس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میر ارب کھلا تا اور پلاتا ہے۔

24۔ اسحاق بن ابراہیم، عثان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور شفقت کے وصال ہے منع فرمایا توصحابہ نے عرض کیا کہ آپ تووصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میر ارب کھلا تااور پلا تاہے(۱)۔

⁽۱) جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ کھلانے اور پلانے سے مراد قوت طعام اور قوت شراب ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اللّد تعالیٰ وہ قوت بغیر کھائے پیئے عطافر مادیتے ہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(٩) بَابِ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكُ شَهْوَ تُهُ*

٧٩ حَدَّ تَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّ ثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ
 تَضْحَكُ *

٨٠ حَدَّتَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ *

٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيْكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيْكُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقبِّلُنِي وَهُو صَائِمٌ وَأَيْكُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ *

٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ اللهِ مُعَاوِيةً وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و أَبِي شَيْبَةً وَأَبُو حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللّهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَحْلَدٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَحْلَدٍ حَدَّثَنَا اللّهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَحْلَدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مَسْلُوق عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللّهُ عَنْ مُسْلُوق عَنْ عَائِشَة رَضِي اللّهُ عَنْ مُسْلِم عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَة رَضِي اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللهُ الللللهُ الللهُ اللّهُ اللللهُ الللللهُ اللللهُ اللللهُ اللللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ

باب (۹) جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو، اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے۔

29- علی بن حجر سعدی، سفیان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہر ات میں سے کسی کا بھی بوسہ لے لیتے تھے، یہ فرماکر پھر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

ابن الجي من حجر سعدى، ابن الجي عمر، حضرت سفيان بيان كرتے بين كہ ميں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے كہاكہ تم نے اپنے والد سے سناہے كہ وہ حضرت عائشہ سے نقل كرتے ہوں كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم روزہ كى حالت ميں اس كا بوسہ لے ليتے اللہ صلى اللہ عليہ وسلم روزہ كى حالت ميں اس كا بوسہ لے ليتے سے، يجھ دير وہ خاموش رہے، پھر كہاں جى ہاں!

۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبیداللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میر ابوسہ لے لیا کرتے تھے،اور تم میں سے کون اپنی شہوت پر ایسا قابوپاسکتا ہے جیسا کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہوت پر قدرت ہاصل تھی

۱۹۰۰ یخی بن یخی اور ابو بکر بن ابی شیبه، ابو کریب، ابو معاویه، اعمش، ابراہیم، اسود، علقمه، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها (دوسری سند) شجاع بن مخلد، یحی بن ابی ذائدہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم روزہ کی حالت میں بوسه لے لیا کرتے تھے اور ایسے ہی روزہ کی حالت میں مباشر ت کر لیا کرتے میں مجاشر ت کر لیا کرتے سے مگر وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابور کھتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ *

٨٣- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإرْبهِ *

٨٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةً مَنْ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ *

٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْأَسُودِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسُّرُوقٌ إِلَى عَائِشَةً
الْأَسُودِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسُّرُوقٌ إِلَى عَائِشَةً
رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ
نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ
فَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ

أَمْلُكِكُمْ لِإِرْبِهِ شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ * الْكُورُقِيُّ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسُودِ وَمَسْرُوقَ أَنَّهُمَا دَخَّلًا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ * لِيَسْأَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

يِيسَانَ اللَّهِ عَكْرِ الْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّلَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ ا

سرے علی بن حجر، زہیر بن حرب، سفیان، منصور، ابراہیم علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، باقی وہ اپنی شہوت پر بہت زیادہ قابور کھتے تھے۔

۸۴ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، منصور، ابراہیم، علقمه، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها سے روایت کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم روزه کی حالت میں مباشرت کرلیا کرتے ہیں۔

۸۵۔ محر بن متنیٰ، ابوعاصم، ابن عون، ابراہیم، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشر ت (بوس و کنار) کرلیا کرتے تھے، فرمایا ہاں! لیکن تم سب سے زیادہ اپنی خواہش کو ضبط کرنے والے تھے اور تم میں سے کون حضور کی طرح اپنی خواہش کو ضبط کر سکتا ہے، ابو عاصم کو آخر کے الفاظ میں شبہ ہے کہ مِن کالفظ فرمایا نہیں۔ ماسود اور ممروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عائشہؓ کی مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر حسب سابق روایت ندکور صب

۱۰۰۰ ابو بکر بن ابی شیبه، حسن بن موسیٰ، شیبان، یجی بن ابی کثیر، ابو سلمه، عمر بن عبدالعزیز، عروه بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم روزہ کی حالت فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم روزہ کی حالت

میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۸۸۔ یجیٰ بن بشر الحریری، معاویہ بن سلام، یجیٰ بن ابی کثیر سےاسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مذکور ہے۔

۸۹۔ یکیٰ بن یکیٰ اور قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ،
ابوالاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں ان
کا بوسہ لے لیا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ صرف بوسہ لینے سے
روزہ فاسد نہیں ہوتا)۔

9۰ محمد بن حاتم، بہر بن اسد، ابو بکر نہشلی، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں رمضان المبارک میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

او۔ محمد بن بشار، عبدالر حمٰن، سفیان، ابوالزناد، علی بن حسین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کابوسہ لے لیا کرتے تھے۔

91۔ یخیٰ بن کیخیٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، شیر بن شکل، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۳ ـ ابو الربیع زہر انی، ابو عوانہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسلم، شت_{یر} بن شکل، الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ * ٨٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرِ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٨٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ اللّهِ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ اللّهَ عَنْ زِيَادٍ بْنِ عِلَاقَةَ اللّهَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللّهُ عَنْهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ *

٩٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةً عَنْ عَمْرو بْنِ مَيْمُون عَنْ عَائِشَةً رَضِي عِلَاقَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ *
 وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ *

٩١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيٍّ الرَّخْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُو صَائِمٌ *

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ * ٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * عَنْهَا عَنِ النَّبِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهُبِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ مَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيرِيِّ مَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيرِيِّ مَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيرِيِّ مَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيرِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ كَعْبِ الْحِمْيرِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الل

(١٠) بَابِ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَحْرُ وَهُوَ جُنُبٌ *

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي

لَأَتْقَا كُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ *

٩٥ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ بْنُ بَنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ بْنُ بَنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ هَمَّامٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ شَمَّامٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ نَنُ أَبِي بَكُر نُن عَبْدِ الرَّحْمَرِ عَنْ أَبِي بَكُر فَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُصُّ فَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُصُّ بَيْ الْمَالِكِ بَعْبِدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بَعُمْمُ فَذَكُرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِلْكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَمَةً وَأُمِّ لَيْكُمْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةً وَأُمِّ لَي اللَّهُ عَنْهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَمَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا عَبْدُ الرَّعْمَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا عَبْدُ الرَّو

حضرت حفصه رضی الله تعالی عنها ، نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

۱۹۵۲ ہارون بن سعیدا یلی، ابن و جب، عمروبن حارث، عبدر بہ
بن سعید، عبداللہ بن کعب، حمیری، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیاروزہ دار بوسہ لے سکتا ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بیہ چیزام سلمہ وسلم ایلہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایسابی کرتے تھے توانہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ اللہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی اور بچھلی لغز شیں (اگر بالفرض والتقدیر ہو تیں) سب معاف کر دی ہیں تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا خدا کی قتم! میں تم سب سے زیادہ اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا خدا کی قتم! میں تم سب سے زیادہ اللہ علیہ تعالیٰ ہے ڈر تااور خوف کر تا ہوں۔

باب (۱۰) حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو

روزه درست ہے۔

90۔ محمد بن حاتم، یحیٰ بن سعید، ابن جر تج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق بن ہمام، ابن جر تج، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اپنی حدیثوں میں بیان کرتے ہیں کہ جے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے تو میں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے جو میر بے والد تھے، اس چیز کا تذکرہ کیا، انہوں نے اس چیز کا انکار کیا چنانچہ عبدالرحمٰن چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس آئے، عبدالرحمٰن نے دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں بغیراحملام

عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْر حُلُم ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَأَنَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةً فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجَئْنَا أَبَا هُرَيْرَةً وَأَبُو بَكْر حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْل بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُالَ أَبُو هُرَيْرَةً سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَصْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةً عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرٍ حُلَمٍ ثُمَّ

٩٦- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزَّبْيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّ عُرْوَةً بْنِ الزَّبْيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّ عَرْوَةً بْنِ الزَّبْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ عَائِشِهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ عَائِشٍ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ يَدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُم فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ *

٩٧ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أَمِّ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أَمِّ سَلَمَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِبْحُ سَلَمَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِبْحُ

کے صبح کرتے اور پھر اسی حالت میں روزہ رکھتے ، پھر ہم مر وان کے پاس گئے تو عبدالر حمٰن نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو مروان بولا میں تمہیں قشم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابوہر مریہؓ کے پاس جاؤاوران کے قول کی تردید کر دو" چنانچہ ہم حضرت ابوہر ریوہ کے پاس گئے اور ابو بکر ان تمام باتوں میں حاضر تھا چنانچہ عبدالر حمٰن نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوہر بروؓ نے کہا، کیاان دونوں نے تم سے بیہ فرمایا ہے،انہوں نے کہاہاں! تو حضرت ابو ہر روہؓ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی،اور ابو ہریرہؓ بولے کہ میں نے بیہ بات فضل بن عباس سے سنی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سیٰ تھی، غرضیکہ کہ ابوہر ریوہ نے اس بات سے جو اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے رجوع کر لیا، پھر میں نے بیہ بات عبدالملک سے کہی (پیر مقولہ ابن جر تج کا ہے) کیاان دونوں نے پیر بات ر مضان کے متعلق فرمائی ہے؟ انہوں ہے کہاہاں ایسا فرمایا ہے کہ آپ کو جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہوتی اور آپُروزهر کھ لیتے تھے۔

97- حرملہ بن بیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کور مضان المبارک میں جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہو جاتی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنسل فرماتے اور پھر روزہ رکھتے۔

9- ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدربہ، عبداللہ بن کعب حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے انہیں ام سلمہ ؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرنے تووہ روزہ رکھ سکتاہے، انہوں نے فرمایا کہ

جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّةً لَا يُفْطِهُ وَلَا يَقْضى *

ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي * مَالِكِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةً زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةً زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصِبِعُ جُنبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ الْحَيْلِمِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ *

٩٩- عَدَّرْ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حُجْرِ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَرْمِ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوالَةَ أَنَّ أَبَا مَعْمَرِ بْنِ حَرْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي لِونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَهِي تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ عَلَيْهِ وَهِي تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ السَّلَاةُ وَأَنَا عَنْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبُ فَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبُ فَأَلُ وَمَا تَأْخُرَ فَقَالَ وَاللَّهِ فَلَا عَلَى اللَّهُ وَمَا تَأْخُر فَقَالَ وَاللَّهِ فَلَا عَلَى اللَّهُ وَاعْلَمَكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلَهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلّهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلّهِ وَأَعْلَمَكُمْ لِلّهِ وَأَعْلَمَكُمْ اللّهِ وَاعْلَمَكُمْ اللّهِ وَلَا اللّهِ اللّهِ وَاعْلَمَكُمْ اللّه وَاعْلَمَكُمْ اللّه وَاعْلَمَكُمْ اللّهِ وَاعْلَمَكُمْ اللّهِ وَاعْلَمَكُمْ اللّهُ وَاعْلَمَ وَاعْلَمَ وَاللّهِ اللهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاعْلَمَ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ ا

بِمَ اللَّهِي اللَّهُ عَنْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَار أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَار أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَة رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُل يُصْبِحُ جُنُبًا أَيْصُومُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُل يُصْبِحُ جُنُبًا أَيْصُومُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُل يُصْبِحُ جُنُبًا أَيْصُومُ

ر سول الله صلی الله علیه وسلم جنابت کی حالت میں جماع کے ساتھ بغیراحتلام کے صبح کرتے تھے، پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ رکھتے تھے)۔

90 یکی بن کیلی، مالک، عبد ربه بن سعید، ابو بکر بن عبدالر حمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں جماع سے، بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

99۔ یجیٰ بن ایوب، قتیہ، ابن حجر، اساعیل بن جعفر، عبداللہ بن عبدالر حمٰن بن معمر بن حزم الانصاری، ابوطوالہ، ابویونس، مولیٰ حضرت عائشہ مضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ دروازہ کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ دروازہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کاوقت آجا تا ہے اور میں جنبی ہو تا ہوں تو کیا میں روزہ رکھوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے بھی جنا بت کی حالت میں نماز کاوقت آجا تا ہے اور میں معان کر میں آپ نے خرص کیا یارسول اللہ آ ہے اور میں ، آپ نے فرمایا بخدا مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جانے والا ویں، آپ نے فرمایا بخدا مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جانے والا ویں جن سے فرمایا جن والا اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جانے والا وی جن سے فرر نے والا اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جانے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔

۰۰۔ احمد بن عثمان نو فلی، ابو عاصم، ابن جرتج، محمد بن یوسف، سلیمان بن بیار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ رکھے ؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ } يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَدْ احْتَلَامِ ثُمَّ يَصُهِ مُ *

يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ * (١١) بَابِ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي

نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ

عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ *

١٠١- ُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرِ كُلَّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَّانُ بْنُ عُيَيْنُةً عَن الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يًا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأْتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجدُ مَا تُطْعِمُ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقُ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخُوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ *

١٠٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَسْلِمِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلً رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةً وَقَالَ بِعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّبِيلُ وَلَهُ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَهُوَ الزِّبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے اور پھر روزہ رکھتے تھ

باب (۱۱) روزہ دار پر رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کا حرام ہونااور اس کے کفارہ کے واجب ہونے کا بیان، اور بیہ کفارہ امیر اور غریب سب پریکسال ہے۔

١٠١ يڃيٰ بن يڃيٰ، ابو بكر بن ابي شيبه ، زهير بن حرب، ابن نمير ، سفیان بن عیبینه، زهری، حمید بن عبدالر حمٰن، حضرت ابو هریره ر ضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک مخص رسول الله صلی الله عليه وسلم كي خدمت ميں آيااور آكر عرض كياكه يار سول الله میں تو ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا تھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ بولا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں جماع کر لیا، آپ نے فرمایا توایک غلام آزاد کر سکتاہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایاد و مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتاہے؟اس نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بقذر تیرے پاس موجود ہے؟اس نے کہا نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھجوروں کا ایک ٹو کرا آیا، آپ نے فرمایااس کو صد قہ کر دے، وہ بولا مجھ سے بڑھ كر كوئى مسكين ہے، مدينہ كے دونوں كناروں كے در ميان كوئى گھر مجھ سے زائد مختاج نہیں ہے، یہ سن کر آپ ہنس پڑے حتیا کہ آپ کے سامنے کے د ندان مبارک ظاہر ہوگئے اور فرمایا اچھا اسے لے جااور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

۱۰۱- اسحاق بن ابراہیم ، جریر ، منصور ، محمد بن مسلم زہری ، اسی سند کے ساتھ ابن عیمینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں کہ محبوروں کا ایک ٹوکرا یعنی زنبیل لایا گیا باقی اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا تذکرہ نہیں ہے ، یہاں تک کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ *

١٠٣ - حُدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثُنَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ نَجدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ مَسْتَينَ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاطَعِمْ سِتِينَ مَسْكِينا *

مِسَوَيَّ السَّحَاقُ الْمُحَمَّدُ الْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا إِللَّهُ اللَّهُ عَلِي الزَّهْرِيِّ الْهَذَا الْإِللَّهُ عَلِي وَمَضَانَ فَأَمَرَهُ الْإِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ الْإِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعَنِّقَ رَقَبَةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَحُدَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَحُدَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَحُدَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَحُدَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَحُومَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ وَمُضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ وَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَصُومَ مَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَصُومَ مَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَصُومَ مَنْ أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا *

١٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْإِسْنَادِ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةً *

١٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةً الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَة

آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔

۱۰۳ یجیٰ بن یجیٰ، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیمه، لیث، ابن شهاب، حمید بن عبدالرحمٰن ، حضرت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (دن میں) رمضان المبارک میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا، پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا کوئی غلام یالونڈی آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے۔

۱۰۴ محمد بن رافع ،اسحاق بن عیسی ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں افطار کرلیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کے لئے فرمایا، پھر ابن عیمینہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

100 ہے۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جس نے رمضان المبارک میں افطار کر لیا تھا، تھم دیا کہ ایک غلام یالونڈی آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۱۰۱۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ ابن عیدینہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

2 • ا۔ محمد بن رمح ،لیث ، کیلی بن سعید ، عبدالرحمٰن بن قاسم ، محمد بن جعفر بن زبیر ، حضرت عائشہ محمد بن جعفر بن زبیر ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیااور عرض کیا کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیااور عرض کیا کہ میں

رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ المُرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فَيهِ مَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ *

١٠٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ التَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدً بَنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْها بَنِ الزَّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْها تَقُولُ أَنَّى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي أُوَّلِ الْحَدِيثِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي أُوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقُ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا *

١٠٩ - حَدَّثِنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْعَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْيْرِ حَدَّنَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْيْرِ حَدَّنَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْيْرِ حَدَّنَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبْيْرِ مَدَّنَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَمُضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ الْمَسْجِدِ فِي فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَسَلَّمَ مَا شَعْنَا فَقَالَ تَصَدَّقُ فَقَالَ مَسُولُ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَلَى اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ وَلَكَ أَنْهُ لَلْكُ أَنْهُ لَلْكُ أَنْهُ لَو مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَلَا يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ وَاللَّهُ مَالِي مُنَا اللَّهُ مَالِي مَالِي اللَّهِ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ وَلَكَ أَلْكُ مَسُولُ وَلَكَ أَلَكُ مَا أَلَالَهُ مَالِي اللَّهُ مَالِي الْكُولُلُ الْمَلْقُ فَقَالَ وَالْكُولُكُ أَلِكُ الْمُؤْمِ فَالَ وَالْدُولُ عَلَيْهِ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَا أَلِي اللَّهُ عَلَى فَقَالَ رَاكُولُ الْعَامُ وَالْكُولُ الْمُؤْمِ فَا أَلَاهُ الْمُولُ الْمُولُولُ وَالِهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمَالِمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْ

جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیوں؟ بولا میں نے رمضان المبارک میں اپنی عورت کے ساتھ دن میں جماع کر لیا، آپ نے فرمایا صدقہ دے، صدقہ دے، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں، آپ نے اسے بیٹھنے کا تھم دیا اتنے میں آپ کے پاس دوٹو کرے کھانے کے آئے، آپ نے تھم دیا کہ ان کو صدقہ کردے۔

۱۰۸- محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب ثقفی، یجیٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبدالله بن زبیر خضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیه حدیث کاذکر کیا، باقی اس حدیث کے شروع میں صدقہ دینے اور دن کی قید نہیں ہے۔

9-ا ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہازوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور آکر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور آکر اللہ علی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گیا، میں جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی حالت دریافت کی تواس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے، آپ نے فرمایا کہا میں نے عرض کیا خدا کی قسم! اے اللہ کے نبی صدقہ دے، اس نے عرض کیا خدا کی قسم! اے اللہ کے نبی میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں نہ کچھ دے سکتا ہوں، آپ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں نہ کچھ دے سکتا ہوں، آپ ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا کہ ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گدھاہا نکتا ہوا لایا، اس پر کھانالدا ہوا تھا، رسول ایک آدمی ایک گوری ہوں میں ایک قدر مسلم نے فرمایا ابھی جلنے والا کہاں ہے؟ وہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جلنے والا کہاں ہے؟ وہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ * فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ *

شخص کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا اسے صدقہ کردے، اس نے عرض کیایار سول اللہ کیا ہمارے علاوہ اس کا کوئی اور مستحق ہے، خدا کی قتم ہم بھو کے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے فرمایا تو تم ہی کھالو۔

ر فائدہ) یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی، آپ کے بعد اور کسی کے لئے یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس طرح اب کوئی کفارہ اداکر سکتا ہے۔ (فائدہ)

باب (۱۲)ر مضان المبارك میں مسافر شرعی کے لئے روز ہ رکھنے اور افطار کرنے کا تھم، جب سفر دو منزل یااس سے زائد ہو۔

الدی ہیں ہیں اور محمہ بن رمح ، لیث (دوسری سند) قتیبہ ، لیث ، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکر مہ فتح ہوا مضان المبارک میں نکلے تو آپ نے روزہ رکھا، جب مقام کدید پر پہنچ تو آپ نے روزہ افطار کر دیااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بنی ہے نئی بات کا تباع کرتے تھے۔

(١٢) بَابِ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيةٍ إِذًا كَانَ سَفَرُهُ مَرْ حَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ *

رُمْحِ قَالًا أَخْبَرُنَا اللَّيْثُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رَمْحِ قَالًا أَخْبَرُنَا اللَّيْثُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رَمْحِ قَالًا أَخْبَرُنَا اللَّيْثُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عُبَيْدِ مَعَيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلَعُ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبِعُونَ وَسَلَّمَ يَتَبِعُونَ أَمْرِهِ *

(فا کدہ) علمائے کرام اور اصحاب فتو کی اور امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر مسافر میں روزہ رکھنے کی ہمت اور قوت ہے تو پھر روزہ رکھناافضل ہے ، ورنہ افطار بہتر ہے کیو نکہ روایتوں میں دونوں قتم کے امر موجود ہیں اور سفر سے سفر شرعی مراد ہے۔

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١١٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ااا۔ یجیٰ بن یجیٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، یجیٰ بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ بیہ قول کس کا ہے؟ یعنی بیہ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری قول لیا جا تا ہے۔

۱۱۲ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور زہری بیان کرتے ہیں کہ افطار قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا لِيُوْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةً لَيْلَاثَ عَشْرَةً لَيْلَةً حَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ *

١١٣- وَحَدَّنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ ابْنُ وَهُبُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ *

١١٤ - وَحَدَّنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بإنَاء فِيهِ شَرَابٌ فَصَامَ فَشَرَبَهُ نَهَارًا لِيرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَحَلَ مَكَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

(قَا نَده) يَهِي جَمْهُوركا قُولَ ہے اور تفصيل مِين نے لکھ دی ہے۔
۱۹ و حَدَّ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبُ عَلَى مَنْ عَلَى مَنْ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبُ عَلَى مَنْ عَلَى مَنْ اللَّهُ عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَر وَأَفْطَرَ *

کرنا بیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر تھااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری ہی بات پر عمل کرنا چاہئے (۱) اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکر مہ میں تیر ہویں رمضان المبارک کی صبح کی تھی۔

اللہ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب نے اسی سند کے ساتھ لیٹ کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور ابن شہاب نے بیہ بھی بیان کیاہے کہ صحابہ کرامؓ آپ کی ہر نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کوناسخ اور محکم جانتے تھے۔

۱۱۱۔ اسحاق بن ابر اہیم ، جریر ، منصور ، مجاہد ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیااور روزہ رکھا، جب مقام عصفان پر پہنچ تو آپ نے ایک برتن منگایا اس میں پینے کی کوئی چیز تھی اور اسے دن میں بیا تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ لیں ، پھرافطار کرتے رہے حتی کہ مکہ مکر مہ پہنچ گئے ، ابن عباس رضی بھرافطار کرتے رہے حتی کہ مکہ مکر مہ پہنچ گئے ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے روزہ بھی رکھا اور جو افطار بھی فرمایا سوجس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جو عاہے وہ افطار کرے۔

100۔ ابو کریب، وکیج، سفیان، عبدالکریم، طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عیب نہیں لگاتے تھے اس پرجو (سفر میں) روزہ رکھے اور نہ اس پرجو افطار کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھااور آپ نے افطار بھی کیا۔

(۱) بعد والے امر کولیناتب ضروری ہے جب کہ دوسر اامر ناسخ ہویا پہلے سے راجح ہو ہمیشہ ایسا نہیں کیونکہ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والاامر بیان جواز کے لئے کیا جیسے اولاً وضومیں ہر عضو کو تین مرتبہ دھویا پھر بعد میں دومرتبہ اورا یک مرتبہ دھونے کا عمل بھی کر کے دکھایا۔

١١٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجيدِ حَدَّثَنَا جَعْفُرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيم فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبً فَقِيلَ لَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ *

١١٦ محمد بن مننيٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبدالله رضي الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے،اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع عمیم تک پہنچے تولوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپ نے پانی کا ا یک پیالہ منگوایااور اسے بلند کیا حتی کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اس کے بعد آپ نے پی لیا۔اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایاوہی نافرمان ہیں،وہی نافرمان ہیں۔

(فا کدہ) متر جم کہتا ہے روزہ رکھنا نافرمانی نہیں ہے باقی اس وقت انہوں نے بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تحکم کی نافرمانی کی

اس لئے آپ نے سے فرمایا۔

١١٧- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفُر بِهَذَا . الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقٌّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاء بَعُدَ الْعَصْر *

سِ مَاءَ بِمَا الْمُسْرِ ١١٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْن جَعْفَر قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَّا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَر فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلُّلَ عُلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ

اا۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراور دی، جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں پیر زیادتی ہے کہ کہ آپ ہے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو رہاہے اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپ نے عصر کے بعدا یک بياله ياني كامنگايا-

۱۱۸_ابو بکر بن ابی شیبه ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، غندر، شعبه، محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پرلوگوں کا ججوم دیکھا کہ وہ اس پر ساپیہ کئے ہوئے تھے، آپ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہواہے؟ صحابةً نے عرض کیا کہ بیہ شخص روزہ دار ہے، رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے فرماياسفر ميں (ايسي حالت ميں)(۱)روز ہر کھنا

الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَر * (۱) حالت سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ ہے اگر ضر ر لاحق ہونے کااور مشقت میں پڑنے کااندیشہ ہو توافطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھناافضل ہے اور اگراپیااندیشه نه هو تو پهرروزه ر کھنا ہی افضل ہے۔

بہتری کا کام نہیں ہے۔

119 - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَن يُحَدِّثُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَن يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ *

مَدَّنَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّنَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدَّنَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى عَنْ بَحْيَى الْحَدِيثِ بَنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بَنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُحْصَةِ اللَّهِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُحْصَةِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ يَرْفِي وَلَا الْمَعْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ لَمْ يَحْفَظُهُ*

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ حَ و حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ حَ و حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَوَّقَنَا شُعْبَةُ حَوَّقَنَا شُعْبَةُ حَوَّقَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِر حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِر حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِر حَدَّثَنَا مُن نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْر عَو حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي عَمْرُ مَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي عَمْرُ مَعْيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ شَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ شَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ شَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي

119۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن عمروبن حسن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھااور حسب سابق روایت بیان کی۔

• ۱۲- احمد بن عثمان نو فلی، ابوداؤد، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس طرح اور کچھ زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کچیٰ بن ابی کثیر سے یہ بات بہنچی ہے کہ وہ اس حدیث اور سند پر یہ بات زائد بیان کرتے تھے کہ آپ وہ اس حدیث اور سند پر یہ بات زائد بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کی اس دخصت کا قبول کر نالاز م ہے جواللہ نے تمہیں دی، پھر جب میں نے ان سے بوچھا توان کویاد نہیں رہا۔

۱۲۱۔ ہداب بن خالد، ہمام بن کیجیٰ، قیادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سولہویں تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھااور کسی نے افطار کررگھا تھا تو نہ روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب لگا تا تھااور نہ افطار کرنے والے پر عیب لگا تا تھااور نہ افطار کرنے والے پر عیب

۱۲۱۔ محمد بن ابو بکر مقدمی، یجیٰ بن سعید تیمی (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن مهدی، شعبه، ابوعامر، ہشام، سالم بن نوح، عمر بن عامر (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، محمد بن بشر، سعید، حضرت قادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور تیمی اور عمرو بن عامر اور ہشام کی روایت میں امرہویں علی الحقار ہویں تاریخ ہے اور سعید کی روایت میں بار ہویں تاریخ ہے اور شعبه کی روایت میں ستر ہویں تاریخ یا نیسویں تاریخ کادن مذکورہے۔

حَدِيثِ النَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةً *

(فا کدہ) مغازی کی کتابوں میں مشہور ہے کہ آپ مدینہ سے دس تاریخ کو نکلے اور مکہ مکر مہ میں 19 تاریخ کو داخل ہوئے للبذائسی نے در میانی تاریخ ذکر کر دیاور کسی نے آخر کی،اُس میں کوئیاشکال نہیں۔

۱۲۳ نظر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابوسلمہ، ابو نظرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب لگا تاتھا، اور نہ مفطر کے افطار پر۔

۱۲۴ عروناقد، اساعیل بن ابراہیم، جریری، ابونظرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں جہاد کرتے تو کوئی ہم میں سے روزہ دار ہو تا اور کوئی صاحب صاحب افطار، تونہ روزہ دار مفطر پر غصہ کر تا اور نہ مفطر روزہ دار پر، جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے، تو یہ ہمی اس کے لئے بہتر ہے اور سمجھتے تھے کہ جس میں ضعف اور کروری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر امرادہ اور احدادہ کے اور سمجھتے تھے کہ جس میں ضعف اور کروری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر امرادہ اور احدادہ کی میں خیر اور احدادہ کو اور احدادہ کا میں احدادہ کا دوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اور احدادہ کا دوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہواور وہ روزہ کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہوائی دیا ہوائی میں خیر اوری ہوائی کھول دے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہوائی کی کھول دیتر ہوائی کھول دیے تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہوائی کھول دی تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہوائی کی کھول دی تو یہ ہمی اس کے حق میں خیر اوری ہوائی کھول دی کھو

110 سعید بن عمرو، اشعنی، سہل بن عثمان، سوید بن سعید، حسین بن حریث، مروان بن معاویہ، عاصم، ابو نضر ہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا توروزہ رکھنے والاروزہ رکھتااور افطار کر لیتا، لیکن کوئی کسی پر عیب نہیں افطار کر لیتا، لیکن کوئی کسی پر عیب نہیں لگا تاتھا۔

مَدَّنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَن أَبِي مَسْلَمَةً حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَن أَبِي مَسْلَمَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إفْطَارُهُ *

١٢٤ - حَدَّنِي عَمْرٌ وَ النَّاقِدُ حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلُ الْرُوهِ مِنَ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبْغُو وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهُ وَمِنَا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ رَمِّضَانَ فَمِنَا الصَّائِمُ وَمِنَا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمِ الصَّائِمُ وَمِنَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ الصَّائِمِ الصَّائِمِ الْمُفْطِرُ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ الصَّائِمِ الصَّائِمِ وَمِنَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ الصَّائِمِ السَّائِمُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ اللَّهُ الْمُفْطِرُ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَمِنَا أَنْ مَنْ وَجَدَ قُوّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنَ وَبَدَدُ فَعَقًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنَ وَبَدَدُ فَعَقًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنَ وَبَدَدُ فَعَقًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنَ وَجَدَ ضَعَقًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنَ الْمُعْلِمُ وَيَرُونَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعَقًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى الْمَالِي وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ فَلَا عَلَى الْمُعْلِمُ فَا فَا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ مَنْ وَجَدَا فَعُقًا فَأَوْطُولُ فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُعْلِمُ وَاللَّهُ وَلَا الْمُعْلِمُ وَلَا الْمُعْلِمُ الْعَلَى الْمَالِقُولُولُ فَلَا فَالْمَالِلَ فَلَا الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمَالِقُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعْلِمُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمَالَ الْمُ الْمُعْلِمِ الْمَعْلِمُ الْمَالَ فَلَا اللَّهُ الْمَالَ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُؤْمِلُولُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعُلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِم

١٢٥ - حَدَّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرُو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ حُرَيْثٍ بْنُ عُثْمَانَ وَسُويْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ كُلَّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةً عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةً يُحَدِّثُ مُعَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدُرِيِّ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ وَيُفْطِرُ وَلَكُمْ فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) ۱۲۱۔ یخیٰ بن کیجیٰ، ابو خشمہ، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت

اکس ﷺ ہے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارہ میں یو جھا گیا، فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیاہے توروزہ دارا فطار کرنے والے اور نہ افطار کرنے والاروزہ

دارىر كوئى عيب لگا تاتھا۔

۱۲۵ ابو بکر بن ابی شیبه ، ابو خالد احمر ، حمید بیان کرتے ہیں که میں سفر کے لئے نکلا،اور روزہ رکھا تو لوگوں نے کہاتم دوبارہ

روزہ رکھو، میں نے کہا حضرت انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر کرتے تھے تو روزہ

دارا فطار کرنے والے پر عیب نہیں لگا تا تھااور نہ ا فطار کرنے والا روزہ داریر، پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا توانہوں نے بھی مجھے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے اسی طرح خبر دی ہے۔ ۱۲۸ ابو بکر بن ابی شیبه، ابو معاویه، عاصم، مورق، حضرت

ائس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض روزہ

دار تھے اور بعض افطار کرنے والے ، چنانچہ ہم سخت گرمی کے دن ایک منزل پر اترے اور ہم میں سے سب سے زیادہ ساپیہ

حاصل کرنے والا وہ تھا جس کے پاس حیادر تھی اور بعض تو ہم میں سے اپنے ہاتھ ہی ہے سورج کی گرمی روک رہے تھے،

نیتجتاً روزہ دار تو گڑیڑے اور مفطر قائم و باقی رہے ،انہوں نے خیمے نصب کئے اور او نٹول کو یانی پلایا تو آپ نے فرمایا کہ افطار

کرنے والوں نے آج ثواب حاصل کر لیا۔

(فا کدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے بیہ مطلب نہیں کہ روزہ دار نواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور نواب کے

۱۲۹_ابو کریب، حفص، عاصم احول، مورق، حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو بعض نے روزہ رکھااور بعض نے افطار کیا چنانچہ افطار کرنے والے کمر بستہ ہوگئے اور خدمت ١٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرْنَا أَبُوْ خَيْثُمَةً عَنْ حَمِيْدٍ قَالَ سُئِلَ ٱنسٌ عَن الصَّوْم فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفْرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

١٢٧ – وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِم فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَ نِي عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ * ١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أُنسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمِنَّا عَلَيْهِ وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا عَلَيْهِ وَمِنَّا

الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْم حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاء وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ

فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقُوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

مراتب جداجدا ہیں۔

١٢٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّق عَنْ أَنْس رَضِي اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَر فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ لَ

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

١٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةً بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَيَمَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاء عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَن الصَّوْم فِي السَّفَر فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنًّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ

رِي () () () الله عَنْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي الله هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي الله عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنِ الصّيامِ فِي السّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شَئْتَ فَصُمْ وَإِنْ اللّهَ عَنْ السّفَرِ فَقَالَ إِنْ شَئْتَ فَصُمْ وَإِنْ اللّهِ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنِ السّفَرِ فَقَالَ إِنْ شَئْتَ فَصُمْ وَإِنْ اللّهَ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ السّفَرَ فَقَالَ إِنْ شَئْتَ فَصُمْ وَإِنْ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَالْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ

١٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيَّ

شروع کی اور روزہ دار بعض کا موں میں ضعیف ہو گئے ،اس چیز کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ مفطر لوگ ثواب لے گئے۔

• ١٣٠ محمد بن حاتم، عبدالرحمُن مهدى، معاويه بن صالح، ربیعہ، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنه کی خدمت میں حاضر ہوااوران پرلوگوں کا ہجوم تھا، جب سب لوگ ان کے پاس سے متفرق ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں آپ ہے وہ نہیں پوچھتاجو پیالوگ پوچھ رہے تھے، میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق بو چھا،انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکر مہ کا سفر کیااور ہم روزہ دار تھے چنانچہ ایک منزل پر نزول کیا تو آپ نے فرمایااس وقت تم اینے دستمن کے قریب آگئے ہواب افطار سے تمہارے لئے زیادہ قوت ہو گی، چنانچہ افطار کی رخصت ہو گئی، سو ہم میں ہے بعض نے افطار کیا، پھر ہم ایک دوسر ی منزل پراترے تو آپ نے فرمایاتم صبح کواپنے دسٹمن سے ملنے والے ہواور افطار تمہاری قوت کو بڑھادے گالہٰذاتم افطار کرو، اس وقت آپ کا پیہ تھم قطعی تھا، لہذا ہم نے افطار کیااس کے بعد ہم نے اینے آپ کو دیکھا کہ سفر میں آپ کے ساتھ روزہ ر کھتے تھے۔

اسا۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرواسلمیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر جاہو تو افطار کرواور اگر مناسب سمجھو تو روزہ رکھو۔

۱۳۲ ابو رہیج زہرانی، حماد بن زید، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرواسلمیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ

سَأَلَ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَر قَالَ صُمْ إِنْ شِئتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئتَ *

١٣٣- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ

حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي ۗ رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ *

١٣٤- وَحَدَّثُنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكُر كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكُر كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكُر حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمًانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَام بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةً قَالَ إِنِي رَجُلٌ هِشَام بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةً قَالَ إِنِي رَجُلٌ

أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ * ١٣٥- مَحَدَّثَنِ أَنِهِ الطَّاهِ ،

مِنَ اللَّهِ *

١٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَخْبَرَنِا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسُودِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ أَبِي الْأَسُودِ عَنْ عُرُو الْأَسْلَمِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ عَنْ حَمْزَةً بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمْرو الْأَسْلَمِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ السَّفَرِ فَهَلْ عَلَي الصِّيَامِ فِي قَالَ يَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الصَّيَامِ فِي اللَّهُ عَلَيْ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيْ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ضَمَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِي رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِي رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِي رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بَهَا فَحَسَنْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ هَالُونُ فَي حَدِيثِهِ هِي رُخْصَةٌ وَلَمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِي رُخْصَةٌ وَلَمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِي رُخْصَةٌ وَلَمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِي رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَمْ يَذْكُرْ

١٣٦ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاء رَضِي عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاء رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ حَرَّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ

وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیاسفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایاروزہ رکھناجیا ہو توروزہ رکھو، جیا ہو توافطار کرو۔

سا۔ یخیٰ بن کیٰ، ابو معاویہ ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی روایت کی حدیث منقول ہے کہ میں ایک آدمی ہوں، کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

الم ۱۳ ا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابن نمیر، عبدالرجیم بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حمزہ نے کہا کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں تو کیاسفر میں بھی روزہ رکھوں۔

۱۳۵ ابوالطاہر، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن طارث، ابوالا سود، عروہ بن زبیر، ابی مراوح، حمزہ بن عمرواسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یار سول اللہ میں اپنے اندر سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت یا تاہوں توروزہ رکھنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے توجواس پر عمل کرے تووہ اچھاہے، اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، ہارون جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، ہارون جو کوئی روایت میں صرف رخصت کہا ہے، من اللہ کالفظ نہیں ہولا۔

۱۳۶۱۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، اساعیل بن عبیدالله، ام در داء، حضرت ابوالدر داء رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ماہ رمضان المبارک میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ بہت گرمی میں نکلے حتی کہ ہم میں سے بعض گرمی کی شدت کی وجہ سے اپناہا تھ سر پر رکھے ہوئے تھے اور رسول الله صلی الله

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ رَوَاحَةً *

187 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاء قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاء لَلَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بَنُ رَوَاحَةً *

شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(١٣) بَابِ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ

بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةً *

آ۱۳۸ حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْ عَنْ عُمَيْ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةً فِي الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةً فِي صَيَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَح لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةً فَشَرَبَهُ *

علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہؓ کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

2 سارے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، ہشام بن سعد، عثان بن حیان دمشقی، ام در داء، حضرت ابوالدر داء رضی اللہ تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں کہ ہم نے بعض سفر وں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (روزہ کی حالت میں) دیکھا ہے، یہاں تک کہ آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپناہاتھ اپنے سر پررکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحة کے علاوہ اور کوئی بھی روزہ دارنہ تھا۔

باب (۱۳) حاجی کے لئے عرفہ کے روز میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔

۱۳۸ یکی بن یکی، مالک، ابوالنظر، عمیر مولی عبداللہ بن عباسٌ، ام الفضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چندلوگوں نے عرفہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق بحث شروع کی، بعض بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور بعض بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور بعض بولے کہ آپ کاروزہ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ایک دودھ کا بیالہ آپ کی خدمت(۱) میں روانہ کیااور آپ عرفات میں اپناونٹ پر کی خدمت(۱) میں روانہ کیااور آپ عرفات میں اپناونٹ پر کے خو تو آپ نے بی لیا۔

(فا ئدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک،امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفان میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی اولی بالعمل ہے۔

- بَدَّنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي السَّاهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمْهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرِهِ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

9 سار۔ اسحاق بن ابراہیم ، ابن ابی عمر ، سفیان ، ابوالنضر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا تذکرہ نہیں اور سند میں عن عمیر مولیٰ ام الفضل کے افازا ہیں۔

(۱)حضرت ام فضل نے تھم شرعی معلوم کرنے کے لئے اس وقت کے مناسب تدبیر اختیار فرمائی کیونکہ وہ گرم دن کی دوپہر کاوقت تھا۔

١٤٠ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيً عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِم أَبِي النَّضْر بهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْن عُيَيْنَةً وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ * ١٤١ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْر حَدَّثُهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثُهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَام يَوْم عَرَفَة وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبُنَّ وَهُوَ بِعَرَفَةً فَشَرَبَهُ *

١٤٢ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌ و عَنْ بُكَيْر بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنَّهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى أَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قالتٌ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتُ إِلَيْهِ مَيْمُونَةً بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرَبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ *

١٤٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَريرٌ عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةً عَنْ أَبيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قَرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَأَمَرَ بَصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ

شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكُهُ *

(١٤) بَابِ صَوْم يَوْم عَاشُورَاءَ * وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ

• ۱۲۰ ز مير بن حرب، عبدالرحمٰن بن مهدى، سفيان، سالم، ابوالنضر سے سفیان بن عیبینہ کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث **ند** کورہے۔

ا ۱۴ ـ بارون بن سعيدا يلي ،ابن و هب ،عمرو ،ابوالنضر ،عمير مولي ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام الفضل سے سنا فرمار ہی تھیں کہ عرفہ کے دن روزہ ر کھنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے مجھے حضرات نے شک کیااور ہم بھی رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، چنانچہ انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کاایک پیالہ روانہ کر دیااور آپ عرفات میں تھے تو آپ

۲ ۱۳۲ ـ ہارون بن سعیدا ملی،ابن و ہب،عمرو، بگیر بن اشج، کریب مولی ابن عباسٌ، حضرت میمونه رضی الله تعالی عنها، زوجه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں شک کیا تو حضرت میمونہ نے دودھ کا ایک برتن آپ کی خدمت میں روانہ کیااور آپ و قوف کئے ہوئے تھے، آپ نے اس میں سے پیااور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

باب(۱۴)عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔

۳ ۱۳ رز میر بن حرب، جریر، مشام بن عروه، بواسطه اینے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور ر سول اکرم صلی الله علیه وسلم بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپؑ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ نے روزہ ر کھااور روزہ ر کھنے کا تھم فرمایا، پھر جب ماہ ر مضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایاجو جاہے روزہ رکھے اور جو جاہے جھوڑ دے۔

184 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أُوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أُوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورًاءَ فَمَنْ شَاءَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورًاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُرُوايَةٍ جَرِيرٍ *

٥٤٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

آ ١٤٦ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَت عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُنُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُنُ بَصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

١٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَةُ أَنَّ عُرُورَةً أَنَّ عُرُورَةً أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتُهُ أَنَّ عُرَاكًا أَخْبَرَتُهُ أَنَّ عُرُورَةً فَرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ وَسَلَّمَ بَصِيامِهِ حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصِيامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصِيامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُفُطِرْهُ *

وَسَلَمُ مَنْ شَاءَ فَلَيْصَمَهُ وَمَنْ شَاءَ فَلَيْفُطِرَهُ * وَسَلَمُ مَنْ شَاءَ فَلَيْفُطِرِهُ * مَا اللّهِ مَنْ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۳ ۱۳ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب ، ابن نمیر ہشام ہے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اول حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ عاشورہ کاروزہ رکھتے تھے اور حدیث کے اخیر میں ہے کہ آپ نے (بعد فرضیت رمضان) عاشورہ کاروزہ چھوڑ دیا سوجو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور جریر کی روایت کی طرح اس بات کو بھی آپ کا فرمان نہیں بنایا۔

۱۳۵ عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کاروزہ جاہلیت میں رکھاجاتا تھااور پھر جب اسلام آگیا تواب جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔ ۱۳۶۱ ۔ حرملہ بن مجی ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت ہے قبل اس روزے کا (عاشور کا) تھم فرمایا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو یہ تھم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورہ کاروزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ عاشورہ کاروزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ عاشورہ

2/۱۱ قتیبہ بن سعید، محمہ بن رمح، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، عراک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشور کاروزہ رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے رکھنے کا تھم فرمایا یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے گئے۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جس کی مرضی ہو وہ افطار کرے۔

۸ ۱۳۸ او بکر بن ابی شیبه ، عبدالله بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر ، بواسطه اینے والد ، عبیدالله ، نافع ، حضرت عبدالله بن عمر ہے،اور پھراحادیث ہے یہ معلوم ہورہاہے کہ امور دین میں بھی غیر ضروری امور کو ضروری بنالینادرست نہیں ہے بلکہ شریعت نے جس

رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عا شورہ کے دن کاروزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی رمضان المبارک کے فرض ہونے سے پہلے اس کے روزے رکھے، پھر جب رمضان المبارك فرض ہو گیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہذا جو عاہے روز ہ رکھے اور جو جا ہے چھوڑ دے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهِمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ * (فا کدہ) متر جم کہتا ہے مطلب بیہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اب کسی روزے کووہ فضیلت حاصل نہیں جورمضان کے روزوں کو

کی جو حد مقرر کر دی ہے اسی حد میں رہتے ہوئے اگر اس کام کو کیا جائے تو باعث خیر اور ثواب ہے ور نہ الٹاعذاب ہے، کجا کہ غیر دین کو دین ۹ ۱۲ محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، یحیٰ قطان (دوسر ی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو اسامہ ، دونوں عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

سمجھ کر کرنااوراہے ضروری سمجھنا، معاذ اللہ منہ۔ ١٤٩ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ * . ١٥٠ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكِرَ عِنْدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ

۱۵۰ قتیبه بن سعید ،لیث (دوسری سند) ابن رئح ،لیث ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عا شورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے لہذا جو روزہ رکھنا جاہے وہ رکھے اور جس کی طبیعت نہ جاہے تو وہ رہے دے۔

وَمَنْ كُرِهُ فَلْيَدَعْهُ * ١٥١- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْم عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ

ا ۱۵ ـ ابو کریب، ابو اسامه ، ولیدین کثیر ، نافع ؛ حضرت عبدالله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عاشورہ کے ون کے متعلق فرما رہے تھے کہ بیہ دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سوجو روزہ ر کھنا جاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ جاہے وہ نہ رکھے اور عبداللہ بن عمرٌ اس دن روزہ نہیں

رکھتے تھے مگر جب کہ ان دنوں کے موافق ہو جائے جن میں ان کوروزہ کی عادت تھی۔
ان کوروزہ کی عادت تھی۔
۱۵۲۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابو مالک، عبیداللہ بن اختس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کے روزے کا تذکرہ کیا گیا، بقیہ حدیث لیث بن سعد کی

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۵۳۔ احمد بن عثمان نو فلی، ابو عاصم، عمر بن محمد بن زید عسقلانی، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھاور جس کی طبیعت جاہے وہ جھوڑ دے۔

روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابو معاویہ ، اعمش ، عمارہ ، عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ کے پاس آئے اور وہ صبح کا ناشتہ کر رہے سے تو انہوں نے فرمایا ابو محمد آؤناشتہ کرو، وہ بولے کیا آج عاشور کادن نہیں ہے ؟ عبداللہ نے فرمایا تم جانتے ہو عاشورہ کادن کیا ہے ؟ اشعث نے کہا وہ کیسادن ہے ، عبداللہ نے کہا کہ رمضان فرض ہونے سے قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کاروزہ رکھتے سے قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کاروزہ رکھتے سے پھر جب رمضان کا مہینہ فرض ہوگیا تو آپ نے جھوڑ دیا اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا۔

اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوافِقَ صِيَامَهُ*
١٥٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ١٥٢ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ عَمْرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ مَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ مَعْدٍ سَوَاءً * مَدْكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ مَدْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَاصِم حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَاصِم حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْدِ بْنَ زَيْدٍ

الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ

أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكُهُ فَلْيَتْرُكُهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِي

رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمُ عَاشُوراءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ * شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ * كُريْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً قَالَ أَبُو بَكْرِ بُنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرُيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً قَالَ أَبُو بَكْرِ كُرُ عُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةً عَنْ عَمَارَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ وَهُو يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّهِ وَهُو يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا عَنْ مُحَمَّدٍ ادْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أُولَيْسَ الْيُومُ يَوْمُ عَاشُورَاءَ مَلَ اللّهِ عَلْمُ وَهُو يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللّهِ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ أَنْ يَرْبُلُ صَعْرُهُ مَا يَوْمُ عَاشُورًاءَ قَالَ إِنّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُركَ وَ سَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُركَ وَلَا يَوْمُ اللّهُ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُركَ وَ فَلَا يَوْلَ اللّهِ مَعَالَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمُ اللّهُ مَالَا لَوْلَا اللّهُ مُعَالَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمُ مَالْمَ لَوْلَ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمُ مَالَا لَا عُرَالَ مُؤَلِّ الْعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْمَا اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ الْكَالِهُ عَلْمَ لَا اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ اللّهُ الْمَالِلَهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ اللّهُ الللّهُ عَلْمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ الْمُعَلّمُ اللّهُ الْمُ

(فاكره) لِعنی ابر كھنا ضروری نہیں رہاہے۔ ١٥٥ – وَحَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ *

۵۵ا۔ زہیر بن حرب، عثان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اس

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۶ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، کیلی بن سعید قطان، سفیان (دوسری سند) محد بن حاتم، کیلی بن سعید، سفیان، زبیدیامی، عمارہ بن عمیر، قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس عاشورہ کے دن گئے اور وہ کھانا کھارہے تھے، انہوں نے فرمایا، ابو محمد قریب آواور کھاؤ، انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں، اس پر انہوں نے فرمایاس دن ہم روزہ رکھتے تھے گر پھر چھوڑ دیا گیا۔

102۔ محد بن حاتم، اسحاق بن منصور، اسرائیل، منصور، ابرائیل، منصور، ابرائیل، منصور ابرائیل، منصور ابرائیل، منصور ابرائیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قبیل ابن مسعود گا کے پاس تشریف لائے اور وہ عاشورہ کے دن کھانا کھارہ سخے، فرمایا انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن آج تو عاشور ہے، فرمایا رمضان کے روزوں سے قبل اس کاروزہ رکھا جاتا تھا پھر جب کہ رمضان فرض ہوگیا تو اس کا روزہ حجور دیا گیا، اب اگر تم روزہ سے نہ ہو تو کھاؤ۔

۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن موئی، شیبان، اشعث
بن ابی الشعشاء، جعفر بن ابی تور، حضرت حابر بن سمرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ہمیں تھم فرمایا کرتے
اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا ہمارے لئے خیال رکھتے
تھے پھر جب کہ رمضان فرض کر دیا گیا تونہ آپ نے اس کا تھم
کیا اور نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا آپ نے ہمارے لئے خیال
رکھا۔

ر ھا۔ 109۔ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس؛ ابن شہاب، حمید بن عبدالر حمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویۂ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے خطبہ میں مدینہ منورہ میں سایعنی ان کی الْإسْنَادِ وَقَالًا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ * الْإسْنَادِ وَقَالًا فَلَمَّا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَ عَرْ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَ و وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ بْنُ سَكِن أَنَّ الْأَشْعَثُ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ سَكَن أَنَّ الْأَشْعَثُ بَنْ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُو يَعْمَارَةَ وَهُو يَاكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدِ اللَّهِ يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَهُو يَاكُلُ قَالَ إِنِي يَا أَبَا مُحَمَّدِ ادْنُ فَكُلْ قَالَ إِنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَهُو يَاكُلُ قَالَ إِنِي اللَّهِ يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَهُو طَائِمٌ قَالَ كُنَا نَصُومُهُ ثُمَّ تُركَ * فَكُلْ قَالَ إِنِي اللَّهِ يَوْمُ عَالَمُ يَا أَيْهُ مُنَا لَا يَعْمُومُهُ ثُمَّ تُركَ * فَكُلْ قَالَ إِنِي اللَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمُ عَالُو يَا أَلُو اللَّهُ وَالَّهُ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمُ عَالُو اللَّهُ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهُ عَلَى عَلَا اللَّهُ الْعَلَى عَبْدُ اللَّهُ الْعَلَى عَبْدُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُعَلَى عَبْدُ اللَّهُ الْمُعَلَى عَبْدُ اللَّهُ الْعَلْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلْ اللَّهُ الْمُعَلَى عَبْدُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْتُ اللَّهُ الْمُعَلِى عَبْدُ اللَّهُ ا

أَبِي شَيْبَةَ قَالًا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا

١٥٧- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ عَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَتُ بْنُ عَنْ عَلْقَمَة قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَتُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُو يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصِامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا لَنَا اللَّهُ اللْمُوالِقُولَ اللَّهُ اللللَّ

رَنَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُو اللّهِ وَيَعَاهَدُنَا عَنْ اللّهِ عَنْدَهُ اللّهِ عَنْدُ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ عَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثّنَا عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيامِ يَوْمِ فَرَامَ وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتُعَاهَدُنَا عَنْدَهُ فَلَمّا فَرَضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتْعَاهَدُنَا عَنْدَهُ عَلَاهُ وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدُنَا عَنْدَهُ عَنْدَهُ عَنْدَهُ عَنْدَهُ عَنْهُ وَيَعَاهَدُنَا عَنْدَهُ عَنْهُ اللّهُ عَنْدَهُ عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا وَلَمْ يَتُعَاهَدُنَا عَنْدَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتُعَاهَدُنَا عَنْدَهُ عَنْهُ اللّهُ عَنْدَهُ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ عَنْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ

مِيهِ، ١٥٩- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةً بْنَ

أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَّ مَنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَّ مَنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَ مَنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَ مَنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمُ وَمَنْ أَحَبَ مَنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصَمُ وَمَنْ أَحَبَ أَنْ يُفْطِرُ فَلْيُفْطِرُ *

٠٦٠ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

١٦١- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بَنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ وَلَمْ يَذُكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ *

١٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ عَنَّهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظُهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظُهرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى

بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ * اللَّهُ مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ * اللَّهِ مِنْكُرِ بْنُ نَافِع

ایک آمد کے وقت جب کہ وہ مدینہ میں آئے تھے انہوں نے عام عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟(۱) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یوم عاشور کے متعلق فرمار ہے تھے کہ بیہ عاشورے کا دن ہے ،اللہ نے اس کاروزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ سے ہوں، سوجو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جسے افطار اچھا معلوم ہو وہ افظار کرے۔

۱۶۰ ـ ابوالطاہر ، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس ، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

الا۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیبیند، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق سنا کہ میں روزہ سے ہوں جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے، اور مالک بن انس اور یونس کی روایت کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔ ۱۲۲۔ یکیٰ بن یکیٰ، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علی اللہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے بایا، لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالی نے حضرت موٹی اور بی اسر ائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس کے اس کی تعظیم کی بنا پر ہم روزہ رکھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موٹی اور دوست ہیں، تو آپ نے اس دن روزہ رکھنے کی کا حکم فرمایا۔

١٦٣ ـ ابن بثار، ابو بكر بن نافع، محد بن جعفر، شعبه ، ابوبشر سے

(۱)حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ این علاء کم تمہارے علاء کہاں ہیں؟اس بنا پر کہ حضرت معاویہؓ نے ان کے علاء کواس دن کے روزہ کااہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھایاان کی طرف سے یہ خبر ملی ہو گی کہ وہاں کے علاءاس دن کے روزہ کو واجب یا مکروہ سمجھتے ہیں اس بنا پر اصل صورت حال بتلادی۔

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں پیہ ہے کہ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْن جَعْفُر عَنْ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ * آپ نے یہود ہے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ ۱۶۴ ـ ابن ابی عمر، سفیان، ابوب، عبدالله بن سعید بن جبیر، ٦٤ ٦٠ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روز ہر کھتے ہوئے پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہے فرمایا بیہ کون سادن ہے کہ جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟انہوں نے کہایہ بہت بڑادن ہے،اس میں الله تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس پر حضرت موسیٰ نے نجات کے شکریہ میں روزہ ر کھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں ،اس پر آپ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے شکریہ میں شریک ہونے کے مسحق اور قریب ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے روزہ رکھااوراس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ ١٦۵ ـ اسخق بن ابراہیم ، عبدالرزاق ، معمر ، ابوب سے اسی سند

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بن جبیر ہے، نام مذکور تہیں۔ ٦٦١ ـ ابو بكرين ابي شيبه، ابن نمير، ابو اسامه، ابو عميس، قيس بن مسلم، طارق بن شهاب، حضرت ابو موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کی یہود تعظیم کرتے تھے اور اسے عید تھہراتے تھے،اس پر ر سول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایاتم بھی روزہ ر کھو۔

١٦٧ ـ احمد بن منذر، حماد بن اسامه، ابولغميس، قيس نے اسي سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی بواسطہ ابو اسامه، صدقه بن ابي عمران، قيس بن مسلم، طارق بن شهاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیہ زیاد تی تقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھا

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ابن سعید

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أُبيهِ عَن ابْن عَبَّاس رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أُنَّ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بصِيَامِهِ * ١٦٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذًا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ * ١٦٦ - وَحَدَّثَنَّا أَبُو بَكْرَ بْنُ أَبِّي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْر قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ أَبِي عُمَيْس عَنْ قَيْسَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِي اللَّهُ عَنْه قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوهُ أَنْتُمْ * ١٦٧ - وَحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِر حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أَسَامَةً فَحَدَّثَنِي

صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِم عَنْ

طَارِق بْن شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِي اللَّهُ عَنْهُ

فَصُومُوهُ أَنتُمْ *

کرتے تھے اور اس دن عید کھہر اتے تھے اور اپنی عور توں کو زیور پہناتے تھے اور ان کا بناؤ سنگار کراتے تھے تور سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی روز ہ رکھو۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۶۸ - ابو بکر بن ابی شیبه ، عمر و ناقد ، سفیان بن عیبینه ، عبیدالله بن ابی یزید ، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے عاشور ه کے روز ہے کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کسی دن کی فضیلت تلاش کر کے روزہ رکھا ہو، مگر اس مہینے یعنی رمضان المبارک کا۔

(فا ئدہ) یعنی د نوں میں عاشور ہ اور مہینوں میں ر مضان المبارک کوافضل اور بزرگ سمجھتے تتھے۔

١٦٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ * أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ

يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ

وَشَارَتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٦٨ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْر حَدَّثَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْن أَبِي يَزيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاس

رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامٍ يَوْمٍ عَاشُورَاءً

فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلُهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا

الْيَوْمَ وَلَا شُهُرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ *

آلِكَ مَ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكِمِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُالَ إِذَا فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمٍ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ *

عَيْرِ رَسَمَ يَسَمُ عَمْرَا مُنَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّتُنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ عَمْرُو يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ عَمْرُو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبْسَ اللّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْم عَاشُورَاءَ بِمِثْل حَدِيثِ عِنْدَ رَمْزَمَ عَنْ صَوْم عَاشُورَاءَ بِمِثْل حَدِيثِ

اور بزرگ سمجھتے تھے۔ ۱۲۹۔ محمد بن رافع ، عبدالر زاق ،ابن جریج ، عبیداللہ بن الی یزید

ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

421-ابو بکر بن ابی شیبہ ، و کیع بن جراح ، حاجب بن عمر ، علم بن الله عرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچاوہ اپنی چاوہ رہے زمزم کے کنارے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے ، میں نے عرض کیا کہ عاشورہ کے روزہ کے متعلق مجھے خبر دیجئے ، انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو تاریخیں گنے رہواور نویں تاریخ کی صبح روزہ کی حالت میں کرو، میں نے عرض کیا، کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے ، انہوں نے فرمایا ہاں!۔ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے ، انہوں نے فرمایا ہاں!۔ اے محمد بن حاتم ، یجی بن سعید قطان ، معاویہ بن عمرو ، حکم بن اعر جسے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس اغراج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس اپنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ زمزم کے پاس اپنی وادر سے فیک لگائے ہوئے تھے ، بقیہ حدیث حاجب بن عمر کی روایت کی طرح نہ کور ہے۔

حَاجِبِ بْنِ عُمْرَ *

١٧٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَريفٍ ٱلْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوفِنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٤٢ حسن بن على حلواني، ابن ابي مريم، ليحيل بن ابوب، اساعیل بن امیه ،ابوغطفان بن طریف مری، حضرت عبدالله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے جب عاشورہ کے دن کاروزہ رکھااور اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس دن کی تو یہود اور نصاری تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اگلاسال آئے گا تو ہم انشاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے ، (راوی نے) بیان کیا کہ پھر ابھی آئندہ سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے و فات يائی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا ئدہ) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار ہویں رہیج الاول ہی کو اس دنیا ہے رحلت فرماگئے ، چو نکہ آپ نے دسویں کاروزہ رکھا تھااور نویں کاارادہ فرمایا تھااس لئے دودن روزہ مسنون ہو گیااور شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ تنہاد سویں تاریخ کاروزہ ر کھنا مکروہ ہے کیو نکہ اس میں یہود کی مشابہت ہےاس لئے ایک دن قبل یاا یک دن بعداس کے ساتھ ملا کرروزہ ر کھنا جاہئے تاکہ مشابہت یہود کی بنا پرجو کراہت ہو تی ہے وہ ختم ہو جائےاور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض بھی یہی تھی جبیبا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے ، بیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کاانتاع باعث خیر و برکت و فلاح دارین ہے ، باقی آج کل جو خرافات مر وج ہیں ادر جورسوم کی جاتی ہیں ان سب کے متعلق در مختار میں تصریح موجود ہے کہ وہ بوجہ تثبیہ روافض حرام ہیں، جبیبا کہ ذکر شہادت، سبیل لگانا، شربت پلانا، تعزیہ نکالنا اور خصوصیت کے ساتھ امام باڑے گرم کرنااور محفلیں منعقد کرناوغیرہ ہر قشم کے لہوولعب حرام اور ناجائز ہیں کہ جن سے احتراز اور پر ہیز اشد ضروری ہےاور رکن دین ہے اگر کسی کو محبت کا دعویٰ ہے تو سینہ پیٹنے سے کیا ہو تاہے،ان کے اعمال واخلاق اختیار کرےاور اس پر کار بندرہے تاکہ نجات کاذر بعہ بھی ہواور بیروش توسر اسر خسر الدیناوا آخرہ کا باعث ہے۔

پیاہے شہید کئے گئے تم بھی پیاہے رہو، باقی محبت کا تو محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے،اصل تو پیٹ بو جااور شربت پینااور تفر سے کرناہے،اللہ تعالیٰ سب کوان امور سے محفوظ رکھے اور صراط متنقیم پر کاربند ہونے کی توقیق عطا فرمائے آمین، نیز حدیث سے بیہ بھی معلوم ہو گیا کہ ر سول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا،اگر ہو تا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ آئندہ سال میں زندہ رہا، نیز اس حدیث ہے آپ کی بشریت بھی ثابت ہوئی کہ موت و حیات بشریت کا خاصہ ہے اور ابن عباسؓ کا مسلک بیہ ہے کہ عاشورہ نویں تاریخ کو ہے ، باقی جمہور علماء

میں کہتا ہوں روزے رکھے تاکہ حدیث پر عمل ہواور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں مشابہت بھی ہو جائے کہ جیسے وہ

سلف اور خلف کامسلک یہی ہے کہ وہ دس تاریج کوہ۔

١٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَن اَبْنِ أَبِي ذِئْبٍ

٣٧١ـ ابو بكر بن ابي شيبه ، ابو كريب، وكيع، ابن ابي ذئب، قاسم

بن عباس، عبدالله بن عمير، حضرت عبدالله بن عباس رضي الله

تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، ابو بکر کی روایت

میں ہے بعنی عاشورے کا(روزہر کھوں گا)۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۳۵۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اساعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن روانہ فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کردے کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ روزہ رکھ لے ،جو کھا چکا ہووہ اینے روزے کورات تک پوراکرے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَ التَّاسِعَ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَ التَّاسِعَ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ * وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ * وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَنْ يَرِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ مَسْمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسُلُمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤذِنْ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ أَكُلَ فَلْيُتِمَ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ أَكُلَ فَلْيُتِمَ مَنْ كَانَ أَكُلَ فَلْيُتِمَ مَعَامَهُ إِلَى اللَّلِ *

(فائدہ) شب عاشورہ اور جمعہ وغیرہ کی را توں میں شیرین وغیرہ پر فاتحہ دلانا،احادیث اور کتب معتبرہ کی روسے ثابت نہیں اور احادیث صححہ سے ارواح کاان را توں میں آنا بھی ثابت نہیں،اگر ان را توں میں بلااصر اراور تاکید واعتقاد صدقہ کرے تو جائز اور درست ہے لیکن امر مستحب پر ایسااصر اراور تاکید کہ بھی ساقط نہ ہو، یہ شیطانی حصہ ہے چنانچہ ملاعلی قاری اور علامہ طبی نے شرح مشکوۃ میں اس کی تصر سے کر دی ہے اور آخر میں فرمادیا ہے کہ جب امر مستحب پر اصر ارکرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ بدعات اور امور مشکرہ پر اصر ارکرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ بدعات اور امور مشکرہ پر اصر ارکرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ بدعات اور امور مشکرہ پر اصر ارکرے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٧٥ وَحَدَّثَنَا بِشُرُ بُنُ الْمُفَضَّلِ بُنِ لَاحِقِ حَدَّثَنَا خَالِدُ حَدَّثَنَا بِشُرُ بُنُ الْمُفَضَّلِ بُنِ لَاحِقِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بَنْ ذَكُوانَ عَنِ الرَّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَتُ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ فَكَذَاةً عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا وَمَنْ كَانَ أَصْبُحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا الصَّغَارَ وَمَنْ كَانَ أَصْبُحَ مُفْطِرًا فَلْيَتِمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا الصَّغَارَ وَمَنْ كَانَ أَصْبُحَ مُفْطِرًا فَلْيَتِمَ بَقِيَّةً بَوْمِهِ فَكُنَّا الصَّغَارَ وَمَنْ كَانَ أَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصَغَارَ وَمَنْ هُمُ اللَّهُ وَنَذَهِ بُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَا لَهُمُ اللَّهُ مُ اللَّهُ مَنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمُ مُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمُ مُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمُ مُ

عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ *

201-ابو بکر بن نافع عبدی، بشر بن مفضل بن لاحق، خالد بن ذکوان، رہیج بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کوانصار کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب وجوار میں تھے، کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھاہے وہ اپناروزہ پوراکرے اور جس نے صبح ہی روزہ رکھتے تھے اور اگر مشیت الہی ہوتی توا پنے چھوٹے بچوں کو روزہ رکھتے تھے اور اگر مشیت الہی ہوتی توا پنے چھوٹے بچوں کو کھی رکھوایا کرتے تھے اور مبجد جاتے اور بچوں کے لئے روئی کی گریاں بناتے پھر جوان میں سے کھانے کی وجہ سے رونے لگتا تو افطار کے وقت تک کے لئے انہیں وہ دے دیے۔

مَعْشَرِ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكُوانَ قَالَ سَأَلْتُ مَعْشَرِ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكُوانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمٍ عَاشُورَاءَ قَالَتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمٍ عَاشُورَاءَ قَالَتُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ فَي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنْعُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعَهْنِ فَيْرَ أَنَّهُ مَا لَالْعَبَةَ مِنَ الْعَهْنِ فَيْرَ أَنَّهُ عَلَيْهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتَى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ *

121۔ یخیٰ بن میخیٰ، ابو معشر عطار ، خالد بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رہیج بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کوانصار کے دیہات میں بھیجا چنانچہ بشر کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ابقی اتنی زیادتی ہے کہ ہم ان بچوں کے کھیلنے کے لئے اون کی چیز بنادیتے تھے ، پھر جب وہ کھانا ما نگتے تو ہم انہیں وہی کھلونادے جیز بنادیتے تھے ، پھر جب وہ کھانا ما نگتے تو ہم انہیں وہی کھلونادے دیتے جوانہیں عافل کردیتا، حتیٰ کہ وہ اپنار وزہ پورا کر لیتے۔

تصحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

(فائدہ) تاکہ اس طرح بحپین ہی ہے روزہ کی عادت ہو جائے ،اس ہے گڑیوں کے جواز پراستد لال کرنادر ست نہیں کیونکہ بچوں کو کھلونے دینے سے پہلے روزہ رکھنااور رکھواناواجباور ضروری ہے ،رمضان کی فرضیت سے قبل عاشورہ کاروزہ واجب تھا،رمضان کے فرض ہونے کے بعداس کاوجوب ختم ہو گیااوراب صرف سنیت ہی باقی رہ گئی ہے۔واللّٰداعلم۔

> (١٥) بَابِ النَّهْيِ عَنْ صَوْمٍ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

باب (۱۵) عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت!

ال میں تم اپنی قربانیوں کا کہ این شہاب، ابی عبید مولیٰ ابن از ہر بیان کرتے ہیں کہ میں عید میں حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ حاضر تھا آپ آئے اور نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے اور خطبہ دیااور فرمایا کہ بید دونوں دن ایسے ہیں کہ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تمہارے روزوں کے بعد آج بید افطار کا دن ہے اور دوسر اوہ دن ہے کہ اس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

یر) (فائدہ)عیدالفطر اور عیدالاضخیٰ کے دن باجماع علماء کرام ہر حال میں روزہر کھناحرام ہے خواہ نفلی ہویا نذراور کفارہ کا،کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

عيدالفطر كادن_

١٧٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَام يَوْمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَام يَوْمَ الْفِطْر *

۱۷۸۔ یخیٰ بن یخیٰ، مالک، محمد بن یخیٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابوہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک عید قربان کا دن اور دوسرے

١٧٩ - وَحَدَّبَنَا قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالِلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالِلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالِلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالِلَ اللَّهِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصَّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ *

١٨٠ - وَحَدَّنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامٍ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ * عَنْ صِيَامٍ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ *

وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَوْنَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرً رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ بَوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَنْ صَوْمٍ هَذَا الْيَوْمِ *

(فائدہ) نذر تولازم کے اوراس کی وفابھی ضروری ہے لہذاان ایام کے گزرجانے کے بعداس کی قضاکی جائے گا۔

١٨٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْفَطْرِ وَيَوْمِ الْفَاصَدَى *

الصحى (١٦) بَاب تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَيَانِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ

129۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری ہے ایک حدیث سنی تو بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، کیا میں رسول اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں گاجو آپ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہوں گاجو آپ نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہوں گاجو آپ موے نہیں فرمائی، اور میں نے نہیں سنی، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں میں روزہ درست نہیں، ایک عیدالا صحیٰ اور دوسرے رمضان کی عید فطر میں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۸۰۔ ابو کامل ححدری، عبدالعزیز بن مختار، عمرو بن یکی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودن کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا، ایک عیدالفطر اور دوسرے عیدالاضحیٰ۔

ا ۱۸ ا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، و کیع ، ابن عون ، حضرت زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیااور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی تو وہ عیدالا صحیٰ یا فطر کے موافق ہو گیا، ابن عمر مول اللہ تعالیٰ نذر کے بوراکرنے کا تھم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۲_ ابن نمیر بواسطه اینے والد ، سعد بن سعید ، عمر ہ ، حضر ت

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عیدالفطر کا دن اور دوسرے

باب (۱۲) ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ بیہ کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ

عيدالاضحيٰ كادن_

کے ذکر کے دن ہیں!

۱۸۳۔ سر بج بن یونس، ہشیم، خالد، ابو ملیح، نبیشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

الم ۱۸۸ محمد بن عبداللہ بن نمیر، اساعیل بن علیہ ، خالد حذا، ابو قلبہ ، ابو ملیح ، نبیشہ ، خالد بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ملیح سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ نبیشہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ، باقی اتنی زیادتی ہے کہ فرمایا یہ دن یادالہی کے ہیں۔ بیان کی ، باقی اتنی زیادتی ہے کہ فرمایا یہ دن یادالہی کے ہیں۔ الزبیر ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے الزبیر ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب اور اوس بن حد ثان کو ایام تشریق میں روانہ کیا کہ جاکر اعلان کر دیں کہ جنت میں تو مو من ہی داخل ہوگا اور ایام منی (تشریق) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

١٨٦ عبد بن حميد، ابو عامر عبدالملك بن عمرو، ابراہيم بن

(فائدہ) یعنی ان دنوں میں روزہ رکھنا مومنوں کا کام نہیں اور جو مومنوں جیسا کام نہ کرے تو وہ مومن کیسے ہو سکتاہے ،اس لئے آپ نے فرمایا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے ، میں کہتا ہوں کہ عبادت اور اطاعت اسی مقام پر سود مند ہے جہاں شریعت تھم دے یا اجازت دے اور اپنی رائے اور مرضی سے غیر مشر وع امور کو عبادت اور اطاعت سمجھ لینا توبیہ اس سے بھی زیادہ بدتر اور براہے جیسا کہ زمانہ حاضر میں قتم می چیزیں عبادت سمجھی جاتی ہیں اور جو عباد تیں ہیں انہیں بالائے طاق رکھا جا تاہے اور ایام تشریق کی دسویں تاریخ کے بعد تین دن ہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ، ان میں اللہ تعالی کاذکر بکثرت کرنا اور قربانیوں کا گوشت کھانا مسنون ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو کسی حال میں بھی در ست اور صحیح نہیں، اس کا توڑنا واجب اور ضروری ہے ،امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی ند ہب اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک

طہمان سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جاکراعلان کر دینا۔ ١٨٣- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ أَكُلٍ وَشُرْبٍ * وَسَلَّمَ أَيَّامُ أَكُلٍ وَشُرْبٍ * وَسَلَّمَ أَيَّامُ أَكُلٍ وَشُرْبٍ * مَعْدِ اللَّهِ بْن نُمَيْر اللَّهِ بْن نُمَيْر

١٨٤ - وحدنا محمد بن عبد الله بن ممير حدَّتُنَا إسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّتَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نَبَيْشَةَ قَالَ حَدَّتَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نَبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّتَنِي بِهِ فَذَكَرَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّتَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَلِيدٌ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ وَذِكْرٍ لِلَّهِ *

٥٨٥ - و حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا مَحَمَّدُ بْنُ طَهْمَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأُوسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأُوسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنَى فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنَى أَيَّامُ أَكُلُ وَشُرْبٍ *

ج-١٨٦ وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمًانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا * صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتُهُ *

رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَّهَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ *

١٨٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْر بْن شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْن جَعْفُرِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ حِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ۚ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوِّلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

١٩٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

(١٧) بَابِ كُرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمْعَةِ

١٨٧ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْن جُبَيْر عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَبَّادِ بْن جَعْفُر سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَام

١٨٩-ُ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا

أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ *

يَعْنِي الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ هِشَام عَن ابْن سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَن

باب (۱۷) جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر تسی عادت کے روزہ رکھنا۔

٨٨ ـ عمرو ناقد، سفيان بن عيينه، عبدالحميد بن جبير، محمد بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی الله تعالیٰ عنهماہے دریافت کیااور وہ بیت الله شریف کاطواف کر رہے تھے، کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا جمعہ (۱) کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ،انہوں نے جواب دیا کہ ہاں قسم ہےاس بیت اللہ کے پرور د گار کی۔

۸۸ ـ محمد بن رافع ، عبدالرزاق ،ابن جریج ، عبدالحمید بن جبیر بن شعبه، محمد بن عباد بن جعفر، حضرت جابر بن عبدالله رضي الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حسب سابق نقل کیا ہے۔

۱۸۹ - ابو بکربن ابی شیبه، حفص، ابو معاویه، اعمش (دوسری سند) یجیٰ بن یجیٰ،ابو معاویه ،اعمش،ابو صالح ،حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی تنہا کو جمعہ کے دن کاروزہ نہ رکھے مگریہ ایک دن اس سے قبل رکھے یااس کے بعد۔

۱۹۰ ابوکریب، حسین جعفی، زائدہ، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہر پر ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تمام را توں میں کوئی

(۱) تنہاجمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت اس وقت ہے جبکہ اسے افضل سمجھے البتہ اگر پہلے سے کسی دن روزہ رکھنے کی عادت ہواور اتفاق سے وہ عادت کادن یوم جمعہ ہو تواس دن روزہ رکھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ یا کوئی شخص یوم عرفہ کاروزہ رکھتا ہوا تفاق سے یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو توروزہ رکھ سکتاہے۔اس طرح اگر کسی نے نذر مانی کہ جس دن فلاں کام ہو گیااس دن روزہ رکھوں گااور وہ کام جمعہ کو ہوا تواب وہ بھی جمعه کورون کھے گا۔ جمع ڈاڈ _ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْلَّيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ*

جمعہ کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے اور بیدار رہنے کے لئے خاص نہ کرے اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں روزہ رکھنے کے لئے خاص کرے مگر میہ کہ کوئی ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور پھر اس میں جمعہ آجائے۔ سرمندہ کی کا کیا فضیلتیں میں مگر این اسٹر سے ادراام میں۔ امیں

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۔ اور کی قرار دینا بھی درست نہیں کہ جمعہ کی کتنی فضیات ہے اور پھر نماز اور روزہ کی کیا کیا فضیاتیں ہیں مگر اپنی رائے ہے ان ایام میں یہ امور ضرور کی قرار دینا بھی درست نہیں، چہ جائیکہ وہ رسومات کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت ہی نہیں وہ کیسے صبح اور درست ہو سکتی ہیں جیسا کہ جن کی شرار دینا بھی درست نہیں، چہ جائیکہ وہ رسومات کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت ہی نہیں وہ کیسے مسلمانوں کوان ہے محفوظ میں اور کو نڈے ہیں کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا محروہ ہے، الآیہ کہ وہ کسی تاریخ میں روزہ رکھتا تھااور اس میں جمعہ آگیا تو کوئی مضا گقہ نہیں یااس کے ساتھ اگلااور پچھلادن ملا کر روزے رکھے، کیونکہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کویاد کرنا، عنسل کرنا، نماز کو جلہ جانا مستحب مضا گقہ نہیں یااس کے ساتھ اگلااور پچھلادن ملا کر روزے رکھے، کیونکہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کویاد کرنا، عنسل کرنا، نماز کو جلہ جانا مستحب ہے، ایسی شکل میں افطار بہتر ہے اور جمعہ کے آگی ہی چھے روزہ رکھ لے گا تو ان و ظا کف کا کفارہ ہو جائے گااور اس حدیث سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونامعلوم ہوا کہ یہ سراسر ضلالت اور گراہی ہے کہ جس کی کوئی اصلیت نہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ایجاد کرنے ہا ہے اور اس کام کرام کیا ایک جماعت نے اس کی نہ مت اور قباحت میں عجیب و غریب تصانف کی ہیں اور اس کو اسلیت نہیں اور بعض میں کلمات شرکیہ تک موجود ہیں، جسیا کہ درود تاج، اور شرو غیر وہ اب کہ جن کی شم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتی سابق سے علیحہ گیا فتایار کرتے ہوئے کہ تاہوں کہ علاء حفیہ سے جولوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کی شم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتی سابق سے علیحہ گیا فتایار کرتے ہوئے کہ تاہوں کہ علاء حفیہ کے زدیک صرف جمہ کے روزہ میں کسی فتم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتی سابق سے علیحہ گیا فتایار کرتے ہوئے کہ کھتا ہوں کہ علاء حفیہ اور مالکیہ کے زدیک صرف جمہ کے روزہ میں کسی فتم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتی سابق سے علیحہ گیا فتایار کرتے ہوئے کہ کھتا ہوں کہ علیاء حفیہ اور مالکیہ کے ذرد یک صرف جمہ کے روزہ میں کسی فتم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتا رہ اس کے ایک کی کھتا ہوں کہ علیہ حفیہ اور مالکیہ کے دورہ میں کسی فتم کی کراہت نہیں۔ (روا کھتا رہ اس کے ایک کو کو کی سے کہ کے دورہ بیاں کہ علیہ عنہ کو کو کوئی کے دورہ میں کسی وردہ میں کہ کی کوئی کسی کی کوئی اسلیت نہیں کی کہ کی کی کیا ہے تا کہ کی کوئی کی کوئی کی کوئی کی کی کی کی کوئی ک

باب (۱۸) الله تعالیٰ کا فرمان که جن لو گوں میں (١٨) بَابِ بَيَانِ نَسْخِ قُوْله تَعَالَى (وَعَلَى الْذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) بِقُوْلِهِ روزہ کی طافت ہے وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلادیں،منسوخ ہے۔ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) * ١٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ اوا _ قتیبه بن سعید، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، پزید يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مولی سلمه، حضرت سلمه بن اکوع رضی الله تعالیٰ عنه روایت بُكَيْرِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةً عَنْ سَلَمَةً بْن کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جن لوگوں میں الْأَكْوَع رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ روزے کی طاقت ہے،وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں توجور مضان میں جا ہتا تھا،افطار کر تا تھااور فیدیہ دے الْآيَةُ ﴿ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِين) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ دیتا تھا، حتی کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی کہ جس نے

حَتَّى نَزَلَتِ الْآیَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا * اس کے عَلَم کومنسوخ کردیا۔ (فائدہ) بینی اب روزہ رکھناوا جب اور ضروری ہے، فدید کفایت نہیں کرے گا، جمہور علائے کرام کا یہی قول ہے کہ اب بیتکم منسوخ ہے۔ ۱۹۲ – حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا ۱۹۲۔عمرو بن سواد عامری، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكِيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ بَكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بطَعَامِ مِسْكِينِ حَتَى أُنْزِلَتُ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ شَعَامَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

(١٩) جَوَازِ تَاخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَالُمْ يَجِيْ رَمَضَانَ مَالُمْ يَجِيْ رَمَضَانُ الْحَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَ سَفَرٍ وَ حَيْضٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ * كَمَرَضٍ وَ سَفَرٍ وَ حَيْضٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ *

١٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهُيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

الله عَمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشُرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَشُرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَال حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ بَلَال حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَلَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٥٩٥ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

کیر بن اشج، یزید مولی سلمه بن اکوع، حضرت سلمه بن اکوع رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں که رمضان المبارک میں رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے زمانه میں جو جا ہتاروزہ رکھتا اور جو جا ہتا افطار کر تا اور اس کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا۔ یہاں تک بیہ آیت نازل ہوئی که جو اس مہینه کو پائے وہ ضرور روزہ رکھے۔

باب(۱۹)جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی بنا پر روزے نہ (۱)ر کھ سکے، اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر کرنادرست ہے!

۱۹۳- احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، کیجیٰ بن سعید، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ آپ فرمار ہی تھیں کہ مجھ سے جور مضان المبارک کے روزے قضا ہو جاتے تھے تو میں شعبان سے پہلے ان روزوں کی قضا ادا نہیں کرسکتی تھی کیونکہ میں (تمام سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

۱۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، بشر بن عمر زہرانی، سلیمان بن بلال، یجیٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

19۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق،ابن جریج، یجیٰ بن سعید سے

(۱) رمضان کے تمام یا بعض دنوں کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔اگر قضانہ کی ہو اور اگلے سال کار مضان آ جائے تو بھی پہلے روزوں کی قضا ساقط نہیں ہوتی ان کا وجوب باقی رہتا ہے۔ر مضان کے بعد قضا کرے اتنی تاخیر کرنے سے جمہور کے ہاں مزید کچھ واجب نہیں ہو تاوہی روزے باقی رہتے ہیں۔

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظُنَّنْتُ أَنَّ ذَٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ * ١٩٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَّاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي

الْحَدِيثِ الشُّغْلُ برَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

١٩٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزيز بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزيدَ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَّمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أُنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لتفطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ *

ای سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ پیہ تاخیر میری رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی بنایر ہوتی تھی۔

١٩٢_ محد بن متنیٰ، عبدالوہاب۔

(دوسری سند)عمروناقد،سفیان، یخیٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں رسول اکرم صلی الله عليه وسلم كي خدمت كاتذكره نهيں ہے۔

۱۹۷_ محمد بن ابی عمر مکی، عبدالعزیز بن محمد دراور دی، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ہے روایت کرتے ہیں،وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک ایسی تھی کہ وہ ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں افطار کرتی تھی مگر ر سالت مآب صلی الله علیه وسلم کی معیت میں قضا نہیں کر سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان آ جا تاتھا (ہم میں ہے ایک ایسی تھی سے مراد حضرت عائشہ کی اپنی ذات ہے)۔

(فا کدہ)ادر شعبان میں اس لئے فرصت پاتی تھیں کہ اس مہینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بکثرت روزے رکھتے تھے اور پھر ر مضان بھی قریب آ جاتا تھا، سجان اللّٰہ یہ ہے کمال اد ب۔امام مالکؓ،امام ابو حنیفہؓ،امام شافعیؓ اور امام احدؓ اور جمہور علمائے سلف اور خلف کے نزد یک رمضان کی قضامیں تاخیر جائزہے، باقی شعبان ہے مؤخر کرنااچھا نہیں،اس کئے شعبان سے قبل ہی جب جاہے قضا کرے،البتہ قضا میں جلدی کرنامتحب ہے،واللہ اعلم۔

باب(۲۰)میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم! ۱۹۸ ـ ہارون بن سعید ایلی،احمہ بن عیسیٰ،ابن وہب،عمرو بن حارث، عبيدالله بن ابي جعفر، محمد بن جعفر، عروه، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انقال کر جائے اور اس پر روزے ہوں تواس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھ (یعنی فدیہ دے)۔

(٢٠) بَابِ قضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ * ١٩٨- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْن أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْن جَعْفَر بْن الزُّبَيْر عَنْ غُرْوَةً عَنُّ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ *

١٩٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنُ اللَّهِ دَيْنُ اللَّهِ وَسَلَّمَ فَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُ بِالْقَضَاء *

199۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں انتقال کرگئ ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں، آپ نے فرمایا ہملاد کیھ اگر اس پر بچھ قرض ہوتا تو تواہے ادا کرتی، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرناسب سے زیادہ ضروری ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام امام مالک ّاور امام ابو حنیفہ ؓ کے نزدیک ہر ایک روزے کے بدلہ میں اس کا وارث ایک مسکین کو کھانا کھلا دے ، یہی روزہ رکھنے کے مرتبہ میں ہے اور امام شافعی کا قول بھی اسی طرح ہے اور یہی قول حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ کا ہے کیونکہ جامع ترندی میں موجود ہے کہ اس کے بدلے ہر مسکین کو کھانا کھلادے ،اب دوسیر گیہوں دے یااس کی قیمت۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلُ إِلَى عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرِ أَفَاقَضِيهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرِ أَفَاقَضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنُ اللَّهِ أَحَقُ أَنْ عَنْهَا فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُوسًا عَنْهَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسُلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ الْحَكِمُ وَسَلَمَةُ بْنُ مُسَلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا مُصَافِعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسُلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا مُحَاهِدًا الْحَدِيثِ فَقَالًا سَمِعْنَا مُحَاهِدًا مُحَاهِدًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَالِمًا مُعَاهِدًا مُعَاهِ مَعْنَا مُحَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَلَى مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَنَا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَلَوسًا مُعَنَا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَاهِدًا مُعَلَاكًا مُعَاهِدًا مُعَ

مسلِم بهدا الحدِيثِ فقال سمِعنا مجاهِدا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ * يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ * خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَعَلِدٍ الْأَصْمَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَلَمَة ابْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَّاءٍ عَنِ ابْنِ عَنْ عَنْ النّبِي صَلّى اللّهُ عَنْهُمَا عَنِ النّبِي صَلّى اللّهُ

بطین، سعید بن عمر و کیعی، حسین بن علی، زائدہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میر کی ماں انقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں، توکیا میں اس کی جانب سے انہیں (فدیہ دے کر) قضاکر دوں، آپ نے فرمایا اگر تمہار کی ماں پر قرضہ ہو تا توکیا تم اسے اداکرتے، اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرضہ ضرور اداکر نا چاہئے، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حکم اور سلمہ دونوں نے بیان کی تو ہم دونوں نے بیان کی تو ہم دونوں نے بیان کی تو ہم دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد ہم نے مجاہد میں حدیث بیان کی تو سلم میں عدیث بیان کی تو سلم میں عدیث بیان کی تو سلم نے بیہ حدیث بیان کی تو ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد ہم نے مجاہد میں۔ سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتبہ، مسلم بطین، سعید بن جبیر مجاہد اور عطاء، حضرت ابن بن عتبہ، مسلم بطین، سعید بن جبیر مجاہد اور عطاء، حضرت ابن

عباس رضی الله تعالی عنهمار سالت مآب صلی الله علیه وسلم سے

اسی حدیث کوروایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

٢٠٢ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ بْنُ خُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَريَّاءَ بْن عَدِيٍّ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي زَكَريَّاءُ بْنُ عَدِي أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْن جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرِ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ * ٣٠٧- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِر أَبُو الْحَسَن عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عَطَاء عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن بُرَيْدَةً عَنْ أَبيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاتُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرِ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا

۲۰۱- اسحاق بن منصور، ابن ابی خلف، عبد بن حمید، زکریا بن عدی، عبدالله بن عمرو، زید بن انیسه، حکم بن عتیه، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے بیں کہ ایک عورت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یار سول الله! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر نذر کے روزے تھے تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں، آپ نے فرمایا جھلاد کھے تواگر تیری ماں پر کھوں، آپ نے فرمایا جھلاد کھے تواگر تیری ماں پر کی جانب سے اداکر دیتی توادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا ہے شک! آپ نے فرمایا تو پھر الله کا قرض (۱) اداکر نے کازیادہ حق ہے، لہذا تواپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ لدا کر دیتی فدید روزوں کا داکر دیے)۔

۲۰۳ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابوالحن، عبداللہ بن عطاء، حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹا ہواتھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی مال کو ایک باندی صدقہ میں دی اور وہ مرگئ، آپ نے فرمایا تیرا ثواب ثابت ہو گیااور اب میراث نے اس کو تجھ پرواپس کردیا، تواب ثابت ہو گیااور اب میراث نے اس کو تجھ پرواپس کردیا، اس نے کہا کہ میری مال پرایک ماہ کے روزے تھ تو کیا میں یہ روزے رکھوں فرمایا ہال! اس کی طرف سے روزے رکھوں اس نے کہا میری مال نے جے نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں اس کی جانب سے نے کہا میری مال نے جج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے نے کہا میری مال نے جج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے نے کہا میری مال نے جج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے

(۱) جمہور علاء و فقہاء کی رائے ہیہ ہے کہ کسی میت کی طرف سے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ نماز پڑھی جاسکتی ہے کیو نکہ احادیث میں صراحة منع فرمایا گیا ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور اس لئے بھی کہ نماز اور روزہ عبادات بدنیہ محضہ ہے اور الیسی عبادات میں کسی دوسر سے زندہ کی طرف سے نیابۂ عبادت اوا نہیں کی جاسکتی تو کسی میت کی طرف سے بھی نیابۂ عبادت اوا نہیں کی جاسکتی۔ اس باب کی احادیث میں جو میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم ہے ان میں مرادیہ ہے کہ ولی ایساکام کر سے جو اس کے روزہ کے قائم مقام ہو یعنی فدیہ اداکر ہے۔ یا نفلی روزہ رکھ کر اس کے ثواب کا میت کے لئے ہدیہ کردے۔ ان احادیث کے ظاہر می معنی اس لئے بھی مراد نہیں کہا جاسکتے کہ ان احادیث کے ظاہر می معنی اس لئے بھی مراد نہیں لئے جاسکتے کہ ان احادیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس گی اپنی رائے بھی وہی ہے جو جمہور علاء کی رائے ہے۔

قَالَ حُجِّي عَنْهَا *

٢٠٤- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَطَاء عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةً عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْن *

٥٠٠٥ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ عَنْ النَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالً جَاءَتِ امْرَأَةٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

٢٠٦ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

٧٠٧ - و - حَدَّ تَنِي اَبْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّ تَنَا إِسْحَقُ بِنُ يُوسُفَ حَدَّ تَنَا إِسْحَقُ بِنُ يُوسُفَ حَدَّ تَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَنْ بَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءِ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةً بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

(٢١) بَابِ نُدْبٌ لِلصَّائِمِ إِذَا دُعِىَ اللَّى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْأَفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ طَعَامٍ وَّلَمْ يُرِدِ الْأَفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّى صَائِمُ وَاَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَتِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ *

٢٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بَنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

مج کروں، فرمایاہاں!اس کی طرف سے حج بھی کرلو۔

۱۰۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن عطا، حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ابن مسہر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باتی اس میں دو ماہ کے روزے مذکور ہیں۔

۲۰۵ عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، عبدالله بن عطاء، حضرت عبدالله بن بریده رضی الله نغالی عنه این والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس روایت میں ایک ماہ کے روزوں کاذ کرہے۔

۲۰۶۔ اسحاق بن منصور ، عبداللہ بن موسیٰ ،سفیان ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں دوماہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

۲۰۷ - ابن ابی خلف، اسحاق بن یوسف، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبدالله بن عطاء مکی، سلیمان بن بریده این والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، باقی اس میں ایک مہینہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

باب (۲۱) روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور اپنے روزے کو بے ہو دہ باتوں سے پاک رکھے۔

۲۰۸ - ابو بکر بن ابی شیبه ، عمر و ناقد ، زهیر بن حرب ، سفیان بن عیبینه ، ابوالزناد ، اعرج ، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے

عُينْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَايَةً و قَالَ عَمْرٌ و يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى

طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقَلْ إِنِي صَائِمٌ * ٩ . ٢ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ

أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِن امْرُؤْ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنّي صَائِمٌ إِنّي صَائِمٌ

(٢٢) بَابِ فَضْلِ الصِّيَامِ *

٢١٠ وَحَدَّ نَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجيبِيُّ أَخْبَرَنِا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُو لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُو لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ الْصَائِمِ فَوَالَادِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ الصَّائِمِ الْمَائِمِ الْمَائِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَرَّا لَكُلُقَةً فَمِ الصَّائِمِ اللَّهُ الْمَائِمَ اللَّهُ الْمَائِمَ الْمَائِمَ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ

روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو کھانے کے لئے بلائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے کہہ دینا جاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہواہے (۱)۔

۲۰۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیبینہ ، ابوالز ناد ، اعررج ، حضرت
ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے
کہا کہ جو تم میں سے صبح روزہ کی حالت میں کرے تو فخش گوئی اور
جہالت سے رکارہے اور اگر اسے کوئی برا کھے یالڑے تو کہہ دے
کہ میں روزے سے ہوں ، میں روزے سے ہوں۔

باب(۲۲)روزے کی فضیلت!

۲۱۰۔ حرملہ بن بیجی تحییی، ابن وجب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ ہے تھے کہ اللہ عزوجل فرما تاہے کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے (۲)اور میں بی اس کی جزادوں گا(۳)، قشم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

اُطیّبُ عِنْدَ اللّهِ مِنْ رِیحِ الْمِسْكِ *
منه کی بوالله تعالیٰ کے نزدیک مثل ہے بھی زیادہ انجھی ہے۔
(۱) دعوت کے جواب میں عذر بیان کرنے کے لئے انی صائم کہے تاکہ دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے دعوت دینے والے کے دل میں کدورت بیدانہ ہو عام حالات میں نفلی روزے کا چھپانا مستحب ہے۔

ردر کے بیر مداوں ہے۔ ایک قول ہے ہے۔ اس جملے کی وضاحت محدثین کرام نے اپنے انداز سے کی ہے۔ ایک قول ہے ہے کہ چونکہ روزے میں ریا کا احتمال نہیں ہو تاکیونکہ روزے میں افعال ظاہرہ نہیں ہوتے صرف چند چیزوں سے رکنے کی نیت کرٹا ہو تاہے اور نیت امر مخفی ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔ ایک قول ہے ہے کہ کھانے پینے سے مستغنی ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور روزہ دار بھی پچھ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس صفت میں موافقت اختیار کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔

(۳)" و انا احزی به" یعنی روزے پر ملے والے اجرکی مقدار کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جبکہ باقی اعمال کے ثواب سے بعض دوسرے لوگ بھی مطلع ہیں۔

االا عبدالله بن مسلمه بن قعنب، قتیبه بن سعید، مغیره حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہر ریره رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که روزه ڈھال ہے(۱)۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۲۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، عطاء، ابوصالح زیات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمار ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے گر روز دوہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کی جزادوں گا، اور روز ده میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کی جزادوں گا، اور روز ده اس کو طال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی دن کسی کا روزہ ہو تو اس روز گالیاں نہ دے اور نہ فخش گوئی کرے، اگر اسے کوئی گالی دے یوں اور قتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ یالزے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے موں اور قتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کی منہ کی ہو قیامت کے دن اللہ کے نزد یک مشک کی خو شبو سے انجھی ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں (۲) ہیں جن سے وہ خوش ہو تا ہے، ایک جب افطار کر تا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہو تا ہے، دوسر سے جب افطار رب سے ملے گا توروزہ کی وجہ سے خوش ہو گا۔

۲۱۳- ابو بکر بن ابی شیبه، ابو معاویه، و کیع، اعمش، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که انسان کا ہر ایک عمل بڑھتارہتا ہے، ٢١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَهُوَ وَهُوَ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَة بْنِ قَعْنَبٍ وَقُوتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالًا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ *
صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ *

٢١٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحِ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلًا يَرْفُثُ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدُ كُمْ فَلًا يَرْفُثُ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدُ أُو قَاتَلَهُ فَلْيَقُلُ إِنِّي فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلُ إِنِّي وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدُ أُو قَاتَلَهُ فَلْيَقُلُ إِنِّي الْمَسْخَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَمُونُ وَلَا يَعْمَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ فَمِ الصَّائِمِ فَرْحَتَان يَقْرَحُهُمَا إِذَا فَقِي رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ * وَإِذَا لَقِي رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ * وَإِذَا لَقِي رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ *

٢١٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشَ حِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

(۱) جنّة کامعنی ڈھال ہے بینی روزہ گناہوں سے بیخے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار جب آ داب کی رعایت کرتے ہوئے روزہ ر کھتا ہے تو پھریہ روزہ اس کے لئے جہنم کے عذاب سے ڈھال بن جاتا ہے۔

رع) فرحتان، حدیث کی روسے روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک فرحت افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کمل کرنے کی توفیق بخشی اور افطار سے بھوک اور پیاس کی تکلیف زائل ہوئی۔ دوسری فرحت آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ملا قات کے وقت حاصل ہوگی۔ حاصل ہوگی۔ حاصل ہوگی۔ حاصل ہوگی۔ حاصل ہوگی۔

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعَمِائَة ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهُوتُهُ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهُوتُهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطُرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاء رَبِّهِ وَلَخُلُوفَ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ ربيح الْمِسْكِ *

بایں طور کہ ایک نیکی دس گناہ و جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو

تک پہنچی ہے،اللہ تعالی فرما تاہے مگر روزہ تو خاص میرے لئے

ہاور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں،اس لئے کہ بندہ میری وجہ سے

اپنی خواہشیں اور کھانا جچوڑ دیتا ہے، روزہ دار کے لئے دو
خوشیاں ہیں،ایک خوشی توروزہ افطار کرنے کے وقت ہے اور
دوسری اپنے پروردگار کے ملنے کے وقت اور اس کے منہ کی بو
اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(فا کدہ) کیو نکہ روزہ میں ریاو نمائش کی کوئی صورت نہیں پائی جاتی اور نفس کو دخل نہیں ہو تا،اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب کواپنے ہی پر موقوف رکھاہے کہ بغیر حساب و کتاب کے وہ عنایت فرمائے گا۔

٢١٤ - وَحَدَّنَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنانِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَاللهِ عَنْ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَاللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِي اللهِ مِنْ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّهِ مِنْ رَيحِ الْمِسْكِ *

رِيحِ المِسكِ ٢١٥- وَحَدَّثَنيهِ إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةً وَهُوَ أَبُو سِنَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ * الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ * الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ * عَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ

۲۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابوسنان، ابو صالح، حضرت ابوہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعیہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گااور وزہ دار کے لئے دوخوشیاں ہیں جب افطار کر تاہے، توخوش ہو تاہے، اور جب اللہ سے ملح گاتوخوش ہو گا، قتم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو میں محمد صلی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبوسے زیادہ بیاری ہے (۱)۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبوسے زیادہ بیاری ہے (۱)۔ بین مرہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپن سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے رب العزیت سے ملا قات کرے گااور وہ اسے بدلہ وقت وہ اپنے رب العزیت سے ملا قات کرے گااور وہ اسے بدلہ وہ کا توخوش ہوگا۔

٢١٦_ ابو بكر بن ابي شيبه ، خالد بن مخلد قطواني ، سليمان بن بلال ،

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطُوانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابو حاتم، سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ (۱)حدیث پاک کے یہ الفاظ واضح طور پر بتارہ ہیں کہ روزہ دار کے منه کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے اس سے مراداللہ تعالیٰ کی رضا، قبولیت اور آخرت میں ملنے والا اجرہے کیونکہ حدیث میں یوم القیامیة کے الفاظ ہیں لہٰذاروزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مسواک سے یہ قبولیت، رضااور ملنے والا اخروی اجرضائع ہونے والا نہیں ہے۔

رسول الله صلی الله علیه و سلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ
ہے جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن اس میں سے صرف
روزہ دار ہی داخل ہوں گے (۱)،ان کے علاوہ اس میں کوئی ان
کے ساتھ داخل نہ ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہال ہیں،
پھر اس میں سے داخل ہو جائیں گے، پھر جب ان کا آخری
آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا اور پھر
کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

باب (۲۳) جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور نکلیف کے روزہ کی طاقت رکھتا ہواس کے روزہ کی فضیلت۔

۲۱۷۔ محمد بن رمح بن مہاجر، لیث، ابن ہاد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھے گریہ کہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو جہنم سے ستر برس کی مسافت کے بقد ر۔

۲۱۸۔ قتیبہ بن سعید ، عبد العزیز در اور دی ، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

عنہ سے ای سند سے ساتھ روایت سوں ہے۔ ۲۱۹۔ اسحاق بن منصور، عبدالر حمٰن بن بشر عبدی، عبدالرزاق، ابن جرتج، یجیٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش زرقی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بْنِ بِلَال حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ وَالَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعْهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ مَعْهُمْ أَعْلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أَعْلُقَ فَلَمْ يَدْخُلُ مِنْهُ أَعْلُقَ فَلَمْ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ *

لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَر وَلَا تَفْوِيتِ حَقِّ * لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَر وَلَا تَفْوِيتِ حَقِّ * كِمَن يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَر وَلَا تَفُويتِ حَقِّ * ٢١٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنِي اللَّهُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَخْبَرَنِي اللَّهُ عَنْ النَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ صَالِحٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ صَالِحٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَسُولُ اللَّهِ مِلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ اللَّهِ مِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَحَدْهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبَّدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّخْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ الرَّغْمَنَا الْبَعْمَانَ بْنَ الْمِيدِ وَسُهَيْلِ بُنَ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشِ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّرُيُّ وَضِي الزُّرَقِيَّ يُحَدِّرُي رَضِي الزُّرَقِيَّ يُحَدِّرِي رَضِي الزَّرَقِيَّ يُحَدِّرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي الزَّرَقِيَّ يُحَدِّرُ يَ وَضِي

٢١٨ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزيز

(ا) وہ لوگ داخل ہوں گے جو دوسری فرض اور نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرتے تھے لیکن ان کی زیادہ عبادت روزہ کی ہوتی تھی نفلی روزہ بکثرت رکھتے تھے۔اور یہ لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ریان ہے۔ریان ماخوذ ہے ری سے جس کا معنی "سیر اب ہونا" ہے کہ روزہ دار جھوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ کی حالت میں پیاس برداشت کی اس دروازے سے داخل ہوتے ہی ان کے روزے کی پیاس اور قیامت کے دن کی پیاس زائل ہو جائے گی اور ہمیشہ کے لئے سیر ابی حاصل ہو جائے گی۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

(٢٤) بَابِ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ النَّهَارِ عُذْرٍ * نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ *

٢٢٠ وَحَدَّثَنَا أَبُوً كَامِل فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْن عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْم يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتٌ فَخُرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجئتُ بِهِ فَأَكُلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أُصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُل يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ

أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا * ٢٢١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ

راستہ(۱) میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے بقدر ستر میل کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔

باب (۲۴) زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت کا ضحیح ہونااور بغیر عذر کے اس کے توڑد پنے کاجواز، باقی بہتر یوراکرناہے۔

٢٢٠ - ابو كامل فضيل بن حسين، عبدالواحد بن زياد، طلحه بن يجيل بن عبيدالله، عائشه بنت طلحه، ام المومنين حضرت عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول الله صلی الله علیه و سلم نے مجھ سے فرمایا اے عا کشتہ تمہارے یاس کچھ کھاناہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی تہبیں، تو فرمایا کہ میں روزہ ہے ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ مدیہ آیااور مجھے مہمان مجھی آگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ بھر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یار سول اللہ ہمارے یاس کچھ مدیہ آ گیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ مہمان بھی آگئے اور میں نے تھوڑاسا آپ کے لئے چھیا کرر کھ لیاہے، آپ نے فرمایا کیاہے؟ میں نے عرض کیا، حیس ہے، فرمایا تولاؤ میں لے کر آئی اور آپ نے کھالیا، پھر فرمایامیں صبح روزہ سے تھا، طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیہ حدیث مجاہد ہے اس سند کے ساتھ بیان کی توانہوں نے فرمایا کہ بیرالی ہی بات ہے کہ کوئی اینے مال سے صدقہ نکالے،اس کی مرضی ہو تودے دے،ورنہ رہنے دے۔

۲۲۱_ابو بکر بن ابی شیبه ، و کیع ، طلحه بن یجیٰ، عائشه بنت طلحه ،ام المومنین حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها ہے روایت کرتے

(۱) فی سبیل اللہ یعنی جہاد وغیر ہ میں نکلنے کی صورت میں روزہ رکھنے کی بیہ فضیلت اس شخص کے لئے ہے جسے روزہ رکھنے سے کمزوری لاحق نہ ہوتی ہو۔اسے بیہ فضیلت دوعباد توں کو جمع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

لَا يُفطِرُ *

بنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْم فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَنَّ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أُرينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ *

ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے تو میں نے عرض كياكه يارسول الله حيس جارے پاس مدير آيا ہے، آپ نے فرمایا مجھے د کھاؤ،اور میں صبح کوروزے سے تھا چنانچہ آپ نے

تصحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا کدہ) بغیر عذر کے روزہ کھولنا صحیح اور درست نہیں،اگر کھول دے تو گناہ گار ہو گا کیو نکہ نفل روزہ شر وع کرنے کے ساتھ ہی واجب ہو جاتا ہے اب اگر کھول دیا تو بعد میں اس کی قضاوا جب ہو گی ،امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے کیو نکہ سنن نسائی میں اور ابن حبان میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ ان کے بدلہ روزہ رکھ لواور پھر اللہ تعالی فرما تاہے وَ لاَ تُبُطِلُوا اَعُمَالَکُمُ کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرواس لئے ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزہ کھول دینے پر بہر صورت قضاواجب ہے اور پھر اس روایت میں قضا کی گفی بھی مذکور نہیں ہے۔

باب (۲۵) بھول کر کھانے اور جماع سے روزہ

۲۲۲_عمرو بن محمد ناقد ،اساعیل بن ابراہیم ، ہشام قردوسی ، محمد بن سیرین، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھولے سے کھالیوے یا پی لے، تواسے جائے کہ اپناروزہ پورا كرے اس كئے كہ اللہ تعالیٰ نے اسے كھلا يااور بلايا ہے۔

٢٢٢ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقَرْدُوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّىِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكُلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ *

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا

لَا يُخْلِيَ شَهْرًا عَنْ صَوْم *

(٥٧) بَابِ أَكْلُ النَّاسِي وَشُرْبُهُ وَجَمَاعُهُ

(فا ئدہ)جمہور علاء کا یہی مسلک ہے کہ اس کاروزہ نہیں ٹو شااور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔ (٢٦) بَابِ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ باب (۲۷) رمضان المبارك کے علاوہ نبی اگرم

وَسَلَّمَ فِي غَيْر رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ ٢٢٣ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا هَلْ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا هَلْ

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔ ۲۲۳ یکیٰ بن بچیٰ، یزید بن زر بع، سعید جریری، عبدالله بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا کہ کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ر مضان کے علاوہ کسی بورے مہینہ کے روزے رکھے ہیں،

مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ *

٢٢٤ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيق قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٥٢٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ قَالَ سَأَلْتُ اللَّهُ عَنْهِ اللَّهِ عَنْ صَوْمٍ النَّبِيِّ صَلَّى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَنْهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَدْ أَفْطَرَ مَنَانَ * مَنْدُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ *

٢٢٦- وَحَٰدَّنَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا بَمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ مِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا *

رَ ٢٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةً أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

انہوں نے فرمایا خدا کی قشم کسی ماہ کے رمضان کے علاوہ پورے روزے آپ نے نہیں رکھے، یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ کاافطار کیا کہ کوئی روزہ نہ رکھا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۲۴۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد کہمس، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کسی ماہ کامل افطار کیا تاو فتیکہ ایک دوروز روزے نہ رکھ لئے

ہوں حتی کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرماگئے۔

۲۲۵۔ ابو رہیج زہرائی، حماد، ایوب، ہشام، محد، عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عاکثہ رضی اللہ تعالی عنها ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپ روزے رکھے تھے حتی کہ ہم کہنے لگتے کہ آپ نے خوب روزے رکھے، آپ نے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے توابیا کہ ہم کہتے تھے آپ نے بہت روز افطار کیا، آپ نے بہت افطار کیا، اور جب ہے اس کے بہت روز افطار کیا، آپ نے بہت افطار کیا، اور جب ہے اس کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے نہیں دیکھا۔ مضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے نہیں دیکھا۔ مضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے نہیں دیکھا۔ مسلم اللہ تعالی عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عاکشہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں ہے دھور اللہ میں کے دھور کے دور ک

ہے دریافت کیا گراس کی سند میں ہشام اور محمد راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ ۲۲۷۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، ابوالنضر مولیٰ، عمر بن عبیداللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور افطار کرناشر وع کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کور مضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھااور نہ میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عمر و ناقد ، سفیان بن عیدینہ ، ابن ابی لبید ، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ روزے رکھتے تھے حتی کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپ روزے بی رکھیں گے اور آپ افظار کرتے سے تو ہم کہتے تھے کہ آپ افظار ہی کریں گے اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں آپ کو زیادہ روزے رکھتے تھے موئے نہیں دیکھا، پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے موئے نہیں دیکھا، پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے سوائے چندروزے رکھتے تھے سوائے چندروزے۔

۲۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، کیل بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر کے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جتنی طاقت ہے، اتنی عبادت کرو، اس لئے کہ اللہ تعالی ثواب دینے سے نہیں تھکے گا، یہاں تک کہ تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر دوام حاصل ہو، اگرچہ تھوڑاہی ہو۔

ع کی ابوالر بیج زہرانی، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ روزے رکھتے تھے، جب بھی رکھتے تھے حتی کہ کہنے والا کہتا کہ خداکی قتم آپ افطار نہیں بھی رکھتے تھے حتی کہ کہنے والا کہتا کہ خداکی قتم آپ افطار نہیں

٢٢٨ - و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنُ أَبِي سَلَمَةً قَالَ سَأَلْتُ عَلَيْنَةً عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنُ أَبِي سَلَمَةً قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَيَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ فَقَالَتُ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ فَقَالَ عَلَى يَصُومُ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا * فَطَلَّ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا *

٢٢٩ - حَدَّنَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بِنُ هِشَامٍ حَدَّنَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ حَدَّنَنَا أَبُو سَلَمَةً عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا يَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا يَطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحْبُ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا ذَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَ *

٢٣٠ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي أَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي أَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى قَطُ عَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى

يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ *

٢٣١ - و حَدَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ أَبِي بشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شُهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةً * الْإِسْنَادِ وَقَالَ شُهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ * الْإِسْنَادِ وَقَالَ شُهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ نُميْرٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ نَميْرٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ نُميْرٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ نُميْرٍ حَدَّتُنَا اَبْنُ نُميْرٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ نَميْرٍ حَدَّثَنَا الْبُنُ نُميْرٍ حَدَّتُنَا اللهِ عَدْثُ اللهِ عَنْ صَوْمٍ رَجَبٍ وَنَحْنُ مَنْ مَوْمٍ رَجَبٍ وَنَحْنُ مَنْ مَوْمٍ رَجَبٍ وَنَحْنُ مَنَالِي عَنْ مَوْمٍ رَجَبٍ وَنَحْنُ رَضُولُ اللّهِ صَلّى يَوْمُ مَتَى اللّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَا يُصُومُ حَتَى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفُطِرُ حَتَى نَقُولَ لَا يُصُومُ حَتَى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفُطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُصُومُ *

رَّ مُسُهِرٍ حَ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسُهِرٍ حَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى بْنُ مُسُهِرٍ حَ وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

بَنِ ٢٣٤ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي ٢٣٤ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ خَلَفٍ قَالًا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبَسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهِم ح و عَنْ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّهْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَدَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ يَصُومُ حَدَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ وَسَلَّمَ وَيُفْطِرُ وَسَلَّمَ وَيُفْطِرُ وَسَلَّمَ وَيُفْطِرُ وَسَالًمَ وَيُفْطِرُ وَسَامَ وَيُفْطِرُ وَيُعْطِرُ وَسَامَ وَيُفْطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفْطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَعِرُ وَسَامَ وَيُفَعِرُ وَسَامَ وَيُعْفِرُ وَسَامَ وَيُفَطِرُ وَسَامَ وَيُفَعِرُ وَسَامَ وَيُفَعِرُ وَسَامَ وَيُفَعِرُ وَيَعْمَالًا وَاللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَامَ وَيُعْفِرُ وَيَعْمَ وَيُعْفِرُ وَيَعْفَلَو وَسَلَّمَ وَيُعْفِرُ وَالْمَ وَيُعْفِرُ وَيُ وَسَلَّمَ وَيُعْفِرُ وَالْمَ وَيُعْفِرُ وَالْمَ وَيَعْفِرَ وَالْمَ وَيُعْفِرُ وَالْمَ وَيَعْفِرَ وَالْمَ وَيَعْفِرَ وَالَا وَلَا وَيَعْفِرُ وَالْمَ وَلَا وَالْمَا وَيَعْفِرَ وَالْمَ وَالْمَ وَالْمَا وَالْمَ وَيُعْفِرُ وَالْمَا وَاللَّهُ وَلَوْلُ وَلَا مَا اللَّهُ وَلَا وَالْمَ وَلَوْلُولُ وَلَا وَلَا وَالْمَالَ وَلَا وَلَا وَلَا وَالْمَا وَلَا وَلَوْلَ وَلَا وَلَا وَلَوْلُ وَلَا وَلَا وَلَا وَلَوْلُ وَلَا وَلَا وَلَوْلَ وَلَا وَلَا وَلَا وَالْمَا وَلَا وَالْمَا وَالْمَا وَلَا وَلَا وَالْمَالَ وَلَا وَاللَّهُ وَلَا وَالْمَا وَالْمُ وَلَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَلَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمُ وَالْمَالَ وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمُ وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا وَالَا وَالْمَا وَالْمَا وَالَا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمُولِولُوا وَالْمَا وَالْمَا وَالْمَا و

حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ * (٢٧) بَابِ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ

کریں گے اور افطار کرتے تھے حتی کہ کہنے والا کہتا تھا کہ خدا ک قتم اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۳۱۷ محمد بن بینار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبه، ابوبشر سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس بیں ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد کسی مہینہ کے پے در پے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عثان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے متعلق دریافت کیا اور اس وقت رجب بی کا مہینہ تھا، انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سافرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع فرماتے حتی کہ ہم کہنے لگتے اب افطار نہیں کریں گے اور افطار فرماتے حتی کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں کریں گے اور افطار فرماتے حتی کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ فرماتے حتی کہ ہم کہنے قاتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ موری، علی بن جمر، علی بن مسہر (دوسری سند) ابراہیم بن موری، علی بن یونس، عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ موری، علی بن یونس، عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ موری، علی بن یونس، عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ موری، علی بن یونس، عثمان بن حکیم سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت منقول ہے۔

۲۳۴ - زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، حماد، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہنر، حماد، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم روزے رکھنے شروع فرماتے حتی کہ کہاجا تا کہ آپ نے خوب روزے رکھے، اور افطار فرماتے یہاں تک کہ کہاجا تا کہ آپ نے خوب روزے رکھے، کیا، خوب افطار کیا۔

باب (۲۷) صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، حتیٰ کہ عیدین اور ایام تشریق کا بھی) کی ممانعت اور

صوم داوُدی (ایک دن روزه ر کھنا اور ایک دن ا فطار کرنا) کی فضیلت۔ ۵ ۲۳۵_ابوطاهر ، عبدالله بن و هب ، یونس ،ابن شهاب ، (دوسر ی سند) حرمله بن لیجیٰ، ابن و هب، یونس، ابن شهاب، سعید بن ميتب، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کرول گا،اور جب تک زنده ر ہوں گاہمیشہ دن کوروزہ ر کھا کروں گا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا تم نے یہ باتیں کہی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یار سول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت تنہیں رکھتے،للہٰ داروزہ بھی رکھواور افطار بھی کرواور رات کو نماز بھی پڑھواور آرام بھی کرواور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اس لئے کہ ہرایک نیکی دس گنالکھی جاتی ہے توبیہ صوم دہر یعنی ہمیشہ ہی روزہ ر کھنا ہو گیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طافت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایاا یک دن روزہ رکھواور دودن افطار کرو، میں نے پھر عرض کیا کہ یار سول الله! میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا ایک دن روزهاورایک دن افطار کرو،اوریه حضرت داوُد کاروزه ہےاور یہ سب روزوں میں معتدل اور عمرہ ہے، میں نے پھر عرض کیایا ر سول الله! میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس ان روزوں سے زیادہ افضل کو ئی روزہ نہیں، عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں، کاش کہ میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا بیہ فرمانا کہ ہر ا یک مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو(۱)، قبول کر لیتا تو یہ چیز

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ * ٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو بْنِ الْعَاص قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الْدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ ۖ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱) و لان اکون قبلت الثلاثة الن بير بات حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنهمانے اس وقت فرمائی جب بر ها ہے اور كمزورى كى وجہ ہے اپنى پرانی عادت کے مطابق روزے رکھنا مشکل ہو گیا تو تمنا فرمائی کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی تخفیف کو قبول کر لیتا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي

وَمَالِي ۗ ٢٣٦ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الرُّومِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجَدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشْاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هَا هُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُوَمُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإُمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الَّدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَي يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أُردْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسَّبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلُّ مِنْ ذَلِكً قَالَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي

مجھے میرے اہل وعیال اور مال ہے بھی زیادہ بیاری ہوتی (کیونکہ اب اتنی قوت نہیں رہی)۔

۲۳۶ عبدالله بن محمد بن رومی، نضر بن محمد، عکر مه بن عمار، یجیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں چلے، یہاں تک کہ ابو سلمہ کے پاس آئے اور ایک قاصدان کے پاس روانہ کیا، چنانچہ وہ باہر آئے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی، جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے، وہ بولے حیاہے گھر چلواور طبیعت جاہے تو تیہیں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہاہم تیہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان کیجئے ،انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالی عنهمانے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھااور ہر رات قر آن کریم پڑھتا تھا، یا تو میراذ کرنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا، یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرضیکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ تم ہمیشہ روزه رکھتے ہو(۱)اور ساری رات قر آن کریم پڑھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! یار سول اللہ اور میر امقصد اس سے خیر اور بھلائی ہے، آپ نے فرمایا حمہیں اتناکافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیایار سول اللہ مجھ میں اس سے زائد قوت ہے، آپ نے فرمایا تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، بس تم حضرت داؤد کاروزہ اختیار کرو کیونکہ وہ سب انسانوں میں اللہ تعالیٰ کے بہت عابد تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیایار سول اللہ حضرت داؤد کاروزہ کیا تھا؟ فرمایاوہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور فرمایا کہ ہر ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرو، میں نے عرض کیایا نبی اللہ میں اس ہے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو فرمایا

(۱) صوم وصال اور صوم دھر میں فرق ہے ہے کہ صوم وصال کہتے ہیں مسلسل روزے سے رہنارات کو بھی افطار نہ کرنا۔اور صوم دھر کا معنی یہ ہے کہ دن میں تومسلسل روزہ رہے رات کوافطار کرے۔

كُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ فَضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ قَالَ فَلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِلَّ فَاقْرَأُهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِلَّ فَإِلَّ فَإِلَى اللَّهُ عَلَيْكَ حَقَّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقَّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقَّا وَلِرَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقَّا وَلِرَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقَّا فَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ فَشُدِّدَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ أُولَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٣٧- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ أَبِي كُلِّ شَهْرٌ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ كُلِّ شَهْرٌ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهُّرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهُرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ أَمْنُ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ اللهِ مَنْ قِرَاءَةِ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذُكُرُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الدَّهْرِ وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا *

٢٣٨ - حَدَّنَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّنَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةً عَنْ أَبِي سَلَمَةً قَالَ وَأَ حُسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ قَالَ وَأَ حُسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَبِي سَلَمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي يَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كَنْ شَهْر قَالَ قَالَ قَالَ أَلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ فَاقْرَأُهُ فِي

کہ ہیں روز میں ختم کرو، میں نے پھر عرض کیایا نبی اللہ میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا تو دس روز میں ختم کرو، میں نے عرض کیا، یا نبی اللّٰہ میں اس سے زائد قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تو بس سات روز میں ختم کرو،اوراس ہے زائد نہ پڑھو، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے ملا قاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے غرضیکہ میں نے اپنے پر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی،اور ر سول الله صلی الله علیه و سلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہاری عمر دراز ہو، عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت کو پہنچے گیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے تمناکی کہ کاش · میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔ ۲۳۷ ز هير بن حرب، روح بن عباده، حسين معلم، يجيٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں پیہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یہ تواب میں ہمیشہ کے روزوں کے برابر شار ہوگا، اسی حدیث میں پیہ بھی ہے کہ حضرت عبداللَّهُ نے دریافت کیا کہ داؤد علیہ السلام کاروزہ کیسا

للجح مملم مشريف مترجم ار دو (جلد دوم)

ہے''کے الفاظ ہیں۔

۲۳۸ ۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موئی، شیبان، کیجیٰ، محمہ بن عبد الرحمٰن مولی، بنی زہرہ، ابو سلمہؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قر آن کریم ایک مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ نے فرمایا ہیں را توں میں پڑھو، میں نے

عرض کیا کہ مجھ میں اس ہے بھی زیادہ طاقت ہے، آپ نے

ہے؟ آپ نے فرمایا پورے زمانہ کا آدھا، اور اس روایت میں

قراُت قرآن کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے اور "تیرے

ملا قاتی کا بچھ پر حق ہے"، کے بجائے" تیرے بیٹے کا بچھ پر حق

فرمایا توبس سات روز میں پڑھواور اس سے زا کدنہ پڑھو (۱)۔

9 سائد احمد بن یوسف از دی، عمر بن ابی سلمه ،اوزاعی، یجی بن ابی کثیر، ابن تحکم بن ثوبان، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبدالله فلال شخص کی طرح مت ہو کہ وہ قیام اللیل (رات کو عبادت کے لئے اٹھنا) کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل جھوڑ دیا۔

حسرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کویہ اطلاع پینی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں، اور ساری رات قیام کرتا ہوں، تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجایا ہیں آپ سے ملا، ہوں، تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجایا ہیں آپ سے ملا، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم برابر روزے رکھے جاتے ہو،اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو، کیونکہ تمہاری آئھوں کا بھی کچھ حصہ ہے، ایسا مت کرو، کیونکہ تمہاری آئی ہی کچھ حصہ ہے، دور تمہاری بی بی کا بھی، سوتم روزہ رکھواور آزام بھی کرو،اور ہر دوزہ رکھواور آزام بھی کرو،اور ہر دوزہ رکھواور آزام بھی کرو،اور ہر دان کا بھی تواب دی دن روزہ رکھو کہ تمہیں نو دن کا بھی ثواب دی دن روزہ رکھو کہ تمہیں نو دن کا بھی ثواب دی دن روزہ رکھو کہ تمہیں نو دن کا بھی ثواب دائد قوت یا تاہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کاروزہ رکھو، میں نے دائد وقت یا تاہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کاروزہ رکھو، میں نے زائد قوت یا تاہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کاروزہ رکھو میں نے دائد قوت یا تاہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کاروزہ رکھو میں نے

عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعِ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ *

٣٩٧- و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةً عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِي اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَا عَبْدَ اللّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانِ كَانَ يَقُومُ اللّه لَا قَدَرَكَ قِيَامَ اللّه لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانِ كَانَ يَقُومُ اللّه لَا قَدَرَكَ قِيَامَ اللّه لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانِ كَانَ يَقُومُ اللّه لَا قَدَرَكَ قِيَامَ اللّه لِللّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فَلَانِ كَانَ يَقُومُ اللّه لَا قَدَرَكَ قِيَامَ اللّه لَا لَكُنْ اللّهِ لَا تَكُنْ بَعْلَا فَلَانَ كُنْ يَقُومُ اللّه لَا قَدَرَكَ قِيَامَ اللّه لَا تَكُنْ بَعْمَالَهُ اللّه لَا تَكُنْ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّه لَا قَدَرَكَ قَيَامَ اللّه لَا لَهُ اللّه لَا تَكُنُ اللّهُ لَا تَكُنْ عَلَى اللّهُ لَا تَكُنْ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ لَا تَكُنْ يَقُومُ اللّهُ لَا قَدَلَ اللّهُ لَا عَلَى اللّهِ لَا عَنْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللللّهُ الللل

(۱) سات د نوں کاامر وجوب کے لئے نہیں ہے کہ اس سے کم میں ختم کرناجائز نہیں ہے بلکہ یہ امر ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جمہور حضرات فرماتے ہیں کہ ختم قر آن کتنے د نوں ہیں ہونا چاہئے اس بارے میں کوئی خاص د نوں کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ قوت اور نشاط کو دکھتے ہوئے مختلف لوگوں کے اعتبار سے مختلف حکم ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ قر آن ختم کرنے میں ایسی جلدی نہ کی جائے کہ جس میں ادائیگی کروف اور آیات میں غور کرنے کا مقصد پورانہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سلف میں قر آن کریم ختم کرنے کے بارے میں عادت مختلف رہی ہے ایک مہینہ ، ہیں دن ، دس دن ، سات دن ، تین دن ، ایک دن ایک رات ، حتی کہ صرف ایک رات ۔

 $\Lambda\Lambda$

وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ *

٢٤١ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّا أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ * (فائدہ)امام مسلم نے ابوالعباس کی توثیق بیان کر دی ہے۔ ٢٤٢ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاس سَمِّعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو ۚ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَٰلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثُةِ أَيَّام مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلُّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُ ۚ إِذَا لَاقَى *

٢٤٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعَرِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ * الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ * ٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَمْرُو عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

عرض کیایا نبی اللہ ان کاروزہ کیا تھا؟ فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے، اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ سے نہ بھاگتے، انہوں نے کہایا نبی اللہ مجھے یہ کیسے نصیب ہوسکتا ہے؟ عطاء کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کاذکر کیسے آیا، اس پر آپ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا، دوبارہ آپ نے یہی فرمایا۔

۱۳۲۱۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جرتے سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور بیان کرتے ہیں کہ ابوالعباس شاعر نے انہیں خبر دی، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابوالعباس السائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔

۲۴۲ عبیداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو آئکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہمیشہ روزہ رکھااس نے روزہ نہیں رکھا، اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا پورے مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور دستمن کے مقابلہ کے وقت بھا گئے نہ تھے۔

۲۴۳۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، حبیب بن ابی ثابت ہے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ تمہاری جان تھک جائے گی۔

۴۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیبینہ، عمرو، ابوالعباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا

٥ ٢ ٢ – وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَمْرُو بْن دِينَارِ عَنْ عَمْرُو بْنِ أُوْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثَلَثُهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا * ٢٤٦ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عَمْرو بْن الْعَاصِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أُنَّ النَّبَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرُو بْن دِينَار أَعَمْرُو بْنُ أُوْسِ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثُ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ * ٢٤٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةً قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبيكَ عَلَى

مجھے معلوم نہیں ہوا کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! میں ایسائی کر تاہوں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آ تکھیں خراب اور جان کنرور ہو جائے گی، تمہاری آ تکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہاور تمہارے گھروالوں کا بھی، سوئے بھی، روزہ بھی رکھواورافطار بھی کرو۔ سوتم جاگو بھی، سوؤ بھی، روزہ بھی رکھواورافطار بھی کرو۔ عہرو بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیدینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیاراروزہ اللہ تعالیٰ کے نزد یک داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ محبوب اللہ کو حضرت داؤد کی نماز ہے، وہ نصف رات سوتے تھے اور پھر تہائی رات جاگتے تھے اور پھر رات کے چھے حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ اور پھر رات کے چھے حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ اور پھر رات کے چھے حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ

ر کھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۴۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، عمروبن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنها بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالی کوسب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے، اور وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے، اللہ تعالی کو داؤد علیہ السلام کی نماز بہت پیاری ہے کہ وہ اولا آدھی رات سوجاتے تھے اور آخیر میں پھر سوجاتے تھے اور آدھی رات کے برابر جو بیدار ہوتے تو تہائی رات تک نماز برخ سے ، ابن جرتج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا عمرو بن اوس اور آدھی رات کے برابر جو بیدار ہوتے تو تہائی رات تک نماز برخ سے ، انہوں نے کہاہاں!۔ کہ کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے کہ پھر جاگتے تھے اور آدھی رات کے بعد تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہاہاں!۔ کہ بین کہ مجھے ابوا کمنے نے خردی کہ میں تمہارے واللہ کے ساتھ کے بین کہ مجھے ابوا کمنے نے خردی کہ میں تمہارے واللہ کے ساتھ کے بین کہ مجھے ابوا کمنے نے خردی کہ میں تمہارے واللہ کے ساتھ کو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے یاس گیا توانہوں نے بیان کرتے میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے یاس گیا توانہوں نے بیان کرتے میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے یاس گیا توانہوں نے بیان کرتے میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے یاس گیا توانہوں نے بیان کرتے میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے یاس گیا توانہوں نے بیان

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكُفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرِ ثَلَاثَةُ وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكُفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اللَّهِ فَوَقَ صَوْمٍ ذَاوُدَ شَطُرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمُ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ *

خُدْرٌ عَنْ شُعْبَةً حِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةً حِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ زِيَادِ حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ زِيَادِ بَنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اللهِ صَمْ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صَمْ أَلْاثَةً أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صَمْ أَلْاثَةً أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صَمْ أَلْاثَةً أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ الْسَلَّامِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ الْمَيْلُ الْمَلِيقُ أَنْ اللَّهِ أُولِكَ أَجْرُ مَا بَقِي قَالَ إِنِي أُطِيقُ أَكُرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِي أُطِيقُ أَكْرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِي أُطِيقُ أَكْرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِي أُطِيقُ أَلَا الصَيَّامِ عَنْدَ اللَّهِ صَعْمُ مَا فَضَلَ الصَيَّامِ عَنْدَ اللَّهِ صَعْمُ مَا خُورُهُ مَا عُلْمَ يَوْمًا *

٢٤٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
 حَاتِم جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ

کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کا تذکرہ ہوا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لئے چڑے کا تکیہ رکھ دیا کہ ان میں کھجور کی چھال بھری تھی، آپ نے جڑے کا تکیہ رکھ دیا کہ ان میں کھجور کی چھال بھری تھی، آپ نے اور میرے در میان ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھناکافی نہیں، میں نے کہایار سول اللہ، آپ نے فرمایا پیانچ سہی، میں نے کہایار سول اللہ، فرمایا اچھانو، میں نے کہایار سول اللہ، فرمایا گیارہ، میں میں نے فرمایا روزہ کے روزہ کے برابر کوئی روزہ نہیں، وہ نصف زمانہ حضرت داؤد کے روزہ کے برابر کوئی روزہ نہیں، وہ نصف زمانہ روزہ رکھتے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۸ ۲ ۲ ابو بکر بن ابی شیبه، غندر، شعبه (دوسری سند) محمد بن مثنی، محمد بن جعفر، شعبه، زیاد بن فیاض، ابو عیاض، حضرت عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے فرمایا که تم ایک دن روزه رکھو، باقی ایام کا بھی شمہیں ثواب ملے گا، میں نے فرمایا دودن روزه رکھو، اور شمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں فرمایا دودن روزه رکھو، اور شمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے فرمایا تو تین دن روزه رکھو اور شمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے فرمایا تو تین دن روزه رکھو اور شمہیں بقیه ایام کا بھی ثواب نے فرمایا تو تین دن روزه رکھو اور شمہیں بقیه ایام کا بھی ثواب ملے گا، انہوں نے کہا، میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، فرمایا جار دن روزه رکھو اور شمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے جار دن روزه رکھو اور شمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں افضال کر تا کہ ایک دن افطار کر تے۔

9 ۲۲- زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت عبداللہ بن عمرور ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمروا مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہواور ساری رات نماز پڑھتے ہو توابیانہ کرو،اس لئے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے،اور تمہاری آ تکھوں کا بھی تم پر حق ہے،اور تمہاری آ تکھوں کا بھی تم پر حق ہے،اور تمہاری بی کا بھی تم پر حق ہے،روزہ رکھواور افطار بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابرہے،میں نین دن روزے رکھو، یہ ہمیشہ روزے سے زیادہ قوت ہے، آپ نے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام کاروزہ رکھو،ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، چنانچہ عبداللہ بن عمروًا خیر عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کر لیتا۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ عَمْرُو قَالَ لِي رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّهِ بْنَ عَمْرُو بَلَغَنِي أَنّكَ تَصُومُ النّهَارَ وَتَقُومُ اللّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرِ قَلْتُ يَا رَسُولَ تَلَاثَةَ أَيّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّ بِي قُوتًةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ صَمْمُ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّحْصَةِ *

(فائدہ) جمہور علاء کرام کے نزدیک اگرایام منہی عنہا بعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو پھر درست ہے اور صاحب در مخار نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ تنزیبی قرار دیاہے اور خلاصہ میں ہے کہ جب ایام منہی عنہا میں روزہ نہ رکھے تو پھر کسی قتم کی کراہت نہیں، یہی چیز پسندیدہ ہے۔

اب رہامسکلہ کہ ایام منہی عنہا کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھناافضل ہے ، یاا یک دن افطار کرنااورا یک دن روزہ رکھنا، تو میں کہتا ہوں کہ بیہ احکام انسانوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہیں کہ جس سے جس طرح روزے رکھنے میں حقوق واجبہ فوت نہ ہوں، وہی اس کے لئے افضل ہے، ضروری امر حقوق واجبہ کی ادائیگی ہے ، اب اگر اس کی تقویت نہ ہو توجو نسی ان دوصور توں میں سے وہ صورت اختیار کرے تووہ اس کے لئے افضل ہے ، واللہ اعلم۔

(٢٨) بَابِ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمٍ يَوْمٍ عَرَفَةً وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ * -۲٥٠ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

وعاسوراء وإلى تين والحميس مره ١٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةً الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةً الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ وَسَلَّمَ يَصُومُ مَنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ آيَامِ الشَّهُر كَانَ يَصُومُ قَالَتْ نَعَمْ فَقَلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ آيَامِ الشَّهُر كَانَ يَصُومُ قَالَتْ

باب (۲۸) ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنااور یوم عرفہ اور عاشورہ اور بیر اور جمعرات کے روزوں کااستخباب!

۲۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، یزید رشک، معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیاجی ہاں، میں نے دریافت کیا کہ کون سے دنوں میں؟ انہوں نے حضہ انہوں کے تھے،

كتاب الصتيام

لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ * ٢٥١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بُنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الظُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانً بِن حَمَّدِ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَهُ أَوْ مَنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ لَهُ أَوْ مَنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْن *

قَالَ لَا قَالَ فَإِذًا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ * ٢٥٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةً رَجُلٌ أَتَى النُّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيًّا نَعُوذُ بَاللَّهِ مِنْ غُضَبِ اللَّهِ وَغُضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَّبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أُوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي

مہینہ میں جو نسے دنوں میں چاہتے، روزہ رکھ لیتے تھے(۱)۔

101۔ عبداللہ بن محمد بن اساء ضبعی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یااور وہ سن رہے علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یااور کسی سے فرمایا، اور وہ سن رہے سے کہ اے فلال تم نے اس ماہ کے در میان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کرو تو دو روزے اور رکھو۔

۲۵۲ ییلی بن سیحی تمیمی، قتیبه بن سعید، حماد بن زید، غیلان، عبداللہ بن معبد زمانی، حضرت ابو قیادہ بیان کرتے ہیں کہ ایک هخص رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوااور عرض کیا که آپ کیو نکرروزه رکھتے ہیں، تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوال سے ناراض ہو گئے ، جب حضرت عمرؓ نے آپٹ کاغصہ دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے پناہ ما نگتے ہیں، حضرت عمرٌ اس کلام کو بار بار دہراتے رہے، حتیٰ کہ آپ کا غصہ ٹھنڈاہو گیا، پھر حضرت عمرٌ نے عرض کیایار سول اللہ جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایانہ اس نے روزہ رکھااور نہ ہی افطار کیا، پھر عرض کیاجو دودن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے، وہ کیساہے؟ فرمایا الیم طافت کس میں ہے، پھر عرض کیا، جوایک دن روزہ رکھے ا یک دن افطار کرے ، فرمایا بیہ حضرت داؤدٌ کاروزہ ہے ، پھر عرض کیاجوایک دن روزه رکھے اور دودن افطار کرے ، فرمایا میں آرزو کر تا ہوں کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہو، پھر آپ نے فرمایا، ہر

(۱) ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنامسنون ہے اور احادیث میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں اس مقام پر مذکور روایات میں ان تین دنوں کی تعیین نہیں ہے کہ کو نسے تین دن روزے رکھے جائیں البتہ سنن نسائی کی روایت میں تصریح ہے ایام بیض کی،اس لئے اکثر حضرات کی رائے یہی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کاروزہ رکھنا بہتر ہے۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

مہینہ میں تین روزے رکھنا،اورایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، سویہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں اور عرفہ کے دن کاروزہ ایباہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہے اس بات کاامیدوار ہوں، کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے۔

۲۵۳ ـ محمد بن متنیٰ، محمد بن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، غیلان بن جرير، عبدالله بن معبد زماني، حضرت ابو قناده انصاري رضي الله تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں که رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ے آپ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تور سول اللہ صلی اللّٰد علیہ وسلم غصہ ہو گئے ، حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم اللّٰہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ر سول ہونے پر راضی ہو گئے ، پھر آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا،آپ نے فرمایانہ روزہ رکھااور نہ ہی افطار کیا، پھر آپ ہے دو دن روزہ رکھنے، اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپٹے نے فرمایا،اس کی کون طاقت رکھتاہے؟اس کے بعد آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا، کاش الله تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے، پھر ایک دن روزہ ر کھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق سوال ہوا، آپ نے نرمایا بیہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کاروزہ ہے، پھر آپ سے پیر کے روزہ کے متعلق یو چھا گیا، فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جس میں میری ولادت ہوئی،اوراسی دن مبعوث ہواہوں،یا فرمایا کہ مجھ پروحی کی گئی، راوی کہتے ہیں کہ آپٹے نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تنین روزے ر کھنا، اور ر مضان کے بعد ر مضان کے روزے ر کھنا، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں، پھر آپ سے عرفہ کے روزے کے متعلق بوچھا گیا، تو فرمایا کہ بیہ گذشتہ اور آئندہ سال کے لئے کفارہ ہے، اور عاشورہ کے روزے کے متعلق

طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلُّهِ صِيَامُ يَوْم عَرَفَةً أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسُّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْم عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ * ٢٥٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ غَيْلَانَ بْن جَرير سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةً الْأَنْصَارِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ رَضِينًا باللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَام دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبَبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْمَيْن وَإِفْطَار يَوْم قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْمُ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْم وَإِفْطَار يَوْم قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْم الِاثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزَلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْر وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْم عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْم يَوْم عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السُّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رَوَايَةِ

شُعْبَةً قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمٍ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْحَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْحَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا *

٢٥٤ - وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بَّنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * وَحَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ الدَّارِمِيُّ

غَيْلَانُ بْنُ جَرير فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بمِثْل حَدِيثِ شُعْبَةً غَيْرَ أَنَّهُ ۚ ذَكَرَ فِيهِ الِاثْنَيْنِ وَلَمْ يَذَّكُر

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيً حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون

أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمٍ

(٢٩) بَابِ صَوْم شَهْر شَعْبَانَ *

٢٥٧- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْن رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ أَصُمْتَ مِنْ سُرَر شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطُرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْن

حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَال حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا

الْخَمِيسَ* ٢٥٦- وَحَدَّثَنِي زُهِيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ الِاثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ*

٢٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

بھی آپ ہے دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ گذشتہ سال کا کفارہ ہے، امام مسکتم بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ سے دوشنبہ اور پنج شنبہ کے روزوں کے متعلق پوچھا گیاتو ہم نے پنج شنبہ کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ اس میں وہم ہے۔ ۲۵۴ عبیدالله بن معاذ، بواسطه اینے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه ، شابه (تیسری سند)،اسحاق بن ابراهیم ، نضر بن همیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی گئی

۲۵۵_احمه بن سعيد دار مي، حبان بن ملال، ابان، عطار، غيلان بن جریر رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں پیر کے روز کا تذکرہ ہے، جمعرات کے روز کاذکر نہیں ہے۔

۲۵۶ ز میر بن حرب، عبدالر حمل بن مهدی، مهدی بن میمون، غیلان، عبدالله بن معبد زمانی، حضرت ابو قیاده رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا سی دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پروحی نازل کی گئی۔

باب (۲۹) شعبان کے روزوں کابیان۔

٢٥٧ ـ بداب بن خالد، حماد بن سلمه، ثابت، مطرف، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ان سے يا سى اور سے ارشاد فرمايا كه کیا شعبان کے شروع میں تم نے روزے رکھے ، انہوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن پورے کرلو تو پھر دو دن روزے رکھو۔

۲۵۸_ ابو بکر بن ابی شیبه ، پزید بن مارون ، جریری ، ابوالعلاء ، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه سے پیان

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلِ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ * فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ * فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ * مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَلِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَلِى عَدْنَ الْمُثَلِّى مَكَمَّدُ مُطَرِّفًا مُطَرِّفًا مُعْمَدُ مُطَرِّفًا وَسَعِيعِتُ مُطَرِّفًا وَيُعْمَلُونَ بَنْ مُحَمِينٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحَدِّنُ مُعْرَانَ بَنِ حُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحَدِّنُ مُعْرَفٍ شَعْبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَ مُنْ سُرِرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا لَهُ إِذَا أَفْطَرُتَ وَمَنْ مُرَاتِ مُعْبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ مَنْ سُرِو هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا لَوْ وَالَى فَقَالَ لَهُ إِذَا أَفْطَرُتَ مَنَا لَوَالَ فَقَالَ لَهُ وَالَا وَقَالَ لَهُ إِذَا أَفْطَرُتُ وَمَيْنِ شَعْبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ الْفَلَا وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَا وَاللَّهُ اللَّهُ الْفَالَ وَاللَا وَالَا وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُولَا السَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَاهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُولُونَ اللَّهُ عَلَيْنِ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُل

٢٦٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةً وَيَحْيَى اللَّوْلُوِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإسْنَادِ بمِثْلِهِ *

(٣٠) بَاب فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ *

آ ٢٦١ - وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمْيَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَالَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَريضَةِ صَلَاةُ اللَّهُ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَريضَةِ صَلَاةُ اللَّهُ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَريضَةِ صَلَاةُ اللَّهُ لَا

٢٦٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس مہینہ کے شروع میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم رمضان سے فارغ ہو تو (اس کے عوض میں) دو روزے رکھ لو۔

109۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن اخی مطرف بن شخیر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے اس مہینہ کے شروع میں یعنی شعبان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رمضان سے فارغ ہو توایک دن یادودن روزے رکھو، شعبہ کواس میں شک ہے، مگر میرے خیال میں آپ نے دوہی روزوں کے دوئی روزوں کے دوئی روزوں کے دوئی روزوں کے متعلق فرمایا۔

۲۶۰ محمد بن قدامہ اور کیجیٰ لوکوئی، نضر ، شعبہ ، عبداللہ بن ہانی، ابن اخی مطرف ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب(۳۰)محرم کے روزوں کی فضیلت۔

۱۲۶- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابو بشر، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، حضرت ابو ہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب روزوں سے افضل اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نمازے۔

۲۶۲ - زہیر بن حرب، جریر، عبدالملک بن عمیر، محمد بن منتشر، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر برہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ

هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَام أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْر رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ

اللَّهِ الْمُحَرَّمِ * َ ٢٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِي عَنْ زَائِدَةً عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(٣١) بَابِ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَةِ أَيَّامِ مِنْ شُوَّال إِتّْبَاعًا لِرَمَضَانَ *

٢٦٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيٌّ بْنُ حُجْر جَمِيعًا عَنْ إسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفُرَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْحَزْرُجَيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْسَارِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ

رکھے تواس نے گویاسال بھر کے روزے رکھے۔ شَوَّال كَانَ كُصِيَامِ الدَّهْرِ * (فا كدہ)اس حدیث ہے شوال کے چھ روزوں كی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے فرمان كا مطلب سے ہے كہ اسے تین سوساٹھ دن کے روزوں کا ثواب ملے گا، یہ مطلب نہیں ہے کہ سال بھر جوروزے رکھے ،اہے اس شخص سے زائد ثواب نہیں ملے گا کہ جس نے رمضان

کے بعد شوال میں چھروزے رکھے کیونکہ جب ایک روزہ کا ثواب دس روزوں کے برابر ہے توجو سال بھر روزے رکھے گا تووہ ساڑھے تین سوروزے رکھے گا،اسے ساڑھے تین سوروزوں کا ثواب تین ہزار پانچے سوروزوں کے برابر ملے گا، نیز عوام میں جومشہور ہے کہ حشش عید کے روزوں کا ثواب اس وقت ملے گا جبکہ عیدالفطر کے بعد ایک روزہ متصل رکھ لیا جائے ،اس قید کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شوال کے اندر

اندر جس وقت بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں گے بیہ ثواب مل جائے گا۔

٢٦٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْن سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا

ہے دریافت کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟اور رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد کون سے روزے ا فضل ہیں؟ آپؓ نے فرمایاا فضل نماز فرض نماز کے بعد نصف رات میں تہجد پڑھنا اور رمضا ن المبارک کے بعد افضل روزےاللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں۔

٣٦٠ ١- ابو بكر بن ابي شيبه، حسين بن على، زا كده، عبدالملك بن عمیر ہے اسی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہےروزوں کا تذکرہ موجود ہے۔

باب (۳۱) رمضان المبارك كے بعد شوال كے چھ(۲)روزوں کی فضیلت۔

۲۲۴ یکی بن ابوب اور قتیبه اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، سعد بن سعید بن قیس، عمر بن ثابت بن حارث الخزرجی، حضرت ابو ابوب انصاری رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان السارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے

۲۷۵_ابن نمير بواسطه بوالد، سعد بن سعيد، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوایوب

عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

٢٦٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْن سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(٣٢) بَاب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ

مَحَلِّهَا *

٢٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أُصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيَ الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأُوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَاخِرِ *

میں ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

انصاری سے سناوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان تقل کررہے تھے۔

٢٦٦_ ابو بكر بن ابي شيبه ، عبدالله بن مبارك، سعد بن سعيد ، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ابوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سناوہ رسول اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کررہے تھے۔

باب (۳۲) شب قدر(۱) کی فضیلت اور اس کا

٢٦٧_ يحيٰي بن يحيٰي، مالك، نافع، حضرت ابن عمرٌ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ہے چند حضرات کو خواب میں د کھلا دیا گیا کہ شب قدر آخری ہفتہ میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب رمضان کی آخری سات راتوں کے موافق و مطابق ہوا، لہذاجو تفخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہو،وہ آخری سات را توں میں تلاش کرے(۲)۔

(1) لیلة القدر کولیلة القدریا تواس لئے کہتے ہیں کہ قدر کامعنی عظمت ہے یعنی عظمت والی رات،اس لئے کہ قر آن کانزول ہوایا فرشتوں کے نزول کی وجہ سے یااس رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت، برکت اور مغفرت نازل ہونے کی وجہ سے بیہ عظمت والی رات بنی۔یالیلۃ القدر اس لئے کہ جواس رات عبادت کر کے اسے پالیتا ہے وہ عظمت والا بن جا تاہے پالیلۃ القدراس لئے کہ قدر کامعنی تنگ ہوناہے اور اس رات فر شتوں کے کثرت سے نازل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ پالیلۃ القدراس لئے کہ قدر نقتر برسے ہے اوراس رات فرشتے لوگوں کی تقدیریں سال بھر کے لئے لکھ لیتے ہیں۔

(۲) کیلة القدر کونسی رات ہوتی ہے؟اس بارے میں صحابہ کرام، محدثین اور فقہاء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔ چندا قوال بیہ ہیں (۱) پورے سال میں ہے کوئی ایک رات ہوتی ہے بھی کسی مہینے میں اور بھی کسی مہینے میں ہوتی ہے (۲) ہوتی تور مضان میں ہے کیکن اس کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے (۳) رمضان کی ستا کیسویں رات (۴) رمضان کے آخری عشرے کی کپلی رات (۵) رمضان کی تنیبویں رات (۲)رمضان کی چو بیسویں رات (۷)رمضان کے آخری عشرے کی کوئی طاق رات۔ راجح بات بیہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے ۔ اور اس کی زیادہ امید آخری عشرے میں ہونے کی ہوتی ہے پھر آخری عشرے کی بھی طاق را توں میں اور ان میں سے بھی ستا ئیسویں شب صیحجمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۶۸ یکیٰ بن کیکیٰ، مالک، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهمانبی اگر م صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، شب قدرر مضان کی آخری سات را توں میں تلاش کرو۔

۲۲۹۔ عمر و ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیدینہ، زہری، حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستا نیسویں رات میں دیکھاتور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب اخیر عشرہ میں واقع ہوا ہے تواسی کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

۲۷۰ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ شب قدر کے متعلق فرما رہے تھے کہ تم میں سے چند لوگوں نے شب قدر کو اول کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے اور چند لوگوں نے آخر کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے اور چند لوگوں نے آخر کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے، سوتم آخر کی دس تاریخوں میں اسے تااش کر ہ

ا ۲۷۔ محد بن متنیٰ، محد بن جعفر ، شعبہ ، عقبہ بن حریث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنبما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ شب قدر کو آخری عشروں میں تلاش کرو، اگر کسی کو کمزوری ہویاوہ عاجز ہو جائے تو پھر آخری سات راتوں میں مستی نہ کرے۔

۲۷۲۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر ، جبلہ ، حضرت ابن عمر رضی الله ِ تعالیٰ عنہمانبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جوشب قدر کو تلاش کرنے والا ہے تو وہ اسے (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں تلاش کرے۔ ٢٦٨ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاجِرِ * تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاجِرِ *

٢٦٩ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ عَنْ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةً الْقَدْرِ لَيْلَةً سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاحِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا *

٢٧٠ - وَحَدَّنَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ النَّولُ وَأُرِي نَاسٌ مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ النَّورَابِر *
 الْعَوْابِر فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِر *

٢٧١ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ جَعْفَو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَر رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُعْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبُواقِي * أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُعْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبُواقِي * أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُعْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبُواقِي * مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّهُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ مَنْ مَحَمَّدُ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ مُحَمَّدُ بْنُ مُلْتَمِسَهَا فِي اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ * كَانَ مُلْتُمِسَهَا فَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتُمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ * كَانَ مُلْتُمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ *

٢٧٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِر عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةً وَمُحَارِبٍ

الْعَشْرِ الْغُوَابِرِ و قَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيتُهَا *

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأُوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي التَّسْعِ الْأُوَاخِرِ * ٢٧٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالًا أُخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أُخْبَرَنِي يُونَسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنَسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي

۲۷۳ ابو بكر بن اني شيبه، على بن مسهر، شيباني اور جبله اور محارب، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے بیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ار شاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

١٤٥٠ ابوالطاهر، حرمله بن يجيل، ابن وهب، يونس، ابن شهاب، ابوسلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ار شاد فرمایا که مجھے خواب میں شب قدر د کھائی دی ، پھر مجھے میرے نمسی گھروالے نے جگا دیا سو میں اسے بھلا دیا گیا، لہذا آ خری عشروں میں تلاش کرواور حرملہ کی روایت میں بیرالفاظ ہیں کہ پھراہے بھول گیا۔

(فا ئدہ) بھولنایا بھلادیا جانا، دونوں بشریت کے خاصہ ہیں، ملا ٹکہ کے اوصاف سے یہ چیز بعید ہے۔

۵۷ ۲ - قتیبه بن سعید، بکر بن مضر،ابن باد، محمد بن ابراہیم،ابو سلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے در میانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر جب ہیں راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تواینے گھرلوٹ آتے تھے اور جو آپ کے ساتھ معتکف ہوتے وہ بھی لوٹ آتے تھے، پھرایک ماہ میں ای طرح اعتکاف کیا پھر جس رات میں گھر آنے کو تھے، خطبہ پڑھااور جو منظور الہٰی تھا،اس کالو گوں کو تھکم دیا پھر ار شاد فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کر تا تھا تو مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں، سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو،وہ رات کواپنی اعتکاف گاہ ہی میں رہے ، میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا، مگر بھلا دیا گیااور اسے آخر کی دس راتوں میں سے ہر ایک طاق رات میں تلاش کرو،اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ کیچراور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، حضرت ابو سعید خدر گڑ بیان

٢٧٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكُرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَّمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِين تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي كَانَ يَرْجعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأُمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرِ

وَقَدْ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاء وَطِينِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصَّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلَّ طِينًا وَمَاءً * صَلَاةِ الصَّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلَّ طِينًا وَمَاءً * صَلَاةِ الصَّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلَّ طِينًا وَمَاءً * وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَة بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَنْ أَبِي سَلَمَة بْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَنْ أَبِي سَلَمَة وَسَلَّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرً طَينًا وَمَاءً * أَنَّهُ قَالَ وَجَبِينَهُ مُمْتَلِئًا وَمَاءً * فِي وَسَطِ الشَّهُ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَالَ وَجَبِينَهُ مُمْتَلِئًا وَمَاءً *

٢٧٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزيَّةً الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِي َ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَّكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنُوا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ تُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرْبِئْتُهَا لَيْلَةَ وتْر وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَّهَا فِي

کرتے ہیں کہ ۲۱ویں شب کو ہم پر مینہ برسااور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میکی اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرہ انور کیچڑ اور پانی میں مجراہوا تھا۔

۲۷۲-۱بن ابی عمر، عبدالعزیز دراور دی، یزید، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے در میانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنا اور ہے کہ جس نے اعتکاف کیا ہے وہ ہمارے ساتھ اپنے معتکف میں بابت رہے اور آپ کی بیشانی مبارک کیچڑ اور پانی میں بھری ہوئی تھی۔

۲۷۲۔ محد بن عبدالاعلیٰ، معتمر ، عمارہ بن غزیہ انصاری، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور عشرہ ٹانی میں ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا کہ اس کے دروازہ پر ایک چٹائی گی ہوئی تھی، آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور قبہ کے ہوئی تھی، آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور قبہ کے خزا نے میں کردی، پھر اپناسر نکالا اور لوگوں سے کلام فرمایا، چنانچہ سب آپ کے قریب آگئے، تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول میں اس رات کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا عشرہ اول میں اس رات کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا پاس کوئی آیا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو چاہے وہ پھر اعتکاف کیا اور آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہ طاق را توں میں ہے، اور میں اس کی صبح کوپانی اور گیا ہے کہ وہ طاق را توں میں ہے، اور میں اس کی صبح کوپانی اور گیا ہے کہ وہ طاق را توں میں ہے، اور میں اس کی صبح کوپانی اور گیا ہے کہ وہ طاق را توں میں ہے، اور میں اس کی صبح کوپانی اور میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح کوپانی اور میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح کوپانی اور میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور

طِينَ وَمَاءَ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصَّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فَرَغَ مَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِي مَنْ صَلَاةِ الصَّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِي عَنْ الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِي لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ *

٢٧٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِر حَدَّثَنَا هِ شَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةً قَالَ ۚ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ ۚ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبيحَةً عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرَ الْأُوَاخِر مِنْ كُلِّ وتْر وَإِنِّي أُريتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاء وَطِين فَمَنْ كَأَنَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَريدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّين قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّين فِي جَبْهَتِهِ *

قَالَ حَتَى رَايَتَ الرَّ الطَّيْنَ فِي جَبَهْنِهِ ٢٧٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

آپ نے رات کو صبح تک نماز پڑھی،اوراس رات بارش ہوئی،
اور مسجد شبکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا، چنانچہ جب آپ
صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک
کے نتھنے پر مٹی اور پانی کااثر تھا،اور عشرہ آخر کی اکیسویں رات
تھی۔

۲۷۸_ محمد بن مثنیٰ،ابو عامر ، ہشام ، بیجیٰ، حضرت ابو سلمہ رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا تذکرہ کیا، چنانچہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیااور وہ میرے دوست تھے،اور ان ہے کہا کہ تم ہمارے ساتھ تھجوروں کے باغ تک نہیں چلتے، تو وہ ایک چادر اوڑ ھے ہوئے نکلے، اور میں نے کہاکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے کہ شب قدر کا تذکرہ کرتے ہوں، توانہوں نے کہاہاں! ہم نے رسول الله صلى الله عليه وسلم كے ساتھ رمضان كے درمياني عشرہ میں اعتکاف کیااور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے تو ہمیں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خطبہ دیا،اور فرمایا که مجھے شب قدر د کھائی گئی تھی سومیں اسے بھول گیا، یا بھلادیا گیا، سوتم اسے اخیر کے عشرہ میں ہے ہرا یک طاق رات کو تلاش کرواور میں نے دیکھاہے کہ میں یانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جس نے ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو، وہ پھر جائے اور ہم پھر اپنی اعتکاف گاہوں میں آگئے اور آسان پر بارش وغیر ہ کا کوئی اثر نہیں دیکھتے تھے ،اتنے میں ابر آیااور بارش ہو ئی، حتی کہ مسجد کی حبیت بہنے لگی اور وہ تھجور کی ڈالیوں سے بنی ہو ئی تھی،اور نماز صبح کی تکبیر ہو ئی اور میں نے رسول اللہ صلی الله علیه وسلم کو دیکھا که مٹی اور یانی میں سجدہ کرتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کااثر آپ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔ ۲۷۹ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند) عبدالله بن عبدالر حمٰن دار می ، ابوالمغیر ہ ، اوزاعی ، کیجیٰ بن ابی کثیر سے

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأُوْزَاعِيُّ كِلَّاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَدَّثَنَا الْأُوْزَاعِيُّ كِلَّاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولً اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَسُولً اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّين *

عَيْدِ وَسَمَّمُ الْعَسَرُ الْوَسَطُ مِنْ رَمْصَالَ يَسَمِسَ لَيْلَةً الْقَضَيْنَ أَمْرَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمْرَ الْبَنَاء فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ بِالْبِنَاء فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْر

الْأُوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى

النَّاسِ فُقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا

فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا وَمُضَانَ فَالْتَمِسُوهَا وَمُضَانَ

الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ

على يَا أَبُ سَعِيدِ إِنْكُمُ اعْلَمُ بِالْعَدْدِ مِنَا قَالَ أَجَلُ نَحْنُ أَحَقُ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا

التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قُالَ إِذَا مَضَتْ

وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ

فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذًا مَضَى خَمُّسَّ

وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ و قَالَ ابْنُ

خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ *

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باتی ان دونوں احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے لوٹے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک کی نوک پر کیچڑ کااثر تھا۔

٠٨٠ ـ محمد بن متنيٰ، ابو بكر بن خلاد، عبدالاعلیٰ، سعيد، ابو نضر ه، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ر سول الله صلی الله علیه و سلم نے رمضان کے در میانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپ پر لیلتہ القدر کے ظاہر ہونے سے قبل آپ اسے تلاش کرتے تھے، جب عشرہ اوسط کی راتیں پوری ہو گئیں، تو آپؑ نے خیمہ کے متعلق حکم دیاوہ کھول دیا گیا، پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے، لہٰذا آپؑ نے پھر خیمہ کے متعلق حکم دیا، وہ قائم کیا گیا، پھر صحابہ کرام کی جانب آپ تشریف لائے،اور فرمایا کہ اے لوگو!! مجھے شب قدر کاعلم ہوا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے نکلاتھا مگر دو آدمی جھکڑتے ہوئے آگئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا، لہذا میں بھول گیا، تو تم رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید سے کہا کہ تم ہم لوگوں سے زا کداس گنتی کو جانتے ہو، وہ بولے جی ہاں! ہم اس چیز کے بہ نبت تمہارے زیادہ مستحق ہیں، پھر میں نے دریافت کیانویں، ساتویں اور یانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا جب اکیسویں گزر جائے اس کے بعد جو بائیسویں آئے،وہی مراد ہے نویں سے ،اور جب تیئیویں گزر جائے ، تواس کے بعد جو رات آئے وہی مراد ہے ساتویں ہے،اور جب پجیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے، وہی مراد ہے یا نچویں سے اور ابن خلاد نے "پیحتقان" کی جگہ "پیختصمان" کالفظ بولا ہے۔

(فا کدہ) حضرت ابوسعید خدر گئی تشریخ کو ملحوظ ر کھتے ہوئے عشرہ اخیرہ کی تمام را تیں شب قدر ہی شار ہو جا کیں گی، بندہ کا خیال بھی یہی ہے کہ جب انسان شب قدر کی جنجو کرے تو پھر پورے ہی عشرہ بیدار رہنے کی کو شش کرے تاکہ ہر قشم کے فضائل ہے بہرہ ور ہو سکے۔ نیز حدیث ہے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل نہیں تھاور نہ اس تر دداور شبہ اور پھر بھول جانے کے کیامعنی نیے تمام خاصیتیں تو بشریت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسی پراس فتم کے احوال طاری ہوتے رہتے ہیں ،اور علم غیب تو محض اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے جو کسی اور کے لئے ثابت نہیں ہو سکتی ،اب اگر کوئی ثابت کرے تو علم الہی میں غیر اللہ کو شریک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو وحدہ لاشریک ہے جو شرکت سے منز ہاور مبر اہے ، تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً بیر اُ۔

باقی امور کا اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک سرور کا ئنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا ہے، وہ آپ کو حاصل ہے جبیبا کہ آپ نے احوال قیامت، جنت، دوز خاور فتنوں کے بیش آنے کے متعلق خبریں دی ہیں،اس کانام اطلاع غیب ہاوراہے علم غیب کہنا یہ جہال کاکام اور ان کی افتداء کرنا ہے،اور پھر میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے بس بہی مسئلہ رہ گیا ہے اور تمام دین پر عمل کرناضر وری نہیں رہا، قیامت کے دن ہر گز ہر گز اس سے سوال نہیں ہوگا، بلکہ عبادات، عقائد، معاملات اور جملہ امور شریعت کے متعلق باز پرس ہوگا کہ آیااس پر عمل پیرا ہوئے یا نہیں، بس اسی کانام جہالت اور جمافت ہے کہ جوامور کرنے کے تھے،ان کے لئے توایک مخضر سی جماعت کو چھوڑ دیا کہ وہ خود نمازیں پڑھ بھی لیں اور پڑھا بھی دیں اور جو نہیں کرنے کے تھے ان پر کار بند ہوگئے۔

الله صلى الله عَله وسلم قال وكان عَمْرو بن سهل بن السَّعَق بن مُحمَّد بن الْأَشْعَثِ بن قَيْسٍ الْكَنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُشْمَانَ وَقَالَ ابْنُ ضَمْرَةً حَدَّثَنِي الضَّحَّاكِ بْنِ عُشْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُشْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمْرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مَنْ رَسُولَ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسِيتُهَا وَأَرانِي صُبْحَهَا أَسْحُدُ فِي مَاء وَطِينِ أَنْسِيتُهَا وَأَرانِي صُبْحَهَا أَسْحُدُ فِي مَاء وَطِينِ أَنْسِيتُهَا وَأَرانِي صُبْحَهَا أَسْحُدُ فِي مَاء وَطِينِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثْرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَنْسِ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ أَنْسِ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ *

٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْبُو عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَالْ مَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرِ الْتَمِسُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرِ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْعَشْرِ وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ

۲۸۱ سعید بن عمروبن سهیل بن اسحاق بن محمد بن اشعث بن قیس الکندی، علی بن خشرم، ابو ضمره، ضحاک بن عثمان، ابوالنظر مولی عمر بن عبیدالله، بسر بن سعید، حضرت عبدالله بن انیس رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که مجھے شب قدر دکھائی گئ، پھر میں اسے بھول گیااور میں نے دیکھا کہ میں اس کی صبح کوپائی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم پر شیسویں رات کو بارش ہوئی اور ہمیں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے نماز پڑھائی، پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پائی اور کیچڑ کااثر آپ کی بیشانی مبارک اور آپ کی ناک پر تھا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ وائی اور جمیں رسول الله صلی بائی اور کیچڑ کااثر آپ کی بیشانی مبارک اور آپ کی ناک پر تھا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالله بن انیس رضی الله تعالی عنہ شیسویں رات کوشب قدر کہا کرتے تھے۔

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابن نمیر ، وکیع ، ہشام ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، ابن نمیر اور وکیع کے الفاظ مختلف ہیں ، مگر معنی ایک ہی ہیں۔

الْأُوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

٢٨٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَّاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ ابْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَبْدَةً وَعَاصِم بْنَ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْش يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِي اللَّهُ عَنْه فَقَلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُم الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرُ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعِ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْء تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا* ٢٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةً بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْن حُبَيْش عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعِ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَوْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاْحِبٌ لِي عَنْهُ *

٢٨٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
 قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رضيي الله عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً رضيي الله عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةً الْقَدْر عِنْدَ رَسُول اللهِ الله عَنْهُ قَالَ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةً الْقَدْر عِنْدَ رَسُول الله

٣٨٣ ـ محمد بن حاتم، ابن ابي عمر، ابن عيينه ، عبده، عاصم بن ابي النجود، زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یو چھااور کہا تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ جو سال بھر بیدار رہے، وہ شب قدر کو پالے گا، انہوں نے کہا الله تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے ،اس کہنے ہے ان کی غرض پیہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کرلیں اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور عشرہ اخیرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے اور اس پر قشم کھاتے تھے اور انشاءاللہ بھی نہیں کہتے تھے ،اور کہتے تھے وہ ستا ئیسویں شب ہے ، میں نے کہا اے ابو منذر! یہ تم کس بنا پر کہتے ہو، فرمایااس علامت اور نشانی کی بنا پر جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی ہے کہ اس شب کی صبح کو آفتاب بغیر شعاعوں کے نکلتاہے۔ ۲۸۴ ـ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبه، عبده بن ابی لبابه، زر بن حبیش، حضرت ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا، خدا کی قتم! میں اسے جانتا ہوں،اور شعبہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میر ا

ستائیسویں شب ہے اور شعبہ نے ان الفاظ میں کہ یہ وہی رات ہے کہ جس میں بیدار رہنے کارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا، شک کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ میرے ایک رفیق نے شخ عبدہ سے نقل کی ہے۔ ۲۸۵۔ محمد بن عباد، ابن البی عمر، مر وان فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضر ت ابو ہر ریورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مر جبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں کہ ایک مر جبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایاتم میں ہے کون یاد

زیادہ علم یہی ہے کہ وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی

الله علیہ و سلم نے ہمیں بیدار رہنے کا تھم فرمایا تھا اور وہ

ر کھتا ہے، شب قدراس رات میں ہے کہ جانداس طرح طلوع کرتا ہے، گویا کہ وہ ایک طشت کا مکڑا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ *

(فائدہ)شب قدر کوشب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات فرشتے بھکم الہی بندوں کی عمریں اور رزق اور دوسر ہے جوامور اس سال ہونے والے ہوتے ہیں لکھ دیتے ہیں اور بیر رات اس امت کی خصوصیت ہے اور بیہ قیامت تک باقی رہے گی، باقی اس کے محل میں اختلاف ہے، بعض نے کہاوہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے، اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہوجائے گی جس میں جو تاریخ اور علامت فد کور ہے، صحیح ہے، اور عبد اللہ بن مسعودٌ اور امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وہ سال بھر میں ایک رات ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی تبدل نہیں ہو تا تو اس شکل میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور انا انزلناہ فی لیلۃ مبار کہ میں بھی تطبیق ہوجائے گی، اس کے علاوہ علمائے کرام کے اور بکثر ت اقوال موجود ہیں کہ جن کا تذکرہ اس مقام پر مناسب نہیں ہے۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيمِ

كتابُ الْإعْتِكَافِ

٢٨٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأُواخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *
 الْعَشْرِ الْأُواخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

٢٨٧ - وَحَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْنَكِفُ الْعَشْرَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْنَكِفُ الْعَشْرَ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْنَكِفُ وَسَلَّمَ اللَّهِ مَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْنَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنَ الْمَسْجِدِ * ٢٨٨- و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

۲۸۶۔ محمد بن مہران رازی، حاتم بن اساعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف(۱) فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۷۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس بن یزید، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہمانے مجھے مسجد میں وہ جگہ بنائی جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے ہیں۔

۲۸۸ سهل بن عثان، عقبه بن خالد سکونی، عبیدالله بن عمر، عبدالر حمٰن بن عائشه رضی الله

(۱) اعتکاف کالغوی معنی کھہر نااور شرعی معنی نیت کے ساتھ مسجد میں کھہر نا۔

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ * بُو عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ اللَّهِ عَنْهَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُشْمَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَدْشَا مِنْ عَنْهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا مَنْ عَيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبْنُ نُمَيْرِ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ قَالُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوقَ عَنْ أَبِيهِ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوقَ عَنْ أَبِيهِ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوقَ عَنْ أَبِيهِ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأُواخِرَ مِنْ رَمَضَانَ *

٢٩٠ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *

مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ مُعَاوِيةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضُرِبَ أَرَادَ النَّعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ فَضُرِبَ أَرَادَ النَّعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَواخِرِ مِنْ فَضُرِبَ أَرَادَ النَّعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَأَمَرَتُ زَيْنَبُ بِحِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ عَنْ عَيْدُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْرَ نَظَرَ فَإِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ بِحِبَائِهِ فَطُونَ وَتَرَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُ بَعْبَائِهِ فَقُوضَ وَتَرَكَ فَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِى شَهُر رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِى الْعَمْ وَاعْرَافَ فَى الْمَعْ وَاعْمَ وَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاعْتَكُفَ فِى الْعَمْ وَاعْلَا وَالْمَا عَلَيْهِ وَاعْدَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَامَ عَنْ الْقَاعِرِ وَاعْمَلَ عَلَيْهِ وَاعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَ الْمُعْرَالِهُ وَالْمُ الْمُعْمِ وَاعْمَالَ عَلَيْهُ الْمُوالِعُلُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ الْعَلِهُ الْمُ الْمُوا الْمُوالِعُولُ اللَّهُ الْمُوالِعُولُ الْمُو

تعالیٰ عنہاسے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۹۔ یخیٰ بن یخیٰ، ابو معاویه (دوسری سند) سہل بن عثان، حفص بن غیاث، ہشام (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۹۰ - قتیبه بن سعید،لیث، عقیل،زهری، عروه، حضرت عائشه رضی اللہ تعالی عنہا ہے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو و فات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی از واج مطہر ات نے اعتکاف فرمایا۔ ۹۱ ـ یخیٰ بن یخیٰ،ابو معاویه ، یخیٰ بن سعید ، عمرہ ، حضرت عا کشہ رضی الله تعالیٰ عنها بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے، پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے ،اور ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا تھکم فرمایا تو وہ لگا دیا گیااور آپ نے رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کاار ادہ فرمایا، پھر حضرت زین ؓ نے حکم دیا توان کا بھی خیمہ لگادیا گیااوران کے علاوہ اور از واج مطہر ات نے خیمے لگانے کے متعلق فرمایا، ان کے بھی لگا دیئے گئے، سب رسول اکرم صلی الله علیه وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے توسب خیموں کو دیکھااور فرمایا کیاانہوں نے نیکی کاارادہ کیا ہے، اور آپ نے اپنے خیمہ کے متعلق تھم دیاوہ کھول دیا گیااور رمضان میں اعتکاف کوترک کر دیا، پھر شوال کے اول عشرہ میں اعتکاف

الْعَشْرِ الْأُوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ * (فا کدہ) کیونکہ حقانیت میں نفسانیت کا شائبہ معلوم ہونے لگااور ایک کا دیکھادیکھی دوسری کرنے لگی، اس لئے اس وقت آپ نے اپنا

اعتكاف مجھى مو قوف كر ديااور ماہ شوال ميں اس كاعوض ادا كيا۔

٢٩٢ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح

و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حِ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي

عَن ابْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاء عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ عَمْرَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةً وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةً وَعَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ

إسْحَقَ ذِكْرُ عَائِشَةً وَحَفْصَةً وَزَيْنَبَ رَضِي اللَّهُ

عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ *

(٣٣) بَابِ الِاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأُوَاخِرِ

مِنْ شَهْر رَمَضَانَ * ٣٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ إِسْحَقُ أُخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنَ أَبِي يَعْفُور

عَنْ مُسْلِم بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخُلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ(١) وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ *

٢٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَٱبُو كَامِل

۲۹۲_ابن ابی عمر،سفیان_

(دوسری سند)عمروبن سواد ،ابن و هب،عمروبن حارث_

(تیسری سند)محمد بن رافع،ابواحمه سفیان۔

(چوتھی سند) سلمہ بن شبیب،ابوالمغیر ہ،اوزاعی)۔

(یانچویں سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد،

بواسطه اینے والد ابواسحاق، نیجیٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا، نبی اکر م صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ابو معاویہ کی

حدیث کی طرح روایت نقل فرماتی ہیں، باقی ابن عیبینہ ،عمرو بن

حارث، اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہااور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ ہے کہ

ان کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے، تاکہ وہ ان میں اعتکاف

فرمائیں۔

باب (۳۳) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا!

۲۹۳_اسحاق بن ابراہیم خظلی،ابن بی عمر،ابن عیدینه،سفیان ابی يعفور، مسلم بن صبيح، مسروق، حضرت عا نَشه رضي الله تعالى عنها سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ر مضان المبارك كا آخرى عشره آتا تھا، تو آپ پورى رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت ہی کو شش کرتے اور کمر ہمت باند ھناشر وع فرمادیتے۔

۲۹۴ و تنیبه بن سعید، ابو کامل ححدری، عبدالواحد بن زیاد،

(۱) احیاء کیل ہے مرادیہ ہے کہ رات کو عبادت کے لئے بیدار رہتے اس بیداری کو حیات سے تعبیر فرمادیا کیونکہ نیند بمنز لہ موت کے ہے۔

الْحَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بَنِ زِيَادٍ قَالَ قَتَيْبَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمَاسُودَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأُواجِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ *

(٣٤) بَابِ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ * وَأَبُو ٢٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْدِ وَإِسْحَقُ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْمَحْقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْمَحْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِلْمَاهِيمَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ اللَّهُ مَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اللَّهُ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطَّ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُ * عَلْمُ اللَّهُ عَنْهَا لَعُمْرِ قَطْ * عَلْمُ اللَّهُ عَنْهَا لَعُمْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَنْهَا أَلْسُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا أَوْمِ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا أَلُومِ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَلَى اللَّهُ عَنْهَا أَلُومُ اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا أَلْمُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا عَنْهَا عَنْهَا عَنْهَا عَنْهَا أَلْمُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا أَلْمُ عَنْ اللَّهُ عَنْهَا عَنْهَا عَنْهَا عَلْهُ الْمُعْمِلُومُ عَنْ الْمُؤْوِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا أَلُولُومِ اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا عَنْهُا أَلْمُعْمِلُومُ اللَّهُ عَنْهَا عَلْهُ الْمُعْمِلُومُ اللَّهُ عَنْهُا عَلْمُ إِلَيْهُ الْمُ عَنْ اللَّهُ عَنْهُا أَلْمُ الْمُؤْمِ الْعَلَمُ الْمُ الْمُؤْمِ الْمُلُومُ الْمُؤْمِ الللَّهُ عَنْهَا الْمُؤُمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُومُ الْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُم الْعَشْرَ *

حسن بن عبیداللہ،ابراہیم،اسود بن یزید،حضرت عاکشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں،وہ بیان کرتی ہیں کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان المبارک کے) آخری دس
دنوں میں اس کو شش اور محنت کے ساتھ عبادت کرتے تھے
کہ دوسرے دنوں میں اتنی محنت نہ کرتے تھے۔

باب (۳۳) عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا تھم۔
۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریہ باسحاق، ابو معاویہ ، اعمشٰ،
ابراہیم ، اسود ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت
کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم کو عشرہ ذی الحجہ میں مجھی روزے رکھتے نہیں
دیکھاہے۔

۲۹۲۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبدالر حمٰن،سفیان، اعمش ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے بھی اس عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

(فائدہ) کسی مرض اور بیاری یاعار ضہ کی بناپر آپ نے روزے نہیں رکھے ورنہ نویں تاریخ کوعر فہ ہے اوراس کے روزہ کی غیر حاجیوں کے لئے فضیلت گزر چکی ، متر جم کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ حج کے زمانے کا بیان ہو کہ آپ نے روزہ نہیں رکھاغر ضیکہ صحیح بخاری ، سنن ابو داؤد ، مندا حمد اور نسائی میں نویں ذوالجج کے روزہ کی فضیلت آئی ہے ،اس لئے یہ علاء کے نزدیک مستحب ہے۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْحَجِّ

وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطَّيبِ عَلَيْهِ * وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطَّيبِ عَلَيْهِ * ٢٩٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبُسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبُسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبُسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْحِفَافَ النَّعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْحَفَيْنِ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَعْلَيْنِ فَلْيَلْبِسَ الْحُفَيْنِ اللَّهُ اللَّهُ مَا يَعْمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْحُفَيْنِ وَلَا الْشَوا مِنَ الثَّيَابِ شَيْعًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ *

باب (۳۵) محرم کے لئے کون سالباس بہننا جائز ہے اور کون سانا جائز؟

۲۹۷۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کیا کپڑے پہنے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کر تانہ پہنواور عماے(۲)نہ باند ھو،نہ پاجامے پہنو،نہ برساتی،نہ کوٹ،اورنہ ہی موزے مگر جس کے پاس چیل نہ ہو تو وہ موزے پہن لے مگر مخنوں کے بین لے مگر مخنوں کے بین سے بہنو کہ جس میں نے سے انہیں کاٹ ڈالے اور وہ کپڑے مت پہنو کہ جس میں زعفران اور ورس کی خوشبو گلی ہو۔

(فائدہ) مذکورہ بالااشیاء کااستعال بحالت احرام باجماع علمائے کرام حرام ہے۔

٢٩٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ
 وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى
 أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
 عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَنَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا أَعْفَرَانٌ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا تَوْبًا مَسَّهُ وَرُسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا تَوْبًا مَسَّهُ وَرُسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا

۲۹۸۔ یکی بن کی اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عید، زہری، حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محرم تعامہ باندھے،اورنہ بارانی کوٹ اوڑھے اور نہ پہنے ،اورنہ عمامہ باندھے،اورنہ بارانی کوٹ اوڑھے اور موزے بھی نہ پہنے گریے کہ جسے ورس اور زعفران لگا مو،اور موزے بھی نہ بہنے مگریے کہ جسے ورس اور زعفران لگا مو،اور موزے بھی نہ بہنے مگریے کہ جسے ویاس چیل نہ ہو تووہ

(۱) جج کالغوی معنی ارادہ کرنا ہے اور شرع معنی ہیہ ہے کہ جج کے مہینوں میں بیت اللّٰداور عرفات و منیٰ میں مخصوص افعال یعنی طواف، سعی، و قوف وغیر ہادا کئے جائیں۔

(۲) عمائم سے مراد ہر ایسی چیز کی ممانعت ہے جو سر کو ڈھانپ دے جیسے ٹو پی پٹی وغیر ہ للبذاحالت احرام میں سر کسی بھی کپڑے سے ڈھانپنا ممنوع ہے کپڑاسلا ہوا ہو یاسلا ہوانہ ہو۔

الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

٩٩٠ - وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا فَلَيْلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا فَلَيْنِ بِرَعْفَرَان أَوْ وَرْسِ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ عَلَيْلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ فَلْيَلْبَسِ النَّحْقَيْنِ وَلْيَقَطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ * فَلَيْنِ الْكَعْبَيْنِ * وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهُ مَنَا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ الرَّبِيعِ الْرَهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ بَعْنِي أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِرِ الرَّبِيعِ الْمَعْرَانِيُّ وَقُلْكُ مِنَا اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعْنِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعْنِي الْمُحْرِمُ عَنْ جَابِرِ الْمَعْقِلُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَسُلَمَ وَهُو وَالْحُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ * وَسُلَمْ وَهُو وَالْحُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ * وَالْحُومَ * وَالْحُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْمُومَ وَاللَّهُ عَنْ يَعْمِولَ الْمُحْرِمَ * وَالْمُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْمُولُ الْمُحْرِمِ * وَالْمُولُ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ * وَسُلَمُ وَهُو وَالْمُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِنْوَارَ لَمْ الْمُحْرِمِ عَنْ الْمُحْرِمِ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَلَمُ الْمُ وَالْمُعْرَالُ وَلَا الْمُ الْمُ الْمُ الْعُلْمُ الْمُعْلِقُ وَالْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ

انہیں کاٹ کر پہنے کہ وہ ٹخنوں سے پنچے ہو جائیں۔

۲۹۹۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، عبداللہ بن دینا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز ہے منع فرمایا ہے کہ محرم زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کیٹر اپنے اور فرمایا کہ جس کے پاس تعلین نہ ہوں وہ خفین پہن لے اور دونوں کو مخنوں کے بنچے سے کاٹ دے۔

موس یکی بن یکی اور ابوالر بیج زہر انی اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں ارشاد فرمارہ سے تھے کہ پاجامہ اس کے لئے ہے جس کے پاس نعلین نہ ہوں، اور موزہ اس کے لئے ہے جس کے پاس نعلین نہ ہوں، یعنی محرم ہو۔

(فائدہ)امام مالک اورامام ابو حنیفہ کے نزدیک پاجامہ اگر اس کی ہیئت کے ساتھ احرام میں پہن لے گاتودم واجب ہے اور موزوں کواگر کاٹ دیا جائے تو ائمکہ اربعہ کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ کی طرف جو وجوب فدید کا قول منسوب ہے اس کی صاحب ر دالمختار نے تردید کی ہے اور اس منسوبیت کو خلاف ند ہب بتایا ہے اور یہی چیز ملاء علی قاریؓ نے شرح مشکلوۃ میں تحریر فرمائی ہے۔واللہ اعلم۔

٣٠١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرِ حِ و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

رُ ٣٠٠ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْ يَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَم

۱۰۳- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) ابو غسان رازی، بہنر، شعبه، عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم سے سنااور آپ عرفات میں خطبہ فرمارہے تھے اور بقیہ حدیث بیان فرمائی۔

۳۰۱ ابو بکر بن ابی شیبه، سفیان بن عیینه (دوسری سند) یجیل بن یجیل، مشیم (تیسری سند)، ابو کریب، و کیع، سفیان (چو تھی سند) علی بن خشرم، عیسلی بن یونس، ابن جریج (پانچویں سند) علی بن حجر، اساعیل، ایوب، عمرو بن دینار رضی الله تعالی عنه صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حِ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ بهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةً وَحْدَهُ *

٣٠٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِر رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ *

٣٠٤- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةً عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثْرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثُّوْبِ فَنَظُرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوق وَاخْلُعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ *

سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی راوی نے بھی شعبہ کے علاوہ میدان عرفات میں خطبہ دینے کو بیان نہیں کیا۔

۳۰۰۳۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تعلین نہ پائے وہ موزے پہن کے اور جو تہبند نہ پائے وہ یا جامہ پہن لے۔

سم • سوبه شیبان بن فروخ ، ہمام ، عطاء بن الی رباح ، صفوان بن یعلی بن امیہ اینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوِ ااور آپ جعر انہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خو شبولگی ہوئی تھی یا فرمایااس پر کچھ زر دی کااثر تھااور اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے میرے عمرہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ میں اس میں کس طرح کروں؟اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یر وحی نازل ہونے لگی،اور آپ نے کپڑااوڑھ لیااور یعلی کہتے تھے کہ میری آرزو تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت آپ پروحی نازل ہور ہی ہو، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیا تم حاہتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کی حالت میں دیکھو، پھر حضرت عرر نے کیڑے کا کونااٹھادیا، میں نے آپ کودیکھاکہ آپ ہانیتے تھے اور خرائے لیتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہاکہ جیسے جوان اونٹ ہانیتا ہے جب وحی پوری ہو گئی تو آپ نے فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے اور فرمایا کہ زردی کااثر دھوڈالواورا پنے عمرہ میں وہی کروجو اینے حج میں کرتے ہو۔ (فا کدہ)معلوم ہوا کہ محرم کوخو شبولگانا،اور سلا ہوا کپڑا پہنناحرام ہے اوران کاازالہ اوراس کا فیدیہ ازاکر ناضروری ہے۔واللہ اعلم،

۳۰۰۵ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطاء، صفوان بن یعلی رضی الله تعالی عنه این والد سے روایت کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آپ جمر انه میں تحصاور میں نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کے پاس موجود تھا اور وہ سائل جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خو شبو لگی ہوئی تھی، اور اس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور اس پر بھی میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور اس پر بھی میں نے خو شبو لگار کھی ہے، نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که عمرہ میں وہی افعال بجالا وُجوکہ تم اپنے جج میں بجا لاتے ہو، اسنے کہا کہ میں اپنے سے کیڑے اتار ڈالوں، اس خو شبو کو دھو دوں تو رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے اس سے فرمایا کہ جو افعال تم اپ جج میں کرتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں

۲۰ سرزہیر بن حرب،اساعیل بن ابراہیم (دوسری سند) عبد بن حمید، محمہ بن بحر،ابن جریج (تیسری سند) علی بن خشرم، عسیٰی بن جریج، عطاء، صفوان بن یعلی بن امیه، یعلیٰ، حضرت عمررضی الله تعالیٰ عنه سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں نبی اگرم صلی الله علیہ وسلم کووجی نازل ہونے کے وقت دیکھوں، پھر جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم جعر انہ میں تھے، اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم بعر انہ میں تھے، اور کہ اسے میں ایک گیڑے سے سایہ کیا گیاتھا، کہ اسے میں ایک شخص آیا جس نے ایک جبہ بہنا ہواتھا اور اس کہ اسے میں ایک جبہ بہنا ہواتھا اور اس کے بارے میں کیا تھم فرماتے ہیں جو عمرہ کا ایک جبہ میں احرام باند ھے اور اس پر خوشبو گلی ہوئی ہوئی ہو، تورسول الله صلی الله علیہ وسلم نے بچھ دیر اس کی جانب دیکھا اور خاموش ہوگئے، پھر آپ پروجی نازل ہونا شروع ہوئی. پھر حضرت عمرضی الله تعالیٰ وسلم نے بیلی بن امیہ کو اشارہ کیا کہ آؤ، یعلیٰ آئے اور اپنا سر آپ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ عنہ نے بیلی علیہ صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹرے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی الله علیہ کیٹر

٥، ٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاء عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجَعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتُ يَعْنِي جُبَّةً وَهُو مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ لَكُنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ لَكُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَالَ أَنْوَعَ فَقَالَ فَي عَمْرَتِكَ *

٣٠٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْوَاهِيمَ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بُّنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِبنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوابُّ قَدْ أُطِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُل أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ

وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہاہے اور آپ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں، پھر آپ سے وہ کیفیت دور ہو گئی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے جوابھی مجھ سے عمرہ کا حکم دریافت کرتا تھا، چنانچہ اس آدمی کو تلاش کیا گیا، پھراسے لایا گیا تورسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ بیہ جو خو شبو ہے اسے تین مرتبہ دھوڈالو

اوراپنے اس جبہ کوا تار د واور اپنے عمرہ میں وہی افعال واعمال بجا

لاؤجواپنے حج میں بجالاتے ہو۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۷ • ۳ ـ عقبه بن مکرم عمی، محمد بن رافع، و ہب بن جریر بن حازم، بواسطه اپنے والد، قیس، عطاء، صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی

(فائدہ) معلوم ہواکہ بیہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھااس لئے اتناہی فرمادیناکافی ہوا۔

الله عليه وسلم كي خدمت ميں آيااور آپاس وقت جعر انه ميں تھے اور اس نے عمرہ کا حرام باندھ رکھا تھااور اس کی داڑھی اور سریر زردی گئی ہوئی تھی اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھااور اس نے عرض کیا، یار سول اللہ! میں نے عمرہ کا حرام باندھاہے اور میں اس حال میں ہوں جس میں آپ دیکھتے ہیں، آپ نے فرمایا ا پنا جبہ اتار دواور زر دی دھو ڈالو اور جو افعال تم حج میں کرتے تھے وہی عمرہ میں کرو۔ ۰۸ ۳۰ اسحاق بن منصور، ابو على عبيدالله بن عبدالمجيد، رباح

بن ابن معروف، عطاء، صفوان تبھی یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مخص آیاجو جبہ پہنے ہوئے تھااوراس پر خو شبو لگی ہو ئی تھی اور عرض کیایار سول اللہ میں نے عمرہ کااحرام باندھاہے تو ار کان عمرہ کس طرح ادا کروں؟ آپ ٔ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیااور حضرت عمرؓ آپؑ پر پر دہ کئے ہوئے تھے اور حضرت عمرٌ کی عادت تھی کہ جب آپؑ پر وحی نازل ہوتی

الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بلَّكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزعْهَا ۖ ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تُصْنَعُ فِي حَجِّكَ * ٣٠٧- وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمِ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ قَأَلَا حَدَّثَنَا

وَهْبُ بْنُ جَرِيرً بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَّا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاء عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيِّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النّبيُّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتُهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كَنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ * ٣٠٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا

أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوق فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ

يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلَّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أُحِبُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أُحِبُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ النَّوْبِ فَلَمَّا الْوَحْيُ أَنْ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ حَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ بالثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ حَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ بالثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ بالثَّوْبِ فَنَظَرْتُ أُنْفِ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ النَّهُ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ النَّعُمْرَةِ فَقَامَ النَّرِعُ عَنْكَ النَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ النَّرِعُ عَنْكَ النَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ النَّائِلُ آنِفًا عَنِ حَبِّلًا فَي حَجِّلًا فَي حَجِّلًا فِي حَجِّلًا فَي عَنْكَ اللَّهُ الْمَائِلُ الْمَلْوِلُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمَائِلُ الْمُعُلِلُ الْمِي اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُلْلَا الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِلَ الْمُؤْلِلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الللَّهُ الْمُؤْلِقُ

(٣٦) بَابِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ * وَ٣٠٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ دِينَارِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ هَمُّا قَالَ وَقَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْمُدَحْقَةَ وَلِأَهْلِ الْمَامِ الْمُنَاذِلِ وَلِأَهْلِ الْمُعَلِّ لَهُنَّ لَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَيَى عَلَيْهِنَّ الْمُنَاذِلِ وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فَاللَّهُ مَنْ أَولَا لَوْمَ وَلَاهُنَ وَلِمَنْ أَيْكُولُ الْمُعَمِّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ أَولِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتّى كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتّى الْمُلْ مَكَةً يُهلُونَ مِنْهًا *

تو پردہ کرتے، میں نے عرص کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جس وقت آپ پروحی نازل ہو تو میں اپناسر آپ کے ساتھ کیڑے میں کرلوں، جب وحی نازل ہونی شر وع ہوئی تو حضرت عرص کیڑے کیڑے کیڑے سے پردہ کر لیا، چنانچہ میں آیا اور میں نے اپناسر آپ کیڑے ساتھ کیڑے میں داخل کر دیا اور آپ کو دیکھا جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہوگئ تو آپ نے فرمایا ابھی جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا وہ کہاں گیا، چنانچہ وہ شخص کھڑ اہوا، آپ نے فرمایا اپنے اس جبہ کواتار دواور اپنی اس خوشبو کو دھوڈ الواور اپنے عمرہ میں وہی افعال کر وجو جے میں کرتے ہو۔ اپنے عمرہ میں وہی افعال کر وجو جے میں کرتے ہو۔ باب اب کا مواقیت جے!

۳۰۹ کی بن کی اور خلف بن ہشام اور ابوالر بیج، قتیبہ، جماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات مقرر کی اور شام والوں کے لئے جفہ اور اہل نجد کے لئے قرن، اور یمن والوں کے لئے جفہ اور اہل نجد کے لئے قرن، اور یمن والوں کے لئے ہیں جو کہ والوں کے لئے ہیں جو کہ وہاں رہتے ہوں اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آئیں، خواہ جج کاارادہ رکھتے ہوں یاعمرہ کا، اور وہ لوگ جوان مواقیت سے اس طرف رہنے والے ہیں ان کا مقام احرام بینامسکن ہے، حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام با ندھیں۔

۱۳۱۰ ابو بحر بن ابی شیبہ، یجی بن آدم، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے جفہ، اور اہل شام کے لئے جفہ، اور نجد کے رہنے والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائی ہے اور فرمایا بیہ مواقیت مذکورہ بالا باشند وں کے لئے ہیں اور ہر اس شخص کے ئے جو کہ دوسر ہے ممالک کا

عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةً *

٣١١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْن قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ * وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ * عَمْرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَن ٢١٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمْرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَن اللَّهُ عَنْ أَبِي رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي مَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَن اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي رَسُولَ اللَّهُ عَنْ أَبِي وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ الشَّامِ مِنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُ الشَّامِ مِنْ الْمُدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنْ أَبْهُ وَسُلَّمَ قَالَ يُهِلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنْ قَرْن قَالَ ابْنُ

وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلُمُ * الْجَبَرَنَا الْبِنُ مَا اللهِ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْبِنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الْبِن شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِي سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِي اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ مَلَّى اللهُ عَنْهُ مَا لَهُ اللهُ عَنْهُ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةً وَهِي وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةً وَهِي اللهُ عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ مَا اللهِ اللهِ اللهِ يُنْ عُمَرَ رَضِي الله عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي الله عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ اللهِ يَعْمَرَ رَضِي الله عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ وَسُولَ اللهِ اللهُ عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ وَسُولَ اللهُ عَنْهُما وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ

عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ان مواقیت پر ہو کر آئے،اور حج یاعمرہ کاارادہ رکھتے ہوں،ہاں جوان مواقیت سے اد ھر رہنے والے ہوںان کامیقات وہی ہے جہاں سے وہ چلا ہے حتی کہ مکہ والوں کے لئے مکہ مقام احرام

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۳۱۱ یکی بن یکی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جفہ سے ،اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے ،اور حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات بہنچی ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یکملم سے اپنااحرام باندھیں۔

کہ میں والے یہ وہ اپنہ ہوتا ہے۔

اسر زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام کے رہنے والے جحفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے احرام باندھیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بات بیان کی گئ اور میں یان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بات بیان کی گئ اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والے یکملم سے احرام باندھیں۔

ساس کر ملہ بن میخی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے اور شام والوں کی مہیعہ یعنی جفہ ہے، اور نجد والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت ہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والوں کی احرام ہیں ہے۔

گاہ یکملم ہے۔

الماس یخی بن یخی بن ایوب، قتیبه ، ابن حجر ، اساعیل بن جعفر ، عبدالله بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنها سے سنا که فرماتے تھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مدینه والوں کو حکم دیا که وہ ذوالحلیفه سے احرام باند صیس ، اور شام کے رہنے والے حجفه سے اور خجر کے رہنے والے قرن منازل سے ، اور حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں که مجھے یہ بھی عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں که مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے که آپ نے ارشاد فرمایا که یمن کے رہنے والے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یمن کے رہنے والے بیکملم سے احرام باند ھیں۔

۱۳۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جرتے، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، کہ میں نے سنا، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۱۷۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، محمد، ابن جرتی ابوالز بیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ان سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا توانہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مدینہ والوں کی علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے، اور دوسر اراستہ جحفہ ہے، اور عراق کے رہنے والوں کی احرام گاہ ذات عرق ہے اور نجد کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ یک کے کہ میں کے رہنے والوں کی احرام گاہ یک کے کہ کے دیتے والوں کی احرام گاہ یک کے درہنے والوں کی احرام کے درہنے والوں کی درہنے کے درہنے درہنے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ *

٣١٤ - حَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَرُوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ رَسُولُ اللَّهِ عُمْرَ رَسُولُ اللَّهِ عَمْرَ رَسُولُ اللَّهِ عَمْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْحُحْفَةِ مِنْ قَرْن وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَخْبِرْتُ أَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْحُحْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَخْبِرْتُ أَقْلُ وَيُهِلُّ أَهْلُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُ أَهْلُ اللَّهُ مِنْ يَلَمْلَمَ *

٥ ٣١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أَخْبَرَنِي أَبُو النُّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ النَّهِ مَنْ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ مَنْهُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ ذَاتِ مُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ ذَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعَرَاقِ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنَ مِنْ يَلَمْلَمَ *

(٣٧) بَابِ التَّلْبِيةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا * وَمِنْ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ وَمِنْ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَمْرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ اللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهُمَا يَرِيدُ فِيهَا لَبَيْكَ لَلَهُ بَنُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَبَيْكَ لَلَهُ إِنْ الْمَعْمَلُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

٣١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةً عَنْ سَالِم بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةً بْن عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذًا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْحَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ * ٣١٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي

باب (۳۷) تلبیه (۱)،اس کاطریقه اوروفت

۱۳۱۷۔ یخیٰ بن یخیٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا کہ "اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے "، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماان شریک نہیں ہوں، میں حاضر ہوں اور جملائی تمام تیرے ہاتھ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ ہوں اور جملائی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، اور رغبت اور عمل تیری کی طرف ہے "۔

١٨ ٣١٨ محمد بن عباد، حاتم بن اساعيل، موسىٰ بن عقبه، سالم بن عبدالله بن عمر، نافع مولى عبدالله، حمزه بن عبداللهُ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ر سول الله صلی الله علیه وسلم جب اینی او نتنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ کولے کر مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سید ھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک کہی، چنانچہ فرمایا میں حاضر ہوں،اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں،سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک، تیرا کوئی شریک نہیں،اور حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بیہ تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ ہے اور ناقع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمااس کے ساتھ یہ کلمات اور زائد فرمالیا کرتے تھے میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں،ر غبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔ ١٩٩ محمد بن متنيٰ، يحيٰ بن سعيد ، عبيدالله ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تلبیہ کو

(۱) تلبیہ سے مراد لبیك اللّٰهم لبیك الخ ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کاجواب ہے جس کاذکر قر آن کریم کی اس آیت میں ہے" واذن فی الناس بالحج"۔

نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

٣٢٠ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلُةً بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أُخْبَرَنِي يُونَسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَوُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتُوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أُهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يُهِلُّ بإهْلَال رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَّاء الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

ر سول الله صلی الله علیه وسلم کے دہن مبارک سے سیکھاہے، پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

• ٣٢٠ حرمله بن يجييٰ، ابن و هب، يولس، ابن شهاب، سالم بن . عبداللہ بن عمراینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ر سول الله صلى الله عليه وسلم سے سنا تلبيه كہتے ہوئے، تلبيه کہہ رہے تھے کہ میں حاضر ہوں،اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں،اور ان کلمات سے زائد نہیں کہتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ذوالحلیفه میں دور کعت نماز پڑھی، پھر جب آپ کی او نٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے قریب آپ کو لے کر سید ھی کھڑی ہو گئی، توان ہی کلمات سے آپ نے لبیک کہی، اور عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ، رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ان ہی کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے اور کہتے تھے، میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں،ر غبت اور عمل تیری طرف ہے۔

(فاکدہ) تلبید کے معنیٰ ہیں، کہ سر میں گوندیا خطی یامہندی ڈالے کہ جس سے بال جم جائیں، احرام سے قبل خوشبولگانے میں کوئی مضاکقہ خہیں، اور آپ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں جو کہ اہل مدینہ کی میقات ہے جا کر پڑھی اور شبح تک وہیں قیام کیااور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دور کعت احرم کی پڑھ کر تلبیہ کہااور بہی علاء حفیہ کا مختار ہے اور جس روز آپ مدینہ منورہ ہے روانہ ہوئے وہ ہفتہ کا دن تھا اور ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ نئے شنبہ کا دن تھا غرضیکہ حافظ ابن قیم نے زادالمعاد میں اس چیز کے متعلق آیک مفصل بحث بیان کی ہے اور آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے جج اور عمرہ دونوں کا اپنے مصلے ہی پرسے تلبیہ پڑھا، اور چو نکہ آپ بار بار لبیک کہتے تھے اس لئے جس نے جہال سے سناو ہیں سے بیان کر دیااور احرام آپ کا حج قر ان افراد اور تمتع سے افضل زاکد روایتیں اس پر صراحة دلالت کرتی ہیں (زاد المعاد) میں کہتا ہوں کہ یہی علماء حفیہ کا مختار ہے کہ حج قر ان ، افراد اور تمتع سے افضل نے ، (ہدایہ)۔

٣٢١ - وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَكَ اللَّهِ صَلَّى لَكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيُقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيْقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُو لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُو لَكَ يَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُو لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بَالْبَيْتِ *

(٣٨) بَاب أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

٣٢٧- حَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُلْمَى مَالِكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِى ذَا الْحُلَيْفَةِ *

٣٢٣ وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَكُذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ * بَابِ بَيَانِ اَنَّ الْإَفْضَلَ اَنْ يُحْرِمَ حِيْنَ قَامَ بِهِ مَكَى مَكَةً لَا تَنْهُمُ اللَّهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَةً لَا تَبْعِيثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَةً لَا مِنْ عَنْدِ الشَّعَلَ مَتَوَجِّهًا إِلَى مَكَةً لَا اللَّهُ مَنَّةً لَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَنَّةً لَا مَنْ مَكَةً لَا مَنْ مَكَةً لَا عَلَى مَكَةً لَا عَلَيْهِ مُنْ مَا أَلَى مَكَةً لَا عَلَيْهِ مِنْ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ الْعَلَى مَكَةً لَا عَلَيْهِ مِنْ مِنْ عَنْهُ مَلَى مَلَى اللَّهُ مَلَّى اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ مَا أَلَّهُ مُنْ مَا أَلَا مِنْ عَلَيْهِ مِنْ مَلَا اللَّهُ مَا إِلَى مَنْ عَنْهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا مِنْ عَلَيْهِ مَا مِلْهُ مَا اللَّهُ مَا مَا أَلَاهُ مَا مَا مَا مَا مُنْ مَا مُعَلِّهُ مَا اللَّهُ مَا مِنْ مَا الْعَلَيْمَ مِنْ الْمَا الْمَا مِنْ مُنْ مُ الْمَالَةُ مَا اللَّهُ مَا مِنْ مَا مُؤْمِلُهُ اللَّهُ مَا مَا مُعْمَا مِلْمَا مِلَا الْمَا مِنْ اللَّهُ مَا مَا مُعَلِيْهُ مِلَا اللَّهُ مَا مَا اللَّهُ مُنْ مَا مُعْلَاهُ الْمَا مِنْ مَا الْمَا مِلْمَا مِلَا مِنْ ا

عَقَبَ الرَّكْعَتَيْنَ *

۳۲۱ عباس بن عبدالعظیم العنبری، نضر بن محدیمای، عکرمه بن عمار، ابوز میل، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مشر کین مکہ لبیک لاشر یک لک کہتے تھے تورسول الله صلی الله علیہ وسلم فرماتے تھے، تمہارے لئے خرابی ہو، یہیں تک رہنے دو، یہیں تک رہنے دو، یہیں تک رہنے دو، گمروہ یہ بھی کہتے تیراایک شریک ہے کہ اے الله تو اس کامالک ہے اور وہ کی کامالک نہیں، غرضیکہ یہی کہتے جاتے سے اور وہ کی کامالک نہیں، غرضیکہ یہی کہتے جاتے سے اور یہت الله کامالک تبیس، غرضیکہ یہی کہتے جاتے سے اور یہ کامالک تبیس، غرضیکہ یہی کہتے جاتے سے اور بیت الله کامالک تبیس، غرضیکہ یہی کہتے جاتے سے اور بیت الله کامالک کی خاتے سے اور بیت الله کامالک کی حاتے ہے۔

باب (۳۸) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا تھم۔

٣٢٢ أي ي بن يجي ، مالك، موسى بن عقبه ، حضرت سالم بن عبد الله النهول نے عبد الله الله عبد الله الله الله عبد الله الله عبد الله على الله فرمایا، به بیداء تمهاراو ہی مقام ہے جہاں تم رسول الله صلی الله عليه وسلم پر جھوٹ باند صلح ہو، آپ نے معجد ذوالحلیفه کے علاوہ اور کسی جگہ سے لبیک (تلبیه) نہیں فرمائی۔

۳۲۳ قتیه بن سعید، حاتم بن اساعیل، موئ بن عقبه، سالم کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا ہے جس وقت کہا جاتا کہ احرام بیداء ہے ہے تو فرماتے وہی بیداء جس کے متعلق تم رسالت مآب صلی اللہ علیه وسلم پر جھوٹ اور افتراء باند ھتے ہو، رسالت مآب صلی اللہ علیه وسلم نے تو تلبیه (لبیك باند ھتے ہو، رسالت مآب صلی اللہ علیه وسلم نے تو تلبیه (لبیك کا لہ ملیك الح کہنا) نہیں کہا مگر اس در خت کے پاس سے جب اللّٰهم لبیك الح کہنا نہیں کہا مگر اس در خت کے پاس سے جب کہ آپ کا اونٹ، آپ کوسیدھالے کر کھڑ اہوا۔

باب (۳۹) جب سواری مکه کی جانب متوجه ہو کر کھڑی ہو جائے اس وقت احرام باند هناافضل پر صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٣٢٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْن جُرَيْجِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَّا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَن رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجِ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ (١) وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصُّبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأُوا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ*

٣٢٥- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ

٣٢٣ _ يخيٰ بن يخيٰ، مالك، سعيد بن ابي سعيد مقبري، عبيد بن جر بجے نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے کہا کہ اے عبدالر حمٰن میں حمہیں جار باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں سے اور کسی کو کرتے نہیں دیکھا، حضرت ابن عمر نے فرمایا ابن جریج وہ کیا ہیں،وہ بولے اول پیہ ہے کہ تم کعبہ کے کونول سے رکن میانی کے علاوہ اور کسی کوہاتھ نہیں لگاتے، نیزتم نعال سبتی پہنتے ہو،اور تیسرے یہ کہ میں نے آپ کو دیکھاہے کہ آپ داڑھی زعفران وغیرہ کے ساتھ رنگتے ہواور میں نے آپ کو دیکھاہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تولوگ تو جا ند دیکھ کر تلبیہ شر وع کر دیتے ہیں اور آپ یوم الترویه لیعنی آٹھ ذوالجج کو تلبیہ کہتے ہیں، عبداللہ بن عمر بولے، سنو!ار کان کے متعلق تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوان کے رکنوں کے علاوہ جو کہ یمن کی طرف ہیں کسی کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھااور رہانعال سبتی کا پہننا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں، تو میری بھی آرزوہے کہ ویسے جوتے پہنوں، اور داڑھی کازر در نگنا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواس سے ریکتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اس طرح رنگنے کو پیند کر تا ہوں اور رہا تلبیہ تو میں نے ر سول الله صلى الله عليه وسلم كو نهين ديكها كه آپ نے تلبيه كها ہو مگر جب آپ کی او نٹنی آپ کولے کر کھڑی ہو گئی۔

۳۲۵۔ ہارون بن سعیدایلی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط،عبید بن جر تکے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(۱) یعنی آپ تمام کونوں کا اسلام نہیں کرتے صرف دو کونوں کا استیلام کرتے ہیں ایک رکن یمانی کا دوسرے جمر اسود کا۔ پھر جمر اسود کا استلام چوہنے کے ساتھ جھونے کے ساتھ یاہاتھ کے اشارہ سے ہو تاہے جبکہ رکن یمانی کا استیلام جمہور کے ہاں صرف ہاتھ کے چھونے "سے ہو تاہے چوہنے یا اشارہ کرنے سے نہیں۔ پھر ان میں سے جمر اسود والے کونے کو دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک جمر اسود کی دوسر ی اس کے بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی حاصل ہے باتی دو کونوں کو یہ فضیلت بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی حاصل ہے باتی دو کونوں کو یہ فضیلت بھی حاصل نہیں کونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں یہ کونے اس جگہ پر نہیں تھے۔

قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجِ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِي اللّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجِّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجِّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ عَشَرَةً مَنْكَ أَرْبَعَ خِصَال وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلّا فِي خِصَال وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلّا فِي قِصَّةٍ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رَوَايَةَ الْمَعْنَى إِلّا فِي قَصَّةٍ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رَوَايَة الْمَعْنَى إِلّا فِي فَلَدُ كُرَهُ بِمَعْنَى سِوَى ذِكْرِهِ إِيّاهُ *

٣٢٦-وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيًّ بِنُ مُسْهِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

٣٢٧ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ عِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً *

رَمِّمُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بُنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً *

وَ مَدَّ تَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّ ثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبْدِ عُبَرَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ بَاتَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ

نے جے اور عمرہ میں تقریباً بارہ مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کا ساتھ دیا ہے، غرضیکہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن میں نے آپ سے چار باتیں دیکھی ہیں، اور پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، مگر تلبیہ (لبیک، لبیک) پکارنا کے بارے میں مقبری کی روایت کے خلاف بیان کیا ہے اور مضمون فد کورہ بالا روایت کے برخلاف خلاف بیان کیا ہے اور مضمون فد کورہ بالا روایت کے برخلاف ہے۔

۳۲۶ ابو بکر بن ابی شیبه ، علی بن مسهر ، عبید الله ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھااور آپ کو آپ کی او نمنی مقام ذوالحلیفه میں سید ھی لے کر کھڑی ہو گئی ، تب آپ نے تلبیه پڑھا۔

۲ سے ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمہ، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب کہ آپ کی او نمٹنی آپ کوسید ھی لے کر کھڑی ہوگئی۔

۳۱۸ حرملہ بن کیجیٰ، ابن و جب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ مخترت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام ذی الحلیفہ میں اپنی او نٹنی پر سوار ہوئے اور پھر جب وہ آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

۳۲۹ حرملہ بن میکی، احمد بن عیسی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے جج میں مسجد ذی الحلیفہ میں رات گزاری اور پھر آپ نے اسی مسجد میں نماز

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا *

(٤٠) بَابِ اِسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْمِسْكِ الْإِحْرَامِ فِي الْمِسْكِ وَالسَّتَحْبَابِهِ فِي الْمِسْكِ وَانَّةُ لَا بَاس بِبَقَاءِ وَبيْصِهِ *

٣٣٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

پڑھی۔

باب (۴۰) احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے، اور مشک کے استعال کرنے کا استخباب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضا گفتہ نہیں۔ اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضا گفتہ نہیں۔ ۱۳۳۰ محمد بن عباد، سفیان، زہری، عروه، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے جب آپ نے احرام باندھا، خوشبولگائی، اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے خوشبولگائی، اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے خوشبولگائی۔

(فا کدہ)احرام سے قبل خو شبولگانامتحب ہےاوراس کے اثر کا باقی رہنا جائز ہے ، تمام صحابہ کرام اور تابعین اور فقہااور جمہور محد ثین کا یہی مسلک ہےاور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعداگر خو شبولگائی جائے تواس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ،واللّٰداعلم (نووی جلداصفحہ ۳۷۵)۔

٣٣١- وَحَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حَمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

وَلِحِلهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالبَيْتِ * ٢٣٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَهَ وَعَنْ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ * وَلَحِلّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

٣٣٣- وَحَدَّنَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُنِ عُنِهُ عَنْ عُبَدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلّهِ وَلِحُرْمِهِ * اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلّهِ وَلِحُرْمِهِ *

ا ۳۳ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح بن حمید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باند ھنے کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باند ھنے کے وقت آپ کے احرام کے لئے اپنے ہاتھ سے خوشبولگائی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے قبل خوشبولگائی۔

سسر یکیٰ بن یکیٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے کے احرام کے لئے آپ کے احرام باند صنے سے قبل خو شبولگایا کرتی تھی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے پہلے۔

سسس ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باند صنے کے وقت خوشبولگائی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٣٣٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرُوةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرُوةَ وَالْقَاسِمَ بُنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرُوةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرُوةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَت طَيَّبْتُ مُنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ رَسُولَ اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامٍ *

٣٣٣ مر بن حاتم، عبد بن حميد، ابن حاتم محمد بن بكر، ابن جر تج، عمر بن عبد الله بن عروه، عروه، قاسم، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کے حجتہ الوداع میں ایخ ہاتھوں سے آپ کے احرام کھو لئے اور احرام باندھنے کے لئے ذریرہ خوشبولگائی۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ ذریرہ ایک قشم کی خوشبوہ،جوہندہے آتی ہے۔

٣٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْء طَيَّبْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدً حُرْمِهِ قَالَت بأَطْيبِ الطَّيبِ الطَّيبِ *

حَرْمِهِ قَالَتُ بَاطَيْبِ الطَّيْبِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أُطَيِّبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ * بَأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ * بَأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ * بَأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ ثُمَّ يُحْرِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ ثُمَّ يُحْرِمُ وَ ثُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَالْمُعُولُومِ عَلَيْهِ وَالْمُعُولُومُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُعُولُومُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُوا اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَ

باطيبِ مَا اَفَدِرَ عَلَيْهِ قَبَلَ اللَّهِ عَدْمُ مَمْ يَحْرِمُ مَمْ يَحْرِمُ مَ يَحْرِمُ اللَّهِ عَدَّنَا ابْنُ اللَّهِ عَدْ أَبِي الرِّجَالُ عَنْ أَبِي الرِّجَالُ عَنْ أُبِي الرِّجَالُ عَنْ أُبِي الرِّجَالُ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتُ طَيَّبُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيَّبُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَوْلُ الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَرَامُ اللَّهُ عَلَيْلُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْعَلَمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

ُ ٣٣٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، زہیر بن حرب، ابن عیبینہ ، سفیان ، عثمان بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا کہ تم نے احرام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی خو شبو لگائی تھی، فرمایا سب خو شبوؤں سے عمرہ خو شبو

(یعنی مشک) _

۳۳۳ - ابوکریب، ابو اسامہ، ہشام، عثمان بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب خوشبوؤں سے بہتر خوشبولگاتی تھی، جبکہ آپ ملتے تھے، آپ کے احرام سے پہلے، پھر آپاحرام باند ھتے تھے۔

۳۳۷۔ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، ابوالرجال بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبولگاتی تھی، آپ کے احرام باند صفے کے وقت، اور احرام کھولنے کے وقت، طواف افاضہ سے قبل وہ عمدہ خوشبوجو میں یاتی۔

۳۳۸ یکیٰ بن یخیٰ اور سعید بن منصور اور ابور بیع اور خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، منصور ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُور عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَن الْأُسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبيص الطِّيبِ فِي مَفْرِق رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيبُ إحْرَامِهِ * ٣٣٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و َقَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكُأْنِي أَنْظُرُ إِلَى وَبيصِ الطّيبِ فِي مَفَارِق رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ * ٣٤٠ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا

مَسْرُوقَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأُنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبيص الطّيبِ فِي مَفَارِق رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّي* ٣٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونَسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسُودِ وَعَنْ مُسْلِم عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُّ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ٣٤٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّار قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنَّ الْحَكَم قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأُسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبيصِ الطّيبِ فِي مَفارق رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * ٣٤٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

نے بیان کیا کہ اس وقت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خو شبو کی چمک محسوس کرر ہی ہوں، در آنحالیکہ آپ ً محرم تھے،خلف راوی نے یہ تہیں بیان کیا کہ آپ محرم تھے بلکہ یہ کہاہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی خو شبو تھی۔

٩ ٣٣٠ يچيٰ بن سيجيٰ، ابو بكر بن ابي شيبه اور ابو كريب، ابو معاویه ،اعمش ،ابراہیم ،اسود ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں رسول الله صلی الله علیه و سلم کی مانگ مبارک میں خو شبو کی چیک محسوس کرر ہی ہوں اور آپ لبيك اللهم لبيك كهدر بي بيں۔

۰ ۲۰ سـ ابو بكر بن ابي شيبه ، ز هير بن حرب، ابو سعيد اشج، و كيع، اعمش،ابواتصحٰی،مسروق،حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان فرمایا کہ گویا میں خو شبو کی چیک رسول الله صلی الله علیه وسلم کی مانگ مبارک دیکھ رہی ہوںاور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

ا ۱۳ سا ـ احمد بن يونس، زهير، اعمش، ابراهيم، اسود اور مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ گویا میں محسوس کر رہی ہوں،اور و کیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۲ مس محمد بن متنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ گویا میں رسول اکرم صلی الله عليه وسلم کي مانگ مبارک ميں خو شبو کي چيک د مکھ رہي تھي، اں حالت میں کہ آپ محرم تھے۔

٣٣٣ - ابن نمير، بواسطه اين والد، مالك بن مغول،

مَالِكُ بْنُ مِغْوَل عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسُودِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وبِيصِ الطّيبِ فِي مَفَارِق كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وبِيصِ الطّيبِ فِي مَفَارِق رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو مُحْرِمٌ * مَحْمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ إِسْحَقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَقَ ابْنَ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ ابْنَ اللَّهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ ابْنَ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَلَكَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَة رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَحِدُ ثُمَّ أَرَى وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَكَ * رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَكَ * وَسِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَكَ * وَبِيصَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ *

٥ ٣٤٥ - وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَن الْأَسُودِ قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِي اللَّهُ عَنْهَا كَأَنِي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِق رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

٣٤٦ - و حَدَّثَنَاه إسْحُقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الطَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ١٤٧ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَائِشَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللّه عَنْهَا قَالَت كُنْتُ أُطَيِّبُ النّبِيَّ صَلّى رَضِي اللّه عَنْهَا قَالَت كُنْتُ أُطَيِّبُ النّبِيَّ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكُ *

٣٤٨- وَحَٰدَّثَنَا سَغِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو

عبدالرحمٰن بن اسود، اسود، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں خوشبو کی چک رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی تھی اور آپ محرم تھے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رس ساولی، ابراہیم بن مسل سات بن منصور سلولی، ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابحاق سبیعی، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، ابن اسود، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب احرام کاارادہ فرماتے تواجیمی سے انجیمی خوشبوجو پاتے وہ لگاتے، اس کے بعد تیل کی چمک آپ کے سرمبارک اور داڑھی میں دیکھتی۔

۳۵ سر قتیبه بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبدالله، ابراجیم، اسود، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنهاسے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں مشک کی چبک رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی ہوں اور آپ محرم تتھے۔

٢ ٣ ٣ سر اسحاق بن ابراجيم، ضحاك بن مخلد، ابو عاصم، سفيان،

حسن بن عبیداللہ ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت حدیث نقل کی گئی ہے۔

۷ ہم ۱ ۔ احمد بن منیع ، یعقوب دور تی ، ہشیم ، منصور ، عبدالرحمٰن بن قاسم ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں ، انہول نے بیان کیا ، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باند صنے سے پہلے اور یوم النحر کو آپ کے طواف افاضہ کرنے سے قبل آپ کے ایسی خوشبو گئی کہ جس میں مشک ہو تاتھا۔

۳۴۸ سے سعید بن منصور، ابو کامل، ابو عوانہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ

عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَ مَا أُحِبُ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَ مَا أُحِبُ أَنْ أَفْعَلَ فَقَالَ مَا أُحِبُ أَنْ أَفْعَلَ فَقَالَ مَا أُحِبُ أَنْ أَفْعَلَ فَلَكَ فَلَا مَا أُحِبُ أَنْ أَفْعَلَ فَلَكَ فَلَا مَا أُحِبُ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانِ أَحْبُ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانِ أَحْبُ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانِ أَحْبُ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانِ أَحْبُ أَنْ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتَ عَائِشَةُ أَنَا وَسَلَّمَ عِنْدَ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُمَ عَنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُمَ عَنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُمَ مَحْرِمًا أَنْ أَعْلَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُ عَلَى فَيْنَا فَي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُ مَا أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْ أَنْهُ فَي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْ أَعْلَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْدَ إِلَى إِنْ أَوْمَ الْمَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا أَنْهُ إِلَى أَنْهُ أَمْ أَصَابَعَ مُحْرَمًا أَنْهُ أَلَيْهُ إِلَى أَلَوْلَ اللَّهُ عَلَى إِنْهُ إِلَى أَنْهُ أَلَاهُ أَنْهُ إِلَنَا أَنْهُ أَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا أَنْهُ أَلْمُ أَلَاهُ أَلِي إِلَنَا أَلْهِ أَلَاهُ أَنْهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَا أَنْهُ أَلَالَ أَلَاهُ أَلَاقًا أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَالَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاقًا أَلَاهُ أَمْ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَالَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلِهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَلَاهُ أَ

٣٤٩ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ مَعْبَةُ الْمُنْتَشِرِ قَالَ مَعْبَةُ الْمُعْبَةُ رَضِي اللَّهُ مَعْقَدُ بُنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللِهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ

٣٥٠ وَحُدَّ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصبِحَ مُطلِيًا بِقَطِرَانِ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا أَحُبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَالَ فَدَخلتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَ فَدَخلتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَالْتُ طَيبًا وَسَلَّى اللَّهُ عَنْهَا مَنْ فَالَتْ طَيبًا رَسُولَ اللَّهِ ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصبَحَ مُحْرِمًا
 مَحْرِمًا *

بن عمرٌ سے ایسے مخص کے متعلق دریافت کیاجو کہ خو شبولگائے اور پھر صبح کواحرام باندھے، انہوں نے فرمایا، کہ میں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتا کہ صبح کواس حال میں احرام باندھوں کہ خو شبو حھاڑ تا ہوں، اس سے میرے نزدیک تارکول ملنا بہتر ہے، پھر میں حضرت عاکشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیااور ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ مجھے یہ چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ صبح کواحرام باندھوں اور اپنے اوپر یہ خو شبو جھاڑ تا ہوں، اگر میں اپنے اوپر تارکول مل لوں تو میرے نزدیک یہ خو شبولگانے سے زیادہ بہتر ہے، حضرت عاکشہ میرے نزدیک یہ خو شبولگانے سے زیادہ بہتر ہے، حضرت عاکشہ کے وقت آپ کے خو شبولگائی، آپ نے اپنی تمام ازواج کے وقت آپ کے خو شبولگائی، آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کی اور پھر صبح کواحرام باندھا۔

٣٩٣٠ يكى بن حبيب حارثى، خالد بن حارث، شعبه ، ابرا بيم بن محمد بن منتشر، بواسطه اپنے والد، حضرت عائشه رضى الله تعالى عنها سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا که میں رسول اکرم صلى الله علیه وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی، پھر آپ سب از واج مطہر ات سے صحبت فرماتے تھے، اور صبح کو احرام باند ھے تھے اور خوشبو آپ سے جھڑتی تھی۔

۱۳۵۰ ابو کریب، و کیج، مسعر، سفیان، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے سنا، فرمارہ ہے تھے کہ تارکول مل کر صبح کرنامیر ہے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں صبح احرام کی حالت میں اس طرح کروں کہ خوشبو مہک رہی ہو، چنانچہ میں حضرت عائشہ کے پاس چلا گیا، اور ابن عمر کا فرمان نقل کیا، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبولگائی، اس کے بعد آپ نے اپنی تمام ازواج مطہر ات سے صحبت فرمائی، اور پھر صبح احرام کی حالت میں گی۔

(٤١) بَابِ تَحْرِيمِ الْمَاكُولِ الْبَرِيِّ عَلَي الْمُحْرِم بِحَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بهمَا * ٣٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُنْ عَلَى مَالِكٍ عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أُنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ *

(فا ئدہ) جنگلی گدھالیعنی گور خرز ندہ بھیجاتھا،اس لئے آپ نے واپس کر دیا۔ ٣٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ

رُمْح وَقَتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حِ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حِ و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِح كَلَّهُمْ عَن الزُّهْرِيِّ بهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ

وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةً أَخْبَرَهُ * ٣٥٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ *

٤ ٥٣- وَ حَدَّثَنَا لَّأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْر عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى

باب (۱۲) محرم کے لئے جنگل کا شکار کھیلنے کی

١٥ سر يحييٰ بن يحييٰ، مالك، ابن شهاب، عبيدالله بن عبدالله، ا بن عباسٌ ، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی الله علیه وسلم کوایک جنگلی گدها مدیه میں دیااور آپ مقام مقام ابواء یا ودان میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ا نہیں وہ واپس کر دیا، جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کا ملال ویکھا توار شاد فرمایا کہ ہم نے کسی اور جہ سے واپس تہیں کیا، فقط اس لئے کہ ہم نے احرام باندھ رکھا

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۳۵۲ یکیٰ بن مجیٰ بن محمد بن رمح، قتیبه ،لیث بن سعید ، (دوسر ی سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اینے والد، صالح زہری ہے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدینة پیش کیا، جس طرح مالک نے روایت کیا، لیث اور صالح کی حدیث میں ہے کہ صعب بن جثامہ نے اسے خبر دی۔

۵۳ سے بیچیٰ بن بیچیٰ، ابو بکر بن ابی شیبه ، عمر و ناقد ، سفیان بن عیبینہ ، زہری ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ (پھر بعد میں) گور خر کا گوشت میں نے ہدینۃ آپ کو

۵۴ سرابو بکر بن ابی شیبه ،ابو کریب،ابو معاویه ،اعمش ، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر ، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر ہدیہ

الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ *

٣٥٥- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنِ ٱلْحَكَمِ حِ و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْن جُبَيْر عَن ابْن عَبَّاس رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةِ مَنْصُورِ عَنِ الْحَكَمُ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ حَثَّامَةَ إِلَى النَّبِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجْلَ حِمَارٍ وَحْشَ وَفِي رَوَايَةِ شُعْبَةً عَن الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشَ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي روَايَةً شُعْبَةً عَنْ حَبيبٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارٍ وَحْشِ فَرَدَّهُ *

میں بھیجا،اور آپ محرم تھے، تو آپ نے واپس کر دیااور ار شاد فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو یہ ہدیہ تم سے قبول کر لیتے۔

۵۵ سار نیجی بن میجی ، معتمر بن سلیمان ، منصور ، حکم (دوسر ی سند) محمد بن مثنیٰ،ابن بشار، شعبه، حکم (تیسری سند)، عبیدالله بن معاذ، بواسطه این والد شعبه، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ، حضرت تحکم رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صعب بن جثامه رضی الله تعالی عنه نے رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کی خدمت مبار که میں گور خر کاایک پیر مدیه میں بھیجا اور شعبہ کی روایت میں تھم منقول ہے، کہ آپ کی خدمت میں گور خرکی سرین تجیجی، کہ جس ہے خون شکِ رہا تھا،اور شعبہ کی روایت میں حبیب سے منقول ہے کہ رسالت ، ماب صلی الله علیه وسلم کی خد مت میں گور خر کاایک حصه بھیجا، کیکن آپ نے واپس کر دیا۔

(فائدہ)غرضیکہ ہر صورت میں ہدیہ دینے کی کوشش کی گئی مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیااور باتفاق علمائے کرام محرم کے لئے جنگل کا شکار کرناحرام ہے اور اگر محرم خود شکار نہ کرے اور نہ اس کا حکم کرے ،اور نہ اس پر د لالت اور اشارہ کرے اور نہ شکار کرنے والے کی اعانت اور مد د کرے تواس صورت میں اس کے لئے شکار کا گوشت کھانا صحیح ہے۔ چنانچہ ابو قبادہؓ کی روایت جوابھی آرہی ہے اس پر دال ہے۔واللّٰداعلم۔

٣٥٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِم عَنْ طَاوُس عَن ابْن عَبَّاس رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا ۚ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ ۗ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاس يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْم صَيْدٍ أُهَّدِيَ إِلَى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْم صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا

۳۵۷ ز میر بن حرب، یحییٰ بن سعید ، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے مر وی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبدالله بن عباسؓ نے انہیں یاد د لایا کہ تم نے اس شکار کے گوشت کے متعلق کیا بتایا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواحرام کی حالت میں مدینة دیا گیا تھا،انہوں نے کہاشکار کا ا یک عضو ہدیہ میں دیا گیا تھا مگر آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھاتے کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بيں۔

لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ * ٣٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِح بْن كَيْسَانَ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةً يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةً يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْش فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرمِينَ نَاولُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكُمَةٍ فَطَعَنْتُهُ برُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ *

عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ فِيمَا عَلَى مَالِكٍ مِنْ أَبِي النَّصْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَى إِذَا مَعْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَى إِذَا مَعْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَى إِذَا كَانَ بَعْضَ طَرِيقٍ مَكَّةً تَحَلَّفَ مَعْ أَصْحَابٍ كَانَ بَعْضَ طَرِيقٍ مَكَّةً تَحَلَّفَ مَعْ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِ فَرَأَى حِمَارًا لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُو غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحُشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَكُلَ عَلَيْهِ فَا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَبُوا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمُحَهُ فَأَكِلَ عَلَيْهِ فَلَاهُ فَأَكَلَ مَا فَقَدَلَهُ فَأَكَلَ

۵۷ سر قتیبه بن سعید، سفیان، صالح بن کیسان، (دوسری سند) ابن ابی عمر ، سفیان ، صالح ،ابو محمد مولی ،ابی قیاده ، حضرت ابو قنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم میدان قاحہ میں پہنچے اور بعض حضرات ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم، اتنے میں میں نے دیکھا، کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں،جب میں نے دیکھا تووہ ا یک گور خرتھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اور اپنا نیزہ لیااور سوار ہوا، میر اکوڑاگر پڑا تومیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اور وہ محرم تھے، کہ میر اکوڑااٹھاد و،انہوں نے کہاخدا کی قشم ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کریں گے، پھر میں نے اتر کر کوڑالیا، اور سوار ہوا،اوراس گور خر کو جا کر پکڑلیا، وہ ٹیلے کے پیچھے تھا، پھراس کے نیزہ مارا اور اس کی کو تجییں کاٹ ڈالیس اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا، کسی نے کہا کھاؤ، اور کوئی بولا، مت کھاؤ، اور رسول اکرم صلی الله علیه وسلم ہمارے آگے تھے، تومیں نے اپنا گھوڑا بڑھایا، اور آپ تک پہنچا، آپ نے فرمایا،وہ حلال ہے کھالو۔

۳۵۸ کی بن کیلی، (دوسری سند)، قتیه، مالک، ابولفظر، نافع مولی ابی قاده، حضرت ابو قاده رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کے ساتھ تھے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کے ساتھ سے بیب مکہ کے کسی راستے پر پہنچ تواہبے چند محرم ساتھیوں کے ساتھ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے بیجھے رہ گئے، اور یہ غیر محرم تھے، چنانچ انہوں نے ایک گور خرد یکھا، اور اپ گدھے پر سوار ہوئے، اور اپ ساتھیوں سے کوڑا مانگا، تو سب نے پر سوار ہوئے، اور اپ ساتھیوں سے کوڑا مانگا، تو سب نے ویت ساتھیوں سے نیزہ مانگا، کسی نے نہیں دیا، چنانچ انہوں نے خود لے لیا، اور گھوڑا دوڑایا اور اس گور خرکو مارلیا، رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے بعض صحابہ گور خرکو مارلیا، رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے بعض صحابہ گور خرکو مارلیا، رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے بعض صحابہ

مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ *

٣٥٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِي أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحُشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ النَّصْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ النَّصْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ وَي حَدِيثِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ وَي مَعَكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ *

٣٦٠- وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْن أبي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ أَبِي قَتَادَةً قَالَ أَنْطَلَقَ أَبِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقة فَانْطُلُقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْض إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَار وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُهُ فَاشَّعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ

کرام نے اس سے کھایا،اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک کھانا ہے،جواللہ تعالیٰ نے تنہیں کھلایا ہے۔

۳۵۹ - قتیبہ ، مالک ، زید بن اسلم ، عطاء بن بیار ، حضرت ابو قادہ اسلم کی سے ابوالنضر کی روایت کی طرح منقول ہے مگر زید بن اسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ کیا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے۔

۲۰ ۳۰ مالح بن مسمار السلمي، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ليچيٰ بن ابي کثير، حضرت عبدالله بن ابو قياده ر ضي الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے احرام باندھ رکھا تھااور ابو قیادہ نے نہیں باندھا تھا،اور رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ دستمن مقام غیقہ میں ہے، چنانچہ ر سول الله صلى الله عليه وسلم روانه ہوئے اور میں اپنے ساتھیوں میں تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہننے لگے، میں نے دیکھا توسامنے ایک و حشی گدھاتھا، میں نے اس پر حملہ کیااور اس پر نیزہ مار کر اسے روک دیااور اپنے ساتھیوں سے مدد جاہی مگر کسی نے مدد نہیں کی، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا،اور اس بات کا خدشہ ہوا کہ کہیں راستہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹ نہ جائیں ،اس لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر تاہوا چلا، بھی اپنے گھوڑے کو دوڑا تااور بھی قدم بہ قدم چلاتا که اندهیری رات میں مجھے بنی غفار کاایک شخص ملا، میں نے اس سے یو جھا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے ہیں؟اس نے کہا کہ میں نے آپ کو مقام تعہن میں چھوڑا ہے،اور مقام سقیامیں آپ دو پہر کو تھہریں گے،میں آپ سے

خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

٣٦١- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْن مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةً فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْر فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةً فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأُواْ حُمُرَ وَحْش فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةً فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُواً فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَ نَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْم الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةً لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْش فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةً فُعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَأُ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْء قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحُمِهَا * ٣٦٢- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ و حَدَّثَنِي

ملااور عرض کیا کہ بارسول اللہ آپ کے اصحاب آپ پر سلام و ر حمت تصحیح ہیں،اور انہیں خوف ہے کہ دستمن انہیں آپ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے لہٰذاان کا انتظار کیجئے، میں نے کہایا ر سول الله میں نے شکار کیاہے اور اس میں کچھ میرے یاس بچاہوا ہے تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، کھاؤاور وہ سب محرم تھے۔ ١١ سر ابوكامل جحدري، ابو عوانه، عثمان بن عبدالله بن موہب، عبداللہ بن ابی قادہ اپنے والدے لقل کرتے ہیں کہ ر سول الله صلی الله علیه وسلم حج کے ارادہ سے نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے، آپ نے بعض صحابہ کوایک طرف موڑ دیا، اور ان میں ابو قنادہؓ بھی تھے، آپؓ نے فرمایاتم ساحل کے کنارہ سے چلواور مجھ سے آگر ملو ، حسب الحکم وہ ساحل بحریر چل دیئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑنے لگے تو ابو قنادہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا، چلتے چلتے ابو قنادہ کو چند گور خر نظر آئے،انہوں نے ان پر حملہ کر دیااور ایک گور خرکی ان میں ہے کو نجیس کاٹ دیں، سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم نے گوشت کھایااور ہم تو محرم تھے، چنانچہ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا، جب رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوئے، توانہوں نے عرض کیا، یار سول اللہ مم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابو قبّادہؓ نے احرام نہیں باندھاتھا، چنانچہ ہم نے چند گور خر د کیھے،اور ابو قباد ہؓ نے ان پر حملہ کر دیااور ایک کی کو نچیس کاٹ ڈالیں، ہم سب اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم شکار کا گوشت کھارہے ہیں،اور ہم محرم ہیں، چنانچہ اس کا باقی گوشت لیتے آئے، آئے نرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا؟ یااس کی جانب کسی کااشارہ کیا تھا؟ سب نے عرض کیا، نہیں، آپ نے فرمایا توباقی گوشت بھی کھالو۔ ۳۲۲ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبه، (دوسری سند) قاسم بن ز کریا، عبیدالله، شیبان، حضرت عثمان بن عبیدالله سے اسی

الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحِدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحِدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَعْبَهُ وَسَلَّمَ المَيْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَعْبَهُ لَا يَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ أَصَدْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةً لَا شَعْبَةً لَا أَعْنَتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةً لَا أَدْرِي قَالَ أَعْنَتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ *

٣٦٣ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةً أَنَّ أَبَاهُ رَضِي اللّهُ عَنْهُ عَبْدُ اللّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةً أَنَّ أَبَاهُ رَضِي اللّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ غَزُوةَ الْحُدَيْبِيةِ قَالَ فَأَهَلُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي وَسَلّمَ غَزُوةَ الْحُدَيْبِيةِ قَالَ فَأَهَلُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي وَسَلّمَ غَزُوةَ الْحُدَيْبِيةِ قَالَ فَأَهَلُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي وَسَلّمَ غَزُوةً الْحُدَيْبِيةِ قَالَ فَأَهَلُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشَ فَأَطْعَمْتُ أَنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَيْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ فَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ أَنَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَّ عَنْدَنَا مِنْ أَنَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَ عَنْدَنَا مِنْ أَنَهُ أَنَهُ أَنَا عُمْرَةً عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَ عَنْدَنَا مِنْ أَنَا أَنَهُ أَنَ عَنْدَانًا مِنْ أَنْهُ أَنَهُ أَنَّهُ أَنِهُ أَنَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنَّهُ أَنَا عَمْ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَأَنْبَأَتُهُ أَنْ أَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَا أَنْبَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَا أَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهُ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهُ و اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهُ وَسُولَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمَ عَلَيْهُ وَسُلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَلَلْهُ اللّهُ عَلَيْهُ و اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كَلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ * ٣٦٤ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ فَضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ فَضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةً مُحِلِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةً مُحِلِّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا *

٣٦٥- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَقُ عَنْ جَرِيرٍ الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَقُ عَنْ جَرِيرٍ الْأَحْوِيرِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ جَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ

سند کے ساتھ روایت ہے اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایاتم میں ہے کی نے اس کا شکار کیا جائے، یااس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے اشارہ کیا، یامد د کی، یاتم نے شکار کیا،اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مدد کی فرمایا،یا شکار کیا فرمایا۔

سرا سرام، یجی ، عبدالله بن ابی قاده، حضرت ابو قاده رضی الله بن سلام، یجی ، عبدالله بن ابی قاده، حضرت ابو قاده رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں که انہوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ غزوه حدیبیه کیا توسوائے ان کے سب نے عمره کا احرام باندھ لیا، چنانچه میں نے گور خرکا شکار کیا، اور ایخ ساتھیوں کو کھلایا اور وہ محرم تھے، پھر میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو بتلایا که الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو بتلایا که مارے پاس اس کا بچاہوا گوشت موجود ہے تو نجی اگر م صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که اسے کھاؤ، اور وہ سب احرام علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که اسے کھاؤ، اور وہ سب احرام باند ھے ہوئے تھے۔

سال میں سے احد بن عبدہ ضمی، فضیل بن سلیمان نمیری، ابو حازم، حضرت عبداللہ بن ابی قادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور سب محرم تھے اور ابو قادہ غیر محرم تھے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں سے بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اس میں سے بچھ ہے، انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اس میں سے بچھ ہے، انہوں نے کہا ہاں ہمارے پاس اس کا بیر ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام نے اسے لیا اور کھالیا۔

۱۵ سار ابو بکر بن ابی شیبه، ابوالاحوص (دوسری سند) قتیبه، اسحاق، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، حضرت عبدالله بن ابی قباده سے روایت کرتے ہیں کہ ابو قبادہ محرم لوگوں کی ایک جماعت

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةً قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةً فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةً مُحِلِّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَلْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالَ هَلْ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُلُوا *

٣٦٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ خُرُمْ فَأَهْدِي لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةً بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ خُرُمْ فَأَهْدِي لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةً رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ تَورَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةً وَقَلَ مَنْ تَورَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةً وَقَلَ أَكَلْنَاهُ مَعْ رَسُولِ طَلْحَةً وَقَلَ مَنْ تَورَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ *

(٤٢) بَابِ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ

قَتْلَهُ مِنَ الدَّوابِ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ * الْأَيْلِيُ الْمَاوِنُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُ وَهُبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَعِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَعِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَعِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُنَاسِقٌ لَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرَمِ الْحِدَاقُةُ وَالْغَرَابُ وَالْحَرَمِ الْحِدَاقَةُ وَالْغَرَابُ وَالْحَرَمِ الْحِدَاقَةُ وَالْغَرَابُ وَالْحَرَمِ الْحِدَاقُةُ وَالْعَرَابُ لِلْقَاسِمِ وَالْمَلَ أَنْ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ الْمَعْرَالَةُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ وَالْمَائِقَ الْمَاتِقَ الْمَعْتُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاتِهُ لِلْمَا الْمَعْرَالَةُ الْمَاسِمِ الْمَعْرِلُهُ اللَّهِ الْمَعْمَلِ لَهَا اللَّهُ الْمَاسِمِ الْمَاسِمِ الْمَدَالَ الْمَاسِمِ لَعْتُ لَا الْمَاسِمِ اللَّهُ الْمَاسِمِ الْمَاسِمِ اللَّهُ الْمُ اللَّهِ اللَّهُ الْمَاسِمِ اللَّهُ الْمَاسِمِ الْمَلْمَ اللَّهُ الْمَاسِمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَاسِمِ اللَّهُ الْمَاسِمِ الْمَاسِمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَاسِمِ الللَّهُ الْمَاسِمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الللَّهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ

عربيك المعين الله عَلَمْ اللهِ عَكْرِ اللهِ اللهِ اللهِ عَدَّتُنَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَدَّتُنَا

میں تھے،اور ابو قیادہ خود غیر محرم تھے،اور حدیث بیان کی،اور اس میں بیہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیااس کی طرف تم میں سے کسی نے اشارہ کیا ہے؟ یا تم میں سے کسی نے اس چیز کا حکم دیاہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں،یار سول اللہ، آپ نے فرمایا تو کھالو۔

۱۳۱۷ - زہیر بن حرب، یکی بن سعید، ابن جرتی محمد بن منکدر، معاذ بن عبدالر حمٰن بن عثان تیمی رضی الله تعالی عنه این والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم احرام کی حالت میں حضرت طلحہ بن عبیدالله رضی الله تعالی عنه کے ساتھ تھ، حضا نجانچہ انہیں ایک پر ندہ ہدیہ میں دیا گیا، اور طلحہ سور ہے تھے، ہم میں سے بعض نے کھالیا، اور بعض نے پر ہیز کیا، جب طلحہ بیدار ہوئے تو ان کا ساتھ دیا جھوں نے کھایا تھا، اور کہا کہ ہم نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔ باب (۲۲) محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور عبر محرم میں جانوروں کا مار ناحلال ہے!

۱۳۱۷ ہے۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ سے کہ چار جانور فاسق ہیں جو کہ چل اور حرم میں قتل کئے جاتے ہیں، چیل، فاسق ہیں جو کہ چل اور حرم میں قتل کئے جاتے ہیں، چیل، کوا(۱) چوہااور پھاڑ کھانے والاکتا، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے قاسم سے کہا سانپ کے متعلق فرمائے، توانہوں نے کہا کہ اس کے ذلیل ہونے کی وجہ سے اسے قتل کیا جائے۔

۲۸ ۳- ابو بکربن ابی شیبه، غندر، شعبه، (دوسری سند) ابن

(۱) کوے سے ایساکوامر ادہے جو گندگی کھا تاہویاملی جلی غذا کھا تاہو،وہ کواجو صرف دانے کھا تاہووہ مراد نہیں ہے۔

غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةً ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ الله عَنْ عَائِشِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَواسِقُ لَيُقْتُلُنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالله عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَواسِقُ لَيُقْتُورُ وَالْحَدَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْخُدَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحَدَمِ الْحَيَّةُ وَالْخُدَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحَدَمِ الْحَدَيَّةُ وَالْخُدَيَّةُ الله عَلَيْهِ وَالْحَدَمِ الْحَدَيَّةُ وَالْحُدَيَّةُ وَالْعُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحَدَمَ وَالْحُدَيَّةُ وَالْحُدَيَّةُ وَالْخُدَابُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّةُ وَالْحَدَمَ الله وَالله وَالْحَدَمُ وَالْحُدَيَّةُ وَالْعُورُ وَالْحُدَيَّةُ وَالْحَدَمُ الله وَاللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

٣٦٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرُوةً حَمَّادُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرُوةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحَدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

٣٧٠- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَة وَ أَبُو كُريْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
 ٣٧١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْها قَالَت عَنْ عَرْوَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ *
 فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ أَلْكُلْبُ الْعَقُورُ *
 وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

٣٧٢- وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْإِسْنَادِ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَ عَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدْمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدْمِ ثَنَمَ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

يُّرِبِي وَحَدَّثَنِي أَبُو الطُّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اللهِ عَنِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْن

مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، قاده، سعید بن مستب، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، پانچ چیزیں فاسق ہیں، جنہیں حِل اور حرم میں قتل کیا جائے، (۱) سانپ، (۲) سیاہ کوا، (۳) چوہا (۴) کاٹ کھانے والا کتا، (۵) اور چیل (حل بیرون حرم، حرم اندرون حرم)۔

۳۱۹ - ابوالر بیج زہرانی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ این والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں کہ جنھیں جِل اور حرم میں قبل کیا جائے، بچھو، چوہا، چیل، کوااور کا شنے والا کتا۔

۰۷سر ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابن نمیر ، ہشام ہے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

اے س۔ عبیداللہ بن عمر قوار بری، یزید بن زریع، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں جو کہ حرم میں قتل کئے جائیں، چوہا، بچھو، چیل، کوااور کالئے والاکتا۔

۳۵۳ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری نے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذادینے والے جانوں کاحل اور حرم میں قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر بقیہ حدیث بزید بن زریع کی روایت کی طرح نقل کی۔

ساے سے ابوالطاہر ، حرملہ ،ابن وہب، یونس ،ابن شہاب، عروہ بن زبیر ، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے 100

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزَّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ *

٣٧٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْعَقْرَبُ وَالْعَوْرُ الْعَقْرَبُ وَالْعَرَابُ وَالْعَرَمِ وَالْعَرَابُ وَالْعَالُ الْمُنَا الْمِنْ الْعِي عُمَرَا وَالْعَرَابُ وَالْعَرَابُ وَالْعَالَ الْمُنْ الْعَلَى مَنْ اللّهُ عَلَى الْعَلَالَ الْمُ الْعَلَى مَنْ اللّهُ الْعَلَالُ اللّهُ الْعَلَالُ الْعَلَى مَنْ اللّهُ الْعَلَى الْعَلَالُ الْمُؤْمِرُ وَالْعَلَالُ الْمُؤْمِلُونَ وَالْعَلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعُولُ وَالْعُلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعَلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعُلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعُولُ وَالْعُلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعَلَالُ الْعُلَالُ الْمُؤْمِلُ وَالْعُولُ وَالْعُولُ وَالْعُلُولُ وَالْعُلُولُ الْمُؤْمِلُ وَالْمُؤْمِلُ اللّهُ عَلَى مَا عَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ اللّهُ الْعُلْمُ اللّهُ الْعُلْمُ اللْعُلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْعُلْمُ اللّهُ الْمُعُلِمُ ا

فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ * وَمَّلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرْجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْغُرَابُ وَالْخُرابُ وَالْحَدْأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

٣٧٦ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوابِ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوابِ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إَحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أُو أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْعَوْرَ وَالْغُرَابَ *

٣٧٧ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ موذی ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کر دیاجائے، (۱) کوا، (۲) چیل (۳) کاٹ کھانے والا کتا، (۴) بچھو، (۵) چوہا۔

۷۵ سار زہیر بن حرب، ابن افی عمر، سفیان بن عیدینہ، حضرت سالم اینے والد رضی اللہ تعالی عنہ سے رسالت مآب سلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ حرم اور احرام میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، چوہ، کچھو، کوا، چیل، کاٹ کھانے والا کتا، اور ابن عمر نے اپنی روایت میں کہاہے کہ اشہر حرم اور احرام میں۔

20 سے حرملہ بن کیجی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبدالللہ، حضرت عبدالللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہاز وجہ نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں کہ سب موذی ہیں، ان کے مار نے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، بچھو، کوا، چیل، چوہ، کا ب

۲۷سراحمہ بن یونس، زہیر، زید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہے ایک شخص نے دریافت کیا کہ محرم کون سے جانور مار سکتا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہر ات میں ہے ایک نے بتایا کہ آپ نے چوب، بچھو، چیل، کاٹ کھانے والا کتااور کوے کومارنے کا حکم دیا۔

ے کے سے شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، زید بن جبیر سے روایت

عَوَانَةً عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلُ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُو مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَنْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْعَقُربِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ وَالْفَارَةِ وَالْعَلَاةِ أَيْضًا *

٣٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَيْسَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَالُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَالُ مَنْ الدَّوْلَ اللَّهُ أَلَى اللَّهُ وَالْحَلَقَ وَالْحَلَّمُ وَالْحِدَاقُهُ وَالْعَقُورُ *

٣٧٩ - وَحَدَّنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّنَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعِ مَاذَا سَمِعْتَ أَبْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ الدَّوَابِ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ الدَّوَابِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَلَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِ لَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ لَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ

وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَ بُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

٣٨٠ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَلِيٌ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزيدُ بْنُ

هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَّاء عَنْ

نَافِع عَن ابْن عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا عَن النَّبيِّ

کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں انسان کون کون سے جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ازواج مطہرات میں سے ایک نے بیان کیا کہ آپ کا ہے کھانے والے کتے، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور بیان کیا کہ نماز میں بھی مارے جائیں۔

۱۳۷۸ کے بین کیجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ محرم کوان کے قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو اور چوہا اور کائے کھانے والا کتا۔

9 سے ہارون بن عبداللہ، محد بن بکر، ابن جرتی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا، کہ تم نے حضرت ابن عمر سے کیا سنا کہ جن جانوروں کو حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے؟ تو مجھ سے نافع نے کہا کہ عبداللہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے تھے کہ پانچ جانورا یسے ہیں، کہ ان کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں، کوا، چیل، بچھو، کائے کھانے والا کتا۔

۱۹۸۰ قتیبه، ابن رمح، لیث بن سعید (دوسری سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسهر (چوشی سند) ابن نمیر، بواسطه این والد، عبید الله (پانچویی سند) ابو کامل، حماد، ابوب (چیشی سند) ابن مثنی، یزید بن بارون، یجی بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهمار سالت مآب صلی الله علیه و سلم سے مالک اور ابن جریج کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، اور ان راویوں میں سے کسی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، اور ان راویوں میں سے کسی فیم عن نافع، عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سمعت النبی صلی الله علیه و سلم کے الفاظ بیان نہیں کئے، مگر صرف ابن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافعٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ

جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَقَ * سَهُلٍ حَدَّثَنِيهِ فَضُلُ بْنُ سَهُلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بَنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الْعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْعَلَامُ عَلَيْهِ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعِلْمُ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَلَامُ اللَّهُ الْعَلَامُ الْعَلَيْمِ اللْعَلَامُ اللَّهُ الْعَلَامُ الْعَلَيْمِ الْعَلَامُ الْعَلَامُ الْعَلَامُ اللّهُ الْعَلَامُ اللّهُ الْعَلَيْمِ الْعَلَيْمُ الْعَلَامُ الْعَلَمْ عَلَيْهِ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلَامُ الْعَا

وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

٣٨٢ وَحُدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخِرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ اللَّهِ بْنَ عُمْرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسٌ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسٌ مَنْ وَالْفَلْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّهُ لِيَحْيَى * وَاللَّهُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى *

(٤٣) بَابِ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانَ قَدْرِهَا *

٣٨٣ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ حَ و حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحدِّثُ يَعْنِي بَنِ

جریج نے، اور اس چیز میں ابن اسحاق نے ان کی متابعت کی ہے۔

۱۸سد فضل بن سہل، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، نافع، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ ہے تھے کہ پانچ جانوروں میں سے جو نسا بھی حرم میں قتل کیا جائے، اس کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، پھر حسب سابق روایت نقل کی۔

۱۳۸۲ یکی بن یکی بن ایوب، قتیبه، ابن حجر، اساعیل بن جعفر، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علی الله علی الله علی وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنھیں کوئی اگر حالت احرام میں بھی قتل کر دے، تواس کے قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہ، کا کے کھانے والا کتا، کوا اور چیل اور یہ الفاظ یجی بن یجی کی حدیث کے ہیں۔

باب (۳۳) تکلیف کے لاحق ہو جانے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدید کا واجب ہونااوراس کی مقدار۔

۳۸۳ عبیداللہ بن عمر قوار بری، حماد بن زید، ابوب، (دوسری سند) ابوالر بیچ، حماد، ابوب، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، حضرت کعب بن عجر ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقُوارِيرِيُّ قِدْر لِي و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَعُمْ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَعَلَى وَعَلَى وَعَلَى عَوَامٌ رَأْسِكَ قَالَ عَلَى وَعَمْ ثَلَاثَةَ أَيّامٍ أَوْ أَطْعِمْ قَالَ نَعْمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيّامٍ أَوْ أَطْعِمْ فَلَا تَقَالَ أَيُوبُ فَلَا اللَّهُ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكُ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَيُوبُ فَلَا أَدُري بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأً *

٨٤ - حَدَّ أَنِي عَلِي بْنُ حُحْرٍ السَّعْدِي وَزُهَيْرُ بِنُ حَحْرٍ السَّعْدِي وَزُهَيْرُ بِنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *
 عُلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

٥٨٥- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَدِيً عَنِ ابْنِ عَوْنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةً الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بهِ أَذْى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بهِ أَذْى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَأَتَنْتُهُ فَقَالَ ادْنُهُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ابْنُ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُوْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُوْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ

صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ * ٣٨٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ

أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكِ

قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

عَوْن وَأَظُنَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ

تشریف لائے، اور میں اپنی ہانڈی کے پنیج آگ جلا رہا تھا (قوار بری نے قِدرٌ کالفظ بولا اور ابوالر بیج نے برمۃ کا، معنی ایک بیں) اور جو ئیں میرے چہرے پر چلی آر ہی تھیں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے سر کے کیڑوں نے تمہیں بہت ستار کھاہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا تو سر منڈ ادواور تین دن روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، یا ایک قربانی کرو، ابوایوب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپ نے پہلے ابوایوب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپ نے پہلے کون سی چیز فرمائی۔

۳۸۴ علی بن حجر سعدی، زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۸۵ میر بن مثنی ابن ابی عدی ابن عون ، مجابد ، عبد الرحل ابن ابی لیلی ، حضرت کعب بن عجره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ بیہ آیت ، "فمن کان مریضًا او به اذی من راسه "الخ ، میرے ہی حق میں نازل ہوئی ، میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا، قریب آؤ، میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا، کیا تہ ہیں جو کیں بہت ستاتی ہیں ؟ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میر اگمان جو کیں بہت ستاتی ہیں ؟ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میر اگمان ہے ، انہوں نے کہا، جی ہاں! پھر آپ نے مجھے صدقہ ، روزہ ، قربانی میں جس میں سہولت ہو، دینے کا حکم فرمایا۔

۱۳۸۸ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جو کیں جھڑ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم اپناسر منڈادو،اوریہ آیت میرے،ی حق میں نازل ہوئی یعنی جو تم میں سے بیار ہو،یااس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈادے) تو اس کا فدیہ روزے ہیں، یا صدقہ، یا (اور وہ سر منڈادے) تو اس کا فدیہ روزے ہیں، یا صدقہ، یا

مُريضًا أَوْ بهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكِ) فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقُ بَفَرَق بَيْنَ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكُ مَّا تَيَسَّرَ * بَفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ أَبِي عُمرَ وَحُميْدٍ وَحَدَّنَا مُحَمَّدُ بَنُ أَبِي عَنْ مَحَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي لَيْلَى صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي عَنْ مَعَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي لَيْلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُو بَالْحُدَيْبِيةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُو بَالْحُدَيْبِيةِ تَعْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُو بَالْحُدَيْبِيةِ تَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُو بَالْحُدَيْبِيةِ تَعْنَى وَجُهِهِ فَقَالَ تَحْدِ وَالْقَمْ لَيْ تَهَا إِنْ الْمَعْمُ وَالْمَ فَاعْلَى فَاعْلِ وَالْمَوْقُ أَلَاثُهُ أَلَى الْمَاكَ وَالْمَالُ فَاعْلَى فَاعْلَى فَاعْلَى فَاعْلَى فَاعْلَى فَاعْلَى فَعَمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمُ وَالْمَوْقُ أَلَاثُهُ أَلَاثُهُ أَلَاثُهُ أَلَانَةً أَلَامٍ أَو انْسُكُ نَسِيكَةً وَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَو اذْبَحْ شَاةً *

٣٨٨ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُجْرَةً الرَّحْمَنِ بْنِ عُجْرَةً وَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةً آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ صُمْ ثَلَاثَةً آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ *

٣٨٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عُنْ عَبْدِ

قربانی، تورسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تین دن کے روزے رکھو، یا ایک ٹوکراچھ مسکینوں پر خیرات و صدقہ کرو،یاجو میسر ہووہ قربانی کرو۔

سر ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجی، ایوب، حمید، عبدالگریم، مجاہد، ابن ابی لیلی، کعب بن عجر ہرضی اللہ تعالیٰ عنه عبد الکریم، مجاہد، ابن ابی لیلی، کعب بن عجر ہرضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں سخے، اس وقت تک مکہ مکر مہ میں داخل نہیں ہوئے تھے، اور میں احرام کی حالت میں بیٹھا ہوا، ہانڈی کے نیچے آگ جلار ہا تھا اور جو ئیس میرے سرسے حجر کر منہ پر آر بی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گزرے، اور فرمایا کیا یہ گئڑے مہمیں تکلیف نہیں دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، سر منڈ ادو، اور حچھ مسکینوں کوایک فرق کا کھانا تو آپ نے فرمایا، سر منڈ ادو، اور حچھ مسکینوں کوایک فرق کا کھانا روزے رکھو، یا قربانی کرو، ابن ابی نجیح کی روایت میں قربانی کی بجائے یہ ہے کہ یاایک بکری ذرج کرو۔

۱۳۸۸ یکی بن یکی، خالد بن عبدالله، خالد، ابو قلابه،
عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، کعب بن عجر ه رضی الله تعالی عنه سے
روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور فرمایا کیا سر کے بیہ کیڑے
(جو کیں) جمہیں تکلیف دیتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں!
تو نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ سر
منڈادو، اور ایک بکری کی قربانی کرو، یا تین دن روزے رکھو، یا
تین صاع چھوہارے چھ مسکینوں پر خیرات کردو۔

۳۸۹۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن اصبہانی، حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن عجر اُڑ کے پاس مبحد میں بیٹھ کر آیت 'ففدیة من صیام او صدقة او نسك '' عنی دریافت کئے، تو کعب بولے یہ میرے ہی متعلق آیت نازل ہوئی ہے، میرے سر میں تکلیف تھی، اس لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا، اور جو کیں جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر آر ہی تھیں، آپ نے فرمایا، مجھے نظر آرہا ہے کہ تمہیں انتہائی درجے کی تکلیف پہنچ رہی ہے، آپ نے فرمایا کیا تمہیں کوئی بکری مل سکتی ہے؟ میں نے کہا آپ نے فرمایا کیا تمہیں کوئی بکری مل سکتی ہے؟ میں نے کہا ضعد قہ یا قربانی، غرضیکہ آپ نے فرمایا، تو تین دن کے روزے میں یا حدقہ یا قربانی، غرضیکہ آپ نے فرمایا، تو تین دن کے روزے رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، ہر مسکین کو کھانے کا نصف رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانے کا نصف

صاع، پھر کعبؓ نے فرمایا، یہ آیت میرے لئے خاص کر نازل

ہوئی، باقی اس کا حکم تمہارے لئے بھی عام ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

اللهِ بْنِ مَعْقِلِ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ رَضِي اللهُ عَنْهُ وَهُو فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَقَالَ كَعْبُ رَضِي اللّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِي كَانَ بِي فَقَالَ كَعْبُ رَضِي اللّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِي كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجُهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أَلَى عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَالْعَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى اللّهُ فَلَاتُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهِ فَقَلْتُ لَا أَنَهُ اللّهُ وَسُلّمَ اللّهُ وَسُلّمُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَسَلّمَ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ عَلَيْ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللهُ الللللهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

(فا کدہ)ان کے اس خلوص اور مسکنت وساد گی پراللہ جل جلالۂ نے ان کے لئے بالائے عرش سے فرمان عمیم الاحسان نازل فرمایا جس سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ رضی اللّٰہ عنہ ہ و رضوا عنہ ذلك لمن خشی ربہ۔

٣٩٠ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرِ عَنْ زَكْرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلِ حَدَّثِنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلِ حَدَّثِنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَا لَهُ هَلْ فَدَعَا الْحَلَاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ فَدَعَا الْحَلَاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرَهُ أَنْ لَى مِنْكَا مِنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذَى مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً *

۱۹۰۰- ابو بگر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، زکریا بن ابی زائدہ، عبدالرحمٰن اصبانی، عبداللہ بن معقل، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلااوران کے سر اور داڑھی میں جو ئیں پڑ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، فوراً مجھے بلا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، فوراً مجھے بلا بھیجا، اور پھر حلاق (سر مونڈ نے والے) کو بلایا، اس نے اس کا جیجا، اور پھر حلاق (سر مونڈ نے والے) کو بلایا، اس نے اس کا جانور قربانی کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، میرے اندر اتنی توفیق نہیں ہے، چنانچہ آپ نے انہیں تین دن روزے رکھنے کا توفیق نہیں ہے، چنانچہ آپ نے انہیں تین دن روزے رکھنے کا صاع اور اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں صاع اور اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں نے تر میں نے تر میں کے سر میں نے تازل فرمائی، کہ جو تم میں سے بیار ہو، یااس کے سر میں نے تازل فرمائی، کہ جو تم میں سے بیار ہو، یااس کے سر میں تکھنے ہو، الخ، پھر اس کا تھم تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(فا کدہ)امام نوویاور علامہ عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ علائے کرام ظاہر حدیث اور آیت کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ متفق ہیںاور نصف صاع گیہوں کاادا کیا جائے گا کیو نکہ روایتوں میں لفظ طعام آرہاہے اوراس کااطلاق گیہوں پر ہو تاہے اور کھجور اور جواور دوسرے اجناس میں سے ایک صاع اداکر ناہو گا(نووی مصری جلد ۸ صفحہ ۲۱ا، وعینی جلد ۱۰صفحہ ۱۵۵)۔

رَجُونَ عَنْ مَنْ اللّهِ عَلْقَمَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَنْ عَمْرو عَنْ طَاوُس وَعَطَاء عَنِ اللّهُ عَلَيْهَ وَاللّهُ عَنْ عَمْرو عَنْ طَاوُس وَعَطَاء عَنِ اللّه عَنْ عَمْرو عَنْ طَاوُس وَعَطَاء عَنِ اللّه عَنْ عَبّاس وَسَلّمَ اللّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النّبِيَّ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ احْتَحَمَ وَهُو مُحْرِمٌ * وَسَلّمَ احْتَحَمَ وَهُو مُحْرِمٌ * وَسَلّمَ احْتَحَمَ وَهُو مَحْرِمٌ * وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْن بُحَيْنَةً أَنَّ النّبيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ عَبْدِ الرّحْمَنِ الْأَعْرَجِ الْمَ

٣٩٢ وحدتنا ابو بكر بن ابي شيبة حدتنا المُعَلَّى بْنُ مُنْصُور حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَلْقَمَةَ بْنِ البِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ * احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُو مُحْرِمٌ وسَطَ رَأْسِهِ * احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةً وَهُو مُحْرِمٌ وسَطَ رَأْسِهِ * احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةً وَهُو مُحْرِمٌ وسَطَ رَأْسِهِ * اللَّهُ عَلَيْهُ وَسُطَ رَأْسِهِ * اللَّهُ عَلَيْهُ وَسُطَ رَأْسِهِ * اللَّهُ وَمُحْرِمٌ مَيْنَةً وَعَمْرُ وَ اللَّهُ عَيْنَةً وَعَمْرُ وَ اللَّهُ بَكُرٍ عَدَّتُنَا اللَّهُ عَيْنَةً وَعَمْرُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهُبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ مُو مَعْ اللَّهُ عَرَّمُنَا مَعَ أَبَانَ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهُبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهُبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِمَلَلِ الشَّتَكَى عُمَرُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِمَلَلِ الشَّتَكَى عُمَرُ بْنُ عُنَيْدِ اللَّهِ عَيْنَهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ الشَّتَكَى عُمَرُ بْنُ عُنَالًا اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ أَن يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَن يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُشْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى إَبِي أَلِهُ أَن

اضْمِدْهُمَا بالصَّبر فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ

حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الرَّجُل إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا

باب(۴۴)محرم کو تجھنے لگاناجائز ہیں! موسو لائے میں لاثر نہیں تو جہ ساماہ

او ۱۳ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیبینہ، عمرو، طاؤس، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بچینے لگوائے، اس حالت میں کہ آپ احرام باند ھے ہوئے تھے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۹۲ سور ابو بكر بن ابی شيبه، معلی بن منصور، سليمان بن بلال، علقمه بن ابی علقمه ، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابن بحینه رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ر سول الله صلی الله علیه و سلم نے مکه مکر مه سے راسته میں احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کے در میان تچھنے لگوائے۔ باب(۵۴)محرم کو آنگھوں کاعلاج کرانا جائز ہے۔ ۹۳ سے ابو بکر بن ابی شیبه ،عمر و ناقد ، زہیر بن حرب ،سفیان بن عیبینہ،ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابان بن عثمانؓ کے ساتھ نکلے جب مقام ملل پر پہنچے تو عمر بن عبیداللّٰہ کی آئکھیں د کھنے لگیں، جب مقام روحاء آئے توان میں بہت سخت در د ہوا، تواہان بن عثان سے دریافت کرنے کے لئے قاصد روانہ کیا گیا، توانہوں نے کہلا بھیجا کہ ایلوے کالیپ کرلو،اس لئے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت نقل کی ہے کہ احرام کی حالت میں ایک شخص کی

آ نکھیں دکھنے آگئی تھیں، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان پرایلوے کالیپ کرایاتھا۔

٣٩٤ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ أَمُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ مُوسَى حَدَّثِنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهُبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَر رَمِدَتْ عَنْ عُمْر رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْحُلَهَا بالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْحُلَهَا بالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بُن عُشَانَ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَى ذَلِكَ *

۱۹۹۳ - اسحاق بن ابراہیم خطلی، عبدالصمد بن عبدالوارث، بواسطہ اپنے والد ایوب بن موسی، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی آکھیں وکھنے آگئیں توانہوں نے سر مہ لگانے کاارادہ کیا، اس پر حضرت ابان بن عثمان نے انہیں روکا، اور فرمایا کہ ایلوے کا لیپ کرو، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی کہ انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔

(فا کدہ) باتفاق علمائے کرام ایلوے وغیرہ کالیپ کہ جس میں خو شبونہ ہو ، بطور دوا کے جائز ہے اور اس میں فدیہ واجب نہیں ہے۔

باب (۲۶م) محرم کو اپنا سر اور بدن دھونے کی احازت۔

اجازت۔ ۳۹۵ ابو بکر بن ابی شیبه، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، قتیبه بن سعب سفران بین عن بین بین اسلم (دویری سنر) قترب بین

سعید، سفیان بن عیبینه، زید بن اسلم (دوسری سند) قتیبه بن سعید، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در میان ابواء میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ محرم اپناسر دھو سکتاہے،اور حضرت مسورؓ بولے کہ محرم اپناسر نہیں دھو سکتا، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے حضرت ابوابوب انصاریؓ کے بیاس بھیجا کہ میں ان ہے اس چیز کے متعلق دریافت کروں، میں نے انہیں پایا، کہ وہ دو لکڑیوں کے در میان ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے عسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے کہاکہ میں عبداللہ بن حنین ہوں، عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے کہ آپ سے دریافت کروں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپناسر کیوں کر دھوتے تھے، حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کڑ (٤٦) بَابِ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ *

٥ ٣٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنُس فِيمًا قُرئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْن حُنَيْن عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ وَالْمِسْوَرِ بْنُ مَخْرَمَةً أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبُوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاس يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ أَلْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ۚ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثُوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَّيْن أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ

رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى وَأُسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ وَأُسَهُ بِيدَيْهِ فَأَقْبَلَ فَصَبَّ عَلَى وَأُسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ وَأُسَهُ بِيدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِ مَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَعَلُ *

٣٩٦ وَحَدَّنَاه إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا وَقَالَ فَقَالَ عَلَى جَمِيعٍ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ عَلَى جَمِيعٍ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ عَلَى جَمِيعٍ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا *

(٤٧) بَابِ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا

مَاتَ*

٣٩٧- حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّنَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَمْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلُ مِنْ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلُ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرِ وَكَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ وَكَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِيًا *

٣٩٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بُنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بُنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةً إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ عَمْرٌو أَيُوبُ فَأُو قَالَ عَمْرٌو أَيُوبُ فَأُو قَالَ عَمْرٌو أَيُوبُ فَأُو قَالَ عَمْرٌو عَمَلُهُ وَ قَالَ عَمْرٌو

ہاتھ سے کسی قدر کیڑے کو دباکر اپناسر اوپر نکالا، اور پانی ڈالنے والے سے کہا، پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا، ابو ابوب نے دونوں ہاتھ سر پرر کھ کر سر کو ہلایا، اول دونوں ہاتھوں کو سامنے لائے، پھر بیچھے لے گئے، پھر کہنے لگے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۳۹۲ - اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشر م، عیسیٰ بن یونس، ابن جرتے ہن ید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ حضرت ابوایو بٹ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سازے سر پر آگے اور بیچھے پھیرے، اور مسور ٹ نے حضرت ابن عباس سے کہا، کہ آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہ کروں گا۔

باب(۷۲)محرم مرجائے تواس کے ساتھ کیا کیا این

99- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیدنہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ پرسے گرگیاہ رسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ پرسے گرگیاہ راس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے بتوں کے ساتھ عنسل دو،اوراس کے دونوں کیٹروں میں اس کو کفن دو،اوراس کا سرنہ ڈھانکو، اس لئے کہ اللہ تعالی اسے قیامت میں اس حال میں اٹھائے گا، کہ یہ لبیک ریار تاہو گا۔

۳۹۸ - ابوالر بیج زہرانی، حماد، عمرو بن دینار، ابوب، سعید بن جبیر "، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اپنی او نمٹنی سے گر پڑااور اس کی گردن ٹوٹ گئی، (ابوب راوی اور عمرو نے الفاظ میں معمولی سافرق بیان کیا ہے، معنی ایک ہی ہیں) چنانچہ اس بات کارسول فرق بیان کیا ہے، معنی ایک ہی ہیں) چنانچہ اس بات کارسول

فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءَ وَسِدْرٍ وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ تُوبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلبِّي *

٣٩٩ - وَحَدَّ ثَنِيهِ عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّ ثَنَا إِسْمَعِيلُ اللَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْبُرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبِّنْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَ وَقِفًا مَعَ النَّبِيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ عَلَيْهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَيُّوبَ *

مَنْ عَرْنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنِا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بَنُ دِينَارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَنُ دِينَارِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقُصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ الْقِيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبَسُوهُ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسِدْرٍ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقَيَامَةِ وَسِدْرٍ وَأَلْبُهُ عَلَيْهِ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقَيَامَةِ

يببي ١٠٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

الله صلى الله عليه وسلم كے سامنے تذكرہ كيا گيا، آپ نے فرمايا، اسے پانی اور بيری كے بتوں كے ساتھ عسل دو،اور دوكپڑوں ميں كفن دو،اور نه خو شبولگاؤ،اور نه سر ڈھكو،ابوب راوی نے کہا، اس لئے كه الله تعالی قيامت كے دن اسے اس حال ميں اٹھائے گاكه بيہ لبيك پکار نے والا ہوگا،اور عمر رواوی نے کہا، كه قيامت كے دن الشائے گاكہ بيہ لبيك پکار نے والا ہوگا،اور عمر رواوی نے کہا، كه قيامت كے دن الله تعالی اسے لبيك کہتا ہوااٹھائے گا۔

99 سے عمرو ناقد، اساعیل بن ابراہیم، ابوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام باندھے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا، پھر جس طرح جماد بن ابوب راوی نے حدیث بیان کی، اسی طرح بقیہ حدیث روایت کی۔

موہم۔ علی بین خشر م، عیسیٰ بین یونس، ابین جریج، عمروبین دینار، سعید بین جبیر، حضرت ابین عباس رضی الله تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص رسول اگرم صلی الله علیہ وسلم کے ہمراہ بحالت احرام آیا، اور وہ اپنی او نٹنی ہے گر گیا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، جس کی بنا پر وہ مراگیا، رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے بینوں کے ساتھ عسل دو، اور اس کو اس کے دونوں کی بیناؤاور اس کا سرنہ ڈھانکو، اس لئے کہ قیامت کے دن کیٹرے بہناؤاور اس کا سرنہ ڈھانکو، اس لئے کہ قیامت کے دن بیہ تلدیہ پڑھتا (۱) ہوا آئے گا۔

ا میں۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی احرام

(۱) الله تعالیٰ محرم کو تلبیه پڑھتے ہوئے قیامت کے دن اٹھائیں گے تاکہ ظاہری حالت سے ہی اس کا حاجی ہونا معلوم ہو جائے جیسے شہید کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا خون اس کی رگوں سے بہہ رہاہو گا۔ اس سے بیہ معلوم ہو تا ہے کہ جو شخص صحیح نیت سے کسی نیک عمل کو نثر وع کر ہے پھر اس عمل کی پیمیل سے پہلے ہی اسے موت آ جائے تواللہ تعالیٰ اسے اس عمل کرنے والوں میں شار فرمائیں گے اور اس کا مہ عمل قبول فرمائیں گے۔

باندھے ہوئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، فرق اتنا ہے کہ فرمایا، قیامت کے دن یہ لبیک کہتا ہوااٹھایا جائے گا،اور سعید بن جبیر نے جہاں گراتھا،اس جگہ کانام نہیں لیاہے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۰۰۲ - ابو کریب، و کیج، سفیان، عمر و بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی او نٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی، اور وہ محرم تھا، اسی حال میں انتقال کر گیا، رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ عنسل دو اور اس کے دونوں کیٹروں میں اسے کفن دو اور اس کا جرہ واور اس کا سر نہ ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہواا شھے گا۔

۳۰۱۰ محمد بن صباح ، ہشیم ، ابو بشر ، سعید بن جبیر ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کہ اس کی او نمٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ عنسل دو اور اس کے کیڑوں میں اسے کفن دو، اور اسے خو شبونہ لگاؤاور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوئے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوئے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوئے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوگے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوئے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوئے اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبییہ کہتے ہوگے اسے گا۔

رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ *

٢٠٠٥ - وَحَدَّثُنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاء وَسُدْرٍ وَكَفَنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأُسَةً وَلَا تُحَمِّرُوا رَأُسَةً وَلَا وَجُهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِيًا *

٣٠٤- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَ نَا أَبُو بِشْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّهْ ظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاء وَسِدْرِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاء وَسِدْرِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاء وَسِدْرِ وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُحَمِّرُوا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاء وَسِدْرِ وَكَفَنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُغِتُ يُومً الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا *

۔ (فا کدہ) تلبیہ کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں، یعنی جس حال میں انتقال کرے گا،اس حالت میں مبعوث ہو گا،اس سے حاجی کی فضیلت ٹابت ہوئی، جیسا کہ شہید قیامت کے روزاس حالت میں آئے گا کہ اس کی رگوں سے خون ٹیکتا ہو گا،واللہ اعلم بالصواب۔

٤٠٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ الله سَعِيدِ بْن جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُو مُحْرَمٌ مَعَ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُو مُحْرَمٌ مَعَ

۳۰۴ میں۔ ابو کامل فضیل بن حسین جعدری، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑدی،اور وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا *

٥٠٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْ يُعْسَلُ وَسَلَّمَ وَهُو مُحْرِمٌ فَوقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْسَلُ وَسَلَّمَ انْ يُعْسَلُ مِنَا فَيَةٍ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْسَلُ بَمَاء وَسِدْر وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي تُوبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ لِلْكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ لَوْمَ مُهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ فَا لَمُ شُعْبَةً ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ لَكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةً ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ لَوْمَ مُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمُ فَا لِنَّهُ يُؤْمِدُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمُ لَلْكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجُهُهُ فَإِنَّهُ يُعْبَدُ لَكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجُهُهُ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ اللَّهُ يُعْتَلُ مَا الْقَيَامَةِ مُلَبِدًا *

١٠٦ - وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَسُودُ بْنُ عَامِرِ عَنْ زُهَيْرِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ الْمَاسُودُ بْنُ عَامِرِ عَنْ زُهَيْرِ يَقُولُ قَالَ الْبُنُ عَبَّاسِ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوً مَعَ رَسُولُ اللَّهُ عَنْهُمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمُ مَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بَعْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ بَعْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بَعْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بَعْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ وَجْهَةً حَسِبْتُهُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ أَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْسِلُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُمْ وَا وَجْهَةً حَسِبْتُهُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمَالُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ أَنْ يَعْسِلُوهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ أَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ

وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ أَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ * ٧٠٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُنْصُورٍ عَنْ اللَّهُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلُ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ وَسَلَّمَ رَجُلُ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ

حالت میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے بتوں سے عسل دیا جائے، اور خوشبونہ لگائی جائے، اور نہ اس کا سر ڈھکا جائے، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۲۰۰۵ میر، سیار، ابو بحر بن نافع، غندر، شعبه، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اپنی او نٹنی سے گر پڑا، جس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو رسول الله صلی الله علیه و سلم نے تھم فرمایا کہ اسے پانی اور ہیری کے بتوں کے ساتھ عسل دو، اور دو کیڑوں میں کفن دو، خوشبو مت لگاؤ (صورت یہ ہو) کہ سر باہر نکلارہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میرے شخ نے اس طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میرے شخ نے اس طرح روایت بیان کی کہ سر اور چرہ دونوں باہر رہیں، کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

۱۹۰۸- ہارون بن عبداللہ اسود بن عام ، زہیر ، ابوالز ہیر ، سعید
بن جبیر ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت
کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی او نٹنی نے
گردن توڑدی ، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا،
تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھم فرمایا کہ اسے پانی اور ہیر ک
کے پتوں کے ساتھ عسل دو ، اور اس کے چہرے کو کھول دو ، اور
میر اگمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سر کو بھی
کول دو ، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہواا شھے گا۔
کول دو ، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہواا شھے گا۔
میر اگمان ہے کہ آب نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سر کو بھی
کول دو ، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہواا شھے گا۔
میر بن جبیر ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے
روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی او نٹنی نے اس ک
گردن توڑدی ، اور وہ انتقال کر گیا، تورسول اکر م صلی اللہ علیہ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرَّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُقَرَّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي *

(٤٨) بَاب جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ
التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ *
التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ *
١٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةً بِنْتِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةً بِنْتِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةً بِنْتِ الرَّبُيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا الرَّبُيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجَدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِي وَاشْتَرِطِي وَاللَّهِ مَا وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ وَاللَّهِ مَا وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ وَكَانَتْ وَاللَّهُمَّ مَحِلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ وَكَانَتْ

تَحْتَ الْمِقْدَادِ *
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّهِ إِنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي * حُجِي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي * حُجِي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبْدُ حَبَسْتَنِي * حُجِي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِي حَيْثُ حَبْدُ حَبْدُ عَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُوةً عَنْ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْهَا مِثْلُهُ * اللَّهُ عَنْهَا مِثْلُهُ * وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو عسل دو اور اس کے قریب خوشبو بھی نہ لے جاؤ، اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ بیہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتاہوااٹھے گا۔

باب (۴۸) محرم کاشر ط لگانا که اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا

۱۰۰۸ - ابه کریب محرین علاء، ہمدانی، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ
اپ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ
ہنت زبیر کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا، کہ تم نے جج
کاارادہ کرر کھا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور خدا کی قتم مجھے
تکلیف رہتی ہے، آپ نے فرمایا، جج کرو، اور شرط کرلو، اور کہو
کہ اے اللہ، میر ااحرام کھولنا وہیں ہے، جہاں تو مجھے روک دے
گا، اور وہ حضرت مقداد ہے نکاح میں تھیں۔

۱۹۰۹ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بن زبیر ہن عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے توانہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے جج کرنے کاارادہ کرر کھاہے، اور میں بیار ہوں، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرو، اور شرط لگالو(۱)، کہ میرے احرام کھولنے کاوہیں مقام ہے جہاں تو مجھے ردک دے۔ میرے احرام کھولنے کاوہیں مقام ہے جہاں تو مجھے ردک دے۔ ۱۹۸ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ہشام بن عروہ، بواسطہ این واسطہ کی طرح روایت منقول ہے۔

اا ٨٠ محد بن بشار، عبدالوماب بن عبدالمجيد، ابو عاصم، محمد بن

(۱) جج یاعمرے کا حرام باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے جج یاعمرہ کرنے سے عابز آجائے تواپیے شخص کو"محصر "کہتے ہیں۔وہ عذر بیاری ہویا کسی دشمن کاڈر،احرام باندھتے ہوئے اس بات کی شرط لگائی گئی ہویانہ لگائی گئی ہو دونوں صور توں میں محصر کے لئے دم حصار دے کر حلال ہونااوراحرام سے نکلناجائزہے مگر بعد میں اس جج یاعمرے کی قضا بھی ضروری ہے۔

الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَحيدِ وَأَبُو عَاصِم وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْر عَن ابْن جُرَيْج حِ و حَدَّثَنَا إَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْر أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعً طَاوُسًا وَعِكْرِمَةً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ ضُبَاعَةً بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُريدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ * ٢١٢ – حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَبيبُ بْنُ يَزيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمِ عَنْ سَعِيدِ بْن جُبَيْر وَعِكْرمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٌ رَضِي اللَّهُ عَنَّهُمَا أُنَّ ضُبَّاعَةً أَرَادَتِ الْحَجُّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتُرطُ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْر رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٤٥ - وَحَدَّنَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْمَلِكِ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْروفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضَبَاعَةً حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَ مَحِلِي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رَوَايَةٍ إِسْحَقَ أَمَرَ ضَبَاعَةً *

بر،ابن جریج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محد بن بکر،
ابوالزبیر، طاؤس عکرمہ مولی ابن عباس، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ ضباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، کہ میں ایک
بیار عورت ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، تو آپ نے
ارشاد فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو، اور شرط لگالو کہ میرے
احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے،
احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے،

۱۲ مهر ہارون بن عبداللہ، ابو داؤد طیالسی، حبیب بن یزید، عمرو
بن حرم، سعید بن جبیر، عکر مه، حضرت ابن عباس رضی الله
تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضباعہ اُ رضی اللہ تعالی عنها نے جج کرنے کاارادہ کیا تورسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط لگا لینے کا تھم فرمایا، توانہوں نے
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تھم کے بموجب ایسا ہی

ساہم۔اسحاق بن ابراہیم،ابوایوب غیلانی،احمہ بن خراش،ابو عامر عبدالملک بن عمرو،رباح بن ابی معروف، طاوًس،حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنها ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ بنت زبیر ؓ ہے ارشاد فرمایا، حج کرو،اور شرط لگالو کہ میرے حلال ہونے کا وہی مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے اور اسحاق کی روایت میں ہے،کہ آپ نے ضباعہ کو تھم دیا۔

(فائدہ) بیا ایک خصوصی واقعہ ہے، کہ جس ہے جواز پراستد لال کرناصیح نہیں،اور پھر قاضی عیاض اوراصلی نے اس حدیث پر جرح بھی کی ہے کہ بیہ حدیث ضعیف ہے۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۹۶۶) حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے عسل کابیان

۱۹۳۸ ہناد بن سری، زہیر بن حرب، عثان بن ابی شیبه، عبدہ بن سلیمان، عبیداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اساء بنت عمیس کو مقام ذوالحلیفہ میں محمد بن ابی بکڑ کی ولادت سے نفاس شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکڑ کو تھم دیا، کہ ان سے کہیں، کہ یہ عشل کریں اور لبیک کہیں۔

۱۵ ۱۳ ۱ ابو عسان، محد بن عمر و، جریر بن عبدالحمید، یجی بن سعید، جعفر بن محر، بواسطه اپ والد، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه، حضرت اساء رضی الله تعالی عنهای کی روایت کے متعلق نقل کرتے ہیں، که جب انہیں مقام ذوالحلیفه میں نفاس آیا، تو رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عنه کو حکم فرمایا، انہوں نے حضرت اسائے کو حکم دیا، که عنسل کریں اور تلبیه (لبیک کہیں)۔

باب (۵۰) احرام کے اقسام۔

۱۲۷ یکیٰ بن بیکیٰ تمیمی، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم جمتہ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کہ بیس ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھے (یعنی حج قران کرے) اور در میان میں احرام نہ کھولے، تاو قتیکہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال نہ ہو، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں مکہ مکر مہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے میں مکہ مکر مہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے میں مکہ مکر مہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، اور نہ صفااور مروہ کے در میان سعی

اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ النَّفُسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ * الْحَرْبِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةً كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةً وَلْ السَّرِيِّ وَرُهَيْرُ بْنُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةً بْنُ السَّيْمَانَ عَنْ عَبْدَةً وَاللَّهُ مَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْتَ عَمْرِو وَسَلَّمَ أَبَا بَكُر يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ * وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ جَوْمُ بْنِ مُحَمَّدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْمُ وَلَ اللَّهِ عَنْ جَعْفُر بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ عَنْ جَابِرِ عَنْ جَعْفُر بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِر

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ* (٠٥) بَاب بَيَان وُجُوهِ الْإحْرَامِ *

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ

بِنْتِ عُمَيْسِ حِينَ نَفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ

وَالْمَرْوَةِ فَشَكُوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَلَمَّا فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَكْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَكْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرً إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عَمْرَ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عَمْرَةٍ بَالْبَيْتِ عَمْرَ اللَّهُ وَالْمُوا عَلَيْهِ اللَّهُ مُنْ مَنِي لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا وَالْمَوْقَ الْمَوْقَ الْمُعْرَةِ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَاقًا وَاحِدًا * اللَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَاقًا وَاحِدًا *

کرسکی، تواس چیز کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ نے فرمایاتم اپنے سر کے بال کھول ڈالو،اور کنگھی کرو، چج کااحرام باندھو،اور عمرہ کو چھوڑ دو، چنانچہ میں نے ایساہی کیا، جب ہم جج سے فارغ ہو گئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالر جمن بن ابی بحر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ شعیم تک بھیج دیا، چنانچہ میں نے وہاں سے عمرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اور پھران لوگوں نے جمعوں نے عمرہ کااحرام باندھاتھا، بیت اللہ کاطواف کیا،اور صفا اور مروہ کے در میان سعی کی، پھر احرام کھول ڈالا،اس کے بعد منگی سے واپسی پراپنے جج کے لئے ایک اور طواف کیا،اور جنھوں نے جج اور عمرہ کو جمع کیا تھا،انہوں نے ایک اور طواف کیا،اور جنھوں نے جج اور عمرہ کو جمع کیا تھا،انہوں نے ایک ہی طواف کیا،اور جنھوں

(فائدہ) بیہ حدیث جواز تمتع ،افراد اور قران پر دال ہے اور علائے امت کا ان تینوں قسموں کے جواز پر اجماع ہے ، باقی افضل ان تینوں میں کو نساہے ،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سااحرام باندھاتھا، تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حافظ ابن القیم نے زاد االمعاد میں دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور یہی چیز افضل ہے ،اور یہی علائے حنفیہ کا مختار ہے ، کہ ان تینوں قسموں میں قر ان افضل ہے ، چنانچہ سافظ ابن القیم نے خود تصریح کی ہے کہ قر ان ہی افضل ہے ،اور ابن حزم سے بھی یہی چیز منقول ہے اور پھر قارن کے لئے دو طواف ور دومر تبہ سعی کرنا ضرور ی ہے ، یہی حضرت علی بن ابی طالب اور ابن مسعود شعبی اور امام ابو حنیفہ النعمان کا مسلک ہے ، (نووی مصری جلد ۸ ، صفحہ ۱۳۱)۔

١٤٥ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثِنِي عُقَيْلُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بَنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزَّبَيْرِ بَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزَّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بَعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَجِلُّ فَقَالَ مَنْ أَحْرَمَ بَعُمْرَةٍ وَأَهُ فَيَعْ فَعِضْتُ فَلَمْ بَعْمَ عَلَيْ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ عَنَى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَ بَعَمْ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ فَالَتْ عَائِشَةُ رَضِى اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ فَا فَالِمْتُ فَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ فَلَمْ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ فَالَتْ عَائِشَةً رَضِى اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ مَنْ أَلَا يَعِلَى فَالَا يَحِلُ فَالَتَ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ وَمَنْ أَلَا يَعْلَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا فَالْمَا لَا اللَّهُ عَنْهَا فَالْمَا لَا اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهَا فَالْمَا لَا اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ ا

۱۳۱۸ عبدالملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شهاب، عروه بن زبیر، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنهازوجه نبی اگر م صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجتہ الوداع میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم میں سے کسی نے عمرہ کااحرام باندھا، اور کسی نے جج کا، جب مکہ پنچ، تورسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمرہ کااحرام باندھا ہے، اور ہدی نہیں لایا ہے وہ احرام کھول دے، اور جس نے عمرہ کااحرام باندھا ہے، اور ہدی بھی کھول دے، اور جس نے عمرہ کااحرام باندھا ہے، اور جس کے عشرہ کااحرام باندھا ہے، اور جس کے عشرہ کااحرام باندھا ہے، وہ جج کیا احرام باندھا ہے، وہ جج پورا کرے، حضرت کے صرف جج کااحرام باندھا ہے، وہ جج پورا کرے، حضرت کے صرف جج کااحرام باندھا ہے، وہ جج پورا کرے، حضرت کا سائٹہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، اور عرفہ کے دن تک

میں حائضہ رہی،اور میں نے عمرہ کااحرام باندھا تھا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تھم فرمایا کہ چوٹی کھول دوں اور

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

کا کلد کلیہ وہ م سے سے م ربابا تہ پروں موں موں مور کا مور کا احلال کرلوں،اور عمرہ جھوڑ دوں، میں نے اور عمرہ جھوڑ دوں، میں نے الال کیا ہے جہ میں جھے سے فارغ ہو گئی تو میر سے ساتھ

اییا کیا، جب میں جج سے فارغ ہوگئی تو میرے ساتھ عبدالر حمٰن بن ابی بکررضی اللہ تعالیٰ عنہ کوروانہ کیااور مجھے تھم

دیا، کہ میں تنعیم سے عمرہ کروں، اس عمرہ کے بدلے میں کہ

جے میں نے پورانہیں کیا تھا،اور اس کااحرام کھولنے سے پہلے

میں نے جج کا حرام باندھ لیاتھا۔

۸۱۷ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجتہ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

نکلے، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لائی، اور

ر سول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که جس کے ساتھ مدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے ،اور

جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو، احرام نہ کھولے، حضرت

عائشہ میان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، پھر جب شب عرفہ

ہوئی، تومیں نے عرض کیا، کہ یار سول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، تواہے حج کس طرح کروں، تو آپ نے ارشاد فرمایا،

بہر کھول ڈالو، کنگھی کرواور عمرہ کے افعال سے بازر ہو،اور حج کا

احرام باندھو، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں اپنے بج سے فارغ ہو گئی، تو آپ نے عبدالر حمٰن بن ابو بکر گو حکم دیا، وہ

مجھے ساتھ لے گئے ،اور اس عمرہ کے قائم مقام جس سے میں باز

ر ہی تھی،عمرہ کرالائے۔

۱۹ ۲۰ ابن ابی عمر ، سفیان ، زهری ، عروه ، حضرت عائشه رضی الله

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہم

رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ نکلے، تو آپ نے فرمایا جوتم میں سے حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کاارادہ کرے، تواپیا

كركے، اور جو جاہے حج كا احرام باندھے، اور جو جاہے عمرہ كا

أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةً وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجِّ

وسلم أَنْ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا وَأَنْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِيً

رَسُرَبِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا * الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا *

١٨٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُورَةَ

الرَّرَاقِ الْحَبْرِيَّ مَعْمَرُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَلَى عَرَجْنَا مَعَ عَنْ عَلَيْهُا قَالَتُ خَرَجْنَا مَعَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ خَرَجْنَا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدَّيٌ فَلْيُهْلِلْ بالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ

حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَكِمْ اللَّهِ إِنِّي دَخَلَتْ لَيْلُهُ اللَّهِ إِنِّي

دخلت ليلة عرفة فلت يا رسول اللهِ إني كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي

قَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِي الْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ

حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي فَا مُرْدَفَنِي فَأَوْدَفَنِي فَأَعْمَرَ نِي النَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرًتِي الَّتِي

و عمريي عن المسكنة عنها * أمْسكُنتُ عَنْهَا *

٩١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَن عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَن عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ

عَنْ الرَّهْرِي عَنْ عَرُوهُ عَنْ كَوْمِهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهلَّ بحَجٍّ

عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَقَالَ مِنْ أَرَادُ مِنْكُمُ أَنْ يُهِلَّ بِحَجِّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجُّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ *

٤٢٠ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ خَرَجُنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهلَّ فَلُولًا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمَنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فُكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكُوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلَي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلُمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرِ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التُّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ *

٤٢١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

احرام باندھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھااور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی باندھا،اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا حرام باندھا،اور کچھ صحابہ نے عمرہ کا حرام باندھا،اور میں ان میں تھی جنھوں نے عمرہ کااحرام باندھاتھا۔

۴۲۰ ـ ابو بکر بن ابی شیبه ، عبده بن سلیمان ، هشام ، بواسطه اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم جمتہ الوداع میں ذی الحجہ کے جاند کے موافق ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، بیان کرتی ہیں کہ ر سول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوتم میں سے عمرہ کا احرام باند ھناچاہے وہ عمرہ کااحرام باندھے،اور اگر میں ہدی نہ لا تا، تو عمرہ ہی کااحرام باند هتا، چنانچہ بعض نے عمرہ کااحرام باندھا،اور بعض نے حج کااحرام باندھا،اور میں ان ہی میں ہے تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، چنانچہ ہم چلے، اور مکہ مکر مہ آئے، جب عرفہ کادن ہوا تو میں حائضہ ہو گئی،اور ابھی اینے عمرے کا حرام نہیں کھولا تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمرے کو رہنے دو اور سر کھول دو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، حضرت عائشة فرماتی ہیں کہ میں نے ایساہی کیا، پھر جب محصب کی رات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ عبدالر حمٰن بن ابی بکر گوروانہ کیا،انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایااور مجھے منعیم لے گئے، پھر میں نے عمرہ کا احرام باندھا، سواللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا،اور نه اس میں قربانی ہوئی،نه صدقه ،اور نه روزه۔

(فا کدہ) مطلب سے کہ جوبسبب ارتکاب محظور ات کے قربانی وغیرہ واجب ہوتی ہے اس قتم میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہوئی، واللہ اعلم۔ ۲۱ م. ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اینے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے جاند کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةً * ٤٢٢ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَ بعُمْرَةٍ وَ سَاقَ الْحَدِيثُ بنَحْو حَدِيثِهِمَا و قَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتُهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ *

٤٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن بْن نَوْفَل عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجِّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بحَجَّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْر

الرَّحْمَن بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي

٤٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ عَمْرٌ و حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَبْدِ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ،اور ہمارا صرف حج کا ہی ارادہ تھا،اور ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا كه جوعمره كااحرام باند ھناجاہے، وہ عمرہ کااحرام باندھ لے، پھر بقیہ حدیث عبدہ کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۲۲ ۲۴ ابو کریب، و کیع، ہشام، بواسطہ اینے والد، حضرت عا کشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے جاند کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں ہے بعض نے عمرہ کااحرام باندھ ر کھا تھا،اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا،اور بعض نے صرف حج کا،اور میں ان میں سے تھی جنھوں نے عمرہ کااحرام باندھاتھا، اور پہلی دوروایتوں کی طرح حدیث بیان کی، عروہ کہتے ہیں، کہ الله تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا فرمایا، اور ہشام بیان کرتے ہیں کہ اس میں (حیض آنے کی وجہ سے)نہ قربانی واجب ہو ئی اور نہ صدقہ۔

٣٢٣ ـ يجيٰ بن يجيٰ، مالك، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن نو فل، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت كرتے ہيں، انہوں نے بيان كياكہ مم ججتہ الوداع كے سال ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا حرام باندھ رکھا تھا،اس لئے جن حضرات کاعمرہ کا حرام تھا، وہ تو حلال ہو گئے ،اور جن کا حج کا احرام تھا، یا حج اور عمره دونوں كا احرام تھا، يعنى قارن تھے وہ يوم النحر (دسويں تاریخ) ہے قبل حلال نہیں ہوئے۔

۲۲۴_ابو بکر بن ابی شیبه ،عمرو ناقد ، زهیر بن حرب ،سفیان بن عيينه، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطه اينے والد، حضرت عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور صرف حج کائی ارادہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرفیاس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ میں رور ہی تھی، آپ نے فرمایا کیا حیض آگیا، میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، لہذا جو افعال حاجی بجا لاتے ہیں، وہی تم بھی بجا لاؤ مگر تاوقتیکہ کہ عسل نہ کرلوبیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائش یان کرتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی میں ایک گائے گی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا کدہ) پہلی روایات میں جو قربانی کی نفی کی جارہی ہے،وہ بسبب جنابت کے تھی،اس حدیث سے بیہ چیز محقق ہو گئی۔ ۲۵۰ – حَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ عُبَیْدِ اللَّهِ أَبُو ۴۲۵۔سلیمان بن عبیدالله ابوایوب غیلانی،ابوعامر عبدالملک

بن عمرو، عبدالعزيز بن ابي سلمه، ماجشون، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اینے والد ، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج ہی کاارادہ تھا، جب مقام سر ف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا، رسول الله صلی الله علیه وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رور ہی تھی، آپؑ نے فرمایا کیوں رور ہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کاش میں اس سال نہ آتی، آپ نے فرمایا تھے کیا ہوا، شاید حیض آگیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ توالیمی چیز ہے،جو کہ اللہ تبار ک و تعالیٰ نے بنات آ دم علیہ السلام یر متعین کر دی ہے لہذاجو حاجی ار کان ادا کرتے ہیں وہ تم بھی کرو، مگریه که پاک ہونے تک بیت الله کاطواف نه کرنا، حضرت عائشةٌ فرماتی ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالو، صحابہ نے احرام کھول ڈالا، مگر جس کے پاس ہدی تهی، اور نبی اکرم صلی الله علیه وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور دوسرے مالداروں کے پاس ہدی تھی، پھر جب چلے توانہوں نے حج کااحرام باندھا، جب یوم النحر ہوا تو میں

٥٤٠- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزيزِ أَبْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قُالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى جَئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أُنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْر وَعُمَرَ وَذُوي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُوا حِينَ رَاحُواً

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا

بسَرفَ أَوْ قَريبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ

أَنْفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ

هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا

يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى

تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِزِ بِالْبَقُرِ *

پاک ہوگئ تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تھم فرمایا، تو
میں نے طواف افاضہ کیااور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں
نے کہا یہ کیا ہے، صحابہ کرام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ازواج مطہر ات کی جانب سے گائے ذرج کی ہے،
جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیایار سول اللہ! لوگ جج
اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوتے ہیں، اور میں نے صرف جج ہی
کیا ہے، تب آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر (ان کے بھائی) کو
اور مجھے خوب یاد ہے کہ میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور او نگھنے
اور مجھے خوب یاد ہے کہ میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور او نگھنے
ماتی تھی جس کی بنا پر میرے منہ میں کجاوے کی پیچیلی لکڑی لگ
حاتی تھی، یہاں تک کہ شعیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا
احرام باندھا، اس عمرہ کے بدلے میں جو کہ اور حضرات نے کر

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ وَالَتْ فَأَتِينَا بِلَحْمِ بَقَرِ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا قَالَتِ فَأَتِينَا بِلَحْمِ بَقَرِ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِسْائِهِ الْبُقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا نِسَائِهِ الْبُقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا نِسَائِهِ الْبُقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَعُمْرةٍ وَأَرْجِعُ رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرةٍ وَأَرْجِعُ بَحَجَّةٍ قَالَتْ فَإِنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا بِحَجَّةٍ عَالَتْ فَإِنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا عَمْ مَوْدِ اللَّيْ فَلَى التَنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مُولِي اللَّهِ اللَّيْ اللَّيْ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمُعْرَةِ جَزَاءً بِعُمْرةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمُولُوا * فَيْفَا الْحَصِيمِ فَأَهُمْلُوا اللَّهُ الْمُعْمَرة وَ جَزَاءً بِعُمْرة وَ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمْرُوا *

(فائدہ) حافظ ابن قیم زادالمعاد میں تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت عائشہ کی روایت کے پیش نظر امام اعظم ابو حنیفہ النعمان ؒاس بات کے قائل ہیں کہ عورت جب عمرہ کااحرام باند ھے اور وہ حائضہ ہو جائے اور وقوف عرفہ سے قبل طواف نہ کرسکے تو عمرہ کااحرام توڑ دے اور صرف حج کااحرام باند ھے، روایات سے یہی چیز ٹابت ہے، اس لئے اول عمرہ کے بدلے میں شعیم سے عمرہ کرایا، باتی مسائل کی شخیق اور تفصیل کتب فقہ سے معلوم کرلی جائے، واللہ اعلم۔

وَحُدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِهِ الْعَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَيْنَا بِالْحَجِّ حَدِي إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَحَلَ عَلَيَّ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي حَدِيثِ الْمَاحِشُونِ عَيْرَ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثِ الْمَاحِشُونِ غَيْرَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ الْمَاحِشُونِ غَيْرَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ الْمَاحِشُونِ غَيْرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكُر وَعُمَرَ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكُر وَعُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكُر وَعُمَرَ وَعُمْرَ وَعُمَرَ وَعُمْرَ وَعُمْ وَالْمَا حَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنَ الْمُعْرَادِ وَلَا قَوْلُهَا وَلَا قَوْلُهَا وَلَا قَوْلُهَا وَلَا قَوْلُهَا وَلَا قَوْلُهُا وَحُمْرَ وَعُمْرَ اللْعُولُ عَلَى اللْعُولُ عَلَى اللْعُمْ وَالْعَالِ الْعَرْفُونَ اللَّهُ الْعَلَا الْعُرْمُ وَالْعُلَا الْعُلْمُ عُلْمُ عَلَا الْعُرْمُ وَالْعُلْمُ الْعُلْمُ عُلْمُ الْعُلْمُ عُلْمُ الْعُلْمُ عُلْمُ عَلَا عُلْمُ الْعُلْمُ الْمُ الْعُلْمُ ا

2 ۲۷۔ اساعیل بن اویس، مالک بن انس، (دوسری سند) کیمیٰ بن کیمٰی، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جج افراد کیا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

(فاكدہ)۔ یعنی ہجرت کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ حج كیا،اور عمرے جار كئے (زاد المعاد)

٢٧٧ – حَدَّثْنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسِ حَدَّثْنِي

خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسِ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن

بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ*

۲۸ ۲۸ محمد بن عبدالله، اسحاق بن سليمان، افلح بن حميد، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کے او قات و مواضع اور حج کی را توں میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے ، یہاں تک کہ مقام سرف میں اترے تو آپ اینے اصحاب کی طرف نکلے ،اور فرمایا کہ جس کے پاس مدی نہ ہو تو بہتریہ ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کرلے اور جس کے پاس ہدی ہو، وہ ایسانہ کرے، سو بعض نے اس پر عمل کیا،اور بعض نے نہیں کیا،اور حالاً نکہ ان کے پاس ہری نہ تھی،اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جن میں ہدی کی طاقت تھی، ہدی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یاس تشریف لائے اور میں رور ہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں ر دتی ہو، میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو صحابہ کرام سے فرمایا وہ میں نے سناہے، کہ آپ نے عمرہ کا حکم دیاہے، آپ نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپ نے فرمایا تمهمیں کسی قشم کا نقصان نہیں ہوگا، تم حج میں مصروف ر ہو ،اللہ سے امید ہے کہ حمہیں وہ بھی عنایت کر دے گا،اور بات سے کہ تم دختر آدم ہو،اورالله تعالیٰ نے تم پروہی متعین کر دیاہے جوان پر کیاہے ، فرماتی ہیں کہ میں حج کے لئے نگلی اور ہم منیٰ میں اترے ،اور میں پاک ہوئی ،اور بیت اللہ کاطواف کیا، اور رسول اکرم نے محصب میں نزول فرمایا، عبدالر حمٰن بن ابی بکڑ کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ کہ وہ عمرہ کا

٤٢٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن نُمَيْر حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْن حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِيَ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي خُرُمُ الْحَجِّ وَلَيَالِيَ الْحَجِّ حَتَّى َنَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رجَال مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْغُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لًا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتُبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كُتُبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنِّي فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرِ فَقَالَ اخْرُجْ بأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ

بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَا هَنَا قَالَتُ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجَنْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ مَلَاقًا الصَّبْح ثُمَّ خَرَجَ إلى الْمَدِينَةِ *

٩٢٩ حَدَّثَنِي يَحْيَى بَنُ أَبُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَادُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ بِنُ عَبَّادُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُهَلِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَت مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ *

٠٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ اللهِ الْحُبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَهُ حَاجَّةً *

2٣١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالِ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَصَلَّى اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْسِ بَقِينَ مِنْ ذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْسِ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنُونَا مِنْ مَكَةً أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهَا وَالْمَرُوةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَدُحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرِ اللَّهُ عَنْهَا فَدُحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرِ اللَّهُ عَنْهَا فَدُحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُحِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرَ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى عَنْ أَزْواجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكُرْتُ عَنْ أَزْواجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكُرْتُ

احرام باندھ لیں،اور پھر بیت اللہ کاطواف کریں،اور صفاو مروہ کی سعی کی،اور ہم رات کو آپ کے پاس واپس آئے،اور آپ اسی منزل میں بھے، آپ نے فرمایا تم فارغ ہو گئیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے اپنے صحابہ کرام میں چلنے کا اعلان فرمایا، آپ نکلے اور بیت اللہ پر گزرے اور صبح کی نمازے قبل اس کاطواف کیا،اس کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

74 م۔ یخیٰ بن ابوب، عباد بن عباد مہلمی، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے بعض نے قر ان کیااور بعض نے تمتع کیا۔

• ۳۳ مید بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبیدالله بن عمر، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھس

ا ۱۳۳ مرون الله بن مسلمه بن قعنب، سلیمان بن بلال، یجی بن سعید، عمره رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها سے سنا کہ فرما رہی تھیں کہ ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ جب کہ ذیقعدہ کی پانچ تاریخیں باقی رہ گئی تھیں نکلے، اور حج کے علاوہ ہمارااور کوئی خیال نہیں تھا، یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکر مہ کے تر یب آئے تورسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو، جب وہ بیت الله کاطواف اور صفاو مروئی کی سعی کر چکے، تو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم النح یعنی دسویں تاریخ کو ہمارے پاس عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم النح یعنی دسویں تاریخ کو ہمارے پاس کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی

101

هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ *

٤٣٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ

أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ

عَنْهَا حِ و حَدَّثَنَاهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ٤٣٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةً عَنِ ابْنِ عَوْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حِ وَعَنَ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَإِذَا طَهَرْتِ فَاخْرُجي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أُظِّنَّهُ قَالَ غَدًا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْر نَصَبكِ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ * ٤٣٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عَدِيَ عَن ابْن عَوْن عَن الْقاسِم وَإِبْرَاهِيمَ قالَ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ * ٣٥ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَريرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ

جانب سے قربانی کی ہے، یخیٰ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی توانہوں نے کہا، خدا کی قسم تم نے حدیث بعینہ بیان کی ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

٣٣٢ محد بن متنیٰ، عبدالوہاب، یجیٰ بن سعید، عمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا (دوسر ی سند) ابن ابی عمر، سفیان، کیجیٰ بن سعید ہے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت منقول ہے۔

سسه ۱۳ ابو بکر بن ابی شیبه ،ابن علیه ،ابن عون ،ابراهیم ،اسود ،ام

المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا،یار سول اللہ!لوگ دو عباد تیں لے کر واپس ہوں گے ،اور میں ایک ہی عبادت لے کر واپس ہوں گی، آپٹے نے فرمایا، تم انتظار کر و، جب یاک ہو جاؤتو مقام سنعیم جانا، اور وہاں ہے تلبیہ پڑھنا اور ہم سے فلال فلال مقام پر ملنا، میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کل اور تمہارے اس عمرہ کا تواب تمہاری تکلیف اور خرچ کے مطابق ہے۔

سم سامه _ ابن منتیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، قاسم، ابراهیم، حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یار سول اللہ! دوسر ہے لوگ تو دو عباد تیں کر کے واپس ہوں گے ، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی ہے۔ ۵ ۳۳ مر زمیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ،اور ہمارا حج کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں تھا، پھر جب ہم مکہ آئے، تو بیت اللّٰہ کا طواف کیا، اور رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم نے تھم فرمایا کہ جو ہدی ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر جولوگ قربانی

سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّ كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجعُ النَّاسُ بعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجعُ أَنَا بحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيم فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَٰفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا و قَالَ إسْحَقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ *

نہیں لائے تھے،انہوں نے احرام کھول ڈالااور آپ کی از واج مطہرات بھی مدی نہیں لائی تھیں تو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، تو میں بیت الله کا طواف نه کر سکی، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ااور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے ،اور میں صرف جج کر کے ہی واپس جاؤں، آپ نے فرمایا ، کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا، میں نے عرض کیا، بَی نہیں، آپ نے فرمایا توایخ بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤاور عمرہ کااحرام باندھواور ہم سے فلال مقام پر آگر ملو،اتنے میں حضرت صفیہ ؓ نے کہا، میراخیال ہے کہ میں تم سب کو روکوں، آپ نے فرمایا، ہاتھ کئی سر منڈی، کیا تونے یوم النحر کو طواف نہیں کیا،انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا تو اب کوئی مضائقہ نہیں چلو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے رسول اللہ صلی الله عليه وسلم مكه ہے بلندي پر چڑھتے ہوئے ملے،اور میں اس پر سے اتر رہی تھی یا میں چڑھتی تھی، اور آپؑ اتر رہے تھے، اسحاق کے بیان کر د ہالفاظ مختلف ہیں، کیکن معنی ایک ہیں۔

(فاكده) حضرت صفيه رضى الله تعالى عنها كويه كلمات آپ نے بطور شفقت فرمائے، جبيها كه عرب كے محاورات ميں اس فتم كے الفاظ مستعمل ہوتے ہیں،اور انہیں طواف افاضہ کے بعد حیض آیااور طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں ہے،اور نہ ہی اس کی وجہ ہے دم لازم ہو تاہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے،اور نیز حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تنعیم ہے عمرہ کرانا، پیہ عمرہ اول کی قضائھی کہ جس کے چھوڑنے اور حج کااحرام ہاندھنے کار سانت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تحکم فرمایا تھا،امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔واللّٰداعلم علمہ اتم۔

٤٣٦ - وَحَدَّثَنَاه سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْن مُسْهِر عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ * ٤٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

۲ ۳۴ سرید بن سعید، علی بن مسهر، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، نه خاص حج کااراده تھا، نه خاص عمره کااور بقیه حدیث منصور کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

۷ سا ۴ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، محمد بن مثنيٰ اور ابن بشار، غندر،

بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُحَكِمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكُوانَ مَوْلَى الْحَكَمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيْ وَهُو مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ عَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ عَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ عَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَعْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ فَيَ وَهُو اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْمَا شَعَرْتِ أَنِي آمَوْتُ النَّاسَ بَأَمْرِ فَا اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْمَا شَعَرْتِ أَنِي آمَرْتُ أَنِي أَمَرْتُ النَّاسَ بَأَمْ وَاللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْمَا شَعَرْتِ أَنِي آمَرُتُ أَنَّهُمْ يَتَرَدَّذُونَ قَالَ الْحَكَمُ مُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَلْ الْمُولِ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْمَا شَعَرْتِ أَنِي السَّقْبَلُتُ مِنْ أَمْرِي مَا أَمْرِي مَا اللَّهُ النَّارِ وَلَوْ أَنِي السَّقْبَاتُ مِنْ أَمْرِي مَا اللَّهُ النَّالَ عَلَى اللَّهُ النَّالَ عَلَى اللَّهُ الْمَا عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْمَالَةُ عَلَى اللَّهُ الْمَالَةُ عَلَيْهِ الْعَلَى اللَّهُ الْمَلْكِ اللَّهُ الْمَالَةُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْتُ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمَالَةُ عَلَى اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمَالَةُ الْمُؤْلِ عَلَى اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمَلْكِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ عَلَى الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ اللَّهُ الْمُولُ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ اللَّهُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ

محمد بن جعفر، شعبہ، تھم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چو تھی یا پانچویں کو آئے، اور میرے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے لوگوں کوایک کام کا تھم دیا تھا، اور وہ اس میں تر دد کرتے ہیں، تھم راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا، گویا کہ لوگ اس میں تر دد کرتے ہیں، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اپنی کرتے ہیں، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اپنی بات کو جان لیتا کہ جس کا بعد میں علم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ کا تا، اور یہاں سے خرید لیتا، اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھولا میں بھی کھول ڈالیا۔

(فائدہ) حدیث ہے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ آپ بعد میں یہ نہ فرماتے، کہ اگر مجھے پہلے ہے معلوم ہو تا، اور یہ سب امور بشریت کے خواص میں ہے ہیں، اس طرح غصہ کا آنا، شنخ ولی الدین عراقی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پرائیمان لا ناشر طائیمان ہے، بغیر اس کے ایمان درست نہیں، اگر کوئی آپ کی رسالت کا قائل ہواور بشریت کا قرار نہ کرے تو وہ مو من نہیں ہے، اور اسی طرح آپ کے تھم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں، اسی بنا پر آپ کو غصہ آیا، اور حضرت عائشہ صدیقة پی نے ایسے موقع پر ان غصہ دلانے والوں کو بدد عادی، اسی طرح آپ کا یہ اعلان ہے، انہ ما انا بیشر مثلکم، کہ میں تہمارے جسیاانسان ہواس امر میں تردد کرنا، یہ بھی ایمان کی نشانی نہیں ہوار جوا مور ایمان کے خلاف ہوں، ان سے ذات اقد س مسلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے جو غصہ کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس چیز کا قائل ہوکر کہ آپ بشر نہیں، آپ کی ذات کو تکلیف پہنچانا، غصہ دلانا ہے، اور جو آپ کی ذات کو غصہ دلائے، اس کے لئے حضرت عائشہ کی بدد عاکا فی ہے۔

١٣٨ - وَحَدَّنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكُوانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَر وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكُ مِنَ الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَر وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكُ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّونَ *

۳۳۸ عبیداللہ بن معاذ ، بواسطہ اپنے والد ، شعبہ ، تھم ، علی بن حسین ، ذکوان ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذک الحجہ کی چو تھی یا پانچویں کو تشریف لائے ، اور حسب سابق روایت منقول ہے ، باقی اس میں تھم راوی کا شک آپ کے فرمان "بتر ددون" کے بارے میں مذکور نہیں ہے۔

١٣٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتُ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى بَعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى بَعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِ فَقَالَ لَهَا النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِ فَقَالَ لَهَا النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعْتَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَٰ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتُ بَعْدَ الْحَجِ *

٤٤- وَحَدَّ تَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِي الْحُلُوانِي حَدَّ تَنِي زِيْدُ بْنُ الْحُلُوانِي حَدَّ تَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّ تَنِي عِبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حُاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتُ بِعَرَفَةً فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةً فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرُوةِ عَنْ حَجَّكِوعُمْرَتِكِ*
 حَجِّكِوعُمْرَتِكِ*

25- وَحَدَّثَنَا عَالِدُ بِنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بِنُ جُبَيْرِ بِنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ الْحَمِيدِ بِنُ جُبَيْرِ بِنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ وَطِي اللَّهُ عَنْهَا يَا شَيْبَةَ وَضِي اللَّهُ عَنْهَا يَا شَيْبَةَ وَضِي اللَّهُ عَنْهَا يَا شَيْبَةَ وَضِي اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرِ فَأَمْرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بِنَ أَبِي بَكُمْ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى فَأَمْرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بِنَ أَبِي بَكُمْ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى النَّاسُ بَاجُرُ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى النَّاسُ بَاجُرُ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلِ لَهُ وَهُلُ تَرَى فَنَعْيِ فَعَلَيْ وَمُلْ تَرَى فَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو فَيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو بِالْحَصْبَة *

٩ ٥٣٩ محمر بن حاتم، بهز، وهيب، عبدالله بن طاؤس بواسطه اینے والد ، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے عمرہ کااحرام باندھاتھا،اور پھر مکہ مکرمہ آئیں، اور بیت اللہ کے طواف سے قبل حائضہ ہو تنگیں، پھر تمام مناسك حج كااحرام باندھ كرادا كئے تورسول اللہ صلى اللہ عليه و سلم نے ان سے منی کے کوچ کے وقت ارشاد فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا،انہوں نے اس چیز یرانی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی مکڑ کے ساتھ انہیں تنعیم جھیج دیا، کہ حج کے بعد عمرہ کرلیں۔ ومهم يه حسن بن حلواني، زيد بن حباب، ابراهيم بن نافع، عبدالله بن ابی ہیے، مجاہد، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها ہے روایت کرتے ہیں، وہ فرمائی ہیں، کہ انہیں مقام سرف میں حیض شروع ہو گیا اور وہ عرفہ میں پاک و صاف ہو ئیں، تو ر سول الله صلی الله علیه وسلم نے ان سے ار شاد فرمایا که تمہارا صفااور مروہ کا طواف کرنا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ا ۴ ۴- یجی بن حبیب حارتی، خالد بن حارث، قرہ، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے عرض کیایار سول اللہ تمام لوگ تو دو تواب لے کروایس ہوں گے اور میں ایک ہی اجر لے کر جاؤں گی، تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر گو حکم دیا کہ انہیں شعیم تک لے جاؤ، چنانچہ وہ اپنی گردن کھول دیتی تھی، اور گئے اور میں اپنی اوڑھنی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی، اور عبدالرحمٰن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو عبدالرحمٰن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو اونٹ کو مار رہے ہیں، اور میں ان سے کہتی تھی کہ یبال تمہیں کو کی نظر بھی آتا ہے، غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور کھی ہو ہو کہا میاں تھا۔ کو کی نظر بھی آتا ہے، غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور کیسے میں مقام حسبہ میں تھے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم) ۲ ۲ مه ۱۰ ابو بکر بن ابی شیبه ، ابن نمیر ، سفیان ، عمر و بن اوس ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں اور انہیں شعیم سے عمرہ کر الائیں۔ ۳ ۴ ۴ ـ قتیبه بن سعید، محمد بن رمح،لیث بن سعد،ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مج مفرد کا احرام باندھے ہوئے نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها عمره کااحرام باندھ کر نگلیں، یباں تک کہ جب ہم مقام سر ف میں پہنچے تو حضرت عائشہ حائضہ ہو کئیں، جب ہم مکہ میں آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا،اور صفامر وہ کی سعی کی، تو ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے، ہم نے کہا، کیا فرمایا، بالکل حلال ہو جائیں،راوی بیان کرتے ہیں،سوہم نے عور توں کے ساتھ صحبت کی اور خو شبو لگائی اور اینے کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفه میں حیار شب کی مدت باقی تھی، پھریوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ کو ہم نے حج کااحرام باندھااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشٌ کے پاس تشریف لائے، توانہیں رو تا ہوا یایا، دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی،اور لوگ احرام کھول چکے،اور نہ میں نے احرام کھولا ،اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیااور لوگ اب حج کو جار ہے ہیں، آپ نے فرمایا یہ توایک حکم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر مقرر کر دیاہے، سوتم عسل کرواور حج کااحرام باندھ لو، چنانچہ انہوں نے ایساہی کیااور تمام مواقف پر و قوف کیا، جب پاک ہو کئیں بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کی، پھر آپ نے فرمایاتم اینے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو تمکیں، انہوں نے عرض کیا یار سول اللہ میں اینے دل میں ایک بات

نُمَيْرِ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أُوْسِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنَ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفُ عَائِشَةً فَيُعْمِرَهَا مِنَ التُّنْعِيم * ٤٤٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْح جَمِيعًا عَنِ اللَّيْتِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَّا لَيْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحَجُ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بسَرِفَ عَرَكَتُ حَتَّى إِذَا ۚ قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلَّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بالطِّيبِ وَلَبسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالَ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتُ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفُ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَّبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتُسِلِي ثُمَّ أَهِلَي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذًا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّى أَجدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى

٢٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ *

یاتی ہوں کہ حج سے فارغ ہونے تک میں نے طواف نہیں کیا، تو آپ نے فرمایا عبدالر حمٰن انہیں لے جاؤاور سنعیم سے عمرہ کرا لاؤ،اوربه واقعه شب محصب کاہے۔

(فائدہ)ان روایتوں میں بخوبی تصریح آگئی ہے کہ حضرت صدیقیہ کا حیض سر ف میں شروع ہوا، مگریہ نہیں آیا کہ طبر کہاں ہوا، مجاہدٌ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے نقل کیاہے کہ وہ عرفات میں پاک ہو ئیں اور عروہ نے انہی سے روایت کیاہے کہ وہ عرفہ کے دن بھی حائضہ تھیں،ابن حزمؓ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں پاک ہونے کا مطلب میہ ہے کہ وقوف عرفہ کے لئے عسل کیا،غرض قول محقق میہ ہے کہ عرفہ تک حیض تھا،اور یوم النحر میں پاک ہو ئمیں،زادالمعاد میں حافظ ابن قیمٌ نے اس چیز کی تصر تکے کی ہے اور یہ امر ثابت ہو گیا، کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا بھی قارنہ تھیں، علامہ شنوس نے شرح صحیح مسلم میں اسی امرکی تصریح کی ہے،واللّٰہ اعلم بالصواب۔

۴ ۴ ۴ م محمد بن حاتم، عبد بن حميد، محمد بن بكر، ابن جريج، ٤٤٤ - وَحَدَّثنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ ابوالزبيرٌ، حضرت جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اس حال میں کہ وہ رو رہی تھیں، پھر بقیہ حدیث لیٹ کی روایت کی طرح بیان کی ، آخر تک ، باقی اس سے او پر کامضمون اس میں مذکور نہیں ہے۔

حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَّنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّ بَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بمِثْل حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرُ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۵ ۲ ۲ ۲۰ ابو غسان مسمعی، معاذبن هشام، بواسطه اینے والد، مطر، ابوالزبير، حضرت جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنها نے رسول اکرم صلی الله علیه وسلم کے حج میں عمره کااحرام بانده رکھاتھا، بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح بیان کی، باقی اس میں اتنااضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تھے، جب حضرت عائشہٌ ان سے کوئی فرمائش کر تیں تو پورا فرمادیتے تو آپ نے انہیں عبدالر حمٰن بن ابی مجرؓ کے ساتھ روانہ کیا،وہ انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لائے،اور مطر راوی ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ جب حج کر تیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہی کر تیں۔

ه ٤٤٥ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطِّرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةً رَضِي اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذًا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌّ قَالَ أَبُو ً الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كُمَا صَنُعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ہمارے لئے کافی ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

حَدَّنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ حِ وَحَدَّنَا يَحْيَى بْنُ يَوْنُسَ حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّهُ ظُو الذَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ حِ وَحَدَّنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّهُ ظُو اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَنْ جَابِرِ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِيْنَ بِالْحَجِ مَعْنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَةَ طُهْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرُوةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ فَلْنَا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ ضَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَا فَلْيَعْ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَا فَلْكَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهَ الْعَلَيْبَ وَمَسِسْنَا الطَيْبَ فَلَمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبِي وَاللّهُ وَسَلّمَ الْاللهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقِ وَاللّهُ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقِ مَنَا فِي بُدُنَةٍ * صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقِ وَاللّهُ كُلُولُ مَلْهُ فَيَ الْمَافِقُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْكَالِ وَالْمُؤْولُ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الْكَهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمَ اللّهُ الْمَالِقُولُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمَ اللّهُ الْمُؤْمِلُولُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

(فائدہ) معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے ،اورائ طرح ایک گائے،اوران میں سے ہرایک سات بحریوں کے برابر ہے اور نابلغ لڑکااگر جج کرلے گا تو درست ہے لیکن فریضہ اسلام اس کے ذمہ باقی رہے گا،وہ ساقط نہیں ہو گا،علامہ عینی شرح صحح بخاری جلدا صفحہ ۲۱۲ پر فرماتے ہیں کہ یبی قول حسن بھری،عطاء بن ابی رباح، نخعی، توری،ابو حنیفہ ،ابویوسف، محمہ ،مالک، شافعی اوراحمہ اور دیگر فقہاامصار کا ہے مگر امام نووی کے خوال میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگریہ چیز صحیح نہیں ، کیو نکہ صاحب نہ مہرا ہے نہ ہوت کے مسلم میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگریہ چیز صحیح مسلم میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگریہ چیز صحیح نہیں ، کیو نکہ صاحب ند ہب سے زیادہ واقف ہو تا ہے ،اس لئے امام نووی کا کھنا اور دوسر بے حضرات کا اس کو لے کر طعن و تشنیع کر ناعلاء امت کے نزدیک پسند نہیں، باقی جج کے تفصیلی مسائل کتب فقہ سے معلوم کئے جائیں۔

شریک ہو جاتیں۔

٧٤٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ * إِذَا تَوَجَهْنَا إِلَى مِنَى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ * إِذَا تَوَجَهْنَا إِلَى مِنَى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ * إِذَا تَوَجَهُنَا إِلَى مِنَى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ * كَدَّثَنَا عَلَى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَكُو مَحَدَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْنِ ابْنِ جُرَيْج ح و حَدَّثَنَا يَعْنِ ابْنِ جُرَيْج ح و حَدَّثَنَا

کہ ہم۔ محمد بن حاتم، کیٹی بن سعید، ابن جرتج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے بیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم حلال ہو گئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تحکم دیا کہ ہم منی کو جائیں تواحرام باندھ لیں، چنانچہ مقام ابطح سے ہم نے احرام باندھ لیا۔ باندھ لیا۔ محمد بن حاتم، کیجی بن سعید، ابن جرتج، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن جابر بن عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جرتج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا اللهُ عَنْهُ بَنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ يَطُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ يَطُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي جَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ * حَدِيثٍ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ

عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اگرم صلی الله علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے صفااور مروہ کے در میان ایک ہی طواف کیا اور محمد بن کبر نے اپنی روایت میں اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ پہلا ہی طواف۔

ہو،اوراگر مجھے پہلے سے علم ہوتا، جس کا بعد میں ہوا، تو میں ہدی

(فائدہ) مطلب بیہ ہے کہ آپ نے پہلے ہی طریقہ پر طواف کیاورنہ آپ تو قارن تتھے اور قارن پر دوطواف اور دومر تبہ صفااور مروہ کے در میان سعی واجب ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ ،اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ، شعمی، نخعیؒ، توریؒ اور حضرت جابر بن پزیڈ اور عبدالر حمٰن بن الاسود کا یہی قول ہے اور یہی درست اور صحیح ہے، واللّٰد اعلم بالصواب۔

و ہم ہم۔ محمد بن حاتم، یحیٰ بن سعید، ابن جر یج، عطاء، بیان کرتے ٩٤٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا ہیں کہ میں نے چندا شخاص کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ہے سنا، فرمار ہے تھے، کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ نے صرف حج کااحرام باندھا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابرً نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذوالحجہ کی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا صبح کو آئے اور ہمیں تھم دیا کہ ہم احرام کھول ڈالیں ، عطاء بیان وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى کرتے ہیں کہ پھر انہوں نے احرام کھول ڈالا اور عور توں سے اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي صحبت کی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ بیہ حکم ان کو وجوب کے طور پر الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُوا نہیں دیا گیا بلکہ احرام کھولناا نہیں جائز قرار دیا گیا، پھر ہم نے کہا وَأُصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ اب عرفه میں یانچ ہی دن باقی ہیں اور ہم کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَا ہے صحبت کریں اور میدان عرفات میں اس طرح جانیں کہ وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى ہمارے مذاکیر سے تقاطر منی ہو، عطاء کہتے ہیں، کہ حضرت نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقُطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ جابراینے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، اور گویااب میں ان کے يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں، جبیبا کہ وہ ہلاتے ہوں، بیہ س کرنبی صلی الله عليه وسلم ہمارے در ميان كھڑے ہوئے اور فرمايا كه تم بخو بي جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْبِي لَحَلَلْتُ كَمَا اور زیادہ سچا،اور زیادہ نیک ہوں،اوراگر میرے ساتھ میری ہدی تَحِلُّونَ وَلُو اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا، جیسا کہ تم سب کھول رہے لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ *

نہ لاتا، پھر صحابہ نے احرام کھول دیااور آپ کے فرمان کو تشکیم
کرلیا، عطاء کہتے ہیں کہ جابڑ نے فرمایا کہ پھر حضرت علیؓ اموال
صد قات وصول کرکے آئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے
کیااحرام باندھاہے، آپ نے ان سے فرمایا کہ قربانی کرواور محرم
رہو،اور حضرت علیؓ آپ کے لئے ہدی لائے، سر اقد بن مالک
کھڑے ہوئے اور کہایار سول اللہ کیااسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ
کھڑے ہوئے گئے نے فرمایا ہمیشہ کے لئے۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کرام نے اس آخری قول کے یہی معنی بیان کئے ہیں کہ ایام حج میں عمرہ قیامت تک کرنا جائز ہو گیا، دوسر ک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیس،اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا،عمرہ حج میں داخل ہو گیا، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہواکہ آپ کو علم غیب نہیں تھا،ور نہ اس تمناکی کیاضر ورت تھی۔

وَا لَهُ وَالَهُ عَرَفَدَ عَلَيْهُ الْمِنُ الْمَانُ عَنْ عَطَاءً عَنْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءً عَنْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءً عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّمَ فَلَلْنَا فَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّمَ فَلَمَا قَدِمْنَا مَكَّةً أَمْرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَمَا قَدِمْنَا مَكَّةً أَمْرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلَكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي فَكَبُر ذَلِكَ عَلَيْنَا وضَاقَتْ بهِ صَدُورُنَا فَبَلَغَ فَكُرُر ذَلِكَ عَلَيْنَا وضَاقَتْ بهِ صَدُورُنَا فَبَلَغَ فَكُرُم ذَلِكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي ذَلِكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي ذَلِكَ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي فَكَالًا الْمَدْيُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِي فَقَالَ الْمَدْيُ اللّهَ مُنَا اللّهَ مَنْ السَّمَاء أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهُا النَّاسُ أَحِلُوا فَلُولُا الْهَدْيُ اللّهَ مَنْ السَّمَاء أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَعَلَ النَّاسُ أَحِلُوا فَلُولُا الْهَدْيُ اللّهَ وَعَلِي النَّاسِ فَعَلْتُ مَا عَلَيْهُ الْمَالَانَا بَالْحَجَ عَلَى النَّاسِ فَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَرْوِيةِ وَجَعَلْنَا مَكَةً بِظَهُر أَهْلَلْنَا بَالْحَجِ *

موسی ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ جج کا احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کا کر ہمیں سیم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کا کر دالیں، یہ بات ہم پرگراں گزری، اور ہمارے سینے اس سے شک ہوگئ، رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ہوئی، ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ کوئی آسانی حکم آیا ہے یا لوگوں کی جانب سے کوئی بات معلوم ہوئی کہ، آپ نے فرمایا، اے لوگو! جانب سے کوئی بات معلوم ہوئی کہ، آپ نے فرمایا، اے لوگو! حول ہو جہم نیاں ہو جاؤ، اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی وہی کر تا جو کہ تم کر رہے ہو، چنانچہ ہم حلال ہو گئے، اور اپنی یویوں سے صحبت کرلی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے بیت صحبت کرلی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے بیت صحبت کرلی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے بیت کر لئے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے بیت کر لئے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے بیت بیمیری تو جج کا تلبیہ برٹھا۔

ا ۳۵ ہے۔ ابن نمیر، ابو نعیم، مولی بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عمرہ کے ساتھ تمتع کر کے ترویہ سے جار روز قبل مکہ مکر مہ آیا تولوگوں نے کہا، تیرا حج اب مکہ والوں کا ہو گیا، چنانچہ میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیااور ان سے دریا فت کیا، عطاء نے کہا کہ

. ٤٥١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةً مُتَمَّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةٍ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْأَنَ مَكِيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاء

مجھ سے حضرت جابر بن عبداللّٰہ انصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ جس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدی لے كر آئے ہيں، ميں نے تبھى آپ كے ساتھ حج كيا، اور بعض حضرات نے صرف حج مفرد کااحرام باندھاتھا تور سول اللہ صلی الله عليه وسلم نے فرمایا که اپنااحرام کھول ڈالو،اور بیت الله کا طواف اور صفاو مروہ کے در میان سعی کرو،اور بال کٹوادو،اور حلال رہو، پھر جب يوم الترويه (يعني آڻھويں تاريخ) ہو تو حج کا احرام باندھو،اور جوتم احرام لے کر آئے ہواہے تمتع کر ڈالو، لوگوں نے کہا، کہ ہم کیو نکراہے تمتع کا کریں، حالا نکہ ہم نے حج کا حرام باندھاہے، آپ نے فرمایا جیسامیں تم کو حکم دیتا ہوں، وہی کرو،اس لئے اگر میں ہدی نہ لاتا، تو میں بھی وہی کرتا، جس کاتم کو تھکم دیتا ہوں، مگر میرااحرام تاو فتیکہ قربانی اینے محل تک نہ پہنچ جائے، کھل نہیں سکتا، چنانچہ پھر سب نے ویباہی

تصحیحمسکم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْويَةِ فَأَهِلُوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ ﴿ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) فَفَعَلُوا *

(فا ئدہ) پہلے لوگوں نے جج کااحرام باندھاتھا،اور پھر عمرہ کر کے کھول ڈالا، یہی فٹنج جج بعمر ہ ہے،امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ فٹنخ امام ابو حنیفہ،

مالک،اور شافعیاور جمہور علماء سلف و خلف کے نزدیک صحابہ کرامؓ کے لئے خاص تھا، بعد میں قیامت تک کے لئے درست نہیں ہے۔

۵۲ ۴۵ محمه بن معمر بن ربعی انقیسی، ابو هشام، مغیره بن سلمه، ٢٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَر بْن ربْعِي الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ مخزومی، ابو عوانه، ابو بشر ، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن

عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماے روایت کرتے ہیں،انہوں نے الْمَحْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بشْرِ عَنْ

بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جج کا عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ احرام باندھ کر آئے، تو سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا ہمیں حکم فرمایا، کہ ہم اسے عمرہ کر دیں، اور حلال ہو جانبیں،

راوی حدیث کہتے ہیں کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا قربانی تھی،اس لئے آپاسے عمرہ نہ کرسکے۔ عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ

> يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً * ٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

۵۳ مر محمد بن متنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، قباده، ابو

نضر ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع حج کا حکم کرتے تھے،اور ابن زبیر

نَضْرَةً قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ (فَأَيَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا مَنَازِلَهُ (فَأَيَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا مَنَازِلَهُ (فَأَيْمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا مَمَازِلَهُ (فَأَيْمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا مَرَكُمُ اللَّهُ وَأَبِتُوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاء فَلَنْ أُوتَى بَرَحُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ * إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ *

٤٥٤ - وَحَدَّتَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّتَنَا عَفَّانُ حَدَّنَا هَمَّامٌ حَدَّتَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَدَّتَنَا هَمَّامٌ حَدَّتَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ لِعُمْرَتِكُمْ *
 فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ *

٥٥٥- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبيعِ وَقَتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ وَقَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ بِنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

(١٥) بَابِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رَسَلَّمَ *

٤٥٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ حَاتِمِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ حَدَّثَنَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعہ (نکاح) سے روکتے تھے تو میں نے اس چیز کاحفرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیہ صدیث تو میر ہے ہاتھوں میں پھیل ہے، ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، پھر جب حضرت عمرؓ خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کر تاہے، جس وجہ سے چاہتا ہے، اور قرآن کا ہر ایک تھم اپنی اپنی جگہ پورا نازل ہوا، سوتم جے اور قرآن کا ہر ایک تھم اپنی اپنی جگہ پورا کا زارہ وہ اور ہمیشہ کے لئے قطع تھہر ادوان عور توں کا ذکاح کہ جن سے پچھ زمانہ کے لئے کیا گیا، اور اگر میر سے پاس کوئی کہ جن سے بچھ زمانہ کے لئے کیا گیا، اور اگر میر سے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا، کہ اس نے کسی صورت میں ایک مدت کے لئے نکاح کیا، تو میں ایک مدت کے لئے نکاح کیا، تو میں اسے پھر ماروں گا۔

۳۵۴ - زہیر بن حرب، عفان، ہمام، حضرت قیادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر فی نے کہ حضرت عمر فی کے کہ اس میں حضرت عمر فی نے کہ اس میں جج بھی پوراہو تاہے اور عمرہ بھی۔

۵۵٪۔ خلف بن ہشام اور ابو الربیع اور قتیبہ، حماد بن زید،
ابوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ ہے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ آئے اور ہم جج کا تلبیہ (لبیك اللّٰهم لبیك) پڑھ رہے
سے تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھم فرمایا کہ اس احرام
جج کو عمرہ کا حرام کر ڈالیس (تو ہم نے ایساہی کیا)۔

باب (۵۱)رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم کے حج کابیان۔

۴۵۷ - ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اساعیل مدنی، جعفر بن محد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یاس گئے تو انہوں نے سب لو گوں کے متعلق دریافت کیا،جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ ہوں، سوانہوں نے میری طرف ہاتھ بڑھایا،اور میرے سریرہاتھ رکھااور میرےاوپر کی گھنڈی کھولی، پھرینچے کی گھنڈی کھولی اور پھر اپنی ہھیلی میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے در میان ر کھی،اور میں ان د نوں نوجوان لڑ کا تھا، پھر فرمایا، مرحبا، اے میرے بھتیج،جو حاہو مجھ سے دریافت کرو،اور میں نے ان ہے دریافت کیا،اور وہ نابینا تھے،اتنے میں نماز کاوفت آگیااور وہ ایک جادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کناروں کو کندھے پر رکھتے تووہ نیچے گر جاتی تھی،اس کے جھوٹا ہونے کی وجہ ہے،اور ان کی حیاد ران کے پہلومیں ایک بڑی تیائی یر رکھی ہوئی تھی، پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق خبر دیجئے توحضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے (۹)نو کا اشارہ کیااور فرمایا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نو برس تک مدینه میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال لو گوں میں اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ حج کو جانے والے ہیں، چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت ہے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا جائے تھے،اور آپ کے طریقہ پرافعال مج كرناجائة تھے، ہم سب لوگ آپ كے ساتھ نكلے، حتى كه ذوالحلیفہ پہنچے، وہاں حضرت اساء بنت عمیسؓ کے محمد بن ابی بکرؓ تولد ہوئے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرا بھیجا کہ اب میں کیے کروں، آپ نے فرمایا، عسل کرلو، اور ایک کپڑے کا کنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو، پھر ر سول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دور تعتیں پڑھیں اور قصوی او نننی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جبوہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سید تھی کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے آگے کی

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلِ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَالَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهْى إِلَى فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيّ بْنِ حُسَيْنِ فَأَهْرٰى بِيَدِهِ اِلِّي رَاْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّىَ الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّىَ الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ تُدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَاَبٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِيْ سَلْ عَمَّ شِئْتَ فَسَالْتُهُ وَهُوَ اَعْمٰي وَجَأَةً وَقْتُ الصَّلُوةِ فَقَامَ فِيْ لِسَاجَةٍ مُّلْتَحِدٌ بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكَبِهِ رَجَعَ طَرْفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغْرِهَا وَرِدَآءُ هُ اِلِّي جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ اَخْبِرَانِيْ عَنْ حَجَّةَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنِ لَمُ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسُمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ اللَّي رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثُوْبِ وَّٱحْرِمِيْ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَآءِ نَظَرْتُ اللي مَدِّ بَصَرِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَّاكِبٍ وَّمَاشٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَّسَارِهِ مِثْلُ ذَٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَٰلِكَ وَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ

مَااسْتَدْ بَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ

جانب جہاں تک میری نظر پہنچ سکتی تھی،دیکھا توسوار اور پیادے الْقُرْانُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهُ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَاهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْك نظر آرہے تھے،اوراپنی داہنی جانب بھی ایسی ہی بھیڑ،اور ہائیں لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ جانب بھی ایسا ہی مجمع اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا، اور رسول وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي الله صلی الله علیه وسلم ہمارے در میان تھے،اور آپ پر قرآن يُهِلُّوْنَ بِهِ فَلَمْ يَزِدَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ نازل ہو تاتھا،اور آپاس کے معانی سے خوب واقف تھے اور جو وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ کام آپ نے کیاوہی ہم نے بھی کیا، پھر آپ نے توحید کے عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلُبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ساتھ تلبیہ پڑھا، چنانچہ فرمایا ، حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى ہوں میں، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ تَكلاتًا ہوں، حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی وَّمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اللِّي مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَا شریک نہیں، اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا جو کہ آپ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلِّي فَجَعَلَ الْمُقَامَ پڑھتے تھے،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی قشم بَيْنَهُ وَبِيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ آبِيْ يَقُوْلُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ کی زیادتی نہیں فرمائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہی إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي تلبیہ پڑھتے تھے،اور حضرت جابررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ مُوَ اللّهُ اَحَدٌ وَقُلْ يْأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ ہیں، کہ ہم جج کے علاوہ اور کوئی ارادہ تہیں رکھتے تھے،اور عمرہ کو رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى جانے ہی نہ تھ، حتی کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کے ساتھ الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ آئے، تو آپ نے رکن کااستلام کیا،اور طواف کے تین چکروں مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ٱبْدَاءُ بِمَابَدَاءَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَا بِالصَّفَا میں رمل فرمایا، اور حیار میں عادت کے مطابق چلے اور پھر مقام فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ ابراہیم پر آئے،اور بیر آیت پڑھی،"واتحذوا من مقام ابراهیم اللُّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا اِللَّهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ مصلّی "اور مقام ابراہیم کواپنے اور بیت اللہ کے در میان کیا،اور لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌه میرے والد فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا، کہ انہوں نے کچھ لَا اِللَّهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ٱنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ بیان کیا، مگر نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے ہی بیان کیا ہو گا کہ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَابَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ آپ نے دور گعتیں پڑھیں،اور ان میں سور ۃ قل ہواللہ احد اور هَٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى اِذَا قل یا ایھالکافرو ن پڑھی، پھرر کن کی طرف تشریف لائے،اور انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعْي حَتَّى إِذَا اس کا سلام کیااور اس دروازہ ہے نکلے جو کہ صفاکے قریب ہے، صَعِدْ نَامَشٰي حَتَّى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ يجر جب صفا پر پنجيج توبير آيت پڙهي،ان الصّفا والمروة من كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ اخِرُ طَوَافٍ شعائرالله،اور آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم اس سے شروع کرتے عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ آنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ ہیں کہ جس سے اللہ نے شروع کیا، پھر آپ صفایر چڑھے یہاں

تک که بیت الله کودیکھااور قبله کی طرف منه کیا،اور الله تعالیٰ کی

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم) توحیداوراس کی بڑائی بیان کی،اور فرمایا کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں،اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کے لئے ملک اور تعریف ہے، اور وہ ہر چیزیر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،اکیلا ہے،اس نے اپنا وعدہ پورا کیا،اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی، اور اکیلے نے کشکروں کو ہزیمت دی، پھر اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی، پھر اسی طرح تین مرتبہ کہا، پھر مروہ کی طرف نزول فرمایا، جب آپ کے قدم مبارک بطن وادی میں اترے تو سعی فرمائی، یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو پھر آہتہ حلنے لگے، حتی کہ مروہ پر پہنچے اور پھر مروہ پر بھی وہی کیا، جبیہا کہ صفایر کیاتھا، جب مروہ کا آخری چکر ہواتو فرمایا،اگر مجھے پہلے ہے معلوم ہو جاتا،جو کہ بعد میں معلوم ہواتو میں مدی ساتھ نہ لاتا، اوراس کااحرام عمرہ کا کر دیتا، للہذائم میں سے جس کے ساتھ مہدی نه ہو تووہ حلال ہو جائے ،اوراس کااحرام عمرہ کا کر دے ، توسر اقبہ بن جعشمؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، کہ یار سول اللہ بیہ ایسا کرنا (یعنی ایام حج میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسر ہے میں داخل فرمائیں،اور دو مرتبہ فرمایا کہ عمرہ ایام حج میں داخل ہو گیا،اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی اجازت ہے،اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں ہے نبی اکر م صلی اللہ علیہ کے اونٹ لے کر آئے ،اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ انہیں میں ہے ہیں، جنھوں نے احرام کھول ڈالا،اور رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور سر مہ لگائے ہوئے ہیں ، تو حضرت علی نے اسے برامانا، توانہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے اس کا تحکم فرمایا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ عراق میں فرماتے تھے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاس حضرت فاطمهٌ کے اس احرام کھولنے پر غصہ کرتا ہوا گیا،اس چیز کے دریافت کرنے کے لئے جو کہ انہوں نے بیان کیا،اور آپ کو جاکر بتلایا کہ میں نے اس چیز کواحیھا نہیں جانا، تو آپ نے فرمایا!

كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلُّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللَّهِ اَلِعَامِنَا هذا أَمْ لِاَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَاجِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجّ مَرَّتَيْنِ لَابَلْ لِابَدٍ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةً مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكُرَ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَّقُوْلُ بِالْعِرَاق فَذَهَبْتُ اِلِّي رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِيْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِياً لِّرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاخْبَرِتُهُ اَنَّىٰ اَنْكُرْتُ دَٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَآ اَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْي الَّذِيْ قَدِمَ به عَلِيٌّ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتْي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجُّهُوُا اِلِّي مِنِّي فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَامَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرِ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةً فَسَارَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيُشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتُ قُرَيُشٌ تَصْنَعُ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَازَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتَّى أَتْي عَرَفَةَ فَوَجَدُ الْقُبَّةُ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةً

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم) فاطمه نے سیج کہا، سیج کہا، پھر آپٹے نے فرمایا، کہ جب تم نے حج کا قصد کیا تو کیا کہا، میں نے عرض کیا،الہی میں اس کااحرام باند ھتا ہوں، جس کا تیرے رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھاہے، تو آپ نے فرمایا میرے ساتھ ہدی ہے،اس لئے تم تجھی احرام نہ کھولو، جابر کہتے ہیں کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علیؓ یمن سے لائے تھے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے، وہ سب مل کر سو ہوگئے، پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالااور بال کتروائے، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں نے کہ جن کے ساتھ مدی تھی،جب ترویہ کادن ہوا، یعنی آٹھ ذوالحجہ، تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا تلبیبہ پڑھا،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاءاور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر آپ کچھ دیرے لئے تھہرے، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا،اور آپ نے اس خیمہ کاجو کہ بالوں کا بنا ہوا تھا، حکم دیا، کہ مقام نمرہ میں نصب کیا جائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، قریش کو یقین تھاکہ آپ مشعر حرام میں و قوف فرمائیں گے، جیساکہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول الله صلی الله علیه و سلم وہاں سے آگے بڑھے ، یہاں تک کہ عر فات میں پہنچے،اور آپ نے اپنا خیمہ مقام نمرہ میں نصب ہوا یایا، پھراس میں نزول فرمایا، یہاں تک کہ جب آ فتاب ڈھل گیا تو آپ ؓ نے قصویٰ او نٹنی کے متعلق تھم دیا، وہ کسی گئی، پھر آپ بطن وادی میں تشریف لائے اور وہاں آگر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا،اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جیسا کہ آج کی دن کی حرمت اس مہینے میں،اور اس شہر کے اندر،اور جاہلیت کے تمام امور میرے دونوں قد موں کے نیچے ہیں اور سب سے پہلا خون جو اینے خونوں میں سے معاف کئے دیتا ہوں،وہ ابن ربیعہ بن حارث کاخون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ بیتاتھا کہ اسے ہزیل نے قتل کرڈالا،اوراسی طرح

فَنَزَلَ بِهَا حَتِّي إِذَا زَاغَتِ الشُّمْسُ اَمَر بِا لُقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآئَكُمْ وَأَمْوَا لَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِ لَمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْ عُ وَّدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ إِنَّ أَوَّلَ دَم أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّربَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَانَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلَّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسآءِ فَإِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَان اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فَرُوْجَهُنَّ بِكُلِمَةِ اللَّهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ آنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ دْلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرِ مُبَرَّجٍ وَّلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمُعْرُوْفِ وَقَّدْ تَرَكُتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِن اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَانْتُمْ تَسْاَلُوْنَ عَنِّي فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ باِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ ٱللَّهُمَّ اشْهَدْ ٱللَّهُمَّ اشْهَدْ تَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ٱذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلَّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبَلَ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيُهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتَّى غَابَتِ الْقُرْصُ وَارْدَفَ أُسَامَةً خَلْفَةً وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنِي آيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَا آتَى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ أَرُخِي لَهَا قَلِيْلًا حَتَّى تُصْعِدَ حَتَّى آتِي الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاذَانِ وَّاحِدٍ وَ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضطَجَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانِ وَ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتَّى آتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَةُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى ٱسْفَرَ جدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَٱرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاس رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشُّعْرِ ٱبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعْنٌ يَّجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَةُ إِلَى الشِّقِّ اللَّخَرِ يَنْظُرُ فَحَوْلَ رَسُوْلُ اللَّهِ ِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنْ الشِّقِّ الْانْحَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَةً مِنَ الشِّقِّ الْاخَر يَنْظُرُ حَتَّى آتَى بَطْنَ مُحَسِّر فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَيِ الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرِي حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَى الْحَدْفُ رَمْي مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ

زمانہ جاہلیت کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، اور پہلا سود جو ہم اپنے یہاں کے سود سے حچھوڑے دیتے ہیں، وہ عباس بن عبدالمطلب کاسود ہے،اس لئے وہ سب معاف کر دیا گیا،اور اب تم اللہ تعالیٰ سے عور توں کے بارے میں بھی ڈرو،اس لئے کہ تم نے انہیں الله تعالیٰ کی امان میں لیاہے اور الله تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے اور تمہارا حق ان پریہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، کہ جس کا آنا تمہمیں ناگوار ہو،اباگر وہ ایسا کریں توان کو ایسامار و کہ جس ہے چوٹ نہ لگے اور ان کا حق تم پر اتناہے، کہ ان کی رونی اور کپڑا د ستور کے موافق تم پر واجب ہے، اور میں تمہارے در میان الیی چیز حچھوڑے جاتا ہوں،اگر تم اے مضبوطی کے ساتھ پکڑلو تواس کے بعد مبھی گمراہ نہ ہوں،اللہ تعالیٰ کی کتاب،اور تم سے قیامت میں میرے متعلق سوال ہوگا، تو پھرتم کیاجواب دو گے، سب نے کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ بیشک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی، پھر آپ نے شہادت کی انگلی ہے اشارہ فرمایا، کہ آپ اسے آسان کی طرف اٹھاتے تھے ،اور لو گول کی جانب جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یااللہ گواہ رہو، یاللہ گواہ رہو، تین بار آپ نے اسی طرح کیا، پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز ہوئی، پھر ا قامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے در میان کچھ نہیں پڑھا،اس ئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور موقف میں تشریف لائے اور او نٹنی کا پیٹ پھروں کی طرف کر دیا،اور ایک ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا، اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور آپ کھڑے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی،اور سورج کی تمکیہ (۱)غائب ہو گئی،اور حضرت اسامه کو آپ نے اپنے بیچھے بٹھالیا،اور رسول اللہ صلی

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عر فات سے غروب سمّس کے بعد چلے اس لئے کہ جاہمیت میں لوگ غروب سمّس سے پہلے ہی چل پڑتے تھے تو ان کے فعل کار د کرنا مقصود تھا۔ الله عليه وسلم واپس لوٹے اور مہار قصواءاو نتنی کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کاسر کجاوہ کے اگلے حصہ سے لگ رہاتھا،اور آپ اینے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے جا رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان کے ساتھ چلو، اطمینان کے ساتھ چلو، تو جب کسی ریت کے ٹیلے پر آجاتے توذرامہار ڈھیلی کر دیتے کہ او نٹنی چڑھ جاتی، یہاں تک که مز دلفه پنچے،اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ا یک اذان اور دوا قامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے در میان نفل وغیر ہ کچھ نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، جب صبح خوب روشن ہو گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک ا قامت کے ساتھ پڑھی، پھر قصویٰ پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ مشعر حرام پہنچاور قبلہ کااستقبال کیا،اوراللہ تعالیٰ ہے دعاکی، اور الله اکبر،اور لااله الالله کها،اور اس کی توحید بیان کی اور خوب روشنی ہونے تک وہیں تھہرے رہے، اور آفتاب کے طلوع ہونے سے قبل آپ وہاں سے لوٹے، اور فضل بن عباسؓ کو آپ نے اپنے بیچھے بٹھا لیا، اور فضل ایک نوجوان، اچھے بالوں والا، حسین و جمیل جوان تھا، جب آپ چلے تو عور توں کی ایک جماعت ایسی چلی جار ہی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں تو فضل ان کی جانب دیکھنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، چنانچہ فضلؓ نے اپنامنہ دوسری جانب پھیر لیا،اور پھر دیکھنے لگے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنادست مبارک بھیر کران کے منہ پرر کھ دیا، تو فضل پھر دوسری جانب ے دیکھنے لگے، یہاں تک کہ بطن محسر میں پنچے اور او نٹنی کو ذرا تیز چلایااور پیچ کی راہ لی جو کہ جمرہ کبری پر جا نگلتی ہے، یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو کہ در خت کے قریب ہے اور سات کنگریاں ماریں، ہر ایک کنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ایسی كنكرياں جو كہ چشكى سے مارى جاتى ہيں، اور كنكرياں وادى كے

انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتَيْنَ بِيدِه ثُمَّ اعْظَى عَلَيًّا رَّضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَيْرَ وَاشْرِكَهُ فِى هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَاصَلَى فَيْ فَكُلا مِنْ لَحْمِهَا فَجُعِلَتْ فِى قِدُرٍ فَطُبِحَتْ فَاكَلا مِنْ لَحْمِهَا فَجُعِلَتْ فِى قِدُرٍ فَطُبِحَتْ فَاكلا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَةِ الظُهْرَ فَاتِي بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ اللَّهُ فَقَالَ انْزِعُوا بَنْ عَبْدِ الْمُطَلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنْ عَبْدِ الْمُطَلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنْ عَبْدِ الْمُطَلِبِ فَلُولَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّعَاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى مِنْهُ *

در میان سے ماریں، اس کے بعد ذرج کرنے کے مقام پر او باقی تر یسٹھ اونٹ (۱) اپنے دست مبارک سے ذرج کئے اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے، وہ انہوں نے ذرج کئے، اور آپ نے حضرت علی کواپی مہدی میں شریک کیا، اس کے بعد تھم فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں شریک گوشت کا گلڑالیں اور اس گوشت کوایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا، پھر آپ نے اور حضرت علی دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شور باپیا، اس کے بعد آپ سوار ہوئے، اور طواف افاضہ فرمایا، اور ظہر کی نماز مکہ مکر مہ میں سوار ہوئے، اور طواف افاضہ فرمایا، اور ظہر کی نماز مکہ مکر مہ میں پڑھی، اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمز م پر پانی پلار ہے تھے، آپ نے فرمایا اولاد عبد المطلب پانی بھر و، اگر مجھے یہ خیال (۲) نہ ہو تا کہ لوگ ہجوم کی وجہ سے تمہیں پانی نہیں خیال (۲) نہ ہو تا کہ لوگ ہجوم کی وجہ سے تمہیں پانی نہیں خبر نے دیں گے، تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھر تا، چنانچہ انہوں نے ایک ڈول آپ کودیا، اور آپ نے اس سے پانی بیا۔

(فا کدہ) بعنی اگر آپ اپنے دست مبارک سے پانی بھرتے ، توبیہ بھر نا بھی سنت ہو جاتا ،اور پھر ساری امت پانی بھرنے لگتی توان کاحق سقایت ختم ہو جاتا۔

٧٥٤- وَحَدَّنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّنَا آبِيْ حَدَّنَا جَعْفَرُ بُنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّنَيْ ابِيْ عَالَى حَدَّنَا جَعْفَرُ بُنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّنِيْ ابِيْ قَالَ اتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَاللّهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَى الله عَنْهُمَا فَسَاللّهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَاتِمِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَاتِمِ ابْنِ السمعيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ ابْنِ السمعيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنَ الْمُزْدَلِقَةِ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنَ الْمُزْدَلِقَةِ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنَ الْمُزْدَلِقَةِ وَسَلّمَ مِنَ الْمُزْدَلِقَةِ

مرد الله سے دوایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیااور ان سے رسول اللہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیااور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے جج کے متعلق دریافت فرمایا، چنانچہ انہوں نے حدیث حاتم بن اساعیل کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں مزید سے بیان کیا کہ عرب کا دستور تھا کہ ابو سیارہ نامی ایک آدمی انہیں مز دلفہ سے والیس لے کر آیا کر تا تھا، جب رسول اللہ مزدلفہ سے بھی آگے بڑھ گئے، تو قریش نے یقین کیا، کہ آپ مزدلفہ سے بھی آگے بڑھ گئے، تو قریش نے یقین کیا، کہ آپ

(۱) تریسٹھ او نٹول کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی تھی۔ بعض حضرات نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال لوگوں میں موجود رہے تو آپ نے اپنی عمر کے ہر سال کی طرف سے ایک اونٹ کی شکرانے کے طور پر قربانی دی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زمز م کاپانی نہیں نکالااس اندیشہ ہے کہ پھر لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اقتذاء میں زمز م نکالنے کی کوشش کریں گے پھر بھیٹر زیادہ ہو گی اور شدید مشقت ہو گی۔اور لوگ اس فعل کو افعال حج میں ہے ایک عمل سمجھ کر کرنے کی کوشش کریں گے اور کوئی بھی اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كُمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ مَنْزِلُهُ ثُمَّ فَاجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى آتى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ *

٨٥٨ - وَحَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنَّى كُلُّهَا مَنْحَرُ فَاسُلَمَ قَالَ نَحَرُونَ هَاهُنَا وَمِنَّى كُلُّهَا مَنْحَرُ فَانْحَرُ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرُفَ هَاهُنَا وَمِنَّى كُلُّهَا مَنْحَرُ فَانْحَرُ وَا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفْ كُلُّهَا مَوْقِفْ كُلُها مَوْقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ مَوْقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ تُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ تُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ تُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُهَا مَوْقَفْ تُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ تُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُهَا مَوْقَفْ تُ هُاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفْ تُ هُونَا وَجَمْعٌ كُلُهَا مَوْقَفْ تُ هُاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُهَا مَوْقَفْ تُ هُونَا وَقَالًا مَوْقِولَ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُعَلِيْهِ الْمُؤْلِقُهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْلِقُ الْمُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُونَ أَنْ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُولُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُونَ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونِ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِقُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونِ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُولُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤُلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ اللَّهُ ال

٥٥٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّنَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةً أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ أَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا * مَعَاوِيةً عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعاوِيةً عَنْ هَا يَقِفُونَ بِاللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ كَانَ قُرَيْشَ وَمَنْ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ كَانَ قُرَيْشَ وَمَنْ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ نَبِيهُ صَلَّى اللَّهُ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ نَبِيهُ صَلَّى اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ نَبِيهُ عَنْ اللَّهُ عَنَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ الْيَهُ عَنَّ وَجَلَّ نَبِيهُ عَنَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا عَنْهُ اللَّهُ عَنَ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا عَنْهُ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا عَنْ عَنْ وَجَلَّ (ثُمَّ أَفِيضُوا النَّاسُ) *

٤٦١ - و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ

مثعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور وہیں آپ کی منزل ہوگ،
گر آپاس سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے پچھ تعرض نہیں
کیا، حتی کہ میدان عرفات تشریف لائے،اور وہیں نزول فرمایا۔
کیا، حتی کہ میدان عرفات تشریف لائے،اور وہیں نزول فرمایا۔
محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، میں نے یہاں نح کیا،اورمنی ساری نح کی جگہ ہے،
لہذا اپنا آرنے کے مقام پر نح کرو،اور میں نے یہاں وقوف کیا،
اور عرفہ ساراو قوف کی جگہ ہے،اور مشعر حرام اور مز دلفہ سب
وقوف کیا جگہ ہے،اور مشعر حرام اور مز دلفہ سب

۱۹۵۹ - اسحاق بن ابراہیم، کیلی بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد،
بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنه
سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ آئے تو حجراسود کو بوسہ دیا، پھرا بنی
داہنی جانب چلے اور تین طوافوں میں رمل فرمایا اور جیار میں
حسب عادت چلے۔

و ۲۷ مر یکی بن کیکی، ابو معاویه، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ قریش اور جوان کے دین سے مناسب رکھتے تھے، مز دلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اپنے کو حمس کہا کرتے تھے اور اپنے کو حمس کہا کرتے تھے اور تمام عرب عرفہ میں و قوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تواللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آگر و قوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں، اللہ کہ عرفات میں آگر و قوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں، اللہ کہ عرفات کے فرمان ''ٹم افیضوا من حیث افاض الناس'' کا یہی مطلب ہے کہ جہاں سے دوسر ہے لوگ لوٹے ہیں، وہیں سے تم بھی لوٹو۔

ا۲ ہم۔ابو کریب،ابواسامہ، ہشام،اینے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ حمس (قریش) کے علاوہ تمام عرب بیت اللہ کا نگا

طواف کیا کرتے تھے اور حمس قریش اور ان کی اولاد ہیں،
غرضیکہ سب ننگے طواف کیا کرتے تھے، مگر جب قریش ان کو
کیڑادے دیے تو مر د مر دول کو اور عور تیں عور تول کو تقسیم
کیا کرتی تھیں اور حمس مز دلفہ ہے آگے نہ جاتے تھے اور سب
عرفات تک جاتے تھے، ہشام اپنے والدے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے بیان فرمایا کہ حمس وہی ہیں
جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی،
"ثم افیضوا من حیث افاض الناس" کہ پھر لوٹو جہاں سے اور
لوگ تو جیں، بیان کرتی ہیں کہ اور لوگ توعرفات سے لوٹا
کرتے تھے، اور حمس مز دلفہ سے، اور کہتے تھے کہ ہم حرم کے
علاوہ اور کسی جگہ سے نہیں لوٹے، جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم
افیضوا من حیث افاض الناس" کہ جہاں سے اور لوگ لوٹے
عیلاوہ اور کسی جگہ سے نہیں لوٹے، جب یہ آیت نازل ہوئی "شم
بیں، وہیں سے لوٹو۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

یں جیر بن ابی شیبہ ، عمروناقد ، سفیان بن عیبینہ ، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان فرمایا کہ میرا ایک اونٹ کم ہو گیا، اور میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں اکلا، تو کیاد کھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے کہا خداک فتم! یہ تو حمس (قریش) کے لوگ ہیں، انہیں کیا ہوا کہ یہ میمان تک آگئے (کیونکہ) اس سے پہلے منی سے واپس ہو جاتے ہیاں تک آگئے (کیونکہ) اس سے پہلے منی سے واپس ہو جاتے سے ، اور قریش حمس میں شار ہوتے تھے۔

باب(۵۲)اپنےاحرام کودوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کاجواز۔

٣٦٣ م محمد بن مثنیٰ ، ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، قيس بن مسلم ، طارق بن شهاب ، حضرت ابو موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول الله

تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ وَالْمُوْلُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تَعْطِيهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ الرِّجَالَ الرِّجَالَ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءُ النِّسَاءُ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَيْلُغُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمِ الَّذِينَ أَنْزَلَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمِ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ فِيهِمْ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ الْمُزْدَلِفَةِ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدُلِفَةِ يَعْوَلُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ (عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدُلِفَةِ يَعْوَلُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتُ (عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدُلِفَةِ يَعْوَلُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتُ (يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتُ (يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَا نَزِلَتُ (الْحُمُولُ النَّاسُ) رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ عَرَفَاتٍ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ عَرَفَاتٍ مَنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ عَرَفَاتٍ *

١٦٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَعَمْرٌ وَ حَدَّثَنَا النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ عَمْرٌ و حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَمْرٍ و سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ مُطْعِمٍ بُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ مُطُعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةً فَوْلَتُ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَة فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ وَقَالًا مُعَ النَّاسِ بِعَرَفَة فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأَنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتُ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ *

(٥٢) بَابِ جَوَازِ تَعْلِيْقِ الْاِحْرَامِ وَهُوَ اَنْ يُّحْرِمَ بِاحْرَامٍ كَاحْرَامٍ فُلَانٍ * ١٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ

عَنْ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنَ المَثْنَى وَابِنَ بِسَارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا فَكَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ مُسْلِم عَنْ طَارِقِ بْنِ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبُطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بَمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالِ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طَفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٌ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكَنْتُ أَفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يًا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْس رُوَيْدَكَ بَعْضَ فَتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدُّثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْهِم فَذَكُرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذُ بكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدِّي مَحِلَّهُ *

٤٦٤ - و حَدَّ أَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّ أَنَا أَبِي حَدَّ أَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * أَبِي حَدَّ أَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ٥٦٤ - و حَدَّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَيْسٍ عَنْ طَارِق بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِي اللَّهُ عَنْ أَبِي مُوسَى اللَّهُ عَنْ أَبِي مُولَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ أَقَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ کو بھائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، کیااحرام باندھا، میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے احرام كے ساتھ تلبيه پڑھا، آپ نے فرمايا بهت احچها کیا،اب بیت الله کا طواف اور صفااور مر وه کی سعی کر و اور احرام کھول ڈالو، چنانچیہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آگیا،اس نے میرے سر کی جو ئیں دیکھ ویں،اس کے بعد میں نے حج کااحرام با ندھا،اوراس چیز کامیں لو گوں میں فتویٰ دیتا تھا، حتی کہ حضر ت عمرٌ کی خلافت کازمانہ آیا، توایک شخص نے ان سے کہا، کہ اے ابو موسیٰ، یا کہااے عبداللہ بن قیس!اینے بعض فتوے رہنے دو، اس لئے کہ خمہیں معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے تمہارے بعد احکام حج میں کیا تھم صادر فرمایا ہے، ابو مویٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنہیں ہم نے فتویٰ دیاہے، وہ تامل کریں،اس لئے کہ امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان ہی کی اقتداء کریں، راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین آئے تو میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، سوانہوں نے فرمایا،اگر ہم کلام الله کی اتباع کرتے ہیں تواللہ تعالیٰ حج اور عمرہ دونوں کو یورا کرنے کا حکم فرما تاہے ،اوراگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیراہوں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا،جب تک قربانی اینے مقام پر نہیں کینچی۔

۴۲۴ مے عبیداللہ بن معاذ ، بواسطہ اپنے والد ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۳۱۵ - محمد بن منتیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، قیس، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آبا، اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے

تھے، آپ نے دریافت فرمایا، تونے کیااحرام باندھاہے، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق احرام باندھاہے، آپ نے فرمایا کیا ہدی ساتھ لایاہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ اور صفاو مروہ کا طواف کرو، پھر حلال ہو جاؤ، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفاو مروہ کا طواف کیا، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر میں تنکھی کی اور میر اسر دھویااوراسی چیز کامیں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی خدمت میں لو گوں کو فتو کی دیا کر تا تھا، میں موسم حج میں کھڑا ہوا تھا، کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کیا حکم صادر فرمایا ہے، میں نے کہا، اے لوگو جنہیں میں نے کسی چیز کے متعلق فتویٰ دیا ہے، تو وہ باز رہیں، اس کئے کہ امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان کی ہی اقتداء کرو، جب امیرالمومنین تشریف لائے تومیں نے کہاکہ کہ آپ نے جج کے متعلق کیا تھم نافذ فرمایا ہے، بولے کہ اگر ہم کتاب اللہ کو ملحوظ رکھتے ہیں تواللہ تعالی فرماتا ہے کہ حج اور عمرہ کواللہ تعالیٰ کے لئے بورا کرو،اور اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر رکھتے ہیں تو آپ حلال نہیں ہوئے، حتیٰ کہ قربانی کو نحر

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۲۹۸۔ اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اسی سال آیا، جس سال آپ نے جج کا ارادہ فرمایا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ، احرام باندھتے ہوئے تم نے کیا کہا تھا، میں نے عرض کیا، میں نے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق تلبیہ پڑھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہدی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہدی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہدی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاء فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْي قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرُّووَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بَالْمَوْسِمُ إِذْ جَاءَٰنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَكْرِي مَا أَحْدَثُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ﴿ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ﴾ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ *

٢٦٦ - وَحَدَّنَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِق بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِق بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ قَالَ كَانَ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَيْكَ مُوسَى كَيْفَ قُلْتُ لَبَيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالًا لَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَالًا كَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَسَلَّمَ فَقَالً

هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ

فرمایا، تو بیت الله اور صفااور مروه کاطواف کر کے حلال ہو جاؤ، بقیہ روایت شعبہ اور سفیان کی روایت کی طرح ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۷ ۲۷ محمر بن مثنیٰ، ابن بشار ، محمر بن جعفر ، شعبه ، حکم ، عمار ه بن عمير،ابراہيم بن موسيٰ،حضرت ابو موسيٰ رضي الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں کہ وہ متعہ کا فتویٰ دیتے تھے، توایک سخص نے ان ہے کہا کہ تم اپنے بعض فتوؤں کو رہنے دو،اس کئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے تمہارے بعد حج کے متعلق کون ساتھم نافذ فرمایاہے، پھر امیر المومنین سے ملے،اوران سے دریافت کیا،انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے متعہ کیا ہے، مگر میں نے جو منع کیاہے وہ اس لئے کہ مجھے برامعلوم ہو تا ہے، کہ لوگ پیلو کے در ختوں کے پنچے عور توں سے شب باشی کریں اور پھر جج کے لئے جائیں کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے میکتے ہوں۔

بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةً وَسُفْيَانَ * ٤٦٧ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةً بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتَّعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرسِينَ بهنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُو سُهُمْ *

(فا کدہ) متعہ کے معنی حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالنااور پھریوم التر ویہ کو حج کااحرام باند ھنا،اس سے حضرت عمر کا منع کرنااخذ بالاولی کے طریق سے تھا، کسی حدیث کے پیش نظر نہیں تھا۔

(٥٣) بَابِ جَوَازِ التَّمَتَّعِ *

٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار قَالَ ابْنُ الْمُثَنِّي حَدَّثَنَّا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَّا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيق

> كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيِّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ *

باب(۵۳) جج تمتع كاجواز!

۱۸ هم محمد بن متنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، قاده، عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے، تو حضرت عثانؓ نے حضرت علیؓ ہے کچھ فرمایا، توحضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے، حضرت عثانؓ نے فرمایا جی ہاں! مگراس وفت ہم ڈرتے تھے۔

(فا ئدہ) تمتع اور تمتع فی الجے ایک ہی چیز ہے ، اس کی تعریف اوپر لکھ دی ہے ، حضرت عثمان کا بھی اس سے منع کرنا، حضرت عمرٌ کے طریق پر تھا، باقی اس کے جواز میں کسی قشم کا کوئی شبہ نہیں اور جج تمتع امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج افراد سے افضل ہے ، واللہ اعلم (نووی، ہدایہ اولین)۔

٤٦٩ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةً بهَذَا الَّإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

. ٤٧٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمْرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ٱلْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا بعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَّعَةِ أُو الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُريدُ إِلَى أَمْرَ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَٰلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا

۲۹ همه یجیٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبه سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۷۰ هم محمد بن متنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، عمرو بن مرہ، سعید بن میتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے اور حضرت عثان تمتع یا عمرہ سے (ایام حج میں) منع کرتے تھے، حضرت علیؓ نے فرمایا آپ کااس کام کے متعلق کیاارادہ ہے،جو خود رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کیا ہے، اور آپ اس سے منع (۱) کرتے ہیں، حضرت عثمان بولے، تم ہمیں ہمارے حال پر حچھوڑ دو، حضرت علیؓ نے فرمایا میں حمہیں نہیں حچھوڑ سکتا، پھر جب

حضرت علیؓ نے بیہ حال دیکھا، تو انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ احرام باندھا۔

(فائدہ) تعنی حج قِر ان کیا،اوریہی علماء حنفیہ کے نزدیک حج کی تینوں قسموں سے افضل ہے۔

٤٧١ – وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَن الْأَعْمَش عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً * ٤٧٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاش الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ '

ا ٧ هم ـ سعيد بن منصور ، ابو بكر بن ابي شيبه ، ابو معاويه ، اعمش ، ا براہیم میمی، بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ حج نمتع رسالت مآب صلی الله علیه و آله و بارک وسلم کے اصحاب کرام کے لئے

۲۷ مهر ابو بكر بن اني شيبه، عبدالرحمن بن مهدى، سفيان، عیاش العامری، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حج میں تمتع ہمارے ہی لئے رخصت تھی۔

٤٧٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ٢٥٣ قتيبه بن سعيد، جرير، فضيل، زبيد، ابراهيم تيمي، بواسطه

(۱) حضرت عثان غنیؓ جو تمتع ہے منع فرمادیتے تھے وہ اس لئے کہ ان کی رائے میہ تھی کہ ایک ہی سفر میں حج وعمرہ دونوں عمل جمع کرنے سے بہتریہ ہے کہ حج اور عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے مستقل سفر کیا جائے تاکہ زیادہ مشقت لاحق ہونے سے اجرزیادہ حاصل ہو، ناجائز سمجھ کر منع نہیں کیا گیا۔

فَضَيْل عَنْ زُبيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التّيْمِيِّ عَنْ أَبيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرُّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لِّنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتَّعَةَ الْحَجِّ *

اپنے والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ دومتعے ہیں ایسے کہ ہمارے لئے ہی خاص تھے،ایک متعہ نساءاور دوسر امتعہ حج۔

(فائدہ) متعہ نساء کچھ زمانہ کے لئے حلال تھا، پھراس کی حرمت الی یوم القیامة ثابت ہو گئی، جبیبا کہ انشاءاللہ العزیز کتاب النکاح میں آ جائے گا،اور رہامتعہ فی الحج یعنی حج کااحرام فتح کر کے عمرہ کر ڈالنا،وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحکم سے حجتہ الوداع میں ہوا، باتی حج تمتع کے جواز میں کسی قشم کاشائبہ نہیں۔

٣٤٨ - قتيبه، جرير، بيان، عبدالرحمن بن ابي الشعثاء، بيان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم تخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس آیااور عرض کیا کہ میر اارادہ ہے ، امسال حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کروں، ابراہیم تخعی بولے مگر تمہارے والد تواہیا بھی ارادہ نہیں رکھتے تھے، قتیبہ، بواسطہ جریر، بیان،ابراہیم تیمی سے اور وہ اینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کا حضرت ابوذرؓ کے پاس ہے مقام ربذہ میں گزر ہوا، توانہوں نے ابوذر سے اس چیز کا تذکرہ کیا، توانہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے خاص تھا، تمہارے لئے تہیں۔

٤٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أُتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّحَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بَذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بأَبِي ذَرُّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ *

(فائده) بيه حضرت ابوذر رضى الله تعالى عنه كى اپنى رائے ہے، والله اعلم بالصواب۔

٥٧٥ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثُنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةً أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْم بْن قَيْس قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاص رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَاً يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةً *

۵۷ همه سعید بن منصور، ابن ابی عمر، فزاری، مروان بن معاویہ، سلیمان، تیمی، غنیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله تعالیٰ عنه ہے تمتع کے متعلق دریافت کیا توانہوں نے فرمایا کہ ہم نے کیا ہے، اور یہ (حضرت معاوییؓ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں کفر کی حالت میں تھے۔

(فا ئدہ) یعنی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے ،اور متعہ ہے مر اد ساتویں ہجری کاعمرہ قضاہے ،اور حضرت معاویہ فتح مکہ کے سال یعنی ۸ ھے کو مشرف بہ اسلام ہوئے (نووی جلدا)۔

٤٧٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ۲۷ مرابو بکر بن ابی شیبه ، یحیٰ بن سعید ، سلیمان تیمی سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان کی رواین میں يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رَوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةً * حضرت معاویهٔ کا تذکرہ ہے۔ ٧٧٧ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

۷۷ سمه عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان (دوسری سند)، محمد

(فا کدہ) حضرت عمران بن حصین کو مر ض بواسیر تھااور فرشتے ان پر سلام کیا کرتے تھے،اور بیاری کی بنا پر بہت تکلیف اٹھاتے،اخیر میں

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

بن ابی خلف، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان تیمی ہے اسی سند

کے ساتھ ان دونوں روایتوں کی طرح ند کور ہے، اور سفیان کی

حدیث میں ''المعتعہ فی الحج'' کے الفاظ زائد روایت کئے گئے

ہیں۔

۸۷ ۲۰ زہیر بن حرب، اساعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالعلاء،
مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین ً نے

کہا کہ میں تم سے آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ آج کے

بعد اللہ تعالی شہبیں اس سے فائدہ دے گا، جان لو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے ایک جماعت کو

عشرہ ذی الحجہ میں عمرہ کرایا، پھر اس کے متعلق کوئی آیت نازل

منہیں ہوئی جواس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ ان ایام میں آپ نے

عمرہ سے منع فرمایا، حتیٰ کہ آپ اس دار فافی سے تشریف لے

گئے، اس کے بعد جو چا ہے، اپنی رائے بیان کرے۔

گئے، اس کے بعد جو چا ہے، اپنی رائے بیان کرے۔

گئے، اس کے بعد جو چا ہے، اپنی رائے بیان کرے۔

92 مل اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، وکیع، سفیان، جریری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ پھرایک شخص نے اپنی رائے سے جو حالم کہہ دیا یعنی حضرت عمرؓ نے۔

۱۸۰۰ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ ، حمید بن ہلال، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا،امید ہے کہ اللہ تعالی اس کے ذریعہ سے تمہیں فاکدہ پہنچائے، وہ بیہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کئے، اور ان سے منع بھی نہیں کیا، حتی کہ آپ انقال فرما گئے، اور ان سے منع بھی نہیں کیا، حتی کہ متعلق نازل ہوا، اور ہمیشہ مجھے سلام کیا جا تا ہے، جب تک میں نیال کی حرمت کے نے داغ نہیں لگوائے، پھر جب داغ لیا، توسلام مو قوف ہو گیا، اس کے بعد پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا، تو پھر سلام ہونے لگا۔

أبي حَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا شُعْبَةً جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِ * حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِ * حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِ * حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُ عَنْ أبي السَّمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُ عَنْ أبي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بَنُ اللَّهُ عَنْ أبي حُصَيْنِ إنِي لَأُحَدِّثُو قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بَنُ اللَّهُ عَنْ أبي اللَّهُ بَعْدَ الْيُومَ وَاعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى حُصَيْنِ إنِي لَأُحَدِيثِ الْيَوْمَ وَاعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى حُصَيْنِ إنِي لَأُحَدِيثِ الْيَوْمَ وَاعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهُ عَنْهُ الْعَشْرِ فَلَمْ يَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ الْمُولِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ الْعَشْرِ فَلَمْ يَنْوِلُ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْ وَكِيعِ حَدَّثَنَا سُفَيَانُ عَنِ الْمُحَلِّ بَعْدُ مَا الْمُعْمَا عَنْ وَكِيعِ حَدَّثَنَا سُفَيَانُ عَنِ الْمُحَلِّ مُولِي عَلَاهُ مَا عَنْ وَكِيعِ حَدَّثَنَا سُفَيَانُ عَنِ اللَّهُ عَلَى الْمُرَاثِ عَلَى اللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَلَى الْمُعَالَى عَنِ الْمُحَلِي الْمُعَلَى وَلَمْ عَنَالُولُولُولَ اللَّهِ عَلَى الْمُعَالَى عَنِ اللْهُ عَلَى الْمُعَلَى الْمُولَى الْمُولِي الْمُعَلَى الْمُولُ عَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُولِي الْمُلْلَالَهُ عَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُولِي الْمُعَلِى الْمُعَلِي الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلِى الْمُعَلِي الْمُعَلَى الْمُعْمَا عَنْ وَكِيعِ حَدَّثَنَا الللَّهُ عَلَى الْمُولِي الْمُعِلَى الْمُعَلِي الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلِي الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُعَلَى الْمُولِي الْمُعَلَى

الزُّّ بَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

رِواَيَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بَرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرً * . ٤٨٠ وَحَدَّتَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّتَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالْ عَنْ أَبِي حَدَّتَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالْ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ عَلَى عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ أَحَدِّتُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ أَحَدِّتُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ وَلَمْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْوَلُ فِيهِ قُوْآنَ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ فَعَادً * يَنْوَلُ فِيهِ قُوْآنَ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَ فَعَادً * حَتَى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادً *

الْجُرَيْرِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِم فِي

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

جب داغ لیناشر وع کیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا،اس کے بعد پھر جب انہوں نے داغ لینا چھوڑا، تو فرشتوں نے پھر سلام کرنا شر وع کر دیا۔ (نووی شرح صحیح مسلم)۔

قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَالًا حَدَيْثِ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ حَمَيْدِ بْنِ هِلَالِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ * لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ * لِي عِمْرَانُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ عَنْ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ عَنْ شَعْبَةً عَنْ قَتَادَةً عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عَمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوفِي فِيهِ عَمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوفِي قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ اللَّهَ فَلَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِي فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَنْهَا نَبِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَكُى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْ

كِتَابُ اللهِ وَلَم ينه عنها نَبِي اللهِ صَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلُ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلُ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ * عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ مُطَرِّفِ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخَيرِ عَنْ قَتَادَةً عَنْ مُطَرِّفِ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخَيرِ عَنْ قَادَةً عَنْ مُطَرِّفِ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخَيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللهِ عَمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلُ فِيهَا كِتَابُ وَلَهُ إِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلُ فِيهَا كِتَابُ وَلَهُ إِلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَنْفِلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَمْ يَنْفِلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَمْ يَنْفِلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ اللهِ عَنْهُمَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَمْ يَنْفِلُ عَنْهُمَا وَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ وَلَهُ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَمْ وَلَهُ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ وَلَهُ وَلَهُ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ وَلَوْسِي اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَنْهُمَا وَسُولُ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَنْهُ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلْهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللّه

وَسَلَمَ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأَيهِ مَا شَاءً * ٤٨٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ

۱۸ ۴ میر محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مطرف سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین ؓ نے فرمایا اور معادؓ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

ال ۱۸ مر فر بن مثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، قاده، مطرف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے اپنے اس مرض میں جس میں انہوں نے انقال فرمایا، مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا کہ میں تم سے چند احادیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے، سواگر میں زندہ تو میرے نام سے بیان نہ کر نااور اگر میر اانقال ہو گیا تو میرے نام سے بیان کردینااگر تو چاہے، اول بات یہ ہے کہ قو میرے نام سے بیان کردینااگر تو چاہے، اول بات یہ ہے کہ فو میں خوب جانتا ہوں کی طرف ہے) سلام کیا گیا، دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قر آن کریم غرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قر آن کریم غرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قر آن کریم نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے نازل ہوا، اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی اللہ کیا گیاں اور نہ آپ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے کا سے منع کیا، اور کسی نے تا ہور کیا کہ کا سے منع کیا، اور کسی نے تا ہیاں کرون کیا کو کیا کہ کو کسی نے تا ہوں کیا کہ کیا کہ کیا کہ کرون کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا گیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا

۳۸۳ ما اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ،
قادہ، مطرف، عبداللہ بن شخیر، حضرت عمران بن حصین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں
بخو بی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جج اور عمرہ
ایک ساتھ کیا، اور پھرنہ اس کے متعلق قر آن کریم نازل ہوا،
اور نہ رسول اللہ صلی اللہ نے ان دونوں کو ایک ساتھ کرنے
اور نہ رسول اللہ صلی اللہ نے ان دونوں کو ایک ساتھ کرنے
سے منع کیا، باقی فلال شخص نے اپنی رائے سے جو جاہا کہہ دیا۔

ہے جو حیایا کہہ دیا۔

۸۴ مهر محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہام، قیادہ، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ نعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

عِمْرَانَ بْن حُصَيْن رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تُمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ برَأْيهِ مَا شَاءَ *

٥ ٨٨- وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِم حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخْيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ *

٤٨٦ - وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشُرُ بْنُ الْمُفَضَّل حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءِ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ نُزَلَتْ آيَةً الْمُتَّعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَعْنِي مُنْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةً مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ برَأْيهِ بَعْدُ مَا شَاءَ *

٤٨٧ - وَحَدَّتَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حُلَّآتَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْن بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلُ وَأَمَرَنَا بِهَا *

(٤٥) بَابِ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمِّع وَأَنَّهُ إِذَا عَدَمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ *

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، اور اس کی ممانعت میں قرآن کریم نازل تہیں ہوا، باقی جس نے جواپنی رائے سے حیاہا، کہہ دیا۔

٨٥ ٣٨٥ حجاج بن شاعر، عبيدالله بن عبدالمجيد، اساعيل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبدالله بن هخير ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم نے تمتع کیا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع

۸۲ سمه حامد بن عمر بکراوی، محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن مفضل، عمران بن مسلم، ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه نے فرمایا تمتع فی الحج کی آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کرنے کا حکم فرمایا، پھر کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی کہ جس نے اسے منسوخ کر دیا ہو،اور نہ ہی رسالت مآب صلی اللہ نے اس سے منع فرمایا، یہاں تک کہ آپ اس دار فانی ہے تشریف لے گئے،اس کے بعد جس آدمی نے جو حایا، ا بنی رائے سے کہہ دیات

٨٨ ٧٨ محمد بن حاتم، يحييٰ بن سعيد، عمران، قصير، ابو رجاء، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس طرح رایت ہے، لیکن مجھ الفاظ میں تغیر و تبدل ہے کہ اس میں "امرنا بہا" کے بجائے "فعلنا ھامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

باب (۵۴) جج تمتع كرنے والے پر قربانی كے واجب ہونے کا بیان، اور بصورت عدم استطاعت، تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جا کرر کھے!(۱)

(۱) جج تمتع اور قران کرنے والے پرایک قربانی ضروری ہے۔ یہ بطور شکرانے کے ہے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ اشہر حج میں عمرہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے تو تمتع اور قران میں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت میں مسمجھی جانے واکی پابندی کو ختم فرمایااورا یک ہی سفر میں حج اور عمرہ کرنے کی تو فیق عطافر مائی۔

٨٨ ٣- عبدالملك، شعيب،ليث، عقيل بن خالد،ابن شهاب، سالم بن عبدالله، حضرت عبدالله بن عمر رضي الله تعالي عنهما بيان كرتے ہيں كه رسول الله صلى الله عليه وسلم نے حجته الوداع ميں عمرہ کے ساتھ حج ملا کر کر لیا،اور قربانی کی،اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے ،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ابتد أعمره كا تلبيه پڑھا،اس كے بعد حج كا تلبيه پڑھا،اور اسی طرح لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا، اور لوگوں میں کسی کے پاس اپنی قربانی تھی کہ وہ قربانی اینے ساتھ لایا، اور کسی کے پاس قربانی تنہیں تھی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا، کہ جس کے پاس تم میں سے قربائی ہو، وہ ان امور میں سے کسی سے حلال نہ ہو جن سے حالت احرام میں دور رہاتھا، جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو ،اور جو قربانی نہیں لایا ہے، وہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے اپنے بال کتروا دے، اور حلال ہو جائے، اور پھر حج کا احرام باندھے،اوراس کے بعد قربانی کرے،اوراگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے ایام حج اور سات گھرلوٹ جانے پر رکھے، غرضيكه جب رسول الله صلى الله عليه وسلم مكه مكرمه تشريف لائے تو طواف کیااور حجراسود کو بوسہ دیا،اور سات چکروں میں سے تین میں رمل فرمایا، اور بقیہ میں اپنی حالت پر چلے، جب طواف سے فارغ ہو گئے تو بیت اللہ شریف پر مقام ابراہیم پر دو ر گعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر ااور لوٹے،اور اس کے بعد صفا پر تشریف لائے،اور صفاو مروہ کے سات چکر کئے،اور پھران چیزوں میں سے کسی کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا جنھیں بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا، حتی کہ اپنے جج سے فارغ ہو گئے،اور یوم النحر کواپنی قربانی ذبح کی اور پھر مکہ لوٹ آئے،اور طواف افاضہ کیا،اوران چیزوں کو جنھیں احرام کی وجہ ہے اپنے یر حرام کیا تھا، حلال کرلیا،اور جولوگ اپنے ساتھ قربانی لائے

٤٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْن اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثِنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تُمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمٌ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْء حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّر ْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَحِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ تَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةً فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَي طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى َ اللَّهُ عَلَيْهِ تھانہوں نے بھی آپ کے طریقہ پر عمل کیا۔

ہر ۸۹۔ عبدالملک بن شعیب، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر "، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہازوجہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے تمتع بالجے اور آپ کے ساتھ لوگوں کے تمتع بالجج کی روایت سے اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن غرائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر سے روایت عرائی کے ساتھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

باب (۵۵) قارن اسی وقت احرام کھولے، جبکہ مفرد بالحج احرام کھولتاہے!

۹۰ ہے۔ یکیٰ بن یکیٰ، مالک، نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یار سول اللہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے، اور آپ اپنے سر عمرہ سے حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کے قلادہ ڈالا ہے تاو قتیکہ قربانی ذبح نہ کروں، احرام نہیں کھولوں گا۔

اوسم۔ ابن نمیر، خالد بن مخلد، مالک، نافع، حضرت ابن عمرٌ، حضرت ابن عمرٌ، حضرت دور ایت کرتے ہیں کہ میں حضرت حضرت کے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یار سول اللہ، آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا، حسب سابق روایت ہے۔

سب سابل روابیت ہے۔ ۱۳۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، لیجیٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنها بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے، لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہوگئے،اور آپ حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا، میں نے اپنی ہدی کے قلاوہ ڈالا ہے،اور اپنے سر آپ نے فرمایا، میں نے اپنی ہدی کے قلاوہ ڈالا ہے،اور اپنے سر وَسَلَمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ * الْمَاكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَنْ جَدِّ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَنْ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزِّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

حَفْصَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوهِ * اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوهِ * ١٩٤ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْبَرَنِي نَافِعْ عَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِي

٤٩١ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ *

رَى رَى الْحَاجِ ١٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدْيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

١٩٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجيدِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جُرَيْجِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَرْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ الْوَدَاعِ قَالَتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ الْوَدَاعِ قَالَتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ الْعَلِي قَلْلَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ الْعَلِي قَلْلَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ اللّهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ اللّهِ لَكُومَ هَلُونَ وَقَلَّدُتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ اللّهِ وَسَلَّمَ أَنْحَرَ هَدْنِي *

(٥٦) بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَي طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيِ وَّاحِدٍ *

٥٩٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَظِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهَلَ بَعُمْرَةٍ وَسَالَ حَتَى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ الْعُمْرَةِ وَسَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَنْ عَلَى الْعَمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْعَمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْمَا أَنْ فَا أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْمَا أَنْ فَي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ وَالْمَا فَعَمْرَةً مَعَ الْعُمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ مَعَ الْعُمْرَةِ مَا الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ مَعَالِهِ اللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَالَ مَا أَمْرُهُمُا الْمَالَةِ الْعَمْرَةِ وَالْمَالَةُ مَا الْعَمْرَةِ مَعْ الْعُمْرَةِ مَا الْحَجَ مَعَ الْعُمْرَةِ اللّهِ الْمَالِقُولُ مَا الْعَمْرَةِ مَا الْحَجَةَ مَعَ الْعُمْرَةِ اللّهِ الْعَلَاقِ الْعَلَاقُ الْعَلَامُ الْعَمْرَةِ الْعَلَاقُ الْعُولُونَا اللّهِ الْعَلَاقُ الْعَلَى الْمَالِكُونَا الْعَلَاقُ الْمُؤْمِلَةُ الْعُمْرَةِ الْمُعْرَاقِ الْعَلْمَ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْمُؤْمِلَةُ الْعُلَالَةُ الْعَلْمَ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعَلْمَ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةُ الْحَدِيْمَ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةِ الْعُمْرَةُ الْعُمْرَةِ الْعُلْمَ الْعُلْمَا الْعُلَالُهُ الْعُمْرَةُ الْمُعْرَاقِ الْعُمْرَةِ الْعُلْمَةُ الْمُعْمَا الْعُمْرَاقِ الْعُلْمُ الْعُمْرَاقِ الْعُلْمَالُولُ الْعُلْمُ الْمُعْرَاقِ الْعُلْمُ الْعُلْمِ الْعُمْرَاقِ الْعُلْمُ الْعُلْعِلَالَاقُولُ الْع

کے بال جمائے ہیں، تاو قتیکہ میں حج کااحرام نہ کھولوں، حلال نہیں ہوں گا۔

۳۹۳ ابو بکر بن ابی شیبه، ابو اسامه، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمرٌ، حضرت حفصه رضی الله تعالی عنها سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں، اور (فرمایا) که میں جب تک قربانی نه کرلوں، حلال نہیں ہو سکتا۔

۱۹۳۸ - ابن ابی عمر، سلیمان بن ہشام مخزومی، عبدالمجید، ابن جر یکی، نافع، حضرت ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمتہ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں نہیں حلال ہورہ، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرمیں تلبیہ کررکھی ہے اور اپنی قربانی کے قلادہ ڈال رکھا ہے، تاو قتیکہ میں اپنی قربانی ذریح نہ کرلوں، حلال نہیں ہوگا۔

(فا ئدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ آپ قار ن تھے،اور قار ن جب تک و قوف عر فات اور رمی ہے فارغ نہ ہو،احرام نہیں کھول سکتا۔

باب(۵۲)احصار کے وفت حاجی کواحرام کھولنے کاجواز اور قِر ان اور قارن کے طواف وسعی کا حکم!

90 سے۔ یجی بن یجی ، مالک ، نافع ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے ، اور فرمایا کہ اگر ہم بیت اللہ تک جانے کے لئے روک دیئے گئے ، توابیا ہی کریں گے ، جبیبا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، چنانچہ نکلے اور عمرہ کا احرام باندھا، جب مقام بیداء پر آئے تواپ اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے ، اور فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا اگر ہم روک دیئے جائیں ، ایک ہی تھم ہے ، میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں ، کہ میں نے جج کو بھی عمرہ کے ہیں تمہیں گواہ بنا تا ہوں ، کہ میں نے جج کو بھی عمرہ کے

فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَهُ مُجْزِئٌ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدَى *

٤٩٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْن الزُّّ بَيْرِ قَالًا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كُمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أَشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمّْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خَلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذًا كَانَ بِظُهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ َبَيْنِيَ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ ٱلْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطُلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طُوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ *

ساتھ واجب کر لیاہے، چنانچہ چلے، جب بیت اللہ پر آئے تو اس کاسات مرتبہ طواف کیا،اور صفاو مروہ کا بھی سات مرتبہ طواف کیا،اس پر کسی قتم کی زیادتی نہیں کی،اس کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

۹۶ ۲ محرین مثنیٰ، یحیٰ قطان، عبیدالله، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالله بن عبدالله اور اور سالم بن عبدالله في حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جن دنوں کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیرٌ سے، قال کے لئے آیاتھا، کہ امسال آپ حج نہ کریں، تو کوئی ضرر نہیں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ لوگوں میں قال نہ واقع ہو، جو آپ کے اور بیت اللہ کے در میان ر کاوٹ کا باعث ہو،انہوں نے کہا کہ اگر میرے اور بیت اللہ کے در میان پیہ چیز حائل ہوئی تو میں بھی وہیاہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا جبکہ کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے در میان حائل ہو گئے تھے، میں تمہمیں گواہ بنا تاہوں کہ میں نےایخ او پر عمرہ واجب کرلیا، چنانچہ چلے، جب ذوالحلیفہ آئے توعمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد کہا، اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ بجا لاؤں گا، اور اگر میرے اور بیت اللہ کے در میان روک پیدا ہو گئی تو وہی کروں گا،جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا،اور میں آپ کے ساتھ تھا، پھریہ آیت پڑھی''لقد کان لکم في رسول الله اسوة حسنة "، پھر چلے، جب مقام بيداء پر پہنچ تو فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی تھکم ہے،اگر میرے عمرہ اور بیت الله میں کوئی روک پیدا ہو گئی، تو حج میں بھی ہو جائے گی، لہٰذامیں ممہیں گواہ بنا تاہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا، چنانچہ نکلے اور مقام قدید سے ایک قربانی خریدیاور حج اور عمرہ دونوں کے لئے بیت اللہ کاایک طواف اور صفاومر وہ کی ایک سعی کی ،اور دونوں کااحرام نہیں کھولا، حتی کہ یوم النحر کو حج کے ساتھ دونوں سے حلال ہوئے۔

٤٩٧ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِع قَالَ أَرَّادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بابْنِ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجُ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلُّ مِنْهُمَا حَمِيعًا *

۷۹۲ مر ابن نمیر، بواسطہ اینے والد، عبیداللہ، ناقع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سال جج کاارادہ فرمایا، جس سال کہ حجاج حضرت عبداللہ بن زبیر ^{*} ہے لڑای کرنے کے لئے آیا،اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، باقی آخر میں ہے کہ جو حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ كرے اس كے لئے ايك طواف كافی ہے(۱)، اور احرام نہ کھولے تاو قتیکہ دونوں سے احرام نہ کھولے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

(فائدہ) ایک طواف کافی ہے بعنی عمرہ کے لئے یا جج کرنے کے لئے۔ ٤٩٨ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ۹۸ ۴ م۔ محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبه ، لیث، حضرت ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ تعالیٰ عنہ پر نزول کیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر نے حج کاارادہ الْحَجَّاجُ بابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ کیا، توان ہے کہا گیا کہ لوگوں میں لڑائی کے امکانات ہیں،اور بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَحَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ (لَقَدْ ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو حج سے نہ روک دیں،ابن عمرؓ نے كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُونَةٌ حَسَنَةٌ) أَصْنَعُ فرمایا، آنخضرت کی اتباع بہترین چیز ہے، میں بھی وییا ہی كروں گا، جبيباكہ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے كيا تھا، لہذا كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ میں تمہیں گواہ بنا تاہوں کہ میں نے عمرہ کو واجب کر لیاہے، پھر حَتَّى إِذًا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ نکلے، جب بیداء پر آئے تو فرمایا حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے، الہٰذامیں تمہیں گواہ بنا تا ہوں، کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِنَّا وَاحِدُ اشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْح أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي حج بھی واجب کر لیاہے ،اور ایک قربانی ساتھ لے گئے جو مقام وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ قدید سے خریدی تھی، پھراس طرح چلے کہ حج اور عمرہ کا تلبیہ یڑھتے تھے حتی کہ مکہ مکر مہ آئے اور بیت اللّٰہ کا طواف اور صفاو بهمًا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ مروه کی سعی کی،اور نه قربانی کی،اور نه سر منڈایا،اور نه ہی بال وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَٰلِكَ وَلَمْ حچھوٹے کئے اور ان چیزوں میں سے کسی سے حلال نہ ہوئے، يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقُ وَلَمْ يُقَصِّرُ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ جنصیں احرام کی بناپر حرام کیا تھا، یہاں تک کہ جب یوم النحر ہوا شِّيْء حَرُمٌ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنُحَرَّ

(۱) حج قران کرنے والا حج وعمرہ کے لئے ایک طواف ایک سعی کرے گایاد و طواف دوسعی ،اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ بہت سارے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایک طواف ایک سعی ہی کافی ہے جبکہ حضرت ابن مسعودؓ ، حضرت علیؓ ، حضرت امام ابو حنیفہؓ وغیرہ حضرات کے ہاں دوطواف دوسعی کرے گا۔حضرات فقہاء حنفیہ کے متد لات اور دوسرے حضرات کے دلا کل کے جواب پر تفصیلی گفتگو نیا كے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص۲۵۰جس)

جٌ تو قربانی کی،اور سر منڈایا،اور حضرت ابن عمر نے کہا کہ حج اور کُ عمرہ کو وہی پہلا طواف کافی ہو گیا، اور حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ متعلق پہلے لکھاجا چکا ہے،اس کی طرف رجوع کیاجائے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ہے تھاجاچاہے، ں ک سرت ربوں تیاجائے۔ ۹۹ سم۔ ابوالر بیچ زہر انی، ابو کامل، حماد (دوسر ی سند) زہیر بن حرب،اساعیل،ایوب،نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہے یہی قصہ روایت کیا گیاہے اور نہیں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا مگراول حدیث میں ، جبکہ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللّٰہ ہے روک دیں گے توانہوں نے کہا کہ میں اس

وقت وہی کروں گاجو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا،اور آخر حدیث میں یہ تذکرہ نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، جس طرح کہ لیٹ نے بیان کیا۔

باب(۵۷) مج إ فراداور قر ان! ۵۰۰ يين بن ايوب، عبدالله بن عون هلالي، عباد بن عباد

مہلمی، عبیداللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، بچیٰ کی روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اکر م

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جج مفرد کااحرام باندھا،اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جج مفرد کااحرام باندھا۔

ا ۵۰ سر بنج بن یونس، ہشیم، حمید، بکر، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ

آپ جج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے، بکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ چیز حضرت ابن عمرؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ صرف حج کا تلبیہ پڑھا، پھر میری حضرت انسؓ سے

ے ہما کہ سرف ن کا تبییہ پڑھا، پھر میر کی مصرت اس سے ملا قات ہوئی تو میں نے ان سے ابن عمرٌ کا قول نقل کیا، انسٌ بولے کہ تم تو ہمیں بچہ سبجھتے ہو، میں نے خود رسول اکر م سے فَعَلَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * (فَاكُره) مِيْنَ كَهَابُولَ كَهُ بِهُ ابْنَ عُمِّرٌ كَارَاكِ بَ بَاقَى اسَكَ مَعْلَا ٩٩ ٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَن

وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طُوَافَ الْحَجِّ

وَالْعُمْرَةِ بِطُوَافِهِ الْأُوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ

حَدَّتْنِي إِسْمَعِيلَ كِلَاهَمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْبَرِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذُكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أُوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ * وَالْقِرَانِ *

٥٠٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنِ الْهِلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلِّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَادٍ الْمُهَلِّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اَبْنِ عُمَرَ فِي رَوَايَةٍ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَع رَسُولِ عَمْرَ فِي رَوَايَةٍ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَع رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالْحَجِ مُفْرَدًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْن عَوْن أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْهِ اللَّه عَلَيْه اللَّه عَلَيْهِ اللَّه الْمَالَة اللَّه الْحَامِ اللَّه اللَه اللَّه اللَه اللَّه اللَّه اللَّه اللَّه اللَه اللَّه اللَّه اللَه اللَّه اللَه اللَّه اللَّه اللَّه اللَّه اللَّه اللَه اللَّه اللَه اللَّه اللَّه اللَه اللَّه اللَّه اللَّه اللَه اللَه اللَّه اللَه اللّه اللّه الللّه اللّه اللّه الللّه اللّه الللّه اللّه اللّه

وَسَلَمَ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا * ١ . ٥ - و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَنَسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنسًا فَحَدَّثَتُهُ بِقَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا فَحَدَّثَتُهُ بِقَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا

صِبْيَانَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

٥٠٢ وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَّا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَّا حَبيبُ بْنُ الشُّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَّا أَنسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَس فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَالَّ عُمَرَ فَقَالَ كَانَّ مُا كُنَّا صِبْيَانًا *

(٥٨) بَابِ اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْم لِلْحَاجِّ وَالسَّعْي بَعْدَهُ *

٥٠٣ - حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثُرٌ عَنْ إسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةً قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدُ ابْن عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسِ يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدُ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقُول ابْنِ عَبَّاسِ إِنْ كُنْتَ صَّادِقًا* ٤ . ٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَريرٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ وَبَرَةً قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَان يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ

فَتَنَتُّهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا

سناکہ آپ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲ میه بن بسطام عیشی، پزید بن زریع، حبیب بن شهید، بکر بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع فرمایا، راوی

ابن عمرٌ کے قول کی انہیں اطلاع دی، اس پر حضرت انسؓ نے

کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرے یو چھا،انہوں نے کہاصر ف حج کا احرام باندھا، پھر میں حضرت انسؓ کے پاس آیا اور حضرت

فرمایا، گویا کہ ہم بیجے ہی تھے۔

باب (۵۸) طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کا بیان۔

۵۰۳ یجیٰ بن یجیٰ، عبشر ،اساعیل بن ابی خالد، و برہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے یاس ہیٹھا ہوا تھا کہ ایک مخص آیااور کہا، عرفات میں جانے سے قبل مجھے طواف کرناد رست ہے؟ حضرت ابن عمرٌ بولے ہاں!اس نے کہا حضرت ابن عباسٌ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے ہے قبل بیت الله کا طواف مت کرو، حضر ت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه نے فرمایا کہ ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جج کیاہے، آپ نے عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا، تو رسالت مآب صلی الله علیه و سلم کا قول لینا بهتر ہے،یاحضرت ابن عباس کا،اگر توسیاہ۔

۵۰۴۔ قتیبہ بن سعید ، جریر ، بیان ، وبر ہیان کرتے ہیں کہ ایک تشخص نے حضرت ابن عمرؓ ہے دریافت کیا کہ بیت اللہ کا طواف کروں، اور میں نے حج کا احرام باندھاہے، انہوں نے کہا کہ حمہمیں طواف ہے کون روکتا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن فلاں کو دیکھا، وہ اسے مکروہ سمجھتے اور آپ ان سے زیادہ پیارے ہیں، ہم نے انہیں دیکھا کہ ان کو دنیا نے غافل کر دیا

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُونِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُنَّةُ رَسُونِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُنَّةُ وَسُونِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ أَحَقُ أَنْ تَتَبِعَ مِنْ سُنَّةٍ فُلَانٍ إِنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُ أَنْ تَتَبِعَ مِنْ سُنَّةٍ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا *

(٥٩) أباب بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجِّ لَّا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذَلِكَ بِحَجِّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنْ *

٥، ٥ – حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بَنُ عُيْنَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمْرَةٍ فَطَّافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ عُمْرَةٍ فَطَّافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يُصَرَّ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَّافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَانِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ يَطُفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَانِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بَالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ فَطَافَ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولُ اللَّهِ أُسُوةٌ حَسَنَةٌ *

٥٠٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُينَاةً *
 حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةً *

٧. ٥- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ

ہے، ابن عمر نے کہا، کہ ہم میں اور تم میں کون ایباہے کہ جسے دنیا نے غافل نہ کیا ہو، پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھاہے کہ آپ نے جج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاو مروہ کی سعی کی، اور اللہ اور اس کے رسول کی سنت زیادہ حقد ارہے اس بات کی کہ اس کی اتباع کی جائے فلاں کی سنت سے اگر تو سچاہے۔

باب (۵۹) عمرہ کرنے والے کااحرام طواف وسعی سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے پہلے نہیں کھل سکتا!

۵۰۵ ز میر بن حرب، سفیان بن عیدینه، عمرو بن دینار بیان

کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر سے آیا اور بیت اللہ کا متعلق دریافت کیا، جو عمرہ کے احرام سے آیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، مگر صفااور مروہ کے در میان سعی نہیں گی، تو کیاوہ اپنی ہوی کے پاس آسکتا ہے، ابن عمر نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دور کعت پڑھی اور پھر صفاو مروہ کے در میان سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بہترین چیز ہے۔

کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بہترین چیز ہے۔

مردی کی بن کی ابو الربیع زہر انی، حماد بن زید، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، سند) عبد بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عبیہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

ے ۵۰۷۔ ہارون بن سعید ایلی ،ابن و ہب، عمر و بن حارث ، مخمد بن عبد الرحمٰن ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عراق والوں میں صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم) ے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے اس شخص کے متعلق دریافت کروجو کہ مج کااحرام باندھے کہ وہ بیت اللہ کے طواف کے بعد حلال ہو جائے گایا نہیں،اگر وہ تم سے کہیں کہ وہ حلال نہیں ہو گا تو کہو کہ ایک شخص ایبا کہتاہے چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ جس نے حج کااحرام باندھاہے، وہ بغیراس کے ارکان پورے کئے حلال نہیں ہو سکتا، میں نے کہا ا یک مخص کہتاہے وہ حلال ہو جائے گا، کہاوہ برا کہتاہے،اس کے بعد وہ عراقی مجھے ملا، میں نے ان سے بیہ سب بیان کر دیا،اس نے کہاان سے جاکر کہو کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیه وسلم نے ایسا کیاہے اور حضرت اساءوز بیر ؓ نے بھی ایسا کیاہے، محمد کہتے ہیں کہ میں پھر عروہ کے پاس گیااور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایاوہ کون ہے؟ میں نے کہا، مجھے علم نہیں، ا نہوں نے کہاوہ خود میرے یاس آگر کیوں نہیں یو چھتا، میرے گمان میں وہ عراقی ہے، میں بولا میں نہیں جانتا، عروہ بولے ،اس نے جھوٹ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا ہے، اس کی مجھے حضرت عائشہ نے خبر دی ہے کہ مکہ مکر مہ میں آگر سب سے پہلے جو چیز آپ نے کی،وہ پیہ ہے کہ آپ نے وضو کیا اور بیت اللّٰد کاطواف فرمایا، پھر حضر ت ابو بکرٌ نے جج کیا، توانہوں نے مجھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا،اور پھر حضرت عمر نے بھی اسی طرح کیا،اس کے بعد حضرت عثمان نے حج کیا، تو میں نے دیکھا، کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ ہی کا طواف کیا، اس کے علاوہ اور کچھ تہیں کیا، پھر حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جج کیا،اس کے بعد میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن زبیر بن العوام رضی الله تعالیٰ عنه کے ساتھ حج کیا،انہوں نے بھی سب ے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور میں نے مہاجرین وانصار کو مجھی یہی کرتے دیکھاہے،اوراس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں کرتے تھے، اور سب سے آخر میں جس کو میں نے ایبا کرتے ہوئے

الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةً بْنَ الزُّّ بَيْرِ عَنْ رَجُل يُهلُّ بالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنَّ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَٰلِكَ قَالَ بِئُسَ مَا قَالَ فَتُصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكُرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَظُنَّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُوَّلَ شَيْء بَدَأً بهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أُوَّلَ شَيْء بَدَأَ بِهِ الطُّوافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمُّ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ غُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْء بَدَأَ بِهِ الطُّوافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أُوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطُّوافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمُّ رَأَيْتُ الْمُهَاجرينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلًا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بشَيْء حِينَ يَضَعُونَ أُقْدَامَهُمْ أُوَّلَ مِنَ

الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَجِلُونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانَ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْء أُوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانَ بِهِ ثُمَّ لَا تَجِلَّانَ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي الْبَيْتِ تَطُوفَانَ بِهِ ثُمَّ لَا تَجِلَّانَ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي الْبَيْتِ تَطُوفَانَ بِهِ ثُمَّ لَا تَجِلَّانَ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنِّها أَقْبَلَتُ هِي وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ أُمِّي أَنِّها أَقْبَلَتُ هِي وَأُخْتُها وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطَّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكُنَ حَلُوا وَقَدْ كَرَ مِنْ ذَلِكَ *

دیکھاہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کہ انہوں نے بھی حج کوعمرہ کرکے نہیں توڑڈالا، اور حضرت ابن عمر توان کے پاس ہیں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھے، اور اسی طرح جو حضرات بھی گزر گئے، جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں اپنے قدم رکھتے تھے توسب سے پہلے بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کرتے تھے، اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماء) اور اپنی خالہ (حضرت عاکشہ کو دیکھا ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں تشریف لا تیں تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر تیں، اور پھر فور أاحرام نہ کھو لتیں، اور میر ی والدہ نے مجھے خبر دی کہ وہ اور ان کی بہن، اور کو بیر اور فلاں فلاں عمرہ سے آئے، جب انہوں نے (طواف و نبیر اور فلاں فلاں عمرہ سے آئے، جب انہوں نے (طواف و سعی کے بعد) حجر اسود کو جھویا (۱) تو حلال ہو گئے، اور اس مسکلہ میں عراقی نے جھوٹ بولا ہے۔

۸۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریج (دوسری سند)
زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، ابن جریج، منصور بن
عبدالرحمٰن، صفیہ بن شیبہ، حضرت اساء بن ابی بکررضی اللہ تعالی
عبدالرحمٰن، صفیہ بن شیبہ، حضرت اساء بن ابی بکررضی اللہ تعالی
عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم احرام ک
حالت میں نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
جس کے پاس قربانی ہو، وہ اپنا احرام پر باقی رہے، اور جس کے
پاس قربانی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، اور میرے ساتھ قربانی نہیں
نقمی، تو میں نے احرام کھول ڈالا، اور زبیر ﷺ کے ساتھ قربانی تھی
انہوں نے احرام نہیں کھولا، حضرت اساء بیان کرتی ہیں کہ پھر
میں نے احرام نہیں کھولا، حضرت اساء بیان کرتی ہیں کہ پھر
میں نے اپنے کیڑے پہنے اورنکلی، اور زبیر ؓ کے پاس جا بیٹھی، انہول
ان سے کہا، میرے پاس سے ہٹ جاؤکیو نکہ میں محرم ہوں، میں نے
ان سے کہا، کیاتم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کودپڑوں گی۔
مخزوی، وہیب، منصور بن عبدالر حمٰن، صفیہ بن شیبہ، حضرت

٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بِنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَرُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَرُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَبِي بَكْرِ الْبُنُ جُرَيْجٍ حَدَّثِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَسْمَاءَ بنْتِ أَبِي بَكْرِ أَمِّهِ صَفِيَّةً بِنْتِ شَيْبَةً عَنْ أَسْمَاءَ بنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحُلِلْ قَالَتُ فَعَلَلْتُ مُعَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتُ فَلَلْتُ مُعَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَكُ أَيْكُنْ مَعَهُ وَكَانَ مَعَ الزَّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَيْتُ فَلَكُ أَيْكِ فَكَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزَّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَيْتُ فَلَكُ أَنْ مَعِي هَدْيٌ فَلَكُ أَنْ مَعِي هَدْيٌ فَكَانَ مَعَ الزَّبَيْرِ فَقَالَ وَكَانَ مَعَ الزَّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَيْتُ أَيْكِ فَعَلَى الزِّبِيْرِ فَقَالَ وَكَانَ مَعَ الزَّبِيْرِ فَقَلْتُ أَتَحْشَى أَنْ أَيْبِ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبِرِيُ فَقَالَ وَمِي عَنِي عَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبِرِي أَبِي عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبِرِي أَقِي عَبَّاسُ اللهَ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبِرِي أَلَا أَبُو هِشَامِ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَحْرُومِي اللهُ عَنْمَ اللهَ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبُورِ وَمِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الْمَحْرُومِي اللهُ الْمَحْرُومِي اللهُ الْمَعْرَاقُ الْمُ الْمَعْرِامِ وَمِي اللهُ الْمَعْلَمُ اللهُ الْمَعْرَاقُ أَنْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الْمَعْرَاقُ اللهُ اللهُو

(۱)رکن کو چھونے سے مراد حجراسود کو حچھونا ہے اور صرف اس کے حچھونے سے حلال نہیں ہوئے بلکہ طواف وسعی اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہوئے چو نکہ بیرامور معروف ومشہور اور تمام کو معلوم ہی تھے اس لئے ان تمام امور کاذکر نہیں فرمایا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْر رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْ حِي عَنِي اسْتَرْ خِي عَنِي اللّهِ عَلَيْكَ *

٥١٠ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌ و عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ مَرْو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بَكُر رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ بَسْمَعُ أَسْمَاءً كُلَّمَا مَرَّتْ بالْحَجُون تَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِدٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ وَالزَّبَيْرُ وَنَحْنُ يَوْمَئِدٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةً وَالزَّبَيْرُ وَنَكُنَ وَمُئِدٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةً وَالزَّبَيْرُ وَنَكُنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا وَأَخْتِي عَائِشَةُ وَالزَّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَلُكَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا وَفُكَانٌ فَي رَوَايَتِهِ أَنَّ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مُ وَلَكُمْ فَي رَوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلُكَ أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ *

٥١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بَنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ وَسَلَّمَ رَحَدِّثُ أَنَّ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ فَدَخَلُنَا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهِا قَالَ فَدَخَلُنَا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهِا قَالَ فَدَخَلُنَا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهِا قَالَ فَدَخَلُنَا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهِا قَالَ فَدَخَلُنَا عَلَيْهَا وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا وَسَلَّمَ فِيهَا وَسَلَّمَ فِيهَا *

١٢٥ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن

اساء بنت ابی بمررضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، پھر ابن جریج کی حدیث کی
طرح بیان کی، باقی اس میں ہے کہ حضرت زبیر ؓ نے ان سے کہا،
تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو، کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔
سے ایسے ڈرتے ہو، کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

۱۵۱۰ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسی، ابن وہب، عمرو، ابوالا سود، عبداللہ مولی، اساء بنت ابی بکررضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ جب بھی وہ مقام حجون پر گزر تیں تو فرما تیں، کہ اللہ تعالیٰ این رسول پر رحمت بھیجے، کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اتر سے سے ، اور ان دنوں ہمارے پاس بوجھ کم تھے، سواریاں کم تھیں، اور توشہ بھی کم تھا، سو میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلال فلال نے عمرہ کیا، سوجب ہم نے بیت اللہ کاطواف کر لیا تو حلال مولیٰ وایت مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اساء کہا ہے، اور ان کا نام میں صرف مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اساء کہا ہے، اور ان کا نام میں صرف مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اساء کہا ہے، اور ان کا نام

ا ۵۔ محد بن حاتم، روح بن عبادہ، شعبہ، مسلم قری، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع فی الحج کو دریافت کیا، تو انہوں نے اجازت دی، اور حضرت ابن زبیر اس سے منع کرتے تھے، حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ ابن زبیر کی والدہ موجود ہیں، جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی، سوتم ان کے پاس جاؤاور ان سے دریافت کرو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایک فربہ، نابینا عورت تھیں (ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ ایک فربہ، نابینا عورت تھیں (ہم نے ان سے دریافت کیا تو ان ہوں نے فرمایا کہ رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

(عبداللہ) نہیں لیاہے۔

۵۱۲ ابن مثنیٰ، عبدالرحمٰن (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن

ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ الرَّحْمَٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرِ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاء *

آه و حَدَّنَا شُعْبَهُ حَدَّنَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ حَدَّنَنَا شُعْبَهُ حَدَّنَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّي عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ وَلَا مَنْ مَحَاتًا *

يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا ٱلْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا ٱلْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طُلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَجُلُ آخِرُ فَأَحَلًا *

(٦٠) بَابِ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ * ٥١٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْهُرِ الْعُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعُلُونَ الْمُحَرَّمَ وَيَجْعُلُونَ الْمُحَرَّمَ وَيَجْعُلُونَ الْمُحَرَّمَ وَيَجْعُلُونَ الْمُحَرَّمَ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةً وَانْسَلَخَ مَهُلِينَ بالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا رَابِعَةٍ مُهلِينَ بالْحَجِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةً وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةً وَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا وَا يَا رَسُولَ عَنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ وَسَلَّمَ وَالَوْ يَا رَسُولَ وَمَرَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ وَمُولَةً وَالَا وَيُقَالُوا يَا رَسُولَ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ وَيَعْلَوهَا يَا رَسُولَ وَيَعْلَمُ وَالَعُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ وَيَ الْعُهُمْ وَقَالُوا يَا رَسُولَ

جعفر، شعبہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی عبدالر حمن راوی نے اپنی روایت میں "متعه" کالفظ روایت کیا ہے اور "متعه الحج" کالفظ بیان نہیں کیا،اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے بیان کیا کہ مسلم قری نے کہا، میں نہیں جانتا کہ "متعہ الحج" کالفظ فرمایایا" متعہ النساء" بولا۔

2018۔ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مسلم قری بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عباس سے سنا، فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھااور آپ کے اصحاب نے جج کا، تونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے، اور نہ آپ کے اصحاب میں سے ، جو ہدی ساتھ لایا تھا، وہ حلال ہوا، اور باقی حضرات حلال ہوگے، اور طلحہ بن عبیداللہ ان حضرات میں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی، اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔ اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔ اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔

۱۵۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ہے ای سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور ایک اور صحالی تھے، سو یہ دونوں حلال ہو گئے۔

باب (۲۰) جی کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز! ماہ ماہ من حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ (جاہلیت میں) جی کے زمانہ میں عمرہ کرنے کو زمین پر بہت بڑا گناہ سیجھتے تھے اور محرم کو صفر کا مہینہ کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب او نٹیوں کی پیٹھیں اچھی ہو جائیں، اور راستہ سے حاجیوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ حلال ہو جاتا ہے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو احرام باندھے مکہ میں آئے، تو صحابہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو احرام باندھے مکہ میں آئے، تو آپ نے تھے دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو آپ نے تھے دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو آپ نے تھے دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو

اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ *

١٦٥- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسِ رَضِي اللّهُ عَنْهُمَا يَقُولُا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فُصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً ١٧٥- وَحَدَّثَنَاه إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَار حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أُمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرِ فَقَالًا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأُمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ *

١٨٥- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلُونَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلِمُ وَسَلَمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلُوهَا عُمْرَةً *

عجیب معلوم ہوئی (۱)اور دریافت کیایار سول اللہ ہم کیسے حلال ہوں، فرمایا پورے حلال ہو جاؤ۔

۱۹۵- نصر بن علی جمعتمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا چار ذی الحجہ کور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھ کر تشریف لائے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جوا ہے احرام کو عمرہ کا احرام کرنا چاہے، سووہ اسے عمرہ کرڈا لے۔

ابوداؤد مبارک، ابوداؤد مبارک، ابوداؤد مبارک، ابوداؤد مبارک، ابوشهاب، (تیسری سند) محمد بن مثنی، یجی بن کثیر، شعبه ان تمام سندول کے ساتھ روایت مذکور ہے، روح اور یجیٰ بن کثیر نے تو نفر کی روایت کی طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جج کااحرام باندھااور ابوشہاب کی روایت میں ہے کہ ہم نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نگے اور ہم سب جج کا احرام باندھے ہوئے تھے، اور جمضمی کی روایت کے علاوہ کا احرام باندھے ہوئے تھے، اور جمضمی کی روایت کے علاوہ سب کی روایت کے علاوہ سب کی روایت کے مادہ سب کی روایت کے مادہ وسلم نے مقام بطی میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے مقام بطی میں صبح کی نماز پڑھی۔

۵۱۸-ہارون بن عبداللہ، محمد بن فضل سدوسی، وہیب، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں حج کا تلبیہ (لبیک اللهم لبیک) پڑھتے ہوئے آئے، آپ نے صحابہ کو تحکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کا کردیں۔

(۱) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بیہ تھم دیا کہ وہ بیہ احرام عمرے کا بنالیں توان پر بیہ بات گراں گزری اس لئے کہ وہ بیہ پند کرتے تھے کہ وہ حج کے احرام میں رہیں احرام سے نہ نکلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھم کوانھوں نے شفقت پر محمول فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے بیہ تھم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ابتداءً اس تھم پر عمل کرنے میں انھوں نے تر د د کااظہار کیا۔

١٩٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَالِيَةِ الْعَالِيَةِ الْرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ الْبَنِ عَبَّاسِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْحَ بذِي طَوِّى وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ طَوَى وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ طَوَى وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ *

٥٢٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَارٍ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ وَ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَ بَنُ مُعَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهُ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاللَّهُ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

العمره قد دخلت في الحج إلى يوم القيامة والله) ال تاكير مقصود الله جالميت كے عقيده كى تردير - ٥٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضَّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فَقَالَ عُمْرَةٌ ذَلِكَ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةً فَنَا مَعْرَةً مُبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ أَكْبَرُ اللّهُ أَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ *

۵۱۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ابوب، ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مقام ذی طویٰ میں پڑھی اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور اپنے اصحاب کو تھم فرمایا کہ اپنے احرام کو عمرہ کا حرام کر ڈالیس، مگر جن کے پاس مدی ہو۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

مدد محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه (دوسری سند) عبیدالله بن معاذ، بواسطه اینے والد، شعبه، تحکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسم نے ارشاد فرمایا کہ یہ عمرہ ہے، جس ہے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، سوجس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ پوری طرح حلال ہو جائے، اس لئے کہ عمرہ حج کے ایام میں قیامت تک کے لئے داخل ہو گیا ہے۔

ا ۵۲۱ محد بن متنی، ابن بشار، محد بن جعفر، شعبه بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمتع کہ میں نے تمتع کہ میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا، میں حضرت ابن عباس کے پاس آیا در ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے مجھے اس کا تکا دریافت کیا، انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا، چنانچہ میں بیت اللہ آیا اور وہاں آگر سوگیا، توایک آنے والا خواب میں آیا، اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول اور جج بھی مبر ور ہے، پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنها کے باس آیا، اور جو دیکھا تھا، وہ انہیں بتلایا، انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہی سنت ہے، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہی سنت ہے، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(فائدہ)اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

(٦١) بَابِ إِشْعَارِ الْبُدُن وَتَقُلِيدِهِ عِنْدَ بابِ(١١) قرباني كواحرام كي وقت اشعار كرنااور

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

اس کے قلادہ ڈالنا!(۱)

حَدِيًّا ابْنُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَدِيٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَلَّدَهَا اللَّهُ عَلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوت بِهِ عَلَى الْبَيْدَاء أَهَلَ بالْحَجِ *

مُنَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةً فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةً غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلُ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ *

(٦٢) بَابِ قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا هٰذَا الْفُتْيَا

الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ* ٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَحُا مِنْ نَنَ الْهُ حَدْم لانْ

قَالَ ابن المتنى حَدْنَا مَحْمَدُ بن جَعَفْرُ قَالَ حَدَّنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ شُعِيْمٍ لِابْنِ الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَعَّفُتْ أَوْ تَشَعَّبُتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ تَشَعَّبُتْ فَقَدْ حَلَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ تَشَعَّبُتْ فَقَدْ حَلَّ

محد بن مثنیٰ، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبه، قاده، ابو حسان، حضرت ابن عباس صی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مقام ذی الحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر او نٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا، اور خون بہہ چلا، اور اس کے گلے میں دوجو تیوں کاہار ڈالا، پھر اپنی او نٹنی پر سوار اور اس کے گلے میں دوجو تیوں کاہار ڈالا، پھر اپنی او نٹنی پر سوار ہوئی جوئی ورسالت آب کو مقام بیداء پر لے کر سید ھی کھڑی ہوئی تو رسالت آب صلی الله علیہ وسلم نے جج کا تلبیہ کھڑی ہوئی تو رسالت آب صلی الله علیہ وسلم نے جج کا تلبیہ پر طھا۔

الالاله محمد بن متنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قادہؓ سے شعبہ کی روایت کی طرح منقول ہے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے، باقی اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (٦٢) ابن عباس سے لوگوں کا کہنا، کہ آپ کایہ کیافتوی ہے، جس میں لوگ مصروف ہیں! ۵۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت قادہ ً بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حسان سے سنا، فرمارے تھے کہ

بی بجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہے کیا فتو کی دیتے ہیں کہ جس میں لوگ مصروف ہیں، یا جس میں لوگ گڑ برو کر رہے ہیں کہ جس نے بیت اللہ کا

طواف (قدوم) کر لیا، وہ حلال ہو گیا، فرمایا، کہ تمہارے نبی

(۱)اشعار کامفہوم یہ ٹنے کہ اونٹ کاخون نکال کراس کی کوہان پر مل دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ منیٰ میں قربان ہونے والا جانور ہے اور لوگ اش کو تکلیف نہ دیں۔ یہ اشعار فی نفسہ جائز ہے اس کے جواز اور مشر وعیت میں کسی کااختلاف نہیں اس لئے کہ صرح احادیث میں اس کاجواز ند کور ہے البتہ اشعار میں اتنامبالغہ کرناکہ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے جانور کی ہلاکت کااندیشہ ہونے لگے حضرت امام ابو حنیفہ ؓ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ُفَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغَمْتُهْ *

٥٢٥ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بَالنَّاسِ مَنْ طَافَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغَمْتُمْ *

٥٢٦ - وَحَدَّنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسِ يَقُولُ لَا يُطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاء مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّهِ تَعَالَى (ثُمَّ مَحِلُهَا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلُ اللّهِ تَعَالَى (ثُمَّ مَحِلُها إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُو بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النّبِي الْمُعَرَفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُوا فِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

اکرم صلی الله علیه وسلم کی سنت ہے اگر چه تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

۵۲۵۔ احمد بن سعید دار می، احمد بن اسحاق، ہمام بن کیجیٰ، قادہ،
ابوحسان سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہا گیا، کہ بیہ مسئلہ لوگوں میں بہت پھیل گیا
ہے، کہ جو بیت اللہ کا طواف کرے، وہ حلال ہو گیا، اور وہ اسے
عمرہ کرڈالے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بیہ
تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگرچہ
تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

بال ۱۹۲۵۔ اسحاق بن ابر اہیم، محمد بن ابی بکر، ابن جرتے ، عطاءً بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما فرمایا کرتے مطابح کے جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو گیا، خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی، میں نے عطاء سے دریافت کیا، یہ چیز وہ کہاں سے کہتے ہیں، فرمایا اللہ تعالی کے اس قول سے کہ اس قربانی کے بینچنے کی جگہ بیت اللہ تک ہے، میں نے کہا یہ تو کرفات سے آنے کے بعد ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے اس میں اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے اس میں اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے اس میں اللہ تھے کہ آپ نے جمتہ الوداع میں تھی فرمایا، کہ لوگ سے نکالتے تھے کہ آپ نے جمتہ الوداع میں تھی فرمایا، کہ لوگ احرام کھول ڈالیں۔

مر وی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

(فائدہ) یعنی حضرت ابن عباسؓ فنخ جج کا تھم ہمیشہ کے لئے قرار دیتے تھے، یہ ان کی رائے ہے اس سے کوئی تعارض نہیں، باقی نووی فرماتے ہیں کہ آپ کا بیہ تھم صرف جمتہ الو داع کے لئے خاص تھا،اب اس کی اجازت نہیں ہے،واللّٰداعلم۔

یں کہ آپ کا یہ ممرف بحۃ اودان کے سے حال کا ماہ اب ان کا ابادہ ہے۔ اودان کے لئے بالوں کا (۲۳) بَاب جَوَازِ تَقْصِیْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ باب (۲۳) عمره کرنے والے کے لئے بالوں کا شَعْرِه وَ اَنَّهٔ لَا یَجِبُ حَلْقُهٔ وَ اَنَّهٔ یَسْتَجِبُ کُانا بھی جائز ہے، حلق (منڈانا) واجب نہیں اور کو فَ وَ اَنَّهٔ لَا یَجِبُ حَلْقُهُ وَ اَنَّهٔ یَسْتَجِبُ کُونُ حَلْقِهِ اَوْ تَقْصِیر کرائے!

کو فُ حَلْقِهِ اَوْ تَقْصِیرُهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ * یہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے!

۱۹ کے حداثنا عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ ۱۳ کے حداث اللہ من جمہ طاؤس سے دوناقد، سفیان بن عینیہ، شام بن جمہ طاؤس سے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ *

٥٢٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةً بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ أَنَّ مُعَاوِيَةً بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنَّه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنُ وَسَلَّمَ بِمِشْقُصٍ وَهُو عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُو عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُو عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بَعِيدًا لَهُ وَعَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ وَهُو عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ وَهُو عَلَى الْمَرْوَةِ *

کہ مجھ سے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اکرم کے مروہ کے قریب تیر کی پیکان رکھ کر بال کاٹے ہیں، سو میں نے ان کو جواب دیا، میں اسے نہیں جانتا مگریہ تمہارے اوپر ججت ہے۔

مرے محمہ بن حاتم، یخیٰ بن سعید، ابن جرتئے، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا، کہ میں نے مروہ کے قریب سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا، کہ میں نے مروہ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرکی بھال سے بال کترے، یا میں نے آپ کومروہ پردیکھا کہ آپ اس پر تیرکی بھال سے بال کترے بال میں نے آپ کومروہ پردیکھا کہ آپ اس پر تیرکی بھال سے بال کترے، یا کتر وارہے ہیں۔

(فائدہ) فج وَجمرہ میں گو حلق افضل ہے، گر قصر بھی جائز ہے، اور عمرہ میں مروہ پراور فج میں مقام منیٰ میں کرے، اگر کسی اور مقام پر حلق یا قصر کرے تو بھی جائز ہے، اور امیر معاویہ نے آپ کے بال کا ٹے، یا کا شیخ ہوئے دیکھا تو یہ عمرہ جر انہ کا بیان ہے اور حجمتہ الوداع میں تو آپ قار ن تھے، اور مقام منیٰ میں حلق کر ایا، اور ابو طلحہ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے، ان وجوہ کے بیش نظر عمرہ جر انہ کا تعین ہی صححے ہے۔ قار ن تھے، اور مقام منی میں حلق کر ایا، اور ابو طلحہ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے، ان وجوہ کے بیش نظر عمرہ جر انہ کا تعین ہی صححے ہے۔ (۲۶) بناب جَوازِ النّہ مَتَّع فی الحج اور قر ان کا جو از!

وَالْقِرَانِ *

و ٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَنْ أَبِي الْطَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ مَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بَا مَعَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ السَّاعِو مَدَّقَنَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللْمُعَلِي اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۵۰ عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ داؤد،
ابونظر ہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ مکرمہ
آئے، تو آپ نے فرمایا، کہ اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیس، مگر
جس کے ساتھ قربانی ہو، چنانچہ جب یوم التر ویہ (آٹھویں ڈی
الحجہ) ہوااور ہم سب منی گئے، اس وقت حج کا احرام باندھا۔
الحجہ) ہوااور ہم سب منی گئے، اس وقت حج کا احرام باندھا۔
عبر و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
حابر و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکاے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاحًا *
٥٣١ - حَدَّثِنِي حَامِدُ بَنُ عُمْرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةً وَلَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمِ عَنْ أَبِي نَضْرَةً قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنَ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمْرُ فَلَمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمْرُ فَلَمْ فَلَمْ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمْرُ فَلَمْ فَلَمْ

ا ۵۳ حامد بن عمر بگراوی، عبدالواحد، عاصم، حضرت ابو نضره سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت جابر بن عبدالللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیااور ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عبال اور حضرت ابن زبیر ونوں معوں میں اختلاف کر رہے ہیں، حضرت جابر بولے ہم نے دونوں معے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئے ہیں، پھر حضرت عمر فاروق نے ان سے منع کردیا توہم ان سے رک گئے۔

(فائدہ) متعہ حج کی بطور استخباب کے ،اور متعہ نساء کی اس لئے ممانعت کر دی ہے کہ اس کی حرمت الی یوم القیامۃ ثابت ہوئی ہے ،اور مطلب بیہ ہے کہ متعہ نساء کی حرمت سے بعض لوگ آگاہ نہ تھے ،اس لئے حضرت عمرؓ نے اسے مشہور کر دیا۔

٥٣٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بَنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنس رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

٥٣٥ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالًا حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ * الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ * الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ * الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ * ١٤ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ عَيْرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى أَنْهُمْ سَمِعُوا أَنسًا رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنسًا رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنسًا رَضِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ يَحْبَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بَهِمَا جَمِيعًا لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا * وَسَلَّمَ أَهُلَ بَهِمَا جَمِيعًا لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا * وَسَلَّمَ أَهُلَ بَهِمَا جَمِيعًا لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا * لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

٥٣٥- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيٌّ بْنُ حُجْرِ أَخْبَرَنَا

۵۳۲۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، مروان اصفر، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن سے آئے، توان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کون سااحرام باندھاہے، عرض کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا وہی میں نے باندھا، آپ نے فرمایا اگر میں میں جو تا باندھا وہی میں حلال ہوجا تا۔

۳۵۳ حجاج بن شاعر، عبدالصمد (دوسری سند) عبدالله بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی بہز کی روایت میں ہے ''لحللت'' یعنی میں حلال ہو جاتا۔

م ۵۳ مین کی بن کی مشیم، کی بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صهیب، حمید، حفرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے جج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور فرمار ہے تھے "لبیک عمرة و حجا، لبیک عمرة و حجا"۔

۵۳۵ علی بن حجر،اساعیل بن ابراہیم، یحیٰ بن ابیاسحاق، حمید

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنسًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا و قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجًّ *

٥٣٦ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بَيْدِهِ لَيُهِلَّنَ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجً الرَّوْحَاء حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَهُمَا *

طویل، کیچیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ سلی تعالیٰ عنہ سے سناوہ فرمارہے تھے، کہ میں نے رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم سے سنا"لبیک عمر ۃ و حجا"اور حمید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت انس نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۵۳۶ سعید بن منصور، عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن عیدنه، زہری، خظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کررہے تھے، کہ آپ نے فرمایا، قتم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، بلا شبہ عیسیٰ بن مریم، روحاء کی گھاٹی میں جج یاعمرہ کی لبیک پکاریں گے،یادونوں کی یعنی جج قِر ان کریں گے۔

(فا کدہ) یہ اس وقت ہو گا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک نزول فرمائیں گے ، معلوم ہوا کہ قر آن کریم کا حکم قیامت تک باقی رہے گا، نیزیہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا،ور نہ پھراس تردد کے کیامعنی۔

2 ساتھ ای طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ ساتھ ای طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۳۸ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، خظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس ذات کی قشم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے،اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۱۵) رسول الله صلی الله علیه وسلم کے عمروں کی تعداداوران کے او قات!

۵۳۹۔ ہداب بن خالد، ہمام، قیادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے

سَبَانَ رَجُهُ مَرْيَةً أَنْ وَمُهُ وَمُوْلَةً وَنَالَمُ اللَّمِيةِ وَكَالَمُ اللَّمِيةِ وَكَالَّنَا لَيْتُ فَ مَعْدِ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ *

٥٣٨ - وَحَدَّنَيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

(٦٥) بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ *

٥٣٩ - حَدَّثَنَا هَٰدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنسًا رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

کئے، اور ایک عمرے کے علاوہ جو کہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا،سب کے سب ذی قعدہ میں کئے،ایک عمرہ تو حدیبیہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں ذیقعدہ میں کیا،اور دوسر ااس ہے اگلے سال ذیقعدہ میں کیا، اور تیسراعمرہ ذیقعدہ میں جعر انہ ہے کیا، جس و قت آپ نے حنین کی علیمتیں تقسیم فرمائیں،اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔ • ہم ۵۔ محد بن مثنیٰ، عبدالصمد، ہمام، قنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ر سول الله صلی الله علیه وسلم نے کتنے حج کئے ،انہوں نے فرمایا کہ حج توایک کیا،اور عمرے حار کئے، باقی مضمون حسب سابق امه۵ ـ زهير بن حرب، حسن بن موسیٰ، زهير ، ابواسحاق بيان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے دریافت کیا، کہ تم کتنے جہاد وں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، فرمایا،ستر ہ میں ،اور حضرت زید بن ار تم ً نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے، اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا، جسے حجتہ الوداع کہا جاتا ہے،اور ہجرت کے قبل مکہ مکر مہ میں ایک اور حج کیا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۵۴۲_ ہارون بن عبداللہ، محمد بن مجر بر سائی،ابن جریج، عطاء، حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمرٌ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور حضرت عائشہ مسواک کر رہی تھیں ، اور میں ان کی مسواک کی آواز سن رہا تھا، میں نے کہا، اے عبدالر حمٰن کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں

عمرہ کیاہے، انہوں نے کہاجی ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی

الله تعالیٰ عنهاہے عرض کیا کہ اے میری ماں، آپ سنتی ہیں

الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَبِمَكَّةً أَخْرَى * (فا کدہ) یہ ان کاعلم ہے، ورنہ آپ نے بچپیں اور کہا گیاہے کہ ستائیس جہاد کئے ،اس کے علاوہ کتب مغازی میں اس کی تفصیل موجو دہے۔ ٧٤٠ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْج قَالَ سَمِعْتُ عَطَّاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةً وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَر كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقّبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جعْرَانَةً حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ * ٥٤٠ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنسًا كُمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَر ثُمَّ ذَكَرَ بمِثْل حَدِيثِ هَدَّابٍ * ٤١ ٥- وَحَدَّثَنِي َ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كُمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةً قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةً

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي

يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ

يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَن

لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ

عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا

قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۵۴۳۔اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاملاً بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور لوگ مسجد میں حیاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، میں نے دریافت کیا، عبداللہ سے نماز (اس طرح پڑھنا) کیسی ہے؟ فرمایا بدعت ہے ، پھر عروہ نے ان سے کہا، کہ اے ابو عبدالرحمٰن رسول الله صلى الله عليه وسلم نے کتنے عمرے کئے، فرمایا جار ،اور ایک ان میں ہے رجب میں کیا، سو ہمیں برامعلوم ہوا، کہ انہیں جھٹلائیں، یا ان کے قول کی تردید کریں، اور حجرے میں ہے ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز سنی، تو عروہ نے کہا، کہ اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو کہ حضرت عبداللہ فرمارہے ہیں، انہوں نے دریافت کیا،وہ کیا کہتے ہیں،عروہ نے جواب دیاوہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جار عمرے کئے ،ایک ان میں سے رجب میں کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا،اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پررحم کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا،

٥٤٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرُووَةُ بْنُ الزُّبَيْرُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرُوزَةً يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَن كَم اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَر إحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تُسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَن

المؤونيين إلى ما يقول ابو عبد الرحمن كيا، وه كياكت بين، عروه نے جواب دياوه كتے بين، كه رسول الله فقالَت و مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النّبِيُّ صَلَّى كيا، وه كياكت بين، عروه نے جواب دياوه كتے بين، كه رسول الله فقالَت يَرْحَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ صلى الله عليه وسلم نے چار عمرے كئے، ايك ان ميں ہے رجب فقالَت يَرْحَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُو مَعَهُ كرے، رسول الله صلى الله عليه وسلم نے كوئى عمره ايما نهيں كيا، وَسَلُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُو مَعَهُ كرے، رسول الله صلى الله عليه وسلم نے كوئى عمره ايما نهيں رسول الله عليه وسلم نے كوئى عمره نهيں كيا۔ حس ميں بادها، اور ابن عمر كوشك ہوگيا، ياوه كبول كئے، اور چاروں ذيقعده ميں كئے، ج كے ساتھ آپ نے جو عمره كيا، اس كا احرام ذيقعد بى على باندها، اور ابن عمر كوشك ہوگيا، ياوه كبول كئے، اور اي بناء پر جب حضرت عائش نے ان كے ساتھ آپ نے جو عمره كيا، اس كا احرام ذيقعد بى على باندها، اور ابن عمر كوشك ہوگيا، ياوه كبول كئے، اور اي بناء پر جب حضرت عائش نے ان كے قول كى ترديدكى تو وه خاموش ہوگے، اور چاروں ذيقعده عيں كے، ج كے ساتھ آپ نے جو عمره كيا، اس كا احرام ذيقعد بى على بندها، اور ابن عمر كوشك ہوگيا، ياوه كھول كئے، اور اي بناء پر جب حضرت عائش نے ان كے قول كى ترديدكى تو وه خاموش ہوگے، اور عبل خاست كى نماز ميں اجماع كرنا، اور فرائض كے طريقة پر اجتمام كے ساتھ اور كرنا ہى جت ہے جيسا كہ سنن ميں فرائض جيسا اجتمام كرنا، اور مستجات ميں كہ سنت كى جيت اور كيفيت تبديل كركے اس پر عمل كرنا مجى بدعت ہے جيسا كہ سنن ميں فرائض جيسا اجتمام كرنا، اور مستجات ميں

واجبات جیسااہتمام کرنا،اسی بناپر حضرت ابن عمرؓ نے اس کو بدعت فرمایا، موجودہ زمانہ میں جوامور مستحب ہیں اور نہ سنت،ان پر فرائض و واجبات کے طریقہ پرلوگ کاربند ہیں،جو سر اسر گمر اہی اور بددینی ہے (نووی مصری جلد ۸، صفحہ ۲۳۷،عمد ۃ القاری جلد ۱۰،صفحہ ۱۱۱)۔

(٦٦) بَابِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ *

باب (۲۲) رمضان المبارك میں عمرہ كرنے كی فضارت

٣٩٥٠ محمد بن حاتم بن ميمون، يجي بن سعيد، ابن جر بج، عطاء بيان كرتے ہيں، كه ميں نے حضرت ابن عباس رضى الله تعالی عنه سے سناوہ ہم سے بيان كر رہے ہے كه رسول الله صلى الله عليه وسلم نے انصار كى ايك عورت سے فرمايا، عطاءً بيان كرتے ہيں، كه حضرت ابن عباسٌ نے ان كانام بھى لياتھا، مگر ميں بھول ہيں، كه حضرت ابن عباسٌ نے ان كانام بھى لياتھا، مگر ميں بھول گيا، كه تم ہمارے ساتھ جج كرنے كيوں نہيں جا تيں، انہوں نے عرض كيا ہمارے بانى لانے كے دوبى اونٹ تھے، سوايك پر مير احو ہر اور بيٹا جج پر گيا ہے، اور ايك اونٹ ہمارے پانى لانے كے دوبى اونٹ ہمارے پانى لانے كے دوبى اونٹ ہمارے بانى لانے كے دوبى اونٹ ہمارے پانى لانے كے دوبى اور ايك اونٹ ہمارے پانى لانے كے تو عمرہ کے پر ایر ہے۔ (۱)

2 ٤ ٥ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالً أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحًا وَابُنَهَا فَالَتُ لَمْ عَجَجً أَبُو وَلَدِهَا وَابُنَهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ فَالَا حَجَةً *

(فا کدہ)ان کانام ام سنان ہے، جبیہا کہ اگلی روایت میں آتا ہے،ان پر حج فرض نہیں تھا۔

٥٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَظَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَظَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانَ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا سِنَانَ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتُ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانِ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخِرُ يَسْقِي هُو وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخِرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَةً مَعِي *

(٦٧) بَابِ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةً مِنَ

۵۳۵۔ احمد بن عبدہ ضی، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے جے ہم سان رضی اللہ تعالی عنہا کہا جاتا تھا، ارشاد فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے، انہوں نے کہا کہ میرے شوہر کے دواونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کے لئے گیا ہے، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لا تا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

باب (٦٤) مكه مكرمه مين ثنيه عليا (بالا كي حصه)

(۱)رمضان میں عمرہ کرنا ثواب کے اعتبار سے حج کے برابر ہے یہ معنی نہیں کہ رمضان میں عمرہ سے حج فرض ادا ہو جاتا ہے کیونکہ عمرہ کرنا فرض حج کی طرف سے کافی نہیں ہوتا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

التَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ التَّنِيَّةِ

٥٤٦ حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّنَا اللهِ بْنُ نُمَيْرِ حَدَّنَا الْبَنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا الْبَنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا الْبَنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا الْبَنِ عُمَرَ أَنَّ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْبَنِ عُمَرَ أَنَّ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْبِنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ مِنْ طَرِيقِ الشَّعَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنَ التَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ التَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ

رَّ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بَالْبَطْحَاء *

٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
 جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ الله عَنْ عَائِشَةً أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةً دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا*
 دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا*

٩٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ
كَدَاء مِنْ أَعْلَى مَكَّة قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي
يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا
يَدْخُلُ مِنْ كَدَاء *

(٦٨) بَابِ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا * لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا *

سے داخل ہونا، اور ثنیہ سفلی (نیلے حصہ) سے نکلنے کااستخباب۔

2002 زہیر بن حرب، محد بن مثنیٰ، کیمیٰ قطان، حضرت عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی زہیر کی روایت میں ثنیہ علیا کے معلق یہ الفاظ ہیں،جو کہ مقام بطحاء میں ہو

۸ م۵ مرحمد بن مثنیٰ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیبینه، ہشام بن عروه بواسطه اپنے والد، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسول الله صلی الله علیه وسلم جب مکه مکر مه تشریف لاتے، تواس کے بالائی حصه سے داخل ہوتے تھے، اور نیچے کی طرف سے نکلتے تھے۔

9 م 2 ۔ ابو کریب، ابو اسامہ ، ہشام ، بواسطہ اپ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں ، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ ہے ، ہشام بیان کرتے ہیں ، کہ میرے والدان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے ،اوراکٹر مقام کداء کی جانب ہے۔

باب (۲۸) مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات گزار نے کااستخباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔

٥٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بذِي طَوًى حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بذِي طَوًى حَتَّى اللَّهِ يَفْعَلُ أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةً قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةً قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصَّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ *
 قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ *

٥٥١ وَحَدَّنَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّنَنَا حَدَّنَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّنَنَا أَيُوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةً نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّهُ مَلَّةً نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّهُ مَلَّةً مَا أَنْهُ ذَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّهُ مَا أَنْهُ ذَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّهُ مَا أَنْهُ ذَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّهُ مَا أَنْهُ ذَهَالًا اللَّهُ مَا أَنْهُ أَوْلَا اللَّهُ مَا أَنْهُ فَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ

النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ * الْمُسَيّبِيُّ الْمُسَيّبِيُّ حَدَّتَنِي أَنَسْ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضَ عَنْ مُوسَى بْنِ حَدَّتَنِي أَنَسْ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوِّي وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوِي وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةً وَسَلَّمَ مَكَةً وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَمُصَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ بَنِي عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الذِي بُنِي وَسَلَّمَ بَنِي الْمُسْجِدِ الذِي بُنِي وَسَلَّى بَنِي الْمَسْجِدِ الذِي بُنِي وَلَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِي الْمُسْجِدِ الذِي بُنِي وَلَا اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى مَنْ الْمُسْجِدِ الذِي بُنِي الْمَا فِي الْمُسْجِدِ الذِي بُنِي الْمَاسِلُولِ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّامَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّامَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسُولِ اللّهِ عَلَيْهِ وَسُلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلِهِ اللّهِ اللهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ عَلَيْهِ وَسُولُولِ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا اللّهِي عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ الْمُعَالِمُ

ثُمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكُمَةٍ غَلِيظَةٍ * وَهُ وَلَكِنَ أَسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضِ عَنْ مُوسَى بُنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَي اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَي الْحَبَلِ الطَّويلِ نَحْوَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّقَبْبَلَ الطَّويلِ نَحْوَ الْحَبَلِ الطَّويلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ اللَّذِي بُنِي ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ اللَّذِي بُنِي ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ اللَّذِي بُنِي ثُمَّ يَسَارَ اللَّهِ صَلَّى رَسُولِ الْمَسْجِدِ اللَّذِي بَطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْ عَلْهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمَ عَلَى الْعَلْمَ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلْمَ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمَ عَلَى الْعَلْمَ عَلَى الْعَلْمُ عَلَى الْعَلْمَ عَلْمَ الْعَلْمَ عَلَى الْعَلْمُ الْعَلْمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمَ عَلْمُ الْعَلْمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلْمُ الْعُلْمُ الْعَلْمُ الْعَالَ عَلَى الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَ

مه الله من حرب، عبیدالله بن سعید، یکی قطان، عبیدالله، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری، پھر مکه مکرمه میں داخل ہوئے اور حضرت عبدالله مجھی اسی طرح کیا کرتے تھے،اور ابن سعید کی روایت میں ہے، کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔

موسی بن عقبہ ، موسی میں انس بن عیاض ، موسی بن عقبہ ، مافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں بتلایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبل طویل کے دونوں ٹیلوں کے در میان قبلہ رخ منہ کرتے ، اور اس مسجد کوجو وہاں بنی ہوئی ہے ، ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے سے ، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کا لے ٹیلے سے دس ہاتھ جھوڑ کڑیا کا لے ٹیلے سے دس ہاتھ جھوڑ کڑیا اس سے کم و بیش ، اور پھر اس کے بہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی اس سے کم و بیش ، اور پھر اس لیے پہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی

الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعِ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * (٦٩) بَابِ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْرَمْلِ فِي الطَوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأُوَّلِ مِنَ الْحَجِّ * وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأُوَّلِ مِنَ الْحَجِّ * عَدْ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ انْفِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ انْفِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ طَافَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ أَرْبُعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَمَرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَمَرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمْرَ يَفْعَلُ اللَّهُ الْمَالُونَ الْمَالُولَةُ الْمَالُونَ الْمَالُولَةً اللَّهُ الْمُعْرَالُ فَيْنَا الْمَالُولَةُ الْمَالُولَةُ الْمُعْلِلُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمُعْلُلُهُ الْمَالُولَةُ الْمَالِي الْمَالُولُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمُعْلِلُ الْمَالِي الْمَالَةُ الْمَالُولُ الْمَالِي الْمَالَةُ الْمَالِي الْمَالِي الْمَالَةُ الْمَالُولُ الْمُولِ الْمَالِي الْمَالُولُ الْمُلِمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمَالُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمَالَةُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُعْلِلُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِ اللْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُولُ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللَهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِ اللْمُؤْمِل

٥٥٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطُوافٍ بِالْبَيْتِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةً أَطُوافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَوَلًا مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةً أَطُوافٍ بِالْبَيْتِ ثَمَّ يَعْمَدُ تَيْنِ أَنْ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ *

٥٥٦ وَحَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بَنُ اللَّهِ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَينَ يَقْدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدُمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدَمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدُمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَينَ يَقُدْمُ مَكَّةً إِذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولَ مَا يَطُوفَ اللَّهُ مَا يَعْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمُ الْعَلَيْمُ وَاللَهُ الْمُ الْعُوفَ الْمَا عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلَيْهِ وَاللَّهُ الْعَلَيْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ الْعَلَيْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَالَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الَ

طرف منہ کرکے، جو کہ تیرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے، نماز ادا فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ آپؑ پر ہزاروں درود بھیجے،اور سلام نازل فرمائے۔

باب(۲۹) جج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استخباب۔

م ۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیداللہ بن نمیر، (دوسری سند)
ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمررضی
اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو
تین چکروں میں جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلتے، اور چار
چکروں میں عادت کے موافق چلتے اور جب صفا و مروہ کے
درمیان سعی کرتے تھے، تو میلین اخضرین کے درمیان
دوڑتے، اور ابن عمر مجھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

200- محد بن عباد، حاتم، بن اساعیل، موسی بن عقبه، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم (مکه میں) آنے کے بعد حج یاعمرہ کا جب پہلا طواف کرتے، تو تین مرتبه دوڑتے اور چار مرتبه اپنی اصلی حالت پر چلتے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، اور کھر صفاو مروہ کے در میان سعی فرماتے (یعنی دوڑ لگاتے)۔

201-ابوالطاہر، حرملہ بن کیخیٰ، ابن وہب، یونس ابن شہاب،
سالم بن عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ جب آپ مکہ مکرمہ
میں تشریف لاتے، اور جب حجر اسود کو بوسہ دیے، اور آنے
میں تشریف لاتے، اور جب تح سات چکروں میں سے (پہلے)

يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةً أَطُورَافٍ مِنَ السَّبْعِ * ٥٥٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَان الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيِ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُّولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَر إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا * ٨٥٥- ُ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ*

٩ ٥ ٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفُر بْن مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطُوافٍ *

. ٥٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ

جَعْفُر بْن مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ

الثَّلَاثَةَ أَطُوافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ *

٥٦١ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلَ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْن الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ قَالَ قَلْتُ لِابْن عَبَّاسِ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطُوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قُوْمَكَ

يَرْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا

تین چکروں میں دوڑتے تھے۔

ے ۵۵ عبداللہ بن عمر بن ابان جعفی، ابن مبارک، عبیداللہ، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت كرتے ہيں، انہوں نے بيان كيا، كه رسول الله صلى الله عليه و سلم نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایااور باقی حیار میں اپنی ہیئت پر چلے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د وم)

۵۵۸_ابو کامل جیدری، سلیم بن اخضر، عبیدالله بن عمر، نافع، بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے حجر اسود تک رمل کیا،اور بتلایا که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے بھی ایباہی کیاہے۔

۵۵۹_ عبدالله بن مسلمه بن قعنب، مالک (دوسر ی سند) نیجیٰ بن یجیٰ، مالک، جعفر بن محمد بواسطه اینے والد، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے حجراسود سے حجراسود تک رمل فرمایا، یہاں تک کہ اس کے تین چکر مکمل ہو گئے۔

۵۲۰_ابوالطاہر ، عبداللہ بن وہب، مالک، ابن جریج، جعفر بن محمر، بواسطه اینے والد، حضرت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

ا٥٦١ ابو كامل فضيل بن حسين جحدري، عبدالواحد بن زياد، جریری، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے عرض کیا، کہ مجھے بیت اللہ کے طواف کے اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور حیار مرتبہ اپنی حالت میں چلنے کے متعلق بناؤ، کیا یہ سنت ہے،اس کئے کہ آپ کی قوم اسے سنت مجھتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ سیج بھی ہیں،اور جھوٹے بھی،میں نے عرض کیا،اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ سیجے بھی ہیں اور حجو لئے بھی، فرمایا،ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وفت مکه میں تشریف لائے، تو کفار مکہ نے کہار سول الله صلی الله علیه وسلم اور آپ کے اصحاب لاغری اور ضعف کی بنا پر بیت الله کا طواف نہیں کر سکتے ،اور مشر کین مکہ آپ ہے حسد کرتے تھے، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو تھکم دیا کہ تنین چکروں میں رمل کریں اور حیار میں چلیں، پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے صفااور مروہ کے در میان طواف کے متعلق بھی بتائے، کیاوہ سنت ہے،اس کئے کہ آپ کی قوم اے سنت مجھتی ہے،انہوں نے فرمایا کہ وہ سیجے بھی ہیں،اور حجموٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، فرمایا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم پر لوگوں نے بہت ہجوم کیا، کہ بیہ محمد صلی الله علیه وسلم ہیں، یہ محمہ صلی الله علیه وسلم ہیں، حتی که کنواری عور تیں تک نکل آئیں،اور آپ کے سامنے لوگ مارے نہیں جاتے تھے، غرض کہ جب بھیٹر بہت زیادہ ہو کی تو آپ سوار ہو گئے، باقی پیدل سعی کر ناا فضل اور بہتر ہے۔ (فائدہ) یعنی اس بات میں سے ہیں، کہ آپ نے سوار ہو کر سعی کی،وراس کوافضل سمجھنے میں جھوٹے ہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۵۶۲ ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی حسین، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ے کہا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا،اور صفااور مروہ کے در میان سعی کی،اوریہ سنت ہے،ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہمانے فرمایا کہ وہ سیجے بھی ہیں اور حجو ٹے بھی۔ ۵۶۳ محمد بن رافع، یخییٰ بن آدم، زہیر، عبدالملک بن سعید

بن ابجر، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے عرض کیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے کہا

کہ مجھ سے بیان کرو، ابو الطفیل نے بیان کیا کہ میں نے مروہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَال وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطُّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قُوْمَكَ يَرْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا ۚ قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثَرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ

قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ

٥٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسِ إِنَّ قُوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةً قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا *

٥٦٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ

عَبَّاسِ أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ

الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْرَهُونَ *

يُكْرَهُونَ * وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةً وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ خَمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَحَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشُواطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ وَيَعْمُ النَّيْقُ أَلْوَا ثَلَاثَةً أَشُواطٍ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَوُلُاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشُواطَ كُلَّهُ إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ * فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشُواطَ كُلَّهُ إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ * فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشُواطَ كُلَّهُ إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ *

٥٦٥ حَدَّثَنِي عَمْرٌ و النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو عَنْ عَطَاء عَنِ ابْنِ عَيْنَةً قَالَ ابْنِ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو عَنْ عَطَاء عَنِ ابْنِ عَبْدَةً حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو عَنْ عَطَاء عَنِ ابْنِ عَبْدَةً عَبْد مَا سُعَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ عَبْد مَا اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّى أَللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّى وَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِي الْمُشْرِكِينَ قُوّاتَهُ *

کے پاس آپ کواو نٹنی پردیکھااورلوگوں کا آپ پر ہجوم تھا، ابن عباس نے فرمایا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس لئے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کو آپ کے سامنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے، اور نہ دور کرتے تھے۔ سامنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے، اور نہ دور کرتے تھے۔ ماد بن زید، ابوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ تشریف

١١٥٥ - ابوالربيع، زہرانی، حماد بن زيد، ابوب، سعيد بن جبير، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بيان کرتے ہيں که رسول الله صلی الله عليه وسلم اور آپ کے اصحاب مکه مکرمه تشريف لائے اورا نہيں مدينه کے بخار نے کمزور کرر کھا تھا، اور مشرکين نے کہہ رکھا تھا، که کل تمہارے پاس ايسے لوگ آئيں گے که جنھيں مدينه کے بخار نے کمزور کر ديا ہے، اور انہيں بڑی نا توانی ہوگئ ہے اور مشرکين حطيم کے پاس بيٹھے تھے اور رسول الله موئی ہے اور مشرکين حطيم کے پاس بیٹھے تھے اور رسول الله ملی الله عليه وسلم نے اپنا الله عليه وسلم نے اپنا الله عليه وسلم نے اپنا الله عليه وسلم کے در ميان اپنی عادت کے موافق چليں ماکہ مشرکين کو ان کی طاقت معلوم ہو، يه دکھ کر مشرکوں نے کہا، کہ ہمارا تو خيال تھا کہ مسلمانوں کومد بينہ کے بخار نے کمزور کر ديا يہ تو فلاں فلاں سے بھی زائد طاقور ہیں، اور ابن عباسٌ بيان ديا يہ تو فلاں فلاں سے بھی زائد طاقور ہیں، اور ابن عباسٌ بيان کرتے ہیں کہ آپ نے ساتوں چکروں میں انہیں رمل کرنے کا اسی وجہ سے حکم نہیں دیا، کہ یہ تھک جائیں گے۔

۵۲۵۔ عمرونا قد ،ابن ابی عمر ،احمد بن عبد کاسفیان بن عیبینه ،ابی عطاء ،حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے بیت الله کے طواف میں اس لئے رمل کیا تاکہ مشر کین آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی قوت دیکھ لیں۔

(فائدہ) رمل کرنامستحب ہے،اوراس کی مشروعیت کی وجہ حدیث بالاسے معلوم ہوگئی، کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کے ساتھ چلے تاکہ شجاعت اور بہادری معلوم ہو،اور باتفاق علاء عور توں کور مل مسنون نہیں جسیا کہ صفاومر وہ کے در میان ان کے لئے دوڑنا مسنون نہیں،اور جس طواف کے بعد سعی ہواس میں رمل مسنون ہے، بدائع صنائع میں اس کی تصر سے ہے،اور یہی امام شافعی کا قول ہے،اور اسی طرح اگر رمل کرنا بھول گیا، تو بچھ جرمانہ وغیرہ واجب نہیں، باقی آخر کے چکروں میں رمل نہ کرے کیونکہ اس وقت دو سنتوں کا جھوڑنے والا سمجھا جائے گا،اس لئے کہ آخری چار چکروں میں اپنی حالت پر چلنامسنون ہے، فتح الملہم جلد ساونووی اور نیز مصری نسخہ میں حدیث نمبر اوے کے بعد بطور تمتع کے ایک اور حدیث ہے اس لئے اسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ* وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ* (٧٠) بَابِ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْن فِي الطَّوافِ

٥٦٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَوَّثَنَا لَيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَ وَحَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ * وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

۵۶۶ محمد بن مثنیٰ، یزید، جریری سے اسی سند کے ساتھ اس طرح سے روایت منقول ہے، باقی اس میں بیہ الفاظ ہیں کہ مشر کین مکہ حاسد قوم تھے۔

باب (۷۰) طواف میں رکنین بیانیین کا استلام مستحب ہے!

۱۹۷۵ یکی بن یکی، لیث (دوسری سند)، قتیبه، لیث، ابن شهاب، سالم بن عبدالله، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کو نہیں دیکھا، که رکنین، کیانیوں کے علاوہ بیت الله علیه وسلم کو نہیں دیکھا، که رکنین، کیانیون کے علاوہ بیت الله علیه وسلم کو نہیں دیکھا، که رکنین، کیانیون کے علاوہ بیت الله علیه وسلم کی کسی چیز کو بوسه دیتے ہوں۔

(فائدہ) بیت اللہ شریف مر بع ہے، دو کونے اس کے یمن کی طرف ہیں ان کور کنین بمانیین کہتے ہیں اور اس کے ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے، اور بید دونوں کونے بنائے ابراہیمی کے موافق ہیں، بخلاف ان دونوں کونوں کے جوشام کی طرف منسوب ہیں، انہیں رکنین شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہوبیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہو ہے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہے، اور بید دونوں بنائے ابراہیمی پر بنے ہوئے ہیں کیونکہ حطیم جوبیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہو ہو اس سے خارج ہے، اس کے طواف حطیم کے باہر سے کیا جاتا ہے اور ان رکنین شامیین کو بوسہ نہیں دیتے، اور حجر اسود کو حجونا، اور بوسہ دینا اس سے خارج ہے، اور کن یمانی کو صرف حجمونا چونا چاہئے، اور باقی دونوں کونوں کونہ حجمونا اور نہ بوسہ دینا چاہئے، جمہور علمائے سلف کا یمی مسلک ہے، نووی جلدا صفحہ ۲۱۲۔

١٨٥ ٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ أَبِيهِ قَالَ يُونُسُ عَنِ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْو دُورِ الْجُمَحِيِّينَ * وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْو دُورِ الْجُمَحِيِّينَ *

٩٥٥ - وَحَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بَّنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ *

٥٧٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ

۵۲۸۔ ابو الطاہر اور حرملہ ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (یعنی رکن کیائی) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانات کی طرف ہے،استلام (بوسہ) دیتے تھے۔

حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اللَّهِ حَدَّرَ مُذْ اللَّهِ مَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِي وَالْحَجَرَ مُذْ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ *

٥٧١ - حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ *

٧٧٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةً بْنَ دِعَامَةً حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ * عَلَيْهِ وَسَلَّى يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

(٧١) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

الْأَسْوَدِ فِي الطُّوَافِ *

٥٧٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌ و عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَخْبَرَنِي عَمْرٌ فَا ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبُاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ أَبَاهُ حَدَّرً وَلَوْلَا ثُمَّ قَالَ أَمَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِي رَأَيْتُهُ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا يُقَدِّ وَلَوْلَا أَنِي رَأَيْتُهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَ مَا قَبَّلُكَ رَادً هَارُونُ فِي رِوايَتِهِ قَالَ يَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَ مَا قَبَّلُكَ مَا قَبَّلُكَ زَادً هَارُونُ فِي رِوايَتِهِ قَالَ

قطان، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو ان دونوں رکنوں یعنی رکن میانی اور حجر اسود کواشلام (بوسه) کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دونوں کے استلام (بوسه) کو بھی نہیں حچوڑا ہے، نہ سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

اے ۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو خالد، عبیداللہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کودیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کوہاتھ لگایااور پھرہاتھ کوچوم لیا، اور پھر فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوابیا کرتے ہوے دیکھا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوابیا کرتے ہوے دیکھا ہے، میں نے اسے بھی ترک نہیں کیا۔

221۔ ابوالطاہر ، ابن وہب، عمرو بن حارث ، قیادہ بن دعامہ ، ابوالطفیل بکری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنین بیانین کے علاوہ اور کسی کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

باب (ا2) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کا بیان۔

۱۵۷۳ حرمله بن یجیٰ، ابن و بهب، یونس، عمر و (دوسری سند)

ہارون بن سعیدالی ، ابن و بهب، عمر و ، ابن شهاب، حضرت سالم
اپنو والدرضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے
بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی الله تعالیٰ عنه نے حجر اسود
کو بوسه دیا، اور فرمایا کہ خداکی قشم آگاہ ہو جا، کہ میں یقیناً جانتا
ہوں کہ توایک بچھر ہے ، اگر میں نے رسول الله صلی الله علیہ
وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہو تا تو میں بھی بھی تجھے
وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہو تا تو میں بھی بھی تجھے
بوسہ نہ دیتا، ہارون نے اپنی روایت میں سے زیادتی بیان کی کہ عمر و

عَمْرٌ و وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ

٥٧٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْن عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ * ٥٧٥- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلَّهُمُّ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِم الْأُحْوَل عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن سَرْجسَ قَالَ رَأَيْتُ

الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ

حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رَوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ

نے کہا،اس کی مانند مجھ سے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے روایت کی ہے۔

۵۷۴ محمد بن ابو بکر مقد می، حماد بن زید، ابوب، نافع، حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو

بوسه دیا،اور فرمایا که میں تختجے بوسه دیتا ہوں،اور جانتا ہوں که تو بتِقر ہے ، مگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھھ کو

بوسہ دیتے ہوئے دیکھاہے۔

۵۷۵ خلف بن هشام اور مقد می،ابو کامل، قتیبه بن سعید، حماد بن زید، عاصم احول، عبداللہ بن سر جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے،اور فرمارہے تھے، کہ خدا کی قشم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں،اور جانتاہوں کہ توایک پھر ہے،نہ ضرر پہنچا سکتاہے، اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے ،اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو بھی بھی تخھے بوسہ نہ

(فا کدہ)حضرت عمر فاروق کے اس قول ہے بت برستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی ماں مر گئی، جو قبروں وغیرہ کو اس خیال ہے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں پوری کریں گے ،اور تعزیہ بناکران کواسی نیت اور عقیدہ کے ساتھ چومتے ہیں ،اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں ، اس لئے کہ حجراسودیمین اللہ ہے،اس کا بوسہ بھی محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بنا پر ہے،اس کے ضرر رساں یا نفع دہندہ ہونے کی وجہ سے نہیں، تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ ممنوع اور حرام ہے، تو وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

٧٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهُمَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً قَالَ يَجْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَن الْأَعْمَش عَبِنْ إِبْرَاهِيُّهُم عَنْ عَابِس بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَّرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلُكَ *

۲۷۵ یچیٰ بن بیچیٰ وابو بکر بن ابی شیبه ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے ،اور فرمارے تھے کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں، کہ تو ایک پھر ہے، اور اگر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تخفیے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تومیں بھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

٧٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بِنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدً الْأَعْلَى عَنْ سُويْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَمْرَ اللَّهِ عَنْ سُويْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَمْرَ عَمْرَ اللَّهُ عَنْ سُويْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَسُولَ اللَّهِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَةُ وَقَالَ. رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلكَ حَفِيًّا *

٥٧٨ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلُ وَالْتَزَمَةُ *

(٧٢) بَابِ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ *

٥٧٩ - وَحَدَّنَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكُنَ بِمِحْجَنٍ *

٥٨١- وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

220 ابو بحر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبداللہ، سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کودیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا،اور اس سے چمٹ گئے،اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے،کہ وہ تجھے بہت جا ہے تھے۔

۵۷۸۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھے بہت جا ہے تھے،اوراس میں چیٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (2۲) اونٹ وغیرہ پر طواف کا جائز ہونا، اور اس طرح سے حجر اسود کے استلام کا بیان۔

920۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جمتہ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، اور حجر اسود کواپی حجوری ہے جھولیتے تھے۔

مهر۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جرتے ہیں، انہوں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ججتہ الوداع میں بیت اللہ شریف کا پنی سواری پر طواف کیا، اور حجر اسود کو اپنی حجری سے حجو تے تھے، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، اور آپ بلند ہوں تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھاتھا۔

۵۸۱ علی بن خشرم، عیسی بن یونس، ابن جریج (دوسری

(فائدہ)نووی فرماتے ہیں، کہ آپ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے،اورانہوں نے طواف اس لئے کیا، تاکہ اس میں پر دہزائد ہو۔ (جلدا، صفحہ ۱۳۳۳)۔

بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرُفَ وَلِيسَالُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذَكُرِ ابْنُ وَلِيسَالُوهُ فَقَطْ *

٥٨٢ - وَحَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يُضْرَبَ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ *

مَلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّنَنَا مَعْرُوفُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّنَنَا مَعْرُوفُ بْنُ حَرَّبُوذَ فَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ مَعَهُ ويُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ * وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ مَعَهُ ويُقبِّلُ الْمِحْجَنَ * وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ مَعَهُ ويُقبِّلُ الْمِحْجَنَ * وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ مَعَهُ ويُقبِّلُ الْمِحْجَنَ * مَلَى اللَّهُ عَلَى مَرَدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلِ عَنْ عَلَى مَلْولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَنِّي اللَّهُ عَنْ أَمِّ سَلَمَةً عَنْ وَرَاءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِي أَشْتَكِي فَقَالَ طَوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِي أَسَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَيَعْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُور *

سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے ججتہ الوداع میں اپنی سواری پر بیت الله شریف اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو د کھے لیں، اور آپ بلندر ہیں، تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر رکھا تھا، اور ابن خشرم نے "ولیسالوہ' کو بیان نہیں کیا۔

مروہ عروہ موسیٰ قنطری شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ عروہ مخترت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمتہ الوداع میں کعبہ کے گردا پنی او نمٹنی پر طواف کیا، رکن کو چھوتے جاتے تھے اور اس لئے سوار ہوئے تھے کہ لوگوں کوا پنے یاس سے ہٹانانہ پڑے۔

سا ۵۸۳ محمر بن مثنیٰ، سلیمان بن داؤد، ابو داؤد، معروف بن خربوذ، ابوالطفیل رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت الله کا طواف کر رہے تھے، اور رکن کو اپنی چھڑی سے جھوتے اور پھر چھڑی کو چوم لیتے۔

۵۸۴۔ یجی بن یجی ، مالک ، محد بن عبدالر حمٰن بن نو فل ، عروہ ، زینب بنت ابی سلمہ ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں ، وہ فرماتی ہیں ، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیار ہوں ، آپ نے فرمایا سب لوگوں کے بیچھے سوار ہو کر طواف کرلو، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کررہی تھی ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ رہے تھے۔ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھے۔

(٧٣) بَابِ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكُنٌ لَا يَصِحُ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ * ٥٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةً عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ تُكَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُّوُّفَ بهمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطَّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَحِيثُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا ۚ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾ إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا *

٥٨٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اللهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطُوّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ لَا اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّهِ) الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ كَمَا تَقُولُ لَكِانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ كَمَا تَقُولُ لَكُانَ كَمَا تَقُولُ لَكُانَ كَمَا تَقُولُ لَكُانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ كَمَا تَقُولُ لَكُانَ فَلَا جُنَاحً عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوقَفَ بِهِمَا إِنَّمَا لَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوقَفَ بِهِمَا إِنَّمَا

باب (۷۳) صفاو مروہ کی سعی رکن حج ہے، بغیر اس کے حج نہیں ہو تا۔

صیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۵۸۵ یجیٰ بن کیمٰ، ابو معاویه، ہشام بن عروہ، عروہ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے کہا، میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفاو مروہ کے در میان سعی نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے کچھ مصر نہیں، انہوں نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا،اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرما تاہے، صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں میں ہے ہیں، لہذاان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں، فرمایا(مطلب بیہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حج اور اس کاعمرہ پورا ہی نہیں کرتا، تاو قتیکہ وہ صفا اور مروہ کے در میان سعی نہ کرے،اوراگرابیاہو تاجیباکہ تم کہتے ہو، تواللہ تعالیٰ فرما تا کچھ گناہ نہیںان کاطواف نہ کرنے سے ،اور تم جانتے ہو کہ بیہ آیت کس حال میں اتری، وجہ بیہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ساحل بحرير دوبت رکھے ہوئے تھے، جن کا نام اساف اور نا کلہ تھا، انصار ان ہی کے نام پر احرام باندھتے اور وہاں آ کر صفاو مروہ کے در میان چکر لگاتے، پھر سر منڈا دیتے، جب اسلام آگیا تو انصار نے صفا و مروہ کے در میان چکر لگانا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ جاہلیت میں ایبا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے پیہ آیت کریمه نازل فرمائی که صفاو مروه شعاءالله ہیں،اور ان کا طواف کرناکوئی گناہ نہیں، چنانچہ سب سعی کرنے لگے۔

طواف کرناکوئی گناہ مہیں، چنانچہ سب سعی کرنے گئے۔
۵۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابواسامہ ، ہشام بن عروہ ، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کیا کہ اگر میں صفاو مروہ کے در میان سعی نہ کروں ، تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں ، انہوں نے فرمایا کیوں ، میں نے عرض کیا، اس لئے کہ اللہ تعالی فرما تاہے ''ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما'' فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما'' حضرت عائشہ نے فرمایا ، اگر جیسا تم کہہ رہے ہو، ویسا ہو تا، تو

یوں فرما تا،ان لا یطوف بہما(ان یطوف کے بجائے) در حقیقت ہے آیت ان انصار کے متعلق نازل ہوئی، جو جاہلیت کے زمانہ میں مناۃ کااحرام باند ھتے تھے، اور صفاو مروہ کے در میان سعی کرنے کو حلال نہ سمجھتے تھے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے گئے، اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، سو میری جان کی قتم، جو شخص صفاو مروہ کے در میان سعی نہ کرے اس کا جج پورا نہیں ہوگا۔

۵۸۷ ـ عمروناقد، ابن ابی عمر، ابن عیبینه، سفیان، زهری، عروه

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهُمْ أُمْلُوا أَهَلُوا لِمَنَاةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُ لَهُمْ أَنْ يَطَوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ * اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُف بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ *

(فائدہ) بتوں کے رکھنے سے پہلے لوگوں کی غرض یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں،اور خانہ کعبہ کاادب کریں، مگر شیطان نے اس غرض کو بھلا دیااور شرک و بت پرستی میں مبتلا کر دیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو توڑا،اور ان کی تو ہین و تذکیل کی،اور شرک سے دنیائے عالم کوپاک وصاف کیا۔

وياع عالم كوپاك وصاف كيا-حَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّنَنَا عَمْرً وَلَّنَا عَمْرً وَلَّنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّنَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرُووَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ مَنْ الصَّفَا وَالْمَرُووَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ مَنْ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ مَنْ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلُ اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مَنْ ذَلِكَ الْمَالُمُ عَنْ ذَلِكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَالْنَا اللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ ذَلِكَ

شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أُو اعْتَمَرَ فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُّوَّفَ بِهِمَا) وَلَوْ كَانَتْ

كَمَا تَقُولُ لَكَانَتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا

يَطُّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي

بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے عرض کیا، کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے در میان سعی نہ کرے ، تو میری رائے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور میں خود اینے لئے بھی اس طواف کو پچھ اہمیت نہیں دیتا، تو حضرت عائشٌ نے فرمایا، بھانجے تم نے غلط کہا، رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے بھی سعی کی ،اور مسلمانوں نے بھی سعی کی ، تو یه تو سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ہو گئی، (بعنی اس کا کرنا واجب اور ضروری ہو گیا) بات سے کہ اس مناۃ دیوی کی یو جا. کرنے والے جو کہ مشلل میں تھی، صفاو مروہ کے در میان سعی نہیں کرتے تھے، اور جب اسلام کی دولت آگئی، تو ہم نے ر سول الله صلی الله علیہ وسلم ہے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے بیہ آیت نازل فرمائی، کہ صفااور مروہ الله کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذاجو بیت الله کا حج کرے، یاعمرہ اس پر گناہ نہیں، کہ ان کے در میان سعی کرے،اور اگر بات وہ ہوتی جو تم کہہ رہے ہو، تو یوں فرماتے، کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے بیہ روایت ابو بکر بن

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدُّ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا لَكَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ الْعَجَرَيْنِ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ الْعَرَبِ الْعَرَبِ الْحَجَرَيْنِ الْعَرَبِ الْعَرَبِ الْمَا أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ و قَالَ آخِرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ (إِنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكُرِ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكُرِ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكُرِ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكُرِ السَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكُرِ السَّامِ اللَّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَوُلَاءِ وَهَوُلَاء *

٥٨٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ الْمُثَنِّي حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرُوة بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَة وَسَاقَ الْحَدِيثَ بنَحْوِهِ قَالَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أُو وَالْمَرُوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَو وَالْمَرُوقَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَو وَاللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بَهِمَا) قَالَتُ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) قَالَتُ عَائِشَة قَدْ سَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَهِمَا * فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتُرُكُ وَسَلَّمَ الطَّوافَ بَهِمَا *

٩ ٨٥- وَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُونَ

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے بیان کی توانہوں نے بہت

پندگی،اور فرمایا کہ علم تواسی کانام ہے،اور ابو بکر نے بیان کیا،

کہ میں نے اہل علم سے سناہے،وہ فرماتے تھے، کہ صفااور مروہ

کے در میان طواف نہ کرنے والے وہ عرب تھے اور کہتے تھے،

کہ ان دونوں پھروں کے در میان طواف کرنا ہمارا جابلیت کا

کہ ان دونوں پھرواں کے در میان طواف کرنا ہمارا جابلیت کا

کام تھا،اور دوسر سے حضرات انصار میں سے کہتے تھے، کہ ہمیں

بیت اللہ کے طواف کا تھم ہواہے، صفاومر وہ کے در میان سعی

کا تھم نہیں ہواہے، تواللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی،ان

الصفاوالمروۃ من شعائر اللہ الآیۃ،ابو بکر کہتے ہیں، کہ میراخیال

الصفاوالمروۃ من شعائر اللہ الآیۃ،ابو بکر کہتے ہیں، کہ میراخیال

ہوئی ہے۔

مممہ محمد بن رافع، تحبین بن متی الیث، عقیل، ابن شہاب، عورہ بن زبیرٌ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے دریافت کیااور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم صفاو مروہ کے در میان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں، تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، ''إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ أُو اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ أَنْ یَطُوقَ بِهِمَا '' یعنی صفاو مروہ اللہ قلل ہوئی کے شعائر میں سے ہیں لہذا جو بیت اللہ کا جیاطواف کرے تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں لہذا جو بیت اللہ کا جیاطواف کرے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے در میان سعی کرے۔ حضرت عائشہ ہیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خورت عائشہ ہیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے در میان سعی کو جھوڑے۔ اب کی کے جائز نہیں کہ ان کی سعی کو جھوڑے۔

ک کے این میں کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے بتلایا کہ انصار اسلام لانے سے قبل اور قبیلہ غسان مناۃ کے نام کا تلبیہ پڑھتے تھے لہذاانہوں نے صفاو مروہ کے درمیان سعی تلبیہ پڑھتے تھے لہذاانہوں نے صفاو مروہ کے درمیان سعی

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

لِمَنَاةً فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَّاةً لَمْ يَطُفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَٰلِكَ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أُو اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطُوَّ عَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴾ * ٩٠ ٥ - وَحَدَّثُنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنُسِ قَالَ كَانُتِ الْأَنْصَارُ ۚ يَكُرَهُونَ أَنَّ يَطُوفُوا ۗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أُو اعْتَمَرَ فَلَا جُنّاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُّوَّفَ بِهِمَا ﴾ *

(٧٤) بَابِ بَيَان أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ * ٩١ ٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ أَبْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيٍّ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طُوَافًا وَاحِدًا *

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا (فا كدہ) مترجم كہتا ہے ہے حكم اس شخص كے لئے ہے جو كہ صرف حج كااحرام باندھے، باقی قارن اور متمتع كے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں،اس چیز کے لئے بکثر ت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیراجعہا۔ ٩٢ ٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَّهُ الْأُوَّلَ *

(٥٧) بَابِ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةُ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ

کرنے میں حرج محسوس کیا اور ان کی آبائی سنت تھی کہ جو منات کے نام کا تلبیہ پڑھا کرتا، وہ صفاو مرہ کے در میان سعی نہیں کرتا تھااور جب وہ مشرف بہ اسلام ہوئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تب اللہ تعالى نے يہ آيت نازل فرمائي إنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أُو اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُّوُّفَ بِهِمَا (البقرة) ترجمه كذشته صديث كے تحت گزرچکاہے۔

۵۹۰ ابو بکر بن ابی شیبه ،ابو معاویه ، عاصم ، حضرت الس رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار صفااور مروہ کے در میان سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، يہاں تک کہ بيہ آيت کريمه نازل ہو ئي،ان الصفاوالمروۃ الآبية یعنی صفااور سر وہ شعائر اللہ میں ہے ہیں، توجو کوئی بیت اللہ کا حج یاعمرہ کرے تواس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ ان دونوں کاطواف

باب(۴۷) سعی د وباره نهیس هو تی!

۵۹۱_محمد بن حاتم، یحیٰ بن سعید،ابن جریج،ابوالزبیر،حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفاو مروہ کے در میان ایک مرتبہ کے علاوہ سعی

۵۹۲۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی مثل کی روایت منقول ہے، اور پیہ الفاظ زیادہ ہیں "الاطوافاً واحداً طوافه الاول"_

باب (۷۵) یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابرلبیک کہتارہے۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

النَّحْر *

٩٣ ٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَر عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةً عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنَ عَبَّاسِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتُوَضَّأُ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً جَمْع قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاس عَنَ الْفَضْلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلْغُ الْجَمْرَةُ *

۵۹۳ یکی بن ایوب، قتیبه بن سعید، ابن حجر، اساعیل (دوسر ی سند) یخیٰ بن یخیٰ، اساعیل بن جعفر ، محمد بن ابی حرمله ، کریب مولی ، حضرت ابن عباس ، حضرت اسامه بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی سوار ی پر سوار رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بائیں گھائی پر پہنچے جو کہ مز دلفہ کے قریب ہے تو آپ نے ا پنااونٹ بٹھلایا، پیشاب کیا،اور میں نے آپ پریائی ڈالااور پھر آپ نے ہلکاساو ضو کیا، پھر میں نے عرض کیایار سول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر ر سول الله صلی الله علیه وسلم سوار ہوئے اور مز دلفہ تشریف لائے، پھر نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مز دلفہ کی صبح کو فضل کوانے بیجھے بٹھالیا، کریب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عباسؓ نے فضل سے خبر دی، کہ ر سول الله صلی الله علیه و سلم بر ابر لبیک کہتے رہے، یہاں تک که جمره عقبه پر نہنچ۔

(فا کدہ) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں، کہ جمہور علاء کا یہی مسلک ہے ، کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ میں مصروف رہے (فتح الملہم جلد سا۔ صفحہ ۳۷۷)۔

م ۱۹۵ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشر م، عیسیٰ بن یولس، ابن جرتے ، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مز دلفہ ہے فضل کو اپنے ہیجھے او نٹنی پر بٹھالیا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی کہ جمرہ عقبیٰ کی رمی تک رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم برابر تلبیہ کہتے رہے۔

جَرْرَهِ وَ عَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ بَنُ الْمِرَمِ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمُ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى عْنِ ابْنِ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي خَشْرَمُ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعِ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعِ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعِ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلُ يُلِبِي حَتَّى رَمَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلُ يُلِبِي حَتَّى رَمَى حَمْرَةً الْعَقَبَةِ *

٥٩٥ - وَحَدَّثَنَا اَبْنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْتُ عَنْ أَبِي وَحَدَّثَنَا اَبْنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْتُ عَنْ أَبِي اللَّيْتُ عَنْ أَبِي اللَّيْتُ عَنْ أَبِي اللَّيْتُ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةٍ عَرَفَةً وَغَدَاةٍ جَمْع لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةٍ عَرَفَةً وَغَدَاةٍ جَمْع لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةٍ عَرَفَةً وَغَدَاةٍ جَمْع لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةٍ وَهُو كَافَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَحَلَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلُ مُحَسِرًا وَهُو مِنْ مِنْ مِنَى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلُ مَنَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَى رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِي حَتَى رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِي حَتَى رَمَى الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِي حَتَى رَمْي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِي حَتَى رَمْي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِي حَتَى وَمَى الْجَمْرَةَ *

٩٦ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا يَا اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ * وَحَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا أَبُو عَنْ الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدً قَالَ قَالَ عَالَى عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدً قَالَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِحَمْعِ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بِحَمْعِ سَمِعْتُ اللَّهِ مَا الْمَقَامِ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ * يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَ لَبَيْكَ *

يَّهُولَ فِي هَذَ المُقَامِ لِبِيكَ اللَّهُم لَبِيكَ هُولُسَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُولُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْجُ بْنُ يُولُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْجُ بْنُ يُولُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْكٍ هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَيْ مَنْ جَمْعِ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ اللَّهِ لَبَي حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعِ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ اللَّهِ لَبَي عَنْ عَبْدَ اللَّهِ أَنسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُوا هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُوا سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ لَيْ اللَّهِ يَعْدَلُ اللَّهِ يَعُولُ الْمَورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ لَيْ اللَّهِ عَنْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ لَيْ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ ال

290۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمج، لیث ابوالز بیر، ابو معبد مولی ابن عباس ، حضرت ابن عباس ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، اور وہر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیجھے سوار تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مز دلفہ کی صبح کولوگوں سے فرماتے تھے، کہ آرام سے چلواور آپ اپنی اور محسر منی کوروکتے ہوئے چلتے، حتی کہ مقام محسر میں داخل ہوئے اور محسر منی میں ہے، اور وہاں فرمایا کہ چٹی سے مار نے کے لئے اور محسر منی میں ہے، اور وہاں فرمایا کہ چٹی سے مار نے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر تلبیہ پڑھتے رہے حتی کہ جمرہ محسل اللہ علیہ وسلم برابر تلبیہ پڑھتے رہے حتی کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

294 رزمیر بن حرب، یجی بن سعید، ابن جرتج، ابوالزبیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سوائے اس کے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا تذکرہ نہیں ہے، باقی یہ بات زائد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایٹ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، کہ جیسے چئی سے پکڑ کر آدمی کنگری مارتا ہے۔

294۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابوالا حوص، حصین ، کثیر بن مدرک، عبدالرحمٰن بن بزید سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے مز دلفہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس ذات سے سناجس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی کہ وہ اس مقام میں لبیك اللّٰهم لبیك کہتے تھے۔

مورک اشجعی، حصین کثیر بن مدرک، اشجعی، حصین کثیر بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمٰن بن بزید رضی الله تعالی عنه روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که حضرت عبدالله جس وقت مز دلفه سے واپس ہوئے تو انہوں نے تلبیه پڑھا، لوگوں نے کہا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہے تو حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه نے فرمایا کیالوگ بھول گئے، یا گمر اہ ہوگئے، میں نے تعالی عنه نے فرمایا کیالوگ بھول گئے، یا گمر اہ ہوگئے، میں نے

فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ *
٩ ٥ - وَحَدَّثَنَاه حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى دُو َ الْاسْنَاد *

بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بَحَمْع سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتُ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ اللَّهُمَ اللَّهُ الْمَعْوَدِ لَكُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِّ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَعْدُ اللَّهُ الْمُعْرَادُ اللَّهُ الْمَعْمُ الْمَعْدُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَالُهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَعْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُعْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللللْمُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللللْ

(٧٦) بَابِ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنِّى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمٍ عَرَفَةً *

سَلَمَة عَنْ عَبَدِ اللّهِ بَنِ عَبَدِ اللّهِ بَنِ عَمَرَ عَنَ ابيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ * مِنْ مِنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ * مَنْ مِنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ * مَنْ مَبْدِ اللّهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بَنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمْرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمْرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمْرَ عَنْ أَبِي مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ سَلَمَةً عَنْ عَبْدِ اللّهِ مِنْ عَبْدِ اللّهِ مَنْ عَبْدِ اللّهِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ عَمْرَ عَنْ أَبِي مَنْ عَبْدِ اللّهِ مِنْ عُمْرَ عَنْ أَبِي مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ قَالَ كُنّا مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي غَدَاةٍ عَرَفَةً فَمِنّا الْمُكَبِّرُ وَمِنّا الْمُهَلِّلُ وَسَلّمَ فِي غَدَاةٍ عَرَفَةً فَمِنّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ

خوداس ذات سے سناجس پر سور ۃ بقرہ نازل ہوئی، کہ وہ اس جگہ پرلبیك، اللّٰہم لبیك کہہ رہے تھے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۵۹۹۔ حسن حلوانی، کیجیٰ بن آدم، سفیان، حصین اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

100- یوسف بن حماد، زیاد بکائی، حصین، کثیر، بن مدرک، اشجعی، عبدالرحمٰن بن بزید اور اسود بن بزید سے روایت کرتے بیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ وہ مز دلفہ میں فرمار ہے تھے کہ ہم نے اس ذات سے جس پر سور ۃ بقر ہ نازل ہوئی لبیک اللهم لبیک اس مقام پر کہتے ہوئے سنا، چنانچہ پھر انہوں نے تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

باب(۷۲) عرفہ کے دن منی سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا!

ا ۱۰ ۔ احمد بن حنبل، محمد بن متنیٰ، عبداللہ بن نمیر، (دوسری سند) سعید بن یجیٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، یجیٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم منیٰ سے عرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو کوئی ہم میں سے تلبیہ (لبیک اللهم لبیک) پڑھتا تھا، اور کوئی بخبیر کہتا تھا۔

۱۰۲ محر بن حاتم، ہارون بن عبداللہ، یعقوب دروتی، یزید بن ہارون، عبداللہ بن ابی سلمہ، عمر بن حسین، عبداللہ بن ابی سلمہ، عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی سلمہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفہ کی صبح کورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا، اور کوئی لاالہ الاللہ کہتا تھا، اور ہم ان میں سے تھے، جواللہ اکبر کہتا تھے (عبداللہ بن ابی سلمہ) کہتے ان میں سے تھے، جواللہ اکبر کہتے تھے (عبداللہ بن ابی سلمہ) کہتے ان میں سے تھے، جواللہ اکبر کہتے تھے (عبداللہ بن ابی سلمہ) کہتے

ہیں، میں نے کہاخدا کی قشم بڑے تعجب کی بات ہے، کہ تم نے ان سے یہ نہ دریافت کیا، کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے دیکھا۔ ۲۰۳ یی بن یحیٰ، مالک، محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے دریافت کیا،اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات جارہے تھے، کہ آج کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے، حضرت انس نے فرمایا کہ ہم میں سے لاالہ الا للہ کہنے والا ، لاالہ الا اللہ کہتااور کوئی اس پر نکیر نہ کرتا تھا، اور کوئی تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا، اور کوئی اے منع نه کر تاتھا۔ ۲۰۴- سر یج بن بونس، عبدالله بن رجاء، موسیٰ بن عقبه ، محمه بن ابی بكر بيان كرتے ہيں كه ميں نے حضرت انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے عرفہ کی صبح کو کہا کہ آج کے تلبیہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں اور صحابہ کرام اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے، اور بعض کلمہ بڑھ رہے تھے اور کوئی ایک دوسرے پر نکیر نہیں کر تاتھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۷۷) عرفات سے مزدلفہ کووالیں لوٹنا، اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ بڑھنا۔
ساتھ بڑھنا۔
۱۰۵ یکیٰ بن بجیٰ، مالک، موئ بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عبال معزت اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے، یہاں تک کہ جب گھائی کے پاس آئے تو اترے، اور پیشاب کیا، اور پھر ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، اترے، اور پیشاب کیا، اور پھر ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، میاز کاوقت آگیا، آپ نے فرمایا نماز تیرے آگے ہے، پھر سوار ہوئے، پھر سوار مولی کے باری طرح وضو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *
7. وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنَى اللَّهُ عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ اللَّهِ عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الشَّهُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الشَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مَنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُعَلِّ مَنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّلُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّلُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّلُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَعْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مَنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَقَالَ عَبْدُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَمْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَي

فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ

كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ

اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّتْنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكِ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيُوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمُسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سِرْتُ هَذَا الْمُهَلِّلُ وَلَا سِرْتُ هَذَا الْمُهَلِّلُ وَلَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ * وَاسْتِحْبَابِ مَلَاتِي الْمُؤْدُلِقِ إِلَى الْمُؤْدُلِقَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمُؤْدِبِ الْمُؤْدُلِقِةَ وَاسْتِحْبَابٍ صَلَاتِي الْمُؤْدِبِ الْمُؤْدُلِقِ وَاسْتِحْبَابٍ صَلَاتِي الْمُؤْدِبِ الْمُؤْدُ وَلَفَةً فِي هَذَهِ اللَّمُؤْدِبِ وَالْعَشَاءِ جَمِعًا بِالْمُؤْدُ وَلَفَةً فِي هَذَهِ اللَّمُؤْدِبِ وَالْعَشَاءِ جَمِعًا بِالْمُؤْدُ وَلَفَةً فِي هَذَهِ اللَّمُؤُدِ وَالْعَشَاءِ جَمِعًا بِالْمُؤْدُ وَلَفَةً فِي هَذَهِ اللَّمُ اللَّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلِي الْمُؤْدُ وَلَعْتَا الْمُؤْدُ وَلَيْهِ وَالْعَشَاءِ جَمِعًا بِالْمُؤْدُ وَلَقَةً فِي هَذَهِ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَوْلَا اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَالِهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْدُ وَلَالِهُ الْمُؤْدُ وَلَا الْمُؤْدُ وَلَيْ الْمُؤْدُ وَلِي الْمُؤْدُ وَلَيْ الْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَلَالِهُ الْمُؤْدُ و الْمُؤْدُ وَلَا اللَّهُ الْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَلِهُ اللْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدِ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤُلِقُولُ وَالْمُؤْدُ وَلَالِهُ وَالَا الْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَالْمُؤْدُ وَال

الْمُزْ دَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْ دَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ*
٥٠٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةً بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْنَ فَهَولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةً حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ مِنْ عَرَفَةً حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ مَنْ عَرَفَةً وَلَهُ أَلُهُ الصَّلَاةُ قَالَ السَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْ دَلِفَةً نَزَلَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْ دَلِفَةً نَزَلَ

کیا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی،اور پھر مغرب کی نماز پڑھی،اس کے ہر ایک نے اپنااپنااونٹ اس کی جگہ پر بٹھادیا،اس کے بعد عشاء کی تکبیر ہوئی، پھر عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے در میان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ میں بڑے لگار نہاں ہو ہے شکی دید سے اماد زماد سے میں کوئی

تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے حاجت کے

لئے بعض گھاٹیوں کی طرف اترے، میں نے آپ پر (وضو کے

لئے) پانی ڈالا، اور عرض کیا، آپ نماز پڑھیں گے، آپ نے

۲۰۷_ابو بکر بن ابی شیبه ، عبدالله بن مبارک، (دوسری سند)

ابو کریب، ابن مبارک، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولی ابن

عباسؓ سے روایت کرتے ہی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے سنا وہ فرما رہے

تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے چلے، جب

گھائی پر اترے، اور پیشاب کیا،اور حضرت اسامہ نے اس

روایت میں یائی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے یائی منگوایا

اور ہلکا ساوضو کیا، پھر میں نے عرض کیا کہ پارسول اللہ! نماز کا

وقت ہو گیا، آپ نے فرمایا، نماز تمہارے سامنے ہے، پھر آپ

فرمایا نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و(جلد دوم)

٦٠٩ - وحدتنا محمد بن رمح اخبرنا الليث عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقْبُةً عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبُةً مَوْلَى الْبِي عَبَّاسٍ عَنْ مُوسَى الْزُبْيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةً بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ عَرَفَاتٍ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ عَرَفَاتٍ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمُعَلِي فَقَالَ الْمُصَلِّى أَمِي شَيْبَةً قَالَ الْمُعَالِي فَقَالَ الْمُصَلِّى أَمِي شَيْبَةً قَالَ الْمُعَارِكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ مَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ عَنْ اللَّهُ اللَّهِ مِنَ الْمُبَارِكِ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ الْمُبَارِكِ عَنْ اللَّهُ الْمُعَلِّي الْمُعْلَى الْمُبَارِكِ عَنْ الْمُعَلِي اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ ا

فَتَوَضَّأَ فَأُسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَان بَعِيرَهُ فِي

مَنْزلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ

الْمَاءَ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ * الْمَاءَ فَقُلْتُ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَوْلَى الْمُبَارَكِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضً وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ وَضَا اللَّهِ أَسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاء فَتَوضَا اللَّهِ أَسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَى السَّعْفِ بَنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْرَبُ وَالْعِشَاءَ * الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ * الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَ اللَّهِ الْمَعْرِبَ وَالْعِشَاءَ * مَعْمًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ * مَعْمَا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ * مَعْمَةً حَدَّثَنَا إلْمُ حَدَّثَنَا إلْمُولَ الْمَعْرِبَ وَالْعِشَاءَ عَلَى الْمَعْرِبَ وَالْعِشَاءَ عَرَابًا إلَيْ الْمَعْرِبَ وَالْعِشَاءَ عَلَى الْمُعْرِبَ وَالْعِشَاءَ عَلَى الْمُعْرِبَ وَالْمَامِلُكَ قَالَ أَلُو خَيْشَمَةً حَدَّثَنَا الْمُعْرِبَ وَالْمَعْرِبُ وَالْمَامِلُ وَلَمْ الْمَعْرِبُ وَالْمَاءَ وَالْمَاءَ وَالَى الشَعْرِبُ وَالْمَامِلُولُ وَلَمْ الْمُعْرِبُ وَالْمَامِلُ وَلَا الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ وَالْمَامِلُ وَلَوْمَ الْمُعْرِبُولُ الْمُعْرِبُ وَالْمَامِلُولُ وَلَمْ الْمُعْرِفُ اللّهُ الْمُعْرِلِ عَلَى الْمُعْرِبُ الْمَعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُولُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِبُولُ الْمُعْرِبُ الْمُعْرِالِ الْمُعْرَالُهُ الْمُعْرِالَ الْمُعْرِبُولُ الْمُعْرِالِ الْمُعْرِالَ الْم

أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً عَرَفَةً فَقَالَ جَنْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَعْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِلْوَضُوء فَتَوضَاً وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا بِلْوَضُوء فَتَوضَاً وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا بِلُوضُوء فَتَوضَاً وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا بِلُوضُوء فَتَوضَاً وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا بِلُوضُوء فَتَوضَاً وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا مَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاة فَقَالَ الصَّلَاة أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُوا حَتَى أَقَامَ الْعَشَاءَ الْآخِرَة فَصَلَّى ثُمَّ حَلُوا قُلْتُ فَكَيْفَ الْعِشَاءَ الْآخِرَة فَصَلَّى ثُمَّ حَلُوا قُلْتُ فَكَيْفَ الْعِشَاءَ الْآخِرَة فَصَلَّى ثُمَّ حَلُوا قُلْتُ فَكَيْفَ الْعِشَاءَ الْآخِرَة فَصَلَى ثُمَّ حَلُوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ فَعَلَّمُ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَلَيْسَ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجْلَى * عَلَى الْفَضْلُ بْنُ مَا الْفَضْلُ بْنُ مَالِكُونَ فَرَيْشٍ عَلَى مَالَيْ فَي سُبَّاقٍ قُرَيْشٍ عَلَى وَجُلِي عَلَى الْمَعْرِبُ عَلَى الْمَعْرَبِ عَلَى الْمُعْرَبِ عَلَى الْمُعْرَبِ عَلَى الْمُعْرِبُ عَلَى الْمُعْرِبُ عَلَى الْمَعْرِبُ عَلَى الْمُعْرَبِ عَلَى الْمُعْرِبُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْرِبُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْمُعْرَالِهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْرَاقُ الْمُعْرَاقُ الْمُعْرَاقُ الْمُعْلَى الْمُعْرَاقُ الْمُ الْمُعْرَاقُ الْمُعْرَاقُ الْمُعْلَى الْمُعْمُ الْمُعْرَاقُ الْفُصَلَى الْمُعْمِلُ اللَّهُ الْمُعْمِعُمُ الْمُعَلِقُونَ الْمُ

وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كُرَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ النَّقْبَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ اللَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهَرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوء فَتَوَضَّا وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ بَوَضُوء الصَّلَاة أَمَامَك *
 اللَّهِ الصَّلَاة فَقَالَ الصَّلَاة أَمَامَك *

علیہ وسلم کے بیجھے سوار ہوئے، تو تم نے کیا کیا، انہوں نے کہا،
ہم اس گھاٹی تک آئے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لئے
اونٹوں کو بھلاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمی اپنی او نمنی کو بھلایا اور بیشاب کیا، اور حضرت اسامہؓ نے پائی
ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کا پائی منگوایا اور ہلکا سا
وضو کیا، میں نے عرض کیایارسول اللہ، نماز کا وقت آگیا، آپ
نے فرمایا، نماز تمہارے آگے ہے، پھر ہم سوار ہوئے، حتی کہ
مز دلفہ آئے، اور مغرب کی تکبیر ہوئی، لوگوں نے اپنا اونٹ
بھلائے اور کھولے نہیں، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی، اور آپ نے
نماز عشاء پڑھی، اس کے بعد سب نے اپنا اونٹ کھول دیے،
میں نے کہا، پھر صبح کو تم نے کیا کیا، اسامہ نے کہا، کہ آپ نے
میں نے کہا، پھر صبح کو تم نے کیا کیا، اسامہ نے کہا، کہ آپ نے
فضل بن عباسؓ کو اپنے بیچھے بھلایا اور میں قریش کی راہ سے
فضل بن عباسؓ کو اپنے بیچھے بھلایا اور میں قریش کی راہ سے
پیدل چلا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

109۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت اسامہ بن زیدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر تشریف لائے، جس میں امر اءاترتے ہیں، تو آپ نے نزول فرمایا، اور بیشاب کیا، اور پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور ملکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، فرمایا نماز تمہارے عرض کیا، یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

۱۱۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء مولی ابن سباع، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات ہے لوٹے تومیں آپ کار دیف تھا، اور فرماتے ہیں کہ جب آپ گھائی پر آئے، تو آپ نے اپنی سواری بھائی، اور پھر قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب بھائی، اور پھر قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب لوٹے تومیں نے لوٹے سے پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا، پھر آپ

فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

711- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رِدْفَهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَى أَتَى

٦١٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَئِلَ أَسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتَ أَسَامَةً بْنَ أَسَامَةُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَالَ سَأَلْتَ أَسَامَةً بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ أَرْدُفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ أَرْدُفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةً قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ

71٣ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بَنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُّوةَ بِهَذَا بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُّوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثٍ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَق *

٦١٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ عَدِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

سوار ہوئے اور مز دلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی۔

۱۱۱ ۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبدالملک بن افی سلیمان، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ بن زید آپ کے ردیف تھ، اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلتے رہے، حتی کہ مزدلفہ بہنچ۔

۱۱۲ ۔ ابو الربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، یا میں نے خود بوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید کوعر فات سے سواری پر اپنے بیچھے بٹھلار کھا تھا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لو منے ہوئے کس طرح چلتے تھے، حضرت اسامہ فرق خرفات کے دوراکشادگی پاتے تو مواری کو تیز کرتے۔

نے فرمایا کہ، و هیمی چال چلتے، اور جب ذراکشادگی پاتے تو سواری کو تیز کرتے۔

۱۱۳ ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عبد ۃ بن سلیمان و عبد اللہ بن نمیر اور حمید بن عبد الرحمٰن ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں ، باقی حمید کی روایت میں بیه زیادہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ ''فعن ''جواو نٹنی کی جال ہے ،وہ''عنق'' سے تیز ہشام نے کہا کہ ''فعن ''جواو نٹنی کی جال ہے ،وہ''عنق'' سے تیز

۱۱۳ یکی بن یکی، سلیمان بن بلال، یکی بن سعید، عدی بن شارت الله تعالی شابت، عبدالله بن بزید معظمی، حضرت ابوابوب رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، که انہوں نے حجته الوداع میں رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازایک ساتھ ملا کر پڑھی،اور وہ مز دلفہ میں تھے۔

٦١٥ وَحَدَّنَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْتِ بَنِ سَعْدٍ مِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بَنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنِ سَعْدٍ مِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رُوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ الْذُ بَيْرِ *
 ابْنِ الزُّبَيْرِ *

٦ أ ٦ - و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ اللَّهِ عَنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ مَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْن عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمُؤْدِ جَمِيعًا *

71٧ - وَ حَدَّ ثَنِي حَرْ مَلَةً بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَ نَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَ نَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَ نِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ وَهُبٍ أَخْبَرَ هُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ اللَّهِ بْنَ عَمْرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَمَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاء بِجَمْعِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاء بِجَمْعِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاء بِجَمْعِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْعِشَاء وَصَلَّى الْعِشَاء وَصَلَّى الْعِشَاء رَكْعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاء وَكَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاء وَكَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاء وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّى بِجَمْعِ كَذَلِكَ وَكَلَى بِجَمْعِ كَذَلِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّى بِجَمْعِ كَذَلِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّى بِجَمْعِ كَذَلِكَ

11۵۔ قتیبہ اور ابن رمح، لیث بن سعد، کیجیٰ بن سعید ہے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ابن رمح میں اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن یزید خطمی، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کو فیہ پرامیر تھے۔

117 - یحی بن میحیٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مز دلفہ میں ایک ساتھ ملاکر پڑھی۔

۱۱۷- حرمله بن یجی ابن و بهب بولس ابن شهاب عبیدالله بن عبرالله بن عبرالله بن عمر، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مز دلفه میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی اور اان کے در میان ایک رکعت بھی نہیں پڑھی، اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دور کعت پڑھیں پڑھی، اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دور کعت پڑھیں جنانچہ عبدالله بن عمر مز دلفه میں اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ عبدالله بن عمر مز دلفه میں اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے، حتی کہ الله تعالی سے جا ملے۔

(فا کدہ)معلوم ہوا کہ قصر واجب ہے اور رہے کہ مغرب کی ہر حالت میں تین ہی رکعت پڑھی جا کیں گی (متر جم)

71۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنِ الْحَكَمِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ جُبَيْرِ أَنَّهُ وَسَلَمَةً بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ أَنَّهُ وَسَلَمَةً بْنِ جُبَيْرِ أَنَّهُ صَلَى الْمَغْرِبَ بِجَمْعِ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةً ثُمَّ ضَلَى الْمَغْرِبَ بِجَمْعِ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةً ثُمُّ مُثَلًى الْمَعْرِبَ بِجَمْعِ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةً ثُمُّ مُثَلًى الله عَلَيْ مَثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَ ابْنُ عُمْرَ أَنَّ النّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ *

حَتَّى لُحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى *

٦١٩- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ *

۱۹۱۸ - محد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مهدی، شعبه، تھم اور سلمه

بن کہیل، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، که

انہوں نے مز دلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی تکبیر

کے ساتھ پڑھی، اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے بھی ایسا ہی کیا ہے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے بھی ایسا ہی کیا ہے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا

۱۹۹۔ زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ سے ای سند کے ساتھ روایت منقول ہےاور کہا کہ ان دونوں نمازوں کوایک اقامت

کے ساتھ پڑھا۔

٦٢٠- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثُّورِيُّ عَنْ سَلَمَةً بْنِ كُهَيْلِ عَنْ سَعِيدِ بْن جُبَيْر عَن ابْن عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاء بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ

٠٦٢٠ عبد بن حميد، عبدالرزاق، ثوري، سلمه بن كهيل، سعيد بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مز دلفه میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، مغرب کی تین رکعت، اور عشاء کی دور کعت،ایک تکبیر کے ساتھ۔

(فائدہ) مز دلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی جائے گی،اور دونوں کے در میان سنن اور نوا فل کچھ نہیں پڑھے جائیں گے اور علامہ ابن عابدینٌ فرماتے ہیں ، کہ اگر در میان میں سنتیں پڑھ لے ، توا قامت کااعادہ واجب ہے (بحر) اور شرح لباب میں ہے کہ مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر دونوں نمازوں سے فراغت کے بعد پڑھی جائیں، مولانا عبدالرحمٰن جامی نے

اسی چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم۔

٦٢١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قُالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرِ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلِّي بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بإقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَان *

(٧٨) بَابِ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التغلِيسِ

بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ * ٦٢٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن يَزيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْن صَلَاةً الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعِ وَصَلَّى الْفُحْرَ

يَوْمَئِذٍ قُبْلَ مِيقَاتِهَا *

٦٢١ ـ ابو بكر بن ابي شيبه ، عبد الله بن تمير ، اساعيل بن ابي خالد ، ابواسحاق، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عمر ؓ کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مز دلفہ آئے، اور وہاں مغرب اور عشاء ایک (اذان اور) ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھرلوٹے،اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

باب (۷۸) مز دلفہ میں گحر کے دن صبح کی نماز بهت جلد بره هنا

٦٢٢ يڃيٰ بن يڃيٰ، ابو بكر بن ابي شيبه ، ابو كريب، ابو معاويه ، اعمش، عماره، عبدالرحمٰن بن يزيد، حضرت عبدالله رضي الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اپنے وقت کے علاوه کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء کو مز دلفہ میں، کہ آپ نے انہیں ایک ساتھ ملا کر پڑھا،اوراس روز صبح کی نمازوقت (معتاد) ہے پہلے پڑھی۔ (فائدہ) یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح صادق سے بھی پہلے پڑھ لی، بلکہ جس وقت یو میہ پڑھتے تھے،اس سے پہلے پڑھ لی تاکہ وقت میں کشادگ ہو جائے،اور اس چیز پر بخاری کی روایت دال ہے،اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرتے تھے،جبیبا کہ اگلی روایت اس کی تاکید کرتی ہے۔

٦٢٣ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بِنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغُلَسٍ *

۱۲۳ - عثمان بن ابی شیبہ ،اسحاق بن ابراہیم ، جریر ،اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں ، کہ صبح کی نمازوقت معتاد سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

(فائدہ) سنن نسائی کی روایت میں مز دلفہ کے ساتھ عرفات کا بھی تذکرہ ہے، کہ ان دونوں مقامات میں ان دونوں نمازوں کی طرح پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم نے بھی نمازوں کوایک ساتھ ملاکر نہیں پڑھا، اس سے معلوم ہوا، کہ جمع حقیقی ان دونوں او قات میں صرف حاجیوں کے لئے جج کے زمانہ میں مسنون ہے، اور اس کے علاوہ یہ چیز درست نہیں ہے، جیسا کہ پہلے میں لکھ چکا ہوں، اور جن احادیث میں خازوں کے جمع کرنے ہے تھیں کہ ایک نماز کو آخر وقت میں پڑھ لیا اور دوسری کواول وقت میں، نمازوں کے جمع کرنا ہے، کہ ایک نماز کو آخر وقت میں پڑھ لیا اور دوسری کواول وقت میں، روایات خود اس پر صراحة دلالت کرتی ہیں، اور علامہ بدر الدین عینی اور قسطلانی نے یہی چیز بیان کی ہے، اور یہی چیز اولی بالعمل ہے۔

باب (۷۹) ضعیفوں اور عور توں کو مز دلفہ سے رات کے اخری حصہ میں ،لوگوں کے ہجوم کرنے ہے پہلے منیٰ کی طرف روانہ کرنے کااستحباب ١٢٦- عبدالله بن مسلمه بن قعنب، اللح بن حميد، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ مز دلفہ کی شب میں حضرت سود ہؓ نے رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ آپ سے قبل منی چلی جائیں، اور لوگوں کے ہجوم سے آگے نکل جائیں، اور وہ ذرا فربہ بی بی تھیں، چنانچہ آپ نے انہیں اجازت دیدی اور ر سول الله صلى الله عليه وسلم كے لوشے ہے قبل روانہ ہو تمكيں، اور ہم صبح تک رکے رہے، اور پھر آپ کے ساتھ لوٹے، حضرت عائشةٌ بيان كرتي ہيں، كه اگر ميں بھى رسول اللہ صلى الله علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی، جبیبا کہ سودہ نے لی، اور میں بھی آپ کی اجازت سے چلی جاتی، تو یہ چیز میرے لئے اس ہے بہتر تھی، کہ جس کی وجہ سے میں خوش ہور ہی تھی۔ ٦٢٥ اسحاق بن ابراجيم، محمد بن متنيٰ، تقفى، عبدالوباب،

ابوب، عبدالر حمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشه رضى الله

ر ٧٩) بَابِ اسْتِحْبَابِ تقدِيمٍ دَفعِ الضَّعَفةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُرْ دَلِفَةَ إِلَى مِنَى فِي أُوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ * فِي أُوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلُ زَحْمَةِ النَّاسِ * حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ الْبُنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِقَةِ تَدْفَعُ قَبْلَةُ وَسَلَّمَ اللَّهُ الْمُزْدَلِقَةِ تَدْفَعُ قَبْلَةُ وَسَلَّمَ اللَّهُ الْمُزْدَلِقَةِ تَدْفَعُ قَبْلَةُ وَسَلَّمَ اللَّهُ الْمُزْدَلِقَةِ تَدْفَعُ وَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِقَةِ تَدْفَعُ وَبُلَةً النَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّالِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ وَقَبْلَ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِطَةُ النَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ وَلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَلَكُونَ أَدُونَ أَدْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةً فَأَكُونَ أَدْفَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةً فَأَكُونَ أَدْفَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةً فَأَكُونَ أَدْفَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأَذَنْتُهُ سَوْدَةً فَأَكُونَ أَدْفَعُ اللَّهُ الْمَلِقَةِ الْمَعْفِي اللَّهُ الْمَالِقَ اللَّهُ الْمُؤْلِقِ عِلَى اللَّهُ اللَّهُ الْمَالِقُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالِقُولَ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالِقُولَ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَا اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَلَالَةُ اللَّهُ ا

٥٢٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى تعالی عنہا سے روایت کرتے اہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سود اُ بہت بھاری بدن کی عورت تھیں، توانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ رات ہی کو مز دلفہ سے چلی جائیں، چنانچہ آنخضرت صلی اللہ تعالی عنہا نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں، کہ کاش میں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی، جیسا کہ حضرت سود اُ نے آپ سام ہی عائشہ مز دلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹاکرتی تھیں۔

٦٢٦_ ابن نمير، بواسطه اينے والد، عبيدالله بن عمر، عبدالرحمٰن

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۲۸۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، کیلی قطان، ابن جریج، عبداللہ مولی اساء بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت اساء رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایااور وہ مز دلفہ کے گھرکے قریب تھہری ہوئی تحصیں، کہ کیا جاند غروب ہوگیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی، پھر دریافت کیا، کیا جاند غروب ہوگیا، میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میں کے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر ہم ان کے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةً الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعِ بِلَيْلِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ مَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ *

٦٢٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اللَّهُ أَذَنْتُهُ سَوْدَةً فَأُصَلِّي الصَّبْحَ بِمِنِي فَأَرْمِي السَّاذُذَنَتُهُ سَوْدَةً فَأَصَلِي الصَّبْحَ بِمِنِي فَأَرْمِي الْحَبْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِي النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتُ الْمَوْدَةُ لَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتُ الْمَرَأَةُ ثَقِيلَةً سَوْدَةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا لَكُانَتِ الْمُرَأَةُ ثَقِيلَةً وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا *

٦٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ عَبْدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * الرَّحَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُو الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتُ لِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتُ لِي أَسْمَاءُ وَهِي عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَالَ أَلْتُ لِي أَسْمَاءُ قَالَتُ لِي أَسْمَاءُ قَالَتُ يَا بُنِي الْمُؤْدِلِفَةِ هَلْ غَالِ أَلْتُ اللّهُ مَوْلَى اللّهُ مَوْلَى أَسْمَاءً قَالَتُ يَا بُنِي الْقَمَرُ قُلْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتُ يَا بُنِي الْمُؤْدُ فَلِكُ بَي الْمَاتُ اللّهُ عَلْ اللّهُ اللّهُ عَلْكَ اللّهُ عَلْ اللّهُ عَلْنَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ چلے، حتیٰ کہ جمرہ کی رمی کی، پھر اپنے جائے قیام پر نماز پڑھی، میں نے عرض کیا،اے بی بی ہم بہت جلدی روانہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا اے بیٹے کوئی حرج نہیں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عور توں کو جلدی روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

(فا کدہ) جمرہ عقبہ کی رمی طلوع سمس کے بعد کرنی چاہئے ،اگر طلوع فجر کے بعد اور طلوع سمس سے قبل کی تو جائز ہے ،ہاں اگر طلوع فجر سے قبل رمی کی، توضیح نہیں، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے،اور و قوف مز دلفہ بھی واجب ہے،اگر کوئی بغیر عذر کے اسے چھوڑ دے گا،اس پر دم واجب ہے، یہی جمامیر علماءکرام کامملک ہے، قال فی الهدایة ثم هذا الوقوف واجب عندنا لیس برکن حتی لو ترکه بغیر عذر يلزمه الدم (فتح الملهم جلد ساصفحه سسس)_

٦٢٩- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمِ أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ بِهَذًا الْإِسْنَادِ وَفِي رُوَايَتِهِ قَالَتْ لَا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِظُعُنِهِ *

٦٣٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَم أَخْبَرُنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالِ أَحْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلُّ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةً فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعِ بِلَيْلٍ * ٦٣١ – وَحَدَّثَنَا أَبُو َبِكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ۚ بْنُ دِينَارِ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةً قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلِّي مِنَّى وَفِي

رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةً * َ ٦٣٢ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزيدَ قَالَ

۶۲۶ علی بن خشر م، عیسیٰ بن یونس،ابن جریج، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں پیہ ہے کہ اپنی بی بی کو آپ نے اجازت دی ہے۔

۱۳۰ محمد بن حاتم، لیخی بن سعید، (دوسری سند)، علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ابن شوال نے انہیں خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللّٰد تعالیٰ عنہا کے پاس گئے ، توانہوں نے بتایا کہ رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم نے انہیں مز دلفہ سے رات ہی کوروانہ کر دیا

ا ٦٣ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، سفيان بن عيينه، عمرو بن دينار، (دوسری سند) عمرونا قد، سفیان، عمروبن دینار، سالم بن شوال، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اندھیرے میں مز دلفہ سے منیٰ کوروانہ ہو جاتے تھے، اور عمرو ناقد کی روایت میں ہے، کہ ہم اند هیرے میں مز دلفہ سے روانہ ہو جاتے تھے۔

١٣٢ - يخيٰ بن يحيٰ، قتيبه بن سعيد، حماد بن زيد، عبيدالله بن الي یزید بیان کرتے ہیں ، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ rma

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعِ بِلَيْلٍ * ٦٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاس يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ *

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاس يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ

مز دلفہ سے روانہ فرمادیا تھا۔ ٣٣٧ ـ ابو بكر بن ابي شيبه ، سفيان بن عيينه ، عبيد الله بن ابي يزيد ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اینے حضرات میں ہے جن ضعیفوں کو آ گے روانہ کر دیاتھا، میں ان ہی

علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ یاضعیفوں کے ہمراہ رات ہی کو

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو(جلد دوم)

(فا کدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس میں بوڑھے میں بھی داخل ہیں کیو نکہ ابن حبان نے ابن عباسؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح ہے اس لئے کہ حکمت بھیڑاور ججوم سے بچناہے، کذافی عمد ةالقاری۔

> ٦٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاء عَن ابْن عَبَّاس قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ * ٦٣٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٌ قَالَ بَعَثَ بِي رَسُّولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَر مِنْ جَمْع فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بِلَيْلِ طَويلِ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بسَحَر قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَحْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَحْرَ قَالَ لَا إِلَّا كُذُلِكُ *

٦٣٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَن ابْن شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةً أَهْلِهِ

۴ ۲۳ رابو بکر بن ابی شیبه ،سفیان بن عیبینه ،عمر و ،عطاء ،حضرت ا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے اپنے گھر والوں میں جن کمزوروں کو پہلے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں سے تھا۔

۲۳۵ عبد بن حمید، محمد بن بکر،ابن جریج، عطاءٌ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھے آخر شب میں مز دلفہ سے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، راوی کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہمانے یہی فرمایا ہے، کہ مجھ کو بہت رات سے روانہ کر دیا تھا، راوی نے کہا نہیں بلکہ بیہ کہا، کہ آخر شب سے روانہ کر دیا تھا، پھر میں نے ان سے کہا، کہ ابن عباسؓ نے یہ بھی فرمایا، کہ فجر سے پہلے ہم نے رمی جمرہ کی، تو صبح کی نماز کہاں پڑھی، انہوں نے کہا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔

۲۳۲_ابوالطاهر، حرمله بن یجیٰ، ابن و هب، یونس، ابن شهاب، حضرت سالم بن عبداللَّهُ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمااینے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے روانہ کر دیا کرتے تھے اور مز دلفہ میں رات ہی کو مشعر حرام پر (فا کدہ)ابن عابدین فرماتے ہیں، کہ و قوف مز دلفہ واجب ہے،اور مز دلفہ میں صبح تک رات کو قیام کرناسنت مؤکدہ ہے،واجب نہیں ہے،

و قوف کر لیا کرتے تھے،اور جتنا جا ہتے تھے اللہ تعالیٰ کویاد کرتے تھے، پھر امام کے و قوف سے قبل اور امام کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جاتے، سوان میں ہے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منی پہنچتا،اور کوئیاس کے بعد ،اور جب پہنچ جاتے ، تواسی و قت ر می جمرہ کر لیتے ،اور حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، کہ ان ضعیفوں کور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنَى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخُصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور در مختار میں ہے کہ و قوف مز دلفہ کاوقت صبح صادق ہے لے کر طلوع آ فتاب تک ہے،اوران سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مز دلفہ ے عور توںاور بچوںاور ضعفوں کو جلدی روانہ کر دینا جائز ہے ، باقی خلاف اولی ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر کااثر منقول ہے ، باب (۸۰) بطن وادی ہے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور بیہ کہ مکہ مکرمہ بائیں جانب ہو نا جاہئے ، اور ہر

ایک کنگری کے ساتھ تکبیر کہے۔

٢ ٣٠٠ ابو بكر بن اني شيبه اور ابو كريب، ابو معاويه، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن بزید ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودر ضیاللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ

عقبہ کی بطن وادی ہے سات بار رمی کی،اور ہر ایک تنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے،ان ہے کہا گیا کہ لوگ توادیر سے ان کنگریوں کو مارتے ہیں، توحضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا فتم ہے اس ذات کی کہ جس کے سواکوئی معبود تہیں، پیہ مقام اس ذات کاہے کہ جس پر سور ۃ بقر ہ نازل ہوئی ہے۔

۱۳۸ منجاب بن حارث تميمي، ابن مسهر، اعمش بيان كرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف تقفی سے سناوہ خطبہ دیتے ہوئے منبر پر کہہ رہاتھا، کہ قرآن کریم کی وہی تر تیب رکھوجو کہ

جبریل امین نے رکھی ہے کہ وہ سورت جس میں بقر ہ کا تذکرہ ہے اور وہ سورت جس میں نساء کاذ کرہے اور وہ سورت جس میں آل

كه من قدم ثقله قبل النفر فلاحج له (بحر الرائق جلد ۲، صفحه ۲ ۲ ۳) _ (٨٠) بَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ

مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ *

٦٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةً الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بسَبْع حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَّاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَّهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ* ٦٣٨ - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِر عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى

الْمِنْبَرِ أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جَبْرِيلُ السُّورَةُ

الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكُرُ

فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكُرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى جَمْرَةً الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ مَعْ كُلِّ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ النَّاسَ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يُا أَبًا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ الْوَادِي لَا إِلَهُ عَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

عمران کا تذکرہ ہے، اعمش بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں ابراہیم سے ملا، اور اس بات کی خبر دی توانہوں نے جاج کو براکہا، اور کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن بزید نے بیان کیا، اور وہ عبداللہ بن مسعود یک ساتھ سے، کہ عبداللہ بن مسعود جمرہ عقبہ پر آئے اور وادی کے در میان کھڑے ہوئے، جمرہ کواپنے سامنے کیا، اور بطن وادی سے سات کنگریاں ماریں، ہر ایک کنگری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہیں کہ میں نے ان اللہ اکبر کہتے ہیں کہ میں نے ان اللہ اکبر کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا، اے عبدالرحمٰن لوگ تو او پر سے کنگریاں مارتے ہیں، فرمایا، اس ذات کی قتم جس کے سواکوئی معبود نہیں، یہی مقام فرمایا، اس ذات کی قتم جس کے سواکوئی معبود نہیں، یہی مقام سے اس کا جس پر سور ۃ بقرہ ہازل ہوئی تھی۔

(فائدہ) حجاج کا بیہ منشا تھا کہ سورۃ بقرہ یاسورۃ نساء کہنا درست نہیں،اس پر ابراہیم نے رد کیا،اور عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت شہادت میں پیش کی جس ہے معلوم ہو جائے کہ سورۃ بقرہ کہنا درست ہے،اور یہی جمہور علماء کامسلک ہے،اوراس طرح جمرہ عقبہ کی رمیاس طریقہ پر جبیہا کہ اس روایت میں مذکورہے، تمام علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے،(نووی جلداصفحہ ۴۱۸،عمدۃ القاری جلداصفحہ ۹۰)۔

9 - 17 یعقوب الدور قی، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج سے ساوہ کہہ رہا تھا کہ سور ۃ بقرہ مت کہو، اور بقیہ حدیث ابن مسہر کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۹۳۰ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۱ بن ابی شیبه، غندر، شعبه (دوسری سند) محمد بن مثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، تحکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن بزید بیان کرتے ہیں که انہوں نے حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه کے ساتھ حج کیا، چنانچه انہوں نے سات کنگریوں کے ساتھ جمرہ کی رمی کی، اور بیت الله شریف کو اپنی بائیں جانب اور منی کو دائیں طرف کیا، اور فرمایا، بیه اس ذات کے (رمی کرنے کا) مقام ہے کہ جس پر سورة بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۱۹۴ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں جمرہ عقبہ کا ذکر جيبالدال روايت يل مرورج، مام علاح رام حرويب ١٣٩ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْفِيانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْخَدَيانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَدَيَا إِنْ مُسْفِيرٍ الْمَدَدِيثِ ابْنِ مُسْفِيرٍ * الْحَدِيثِ ابْنِ مُسْفِيرٍ *

٦٤٠ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفِرٍ حَدَّثَنَا مُعَبَدُ اللهِ قَالَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ قَالَ البَيْتَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ

الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ * الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ * - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا

أُتِّي جَمْرَةُ الْعَقْبَةِ *

٦٤٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبِي الْمُحِيَّاةِ حِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيِي وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرْنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحِيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْن كُهَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَّرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِللَّهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ *

(٨١) بَابِ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قُوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ *

٦٤٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيٌّ بْنُ خَشْرَم جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْن يُونسَ قالَ ابْنُ خَشْرُم أُخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْن جُرَيْج أُخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْر وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ *

٦٤٤- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي

أُنَيْسَةً عَنْ يَحْيَى بْن حُصَيْن عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ

الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ

۲۳۲ ـ ابو بكر بن ابی شيبه ،ابوالحياة (دوسر ی سند)، يجيٰ بن يجيٰ، یجیٰ بن کیلی، سلمہ بن تہیل، عبدالر حمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہا گیا کہ لوگ تو جمرہ کی عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی کے در میان سے ر می کی،اور فرمایا کہ قشم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کہ اس ذات نے بھی جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے، یہیں ہے رمی کی ہے۔

باب(۸۱) یوم النحر میں سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی كرنا، اور رسول الله صلى الله عليه وسلم كا فرمان كه مجھ سے مناسک حج معلوم کرلو!

۳ ۲۴ ـ اسحاق بن ابراهیم، علی بن خشر م، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابوالزبیر سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے سنا، فرمار ہے تھے، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ او نننی پر ہے یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے ،اور آپ ارشاد فرمار ہے تھے کہ مجھ سے اپنے مناسب حج معلوم کرلو،اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس حج کے بعد پھر حج کروں گا۔

(فا کدہ)رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقد س ہے معلوم ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا،ورنہ پھر اس اظہار کا کوئی مطلب نہیں ہے،اور جمرات کی رمی پر سب علمائے کرام کا اجماع ہے کہ جس طرح مارے در ست ہے،اور امام ابو حنیفہ ؓ سے اس بارے میں تین قول منقول ہیں، باقی صاحب فتح القدیر نے فتاوی ظہیریہ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ پیدل مار ناافضل ہے، کیو نکہ اس میں عاجزی اور خاکساری زیادہ ہے، اور حضرت ابن عمرٌ اور حضرت ابن زبیرٌ کا بھی عمل ابن منذر نے اسی طرح نقل کیاہے ، (بحر الرائق جلد اصفحہ ۲۷ ۳، نووی جلد اصفحہ ۴۱۹)_ ٢٥٠٢ سلمه بن شعيب، حسن بن اعين، معقل، زيد بن الي انیسہ، بیجیٰام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے سنا فرماتی تھیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کیا، سومیں نے آپ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا،اور آپ

149

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْس رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ خُسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

٥٤٥ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبَلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذُ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثُوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةً الْعَقَبَةِ قَالَ مسْلِم وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيم خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْن سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ *

(۸۲) بَابِ اسْتِحْبَابِ كُوْن حَصَى

الْجمَار بقُدْر حَصَى الْخُذْفِ * ٦٤٦ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخَّبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعً جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

واپس ہوئے اور آپ اپنی سواری پر تھے، اور آپ کے ساتھ حضرت بلالٌ اور حضرت اسامهٌ بھی تھے،ایک تو آپ کی او نئنی کی مہار پکڑ کر چل رہا تھا، اور دوسر ہے نے اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کرر کھاتھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش سے محفوظ رہیں، ام الحصین بیان کرتی ہیں، آپ نے بہت باتیں بیان فرمائیں، اس کے بعد میں نے سنا، آپ فرمارہے تھے، کہ اگر تم پرایک غلام کن کٹا، میراخیال ہے کہ ام حصین نے بیہ بھی کہا، کالا حاکم بنا دیا جائے، جو حمہیں کتاب اللہ کے مطابق حکم دے، تب بھی اس کی بات سنو،اور اطاعت کرو۔ ١٣٥ - احد بن حلبل، محد بن سلمه، ابي عبدالرجيم، زيد بن انیہہ، کیجیٰ بن حصین،ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت ہے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کیا، سومیں نے حضرت اسامہؓ اور حضرت بلال کو دیکھا، کہ ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی او نئنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا،اور دوسرے نے آپ پر کپڑا تان(۱)ر کھاتھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش سے محفوظ رہیں، یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی،امام مسلمٌ فرماتے ہیں کہ ابو عبدالر حیم کانام خالد بن ابی پزید ہے،اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں،اوران سے و کیچ اور حجاج اعور نے روایت کی ہے۔ باب (۸۲) تھیکری کے برابر کنگریاں مارنے کا

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۲۴۲ محد بن حاتم، عبد بن حميد، محد بن بكر، ابن جريج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت تآب صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا، کہ آپ نے تھیکریوں کے

(۱) حضور صلی الله علیہ وسلم کے سر پر لگائے بغیراو پر کپڑا تانے ہوئے تھے تاکہ گرمی کی شدت سے بچایا جائے اس سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے سابیہ حاصل کرناجائزہے۔

استخباب كابيان!

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بفتدر جمرہ کے تنگریاں ماریں۔ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ* (فائدہ)اس روایت ہے ایسی کنگریاں مارنے کااستحباب ثابت ہوا (بحر الرائق ونووی)۔

> (٨٣) بَابِ بَيَانِ وَقُتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ* ٦٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْر ضُحِّي وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ *

باب(۸۳)رمی کاوفت مستحب!

٢ ٣٠١ ابو بكر بن ابي شيبه، ابو خالد احمر، ابن ادريس، ابن جریج،ابوالزبیر،حضرت جابررضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاشت کے وقت جمرہ عقبہ کی رمی کی،اور بعد کے دنوں میں جبکہ آ فتاب و هل گيا۔

(فائدہ)جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ یوم النحر کودن چڑھے رمی کرنااورایام تشریق میں زوال کے بعداور تیسرے دن اگر زوال سے قبل رمی کرے تو بھی امام ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک در ست ہے ،اور اس بات پر بھی امام مالکؒ،امام ابو حنیفہؒ ،امام شافعیؒ ثوری ،اور ابو ثور کا تفاق ہے کہ اگرایام تشریق گزر گئے اور رمی نہیں کی،اور سورج بھی غائب ہو گیا تور می فوت ہو جائے گی،اوراس کاانجبار بذریعہ دم کیا جائے (عمد ۃ القارى، نووى، بحر الرائق)_

٦٤٨- وَحَدَّثَنَاه عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَم أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمثْلِهِ *

(٨٤) بَابِ بَيَانَ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

٦٤٩ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِّاسْتِجْمَارُ تَوُّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوُّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تُوٌّ وَالطُّوافُ تُوٌّ وَإِذًا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتُو *

۱۴۸ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابو ز بیر ،سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا،وہ فرمار ہے تھے ، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور حسب سابق روایت منقول ہے۔ باب(۸۴)سات كنگريان مارني حيامنين_

١٩٣٩ سلمه بن شبيب، حسن بن اعين، معقل بن عبيدالله، جزری، ابوالزبیر ، حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ استنجا کے ڈھلے لینا طاق ہے، اور جمرہ کی تنگریاں طاق ہیں،اور صفاو مر وہ کی شعی طاق ہے،اور بیت اللہ شریف کا طواف طاق ہے، لہذا جو استنجا کرنے کے لئے ڈھیلا لے تووہ طاق لے۔

(فاموہ) سات ککریاں لینی جا ہئیں، باقی ایک پھر لے کر اس کے سات مکڑے کرے، یہ چیز مکروہ ہے، (بحر الرائق بحوالہ فتح القدير)۔

باب (۸۵) حلق کرانا قصر کرانے سے افضل ہے (٨٥) بَابِ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ *

اور قصر کرانا بھی جائزہے

رَمْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْتُ مَوْلُ اللَّهِ لَيْتُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْتِ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

٢٥٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ وَسُلَم قَالَ اللَّهُ مَّلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ مَّ الْحُمِ الْمُحَلِّينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ لَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

٢٥٢ - أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَالَى رَحِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَالَى رَحِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَالَ رَحِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَالَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ اللَّهُ الْمُحَلِّينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهُ الْمُحَلِّينَ اللَّهُ الْمُعَلِيدِ اللَّهُ الْمُعَلِّينَ الْمُعَلِيدِينَ اللَّهُ الْمُعَالَى اللَّهُ الْمُعَالَى اللَّهُ الْمُنْ الْمُعَالَى اللَّهُ الْمُعَالَ اللَّهُ الْمُعَلِّينَ الْمُ الْمُعَلِي الْمُنْ الْمُنْ الْمُلُولُ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُعَالِي اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُعَالَ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِلُوا الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْم

۱۵۰ یکی بن یکی، محمد بن رمح، لیث (دوسری سند)، قتیبه،
لیث، نافع، حضرت عبدالله بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی
الله علیه وسلم نے سر منڈ ایا، اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی
ایک جماعت نے بھی سر منڈ ایا، اور بعضوں نے بال کٹوائے،
حضرت عبدالله بیان کرتے ہیں تورسول الله صلی الله علیه وسلم
نے ارشاد فرمایا، که الله تعالی سر منڈ انے والوں پر رحم فرمائے،
ایک یادومر تبه فرمایا، پھر فرمایا کترانے والوں پر بھی۔

141 ۔ یکی بن یکی ، مالک ، نافع ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، کہ الله سرمنڈانے والوں پر رحم فرما ، صحابہ نے عرض کیا ، یار سول اللہ کتروانے والوں پر بھی ، آپ نے پھر فرمایا الله سرمنڈانے پر رحم فرما ، صحابہ نے عرض کیا ، یار سول اللہ کتروانے والوں پر بھی ۔ رحم فرما ، صحابہ نے عرض کیا ، یار سول اللہ کتروانے والوں پر بھی ۔ بھی ، آپ نے ارشاد فرمایا اور کتروانے الوں پر بھی ۔

۱۵۲ ۔ ابو اسحاق، ابر اہیم بن محمد سفیان، مسلم بن حجاج، ابن نمبر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالی سر منڈانے والوں پر رحمت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا یار سول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالی سر منڈانے والوں پر بھی، آپ نے بھر فرمایا اللہ تعالی سر منڈانے والوں پر بھی، آپ نے نے عرض کیا، یار سول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

ر (فائدہ)معلوم ہواکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بال نہ رکھنے والوں ہی کو شامل ہے،اور اس کے بعد اگر ہے توان کو جو سنت کے مطابق بال رکھیں، باقی انگریزی بال رکھنے والوں کے لئے رحمت کا کوئی بھی حصہ نہیں ہے۔

٣٥٦ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۱۵۳۔ ابن مننیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ آپ نے چوتھی مرتبہ فرمایا، اور کتر وانے والوں پر بھی۔

بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرِ وَٱبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْن فُضَيْل قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلَ حَدَّثَنَا عُمَّارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلَّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ

بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً * ٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلُ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

٣٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بُنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إسْمَعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةً عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ

٢٥٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ کریب،ابن فضیل، عماره،ابو زرعه، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ كرنے والوں كى تجھى، آپ نے فرمايا، اللى سر منڈانے والوں كى

مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یار سول الله قصر کرنے والوں وَلِلْمُقَصِّرِينَ * ٥٥٥- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ کی بھی، آپ نے فرمایا،اور قصر (۱) کرنے والوں کی بھی۔ ٧٥٥ ـ اميه بن بسطام، يزيد بن زريع، روح، علاء، بواسطه ايخ والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم ہے ابو زرعہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔ ۲۵۲_ابو بكر بن ابي شيبه ، و كيع اور ابو د اؤ د طيالسي ، شعبه ، يجيٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حجتہ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ نے سر منڈانے والول کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی،اور

الو داع کاذ کر نہیں کیا۔ ۲۵۷_ قتیبه بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری (دوسری سند) قنییه، حاتم بن اساعیل، موسیٰ بن عقبه، نافع، حضر ت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ نے حجتہ الوداع میں اپناسر منڈ ایا۔

سر كتروانے والوں كے لئے ايك مرتبه، اور وكيع نے حجته

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۵۴ ابو بكر بن ابي شيبه و زهير نن حرب، ابن تمير اور ابو

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا الله تعالیٰ سر منڈانے والوں کی

مغفرت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم، قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا،الہی سر منڈانے

والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیایا رسول اللہ قصر

(۱) حلق کرانا قصر کرانے سے افضل ہے اس لئے کہ حلق کرانے میں عاجزی کااظہار زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرناہے اور ا پی زینت کی چیز یعنی بالوں کواللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بالکلیہ ختم کرناہے جبکہ قصر میں زینت والی چیز بالوں کو پچھ باقی ر کھنا ہو تا ہے۔ حلق کے افضل ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

(٨٦) بَابِ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بالْجَانِبِ الْأَيْمَن مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ *

٦٥٨- وَحَدَّنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى أَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَفْصُ بَنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بَنِ سِيرِينَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنِّى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنِى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنِى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِيهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ اللَّهُ عَلَلْ يُعْطِيهِ النَّاسَ *

١٥٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نَمَيْرٍ وَأَبُو كُريْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غَيَاتٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رُوايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيدِهِ إِلَى فَقَالَ فِي رُوايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيدِهِ إِلَى الْحَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ الْحَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رُوايَةِ النَّيْسِ فَوَزَّعَهُ النَّيْسِ فَوَزَّعَهُ النَّيْسِ ثُمَّ قَالَ بَاللَّقِ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةُ وَالشَّعَرَةُ اللَّهُ فَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةً فَلَو فَكُونَا فَا اللَّي أَبِي طَلْحَةً *

رَمَى جَمْرَةً الْمُعَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةً الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ وَمَى جَمْرَةً الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ وَلَى الْبُدْنِ وَقَالَ بِيدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَنَا وَالْحَجَامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيدِهِ عَنْ رَأْسِهِ

باب (۸۲) سنت ہیہ ہے کہ یوم النحر کو اول رمی، پھر نحر اور پھر حلق کر ہے، اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے۔

۱۵۸ ۔ یکی بن یکی، حفص بن غیاث، ہشام، محد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں، که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جب منی آئے، تو پہلے جمرہ عقبه پر گئے، اور وہال کنگریال ماریں، اور پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے، اور پھر قربانی کی، اس کے بعد حجام سے کہالو، اور این سر کے دائنی طرف اشارہ کیا، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اینے سر کے دائنی طرف اشارہ کیا، اور پھر بائیں جانب اشارہ کیا، اور اینے بال لوگوں کودیئے شروع کردیئے۔

۱۵۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ و ابن نمیر اور ابو کریب، حفص بن غیاث، ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باتی ابو بکر کی روایت میں بیدالفاظ ہیں، کہ آپ نے حجام سے اپنے سر کے داہنی طرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا، اور اپنی بال ان لوگوں کو جو آپ کے قریب سے بانٹ دیئے، اس کے بعد حجام کو ہائیں طرف کے لئے اشارہ کیا، اور اس جانب کے بالوں بعد حجام کو ہائیں، کہ آپ نے داہنی جانب سے شروع کیا، اور بید میں بید الفاظ ہیں، کہ آپ نے داہنی جانب سے شروع کیا، اور بید لوگوں کو ایک اور بید میں بید الفاظ ہیں، کہ آپ نے داہنی جانب سے شروع کیا، اور بید اشارہ کیا، اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا، یعنی منڈ ایا، اور پھر فرمایا اشارہ کیا، اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا، یعنی منڈ ایا، اور پھر فرمایا کہ یہاں ابوطلح موجود ہیں، سووہ بال ابوطلح گودے دیے۔

کہ یہاں ابوطلحہ موجود ہیں، سووہ بال ابوطلحہ کودے دیئے۔
۱۹۰۔ محمر بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللّد تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللّه صلی اللّه علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور پھر اونٹ کی طرف آئے اور اسے ذن کے کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ اونٹ کی طرف آئے اور اسے ذن کے کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ نے اپنے ہرکی جانب اشارہ کیا، اور اس نے داہنی میں کی جانب اشارہ کیا، اور اس نے داہنی

فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ اتَّاهُ *

٦٦٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سَيِرِينَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى سِيرِينَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَحَلَقَهُ الْأَيْسَرَ فَقَالَ الْحَالِقَ شَقَهُ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقَ فَحَلَقَهُ أَيْنَ النَّاسِ * فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ *

طرف سے سر مونڈا، آپ نے وہ بال قریبی بیٹھنے والوں میں تقسیم کر دیئے، پھر کہا، کہ اب دوسر ی جانب کے مونڈ،اور ابو طلحہ سے دریافت کیا،اور وہ بال انہیں عنایت کئے۔

۱۹۱۱ ـ ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حسان، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرہ کی، اور قربانی کو نحر کیا، پھر سر کادایاں حصہ حجام کے سامنے کرکے منڈوا دیا، اور ابو طلحہ انصاری کو بلاکر وہ بال ان کو عطا کئے، اس کے بعد سر کابایاں حصہ حجام کے سامنے کیا، اور فرمایا کہ انہیں مونڈ دے، حجام نے وہ بھی مونڈ دیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت طلحہ کو دی کر فرمایا، کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

(فائدہ) پہلے بھی ذکر کر چکاہوں، کہ قصرہے حلق افضل ہے،اور مستحب ہے کہ منڈوانے والااپنے سر کو داہنی طرف سے شروع کرے، جمہور علائے کرام کایمی مسلک ہے،اور امام ابو حنیفہ گی طرف جوامام نووی نے اختلاف کی نسبت کی ہے،وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام صاحب کار جوع کتب فقہ میں موجود ہے،اور بیہ حجام معمر بن عبداللہ تھے، بخاری میں اس بات کی تصر سے ہے (نووی وفتح الملہم)۔

باب (۸۷)رمی سے پہلے ذبح ، آور رمی و ذبح سے قبل قبل حلق کرنا ، اور اسی طرح ان سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔

۱۹۱۲ کی بن کی مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمتہ الوداع میں منی میں و قوف کیا، تاکہ لوگ آگر آپ ہے مسائل دریافت کریں، توایک شخص آیااور عرض کیا، یارسول اللہ میں کہا سمجھ نہیں سکا، اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق کرالیا، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اب قربانی کرلو، پھر دوسرا شخص آیا، اور اس نے کہایار سول اللہ میں سمجھ نہیں سکا، اور میں نے رمی سے پہلے قربانی ذرمی سے بہلے قربانی ذرمی سے بہلے قربانی ذرمی کے فرمایاری کر اللہ میں سمجھ نہیں سکا، اور میں نے رمی سے بہلے قربانی ذرمی کی دوسرا شخص آیا، اور اس نے کہایار سول اللہ میں سمجھ نہیں سکا، کرلو، پھر کرلو، پھر کرلو، پھر کرلو، پھر کرلی، آپ نے فرمایاری کرلو، پھر کرلو، پھر حرج نہیں ہے، غر ضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرلو، پچھ حرج نہیں ہے، غر ضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٨٧) بَابِ جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَي الدَّبْحِ عَلَي الرَّمْي وَالْحَلْقِ عَلَي الذَّبْحِ وَعَلَي الرَّمْي وَالْحَلْقِ عَلَي الذَّبْحِ وَعَلَي الرَّمْي وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلُّهَا *

٦٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنِى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَحَاءً رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَاءً رَجُلٌ أَنْ أَنْ عَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَاءًهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ خَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَعَالَ ارْمُ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ ارْمُ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ ارْمُ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سُؤِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَرَبَهُ وَسَلَّمَ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَا اللَّهُ عَلَيْهِ الللّهُ عَلَيْهِ

ہے جس عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، کرلو،اور کچھ مضا کقہ نہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخَّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ*

رفائدہ) یوم النحر کو باتفاق علمائے کرام چار چیزیں کرناواجب ہیں، جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا تقصیراوراس کے بعد طواف افاضہ اوراس تر تیب کے واجب ہونے پر بھی اجماع ہے، کیو نکہ حضرت انس کی حدیث میں جو گزر چکی ہے، یہی تر تیب موجود ہے، مگر تقذیم و تاخیر کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ہاں بعض شکلوں میں اس تقذیم و تاخیر ہے دم واجب ہے، اس کی تر تیب کتب فقہیہ ہے معلوم کرلی جائے (بحوالہ ندی، فتح المہمی)

نووي و فتح الملهم)_

۲۶۳ حرمله بن یخیٰ،ابن و هب، پونس،ابن شهاب،عیسیٰ بن طلحه فیمی، حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله علیه وسلم اپنی او نتنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے ، اور لوگ آپ کے مسائل دریافت کرتے رہے، توان میں سے ایک بولا کہ یارسول اللہ میں نہ سمجھ سکا، کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے، میں نے نحر کرنے ہے قبل رمی کرلی، تو آتحضرت صلی الله عليه وسلم نے فرمايا، رمى كراو، اور يجھ مضائقه نہيں، دوسرے نے دریافت کیا، یارسول اللہ میں سمجھ نہ سکا، کہ نح طلق سے پہلے ہے، میں نے نحر کرنے سے پہلے طلق کرالیا، آپ نے فرمایا،اب نحر کرلو، کچھ حرج نہیں،راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس روز جس کام کے متعلق بھی آپ ہے دریافت کیا گیا کہ جے انسان بھول جاتا ہے، یانہ معلوم ہونے کی بنا پر آگے بیچھے کر لیتا ہے، یا اس کے مانند، مگر آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کرلو،اور کچھ حرج نہیں ہے۔

٦٦٣ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثْنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلْتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْم وَلَا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْر مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمٍ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْض وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ افْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ *

. (فائدہ) آپ نے حرج کی نفی اس کام کی اباحت کے لئے کر دی، جسے وہ کر چکا،اب رہااس نقلہ یم و تاخیر پر دم واجب ہے یا نہیں،اس کے لئے

علیحدہ تفصیل در کارہے۔

٦٦٤ - وَحَدَّنَا حَسَنُ الْحُلُوانِيُّ حَدَّنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آجِرِهِ * بَمِثْلِ حَدِيثٍ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آجِرِهِ * وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخبَرَنَا عِيسَى
 ٦٦٥ - وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخبَرَنَا عِيسَى

۱۹۲۰ حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اینے والد، صالح، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۶۵ علی بن خشر م، عیسی، ابن جریجی، ابن شهاب، عیسی بن

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَن ابْنِ جُرَيْجِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلُ فَقَالَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا فَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَوْلَا اللَّهِ كَنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَوْلَا اللَّهِ كَنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَوْلَا اللَّهِ كَنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَوْلَاءِ اللَّهِ النَّلَاثِ قَالَ الْعَلْ وَكَذَا لِهَوْلًا عَرْجَ *

٦٦٦ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ بَكْرٍ حَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ يَحْيَى الْأُمُويُ بِنَ بَكْرٍ فَكَرُوايَةٍ عِيسَى الْأُمُويُ الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرُوايَةٍ عِيسَى إلَّا قَوْلَهُ لِهَوُلَاءِ النَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذُكُرُ ذَلِكَ وَأَمَّا وَوَايَةٍ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ يَحْيَى الْأُمُويُ فَفِي رُوايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ يَحْيَى الْأُمُويُ فَفِي رُوايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ يَحْيَى الْأُمُويُ فَفِي رُوايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ مَرْتَ فَيْلَ أَنْ أَنْ مَرْتِ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ * يَحْيَى الْمُويُ فَفِي رُوايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ مَرْتُ فَيْلَ أَنْ مَرْتُ فَيْلُ أَنْ مَرْتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بُنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بُنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بُنُ مَرْبُ فَقَالَ حَلَيْنَةً عَنِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ مَلْحَةً عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ اللّهِ بْنِ مَرْدِ قَالَ فَاذَبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ عَمْرُو قَالَ فَاذَبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ مُرَادٍ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ مُوكِ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ كُولَ فَقَالَ حَلَةٍ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ فَالَ فَاذَبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ

٦٦٨ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَسْلَمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنِّى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةً *

أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْم وَلَا حَرَجَ *

٩ ٦٦٦ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن قُهْزَاذَ

طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، کہ یوم النحر کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمارہ ہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کرعرض کیا، کہ یارسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں باتیں فلاں فلاں باتوں سے پہلے ہیں، ایک اور شخص نے عرض کیایارسول اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے درمایا، اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے کراو، کوئی حرج نہیں۔

۱۹۲۷۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر (دوسری سند) سعید بن یکی اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جرتج اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابو بکرکی روایت، عیسیٰ ہی کی روایت کی طرح ہے، گریہ کہ اس میں تین آدمیوں کا تذکرہ نہیں ہے، اور یکی اموی کی روایت میں بیہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے اموی کی روایت میں بیہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈ الیا(یا) میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرتی ہے۔

۱۱۷- ابو بکر بن ابی شیبه، زہیر بن حرب، ابن عیبینه، زہری، عیبینه، زہری، عیبینی بن طلحه، حضرت عبدالله بین عمرو بن عاص رضی الله تعالی عنبما بیان کرتے ہیں، که ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، که میں نے ذکح سے پہلے حلق کرلیا، آپ نے فرمایاذن کرلے، اور پچھ مضائقتہ نہیں (دوسرے نے کہا) میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا، آپ نے فرمایار می کرلیا، آپ

۱۶۲۸ - ابن ابی عمر و عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی سے الفاظ ہیں، کہ میں نے دیکھا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم منی میں اپن او نمنی پر سوار تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی گیا، ابن عیبنہ کی روایت کی طرح۔

۲۲۹ محمر بن عبدالله بن قهزاذ، على بن حسن، عبدالله بن

مبارک، محمد بن ابی هفصه ، زہری، عیسیٰ بن طلحه، عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے بنا، اور آپ نح کے دن جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ یارسول الله! میں نے رمی ہیں جسے پہلے حلق کرالیا، آپ نے فرمایا، رمی کرلو، کوئی حرج نہیں (۱)، دوسرے نے آکر عرض کیا، یارسول الله! میں رمی کہ اس روی سے قبل بیت الله کو چل دیا (طواف افاضه کرلیا) آپ نے فرمایا کہ اس روز کہ اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس روز کہ اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس روز آپ ہے جو سوال بھی کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۷۷- محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبداللہ بن طاؤس، بواسطہ اینے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، حلق اور رمی میں نقدیم و تاخیر کے متعلق وریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔

باب(۸۸) طواف افاضہ نحرکے دن کرنا۔

۱۷۱۔ محمد بن رافع ، عبدالرزاق ، عبیداللہ بن عمر ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا، پھر لوٹے ، اور ظہر کی نماز منی میں پڑھی ، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عرر مجمی فظہر کی نماز منی میں پڑھی ، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عرر مجمی فرکے دن طواف افاضہ کرتے ، پھر منی جاکر نماز پڑھتے اور فرمایا کرتے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا فرمایا کرتے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ الْخُبْرِنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلُّ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفَ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ الْجَمْرَةِ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي الْمُعْنَ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضَتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ الْمُ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ الْمُ وَلَا حَرَجَ وَأَلَاهُ الْمُ وَلَا حَرَجَ وَأَلَاهُ الْمُ وَلَا عَرُجَ وَأَلَاهُ الْمُعْلُوا وَلَا حَرَجَ *

آباء وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْي وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّا خِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ *
 وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ *

(٨٨) بَابِ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ *

٦٧١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْبُنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلِّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَ

(۱) رمی، ذنگاور حلق کے مابین ترتیب ضروری ہے۔ فقہاء حنفیہ کی یہی رائے ہے البتہ بھول کریامسکلہ معلوم نہ ہونے کی بناء پر تقذیم و تاخیر ہو جائے تو گناہ نہیں ہو گا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں لاحرج فرمایا ہے۔ ترتیب کے واجب ہونے کے دلا کل اور دوسرے حضرات کی دلیل کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص۲ ۳۳۳ جس۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

(٩٨) بَابِ اسْتِحْبَابِ النَّزُولِ بِالْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ *

٦٧٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْء عَقَلْتُهُ عَنْ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظَّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بمِنِّي قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرَ قَالَ بَالْأَبْطَحَ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ

٦٧٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَر عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلُّمَ وَأَبَا بَكُر وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ * ٦٧٤ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْنِ مَيْمُونِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظَّهْرَ يَوْمَ النَّفْر بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ * ٥٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشُهَةً قَالَتْ نُزُولُ ۚ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذًا خَرَجَ *

باب(۸۹)مقام محصب میں اترنا۔

١٧٢- زهير بن حرب، اسحاق بن يوسف ازرق، سفيان، عبدالعزیز بن رقیع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت الس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہا کہ مجھے کچھ وہ باتیں بتلائے، جو آپ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کی ہیں کہ ترویہ کے دن آپ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، منیٰ میں، میں نے عرض کیا، کہ کوچ کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، ابھے (محصب) میں، اس کے بعد فرمایا جو تمہارے امراء کرتے ہیں،وہی کرو۔

۲۷۳ محمد بن مهران رازی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،اور حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمرٌ مقام ابھے میں اترا کرتے تھے۔

۲۷۴_محمد بن حاتم بن میمون،روح بن عباده، صحر بن جو بریه، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما محصب میں اترنے کو سنت سمجھتے تھے،اور ظہر کی نماز نحر کے دن محصب ہی میں پڑھا کرتے تے، نافع بیان کرتے ہیں کہ ہ تخضرت صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے بعد خلفائے راشدین محصب میں اترتے تھے۔

١٤٥ ـ ابو بكر بن ابي شيبه ، ابو كريب ، عبد الله بن تمير ، مشام ، بواسطه اینے والد، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها بیان کرتی ہیں، کہ محصب میں اتر ناواجب نہیں ہے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تواس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا،جس وقت آپ مکہ سے نکلے۔

(فا کدہ) یعنی مناسک حج میں ہے نہیں ہے، بلکہ تمام علماء کرام کے نزدیک مشحب ہے،اور اسی بنا پراس کے ترک پر کوئی چیز واجب نہیں ہے،اور فتح القدیرییں ہے، ظہر،عصر،مغرباور عشاء کی نمازاس مقام پر پڑھنامتحب ہے،اوراسی کااستحباب امام نووی نے بیان کیا ہے،اور

حافظ ذکی الدین فرماتے ہیں کہ تمام علمائے کرام کے نزدیک نزول محصب مستحب ہے اور فقاویٰ قاضی خان میں ہے کہ پچھ دیر محصب میں اترے ،غرضیکہ ادنیٰ درجہ وہ ہے ،اوراعلیٰ درجہ بیہ ہے۔(عمد ۃ القاری ، بحر الرائق ،نووی)۔

٦٧٦- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حِ و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ خِ و حَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمُّ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٦٧٧ - أَحَدَّنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ الرَّقَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ الرَّاقَ أَخْبَرَنِا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرَ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرُوةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتُ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتُ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لِأَنَّهُ لَا أَنْهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ مَا لَا أَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لِأَنّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا أَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا أَنْهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ كَانَ مَنْزِلًا أَنْهُ كَانَ مَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا أَنْهُ كَانَ مَنْ إِلَاهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا أَنْهُ كَانَ مَنْ إِلَاهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا أَنْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلِي لَا لَاهُ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ إِلَاهُ لَاهُ عَلَيْهُ وَلَا لَاهُ عَلَالَاهُ عَلَيْهُ وَلَاهُ لَاهُ لَاهُ لَاهُ عَلَيْهِ وَلَا لَيْهِ وَسَلّمَ لَا لَاهُ عَلَاهُ مَا لَلّهُ اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَاهُ عَلَيْهُ وَلَاهُ عَلَيْهُ إِلَاهُ عَلَيْهُ إِلَاهُ عَلَيْهِ وَلَاهُ عَلَاهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ اللّهُ عَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ عَلَاهُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَا لَاهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَاهُ عَلَاهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَا عَلَاهُ اللّهُ اللّ

أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ * اللهِ مَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُنْ عَطَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عُيْنَةَ عَنْ عَمْرٍ وَ عَنْ عَطَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بشيء إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بشيء إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٦٧٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ رَهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِع كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِع كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِع كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِع لَمْ يَا لُمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللّهِ صَلّى أَللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ أَنْ لَمْ يَا لُمْ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ فَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنْ مِنْى وَلَكِنِي جَنْتُ فَطَيْمَ فَنَوْلَ قَالَ أَبُو بَكُو فِي فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتُهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكُو بَكُو فِي وَلَكِنِي حَنْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي رُوايَةٍ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي

۱۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو الربیع، حماد بن زید، (تیسری سند) ابو کامل، یزید بن زریع، حبیب معلم، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

الم الم بیان مید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکڑ، حضرت عمرٌ اور حضرت ابن عمرٌ محصب میں اتراکرتے تھے، اور زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا محصب میں نہیں اتراکرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے، کہ بیہ مقام آپ کی واپسی کے وقت فروکش ہونے کے لئے زیادہ مناسب تھا۔ واپسی کے وقت فروکش ہونے کے لئے زیادہ مناسب تھا۔ احمد بن عبدہ، سفیان بن عیدیہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس احمد بن عبدہ، سفیان بن عیدیہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس مصاللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مصاب میں اترناکوئی واجب نہیں ہے، وہ توایک منزل ہے جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم اترے تھے۔

129 قتیبہ بن سعید وابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب،
سفیان بن عیبینہ، صالح بن کیبان، سلیمان بن بیار، ابورافع سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آپ منی سے نکلے، محصب میں
الرّنے کا تھم نہیں دیا تھا، لیکن میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگادیا،
آپ آئے اور وہاں اتر پڑے، ابو بکرنے صالح کی روایت میں بیہ
الفاظ نقل کئے ہیں کہ میں نے سلیمان بن بیار سے سنا، اور قتیبہ
کی روایت میں عن ابی رافع کے الفاظ موجود ہیں، اور ابورافع

آ تخضرت صلی الله علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

۱۸۰- حرمله بن یجیٰ، ابن و ب، یونس، ابن شهاب، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابو هر ریره رضی الله تعالی عنه سن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابو هر ریره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که ہم انشاء الله تعالی کل خیف بنی کنانه میں اثریں گے، جہال کفار نے آپس میں کفر پر قشم کھائی مختی

(فا كدہ) محصب، ابھے، بطحاء اور خيف بن كنانه سب ايك ہى جگه كے نام ہيں۔

رِوَايَةِ قُتَيْبَةً قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ

٠ ٦٨٠ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ أُخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أُنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي

كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٦٨١ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا حَيْثُ مَيْنِي هَاشِمِ وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتُ عَلَى بَنِي هَاشِمِ وَبَنِي وَبَنِي وَبَنِي كَنَانَةً تَحَالَفَتُ عَلَى بَنِي هَاشِمِ وَبَنِي وَبَنِي وَبَنِي كَنَانَةً تَحَالَفَتُ عَلَى بَنِي هَاشِمِ وَبَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِى بَذَلِكَ الْمُحَصِّبَ *

٦٨٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْحَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرَ *

۱۸۱- زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ، وخرت ابوہریہ و منی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، اور ہم منی میں سے، کہ کل ہم خیف بن کنانہ میں اتریں گے، جہال کا فرول نے کفر پر قتم کھائی تھی، اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش اور بی کنانہ نے قتم کھائی تھی کہ بی ہاشم اور بی عبد المطلب کے اندر نکاح نہ کریں گے، اور نہ ان سے بیع و بی عبد المطلب کے اندر نکاح نہ کریں گے، اور نہ ان سے بیع و شراء کریں گے، اور نہ ان سے بیع و شراء کریں گے، ور نہ ان سے بیع و شراء کریں گے، وسلم کو ہمارے شراء کریں گے، تاو قتیکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے شرونہ کردیں، اسی مقام محصب میں بیہ قتم کھائی تھی۔

۱۹۸۲۔ زہیر بن حرب، شابہ ، ور قاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ فنچ دے، تو انشاء اللہ ہماری منزل خیف ہے، جہاں انہوں نے کفریر فشمیں کھائی تھیں۔

(فا ئدہ)معلوم ہوا کہ محصب میں اتر ناشکر الہی بجالانے کے ارادہ سے تھا، کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیاہے ، اور کا فروں اور دشمنان دین کو مغلوب و مقہور کر دیاہے۔

(٩٠) بَاب وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنِّي باب (٩٠)ايام تشريق ميں رات كو منى ميں رہنا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

واجب ہے اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمز م پلاتے ہوں،انہیں رخصت ہے!

ابن عمر (دوسری سند) ابن نمیر، ابواسامه، عبیدالله، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن نمیر بواسطه این والد، عبیدالله، نافع، خفرت ابن عمر رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے بین، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی الله تعالی عنه نے آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے قیام منی کی الله تعالی عنه نے آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے قیام منی کی راتوں میں حاجیوں کو پانی بلانے کی وجہ سے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی، تو آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے اجازت دے دی۔

۱۸۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر،ابن جریج، حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) منیٰ کی را توں میں رات کو منیٰ ہی میں قیام مسنون ہے ،اگر منیٰ آیااور رمی جمار کے بعد پھر وہاں سے چلا گیا تواس پر کوئی چیز واجب نہیں (عمد ة القاری جلد اصفحہ ۸۵، و نووی جلد اصفحہ ۳۲۳)۔

باب (۹۱) موسم حج میں پانی بلانے کی فضلیت اور اس سے پینے کااستحباب۔

۱۸۵ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، حمید طویل، بربن عبد اللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس بیٹا ہوا تھا، کہ ایک گاؤں ۔ آدمی آیا، اور اس نے کہا، کہ کیا وجہ ہے، میں تمہارے چپا کی اولاد کودیکھا ہوں، کہ وہ شہداور دودھ پلاتے ہیں، اور تم کھور کم بانی پلاتے ہوئے، کیا تم نے محتاجی کی وجہ سے یا بخیلی کی بنا پر اسے اختیار کیا ہے، ابن عباس نے فرمایا، الحمد للہ!نہ ہم کو محتاجی ہے ہے نہ بخیلی، اصل وجہ بیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ بخیلی، اصل وجہ بیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ *

٦٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اللهِ عَنْ اللهِ عَمْرَ ح و حَدَّثَنَا اللهِ حَدَّثَنِي اللهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي وَاللَّهُ ظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي وَاللَّهُ عَلِيهِ الله حَدَّثَنِي الله عَنْ اللهِ حَدَّثَنِي الله عَنْ عَبْدِ الْمُطّلِبِ اللهُ عَنْ الله عَنْ عَبْدِ الْمُطّلِبِ السَّاذُنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطّلِبِ السَّاذُنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطّلِبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ النّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ النّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بَنَ عَبْدِ الْمُطّلِبِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بَنَ عَبْدِ الْمُطَلِبِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بَنَ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبّاسَ بَنَ عَبْدِ الْمُعْلِبِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبَاسَ بَنَ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ الْعَبْدِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

١٨٤ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حِ و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(٩١) بَابِ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ

عَلَى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشَّرْبِ مِنْهَا * ٥٨٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّلِسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٍّ فَقَالَ مَا ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٍّ فَقَالَ مَا لِنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ لِيَ أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاللَّبَنَ وَاللَّبَنَ وَاللَّبَنَ وَاللَّبَنَ مَنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ وَاللَّبَنَ بُخُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ أَبِي الْمَنْ عَبَّاسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ عَبَّاسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ عَبَّاسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ الْمَا مِنْ

حَاجُّةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءِ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلُهُ أُسَامَةً وَأَقَالً أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(٩٢) بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجَلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَّجَوَازِ الْإِسْتَنَابَةِ فِي الْقِيَامِ

٦٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ عَبْدِ الْكُريم عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٌّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ

٦٨٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٦٨٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَام قَالَ أُخْبَرَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجيحُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَن ابْن أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيَ عَنَ أَلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ *

٦٨٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْن مَيْمُون وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوق وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ

ا بنی او نئنی پر تشریف لائے ، اور ان کے بیچھے حضرت اسامہ تھے، آپ نے پانی طلب کیا، تو ہم ایک پیالہ تھجور کے شربت کا لائے، آپ نے بیااور جو بیا، وہ اسامہ کو بلایا، آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھااور خوب کام کیا،ایساہی کیا کرو، سو آپ نے ہمیں جو حکم دیاہم اس میں تبدیلی کرنا نہیں جائے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۹۲) قربانیوں کے گوشت، کھالیں، اور حھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مز دوری اس میں سے نہ دینااور قربانی کے لئے اپنانائب مقرر كردييخ كاجواز!

٦٨٢_ يجييٰ بن يجيٰ، ابو خثيمه ، عبد الكريم ، مجامد ، عبد الرحمٰن بن ابی کیلی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تھکم دیا کہ میں اپنی قربانی کے او نٹوں پر کھڑار ہوں،اوران کا گوشت اور کھالیں، اور حجمولیں سب خیرات کردوں اور قصاب کی مز دور پی اس میں سے نہ دوں ، حضرت علیؓ نے فرمایا ، قصاب کی مز دوری ہمایے پاس سے دیں گے۔

٦٨٧ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، عمرو ناقد اور زهير بن حرب، ابن عیینہ، عبدالکریم جزری سے اس سند کے ساتھ اس طرح ر وایت منقول ہے۔

١٨٨ ـ اسحاق بن ابراميم، اسحاق، شيبان، معاذ بن مشام، بواسطه اینے والد، ابن ابی جیح، مجاہد، ابن ابی لیکی، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت کرتے ہیں ، مگر ان کی حدیث میں قصاب کی مز دوری کا تذکرہ تہیں ہے۔

۶۸۹_ محمد بن حاتم و محمد بن مر زوق اور عبد بن حمید، محمد بن بكر، ابن جريج، حسن بن مسلم، مجامد، عبدالرحمٰن بن ابي ليكي،

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ الْحُبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَ نِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَي مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ بَنِي اللّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَقُومَ عَلَي بُدْنِهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَجَلُودَهَا وَجَلُودَهَا وَجَلُودَهَا وَجَلُودَهَا وَجَلُودَهَا وَجَلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا *

٠٩٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنِي الْبُنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِّكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّ أَنَّ عَلِيًّ اللَّهُ عَلَيْهِ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ بِمِثْلِهِ *

حضرت علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے انہیں تحکم فرمایا که اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں، اور مجھے یہ بھی تحکم دیا کہ اپنی تمام قربانی، یعنی اس کاسارا گوشت، کھالیں اور حجولیں مساکین اور غرباء میں تقسیم کردوں اور بیر کہ قصاب کی مزدوری اس میں سے پچھ نہ دول (بلکہ علیحدہ دول)۔

190۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جرتئے، عبدالکریم بن مالک جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھم فرمایا، اور اسی طرح روایت نقل فرمائی۔

(فائدہ)ان احادیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے، باقی اہم فائدہ ہے کہ قصاب کی مز دوری گوشت میں سے نہیں دی جائے گی، ہاں اپنے پاس سے دینا صحیح اور درست ہے،اور قربانی کے گوشت کو کھانا بھی جائز ہے،اوراسی طرح اس کی کھال کو گھرکے استعال میں لانا بھی درست ہے،امام قدوری اور صاحب ہدایہ نے اس چیز کی تصریح کی ہے،واللہ اعلم (عمد ۃ القاری جلد اصفحہ ۵۴)۔

(٩٣) بَابِ جَوَازِ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ *

باب(۹۳)اونٹ اور گائے کی قربانی میں شرکت کاحواز!

191۔ قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) کی بن کی مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے سال ہم نے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔

۱۹۲ یکی بن میخی،ابو خثیمه،ابوالزبیر، جابر (دوسری سند)احمه بن یونس، زهیر،ابوالزبیر، حضرت جابر رضی الله تعالی عنه 791- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ سَبْعَةٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

٣٩٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْرَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ *

٦٩٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا البَعِيرَ عَنْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا البَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ *

٦٩٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلُ لِجَابِرِ أَيْشَتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِي إلَّا الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِي إلَّا مِنَ الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِي إلَّا يَكُلُ سَبْعَةٍ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَحْرُنَا كُلُ سَبْعَةٍ فِي يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُ سَبْعَةٍ فِي يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةً اشْتَرَكُنَا كُلُ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةً اشْتَرَكُنَا كُلُ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةً فَي الْمَدَنَةِ *

٩٥٥ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ بَكْرٍ اَخْبَرْنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بُنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعَ جَابِرَ بُنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ الله تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَامَرَنَا إِذَا آحُلَلُنَا آنُ تُهْدِي وَيَحْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَا اللهَدْيَة وَذَلِكَ حِيْنَ امَرَهُمُ اَنْ يَجِلُوا مِنْ حَجِّهِمُ الْهَدْيَة وَذَلِكَ حِيْنَ امَرَهُمُ اَنْ يَجِلُوا مِنْ حَجِّهِمُ فَيْ هَذَا الْحَدِيْثِ *

٦٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جج کا تلبیہ کہتے ہوئے چل دیئے، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں علم فرمایا، کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں باہم شریک ہوجائیں، سات سات آدمی ایک اونٹ یا ایک گائے کی مل کر قربانی کریں۔

19۳ - محمد بن حاتم، وکیع، عزرہ بن ثابت، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جج کیا تو اونٹ سات آدمیوں، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔

۱۹۹۲ - محمد بن حاتم، یخی بن سعید، ابن جرتی ، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللدرضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں، کہ ہم جج اور الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ تھے، اور سات سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوگئے تھے، ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا، کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہوسکتے ہیں، کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں جمی شرکت رواہے، فرمایا پہلے سے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت رواہے، فرمایا پہلے سے اور بعد میں خریدا ہوا، دونوں ایک ہیں، اور جابر حدیبیہ میں حاضر تھے، انہوں نے کہااس روز ہم نے ستر ہاونٹ ذیج کئے، اور ہراونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے۔

1902۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جر بی ابوز بیر، سے روایت کرتے ہیں، کہ انہول نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جج کا واقعہ بیان کرتے تھے کہ احرام کھولنے کے وقت آپ نے ہمیں قربانی کرنے کا تھم دیا، اور فرمایا کہ چند آدمیوں کی ایک جماعت ایک اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے، اور یہ اس وقت تھم دیا، جبکہ آپ نے احرام حج کو عمرہ کا کروا کے کھلوادیا تھا۔

١٩٢ ـ يجيٰ بن يجيٰ، مشيم، عبدالملك، عطاء، حضرت جابر بن

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا *

79٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَائِدَةً عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةً بَعْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ *

بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ * مَحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرَيْجٌ ح و مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٌ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمُوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمُوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّبَهِ اللَّهِ صَلَّى حَدَيثِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرِ عَنْ عَائِشَةً بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ *

عبداللّٰدرضی اللّٰہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے،اور سات آدمی شریک ہو کر ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔

194۔ عثمان بن ابی شیبہ، یجیٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابن جر جے، ابوز بیر، حضرت جابر بن عبداللدر ضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔

194۔ محمہ بن حاتم، محمہ بن بکر، ابن جرتج، (دوسری سند)
سعید بن کیجی اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جرتج، ابو الزبیر،
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی از واج مطہر ات کی جانب ہے، اور ابو بکر کی روایت میں ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف ہے اپنے جج میں ایک گائے
ذریح کی۔

(فائدہ)ان احادیث سے قربانی کے جانوروں میں شرکت کاجواز معلوم ہوا۔اور بیہ کہ اگر سات شرکاء میں سے کسی ایک نے گوشت کھانے کی نیت کی ہو، تو پھر کسی کی طرف سے وہ قربانی صحیح نہ ہو گی، شرط بیہ ہے کہ سب کی نیت تقرب الیاللّٰہ کی ہو،اور باتفاق علماء بکری وغیرہ میں شرکت درست نہیں اوراونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (عمد ۃ القاری ونووی)۔

بار ، (۹۴)اونٹ کو پاؤں باندھ کر کھڑاکر کے نح کرناجاہے۔

199۔ یجیٰ بن یجیٰ، خالد بن عبداللہ، یونس، زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماایک شخص کے پاس آئے اورائے دیکھا، کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نح کر رہا ہے، آپ نے فرمایا اس کو اٹھا کر، کھڑ اکر کے، پیر باندھ کر نح کر، تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔ برابر مصلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔ باور باب (90) جو شخص کہ خود حرم میں نہ جا سکے، اور باب اور

(٩٤) بَابِ اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مَّعْقُوْلَةً *

799 - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدُنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(٩٥) بَابِ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى

الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِتُهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ * يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ * . . ٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ

رُمْحِ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثُنَا لَيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرُوةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةً الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةً قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يُحْتَنِبُ الْمُحْرِمُ * يَحْتَنِبُ الْمُحْرِمُ *

٧٠١- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٧٠٠٧ - وَحَدَّثَنَا سَغِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا سَغْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَرْوَةً عَنْ عَائِشَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَرْوَةً عَنْ عَائِشَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَحَلَفُ بُنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرً نَا حَمَّادُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرً نَا حَمَّادُ بْنُ وَسَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرً نَا حَمَّادُ بْنُ وَيُدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهٍ عَنْ أَبِيهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ مَا مَا لَالَه صَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ مَنَحُهُ هُ *

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ * ٣٠٧- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا سُعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا سُعْيدُ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْنُ أَنْفُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْنُ أَنْفُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَالَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَا يَشْرُكُهُ * هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ *

٧٠٤ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْن قَعْنَبٍ

ہری بھیجے، تو تقلید ہدی مستحب ہے، اور خود محرم نہ ہوگا۔

200- یخی بن یخی اور محد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبه،
لیث، ابن شهاب، عروه بن زبیر، عمره بنت عبدالرحمٰن، حضرت
عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم مدینه منوره سے قربانی کے
جانور روانه کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے پٹے خود بنایا کرتی،
اور آپ ان کے روانه کردیئے کے بعدان افعال سے اجتناب نہ
کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔
امرے حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی
سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔
سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۰۷۰ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقة ، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) سعید بن منصور و خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں، کہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹاکرتی تھی۔

۲۰۰۳ سعید بن منصور، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم بواسطه این والله تعالی عنها بیان کرتی این والله تعالی عنها بیان کرتی بین، که میں خوداین ہاتھوں سے رسول الله صلی الله علیه وسلم کی قربانیوں کے اونٹوں کے ہار بٹا کرتی تھی، پھر آپ سکی چیز سے کنارہ کش نہیں ہوتے تھے، اور نہ اسے چھوڑتے تھے۔
میں ۲۰ میراللہ بن مسلمہ بن قعنب، اللح، قاسم، حضرت عائشہ

كتاب الحج ·

كَانَ لَهُ حلًّا *

٥٠٠٥ وَحَدَّنَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدِي أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدِي أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْء لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْء لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْء لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْء لَا يُمْسِكُ عَنْ اللَّهُ *

٧٠٦ و حَدَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَى حَدَّنَا ابْنُ عَوْنَ عَنِ حُسَيْنُ بْنُ الْمُثَنَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنِ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا الْقَلَائِدَ مِنْ عَهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي مَا يَأْتِي مَا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي

٧٠٧- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا *

رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں
سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے
پٹے بٹے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
کوہان چیر کر اور گلے میں پٹے ڈال کر کعبہ کوروانہ کر دیا تھا، اور
خود مدینہ میں مقیم رہے، اور جو چیز آپ کیلئے پہلے سے حلال
تھی، اس میں سے کوئی آپ نے حرام نہیں گی۔

2002 علی بن حجر سعدی، یعقوب بن ابراہیم دورتی، اساعیل بن ابراہیم، ایوب، قاسم، ابو قلابہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے پیخ خود اپنے ہاتھوں سے بٹاکرتی تھی، اس کے بعد آپ کسی چیز سے دست کش نہ ہوتے تھے، جس سے غیر محرم دست کش نہ ہوتے تھے، جس سے غیر محرم دست کش نہیں ہوتا۔

۲۰۷۰ محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، قاسم، حضرت عائشہ ام المو منین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے پاس بال تھے، اور میں نے وہ پٹے ان ہی بالوں سے ہے تھے، اور پھر صبح کور سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے، جس طرح غیر محرم آدمی اپنی بیوی سے تمتع اندوز ہو سکتا ہے، ویسے ہی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمتع اندوز ہو سکتا ہے، ویسے ہی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمتع اندوز ہو ہے۔

2 • 2 - زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانیوں کی بکریوں کے بیٹے بلتی تھی، اور آپ انہیں روانہ کرنے کے بعد غیر محرم رہتے تھے۔

4-4۔ یخیٰ بن یکیٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ،اعمش،ابراہیم،اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ رُبَّمَا

كتابالج

الله علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے اکثریٹے میں بٹاکرتی تھی، پھر آپ انہیں قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے، اور اس کے بعد آپ ان چیزوں سے اجتناب نہ كرتے، جن ہے محرم اجتناب كرتاہے ٩٠٥ ـ يجيٰ بن يجيٰ وابو بكر بن ابي شيبه اور ابو كريب، ابو معاويه، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف قربانی کے لئے بکریاں جھیجی تھیں،اور آپ نے اس کی گر د نوں میں ہار ڈالے تھے۔ • ا ک ـ اسحاق بن منصور ، عبد الصمد ، بواسطه اینے والد ، محمد بن حجادہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم بکریوں کی گر د نوں میں ہار ڈال کران کو (مکہ مکر مہ)روانہ کر دیا کرتے تھے، اور آنخضرت صلى الله عليه وسلم بھى غير محرم رہتے تھے۔ اا ۷ یخی بن میخی، مالک، عبدالله بن ابی نکر، عمره بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنها کو لکھا، که حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فرماتے ہیں، کہ جس نے قربانی کا جانور (مکه مکرمه)روانه کر دیا، توجب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے تواس کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو حاجیوں کے لئے (بحالت احرام) حرام ہوتی ہیں، اور میں نے مجھی قربائی کا جانور روانہ کر دیاہے، آپ اپنی رائے مجھے لکھ کر بھیجیں، عمرہ کہتی ہیں، کہ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول تصحیح نہیں ہے، میں نے خو داینے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے جانوروں کے پٹے سٹے تھے،اور آپ نے ان کو

'میرے والد کے ہمراہ مکہ روانہ کر دیا تھا،اور تبھیجنے کے بعد قربانی

کے وقت تک حضور نے اپنے اوپر ان چیز وں میں سے کسی کو

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْغَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَحْتَنِبُ شَيْئًا مِمًّا يَحْتَنِبُ الْمُحْرِمُ ۖ ٧٠٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ۚ أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا * ٧١٠- وَحَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ مَنْصُوْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَادَةً عَنِ الْحَكْمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَّمْ يَحْرُمْ عَنَّهُ شَيْءٌ * ٧١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﴿ بُنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بنتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاس قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيي فَاكْتَبِي إِلَيَّ بِأُمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةً قَالَتْ عَائِشَةً لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ أَنَا فَتُلْتُ قِلَائِدَ هَدْي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيُّ ثُمَّ

قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيَدِهِ

ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ۗ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ

حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ *

بھی حرام نہیں کیا تھا، کہ جواللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال

مسروق، بیان کرتے ہیں، میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

(فا کدہ) ابن زیاد کاجو تذکرہ آیا ہے، یہ غلط ہے، صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے، بخاری، موطااور سنن ابی داؤد وغیرہ میں یہی مذکور ہے،ابن زیاد نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایااور تمام علائے کرام کے نزدیک قربانی روانہ کرنے سے انسان محرم نہیں ہو تا،اور اس کاحرم میں بھیجنا

مستحب ہے ،اور جوخود نہ جاسکے ،وہ دوسرے کے ہاتھ بھیج دے (نووی جلداصفحہ ۳۳۵)۔ ١١٧ سعيد بن منصور، مشيم، اساعيل بن ابي خالد، طعمي، ٧١٢- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا

> هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَن الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوق قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةً وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْء مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ *

٧١٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَريَّاءُ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

الله تعالیٰ عنها بروہ کی آڑ میں دستک دے کر فرمار ہی تھیں، کہ ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے پیے میں خود اینے ہاتھوں ہے بٹا کرتی تھی،اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے،اور قربانی کے جانور ذبح ہونے تک کسی ایسی چیز سے فروکش نہ ہوتے ، کہ جس سے محرم ہو تاہے۔ ۱۳۱۷ محمر بن متنیٰ، عبدالوہاب، داؤد، (دوسر ی سند) ابن نمیر، بواسطه اینے والد ز کریا، شعبی ، مسروق ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنها، اسی طرح رسالت مآب صلی الله تعالیٰ علیه و آله

وسلم سے روایت نقل کرتی ہیں۔ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * (فا کدہ)اونٹ اور گائے کے قلادہ ڈالنامسنون ہے، باقی بکری کے قلادہ ڈالنامسنون نہیں، کیونکہ اس میں اس کو دفت ہو گی،اور رسول اللہ

صلی الله علیہ وسلم نے بکری کے حج کے زمانہ میں حالت احرام میں قلادہ نہیں ڈالا، واللہ اعلم، (عمد ۃ القاری جلدا صفحہ اسم)۔ باب (۹۲) قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے (٩٦) بَابِ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ

وقت سوار ہو سکتاہے۔ لِمَن احْتَاجَ إِلَيْهَا *

٧١٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أُو ْ فِي الثَّالِثَةِ *

۱۵۰ یکیٰ بن یخیٰ، مالک، ابوالز ناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ

ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحض کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو بیچھے سے ہانکتا ہوا لیے جارہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یا رسول الله! بیه قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جا،اور دوسری یا تیسری مرتبہ

میں فرمایا، که تیری خرابی ہو،سوار ہو جا۔

(فا کدہ)علامہ تور پشتی فرماتے ہیں کہ اگر در میان میں بییثاب وغیر ہ کی وجہ سے اتر گیا، تو پھر جب تک پہلے جیسی حالت شدیدہ پیش نہ آئے، توسوار نہ ہو، یہی قول علامہ تنوسی کاہے(اکمال المعلم وشرح سنوسی جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)۔

٥٧١٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الرِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلُ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً *

٧١٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ وَسَلَّمَ وَيُلكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَيُلكَ ارْكَبْهَا قَالَ اللَّهِ قَالَ وَيُلكَ ارْكَبْهَا *

٧١٧- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالًا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأَظُنَّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ حَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَنْسٍ حَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَنْسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَخُلِ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْن أَوْ ثَلَاتًا *

بعد عن رَبّه الله عَنْ الله عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ عَنْ الْكَيْرِ الْنَ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ عَنْ الْكَيْرِ الْنَاخْنَسِ عَنْ أَبَكَيْرِ الْنَاخْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النّبِيِّ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النّبِيِّ صَلَّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ وَإِنْ * اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ * اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهُ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ *

2اک۔ بیخیٰ بن بیخیٰ، مغیرہ بن عبدالر حمٰن حزامی،ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس روایت میں بیہ بھی ہے کہ اس اونٹ کے ہار پڑا ہوا تھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۱۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص قربانی کا اونٹ ہیچے سے ہنکا تاہوا کے جارہا تھا، اور اس کی گردن میں قلادہ بھی پڑا تھا، آپ نے اس نے فرمایا، اربے تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیایار سول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا، تیرا براہواس پر سوار ہو جا۔ ہیرا براہواس پر سوار ہو جا۔

212۔ عمرو ناقد اور سر یکی بن یونس، ہشیم، حمید، ثابت حضرت انس (دوسری سند) یجی بن یجی ہشیم، حمید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پرسے گزر ہوا، اور وہ قربانی کے اونٹ کوہانک رہاتھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دویا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

۱۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، بکیر بن اخنس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی قربانی کا اونٹ لے کر گزرا، آپ نے فرمایا اس بر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا اگر چہ ہو، کوئی حرج نہیں۔

٧١٩- وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بشْر عَنْ مِسْعَر حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ

PIA۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر ، بگیر بن احنس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنه ہے سنا، فرمارہے تھے کہ نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کاایک مخص پر گزر ہوااور حسب سابق روایت منقول ہے۔ ۲۰۷_ محمد بن حاتم، یخیٰ بن سعید،ابن جریج،ابوز بیر، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق بوجھا گیا، فرمایا، میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمارہے تھے کہ اس پر دستور کے موافق بشرط شدید مجبوری اس وقت تک سوار ہو جاؤ، جب تک کہ اور سوار ی نہ ملے۔ ۲۱ ـ سلمه بن شبيب، حسن بن اعين، معقل، ابو زبير بيان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا ضرورت کے وقت دستور کے موافق جب تک کہ دوسری سواری نہ ملے،اس پر سوار ہو جاؤ۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۹۷) قربانی کا جانور اگر راستے میں نہ چل

سکے تو کیا کرے!

٢٢٧_ يحيل بن يحيل، عبدالوارث بن سعيد، ابوالتياح ضبعي، موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چل دیئے، سنان اپنے ساتھ قربانی کاایک اونٹ بھی لے جارہے تھے،راستہ میں اونٹ تھک کر تھہر گیا(سنان کہنے لگے) کہ اگر بیہ اونٹ آ گے نہ چل سکا تو میں کیا کروں گا، مجبور ہو کر بولے ،اگر شہر پہنچ گیا تواس کے متعلق ضرور مسئله معلوم كروں گا، غرضيكه جب دوپېر ہوئی اور بطحامیں ہمارا پڑاؤ ہوا، تو کہنے گئے ، کہ میں ابن عباس سے جا

سَمِعْتُ أَنَّسًا يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ * ٧٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّ بَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْي فَقَالَ سَمِعْتُ النّبيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجئتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجدَ ظُهْرًا * ٧٢١- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْر قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْي فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَغْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

(فائدہ) سخت اضطرار اور مجبوری کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے (عمدۃ القاری جلد اصفحہ ۳۰)۔ (٩٧) بَابِ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطّريق *

٧٢٢- حَدََّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بَبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بالطّريق فَعَييَ بشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أَبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ

انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسِ نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عُلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةً بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا رُجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدِعَ عَلَى مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصَبْغُ نَعْلَيْهَا وَلَا تَأْكُلُ فَي مَا يَعْلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلُ فِي مَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ *

٧٢٣ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ الْبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي وَقَالَ الْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ التَّيَاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَتَ بِشَمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِشَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُل ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُل ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُ أُولًا الْحَدِيثِ *

٧٤ - حَدَّتَنِي آبُو عَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّتُنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ سِنَان عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّتُنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ سِنَان بْنِ سَلَمَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْبًا أَبَا قَبِيصَةً حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدُن ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدُن ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدُن ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مَنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ مِنْهًا شَيْءً فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اضْرب بِهِ صَفْحَتَهَا اعْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرب بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْل رَفْقَتِكَ *
 وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْل رَفْقَتِكَ *

کر واقعہ بیان کر تا ہوں، چنانچہ جاکر حضرت ابن عباس سے
اپناونٹ کی کیفیت بیان کی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا تم نے جانے والے سے پوچھا، ایک مرتبہ آنحضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے سولہ اونٹ ایک آدمی کے ہمراہ
روانہ کئے اور اونٹوں کی خدمت پر اسے مامور کر کے روانہ کیا،
وہ شخص جاکر لوٹ آیا، اور کہایار سول اللہ! اگر کوئی اونٹ ان میں
سے تھک جائے تو کیا کروں، فرمایا سے ذیح کر کے اس کے گلے
میں جو دوجو تیاں ہیں، انہیں خون میں رنگ کر کوہان کے ایک
بہلو پر بھی خون کا نشان کر دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی بھی اس اونٹ کا گوشت نہ کھائے۔

ساک۔ یکی بن یکی، ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اساعیل بن علیہ، ابوالتیاح، موئی بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ سولہ اونٹول کوروانہ کیا، پھر باقی حدیث عبدالوارث کی روایت کی طرح نقل کی ہے، اور حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۲۲- ابو غسان مسمعی، عبدالاعلی، سعید، قادہ، سان بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عہما بیان کرتے ہیں، کہ ذویب ابو قبیصہ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیا کرتے تھے، اور حکم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کی ہلاکت کا ندیشہ ہو، تواسے ذرج کر دینااور اس کے گئے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان کے ایک بہلو پر مار دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

(فائدہ) بیہ نفلی قربانی کا تھم ہےاوراگر واجبہ ہو تواس کا گوشت کھا سکتے ہیں،اوراس کے ساتھ بیہ فعل اس لئے کیا جائے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ بیہ قربانی ہےاور فقراءاس کا گوشت کھالیں (شرح ابی وشیخ شلوسی)۔ باب (۹۸) طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے!

2۲۵۔ سعید بن منصور، زہیر بن حرب، سفیان، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ ہر ایک راستہ ہے واپس ہو جایا کرتے تھے، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کرلے، کوئی واپس نہ جائے، زہیر کی روایت میں "فی "کا لفظ نہیں ہے۔

۲۲ک۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کو تھم دیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں، اور حائضہ عورت ہے اس کی تخفیف ہوگئی۔

(فا کدہ) معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے،اوریہی تمام علماء کرام کا مسلک ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اوریہی چیز عالمگیریہ میں مر قوم ہے،ہاں عمرہ کرنے والے اور مکی پرواجب نہیں (نووی جلداصفحہ ۷۳۷)۔

272۔ محمد بن حاتم، کی بن سعید، ابن جرتی حسن بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس تھا کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا، آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف رخصت کرنے سے قبل مکہ سے آسکتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اس سے فرمایا، کہ اگر تم کو میرے فتویٰ کا یقین نہیں ہے تو فلال انصاری عورت سے دریافت کرلو، کہ کیااسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی علم دیا تھا یا نہیں، چنانچہ حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس کے پاس ہنتے ہوئے واپس آئے اور فرمایا کہ میں جانتا تھا، آپ سے فرماتے ہیں۔

۲۸ کے۔ قتیبہ، کیث (دوسری سند) محمد بن رمح، کیث، ابن

وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ * ٥٢٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْولُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْولُ عَنْ طَاوُسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجُهٍ فَقَالً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجُهٍ فَقَالً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجُهٍ وَلَمْ يَقُلُ فِي *

(٩٨) بَاب وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ

٧٢٦ حَدَّنَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنْهُ خُفُفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ

٧٢٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِنَالِكً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَاكً إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ * وَهُو يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ *

٧٢٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ ح

و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاضَتْ صَفِيَّة بِنْتُ حُييٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ حَاضَتْ صَفِيَّة بِنْتُ حُييٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَطَافَتْ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ وَطَافَتْ بَالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ *

٧٢٩ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الْآخَرَانِ بَهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَتُ طَمِثَتُ طَمِثَتُ صَفِيَّةً بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتُ حُيَّةٍ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتُ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

٧٣٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ حَ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا لَرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا ذَكَرَتُ لِرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وَصَلَّمَ أَنَ عَائِشَةً فَدْ حَاضَتُ بَمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِ * * صَفِيَّةً قَدْ حَاضَتُ بُمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِي * * كَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَ قَنْ عَائِشَةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَ

صَفِيّة قدْ حَاضَتْ بِمَعْنى حَدِيثِ الزَّهْرِيُ * اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ كُنَّا نَتَحَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةُ وَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةً وَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةً وَبْلَ أَنْ تُخِيضَ صَفِيَّةً وَبْلَ اللهِ عَلَى الله للهُ الله عَلَى الله عَلَى الله

شہاب، ابو سلمہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صفیہ بنت جی رضی اللہ تعالی عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں ببتلا ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے ان کے حیض آنے کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، توکیاوہ ہم کوروک رکھے گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ طواف افاضہ کر چکی تھیں، بعد میں حائضہ ہوئیں، تب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھاتو پھر چلیں۔

219۔ ابوطاہر، حرملہ بن یجیٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ (حضرت عائشہ) فرماتی ہیں، حضرت صفیہ بن جی رضی اللہ تعالیٰ عنہازوجہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع میں طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلاہو گئیں، بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

• ۳۷ - قتیه بن سعید، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب،
سفیان (تیسری سند) محمد بن مننی، عبدالوہاب، ایوب،
عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی الله
تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں آنحضرت صلی
الله علیہ وسلم سے ذکر کیا، کہ حضرت صفیہ بن جی رضی الله
تعالی عنہا حالت حیض میں ہوگئی ہیں، زہری کی روایت کی طرح
منقول ہے۔

ا الا کے عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، افلح، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں اندیشہ تھا، کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے قبل حیض میں مبتلا ہو جائیں گی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارےیاس تشریف

بس چلو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَنْ *

٧٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةً بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةً بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا قَالَتُ لِرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَالَتُ لِرَسُولُ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةً بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبُسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُ فَاخْرُجْنَ *

٧٣٧- وَحَدَّنَنِي الْحَكُمُ بْنُ مُوسَى حَدَّنَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةً عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَّمَةً عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُولَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَّمَةً عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةً اللَّهِ صَلَّى مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةً عَلَيْهِ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِشَةً فَالُوا إِنَّهَا فَدُ وَاللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسَتَنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَإِنَّهَا لَكَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَإِنَّهَا لَكَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَإِنَّهَا لَكَالِهُ فَالَ وَإِنَّهَا لَكُوا اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَإِنَّهَا لَكَ عَلَى اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ وَلَا وَالْ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ *

٧٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ وَ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ وَ اللَّهْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّهْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ حَبَائِهَا كَيْبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ خَبَائِهَا كَثِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ لَكَ اللَّهُ عَلَى عَلْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِر إِذَا صَفِيَّةً عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَثِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَكِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِر إِذَا صَفِيَّةً عَلَى بَابِ خَبَائِهَا كَثِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَكِ السَّنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَانْفِرِي *

لائے،اور فرمایا، کیا صفیہ ہمیں روک رکھے گی، ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا تواب نہیں۔ ۷۳۲۔ یجیٰ بن کیجیٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، بواسطہ اسنے

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

2007 ۔ یکیٰ بن یکیٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بگر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! صفیہ حیض میں مبتلا ہو گئیں، آپ نے فرمایا، شایدوہ ہم کوروک رکھے گی، کیاا نہوں نے تم سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، سب نے عرض کیا کیوں نہیں، کیا تھا، آپ نے فرمایا، تو

سا 200 حکم بن موسی، کیلی بن حمزه، اوزاعی، کیلی بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم سیمی، ابو سلمه، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے حضرت صفیه رضی الله تعالی عنها سے قربت کرنا چاہی تو آپ سے عرض کیا گیا، که وہ حائضه ہیں، تو آپ سے عرض کیا گیا، که وہ حائضه ہیں، تو آخضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، کیا وہ ہم کوروک رکھے گی، عرض کیا گیا، کہ یارسول الله! وہ تو دس ذی الحجہ کو طواف کی، عرض کیا گیا، کہ یارسول الله! وہ تو دس ذی الحجہ کو طواف زیارت کرچکی ہیں، فرمایا، تو بس تمہارے ساتھ وہ بھی چلیں۔

۱۳۷۷۔ محمد بن متنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، تحکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے چلنا چاہا، تو حضرت صفیہ اپنے خیمہ کے دروازہ پر کبیدہ خاطر اور ممکیین ہو کر کھڑی ہو گئیں، آپ نے فرمایا، انڈی بال خاطر اور ممکیین ہو کر کھڑی ہو گئیں، آپ نے فرمایا، انڈی بال کائی، تو ہم کوروک لے گی، پھر فرمایا کیا یوم النحر کو تم نے طواف کائی، تو ہم کوروک لے گی، پھر فرمایا کیا یوم النحر کو تم نے طواف افاضہ کر لیا تھا، انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر چلو۔

2004۔ یکی بن کی ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم،اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تحکم کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں، باتی ان کی روایت میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اداس اور عمکین ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

باب (۹۹) حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جاکر نماز پڑھنا،اور نواحی کعبہ میں دعامانگنا کہ سے کے بن کی تمیمی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عثمان بن طلحہؓ حجبی کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر دروازہ بند کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ جس وقت آپ باہر رہے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ جس وقت آپ باہر تشریف لائے، تو میں نے بلال سے دریافت کیا، کہ آنخضرت اللہ تعلیہ کیا، کہ آنخضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا، فرمایا حضور نے دوستونوں کو بائیں طرف اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے بیچھے کیا، اور بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

2 ساک۔ ابوالر بیچ زہر انی وقتیہ بن سعید اور ابو کا مل ححدری، حماد بن زید، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے محاد بن زید، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور کعبہ کے صحن میں فروکش ہوئے اور عثمان بن طلحہ کو طلب کیا، انہوں نے سنجی لا فروکش ہوئے اور عثمان بن طلحہ کو طلب کیا، انہوں نے سنجی لا کر پیش کی، اور در وازہ کھول دیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر پیش کی، اور در وازہ کھول دیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم

٧٣٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْبِي مُعَاوِيَةً عَنِ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْأَسُودِ عَنْ عَائِشَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً *

وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً *

لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلَاةِ فِيهَا وَالدُّعَاء فِي

نُواحِيهَا كُلُهَا *

٧٣٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحَلَ الْكَعْبَةَ هُو وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحَلَ الْكَعْبَةَ هُو وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحَلَ الْكَعْبَةَ هُو وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ هُو وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَيُولَ اللَّهِ فَلَا عَلَيْهِ وَبُلَالًا وَيَنْ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ فَسَأَلْتُ بَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسِينِهِ وَتُلَاثَةً أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسِينِهِ وَتُلَاثَةً أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةٍ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةٍ أَعْمِدَةٍ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى *

وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةٍ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَى سِتَّةٍ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ اللَّهُ عَلَى عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكَانَةً أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ صَلَّى الْبَيْتُ يَوْمِدَةٍ الرَّيْعِ الزَّهُمُ إِنِي وَاللَّهُ اللَّهُ وَلَيْنَ أَيُو الرَّيْعِ الزَّهُمُ إِنِي وَاللَّهُ وَلَيْكُمْ اللَّهُ وَلَيْنَا أَيُو الرَّيْعِ الزَّهُمُ إِنِي وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالِي اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ اللَّهُ

٧٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بَنْ إِنْ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اللهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَنْ الله الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عُنْ الله عَنْ عَلْمُ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ عَلْمُ عَلَا الله عَنْ عَلْ عَلْمُ الله عَنْ عَلْمُ الله عَلْمُ الله عَلْمُ

حضرت بلال معنم اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے متعلق تھم رضی اللہ تعالی عنہم اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے متعلق تھم دیا، وہ بند کر دیا گیا، سب حضرات دیر تک اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں جھیٹا، اور سب لوگوں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اور بلال آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلال سے دریافت کیا، کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی تھی، انہوں نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کس جگہ پر، فرمایا، ان کے جواب دیا ہاں! میں نے دریافت کیا، کس جگہ پر، فرمایا، ان کے منہ کے سامنے دوستونوں کے در میان، مگر میں سے دریافت کرنا مول گیا کہ کتنی نماز پڑھی تھی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

بروب بروبان سے دوستونوں کے در میان، گر میں یہ دریافت کرنا میہ کیوں گیا کہ کتنی نماز پڑھی تھی۔
میں کے سامنے دوستونوں کے در میان، گر میں یہ دریافت کرنا میں کہ کالے۔ ابن ابی عمر ، سفیان ، ایوب سختیائی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ فنج مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید گی او نمٹنی پر سوار ہو کر تشر یف لائے ، کعبہ کے صحن میں انمٹنی کو بٹھلایا، پھر عثان بن طلحہ کو طلب فرمایا، اور ارشاد فرمایا، دریا ہو کہ کئی اور اور شاد فرمایا، دریا ہو کہ کئی مال سے جاکر کنجی طلب کی ، اس نے دیئے کا لؤ، عثمان نے اپنی مال سے جاکر کنجی طلب کی ، اس نے میری پشت سے پار ہو جائے گی ، مجبور آاس نے کنجی دے دی، میری پشت سے پار ہو جائے گی ، مجبور آاس نے کنجی دے دی، عثمان کنجی دے دروازہ کھولا، عثمان کنجی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، اور آپ کو کنجی دے دی، آپ نے دروازہ کھولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔ حاضر ہوئے ، اور آپ کو کنجی دے دی، آپ نے دروازہ کھولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔

کا سر ہوتے ، اور اپ و بی دے دی ، اپ سے در دارہ سولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔ ۹ ساک۔ زہیر بن عرب، یجی قطان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو اسامہ، (تیسری سند) ابن نمیر، عبدہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہ ، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہم بھی تھے، دروازہ بند کر دیا گیا، دیر تک بندر ہے کے بعد پھر دروازہ کھلااور سب سے پہلے میں ہی داخل بندر ہے میں ہی داخل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأَعْلِقَ فَلَبْثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَادَرْتُ فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ لِبلَال هَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ لِبلَال هَلَ مَلْى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعْمُ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ وَسَلَّمَ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كُمْ صَلَّى * وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْ أَسُؤَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفَيْانُ قَالَ أَقْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنِ ابْنِ عُمْرَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنِ ابْنِ عُمْرَ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْبُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسُلُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسُلُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

فَجَاءَ بِالْمِفْتُحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبَلَالٌ

وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةً فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طُويلًا

ہوا، حضرت بلال سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، فرمایاا گلے ستونوں کے در میان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

پڑھی ہے۔

بڑھی ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

میں کے۔ حمید بن مسعد ق خالد بن حارث ، عبداللہ بن عون ، نافع ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال ، اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہؓ نے دروازہ بند کر دیا تھا ، دیر تک یہ حضرات اندر رہے ، دیر کے بعد دروازہ کھلا ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ، اور میں زینہ پر چڑھ کراندر گیا، اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے ، کہا اس جگہ ، مگریہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ کھول گیا کہ آپ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

ا ۱۵ - قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمج، لیث، ابن شہاب، سالم، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ بن زیر اور حضرت بلال اور حضرت عثان بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا، جب دروازہ کھلا تو داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میں ہی تھا، میں بلال سے ملا اور دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پر سی سے رانہوں نے کہا، جی ہاں! دونوں یمانی ستونوں کے

در میان نماز پڑھی ہے۔ ۲۳۷۔ حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللّٰہ اپنے والد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنخضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ بیت اللّٰہ ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أُوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيتُ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * وَسَلَّمَ *

٧٤٠ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ عَوْنِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى الْتُهَى إِلَى الْكُعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ عَلَيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كُمْ صَلَى * كُمْ صَلَى * كُمْ صَلَى * كُمْ صَلَى * كَمْ صَلَى * كَمْ صَلَى * كَمْ صَلَى * كَمْ صَلَى * وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ حَدَّ عَنَا لَيْتُ حَدَّا لَيْتُ حَدَّا لَيْتُ حَدَّا لَيْتُ حَدَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلُهُمْ وَسَلَّى * وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ حَدَّا لَيْتُ حَالًى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ مَالَى وَالْسَامِةُ وَالْمَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَالَةُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ

و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ طَلْحَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أُولًا مَنْ وَلَا مَنْ وَلَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أُولًا مَنْ وَلَجَ فَلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي رَسُولُ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِينِ * الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِينِنِ * الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِينِنِ * وَسَلَّمَ قَالَ نَعْمُ صَلَّى الْهُ عَلَيْهِ عَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اخْبَرَنَا إِبْنِ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِينِينِ * وَحَدَّيْنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اخْبَرَنَا إِبْنِ

٧٤٢- وَحَدَّثِنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اِبْنِ وَهْبِ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ اِبْنِ شِهَابِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ رَايْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَنهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا بَنُ طَلْحَةَ رَضِى الله تَعَالى عَنهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدُ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِى الله تَعَالى عَنْهُمَا فَاخْبَرنِيْ بِلَالٌ عُمْرَ رَضِى الله تَعَالى عَنْهُمَا فَاخْبَرنِيْ بِلَالٌ وَعُشْمَانُ بْنُ طَلْحَةً رَضِى الله تَعَالى عَنْهُمَا فَاخْبَرنِيْ بِلَالٌ وَسُولَ الله صَلّى الله عَليْهِ وَسَلّمَ صَلّى فِيْ رَسُولَ الله صَلّى الله عَليْهِ وَسَلّمَ صَلّى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ ـ

٧٤٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرِ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاء أَسَمِعْتَ أَبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَّافِ وَلَمْ تُوْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوَّافِ وَلَمْ تُوْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ لَكُمْ وَسَلَّمَ فَيْكُ فِي قُبُلِ لَكُمْ وَلَا هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا لَيْكِ فِي قُبُلِ لَكُولِ فَي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ لَكُمْ وَلَا لَا لَكُولُ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ النَّيْتِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ فُلْتُ لَهُ مَا لَيْنَاتُ فَي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ النَّيْتِ * وَكُمْ قَبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ * وَلَا يَعْ كُلُ قِبْلَةٍ مِنَ النَّهُ فَلَا لَكُمْ لَالِهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَيُعْلِقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللْقُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُلْمُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُو

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید ،اور حضرت بلال اور حضرت عثان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل ہوئے ،اور آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا،اور دروازہ بند کر دیا گیا، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے جند کر دیا گیا، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے بیان کیا تھا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر دو یمنی ستونوں کے در میان نماز پڑھی ہے۔

۳۳ کے اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جرت کی بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، وہ فرماتے سے کہ حمیس طواف کا حکم دیا گیا ہے، کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، عطاء بولے تو وہ داخل ہونے سے تھوڑا منع کرتے ہیں، لیکن میں نے ان سے سنا ہے، وہ فرماتے سے کہ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت اللہ میں داخل ہوئے، تواس کے تمام کونوں میں دعاما تگی، اور اس میں نماز نہیں پڑھی (۱)، ہاں! جس وقت باہر تشریف اور اس میں نماز نہیں پڑھیں، اور فرمایا یہ قبلہ لائے تو کعبہ کے سامنے دور کعتیں پڑھیں، اور فرمایا یہ قبلہ لائے تو کعبہ کے سامنے دور کعتیں پڑھیں، اور فرمایا ہے قبلہ لائے کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت کے میاس کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت کہ کاروں کیا ہر طرف بیت کے قبلہ کے قبلہ کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت کی کاروں کیا در کیا

(۱) حضرت بلال اور حضرت اسامة کی روایتوں میں تطبیق دے کر دونوں کو جمع کرنا بھی ممکن ہے۔ تطبیق کی ایک صورت ہے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو ابتداء ٔ دعا میں مشغول ہو گئے آپ کو دعا میں مشغول دکھے کر حضرت اسامة بھی کعبہ کی دوسر کی جانب دعا میں مشغول ہو گئے۔ حضرت اسامة کی دعامیں مشغول ہو گئے۔ حضرت اسامة کی دعامیں مشغولیت کے دوران ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جے حضرت اسامة نے نہیں دیکھ الور حضرت بلال نے آپ کے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا۔ تطبیق کی دوسر می صورت سے ہے کہ دروازہ بند کرنے کی وجہ سے اندراند ھیراہو گیا تھا اس تاریکی کی وجہ سے حضرت اسامة کو آپ کی نماز کاعلم نہ ہوااور حضرت بلال آپ کے قریب تھا اس لئے انھیں معلوم ہو گیا۔ تطبیق کی تیسر می صورت سے ہے کہ حضرت اسامة کی وجہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامة کو جہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامة کو جہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گا اس دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامة کو جہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گا سے دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامة کو جہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامة کو علم نہ ہو سکا۔

(فائدہ) بعنی قیامت تک یہی فیصلہ رہے گا،اور بیہ منسوخ نہیں ہو گا،اوران تمام روایتوں میں محد ثین نے حضرت بلال گی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ جس میں کعبہ کے اندر نماز کا تذکرہ ہے،اور حضرت اسامہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا، کیونکہ حضرت بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا ہے،اور مثبت مقدم ہواکر تا ہے،اس کے علاوہ اور بکثرت ولائل اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے اور نیز امام ابو حنیفہ، شافعی، توری،احمد اور جمہور علماء کرام کے نزدیک بیت اللہ شریف میں فرائض و نوا فل کا پڑھنا صحیح اور درست ہے (نووی جلد اصفحہ اور ۱۹ سفحہ ۱۹ اور درست ہے (نووی جلد اصفحہ ۱۹ اور ۱۹ سفحہ ۱۹ سفحہ ۱۹ سفحہ ۱۳ اور درست ہے (نووی جلد اس مقد ۱۳ سفحہ ۱۳ اور درست ہے (نووی کا در سام بی میں فرائض و نوا فل کا پڑھنا سے اور درست ہے (نووی جلد اس مقد ۱۳ سفحہ ۱۳

٧٤٥ حَدَّتِنِي سَرِيج بَن يُونَسَ حَدَّتِنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لَا *

سم ۲۵۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے تو ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر د عاما نگی،اور نماز نہیں پڑھی،

م ۱۳۵ سر بیج بن یونس، ہشیم، اساعیل بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ارضی اللہ تعالیٰ عنه صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیارسول اللہ علیہ وسلم اپنے عمرہ کی حالت میں بیت اللہ میں داخل ہوئے، انہوں نے فرمایا نہیں۔

(فائدہ) پیرے بھے عمرہ قضاکاواقعہ ہے کیونکہ اس وقت بیت اللہ میں اندر بت رکھے ہوئے تھے اور مشر کین انہیں ہٹانے نہیں دیتے تھے ،اس لئے آپ اندر تشریف نہیں لے گئے ،ہاں فتح کے سال بیت اللہ کو بتوں سے پاک وصاف کیا گیااور آپ نے پھر اندر جاکر نماز پڑھی (نووی جل اصفہ ۲۷۶۶)

(١٠٠) بَابِ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا *

٧٤٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا *

٧٤٧- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا

باب (۱۰۰) کعبہ کو توڑ کر از سر نو تعمیر کرنے کا بیان! ۱۲۲۸ ہے۔ یکی بن کی ابو معاویہ ، ہشام بن عروہ ، بواسطہ اپ والد ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں ، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہے فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفرنہ چھوڑا ہو تا تو ہیں بیت اللہ کو شہید کر کے اسے پھر بنائے ابراہیمی پر بنادیتا، اس لئے کہ قریش نے جس وقت بیت اللہ کو بنایا تواسے چھوٹا کر دیا، اور اس میں ایک دروازہ بیچھے بھی بنایا۔

ے ۲۲ ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابن نمیر، ہشام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

٧٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ سَالِم بْن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوُّجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقتصَرُوا عَنْ قُوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَان الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمُ عَلَى قَوَاعِدِ إبْرَاهِيمَ*

وَهْبِ عَنْ مَخْرَمَةَ حِ وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ حِ وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِ سَمِعْتُ رَسُولَ يُحَدِّثُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفُر لَأَنْفَقْتُ كُنْزَ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفُر لَأَنْفَقْتُ كُنْزَ اللَّهِ فَي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَحَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَا مُنَا اللَّهِ وَلَحَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَا أَنَّ فَي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَحَعَلْتُ بَابَهَا بِاللَّهُ مِلْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهِ فَي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَحَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَلْهُ مِنْ الْحِجْرِ *

، ٧٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بِنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي

٨ ٣٨ _ يحيىٰ بن يجيٰ، مالك، ابن شهاب، سالم بن عبدالله، عبدالله بن محمه بن ابي بكر صديق، عبدالله بن عمر، حضرت عا كشةً زوجہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، که تمهاری قوم نے بیت الله بناتے و نت اے ابر اہیم علیہ السلام کی بنیادوں ہے چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا، کہ یا رسول الله تو پھر آپ كيوں نہيں اے ابراہيم عليه السلام كى بنیادوں کے مطابق بنا دیتے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفرنہ حجھوڑا ہو تاتو میں ضرورایسا کر دیتا (یہ روایت س کر)حضرت عبداللہ بن عمرٌ بولے، کہ حضرت عائشہؓ نے ضرور بیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہو گا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے ان دونوں کونوں کا جو حجر ہے متصل ہیں، استلام کرنااس لئے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد وں پر پوراپور ابناہوا نہیں ہے۔

9 / 2 - ابو طاہر، عبداللہ بن وہب، مخرمہ (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، نافع، مولی، ابن عمر"، عبداللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ"، حضرت عبداللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنها زوجہ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ ہے کہ اگر تمہاری قوم جاہلیت یا کفر کونئ نئی نہ چھوڑے ہوتی، تومیں کعبہ کا خزانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں خرج کر دیتا، اور اس کا دروازہ زمین سے ملادیتا، اور حطیم کو کعبہ میں ملادیتا۔

۰۵۰۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میناء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ

ابْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشُةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِوْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِوْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِوْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِوْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ الْمَوْقِيَّا فَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِوْكٍ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَوْقِيًّا فَوْمَكِ مَنَ الْحَجْرِ وَبَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَوْقِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُع مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتُهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَة *

تعالی عنہما ہے سناوہ فرمارہ ہے کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہ نے ہتلایا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا نیاشر ک نہ چھوڑا ہو تاتو میں کعبہ کو منہدم کر کے اسے زمین سے ملا دیتا، ایک دروازہ مشرق کی جانب اور دوسر امغرب کی طرف اور چھ ہاتھ زمین حطیم میں اور ملادیتا، اس لئے کہ قریش نے جب خانہ کعبہ کو بنایا تو چھوٹا کر دیا۔

(فَا كدہ) معلوم ہوا كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے قوم كے مفسدہ كے خدشہ سے تغیر كومناسب نہ سمجھا،اس لئے صرف تمناہی كرتے رہے،اس سے معلوم ہوا كہ بعض امور شرعیہ میں بمصلحت شرعیہ تاخیر رواہے،اگلے فا كدے میں انشاءاللہ بنائے كعبہ كے متعلق مفصل كلام آ جائے گا۔

۵۱_ منادین سری، این ابی زائده، این ابی سلیمان، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ بزید بن معاویہؓ کے زمانہ میں جب کہ شام والے مکہ میں آگر اڑے،اور بیت اللہ جل گیا،اور جو کچھاس کا حال ہونا تھاسو ہوا، توابن زبیر "نے کعبہ کواسی حال میں رہنے دیا، یہاں تک کہ سب لوگ موسم حج میں جمع ہوئے، ابن زبیر کاارادہ تھا کہ لوگوں کا تجربہ کریں (کہ ان میں دین کی حمیت ہے یا تہیں) یا انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرات دلائیں، جب سب آگئے تو حضرت ابن زبیر ؓ نے فرمایا، کہ اے لو گو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، کہ میں اسے توڑ کر ازسر نو بناؤں، یااس میں جو حصہ خراب ہو گیاہے،اہے درست کر دوں،ابن عباس نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تو بہ بات آئی ہے کہ جو حصہ اس میں خراب ہو گیا ہے اس کی مرمت کردو، اور کعبہ کو اسی حال پر چھوڑ دو، جبیہا کہ لو گوں کے اسلام لانے کے وقت تھا،اوران ہی پیچروں کو رہنے دو، کہ جن پر لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے ، اور آتخضرت مبعوث ہوئے،ابن زبیر بولے اگر تم میں ہے کسی کا گھر جل جائے، تو نیا بنائے بغیر تبھی آرام سے بیٹھ نہیں سکتا، تو تمہارے بروردگار کا مکان تو بہت اعلیٰ ہے، اور میں اینے یرور د گار ہے تین بار مشورہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا پختہ ارادہ

٧٥١- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةً أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاء قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزيدَ بْن مُعَاوِيَةً حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُريدُ أَنْ يُجَرِّنَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَّمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيَرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَيْنِي بِنَاءَهَا أُوْ أَصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ فَإِنِّي قَدْ فُرقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتَهُ مَا رَضِيَ حَتَّى َيُجدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأُوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاء حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

کر تا ہوں، جب تین مرتبہ استخارہ کر چکے توان کا قلب از سرنو حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا بنانے پر آمادہ ہوا، تولوگ اس بات کا خوف کرنے لگے کہ جو فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ تشخص سب سے پہلے خانہ کعبہ کو توڑنے کے لئے چڑھے تو کہیں الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ اس پر بلائے آسانی نازل نہ ہو جائے، حتی کہ ایک شخص او پر چڑھا اور اس میں ہے ایک پھر گرایا، جب لو گوں نے دیکھا کہ اس پر تَقُولُ إِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا کوئی بلانازل نہیں ہوئی توایک دوسرے پر گرنے گئے،ادراہے أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي شہید کر کے زمین سے ملادیا،اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ کر کے ان پریردہ ڈال دیا، یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہوتی فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعِ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا کئیں، پھر ابن زبیر نے فرمایا کہ میں نے عائشہؓ ہے سنا فرمار ہی يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ تھیں، کہ حضور فرماتے تھے، کہ اگر لوگ نیا نیا کفر نہ حچھوڑے ہوتے، اور پھر نہ میرے پاس اتنا خرچ ہے کہ میں اس کو بنا فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُع مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى سکوں، تو پانچ گز خطیم ہے بیت اللہ میں داخل کر دیتا، میں اس کا أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ۖ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ ایک دروازہ بناتا کہ لوگ اس ہے اندر جاتے اور دوسر ادروازہ ایسا اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُع وَجَعَلَ لَهُ کر دیتاکہ لوگ اس ہے باہر آتے، ابن زبیر ؓ نے فرمایا آج ہمارے یاس اتناخرچه بھی ہے، اور لوگوں کاخوف بھی نہیں، راوی بیان بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ کرتے ہیں، چنانچہ ابن زبیر ؓ نے یا پچ گز خطیم کی جانب سے زمین الْمَلِكِ بْن مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ اس میں بڑھادی، حتی کہ اس جگہ ایک بنیاد (بنائے ابراہیمی) کی نکلی، که لوگوں نے اسے خوب دیکھا، چنانچہ اسی بنیاد پر دیوار اٹھانا الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسُّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُوَلُ مِنْ أَهْلَ مَكَّةً فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِّكِ شر وع کر دی، اور بیت الله کا طول اٹھارہ ذراع تھا، پھر جب اس میں زیادتی کی، تو لمبان حجو ٹا معلوم ہونے لگا تو اس کے لمبان إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْء أُمَّا مَا میں بھی وس ذراع کا اضافیہ کر دیا، اور اس کے دو دروازے زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْر بنائے، کہ ایک سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر جائیں، فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ جب ابن زبیر شہید کر دیئے گئے، تو حجاج نے عبدالملک بن وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ * مر وان کواس کی اطلاع دی،اور لکھا کہ حضرت ابن زبیر نے بیت الله کی جو تغمیر کی ہے وہ ان ہی بنیادوں کے مطابق ہے، کہ جس پر مکہ مکرمہ کے معتبر لوگوں نے دیکھاہے تو عبدالملک بن مروان نے لکھاکہ حضرت ابن زبیر کے اس تغیر و تبدل ہے ہمیں کوئی

سر و کار نہیں، لہذا جو انہوں نے طول میں زیادتی کی ہے اے تو

رہنے دو، اور جو حطیم کی طرف سے انہوں نے زائد کیا ہے، اسے نکال دو، اور پھر حالت اولی پر بنادو، اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے وہ بھی بند کر دو، غرضیکہ حجاج نے کعبہ کو شہید کر کے پھر بنائے اول پر بنادیا۔

۷۵۲_ محمد بن حاتم، محمد بن مجر، ابن جریج، عبدالله بن عبید بن عمير، وليد بن عطاء، حارث بن عبدالله بن الى ربيد، عبدالله بن عبيد بيان كرتے ہيں، كه حارث بن عبدالله بن ابي ر بیعہ، عبدالملک بن مروان کے پاس اس کے زمانہ خلافت میں و فدلے کرگئے تو عبدالملک نے ان ہے کہا، میر اگمان ہے کہ ابو خبیب لیعنی ابن زبیر جو حضرت عائش سے روایت نقل کرتے ہیں، تو انہوں نے حضرت عائش سے بیہ حدیث سی ہے، عبدالملک نے کہا، تم نے کیا ساہے، بیان کرو، حارث نے کہا، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها فرماتی تھیں که رسول الله صلی الله عليه وسلم نے فرمايا، تمہاري قوم نے كعبه كى بناكو جھوٹاكر ديا، اگر تمہاری قوم نے نیانیاشر ک نہ چھوڑا ہو تا، تو جتناا نہوں نے اس میں حچھوڑ دیا تھا، میں اسے بنادیتا، سواگر تمہاری قوم کاارادہ ہو کہ میرے بعد اسے ویسا ہی بنا دیں، تو آؤمیں د کھا دوں، جو انہوں نے حچوڑ دیا، چنانچہ حضرت عائشہ کو د کھادیا،اور وہ تقریباً سات ہاتھ تھا، یہ تو عبداللہ بن عبید کی روایت ہوئی، باقی ولید بن عطاءنے بیہ مضمون زائد بیان کیاہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں اس میں دو در وازے زمین سے ملے ہوئے کر دیتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب، اورتم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں او نیجا کر دیاہے ؟حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، کہ نہیں، آپ نے فرمایا، معزز بننے کے لئے، تاکہ کعبہ میں وہ لوگ داخل ہو سکیں جنھیں وہ داخل کر ناچاہیں، چنانچہ جب کو ئی تشخص کعبہ کے اندر جانا جا ہتا ہے تو اسے بلاتے، جب وہ تشخص واخل ہونے کے قریب پہنچ جاتا، تواس کودھکادے دیتے ،اور

٧٥٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاء يُحَدِّثَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْن مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خَبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةً مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذًا قَالَ قَالَتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُريَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُع هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيَّدُ بْنُ عَطَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَّلْتُ لَهَا بَابَيْن مَوْضُوعَيْن فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلُ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا ۚ قَالَتُ قُلْتُ لَلَ قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ *

٧٥٣- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرو ابْن جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزُّاقَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ بهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْن بَكْر * ٤ ٥٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدً فِيهِ مِنَ ٱلْحِجْرَ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلُ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ

تَحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ

وہ گر پڑتا، عبدالملک نے (یہ س کر)حارث سے کہا، کیاتم نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ ہے خود سنی ہے، کہا ہاں، عبدالملک لکڑی ہے تھوڑی دیر زمین کرید تارہا، اور پھر بولا کاش میں ابن زبیر ؓ کے کام کواسی طرح حچھوڑ دیتا۔

۵۳ ـ محمد بن عمرو بن جبله ، ابو عاصم (دوسر ی سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جریج اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے جس طرح ابن بکرنے حدیث روایت کی ہے۔

۵۵۷_ محمد بن حاتم، عبدالله بن بكر سهمي، حاتم بن ابي صغيره، ابو قزعہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کرر ماتھا، کہنے لگا (عیاذ أباللہ)اللہ تعالیٰ ابن زبیر ٌ کو ہلاک كرے، وہ ام المومنين حضرت عائشةً پر حجوث باند هتا تھا، اور کہتا تھا کہ میں نے ابن سے سنا، فرماتی تھیں کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا نیا کفرنه حچیوڑا ہو تا تو میں کعبہ کو توڑ کر خطیم کی طرف زا کد کر دیتا،اس لئے کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ شریف کی بنا کو حجھوٹا كر دياہے، تو حارث بن عبداللہ بن ربيعہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ اےامیر المومنین ایسامت کہو،اس لئے کہ میں نے خود ام المومنین (حضرت عائشہ)رضی اللہ تعالی عنہاہے یہ حدیث سیٰ ہے، تو عبدالملک نے بولا، اگر کعبہ کے شہید کرنے سے قبل میں بیہ حدیث سنتا توابن زبیر کی بناہی کو قائم رکھتا۔

أَهْدِمَهُ لَتَرَكَّتُهُ عَلَى مَا بَنِّي ابْنُ الزُّبَيْرِ * (فائدہ)امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں، کہ علمائے کرام نے فرمایا، کہ بیت اللہ کی پانچ مرتبہ تغمیر ہوئی ہے،اول مرتبہ فرشتوں نے بنایا،اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے،اس کے بعد جاہلیت میں قریش نے،اوراس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۵ یا ۲۵ برس تھی،اور پھر چو تھی مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کے مطابق اس کی تغمیر کی،اور پانچویں مر تبہ حجاج بن یو سف نے ،اور آج تک حجاج ہی کی بنیاد پر موجود ہے۔ ہارون الرشید نے امام مالک ؒسے دریافت کیا کہ میں بیت اللہ کو منہد م کر کے پھر حضرت عبداللہ بن زبیر کی بنا کے مطابق بنادوں، توامام مالک نے فرمایا، اے امیر المومنین میں آپ کو قشم دیتا ہوں کہ اس کو باد شاہوں کا تھلونانہ بنائے ،واللہ اعلم وعلمہ اتم (نووی جلد اصفحہ ۹ ۳۳)۔

٥٥٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا أَبُو ٤٥٥-سعيد بن منصور، ابوالاحوص، اشعث بن الي الشعثاء، اسود

الْأَحْوَص حَدَّثَنَا أَشْعَتُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاء عَن الْأَسْوَدِ بْن يَزيدَ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْر أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ كُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أَلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ * ٧٥٦- حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَتُ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْن يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ

فِيهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ *

الْحَدِيثَ بمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ

(١٠١) بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرُفُ وَجْهَ

وَهَرَم وَنَحْوهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ * ٧٥٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ يَسَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ يَسَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إلَيْهَا وَتَنْظُرُ إلَيْهِ فَجَعَلَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إلَيْهَا وَتَنْظُرُ إلَيْهِ فَجَعَلَ فَحَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إلَيْهَا وَتَنْظُرُ إلَيْهِ فَجَعَلَ

بن بزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ شریف میں شامل ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا، اس کا دروازہ کیوں او نچاہے ؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہواہے کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں روک دیں، اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جا ہلیت نہ چھوڑی ہوتی، اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل تبدیل ہو جائیں گے، تو میں ارادہ کرتا کہ حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں شامل کر دوں، اور اس کے دروازہ کو زمین ہے تاکلہ میں شامل کر دوں، اور اس کے دروازہ کو زمین سے لگادوں۔

صچیمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

ابی الشعثاء، اسود بن زید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنخضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا، اور
ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی، باقی اس میں یہ
الفاظ ہیں، کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ اتنااو نچا کیوں ہے کہ بغیر
سیر ھی کے اس پر چڑھ نہیں سکتے، اور حضرت کے جواب میں
یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں۔
باب (۱۰۱) عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے
باب (۱۰۱) عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے

202۔ یکی بن کی مالک، ابن شہاب، سلیمان بن بیار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے کہ قبیلہ خشعم کی ایک عورت آئی اور وہ آپ ہے کچھ دریافت کرنے گی اور حضرت فضل بن عباس کو دیکھنے گی، عباس اسے و کیھے لگے، وہ فضل بن عباس کو دیکھنے گی، آئخضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس کا منہ دوسری

طرف پھیر دیتے تھے، غرضیکہ اس نے عرض کیا،یار سول اللہ! الله تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیاہے، وہ میرے باپ پر بڑھایے میں فرض ہوا، اور ان میں سواری پر جم کر بیٹھنے کی طاقت نہیں ہے تو کیامیں اس کی طرف سے حج کر عتی ہوں، آپ نے فرمایا، ہاں اور بیہ واقعہ حجتہ الوداع کاہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۵۸_ علی بن خشر م، عیسی، ابن جریج، ابن شهاب، سلیمان بن بيار، حضرت ابن عباس، حضرت فضل رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ تحتم کی ا یک عورت نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج واجب ہے اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے حج کر لو۔

مسلک ہے (عینی شرح بخاری، بحر ، موی، نووی) (فائدہ)عاجزی کے وقت نیابت فی الحج صحیح ہے، جمہور علاء کا یہی

باب(١٠٢)نابالغ کے جج کا حکم!

۵۹ ـ ابو بكر بن ابي شيبه و زمير بن حرب اور ابن ابي عمر، سفیان بن عیبینه ، ابراہیم بن عقبه ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کو بچھ سوار مقام روحاء میں ملے، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو، انہوں نے عرض کیا، مسلمان، پھرانہوں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں، آپ نے فرمایا،اللہ کارسول ہوں،ان میں ہے ایک عورت نے ایک بچہ کوہاتھوں پر بلند کیااور کہا، کیااس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایابان!اور شهبین اس کا تواب ملے گا۔

الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ ٧٥٨- وَحَدَّثَنِي عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَمِ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثُنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَنْعَمَ قَالَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّي عَنْهُ* (١٠٢) بَابِ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ * ٥٥٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالُ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةً عَنْ كَرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاس عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمً لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاء فَقَالَ مَن الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبَيًّا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ * (فائدہ)عالمگیریہ میں ہے کہ بچہ پر حج واجب نہیں ہے،اگراس نے بلوغ ہے قبل حج کرلیاہے تو فریضہ اسلام اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا، اوریہ حج نفل شار ہو گا (مسوی جلدا، صفحہ ۳۷۵)اس تصریح کے بعد پھر عدم صحت کا قول کسی کی جانب سے منسوب کرنا بہتر نہیں ہے، جیبا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں، اور علامہ عینی عمدہ القاری میں فرماتے ہیں، کہ یہی حسن بھری مجاہد، عطاء بن ابی ریاح، تخعی، ثوری، امام ابو حنیفہ ،ابو بوسف، محمد ، مالک، شافعی اور احمد اور تمام علمائے کرام کامسلک ہے (عمد ۃ القاری جلد اصفحہ ۲۱۷)۔

الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَهْرَكَتْ

أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى

۰۲۷۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ریب سر رسی میں ہوں رسی میں ماں مہد ہوں ہوں سے روسیہ کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کیا،اور عرض کیایارسول اللہ کیااس کا بھی جج ہے، آپ نے

فرمایاہاں!اور ثواب اس کا تمہارے لئے ہے۔ میں مثن میں جات میں ہے۔

۲۱ کے محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان، ابراہیم بن عقبہ، کریب

بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھایا، اور دریافت کیا، یارسول اللہ!اس کا بھی جج ہو جائے گا، آپ نے

فرمایا ہاں اور اجر شہبیں ملے گا۔ ۲۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالر حمٰن، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے اسی طرح روایت

منقول ہے۔

باب(۱۰۳)زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے

۱۳ ۷ ـ ـ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ربیع بن مسلم قرشی، محمد بن زیاد، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

مد بن ریادہ سرت ہر ریوہ و ک ملد سال سعہ بیاں رہے۔ ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور

فرمایا،اےلوگو!تم پر حج فرض ہواہے،سو حج کرو،ایک شخص نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ

خاموش رہے، یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا،

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور پھر تم اس کی طاقت نہ

چھوڑ دوں،اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور انبیاء کرام سے اختلاف کرنے ہی کی بنا پر ہلاک (۱) ہوئے ہیں

البیاء ترام سے احسلاف ترہے ہی کی بنا پر ہلاک(۱) ہوئے ہیں لہٰذاجب تم کو کسی چیز کا حکم دوں، توبقدر طاقت اے بجالا وُاور ٧٦٠ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا

حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ *

٧٦١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ عَقْبَةً عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ * يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ * يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ * يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ * يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ *

(١٠٣) بَابِ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ*

٧٦٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا

فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ

حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا ﴿ فَا أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا

اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ وَكَالَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ هَلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ

وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا لَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءً فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءً

(۱) پہلی امتوں کی طرف سے کئے گئے سوال جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرف سے اللّٰہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کاسوال اللّٰہ تعالیٰ کوسامنے دیکھنے کاسوال اور گائے کے رنگ وغیرہ کے بارے میں سوال۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

جب کسی چیز ہے منع کروں، توایسے چھوڑ دو۔

(فائدہ) یہ سائل اقرع بن حابس تھے، جیسا کہ دوسری روایت میں آچکا ہے،اور امت کااس بات پر اجماع ہے کہ زندگی میں صرف ایک

مرتبہ اصول شرع کے مطابق حج فرض ہے (نووی جلد اصفحہ ۳۳۲)۔

(١٠٤) بَابِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى

٧٦٤ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةَ

ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ * وَحَدَّثَنَا أَبُو مَحْرَمٍ * وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَمَيْرِ وَأَبُو أُسَامَةً حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرِ حَدَّثنا أبي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي روَايَةِ أَبِي بَكْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ و قَالَ ابْنُ نَمَيْرِ فِي

رُوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ * (وَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ * (كَانِع حَدَّثَنَا ابْنُ الْبِيُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرُنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِع عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

باب (۱۰۴۷) عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرناچاہئے!

١٢٧ - زهير بن حرب، محد بن مثنيٰ، يحيىٰ قطان، عبيدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، که کوئی عورت تنین دن کا سفر نه کرے، مگر اس کے ساتھ اس کامحرم ہو۔

۲۵ ۷ ـ ابو بکر بن ابی شیبه ، عبدالله بن نمیر ، ابواسامه (دوسر ی سند) ابن نمبیر ، بواسطہ اینے والد عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ ابو بکر کی روایت میں تنین دن سے زائد کا تذکرہ کیاہے، اور ابن نمیر نے اسی روایت میں اپنے والد سے تین دن کاذ کر

کیاہے، مگراس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ۲۲ ۷ ـ محمد بن رافع ،ابن ابی فعد یک، ضحاک، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے،جواللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، یہ کہ تین رات کاسفر کرے، مگراس کے ساتھ اس کامحرم نہ ہو۔

تُسَافِرُ مُسِيرَةً ثَلَاثِ لَيَالَ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ * (فائدہ)معلوم ہواکہ بغیر محرم کے کسی عورت کو سفر کرنا جائز نہیں، مگراس کے ساتھ اس کا محرم ہو،اور باجماع امت عورت پر بھی حج فرض ہے، مگر وجوب کی شرط محرم کا ہوناہے، مگریہ کہ مکہ اور اس کے در میان مدت سفر سے کم مسافت ہو،اس لئے کہ بزار اور صحیح مسلم کی روایت میں صاف تصریح آگئی ہے، کہ عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے،ایک شخص نے عرض کیایارسول اللہ! میں غزوہ میں نام لکھاچکا ہوں اور میری عورت حج کاار ادہ رکھتی ہے ، آپ نے فرمایا، جاؤاس کے ساتھ حج کرو (بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۳۲۹، عمد ۃ القار می جلد ا صفحہ

۲۳،نووی جلداصفحه ۳۳۳)_

٧٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةً جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَتَيْبَةً حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ أَبْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةً عَنْ

٧٤ ٧ ـ قتيبه بن سعيد، عثمان بن الى شيبه، جرير، عبد الملك بن عمیر، قرعہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضر ت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ایک حدیث سنی، اور وہ مجھے بہت پہند آئی، تو میں نے ان سے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سی ہے، انہوں نے فرمایا، تو کیا میں
آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف الیمی بات منسوب
کروں جو کہ میں نے آپ سے نہیں سی، اب سنو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے، آپ فرمارہ تھے کہ
کجاوے تین مسجدوں کے علاوہ اور کی جانب نہ کے جائیں(ا)،
ایک میری یہ مسجد، دوسری مسجد حرام اور تیسری مسجد اقصیٰ
(بیت المقدس) اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا، فرمارہ سے
کہ عورت زمانہ میں دودن کا سفر نہ کرے، مگراس کے ساتھ
اس کا محرم ہویا شوہر۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أبي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ وَسَعْتُهُ يَقُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا تَشْدُوا الرّحَالَ إِلّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجدِي هَذَا وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْعَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مَسْجدِي هَذَا وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِي هَذَا وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجَدِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنْ الدَّهُ وَ اللّهُ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ وَمُعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ وَمُعَالًا وَمُعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ وَمُحَمَّا فَا وَالْمَعْمَا فَوْ مَحْرَمِ مِنْهَا أَوْ

(فائدہ) معلوم ہوا کہ وجوب کی شرط محرم یا شوہر کا ہونا ہے، فقہانے یہی شرائط حج میں لکھا ہے، کذا فی الکنز و شرحہ ،اوراس حدیث سے ان تین مبجدوں کی فضیلت اور منقبت ثابت ہوئی ،اوران کے علاوہ اور کسی مبجد کی طرف سفر کرنا ،یانذروغیر ہ کرنا صحیح نہیں۔ ۸۶۷ – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ۸۲۷۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ ، عبدالملک بن عمیر، مُحدَد کی ضی

٧٦٩- وَحَدَّنَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا و ٧٦٩- عثان بن ابی شیبه، جریر، مغیره، ابراہیم سہم بن منجاب، جریر عَنْ مُغِیرَةَ عَنْ إِبْرَاهِیمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ قَرْعه، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه روایت کرتے مِنْ جَنْ قَرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِیدٍ الْحُدْرِيِّ بین، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے قَالُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بغیر محرم کے عورت کو تین راتوں کے سفر سے منع کیا ہے۔

(۱) یعنی محض نماز پڑھنے کے لئے ان تین مسجدوں کے لئے توسفر کیا جائے ان کے علاوہ مساجد کی طرف سفر نہ کیا جائے البتہ کسی اور مقصد کے لئے سفر ہو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے یااولیاء صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے یا تخصیل علم اور جہاد کے لئے سفر کرنے کی ممانعت نہیں ہے وہ جائز ہے۔ اینے والد، قنادہ، قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی عورت، تین

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رات سے زائد مسافت کا سفر نہ کرے، مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ میں میں مثنزل میں ایس کی سیاست جوز میں قال ضی لاہ

اےے۔ ابن متنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، حضرت قیادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں پیہے کہ تین رات سے زائد کاسفر اپنے محرم کے ساتھ

۲۷۷_ قتيبه بن سعيد،ليث، سعيد بن ابي سعيد، بواسطه اپن

والد، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ار شاد فرمایا کہ بغیر محرم کے ایک رات کا سفر کرنا بھی کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے۔

۳۷۷_ز ہیر بن حرب، یحیٰ بن سعید، ابن ابی ذئب، سعید بن

ابی سعید، بواسطه اینے والد، حضرت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه،

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان

ر تھتی ہو اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی منزل کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔

۷۵۷ ـ یخی بن یخی، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری بواسطه

اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو،اس کے لئے ایک شانہ روز کی منز ل کاسفر کرنا

بھی حلال نہیں ہے۔

۵۷۷ ابو کامل جمحدری، بشر بن مفضل، سهیل بن ابی صالح، بواسطه اینے والد، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالِ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

٧٧١- وَ حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَدِيٍّ عَنْ شَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

٧٧٧- وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا *

٧٧٣- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِبْنِ آبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ آبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ آبِيْ فَرَيْرَةً رَضِيَ اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعِيْدٍ عَنْ آبِيْهِ عَنْ آبِيْ هُرَيْرَةً رَضِيَ اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ عَنِ النّبِيِّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْانِحِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةً يَوْمٍ إِلّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ *

٧٧٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةً يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةً يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةً يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ فَيْهُا *

٥٧٧- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي

صَالِحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا * الله وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُرَيْبٍ حَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَالِحٍ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ عَنْ أَبِي اللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةً بَاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِو مَا أَوْ ذُو مَحْرَمَ مِنْهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمَ مِنْهَا *

٧٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٨٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بِنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالًا سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَيَعْمُونَ وَمَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ مَعْوَلُ لَا يَحْلُونَ وَجُلْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ مَعْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ مَعَ امْرَأَتِكَ خَرَجَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ مَعَ امْرَأَتِكَ فَي غَزُوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ اللَّهُ إِنَ الْمَوْلِقُ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

(فاكره) اى روايت كامين نے گذشته فاكدے مين حواله ديا ہے۔ ٧٧٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرُو بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ٧٨٠ - وَحَدَّثَنَا اَبْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

ے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکر م صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ کسی عورت کے لئے حلال
نہیں ہے کہ بغیر محرم کے تین رات کاسفر اختیار کرے۔
۲۵۷ ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو
صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر
ایمان ہو، اس کے لئے اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہریا اپنے
بھائی یا کسی اور محرم کی ہمراہی کے بغیر کوئی سفر کرنا طال نہیں،
خواہ تین دن کا ہو، یا تین دن سے زائد کا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

222۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید انھے، و کیعے، اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۸۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیبنہ،
عمرو بن دینار، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، خطبہ کی حالت میں آپ
فرمارہ سے کہ کوئی مر دکسی عورت کے ساتھ بغیر عورت
کے محرم کے خلوت نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے
سفر کرے، یہ س کرایک شخص کھڑے ہوئے، عرض کیا کہ یا
رسول اللہ! میری ہیوی حج کرنے جارہی ہے اور میر انام فلاں
فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنی
بیوی کے ساتھ جاکر حج کر۔

922۔ابوالر بیچ زہر انی، حماد، عمر و سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۰ ۸۰ ــ ابن ابی عمر ، هشام بن سلیمان مخز و می ، ابن جریج اسی سند

يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَخْلُونَ رَجُلُّ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

(٥٠٥) بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرِ حَجِّ اَوْ غَيْرِهٖ وَبَيانِ الْأَفْضَل مِنْ ذلِكَ *

٧٨١- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتُوكَ عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَر كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمُّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْو عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوء الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ *

٧٨٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّدُ مِنْ وَعْتَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْيِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں بیہ ذکر نہیں ہے کہ کوئی مر دکسی عورت کے ساتھ بدوں اس کے محرم کے خلوت نہ کرے۔

باب (۱۰۵) مج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الہی کے مستحب ہونے کا بیان!

ا۸۷_ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالز بیر، علی از دی بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما نے انہیں سکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ الله اکبر فرماتے اور پھریہ دعا پڑھتے، سبحان الذی سخر لناالخ، یعنی یاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا،اور ہم اے دبانہ سکتے تھے، اور ہم اینے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں(ا)،الہی ہم تجھ سے اینے اس سفر میں یر ہیز گاری اور نیکی کاسوال کرتے ہیں، اور ایسے کام کا جسے تو پہند کرے،الٰہی ہم پر اس سفر کو آ سان کر دے،اور اس کے بعد کو ہم ہے کم کردے،الہی توسفر میں رفیق ہے،اور گھروالوں میں خلیفہ ئے، یااللہ میں جھے سے سفر کی شختیوں اور رنج و عم ہے،اور مال اور گھر والوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے پناہ ما نگتا ہوں اور جب سفر ہے لوٹ آئے توانہیں بھی پڑھے اور یہ الفاظ زیادہ کرے، آئبون، تائبون،عابدون،ربناحامدون۔

۷۸۲۔ زہیر بن حرب، اساعیل بن علیہ ، عاصم احول، حضرت عبداللہ بن سر جس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کے شدا کد ہے، مناظر کی ناگواری ہے اور اچھائی کے بعد برائی ہے، اور مظلوم کی بد دعا ہے، اور اہل و مال میں تکلیف دہ منظر

، (۱) اس د عامیں دنیاہے آخرت کی طرف سفر کی اور دنیاہے آخرت کی طرف منتقل ہونے کی یاد دہانی ہے۔

يڑھنی حاہئے!

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۹۵۷ - ابو بکر بن ابی شیبه، ابو اسامه، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر (دوسری سند) عبیدالله بن سعید، یجی قطان، عبیدالله، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم جب کی بوٹ، چھوٹے جہادیا جج و عمرہ سے واپس تشریف بحب کی بوٹ، چھوٹے جہادیا جج و عمرہ سے واپس تشریف لاتے، اور کسی ٹیلہ یا ہموار میدان میں چہنچتے، تو تین مرتبہ تکبیر کہنے کے بعد فرماتے، الله کے سواکوئی معبود نہیں، وہ اکیلاہے، اس کاکوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے تحربے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، آنے والے، تو بہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے معبود سچا کر دیا، اپنے برب کی تعریف کرنے والے، الله نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندہ کی تعریف کرنے والے، الله نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندہ کی مدد کی، اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

مدون، درائیے سے سروں و سست دل۔ ۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اساعیل بن علیہ، ایوب (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ایوب کی روایت میں تکبیر کا دومر تبہ ذکر ہے۔ وَسُوءِ الْمَنْظُرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً ح و حَدَّثِنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ إِذَا وَفِي رَوَايَةٍ مُحَمَّدِ بْنِ خَارِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رَوَايَةٍ مُحَمَّدِ بْنِ خَارِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رَوَايَةٍ مَحَمَّدِ بْنِ خَارِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِاللَّهُمَّ إِنِي أَعُودُ بِكَ رَجَعَ وَفِي رَوَايَةِهِمَا جَمِيعًا اللَّهُمَّ إِنِي أَعُودُ بِكَ مِنْ وَعْتَاءِ السَّفَرِ * مِنْ عَامِلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ * مِنْ عَلَا لَكُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ اللّهُ مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ سَفَرِ اللّهُ مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ اللّهُ مَا يُقَالُ إِنَا اللّهُ مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ اللّهُ اللّهُ الْمُ الْمِالُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُلْ اللّهُ الْمَالِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمَدَاءِ السَالِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمَالِ اللّهُ الْمُ اللّهُ اللّهُ الْمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِقُلْهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

الْحَجِّ وَعَيْرِهِ * اللهِ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللّفظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعِيْدُ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ الْقَطّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ يَحْيَى وَهُو الْقَطّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بَنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَنْ عَلَى وَيَهِ وَسَلّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ عَلَى ثَنِيّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَرَ اللّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُو عَلَى كُلّ شَيْء قَدِيرٌ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُو عَلَى كُلّ شَيْء قَدِيرٌ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُو عَلَى كُلّ شَيْء قَدِيرٌ اللّهُ وَعُدَةً لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُو عَلَى كُلّ شَيْء قَدِيرٌ

رسده ٥٧٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

MAD

إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّ تَيْنِ * ٧٨٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بَنُ حَرَّبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةُ *

٧٨٧- وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةً حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(١٠٧) بَابِ اِسْتِحْبابِ النَّزُوْلِ بِبَطْحَاء ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أُو الْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بهمَا * ٧٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى َ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

٧٨٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ نَافِعِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا *

٧٩٠ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ

٨٦ - زہير بن حرب، اساعيل بن عليه، ليجيٰ بن ابي اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ابوطلحہ ؓ آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب واپس آرہے تھے، اور حضرت صفیہ " آپ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھی، جب مدینہ کی پشت پر پہنچے تو حضور نے فرمایا، آئیون، تائبون، عابدون، لر بناحامدون، آپ برابریمی الفاظ کہتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ ١٨٨ ـ حميد بن مسعدة، بشر بن مفضل، ليحيل بن ابي اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللّه تعالیٰ عنه ، نبی اکر م صلی اللّه علیه

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۷۰۱) بطحاء ذی الحلیفه میں اتر نے ، اور حج یا عمرہ کے سلسلہ میں جب وہاں سے گزرے تواس میں نماز بڑھنے کااستحباب!

۸۸ ۷ ـ یخیٰ بن یخیٰ، مالک، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی

الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

وسلم ہے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

ر سول الله صلی الله علیه و آلبه وسلم نے ذی الحلیفه کی منگریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھلایا اور وہاں نماز پڑھی، اور حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بھی ایساہی کرتے تھے۔ ۵۸۹_محمه بن رمح بن مهاجر مصری،لیث (دوسر ی سند)قتیبه ، ایث، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بطحاء ذی الحلیفه میں اپنااونٹ بٹھایا کرتے تھے کہ جس میں رسالت مآب صلی الله علیه وسلم اپنااونث بٹھاتے تھے اور وہاں نمازيڑھتے تھے۔

۹۰ ۷ محد بن اسحاق مسيمي، انس بن ضمر ٥، موسىٰ بن عقبه،

حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةً عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَدَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٧٩١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةً وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةً عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةً عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَبِيهِ مَعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبِيهِ مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ *

٧٩٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةً عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِي وَهُو فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ مَبَارَكَةٍ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو أَلْوَادِي بَيْطُنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَسَلَّمَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَمَنْ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَسُلُمْ وَهُو الْقَبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ*

(١٠٨) بَابِ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

٧٩٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً ح و

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یاعمرہ سے واپسی پراس بطحائے ذی الحلیفہ میں قیام کرتے تھے، جہاں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیام فرماتے تھے۔

اوے۔ محد بن عباد، حاتم بن اساعیل، موکیٰ بن عقبہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں مقام ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے، کہ آپ سے کہا گیا، کہ یہ بطحائے مبارکہ سے

291۔ محمد بن بکار بن ریان، سر تیج بن یونس، اساعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنہ واللہ واللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا، اور آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کے میدان کے در میان میں اڑے ہوئے تھے، تو آپ ہے کہا گیا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں، موکی بیان کرتے ہیں، کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس نماز کی جگہ اونٹ بھایا، کہ جہاں عبداللہ بن عمر اونٹ بھلاتے تھے، اور اسے المخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتر نے کی جگہ سمجھتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیجی ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مصداور قبلہ کے در میان وہ مقام واقع ہے۔

باب(۱۰۸) کوئی مشرک نجے بیت اللہ نہ کرے،اور نہ کوئی بر ہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے،اور جج اکبر کا بیان۔

۹۳ ۷ - بارون بن سعید ایلی،ابن و هب،عمر و،ابن شهاب،حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو هر ریه (دوسر ی سند) حرمله بن نیجیٰ تحبیمی،ابن و هب، یونس،ابن شهاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن

حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرِ الصَّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَلَا يَوْمُ النَّحْرِ لَيْ وَلَا يَطُوفُ اللَّهُ وَالَا يَطُوفُ اللَّهُ وَلَا يَطُوفُ اللَّهُ عَلَيْهِ الرَّحْمِ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا يَطُوفُ عَبْلِ عَلْمَ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ وَلَا يَطُوفُ عَلَيْهِ اللهَ عَلَيْهِ اللهَعْمِ اللهَ عَلَيْهِ وَلَا يَوْمُ النَّكُمْ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

عوف، حضرت ابوہر ہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ججتہ الوداع ہے قبل جس جج کا امیر بناکر آنحضرت صلی اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تھا، اسی جج کے موقع پر صدیق اکبر نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ نح کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک جج نہ کرے(۱)، اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہ کرے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر برہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی روایت کے پیش نظر کہتے تھے، کہ جج اکبر کا دن وہی نحرک کا

(فائدہ)اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے، و اذان من الله رسوله الی الناس یوم الحج الا کبرالآیۃ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس حکم کی تغمیل نحر کے دن حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت علی مرتضیؓ اور حضرت ابو ہریرؓ وویگر صحابہ کرام نے کر دی، للبذااسی دن کا یوم الجج الاکبر ہونا متعین ہو گیا،اوریہی جمہور علائے کرام کامسلک ہے (شرح الی وشنوسی جلد ۳ صفحہ ۱۳۴،نووی جلداصفحہ ۵۳۵)۔

باب(١٠٩) عرفه کے دن کی فضیلت!

۱۹۵۷ میل ۱۹۷۰ میل این سعید ایلی، احمد بن عیسی، ابن و بهب، مخرمه بن بکیر، بواسطه این والد، یونس بن یوسف، ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، که حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنہا نے فرمایا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که عرفه کے دن سے زیادہ کسی دن الله رب العزت بندوں کو دوز خے ون سے زیادہ کسی دن الله رب العزت بندوں کو دوز خے آزاد نہیں فرما تا، اور الله تعالی قریب تر ہو جاتا ہے، اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کر تا ہے، اور فرما تا ہیں۔

(١٠٩) بَابِ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةً *

٧٩٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بَنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَهُبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَولَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ قَالَتُ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَنْ يَوْمٍ عَرَفَةً وَإِنَّهُ لَيَدُنُو ثُمَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةً وَإِنَّهُ لَيَدُنُو ثُمَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةً وَإِنَّهُ لَيَدُنُو ثُمَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةً وَإِنَّهُ لَيَدُنُو ثُمَّ فَيَهُولُ مَا أَرَادَ هَوُلُاء *

(فائدہ)مند عبدالرزاق میں یہی حدیث ابن عمرٌ سے مفصل مروی ہے،اوراس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسان دنیا پر نزول فرما تاہے،اور بندوں کودیکھ کر فرشتوں پر فخر کر تاہے،اور فرما تاہے کہ یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس بکھرے بال اور گرد آلود چبروں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں،میری رحمت کے طالب ہیں،اور میرے عذاب سے خائف ہیں،حالا نکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں،اگر مجھے دیکھ لیس توان کا کیاحال ہو۔

(۱) قرآن کریم کی آیت ''فلایقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا'' کے نازل ہونے کے بعد غیر مسلم کا حدود حرم میں داخلہ روک دیا گیااوراس اعلان کے ذریعہ اس ممانعت کی تشہیر فرمائی گئیاور چونکہ حدود حرم میں داخلے کابڑامقصد حج کرناہو تاہے اس لئے اعلان میں صرف حج کاذکر فرمایا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(۱۱۰) بَابِ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ * ٥٩٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَى مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَى مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاةً إِلَّا الْجَنَّةُ *

٧٩٦ وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورُ وَأَبُو بَكُرِ بْنُ الْمُوا وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيْنَةً ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيْنَةً ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُويُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ حَدَيْثِ هُولَكَاءِ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ عَمْنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً هَوَلَاءً عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النّبِيِّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنْ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلَ حَدِيثِ

مَالِكُ ابْنِ انَسِ * اللهُ عَنْى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بُنُ اللهُ عَرْبُ أَنُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ أَبِي حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى الْحُبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّنَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثُ وَلَمْ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثُ وَلَمْ يَوْفُثُ وَلَمْ يَوْفُدُ وَلَمْ وَلَدَيْهُ أُمّٰهُ *

٧٩٨ - وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا

باب(۱۱۰) حج اور عمره کی فضیلت!

293۔ یجی بن یجی ، مالک، سمی مولی ابی بکر بن عبدالرحمٰن ، ابی صالح سان ، حضرت ابو ہر رہے وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ ، دوسرے عمرے تک کے در میان گناوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ، اور حج مبر ورکے لئے سواجنت کے اور کوئی جزاء نہیں ،

294۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیدینہ (دوسری سند) محمد بن عبدالملک اموی، عبدالعزیز بن مختار، سہیل (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (چوتھی سند) ابو کریب، وکیع بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (چوتھی سند) ابو کریب، وکیع (پانچویں سند) محمد بن منی، عبدالرحمٰن، سفیان، سمی، ابوصالح، حضرت ابو ہر رورضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

292۔ یکیٰ بن یکیٰ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو بیت اللہ میں آئے، اور بے ہو دہ شہوت رانی کی باتیں، اور گناہ نہ کرے، تو وہ اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی ماں نے ابھی اسے جناہے۔

٬ ۲۹۸ سعید بن منصور، ابو عوانه، ابوالاحوص (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبه، و کیع، مسعر ، سفیان، (تیسری سند) ابن مثنیٰ،
محمد بن جعفر، شعبه، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت
منقول ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ جس نے جج کیا،اور

شہوت کی ہاتیں نہ کیں اور نہ ہی گناہ کیا۔

99 کے۔ سعید بن منصور، ہشیم، سیار، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۱۱) حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کابیان!

۱۹۰۰ ابو طاہر اور حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید،
ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثان بن عفان، حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، کہ
انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا مکہ میں آپ اپنے مکان
میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہماراکوئی
مکان یاز مین چھوڑ دی ہے؟ بات یہ تھی کہ عقیل اور طالب، ابو
طالب کے وارث ہوئے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی کو
ان کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا، اس لئے کہ یہ دونوں
مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کا فرتھے۔
مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کا فرتھے۔

۱۰۸- محمد بن مہران رازی اور ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمر و بن عثان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جج کے موقع پر جب ہم مکہ شریف کے قریب پہنچ تو میں نے عرض کیا، کہ یار سول اللہ حضور ہم کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

۱۰۲ میر بن حاتم، روح بن عباده، محمد بن ابی حفصه، زمعه بن صالح، ابن شهاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت مالح، ابن شهاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامه بن زیدرضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیایارسول الله! انشاء الله کل ہم پہنچے گئے، تو آپ

شُعْبَةَ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ مَنْصُورِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ * حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثُ وَلَمْ يَفْسُقْ * 99 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ عَنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِثْلَهُ * النّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

(١١١) بَابِ النَّزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِ

وَتُوْرِيثِ دُورِهَا *

قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلَيَّ ابْنَ حُسَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بَنْ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بَمَكَةً فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبَاعٍ أَوْ دُورِ بِمَكَّةً فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبَاعٍ أَوْ دُورِ بِمَكَّةً فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبَاعٍ أَوْ دُورِ بِمَكَّةً فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبَاعٍ أَوْ دُورِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثُهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْعًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنٍ * وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ *

٨٠٢ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةً بْنِ

زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَّنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلِ *

(١١٣) بَابُ الْإِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةً *

٨٠٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلِّمَةً بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةً شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا *

فراغت کے بعد تین دن وہاں قیام کریں اور اس سے زا کدنہ رکیس۔ ٨٠٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَةً فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةً بَعْدَ قَضَاء نُسُكِهِ ثَلَاثًا *

ه ٨٠٠ وَحَدَّثُنَا حَسَنٌ الْحُلُوانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزيز يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَ يِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کہاں اتریں گے، اور یہ فتح مکہ کے زمانہ کا واقعہ ہے، آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

باب (۱۱۲) مهاجر مکه میں قیام کر سکتاہے؟

٨٠٣ عبدالله بن مسلمه بن قعنب، سليمان بن بلال، عبدالرحمٰن بن حميد، حضرت عمر بن عبدالعزيز، حضرت سائب بن پزید ہے دریافت کرتے تھے، کہ تم نے مکہ میں رہنے کے بارے میں کچھ سنا، حضرت سائب نے کہا، میں نے علاء بن حضری ہے سنا، وہ فرماتے تھے، کہ میں نے آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرمار ہے تھے کہ مہاجر (منیٰ سے)لوٹنے کے بعد مکہ میں تنین دن رہ سکتاہے، گویا آپ کی مرادیہ تھی کہ مہاجر تین دن ہے زیادہ مکہ میں قیام نہ کرے۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں،اس سے وہ حضرت مر ادہیں جو مکہ میں رہتے تھے،اوراسلام کی وجہ سے فنح مکہ سے قبل ہجرت کرلی تھی،اس کے بعد ان کے لئے مکہ کووطن بنانا در ست نہیں رہا،اباگروہ حج یاعمرہ کے لئے آئیں توان کے لئے مکہ میں اس وقت داخلہ حلال ہے،اور

٨٠٨- يجيل بن يجيل، سفيان بن عيينه، عبدالر حمن بن حميد، حضرت عمر بن عبد العزیزنے اپنے جلساء سے دریافت فرمایا، کہ ا قامت مکہ کے بارے میں تم نے کیا فرمان سا ہے؟ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے حضرت علاء بن حضر می سے سناہے، وہ فرمارہے تھے کہ آنخضرت صلی الله عليه وسلم فرماتے تھے كه مهاجرادائے حج كے بعد مكه شريف میں تین دن تک قیام کر سکتاہے۔

۸۰۵_حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطه اينے والد، صالح، عبدالرحمٰن بن حميد، حضرت عمر بن عبدالعزیزنے حضرت سائب بن پزیدرضی الله تعالی عنه سے دریافت کیا، تو حضرت سائب ؓ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت علاء بن حضر می رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے سنا، وہ فرمارہے تھے، کہ میں نے نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمار ہے تھے کہ (منی

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ہے)لوشنے کے بعد مہاجر تین راتیں مکہ میں رہ سکتا ہے۔

۲۰۸_اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق،ابن جریجی،اساعیل بن محمد بن سعد، حميد بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سائب بن یزید حضرت علاء بن حضرمی رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے تقل كرتے ہيں، كه آپ نے ارشاد فرمايا، حج سے فارغ ہونے كے بعد مہاجر مکہ شریف میں تین دن قیام کر سکتا ہے (اس سے زیادہ مکہ شریف میں نہ تھہرے)۔

۷۰۸۔ حجاج بن شاعر ، ضحاک بن مخلد ، ابن جریج ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب(۱۱۳) مکه مکرمه میں شکار وغیر ہ کی حرمت کا بيان!

۸۰۸ اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، مجاہد، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ آج مکہ ہے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر جہاد اور نیت باقی ہے، اور جب تم کو جہاد پر جانے کے لئے بلایا جائے تو جاؤاور فتح مکہ کے دن آپ نے بیہ بھی فرمایا کہ آسان و زمین کی پیدائش کے دن خداتعالی نے اس شہر کو باحر مت بنادیا تھا، تو یہ اس خداداد حرمت کی وجہ سے تاقیام قیامت محترم ہی رہے گا، مجھ سے پہلے کسی محض کے لئے اس میں قال کرنا جائز تہیں تھا،اور میرے واسطے بھی صرف ایک دن کی ایک ساعت کے لئے حلال ہواتھا،اب خداداد حرمت کی بنایر یہ شہر قیامت تک حرام ہے، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے، اور نہ ہی کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھا سکتاہے، مگر جو اس کا اعلان کر کے اس کے مالک کو دیدہے،اور

٨٠٦ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْج وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجر بمَكَةً بَعْدَ قَضَاء نُسُكِهِ ثَلَاثٌ *

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاتُ لَيَالٍ يَمْكُتُهُنَّ

الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةً بَعْدَ الصَّدَر *

٨٠٧- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * (١١٣) بَابِ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ*

٨٠٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُس عَنَ ابْن عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى أَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جَهَادٌ وَنِيَّةً وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارِ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُّ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفُّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَينِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ

فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) نہ یہاں کی گھاس کائی جائے، یہ فرمان سن کر حضرت عباسؓ نے عرض کیا، یارسول الله! اذ خرگھاس کومشتنیٰ کر دیجئے، اس کئے

کہ بیہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے، اور اس ہے گھر بنائے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، اچھااذ خرمشتنی ہے۔

(فا کدہ) دارالحر ب سے دارالسلام تک ہجر ت تو قیامت تک باقی ہے لیکن اب مکہ مکرمہ کی ہجر ت ختم ہو گئی کیونکہ وہ دارالا سلام ہو گیااور ہجرت دار لحر ب ہے ہوا کرتی ہے اور اس میں اس کی پیشین گوئی ہے کہ مکہ مکرمہ ہمیشہ دار الاسلام رہے گا۔

۸۰۹_ محمد بن رافع، کیجیٰ بن آدم، مفضل، منصور ہے اسی سند ٨٠٩ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُور فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا يَلْتَقِطَ لَقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا * کے الفاظ ہیں۔

> ٨١٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْتُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَ يُحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثُ اللِّي مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ آيُّهَا الْآمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْم الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَ ٱبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكُلُّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَ ٱثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْانْجِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخُّصَ بِقِتَال رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ إِنَّ اللَّهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَ إِنَّمَاۤ اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبلِّغ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَقِيْلَ لِآبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا آبَا شُرَيُحِ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمِ وَّفَارًّا بِخَرُبَةٍ *

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں آسانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا تذکرہ نہیں ہے، اور قال" کے لفظ کی جگہ '' قتل' کا لفظ ہے، اور ''یلتقط لقطة الا من عرفها''

۱۵۰ قتیبه بن سعید،لیث، سعید بن ابی سعید، ابی شریخ عدوی ہے روایت کرتے ہیں، کہ جس وقت عمر و بن سعید فوجی دہے، مکہ مکرمہ کی طر ف روانہ کررہاتھا توانہوں نے کہا،ایہاالامیر!اگر اجازت ہو تووہ فرمان بیان کروں جو فتح مکہ سے اگلے دن نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسے میرے کانوں نے سنا،اور میرے دل نے محفوظ رکھاہے اور جس وقت آپ نے پیہ کلام فرمایاہے وہ منظر بھی میں نے اپنی آئنکھوں سے دیکھاہے، حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت عطا کی ہے،انسانوں نے نہیں دی،لہذاجس مخص کاخدااور روز قیامت پرایمان ہو تواس کے لئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خونریزی کرے، پایہاں کا در خت کاٹے، اگر کوئی شخص آنخضرت صلى الله عليه وسلم كى جنَّك كى بناء يريبان قبّال كو جائز سمجهتا ہو، تو اس ہے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی،اورمهمیںاجازت نہیں دی،اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی تھی،اور آج مکہ مکرمہ کی حرمت وہی ہو گئی جبیبا کہ کل تھی،اور جواس وقت حاضر ہے وہ غائب کو پہنچادے، ابوشر کے سے دریافت کیا گیا کہ عمرونے

یاغارت گری کر کے بھا گنے والے کو حرم پناہ دے سکتا ہے۔ ا٨١ زمير بن حرب، عبيدالله بن سعيد، وليد بن مسلم، اوزاعی، کیچیٰ بن ابو کثیر، ابو سلمه بن عبدالر حمٰن، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح مکہ عنایت فرمائی تو حضور نے لو گوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمہ و ثناکی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ ہےاصحاب فیل کوروک دیا تھا، مگر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس پر مسلط کر دیا تھا، مجھ سے پہلے مکہ سمرمہ کسی کے لئے حلال نہیں تھااور میرے لئے بھی دن میں صر ف ایک ساعت کے لئے حلال ہواہے اور اب میرے بعد تحسی کے لئے حلال نہیں،للہذا بیہاں کے شکار کونہ بھگایا جائے،نہ یہاں کے کانٹے کائے جائیں اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے، مگر تعریف کرنے والا، تاکہ اس کے مالک کو دیدے، وہ اٹھا سکتاہے اور جس کا کوئی آ دمی مار اجائے اسے دو باتوں میں ہے ایک کا اختیار ہے یاخون بہالے لے، یا قصاص، حضرت عباسٌ نے عرض کیایار سول اللہ اذخر کو مشتنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھااذ خرمشتیٰ ہے، یہ سن کرایک بمنی شخص ابوشاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللَّه بيه خطبه مجھے لکھواد پیجئے ، نبی اکرم صلی الله عليه وسلم نے فرمایا، ابوشاہ کو لکھ دو، ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی ہے دریافت کیا، کہ ابوشاہ کے قول کا کیامطلب ہے، کہ یا رسول الله مجھے لکھوا دیجئے ، انہوں نے فرمایا کہ بیہ خطبہ جو آ تخضرت صلی الله علیه وسلم سے سناہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

آپ کو کیاجواب دیا، فرمایاوہ بولا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں،

اے ابوشر یخ حرم میں کسی گناہ گار کو پناہ نہیں ملتی، نہ خون کر کے

٨١١ – حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةً هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةً قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلِّتٌ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارِ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِيدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِحَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا أَلْإِذْ خِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قَبُورِنَا وَ بُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فا کدہ) معلوم ہوا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کتابت اور تدوین حدیث کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ۸۱۲ – حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا ۸۱۲۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن مویٰ، شیبان، یجیٰ، ابو

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْح مَكَّةَ بِقَتِيلِ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ أَلَا وَإِنُّهَا سَاعَتِيَ هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطَ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِحَيْرِ النَّظَرَيْنَ إِمَّا أَنْ يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ *

(١١٤) بَابِ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ

بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ * مَاكَةُ بِنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهُ بِنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السَّلَاحَ * لَا يَحِلُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السَّلَاحَ *

سلمہ، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ قبیلہ لیث نے قبیلہ خزاعہ کا ایک آ دمی پہلے مار ڈالا تھا، فتح مکہ کے سال اینے مقتول کے عوض خزاعہ والوں نے قبیلہ لیث کا ایک آدمی مار ڈالا، آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کواس چیز کی اطلاع ہوئی، تو آپ نے اپنی او بنٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیااور ار شاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ ہے روک دیا تھا، مگر اس پر اپنے رسول صلی الله علیه وسلم اور مومنوں کو مسلط فرمادیا، آگاہ ہو جاؤ کہ بیہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا،اور نہ میرے بعد تھی کے لئے حلال،اور میرے لئے صرف دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا،اس وقت سے مکہ باحر مت ہے،نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے، ہاں تعریف کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آ دمی مارا جائے، وہ دو باتوں میں ہے ایک کا مختار ہے، کہ اسے خون بہا دے دیا جائے یا قصاص،اتنے میں ایک ٹیمنی تشخص ابو شاہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ سے خطبہ مجھے لکھوا دیجئے، آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ ابو شاہ کو یہ خطبہ لکھ دو،ایک قریشی شخص نے عرض کیا، یار سول اللہ اذ خر گھاس کو خاص فرماد یجئے، اس لئے کہ یہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام میں آئی ہے، آپ نے فرمایا، اچھا، اذ خرمشنیٰ ہے۔

باب (۱۱۳) مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھاناممنوع ہے

۱۹۴۰ سلمہ بن هبیب، ابن اعین، معقل، ابوز بیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے سناکہ آپ فرما رہے تھے کہ تم میں ہے کسی شخص کے لئے مکہ مکر مہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں۔

(فائدہ)جمہور علمائے کرام کے نزدیک بیے نہی بلاضرورت پر محمول ہے،واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۱۱۵) بغیراحرام کے مکہ میں داخل ہونا!

(١١٥) بَابِ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ

٤١٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأُمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ و قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنس بْن مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتُّحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

۱۹۴ عبد الله بن مسلمه قعنبی اور یحیٰ بن یحیٰ اور قتیبه بن سعید بن مالک بن انس، کیچیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس ہے یہ کہا کہ کیا آپ کو ابن شہاب نے اٹس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخ مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے خو دا تارا، توایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ ابن خطل کعبہ شریف کے پردے پکڑے ہوئے ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دو، امام مالک نے فرمایا، کہ ہال مجھ سے میہ روایت بیان کی ہے۔

(فائدہ) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو ناحلال ہو گیا تھا،اس لئے آپ خود پہنے ہوئے داخل ہوئے، ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرواور احرام اس جگہ کی تعظیم کے لئے ہے، تواس میں حاجی اور غیر عاجی سب برابر ہیں، کما قالہ الشمنی،اورابن خطل مر تدہو گیا تھا،اس لئے اسے قتل کرڈالا گیا۔

ه ٨١٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقَتَيْبَةَ

بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمَّارِ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بغَيْر إحْرَام وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِر *

٨١٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيم الْأُوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةً وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

٨١٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ

۸۱۵_ یجیٰ بن بیجیٰ حمیمی اور قتیبه بن سعید ثقفی، معاویه بن عمار د هنی، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکر مہ میں داخل ہوئے ، اور قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اس حالت میں کہ آپ پرسیاہ عمامہ تھا، بغیر احرام کے داخل ہوئے،اور قتیبہ کی ایک روایت میں "ابوالزبیر عن جابر" کے الفاظ مروی ہیں۔

۸۱۲ علی بن حکیم او دی، شریک، عمار د منی، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنه سے روایت كرتے ہيں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے۔

١٤٨ يڃيٰ بن يڃيٰ، اسحاق بن ابراڄيم، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریث اینے والد سے تقل کرتے ہیں، کہ رسالت صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

١٨٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلُوانِيُ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْحُلُوانِيُ قَالًا حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلُوانِيِ قَالًا سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلُ أَبُو بَكُرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ * طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلُ أَبُو بَكُرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ * طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلُ أَبُو بَكُرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ * طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلُ أَبُو بَكُرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَحَرِهَا وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا * وَسَلَّمَ وَلَهُ وَيَهَا عَلَى الْمَدِينَةِ وَبَيَانِ خُدُودِ حَرَمِهَا *

٨١٩ وَحَدَّثَنَا عَبُدُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيِي الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمَّهِ بْنِ يَعْمِدٍ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِي حَرَّمَتُ الْمَدِينَة كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ اللهُ مَكَّة وَإِنِي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدَّمَ الْمَدِينَة كَمَا وَمُدَّمَ الْمَدِينَة كَمَا وَمُدَّمَ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةً وَإِنِي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةً *

٨٢٠ حَدَّثَنِيهِ أَبُو ﴿كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ نَيُغْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدُ الْعَزِيزِ نَيُغْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حِ و حَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حِ و حَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ

مآب صلی الله علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے لوگوں کو خطبہ فرمایا تھا۔

۸۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن حلوانی، ابو اسامہ، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ گویامیں دیکھ رہا ہوں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہیں، اور عمامہ کے دونوں کنارے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کنارے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کنارے آنخضرت میں، اور ابو بکر راوی نے منبر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

باب (۱۱۷) مدینه منورہ کی فضیلت، اور اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے در خت اور شکار کاحرام مونااور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔

۸۱۹ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد بن دراور دی، عمر و بن کی مازنی، عباو بن تمیم اپنے بچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، ابراہیم علیه الصلاۃ والسلام نے مکه مکرمه کوحرم بنایا تھا، اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے دعاکی تھی، اور میں مدینہ منورہ کوحرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم نے مکہ مکرمہ کوحرم بنایا تھا، اور میں نے مدینہ کے صاع اور مدمیں اس سے دو چند دعاکی ہے، جیساکہ حضرت ابراہیم نے مکہ والوں کے لئے دعاکی حسے کے لئے دعاکی ہے۔

۰۸۲- ابوکامل جحدری، عبدالعزیز بن مختار (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یجیٰ ہے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، وہیب کی روایت تو

دراور دی کی رعایت کی طرح ہے کہ اس سے دو چند جنتی ا براہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں فرمائی تھیں،اور سلیمان

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے کہ جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔ (فا کدہ) جمہور علمائے کرام کامسلک ہے کہ فضیلت کلی صرف مکہ مکر مہ ہی کو حاصل ہے ، گوامام مالک اور اہل مدینہ نے مدینہ منورہ کو مکہ پر فضیلت دی ہے (عینی جلد اصفحہ ۳۲۵)اور در مختار میں ہے کہ مکہ مکر مہ روضہ اطہر کے علاوہ مدینہ منورہ ہے افضل ہے ،اس لئے کہ روضہ

اطہر تمام روئے زمین میں سب سے افضل ترین مقام ہے ،اور ایسے ہی اختلاف کعبہ کے علاوہ ہے ،ورنہ کعبہ تومدینہ منورہ سے افضل ہے اور قاضی عیاض وغیرہ سے روضہ اطہر کی افضلیت کے متعلق اجماع منقول ہے، غر ضیکہ اس مقام پر علماء کرام کے بہت بسط کے ساتھ اقوال ٨٢١ قتيبه بن سعيد، بكر بن مضر، ابن الهاد، ابو بكر بن محمه، عبدالله بن عمرو بن عثمان، حضرت رافع بن خديج رضي الله تعالى عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیااور میں اس کے پتھریلے دونوں کناروں کے در میان تعنی مدینہ منور کو حرام قرار دیتا ہوں۔ ٨٢٢ عبد الله بن مسلمه بن قعنب، سليمان بن بلال، عقبه بن

مسلم، ناقع بن جبيرٌ بيان كرتے ہيں كہ مروان بن حكم نے خطبہ پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کا،مکہ کے رہنے والوں کا،اور مکہ شریف کی حرمت کا تذکرہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے آواز دے کر کہا، کیاوجہ ہے کہ میں سن رہاہوں، کہ تم نے مکہ مکرمہ کا اور مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ کی حرمت کا تذكره كياہے، اور مدينه منوره كا، اور مدينه ميں رہنے والول كا، اور مدینه کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، اور حضور نے دونوں کالے پھر والے میدانوں کے درمیان حرم تھہرایا ہے، اور

ہمارے پاس میہ تھکم نبوی خولانی چمڑے پر لکھا ہوا موجو دہے،اگر

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أُمَّا حَدِيث وُهَيْبٍ فَكُرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بَمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

اطہر کو ہرا یک چیز پر فضیلت کلی حاصل ہے،خواہ کعبہ ہویاعرش ہویا کرسی،اور لباب میں ہے کہ اختلاف روضہ اطہر کے علاوہ ہے ورنہ روضہ منقول ہیں جو تفصیل کے داعی ہیں (فتح الملہم جلد ساصفحہ ۱۸ م)۔ ٨٢١ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِع بْنِ خَدِيج قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

> مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ * ٨٢٢ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ عُتْبَةً بْنِ مُسْلِم عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِّ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكِّرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ حَدِيجِ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةً وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُر الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتُهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

> عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَإِنِّي أُحَرِّمُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيم خُوْلَانِي إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكُهُ قَالَ فَسَكَتَ تم چاہو تو پڑھ کر سنادو، مر وان خاموش ہو گیا، اور پھر کہنے لگا کہ میں نے کچھ ایساہی سناہے۔

٨٢٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا *

مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ *

حَدِّهُ اللَّهِ بِنُ نُمَيْرٍ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِنُ نُمَيْرٍ حَ وَحَدَّثَنَا أَبْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْمَانُ بِنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ مَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ اللَّهُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يَقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَة أَنْ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ حَيْرٌ مِنْهُ حَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَشْهُ أَوْ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأُوائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ وَلَا يَشْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأُوائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَكُ مُنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۲۳_ابو بكر بن ابي شيبه اور عمر و ناقد ، ابو احمد ، محمد بن عبدالله الاسدی،سفیان،ابوالزبیر،حضرت جابررضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا، اور میں مدینہ کا دونوں کالے کپھر والے میدانوں کے در میان حرم مقرر کر تاہوں، نہ وہاں کا کوئی کانے دار در خت کاٹا جائے،اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔ ۸۲۴_ابو بکر بن ابی شیبه، عبدالله بن تمیر (دوسر ی سند) ابن نمير ، بواسطه اينے والد ، عثمان بن حكيم ، عامر بن سعدٌ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم مقرر کرتا ہوں، یہاں کے خار دار در خت نه کانے جائیں، اور نه شکار کو قتل کیا جائے، اور فرمایا کہ مدینہ مدینہ والوں کے لئے بہتر ہے، کاش کہ انہیں اس چیز کا علم ہو جائے جو تھخص اس کی سکونت کو براسمجھ کر ترک کرے گا، خدانعالیٰ مدینہ میں اس کے عوض ایسے شخص کو ساکن کر دے گاجو اس ہے بہتر ہو گااور جو شخص کہ مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا، تو میں قیامت کے دن

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فائدہ) مدینہ منورہ کی حرمت مکہ مکر مہ کے طریقہ پر نہیں ہے ، مطلب بیہ ہے کہ اس کی عزت و تنکریم میں کسی قشم کی کمی نہ کی جائے ،اور بیہ کہ اس کے ساتھ بےالتفاتی اور بے رغبتی نہ کی جائے ، بلکہ مدینہ منورہ کی پوری عظمت و بڑائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانوں کووہاں زندگی بسر کرناچاہئے۔

اس کا شفیع یااس پر گواہ ہوں گا۔

٥٨٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرُوانُ بْنُ مُعَاوِيَةً حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ ثُمُّ

۸۲۵۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثان بن حکیم انصاری، عامر بن سعد بن ابی و قاص، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق

حاہے گا تواللہ تعالیٰ دوزخ میں اے اس طرح پھلائے گا جس طرح کسیسہ بچھلتاہے یا (جس طرح) نمک یانی میں بچھلتاہے۔ ۸۲۲_اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عقد ی، عبدالملک، بن عمرو، عبدالله بن جعفر،اساعیل بن محمد،عار بن سعدٌ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد سوار ہو کر اپنی کھوئی پر جو مقام عقیق میں تھی گئے ،وہاں ایک غلام در خت کاٹ رہاتھا، یا کانٹے توڑ رہاتھا تو حضرت سعلاً نے اس کے کیڑے وغیر ہ چھین لئے ،جب حضرت سعد واپس آئے تو غلام کے مالکوں نے حاضر ہو کر سامان واپس کرنے کے متعلق کچھ گفتگو کی، انہوں نے فرمایا کہ معاذ اللہ! میں وہ چیز پھر واپس کر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور انعام عنایت کی ہے، اور انھیں سامان واپس کرنے ے انکار کر دیا۔ ۸۲۷ یجیٰ بن ابوب اور قتیبه ،ابن حجر ،اساعیل بن جعفر ،عمر و بن ابي عمرو مولي المطلب بن عبدالله بن خطب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ارشاد فرمایا کہ میری خدمت کرنے کے کئے کوئی غلام تلاش کرو، حضرت ابو طلحہؓ مجھے اپنی سواری کے بیجھے سوار کرکے اینے ساتھ لے گئے چنانچہ رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم جہاں کہیں بھی اترا کرتے میں آپ کی خدمت کیا کر تا تھا، اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ تشریف لائے، جب کوہ احد سامنے آگیا تو فرمایا، یہ بہاڑ ہمیں دوست رکھتاہے،اور ہم اے دوست رکھتے ہیں، پھر جب مدینہ منور کے قریب آئے تو فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے در میانی حصہ کو حرم

قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ

شریف کو حرم قرار دیا ہے، اور اے اللہ اہل مدینہ کے مداور

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

روایت نقل کی، جیسی ابن نمیر کی حدیث ہے، کیکن اس میں

ا تنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا

فِي النَّارِ ذُوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبُ الْمِلْحِ فِي ٨٢٦ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنَ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفُر عَنْ إِسْمَعِيلَ بْن مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِر بْن سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرهِ بِالْعَقِيق فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفْلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ * ٨٢٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْر جَمِيعًا عَنْ إسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَر أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بِّن عَبْدِ اللَّهِ بْن حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أَحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا

أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا

بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ

بَارِكُ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ *

ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْن نُمَيْر وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ

وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءِ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ

صاغ میں برکت عنایت کر دے۔

(فائدہ) مداور صاع کے متعلق کتاب الز کوۃ میں لکھ چکاہوں،اس کی طرف رجوع کر لیا جائے (مترجم)۔

٨٢٨ - وَحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالًا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَبْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا * بِمِثْلِهِ غَبْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا * بِمِثْلِهِ غَبْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا * بِمِثْلِهِ غَبْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عَمْرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَعُمْ عَلَيْهِ لَعَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ لَعَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَدَتُ فِيهَا حَدَثًا قَالَ لَيْ عَمْ اللَّهِ عَلَيْهِ لَعْنَهُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَعْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَعْمَ اللَّهُ اللَّهُ مِنْهُ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ وَالْمَلَائِكَةً وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ وَالْمَلَائِكَةً وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ وَالْمَائِكَةً وَالنَّاسِ أَعْمَالُ وَقَالَ الْفَالَ الْمُنَائِلَةُ مَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمَائِكَةً وَالنَاسِ أَعْمَالُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَلْوَالُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَلْمُ اللَّهُ مَالُهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَلْعُلُولُ الْمُلِلَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَلْعُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَائِلُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَا اللَّهُ ال

۸۲۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں گریہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ ''انی احرم مابین لا تبیہا''۔

۸۲۹ حامد بن عمر، عبدالواحد، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ہے دریافت کیا، کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کوحرم مقرر کیاتھا، انہوں نے کہا، ہاں! فلاں جگہ سے فلال جگہ تک، لہذاجواس میں بدعت کاکام ایجاد کرے گا، اور پھر مجھ سے فرمایا، یہ بہت ہی سخت گناہ ہے، اس کے بعد فرمایا کہ جو کوئی اس میں بدعت کرے گا تواس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا، نہ اس کے فرض قبول کرے گا، نہ اللہ نقال، ابن انس نے کہایا "کسی بدعتی کو پناہ دے گا"۔

(فائدہ)اس حدیث کے بعد تو بدعتی کو بدعتی نہ رہنا جا ہے اور تو بہ استغفار کر کے صراط مشقیم پر آ جانا جا ہے۔

٠٨٣٠ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحُولُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هي حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

أَوْ آوَى مُحْدِثًا *

٨٣١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسِ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۰۰ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه حورہ کو حد دریافت کیا ، کہ رسول اللہ صلی اللہ نے مدینہ منورہ کو حرم(۱) قرار دیا ہے ، انہوں نے فرمایا ہاں! فرمایا یہاں کی گھاس بھی نہیں کائی جائے گی، جو ایسا کرے گا تو اس پراللہ تعالی فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

ا۸۳ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

(۱) مدینہ کے حرم سے مراداس جگہ کی تعظیم اوراحترام ہے، مکہ کی طرح حرم مراد نہیں ہے کہ کسی جنایت کے کرنے سے دم لازم آئے اس لئے کہ کسی روایت سے یہ معلوم نہیں ہو تا کہ جیسے حرم مکہ کی جنایت سے دم لازم آتا ہے اس طرح مدینہ کے حرم میں جنایت کرنے سے دم لازم آتا ہو۔

بْنِ أَبِي طَلْحَةً عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكُ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكُ

لَهُمْ فِي مُدَّهِمْ * لَهُمْ فِي مُدَّقِنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ ٨٣٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنَّ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةً مِنَ الْبَرَكَةِ *

٨٣٣ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْمًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى ثُوْرِ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَّدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةً الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَن ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا

يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلَا

وَانْتُهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرِ وَزُهَيْرِ عِنْدَ قَوْلِهِ

کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ ان کے بیانہ میں برکت عطا فرما، اے الله ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے مد میں برکت عطا فرما ـ

۸۳۲_ز هیر بن حرب دابراهیم بن محمد سامی، و هیب بن جریر، بواسطه اپنے والدیونس، زہری، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که اے الله جتنی بر کت مکہ مگر مہ میں ہے،اس ہے دو گنی مدینہ منورہ میں عطافر ما۔

۸۳۳ ابو بکر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب اور ابو کریب، ابو معاویہ ، اعمش ، ابر اہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ، کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا،اور حضرت علیؓ کی تلوار کی نیام میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا،اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ جو شخص گمان کر تا ہے، کہ ہمارے پاس کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو او نٹوں کی عمروں کا بیان ہے، کچھ زخموں کے قصاص کا تذکرہ ہے، اور پیہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، لہذاجو کوئی اس میں کسی بدعت کوایجاد کرے، یا بدعتی کو پناہ دے تواس پراللہ تعالی، فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہاس کا کوئی فرض قابل قبول ہے،اور نہ کوئی نفل،اور تمام مسلمانوں کاذمہ ایک ہے،ادنیٰ مسلمان کی پناہ کا بھی اعتبار کیا جاسکتاہے ،اور جس شخص نے اپنے آپ کواینے باپ کے علاوہ غیر کا فرز ند تھہر ایا، یاا پے آتا کے علاوہ کسی اور کا اینے کو غلام بنایا، تو اس پر بھی اللہ تعالی فر شتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ کوئی اس کا فرض قبول ہو گا،اور نہ کوئی سنت،امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو بکر اور زہیر

يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرًا مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ كروايت اس جَلَه پر ختم مو كئ، اور ان دونول كي روايت ميں

نیام میں لٹکنے کاؤ کر نہیں ہے۔ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ * (فا کدہ)اس حدیث سے بدعتی کو خصوصیت کے ساتھ عبرت حاصل کرلینی جا ہے اوراس کے بعد رافضیوں اور شیعوں کو غور کرنا جا ہے کہ حضرت علی کرم اللّٰہ و جہہ کے اس خطبہ نے ان کے زعم باطل اور اقوال فاسدہ کو حجو ٹاکر دیا،اور ان کی کذابیت کااعلان فرمایا، کہ بیہ جو کہتے

m•r

ہیں کہ حضرت علیٰ کو حضور نے بہت سی وصیتیں کی تھیں ،اور اسر ار علوم دین وغوامض بتائے تھے ،اور اپناو صی بنایا تھااوربعض ایسی چیزیں بتائیں ، کہ حضرت علیؓ کے علاوہ اور کسی کو نہیں بتائی تخییں ، غر ضیکہ بیہ سب د عاوی باطلبہ اور خیالات فاسدہ ہیں ، صر ف حضرت علیؓ کے فرمان سے ان

کا جھوٹ اور بطلان ثابت ہو گیا،اوراس حدیث ہے ذات بدلنے والوں پر بھی لعنت مذکورہ آئی ہے، جبیباکہ آج کل سر حدیپار کر کے ہرایک شیخ اور سید بن گیا، یا جیسے اپنانام رکھ لیتے ہیں، غلام نبی، غلام محی الدین وغیر ہیہ سب خرافات مذکورہ بالا وعید میں داخل ہیں کہ جس سے

احتياط اشد ضروري ب، اللهم اني اعو ذبك من الفتن ما ظهر منها و مابطن، والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

(دوسری سند)، ابو سعید اہج، وکیع، اعمش سے اس سند کے ساتھ ابو کریب کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باتی اس میں اتنی زیاد تی ہے کہ جو کسی مسلمان کی پناہ توڑے، تو اس پرِ الله تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا،اور نہ نفل قبول ہو گا،اوران دونوں روایتوں میں غیر باپ کی طرف منسوبیت کا تذکرہ نہیں،اوروکیع کی روایت میں قیامت کاذکر نہیں ہے۔

۸۳۵_ عبدالله بن عمر قوار بری، محمد بن ابی بکر مقدمی، عبدالر حمٰن بن مہدی، سفیان، اعمش ہے اس سند کے ساتھ ان مسہر اور وکیع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں اپنے موالی کے علاوہ مولی بنانے کا اور لعنت کا تذکرہ

۲ ۸۳۰ ابو بکرین ابی شیبه ، حسین بن علی جعفی ، زائده ، سلیمان ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی الله عليه وسلم ہے روایت کرتے ہیں، که آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ حرم ہے، لہٰذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد کرے، یا بدعت کرنے والے کو پناہ دے تواس پر اللہ تعالیٰ کی،

٨٣٤ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ ١٨٣٨ على بن حجر سعدى، على بن مسهر -أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ حِ و حَدَّثَنِيٍّ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَن ادَّعَى إِلَى غُيْر أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ٥ ٨٣٥ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي خَدَّتْنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهُرِ وَوَكِيع إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذِكْرَ اللَّغْنَةِ لَهُ ٨٣٦ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ

سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَّلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَث فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

٨٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَقُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفَ *

٨٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا بَيْنَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَ لَا بَيْنَ عَرَامٌ *

٨٣٩ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمُدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلُوْ وَجَدْتُ الظَّبَاءَ مَا الْمُدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةً فَلُوْ وَجَدْتُ الظَّبَاءَ مَا الْمُدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةً فَلُوْ وَجَدْتُ الظَّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتِي عَشَرَ مِيلًا الْمَدِينَةِ حِمًى

٨٤٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنس فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبيهِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا عَنْ أَبيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأُوا أَوْا اللَّهِ عَنْ أَبي النَّبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ الللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللِهُ اللللَّهُ ال

فرشتوں کی،اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہو گا،اور نہ نفل۔

کے ۱۳۵ ابو بکر بن نظر ،ابوالنظر ،عبیداللہ اشجعی،سفیان،اعمش کے ۱۳۷ ابو بکر بن نظر ،ابوالنظر ،عبیداللہ اشجعی،سفیان،اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور قیامت کا تذکرہ نہیں، باقی اتی زیادتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے،ادنی کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، لہذا جو کسی مسلمان کی پناہ توڑ دے تو اس پر اللہ تعالی، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روزنہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا،اورنہ نفل۔

۸۳۸ یجیٰ بن نیجیٰ، مالک، ابن شهاب، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنیاں چرتی ہو ئیں دیکھ لوں، تو انہیں تبھی نہیں ڈراتا، اس لئے کہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے در میان حرم ہے۔ ٨٣٩ اسحاق بن ابرابيم، محمد بن رافع، عبد بن حميد، عبدالرزاق معمر، زہری، سعید بن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پھر یلے کناروں کے در میان حرم مقرر فرمایاہے،حضرت ابو ہر برہؓ بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں ان دونوں پھر پلے کناروں کے در میان، هر نیاں دیکھوں تو بھی نہ بھگاؤں،اور آنخضرت صلی اللہ علیٰہ وسلم نے مدینہ کے آس پاس بارہ میل سمتعین فرمایا تھا۔ ٨٥٠ قتيبه بن سعيد، مالك بن انس، سهيل بن ابي صالح، بواسطه اینے والد، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالی عنه بیان

کرتے ہیں کہ لوگ جب پہلا کچل دیکھتے تورسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، جب آنخضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اے لے لیتے، تو فرماتے، اے اللہ ہم کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي ثُمَرِنَا وَبَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكُ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَبَارِكُ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَبَارِكُ لَنَا فِي مُدُكَ وَإِنَّهُ وَإِنَّهُ وَجَلِيلُكَ وَإِنَّهُ وَإِنَّهُ وَخِيلِيلُكَ وَإِنَّهُ وَإِنَّهُ وَعَلَيلُكَ وَإِنَّهُ وَإِنَّهُ وَعَلَيلُكَ وَإِنَّهُ وَعَلَيلُكَ وَإِنَّهُ وَعَلَى المَّمَوينَةِ بِمِثْلِ مَا وَعَلَيلُهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ النَّمَرَ *

٨٤١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَالِحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَالِحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَالِحِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِأُولَ التَّمَرِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي تَثِمَارِنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ وَفِي مُدِينَةً لَمْ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْولْدَانِ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْولْدَانِ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الشَّعَيدِ مَوْلًى الشَّعَةِ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلًى الشَّهُ إِنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِي كَثِيرُ الْمَهْرِيِ أَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِي كَثِيرُ الْعِيالِ وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عَيالِي إِلَى بَعْضِ الرِيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا عَيالِي إِلَى بَعْضِ الرِيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِي اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُ أَنَّهُ قَالَ حَتَى قَدِمْنَا مَع نَبِي اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُ أَنَّهُ قَالَ النَّاسُ وَاللّهِ مَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِي فَقَالَ النَّاسُ وَاللّهِ مَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِي فَقَالَ النَّاسُ وَاللّهِ مَا غَسْفَانَ فَالَا فَي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَبَلّغَ ذَلِكَ النَّبِي صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَتَالَ مَا هُنَا فِي شَيْء وَإِنَّ عِيَالَنَا لَحُلُوفٌ مَا وَسَلّمَ فَتَالَ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَلَعْنِي أَنْ وَالّذِي أَخِلِفُ بِهِ أَوْ

جمارے بچلوں میں برکت عنایت کر،اور جمیں جمارے صاع اور جمارے ما علیہ جمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ حضرت ابراجیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل،اور تیرے نبی تھے،اور میں تیر ابندہاور تیرانبہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعاکی تھی، تو جتنی انہوں نے مکہ کے لئے دعاکی تھی، تو جتنی انہوں نے مکہ کے لئے دعاکی تھی اتنی اور اس کے برابراور بھی میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعاکر تاہوں،اس کے بعد حضور جھوٹے بچے کوبلاکروہ پھل دے دیے۔

اله ۸ ۔ یکی بن یکی ، عبد العزیز بن محد مدنی ، سہیل بن ابی صالح ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیاجا تا تو آپ فرماتے ، الہی ہمارے مدینہ اور ہمارے کچلوں اور ہمارے مدو صاع میں برکت پر برکت عطا فرما، پھر وہ مچل اس وقت جو مجھوٹا بچہ موجود ہو تااسے دے دیے۔

۲۸۲ مراد بن اساعیل بن علیه ، بواسطه این والد، و به بن بی بن ابی اسحاق، ابو سعید مولی مهری بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینه قط اور نگ حالی میں مبتلا ہوئے تو ابو سعید مولی مهری نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں کثیر العیال ہوں، اور نگ حالی میں مبتلا ہوں، چاہتا ہوں کہ این بچوں کو کسی سر سبز و شادب جگہ پر لے جاؤں، حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا ایسامت کرو، مدینه کو مت چھوڑو، کیونکه ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے ہمر کاب ایک سفر کو نکلے تھے، جب مقام عسفان میں پنچے، تو حضور والا نے وہاں چند رات قیام فرمایا، لوگ کہنے کے خدا کی قشم یہاں تو ہم بیاں جہنے این کی طرف سے اطمینان نہیں، آنخضرت صلی اللہ علیه وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہوگئ، آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو بھی اس کی اطلاع ہوگئ، آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو کیا ہے نے کیا کو بینچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا کو کیا ہیا ہو گئی آپ نے کیا کو کیا ہو کیا ہو کیا ہو کیا ہو کیا ہو کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانیا، آپ نے کیا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ إِنْ شِئْتُمْ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةً فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَال وَلَا تَخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَّنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَان يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فُوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُ ۗ مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْن غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ *

٨٤٣ وَحَدَّنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكُ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتِيْنِ * فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً بَرَكَتِيْنِ * فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً بَرَكَةً مَلَى اللَّهُ حَدَّثَنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً بَرَكَةً فَا اللَّهُ حَدَّثَنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً بَرَكَةً فَا اللَّهُ عَلَيْهَ حَدَّثَنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً بَرَكَةً فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّيْهِ وَسَلَيْهَ وَالْمَعْ الْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعُ الْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولَ عَلَيْهِ وَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ

الفاظ فرمائے، فرمایا، اس خدا کی قشم کہ جس کی میں قشم کھا تا ہوں، یا فرمایا قشم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے،اگرتم چاہو تو میں او نٹنی پر پالان کا حکم دے دوں،اور جب تک مدینه نه پهنچول،اس کی گره نه کھولوں، پھر فرمایاالہی حضر ت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کوحرم قرار دیا تھااور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے، یہاں خونریزی نہ کی جائے، لڑنے کو ہتھیار نہ اٹھائے جائیں، یہاں کے در خت سوائے جارہ کے اور کسی وجہ ہے نہ حصافے جائیں، الہی جارے مدینہ میں برکت عطا فرما، اللی ہمارے صاغ میں برکت عطا فرما،الہی ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے صاع میں ہم کو برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے مد میں ہمیں برکت عنایت کر، الہی اس برکت کے ساتھ اور دوچند برکت عطا فرما، قتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ کی ہر ایک گھاٹی اور درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں، اور تمہاری واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں،اس کے بعد لوگوں سے کہاکوچ کرو،اور حسب حکم ہم نے کوچ کر دیا،اور مدینہ کو واپس چل دیئے، سو ہمیں اس کی قتم جس کی قتم ہم کھاتے ہیں، یا کھائی جاتی ہے، کہ مدینہ منورہ میں پہنچ کر ابھی ہم نے اپنا سامان بھی نہیں اتارا تھا کہ غطفانیوں نے ہم پر حملہ کر دیا، حالا نکہ اس سے قبل ان میں کسی

وجہ سے بیجان بھی پیدا نہیں ہواتھا۔
سہ ۸۴۳۔ زہیر بن حرب، اساعیل بن علیہ ، یجیٰ بن مبارک، یجیٰ
بن ابی کثیر، ابوسعید مولی مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ
ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمیں ایک
برکت کے ساتھ دوبر کتیں عطا فرما۔

۸۴۴ - ابو بکر بن ابی شیبه، عبیدالله بن موسی، شیبان (دوسری

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ حِ و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِير بهذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٥٤٥ - وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَنْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْمَهْرِيِّ لَيَالِي الْمَهْرِيِّ لَيَالِي الْمَدِينَةِ وَشَكَا الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا اللهِ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأُوائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَلُهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأُوائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَلُهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأُوائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَلْ آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى لَلْ آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ لَا يَصِبُرُ أَحَدٌ عَلَى لَلْ الْمُولِ اللّهِ عَلَى لَكُهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ لَا يَصِبُرُ أَحَدٌ عَلَى لَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ لَا يَصْبُرُ أَحَدُ عَلَى لَا عَنْهُ وَسَلّمَ إِنَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا لَوْ شَهِيدًا لَوْ شَهِيدًا أَوْ شَهِيدًا أَوْ شَهْطِعًا أَوْ شَهِيدًا أَوْ شَهْلِيمًا أَوْ شَهْلِيمًا أَوْ شَهْلِيمًا أَوْ شَهْلِيمًا أَوْ الْمَالَةُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ الْمَالَةُ الْمُؤْلِقَ الْمَالَةُ إِذَا كَأَنَ مُسْلِمًا *

٨٤٦ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أَسَامَةً وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نَمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ نَمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَدَّنِي سَعِيدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ النَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ النَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّنَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ النَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةً قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةً قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَذُهُ وَقَالَ أَبُو بَكُرٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ فَيَهُ كُهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ *

٨٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَلِي الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ

سند) اسحاق بن منصور ، عبدالصمد ، حرب بن شداد ، کیجیٰ بن الی کثیر ؓ ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۸۷۵ قتیہ بن سعید، لیف، سعید بن ابی سعید، ابوسعید مولی مہری ہے روایت ہے، کہ انہوں نے جنگ حرہ کے زمانہ میں حضرت ابو سعید خدری کی خدمت میں حاضر ہو کر مدینہ کی سکونت کے متعلق مشورہ کیا، اور مدینہ کے نزخوں کی گرانی، اور اپنے بال بچوں کی کثرت کی شکایت کی، اور ظاہر کیا کہ اب مجھ میں مدینہ کی تنگ حالی اور شدا کد برداشت کرنے کی طاقت نہیں، حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا، افسوس ہے میں تم کو اس کی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے آنخضرت صلی اس کی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مدینہ کے شدا کد پر صبر کرکے مرجائے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیعیا گواہ ہوں گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیعیا گواہ ہوں گا، میں جو مدینہ کے شدا کد پر صبر بحب کہ وہ مسلمان ہو۔

۱۹۸۸ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن تمیر،ابوکریب،
ابواسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابو
سعید خدری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ بھے، کہ میں نے مدینہ
منورہ کے دونوں پھر یلے کناروں کے در میان حرم مقرر کر دیا
ہے، جس طرح کے حضرت ابراہم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ
شریف کو حرم مقرر کیاتھا، چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مدینہ شریف کے اندراگر کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی پر ندہ
د کی لیتے تواس کے ہاتھ سے اسے چھڑا کر آزاد کر دیتے (کیونکہ
حرم میں پر ندہ کاگر فار کر نانا جائز ہے)۔

۷ م ۸ - ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسهر، شیبانی، یسیر بن عمر، سهبیل بن حنیف رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے، انہوں

نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف دست مبارک بڑھا کر ارشاد فرمایا، کہ بیہ حرم ہے، امن کی جگہہے۔

۸ ۱۸ ۱ ابو بکر بن ابی شیبه، عبده، ہشام ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وبائی بخار چل رہاتھا، سو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت بلال بیار ہوگئے، جب نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیاری ملاحظہ فرمائی، تو فرمایا، الہی جس طرح مکہ کی محبت تو نے ہمیں عطاکی تھی، اسی طرح مدینہ کی محبت بھی ہمیں عطافرما، یااس سے بھی زیادہ محبت عطافرما، اور میں بہاں کی آب و ہواصحت بخش بنادے اور ہمارے صاع اور مدمیں برکت عطافرما، اور اس کے بخار کو جھنہ کی جانب منتقل کر دے۔

(فا کدہ)مقام جھے میں یہودر ہتے تھے،اورانہیں مسلمانوں سے عناداور دستمنی تھی،اس لئے آپ نے بیہ بدد عافر مائی، چنانچہ آپ کا یہ ُبہت بڑا معجزہ ہے، کہ آج تک جھے کاجویانی بیتا ہے،اسے بخار چڑھ جاتا ہے۔(نووی)۔

۹ ۸۴۷۔ ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۱۷) سکونت مدینه منوره کی فضیلت اور

وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا تواب! ۸۵۰ زمیرین حرب عثلان بن عمر عیسیٰ بن حفص بر

۸۵۰۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، عیسیٰ بن حفص بن عاصم، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، کہ جو کوئی مدینہ کے شدائد پر صبر رکھے گا، تومیں قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید

ہوں ہ۔ ۱۵۵۔ کیجیٰ بن کیجیٰ، مالک، قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع، یحسنس مولیٰ زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں عَمْرُو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ * فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ * مَحْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

٨٤٨ - وَحَدَّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَة حَدَّثنا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِي وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرِ وَاشْتَكَى بِلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُوى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبُ وَلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبُتَ مَكَّةً أَوْ أَشَدَ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبُتَ مَكَّةً أَوْ أَشَدَ وَصَحَحْهُا وَمُدِينَةً وَصَحَمْهُا وَمُدَّهَا وَمُدَّهَا وَمُدَّهَا وَمَدُهُا إِلَى الْجُحْفَةِ *

٨٤٩ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً
 وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
 نَحْوَهُ *

(١١٧) بَابِ الترْغِيبِ فِي سُكُنَى الْمَدِينَةِ وَالْصَّبْرِ عَلَى لَأُوائِهَا وَشِدَّتِهَا *

١٥٨- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُشَمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِم حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَا اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَنْ ابْنِ عُمْرَ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْمَةِ *

١٥٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُويْمِرِ بْنِ

الْأَجْدَعِ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزَّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَّهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَوْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبُرُ عَلَى لَلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا كُنْتُ لَهُ يَصْبُرُ عَلَى لَأُوائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ سَعِيمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

٧٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنُ الْمَعْ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمِي فُدَيْكِ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنِ الْخُزَاعِي عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمْرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأُوائِهَا وَشِدَّتِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُو اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُومَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَا اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُونَا اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّامَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْعَيَامَةِ يَعْنِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّ

٨٥٣ وَحَدَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ عَنِ الْعَلَاءِ بُنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ بِن عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ بِن عَبْدِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةِ وَشِيدًا عَنْ أُو شَهِيدًا *

١٥٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عِيسَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *
 ١٥٥ - وَحَدَّثِنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هِ الْفَضْلُ بْنُ عُرِسَى حَدَّثَنَا هِ الْفَضْلُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ الْفَضْلُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ الْفَضْلُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس بیھا ہوا تھا،

کہ آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی اور آکر سلام کیا، اور

عرض کیا کہ اے عبدالر حمٰن میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں،
کیونکہ ہم پریہ زمانہ بہت سخت ہو گیاہے، حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہمانے فرمایا، ہیو قوف عورت! یہیں رہ، میں
نے خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے، کہ آپ فرما
رہے تھے کہ جو شخص مدینہ منورہ کے شدا کداور مصائب پر صبر
کرےگا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیعیا گواہ ہوں گا۔
کرےگا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیعیا گواہ ہوں گا۔

۸۵۲ محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، قطن خزائ، محمد بن زبیر، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که میں نے آنحضرت ملی الله علیه وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے میں نے آنحضرت ملی الله علیه وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے سخے کہ جو شخص اس کے یعنی مدینہ کے شدا کدیا مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر وہ گناہ گار ہوگا) ہوں گا۔

ماہ۔ کی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمٰن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میر ن امت میں ہے جو بھی مدینہ شریف کی شخق اور شک حالی پر صبر کرے میں سے جو بھی مدینہ شریف کی شخق اور شک حالی پر صبر کرے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر گناہ گار ہے) یا شہید (اگر نیکوکارہے) ہوں گا۔

م ۸۵۴ - ابن انی عمر، سفیان، ابی ہارون، موکیٰ بن ابی عیسیٰ، ابو عبداللہ القراظ، حضرت ابو ہر رہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۵۵ د پوسف بن عیسی، فضل بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، صالح بن ابی صالح، بواسطہ اینے والد، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللّٰد ا تشجیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأُواءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ *

(١١٨) بَابِ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُون وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا *

٨٥٦ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُبِ عَلَى مَالِكِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَلَى مَالِكِ عَنْ نُعَيْمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ *

المُهُ اللهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مَعْفَرٍ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ مُحْدِر حَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حُجْر حَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ وَهُنَالِكَ أَنْ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ *

(١١٩) بَابِ الْمَدِينَةِ تَنْفِيْ خَبْتَهَا وَتُسَمَّي طَابَةً وَّطَيْبَةً

٨٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَحْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً وَاللّهِ عَنْهَا إِلّا أَخْلُفَ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ عَنْهَا إِلَّا أَخْلُفَ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ عَنْهَا إِلًا أَخْلُفَ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ الْمَالِيَةُ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ عَنْهُ أَلًا إِنَّ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَالَةُ اللّهُ فَيْهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ اللّهُ فَا إِنَّا اللّهُ فَيْهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ اللّهُ الْمَالَةُ الْمُولَا إِلَا أَخْلُفَ اللّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِنَّ الْعَلَا إِلَا أَخْلُفَ اللّهُ فَيْهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلًا إِلَا أَنْهُ أَلَى إِلَا أَعْلَى إِلَا أَنْهِ الْمِنْهُ الْمُعْلِقَ الْمَالِقُولَ الْمُعْلَى الْمُؤْمِنَا اللّهُ الْمُؤْلِقَ الْمَالِقُولَ اللّهُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَا إِلَا أَنْهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَا اللّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللّهُ الْمُؤْمِنَا الللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَا اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللهُ اللّهُ الْمُؤْمِنَا اللّهُ ا

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے مصائب پر جوصبر کرے،اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۱۱۸) مدینه منوره کا طاعون اور د جال سے محفوظ رہنے کابیان!

۸۵۲ یکی بن یکی، مالک، نعیم بن عبدالله، حضرت ابوہریہ رہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے ناکوں (راستوں پر) فرشتے متعین ہیں، کہ اس میں طاعون اور د جال داخل نہیں ہو سکتا۔

۱۹۵۷۔ یکی بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اساعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسے دجال مشرق کی طرف سے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسے دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، اور اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا، حتی کہ کوہ احد کے پیچھے آکر اترے گا، اور پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں ہلاک ہوجائے گا۔

باب (۱۱۹) مدینه منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر بھینک دیتاہے اوراس کانام طابہ اور طیبہ ہے۔

چینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے۔
۸۵۸ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراور دی، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ اپنے چیازاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلائیں گے، اور کہیں گے، ارزانی کی طرف چلو، ارزانی کی طرف چلو، حالا نکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش وہ اس کو جان لیں، اور قتم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی لا کر مدینہ کو چھوڑ کر نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی لا کر

الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

٨٥٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْن

أَنَس فِيمَا قُرئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيدٍ قَالَ سَمِغُتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ ابْنَ يَسَار يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

(فا کدہ) بعنی کشکر اسلام مدینہ ہی میں جمع ہو کر جاروں طرف تھیلے گا،اور تمام بلاد کو مسخر کرے گا(نووی،عمد ۃ القاری)۔

٨٦٠ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَتُ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ* ٨٦١ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَابَ الْأَعْرَابِيُّ وَعْكُ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مدینه میں آباد کر وے گا، خوب سن لو، مدینه لوہار کی تھٹی کی طرخ ہے، میل کچیل کو ہاہر نکال دیتا ہے،اور قیامت اس وقت تک قائم نه ہو گی، جب تک مدینه شریر لوگوں کو نکال کر باہر نہ کر دے گا، جیسا بھٹی لوہے کے میل کچیل کودور کردیتی ہے۔ ٨٥٩ قتيبه بن سعيد، مالك بن انس، يحييٰ بن سعيد، ابو حباب، سعید بن بیار، حضرت ابو ہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسی نستی کی طر ف (ہجر ت کا) حکم ہواہے جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے،لوگ اسے پیڑ ب کہتے ہیں،اور وہ مدینہ منورہ ہے،اور مدینہ شریف لوگوں کو ایسا چھا نٹتا ہے، کہ جیسے لوہار کی بھٹی اوہے کے میل کو چھا نتتی ہے۔

۸۶۰ عمرو ناقد ، ابن ابی عمر ، سفیان (دوسر ی سند) ابن متنیٰ ، عبدالوہاب، بیجیٰ بن سعید، ہے اسی سند کے ساتھ روایت تقل کرتے ہیں، باقی اس میں ''کما ینفی الکیر الخبث'' کا لفظ ہے اور (لوہے) کاذ کر نہیں ہے۔

٨١١ يكي بن يجيٰ، مالك، محمد بن منكدر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں، که ایک دیہاتی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی،اس اعرابی کو مدینه میں شدت ہے بخار آنے لگا، وہ فور أرسول ا کرم صلی اللہ علیہ کی خدمت میں آیا،اور عرض کیا، کہ اے محد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کردو، آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے انکار کر دیا، پھر آیا،اور کہا، کہ میری بیعت واپس کر دو، آپ نے پھر انکار کر دیا، اس کے بعد وہ پھر آیا، اور کہا محمہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کردو(۱)، آپ نے انکار فرمایا، وہ

(۱) فنخ کمہ سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرناضروری تھا۔اس مخص نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ میں رہنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اب اس بیعت کو ختم کر کے مدینہ سے واپس جانا جا ہتا تھااور یہ جائزنہ تھا تو اس معصیت کے کام میں تعاون سے بچنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کو ختم نہیں فرمایا۔ اعرابی مدینہ سے چلا گیا، تب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ تو پاک بھٹی کی طرح ہے، اپنے میل کو دور کر دیتا ہے،اورپاک کوخالص اور صاف کر لیتا ہے۔

ہے۔ ربی کے ربا کی در ماہ کے دریا ہے۔
۸۶۲ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی
بن ثابت، عبداللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ بعنی مدینہ طیبہ ہے، اور میل کچیل
دور کر دیتا ہے، جبیبا کہ آگ جاندی کے میل کوصاف کر دیتی

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۱۲۰) مدینه منوره والول کو ایذاء پہنچانے

والے کی ہلا کت و بربادی۔ ۸۲۴۔ محمد بن حاتم و ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، عبدالله بن عبدالرحمٰن بن محصنس، ابو عبدالله القراظ بیان کرتے ہیں، کہ میں گوائی دیتا ہوں کہ حضرت ابوہر برہ رضی الله تعالی عنه نے کہا کہ ابوالقاسم صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو

سخص اس شہر یعنی مدینہ شریف والوں کو تکلیف دینا جاہے گا،

تو الله تبارک و تعالیٰ اے اس طرح بگھلا دے گا، جس طرح

نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔ ۸۲۵۔ محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، حجاج (دوسر ی سند)، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، عمرو بن کیجیٰ بن عمارہ، ابو ٨٦٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيًّ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيًّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْدٍ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْحَبَثَ وَسَلَّمَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ * وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ أَنْ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ أَنْ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ

السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَعِتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ * يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ * يَقُولُ إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَة الْمُدينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ * بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ * بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ * يَعْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ بَعْمَدِ ح و دِينَارٍ قَالًا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حِدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حِدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ عَبْدِ اللّهِ الْقَرَّاظِ أَنْهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنّهُ قَالَ الْقَرَّاظِ أَنّهُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ أَرَادَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوء يَعْنِي الْمَدِينَة أَذَابَهُ اللّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاء * كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاء * وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بُنُ حَاتِم وَإِبْرَاهِيمُ مَحَمَّدُ بُنُ حَاتِم وَإِبْرَاهِيمُ مُحَمَّدُ بُنُ حَاتِم وَإِبْرَاهِيمُ

بْنُ دِينَارِ قَالًا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حِ و حَدَّثَنِيهِ

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْن عُمَارَةً أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمِ فِي حَدِيثِ ابْن يُحَنَّسَ بَدَلَ قُوْلِهِ بسُوء شَرًّا* ٨٦٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرُدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَمْرُو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ٨٦٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِي إِبْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ دِيْنَارُ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ *

٨٦٨ - وَحَدَّنَنَاهُ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ يِعْنِيْ إِبْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُنَبِّهِ الْكَعْبِيْ عَنْ آبِيْ عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ آنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ آنَّهُ قَالَ بِدَهْمِ أَوْ بِسُوْء *

آوْ بِسُوْءٍ * ٨٦٩ وَحَدَثَنَا آبُوْ بَكْرِ أَبْنُ آبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى قَالَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ آبِيْ عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ آبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ آبِي هُرَيْرَةَ وَسَعْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ آبِي هُرَيْرَةً وَسَعْدٍ يَقُوْلُان قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى عَلَيْهِ هُرَيْرَةً وَسَعْدٍ يَقُوْلُان قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى عَلَيْهِ

عبداللہ القراظ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مدینہ شریف کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پھلائے گا، جس طرح کہ نمک پانی میں پھلتا ہے، ابن حاتم نے تحسنس کی روایت میں سوء کے بجائے شر اُکالفظ ہولا ہے۔

۱۹۲۸ ابن ابی عمر، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ (دوسری سند) دراوردی، محمد بن عمرو، ابو عبدالله القراظ ہے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت ابوہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه ہے سنا، انہوں نے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

۸۶۷۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اساعیل، عمر بن منبہ، دینار قراظ، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کاارادہ کرےگا، تواللہ تعالیٰ اسے بھلائے گا جیساکہ نمک پانی میں بھلتا ہے۔

۸۶۸۔ قتیبہ، اساعیل بن جعفر، عمر بن منبہ کعبی، ابو عبداللہ القراظ، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ نے ارشاد فرمایا،اور حسب سابق روایت منقول ہے، مگریہ کہ "دہم یاسوء" کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكُ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ *

(١٢١) بَابِ التَّرْغِيبِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ

فَتْحِ الْأَمْصَارِ *

٠ ٨٧٠ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٌ بْن عُرُورَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَحْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ * ٨٧١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَيُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ

خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

عطا فرما، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور پھر فرمایا، جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کاارادہ کرے گا، تواللہ تعالیٰ اے ایسے پگھلائے گا، جیسانمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

باب (۱۲۱) فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب!

٠٥٨ - ابو بكر بن ابي شيبه، وكيع، هشام بن عروه بواسطه ايخ والد، عبدالله بن زبير، سفيان بن ابي زمير بيان كرتے ہيں، كه ر سول الله صلی الله علیه و سلم نے ارشاد فرمایا، که ملک شام فتح ہو گااور بعض لوگ اپنے متعلقین کولے کرمدینہ سے تیزی کے ساتھ نکل کر وہاں پہنچ جائیں گے ، حالا نکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا، کاش کہ وہ جان لیں، پھریمن فنتح ہو گا، تو بعض لو گ اپنے متعلقین کولے کرمدینہ ہے تیزی سے نکل جائیں گے ،اور مدینہ ہیان کے لئے بہتر ہو گا، کاش کہ وہ جانتے، پھر عراق فتح ہوگا، تولوگ اینے متعلقین کو لے کرمدینہ سے چلے جائیں گے، حالا نکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، کاش کہ وہ جانتے۔ ا ٨٥ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جريج، هشام بن عروه بواسطہ اینے والد، عبداللہ بن زبیر ،سفیان بن ابی زہیر ﷺ ہے بیان كرتے ہيں، كه ميں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم سے سا، آپ فرمارہے تھے، یمن فتح ہو گا، تولوگ وہاں سے اپنے او نٹول کو ہانکتے ہوئے جائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانے گا، اے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش کہ وہ اس کو جانتے، پھر شام فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے او نٹوں کو ہا تکتے ہوئے لے جائیں گے ، اور اپنے گھر والوں کو،اور جوان کی بات پر عمل کرلے،اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ بیہ جانیں، پھر عراق فنج ہو گا،اور وہاں بھی لوگ اینے گھروالوں کو،اور جو ان کی بات مان

لے اے لے جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا

كاش ده جانية _

(١٢٢) بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلَى خَيْرِمَا

٨٧٢ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونَسَ بْن يَزيدَ حِ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْن الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْر مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطُّيْرَ قَالَ مُسْلِم أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجِ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرهِ *

باب(۱۲۲) آنخضرت صلى الله عليه وسلم كا فرمان مبارک کہ لوگ مدینہ منورہ کواس کے خیر ہونے کے باوجود حجھوڑ دیں گے!

۸۷۲ زهير بن حرب، ابو صفوان، يونس بن يزيد (دوسري سند) حرمله بن بیجیٰ، ابن و ہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے مدینه منورہ کے متعلق ارشاد فرمایا، که اس کو لوگ بہتر اور خیر ہونے کے باوجود بلاروک ٹوک در ندوں اور پر ندوں کے کھلا چھوڑ دیں گے ، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو صفوان عبداللّٰہ بن عبدالملک اموی بیتیم نتھے،انہوں نے ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں، کہ آپ کی یہ پیشین گوئی قیامت کے قریب سچی ہوگی، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ معجزہ بھی آپ کا بظاہر ظاہر ہو چکا، کہ خلافت مدینہ منورہ کو حچوڑ کر ملک شام منتقل ہو گئی، جبکہ مدینہ منورہ دین و دنیا ہر ایک اعتبار سے خیر ہی خبر تھا، باقی آگلی روایت سے معلوم ہو تاہے کہ بیہ صورت قیامت کے قریب پیش آئے گی،اوراس کی تائید بخاری کی حدیث سے ہوتی ہے،واللّٰداعلم۔

٨٥٣ عبد الملك بن شعيب، ليث، عقيل بن خالد، ابن شهاب، سعید بن میتب، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آ تخضرت صلی الله علیه وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے، کہ لوگ مدینہ منورہ کواس کی بہترین حالت کے باوجود حچوڑ دیں گے، در ندے اور پر ندے ہی اس میں سکونت اختیار کریں گے، کچھ مدت کے بعد قبیلہ مزنیہ کے دوچرواہ مدینہ منورہ میں پہنچنے کے ارادے ہے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے، اور مدینہ کو ویران یا ئیں گے ، جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں کے تومنہ کے بل گریزیں گے۔

٨٧٣ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْن اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثِنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْر مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُريدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْر ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَان مِنْ مُزَيْنَةَ يُريدَان الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانَ بِغَنَّمِهِمَا فَيَجدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلُغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرًّا عَلَى وُجُوهِهِمَا *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا کدہ) بخاری کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ جن کا پیہ حشر ہو گا، یہ ان میں سب سے آخر میں ہوں گے اور ان ہی پر قیامت قائم کی جائے گی۔ باب (۱۲۳) آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی قبر (١٢٣) بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِع منْبَرِهِ *

٨٧٤ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْن أَنَس فِيمَا قُرئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْر

عَنْ عَبَّادِ بْن تَمِيم عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن زَيْدٍ الْمَازِنيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةَ مِنْ رِيَاضِ الْجَنةِ *

٨٧٥ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي

رَوْضَةٌ مِنْ رَيَاضِ الْجَنَّةِ * ٨٧٦ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خَبَيْبِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن عَنْ حَفْص بْن عَاصِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ ريَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

مبارک اور منبر کی در میان جگه کی فضیلت اور مقام منبر کی بزرگی۔

۴۷۸ قتیبه بن سعید، مالک بن انس، عبدالله بن ابی بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالی عنہ ہے ر دایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھراور میرے منبر کے در میان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

٨٥٨ يجيل بن يجيل، عبد العزيز بن محمد مدني، يزيد بن الهاد، ابو بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبدالله بن زید انصاری رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہے سنا، کہ آپ فرمارے تھے کہ میرے منبراور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں ہے ایک باغ

٨٧٨ ـ زهير بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، يحیٰ بن سعید، عبیدالله (دوسری سند)ابن نمیر، بواسطه اینے والد، عبیدالله، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھراور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے،اور میرامنبرمیرے دوض پرہے۔

(فائدہ)ا تناحصہ بعینہ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، متر جم کے نزدیک یہی معنی زیادہ معتبر ہیں۔

باب(۱۲۴) کوه احد کی فضیلت!

٧٤٨ - عبدالله بن مسلمه تعنبي، سليمان بن بلال، عمر بن يجيٰ، عباس بن سہل ساعدی، حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی (١٢٤) بَابِ فَضْلِ أَحُدٌ *

٨٧٧ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السُّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبِّنَا وَنُحِبُّهُ *

٨٧٨ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَنِي حَدَّثَنَا أَنِسُ بْنُ مَاكِ قَرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

٨٧٩ و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةً عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنس قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى إلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

(٥٢٥) بَابِ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ *

٠٨٨- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرِهِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِنَّا الْمَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِنَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ *

ا ٨٨١ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

الله عليه وسلم كے ساتھ غزوہ تبوك كے لئے نكلے، اور بقيه حديث بيان كى اور اس كے آخر ميں ہے، كه جب ہم واپس آئے، اور وادى القرئ ميں پنچے، تو آنخضرت صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا، كه ميں جلدى جانا چاہتا ہوں، جو شخص چاہے مير ہے ساتھ جلدى چل دے، اور جس كى مرضى ہوركا رہے، چنانچہ ہم آپ كے ساتھ چل دے، اور جس كى مرضى ہوركا رہے، چنانچہ ہم آپ كے ساتھ چل ديئے، مدينہ كے سامنے ركھتے، تو فرمايا يہ طابہ ہے، اور يہ كوہ احد اور يہ پہاڑ ہم سے محبت ركھتے ہیں۔

۸۵۸ عبدالله بن معاذ بواسطه این والد، قره بن خالد، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے میں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که احد پہاڑ ایسا ہے، کہ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہما ہے دوست رکھتا ہے، اور ہما ہے دوست رکھتے ہیں۔

9 کے ۸۔ عبیداللہ بن عمر قواریری، حرمی بن عمارہ، قرہ، قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کی طرف دیکھا، اور فرمایا کہ احد ایسا پہاڑے، کہ ہم سے محبت رکھتے ہیں۔

باب (۱۲۵) مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز بڑھنے کی فضیلت!

۸۸۰ عمر و ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیدینہ، زہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، آپ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھناسوائے مسجد حرام (بعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

ا۸۸_محمه بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زهری،

حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدُ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِهِ مِنْ الْمَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنْ الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ * ٨٨٢ - وَحَدَّثَنِي إسْحَقُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْن عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ صَلَاةٌ فِيَ مَسْجِدِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أُلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةً وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةً تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لًا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتِّي يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَاحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَوْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثُ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةً عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أُنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۲_اسحاق بن منصور، عیسلی بن منذر حمصی، محمد بن حرب، زبيدي، زهري، ابو سلمه بن عبدالرحمن، ابو عبدالله الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے علاوہ مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اس لئے کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر انبياء ہيں، اور آپ كى مسجد بھی آخری معجد ہے، ابو مسلم اور ابو عبداللہ بولے، کہ بلاشبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیہ بات رسول اللہ صلی الله عليه وسلم کي حديث سے بيان کي ہو گي،اور اسي وجہ ہے ہم نے اس حدیث کو حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے سند کے ساتھ معلوم نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی و فات ہو گئی، تو ہم نے آپس میں اس کا تذکرہ کیا، اور ایک دوسرے کو ملامت کی، کہ کیوں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت نه کیا، تاکه اگر انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی، تو آپ سے سند کے ساتھ بیان کر دیتے، غر ضیکه ہم اس گفت و شنید میں تھے، کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے،اور ان ہے اس حدیث کا تذکرہ کیا،اور جو کچھ ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرنے میں چوک ہو گئی،وہ بھی بیان کی، تب عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ درضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے، کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّا مَسْجدِي آخِرُ الْمَسِنَاجدِ *

مُرَدَ جَمِيعًا عَنِ التَّقَفِيِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمْرَ جَمِيعًا عَنِ التَّقَفِيِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةً يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرِي هُرَنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَّاةٍ فِيمَا سِواهُ مِنَ الْمُسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

٨٨٤ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهُمَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بُنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

المُشَنَّى قَالَا حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بَنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةً فِي مَسْجدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجدَ الْحَرَامَ *

٨٨٦ وَحَدَّنَنَا اللهِ عَلَيْ بَنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا اللهُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أَسَامَةً حِ و حَدَّثَنَاه اللهُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاه اللهُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ اللهُ اللهُ تَنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَبْدُ الْوَهَابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَبْدُ الْوَهَابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَبْدُ الْوَهَابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَلْدُ الْوَهَابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَلْدُ الْوَهِيمُ اللهِ بَهْذَا الْإِسْنَادِ * وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ اللهُ مُوسَى أَخْبَرَنَا اللهِ اللهِ عَنْ مَوسَى أَخْبَرَنَا اللهِ عَنْ مَوسَى الْجُهنِيِّ عَنْ نَافِعِ اللهُ عَنْ مَوسَى الْجُهنِيِّ عَنْ نَافِعِ اللهُ عَنْ مَوسَى الْجُهنِيِّ عَنْ نَافِعِ

رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که میں آخر انبیاء ہوں، اور میری مسجد بھی آخر مساجد ہے۔

مر مر بن متنی، ابن ابی عمر، ثقفی، عبدالوہاب، یجی بن سعید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابوصالے سے دریافت کیا، کہ میں نے دوخرت ابو ہر رہ وضی اللہ تعالی عنہ سے ساہے؟ کہ وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجد میں نماز بڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا نہیں، لیکن میں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے سنا، فرماتے تھے، کہ میں نے حضرت ابو ہر رہ وضی اللہ تعالی عنہ سے سنا فرماتے تھے، کہ میں کے حضرت آبوہر رہ وضی اللہ تعالی عنہ سے سنا فرمارہ سے، کہ میریاس معجد میں ایک نماز بڑھنی، معجد حرام کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار ایک نماز بڑھنی، معجد حرام کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار نمازیں بڑھنے سے بہتریاان کے برابرہے۔

۸۸۸۔ زہیر بن حرب اور عبید اللہ بن سعید اور محمد بن حاتم، کیلی قطان، کیلی بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل فرماتے ہیں۔

۸۸۵۔ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، کیجیٰ قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنی، مسجد حرام کے علاوہ، اور مسجد وں میں ہزار نمازیں پڑھنے ہے افضل ہے۔

۱۹۸۸ - ابو بکر بن ابی شیبه، ابن نمیر، ابواسامه (دوسری سند)
ابن نمیر، بواسطه این والد (تیسری سند) محمد بن متنی،
عبدالوہاب، عبیداللہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے
ہیں۔

یں۔ ۱۸۸۷ ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، موسیٰ، جہنی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنخضرت صلی اللہ علیہ

٨٨٨ ـ ابن ابي عمر، عبدالرزاق، معمر، ايوب، نافع، حضرت ا بن عمر رضی الله تعالی عنهما، رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے اسی طرح روایت تقل کرتے ہیں۔

٨٨٩ قتيبه بن سعيد اور محمد بن رمح، ليث بن سعد، نافع، ا براہیم بن عبداللہ معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کچھ بیار ہو گئی، کہنے لگی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فر مائی تو ، میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی، کچھ دنوں کے بعد وہ الحچھی ہو گئی،اوراس نے وہاں جانے کی تیاری کی اور ام المومنین حضرت میمونه زجه نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی،اور سلام کرنے کے بعد انہیں اس چیز کی اطلاع کی، انہوں نے فرمایا بیٹھ کر تونے جو کھانا تیار کیاہے، وہ کھالے اور رسول الله صلى الله عليه وسلم كي مسجد ميں نماز پڑھ لے،اس لئے کہ میں نے خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمار ہے تھے کہ اس میں ایک نماز پڑھنا کعبہ کے علاوہ دیگر مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے ہے افضل ہے۔

باب (۱۲۷) خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدول کی فضیلت!

۸۹۰ عمرو ناقد، زهير بن حرب، ابن عيينه، زهري، سعيد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، تین مسجدوں کے علاوہ اور نسی مسجد کی طرف سے کجاوے نہ کے جائیں، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی الله عليه وسلم)اور مسجد حرام (لِعني بيت الله شريف)اور مسجد

عَنِ ابْنِ عُمْرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى وسلم عصب ابن نقل كرتے ہيں۔ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

٨٨٨- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ٨٨٩ وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْح جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ نَافِعِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكُوكَ فَقَالَتُ إِنْ شَفَانِي اللَّهُ لَأُخْرُجَنَّ فَلَأَصَلِّينَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلَّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِي فَكَلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمُسَاجِدِ إِلَّا مُسْجِدَ الْكَعْبَةِ *

٨٩٠ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى *

(١٢٦) بَابِ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ *

٨٩١ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرِ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ * غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ * غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْأَيْلِيُ عَيْدَ الْحَمِيدِ الْأَيْلِيُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ أَنْ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنِسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَعْفَر أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنِسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَعْمَلًا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْمَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْمَا لَيْمَا وَسَلَّمَ قَالَ إِنْمَا وَمَسْجِدِ الْكَعْبَةِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْمَا وَمَسْجِدِ إِيلِيّاءَ * وَمَسْجِدِ إِيلِيّاءَ *

(٢٧٧) بَاب بَيَانَ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى *

٨٩٣ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ مَرَّ بِي سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةً بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مُلَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مُلْ اللَّهِ عَبْدُ الخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَكُو فِي الْمَسْجِدِ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُو فِي الْمَسْجِدِ النَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقُوى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَلَى رَسُولَ اللَّهِ أَيُ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ أَيُ المَسْجِدِ الْمَدِينَ وَاللَّهِ أَيُ اللَّهِ أَيُ اللَّهِ عَلَى التَّقُوى قَالَ اللَّهِ أَيُ المَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ قَالَ هُو مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ

۱۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں بیہ الفاظ ہیں، کہ تین مسجدوں کی طرف کجاوے کے جائیں۔

مین سیجدوں کی طرف مجاو کے سے جایں۔
۸۹۲ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عبدالحمید بن جعفر،
عمران بن ابی انس، سلیمان اغر، حضرت ابو ہر ریورضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تین مسجدوں ک
طرف سفر کر کے جاسکتے ہیں، مسجد کعبہ، (یعنی بیت الله
شریف) اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور
مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)۔

باب (۱۲۷)اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے!

۱۹۳۸ میر بن حاتم، کی بن سعید، حمید خراط، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد سے کیا سنا، وہ اس مسجد کا تذکرہ کرتے تھے، کہ جس کی بنیاد تقویٰ پررکھی گئی ہو، انہوں نے کہا میرے والد نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا، اور مطہر ات میں سے کسی کے گھر گیا، اور میں نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ کون سی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقویٰ پررکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مشھی کنگریوں کی بنیاد تقویٰ پررکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مشھی کنگریوں کی بنیاد تقویٰ پررکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مشھی کنگریوں کی بنیاد تقویٰ پر مارا، پھر ارشاد فرمایا، وہ یہی تمہاری مسجد ہے، یہی مدینہ منورہ کی مسجد! (۱) میں نے کہا تو میں بھی گواہی

(۱) قرآن کریم کی آیت "لمسجد اسس علی التقوی من اوّل یوم" میں مجدسے مبحد قباء مراد ہے یا مبحد نبوی، جمہور کی رائے میہ ہے کہ مبحد قباء مراد ہے اور بہت سے حضرات کی رائے میں مبحد نبوی مراد ہے۔ شخ الاسلام حضرت مولانا شبیراحمد عثافی کی رائے ہیہ کہ یہ سبحد قباء مراد ہے دونوں مبحدوں کی بنیاداول دن ہی سے تقویٰ پررکھی گئی ہے یہ آیت اپنے مفہوم کے اعتبار سے دونوں مبحدوں کو شامل ہے اس لئے کہ ان دونوں مبحدوں کی بنیاداول دن ہی سے تقویٰ پررکھی گئی ہے البتہ مبحد نبوی کو ثانیا شامل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اقد س کی وجہ سے مبحد نبوی اس وصف کے ساتھ متصف ہونے میں حق اسبقیت رکھتی ہے۔

فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ*

دیتا ہوں، کہ میں نے تمہارے والد سے سنا ہے، وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں،اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ قر آن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پرر کھی گئی ہے،وہ مسجد نبوی ہے،نہ مسجد قبا، جیسا کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے۔

١٩٤ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ الْبُو بُنُ عَمْرِو الْأَشْعَتِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمِثْلِهِ وَلَمْ يَذُكُو عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذُكُو عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ *

(١٢٨) بَابِ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ

الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ *

٥٩٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

عَيْدِ وَسَلَمُ عَلَى يُرُورُ فَبَاءُ رَا يَبِهُ وَمَاشِيا مَا مَعْ مَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا عَبْدُ اللّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ حَبْدُ اللّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَيْلِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَالِيهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَيْلِ مَنْ يَافِعِ مَسْجَدَ قُبَاء رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْ رَوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَمَا شِيًا فَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَا اللّهِ عَلَيْهِ وَمَا شِي اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَمَا شِي اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ وَمَا شِي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ وَمَا شِي اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

۱۹۹۳ - ابو بکر بن ابی شیبه اور سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اساعیل، حمید، ابو سلمه، حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنه، آنخضرت صلی الله علیه وسلم ہے اسی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں، باقی عبد الرحمٰن بن سعید کااس روایت میں تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۱۲۸) مسجد قباء اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت،اوراس کی زیارت کرنے کا بیان!

۸۹۵۔ ابو جعفر احمد بن منبع، اساعیل بن ابر اہیم، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم مسجد قباک زیارت فرمایا کرتے تھے، بھی سوار ہو کر، بھی پیدل۔

۱۹۹۸ - ابو بکر بن ابی شیبه، عبدالله نمیر، ابو اسامه، عبیدالله (دوسری سند) ابن نمیر بواسطه این والد، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی آتے، اور پیادہ بھی تشریف لاتے، اور اس میں آکر دور کعت نماز بڑھتے۔

۱۹۷- محمد بن مثنیٰ، بیجیٰ، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں، که رسول الله صلی الله علیہ وسلم مسجد قبامیں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لاتے تقے(۱)۔

۸۹۸_ ابومعن الرقاشي زيد بن يزيد ثقفي، خالد بن حارث، ابن عجلان، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقل فرماتے ہیں،اور بقیہ حدیث بیچیٰ قطان کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۸۹۹_ یخیٰ بن یخیٰ، مالک، عبدالله بن دینار، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیہ وسلم قبامیں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

٩٠٠ يکيل بن ايوب اور قتيبه، ابن حجر، اساعيل بن جعفر، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله عليه وسلم سوار ہو كر بھى اور پيدل چل كر مسجد قباميں تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۱ ز ہیر بن حرب، سفیان بن عیبینه، عبدالله بن دینارٌ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمرٌ ہر ہفتہ مسجد قبامیں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر ہفتہ قباجاتے ہوئے دیکھاہے۔

۹۰۲_ ابی ابن عمر، سفیان، عبدالله بن دینار، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله عليه وسلم ہر ہفتہ مسجد قباء میں تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں سوار بھی اور پیادہ بھی آتے تھے، ابن دینار بیان کرتے ہیں، کہ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

٨٩٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنِ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ التَّقَفِيُّ بَصْرَيٌّ ثِقَةٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَن ابْن عَجْلَانَ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسُلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ *

٨٩٩ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن دِينَار عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

. . ٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْر قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفُر أَخْبَرَيْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

٩٠١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن دِينَار أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ

٩٠٢ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ. صَلَّى َ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ * صرت ابن عُرِّ بَهِي اليابي كياكرتے تھے۔

(۱) حضور صلی الله علیه وسلم مسجّد قباء میں بھی پیدل بھی سوار ہو کر آتے تھے اور ہفتہ والے دن آنے کامعمول اس لئے تھا کیونکہ باقی دن لو گوں کے امور میں مشغول رہتے تھے تو ہفتے کادن اپنی ذات کے لئے فارغ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں جاکر نوا فل ادا فرماتے اس لئے کہ دوسری روایات میں مسجد قباء میں تفل اداکرنے کواجر کے اعتبارے عمرہ کی طرح قرار دیا گیاہے۔(فتح المملہم ص۲۵ ۳۲ جس)

٩٠٣ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ جَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ *

٩٠٣ عبدالله بن ہاشم، و کيع، سفيان، ابن وينار سے اسي سند کے ساتھ روایت منقول ہے،اوراس میں ہر ہفتہ کا تذکرہ نہیں

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

(١٢٩) بَابِ اِسْتِحْبَابِ النَّكَاحِ لِمَنِ

السط ع ٩٠٤ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةً وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وجَاءٌ *

أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنَى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلُّهَا تُذَكُّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَن اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

٩٠٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

باب (۱۲۹) جس شخص میں طاقت و قوت ہو وہ نکاح کرے!

١٩٠٨ يڃيٰ بن ليجيٰ تميمي، محمد بن العلاء بهدائي اور ابو بكر بن ابي شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللَّهُ کے ساتھ منیٰ میں جار ہاتھا، کہ حضرت عبداللَّهُ ا سے حضرت عثمانؓ کی ملا قات ہوئی، اور ان سے کھڑے ہو کر باِتیں کرنے لگے، حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن ہم تمہارا نکاح ایسی لڑکی ہے نہ کر دیں، جو تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں ہے کچھ یاد دلا دے، تو عبداللہ بن مسعودٌ نے کہا، کہ اگرتم یہ کہتے ہو، تو ہم سے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے گروہ جواناں جو تم میں ے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آ نکھوں کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والااور زنا ہے محفوظ کر دینے والاہے، اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ بیران کے لئے حصی ہوناہے۔

٩٠٥ عثان بن الي شيبه، جرير، اعمش، ابراهيم، علقمه بيان

(۱) لغت میں لفظ نکاح کااطلاق عقد پر بھی ہو تاہے اور و طی پر بھی ،اس لئے یہ عقد اور و طی دونوں ہی اس کے لغوی معنی ہیں۔شریعت مطہرہ نے بہت ساری حکمتوں کے پیش نظر نکاح کو مشروع فرمایا ہے۔ نکاح گھر بلوا جتماعی زندگی کی بنیاد ہے دین پر چلنے میں نکاح معین ہو تاہے، اولاد کے حاصل ہونے کا سبب ہے ، کثر ت امت جو قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہو گااس کا نکاح ہی ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر نکاح پاکدامنی کاذر بعہ ہے۔

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةً قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنِّى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مُنْ عَفَّانُ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَنْ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ اللَّهِ أَنْ فَلَا فَحَمْنَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ اللَّ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بِكُواً لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتَ نَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ نَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ فَلْتَ مَنْ خَادِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةً *

٩٠٦ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَارَةً بْنِ عُمَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَنْ يَرْيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ اللَّهَ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ لِللَّهُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءً *

٩٠٠٠ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةً بْنِ عُمَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلْقَمَةُ وَالْأَسُودُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَوَأَنَا شَابٌ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رَبُيتُ أَنَّهُ حَدَيثًا رَبُيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلٍ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةً وَزَادَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلٍ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةً وَزَادَ قَالَ فَلَا فَلَا فَلَا مَا لَكُهِ مَنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلٍ حَدِيثٍ أَبِي مُعَاوِيَةً وَزَادَ قَالَ فَلَا فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ *

٩٠٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةً بْن

کرتے ہیں، کہ میں منی میں حضرت عبداللہ بن مسعود یک ساتھ جارہاتھا، راستہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ان سے ملے، اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن ادھر آؤ، چنانچہ حضرت ابن مسعود یکو حضرت عثمان علیحدہ لے گئے، حضرت ابن مسعود ی جب دیکھا کہ حضرت عثمان کا کوئی خاص کام نہیں ہے، تو مجھ سے فرمایا، علقمہ تم بھی آجاؤ، چنانچہ میں بھی چلا گیا، حضرت ابن مسعود سے فرمایا، ابو عبدالرحمٰن کیاہم تمہارانکاح کسی نوجوان دوشیز ہ لڑکی سے نہ کرا عبدالرحمٰن کیاہم تمہارانکاح کسی نوجوان دوشیز ہ لڑکی سے نہ کرا دیں، کہ ایام گذشتہ کی یاد تمہیں پھر تازہ ہو جائے، اور بقیہ حدیث ابو معاویہ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۲۰۹۰ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عماره
بن عمیر، عبد الرحمٰن بن یزید، حضرت عبد الله رضی الله تعالی
عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلی الله علیہ وسلم نے ہم ہے فرمایا، کہ اے گروہ جوانال، تم میں
سے جسے نکاح کرنے کی طاقت ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح
نظر کو پنچ رکھنے والا، اور زناہے محفوظ کر دینے والا ہے اور
جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو، تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس

200- عنمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، عبدالرحمٰن بن بزید سے روایت کرتے، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میر بے چیا علقمہ اور اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود وگئیں اور میر کے بیاں گئے، میں اس زمانہ میں جوان تھا، غالبًا ایک حد یخضر سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے میری ہی وجہ سے بیان کی، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الح، باقی اتنازا کد ہے کہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں الح، باقی اتنازا کد ہے کہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

۹۰۸ عبدالله بن سعید اهج، و کیج، اعمش، عماره، ابن عمیر، عبدالرحمٰن بن بزید، حضرت عبدالله رضی الله تعالی عنه سے

روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیااور حسب سابق روایت بیان کی،لیکن اس بات کااس میں تذکرہ نہیں ہے، کہ میں نے کچھ تاخیر نہ کی،اور نکاح کرلیا۔

صحیحمسلم نثریف مترجم ار دو (جلد دوم)

9-9-ابو بکر بن نافع عبدی، بہز، حماد بن سلمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اندرونی اعمال دریافت کئے، معلوم ہونے کے بعد کوئی کہنے لگا کہ میں عور توں کے پاس نہیں جاؤں گا، کوئی بولا میں جاؤں گا، کوئی بولا میں بستر پر نہیں سوؤں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے ایسا ایسا کہا، میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، اور افطار بھی موں، روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، الہذا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ نہیں۔

عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ * حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ * حَدَّثَنَا بَهْزْ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا بَهْزْ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنسِ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفُومُ وَأُفُومُ وَأُفُومُ وَأُنَامُ وَأَسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ شُنْتِى فَلَيْسَ مِنِى * لَكُنُ النَّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ شُنْتِى فَلَيْسَ مِنِى * فَلَيْسَ مِنَى * النَسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ شُنْتِى فَلَيْسَ مِنَى * النَّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ شُنْتِى فَلَيْسَ مِنَى *

(فائدہ) آپ کا بیہ فرمان جوامع الکلم میں ہے ہے ، کہ ہزاروں بدعات و محد ثات کو رد کر تا ہے ،اور اہل بدعت کی قطع جید کے لئے سیف قاطع اور متبعان سنت کے لئے برہان ساطع ہے۔

٩١٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعُلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَر عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَدَّ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَدَّ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنُ مَظْعُونِ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا *

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونَ النَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا * بْنِ مَظْعُونَ النَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا * بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ

919۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن مبارک (دوسری سند)
ابو کر بیب، محمد بن علاء، ابن مبارک، معمر، زہری، سعید بن
میں بہت ، حضرت سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عثمان بن مطعون نے جب
عور توں ہے جدار ہے کا ارادہ کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابن کی بات رد کر دی، اور اگر آپ اس کی اجازت دے
دیتے توہم سب خصی ہو جاتے۔

ااو۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد ، ابراہیم بن سعد ، ابن شہاب زہری ، سعید بن مستب بیان کرتے ہیں ، کہ میں نے حضرت سعدؓ سے سنا، بیان کررہے تھے کہ عثمان بن مظعونؓ کے عور توں سے جدار ہنے کے ارادہ کو حضور نے رد کر دیا، اور اگر آپاس کواجازت دیتے توہم خصی ہو جاتے۔

٩١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونِ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَاحْتَصَيْنًا *

(۱۳۰) بَابِ نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَ اقْعَهَا *

٩١٣ - حَدَّثَنَا رُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبِي الْزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبِي الْزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَا تَى الْمَرْأَة فَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِيئَةً لَهَا فَقَضَى اللَّهِ صَلَّى الْمَرْأَة لَهُ الْمَرْأَة وَسَلَّى الْمَرْأَة لَهُ الْمَرْأَة وَسَلِّمَ مَنِيئَةً لَهَا فَقَصَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَة فَلَى الْمَرْأَة فَلَيْلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانِ وَتُدْبِرُ فِي صَورَةِ فَاللَا فَالَا إِنَّ الْمَرْأَة فَالْمَاتِ أَهْلَكُ مَا الْمَرْأَة فَلَيْلُتِ أَهْلَهُ فَيَالَتِ أَهْلَكُ مَا فَي نَفْسِهِ *

عُرْبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ مَنُ عَبْدُ الْصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً أَنَّ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً

917 محمد بن رافع، حجبین بن منی الیث، عقیل ابن شهاب، سعید بن میتب، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثان بن مظعون (۱) نے عور توں سے علیحدگی کا ارادہ کیا تو آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کر دیا، اگر آپ انہیں اس چیز سے منع کر دیا، اگر آپ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیے، توہم خصی ہوجاتے۔ باب (۱۳۰۰) اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس کا باب (۱۳۰۰) اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس کا میلان ہو، تو اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے ہم بستری میلان ہو، تو اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے ہم بستری کے کہیان!

۔ (۱) حضرت عثان بن مظعونؓ پہلے پہلے اسلام لانے والے صحابہ کرام میں سے ہیں،ان کا نقال ذی الحجہ ۲ ہجری میں ہوااور جنت البقیع میں د فن کئے جانے والے سب سے پہلے شخص ہیں۔

(۲)اس عورت پر نظر پڑٹنے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عور توں کی طرف میلان ہوا توا پنی زوجہ مطہر ہ سے اپنی حاجت پوری فرمالی خاص اس عورت کی طرف میلان نہیں ہوا تھا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے بازار میں کوئی کچل وغیر ہ دیکھ کراپنے گھر میں رکھا ہوا کچل یاد آ جائے اور آ دمی گھر جاکر کھالے۔لہٰذایہ کوئی ایسی بات نہیں جو آپ کی اعلیٰ شان اور مرتبہ کے منافیٰ ہو۔

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانِ *

٩١٥ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اللهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُواقِعْهَا فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُواقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُ مَا فِي نَفْسِهِ *

(۱۳۱) بَابِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

٩١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي وَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ اللَّهِ مَعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ السَّمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَعْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالتَّوْبِ فَلَكَ ثُمَّ رَخَصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالتَّوْبِ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اللّهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَلَهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اللّهَ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّهَ لَا يُحِبُ الْمُعْتَدِينَ) *

٩١٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأً عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةُ وَلَمْ يَقُلُ قَرَأً

طرح حدیث بیان کی، اور کہا کہ آپ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اور وہ کھال کو د باغت دے رہی تھیں اور بیہ ذکر نہیں کہ عورت شیطانی صورت میں جاتی ہے۔

910۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابررضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہ ہے تھے، کہ جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو، اور دل میں اس کا خیال بیدا ہو تو اپنی عورت سے صحبت کرلینی حیاہے، تاکہ اس کے دل سے اس کا خیال جا تارہے۔

باب (۱۳۱) نکاح متعہ پہلے مباح تھا، پھر منسوخ ہو گیا، اور اب ہو گیا، اور اب ہو گیا، اور اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہو گیا!

917 محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدائی، بواسطہ اپ والد، وکیج،
ابن بشر،اساعیل، قیس، حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد پر جارے تھے،اور
عور تیں ہمارے پاس نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خدمت گرای
میں عرض کیا، یارسول اللہ ہم خصی نہ ہو جا ئیں؟ آپ نے ہم کو
اس سے منع کر دیا، بعد میں اجازت دیدی، کہ عور توں سے
میعادی نکاح کیڑوں کے عوض کرلیں، پھر حضرت عبداللہ نے
میعادی نکاح کیڑوں کے عوض کرلیں، پھر حضرت عبداللہ نے
میا آیٹ اللّٰه الکہ م وال تعتدو این اللّٰه کا یُحِبُّ
ما أَحَلُ اللّٰه الکہ م وال تعتدو این اللّٰه کا یُحِبُّ
الْمُعْتَدِینَ۔

اہے۔ عثمان بن ابی شیبہ ، جریر ، اساعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے ، اور اس میں ہے کہ مچر ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی ، اور عبداللہ کے پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فا کدہ)علامہ مازر ی فرماتے ہیں کہ ایک مدت کے لئے کسی عورت سے مہر پر نکاح کر ناابتداءاسلام میں جائز تھا، پھروہ منسوخ ہو گیا،اوراس کی تحریم پراجماع منعقد ہو گیا، جبیبا کہ میں کتاب الحج میں لکھ چکاہوں۔

٩١٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَنَحْنُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَعْنُهُ *

۹۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، و کیع ، اساعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہم جوان تھے ، اور آپ سے خصی ہونے کی اجازت جا ہی ،اور جہاد کا تذکرہ نہیں ہے۔

٩ ٩ ٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوعِ قَالًا خَرَجَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النَّسَاء *

919۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، عمرو بن دینا، حسن بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ہمارے سامنے آکر اعلان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ نے تم کو تمتع کرنے کی اجازت دی ہے، یعنی نکاح متعہ (کی رخصت عنایت فرمائی اجازت دی ہے، یعنی نکاح متعہ (کی رخصت عنایت فرمائی

٩٢٠ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي أُمَيَّةُ بَنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَمَةً بْنِ الْأَكُوعُ وَجَابِر بْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةً بْنِ الْأَكُوعُ وَجَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ *

۹۲۰ امیه بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عمرو بن دینار، حسن بن محمر، حضرت سلمه بن اکوع اور حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه و آلہ و بارک وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی۔

٩٢١ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلُوانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجَنْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ فَعَمْ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ نَعَمِ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى عَلَى عَهْدِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى عَهْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَهْدَ اللَّهُ عَلَى عَلَى عَمْرَ *

971۔ حسن حلوانی، عبدالرزاق، ابن جرتج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لائے، توہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، اورلوگوں نے بچھ مسائل آپ سے دریافت کئے، پھر متعہ کے متعلق دریافت کیا، توانہوں نے فرمایا ہاں! ہم نے حضور کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانہ میں متعہ کے ایکا ہیں اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانہ میں متعہ کے ایکا ہیں اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانہ میں متعہ

(فائدہ) جن حضرات کو منسو خیت کاعلم نہیں ہوا،وہ حالت سابقہ پر قائم رہے، بعد میں جس کواس کی حرمت کاعلم ہو تا گیا،وہاس سے بختاریا۔ 977 - محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں کہ ہم چند روز کے لئے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانہ میں بھی، اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں بھی، ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آئے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے، لیکن حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان فرمادیا۔

٩٢٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى غَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي عَمْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي عَمْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي عَمْدِ وَبُنِ عَمْرُ فِي شَأْنِ عَمْرُو بَنِ مَرَّدُ فِي شَأْنِ عَمْرُو بَنِ حَرَيْثٍ *

(فائدہ) بعنی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں جو ننخ کا حکم صادر فرمایا تھا، حضرت عمر فاروق نے اس کا کلی طور پر اعلان فرما دیا، تاکہ کوئی فرد بشر بھی اس منسو خیت سے غافل نہ رہ جائے۔

٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةً قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اللّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اللّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اللّهِ فَالَا مَعَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ثُمَّ نَهَانَا مَعْ مَنْ فَلَا لَهُمَا *

979 - حامد بن عمر البکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، ابو نضر ہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنہما کے پاس ببیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر کے در میان دونوں متعوں (متعہ حج و متعہ نکاح) کے بارے میں اختلاف ہو گیا، جابر بولے، ہم نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں متعے کئے سول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں متعے کئے بعد

دونوں کو ہم نے نہیں کیا۔ ۱۹۲۳ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، ابو عمیس، ایاس بن سلمہ، اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین مرتبہ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع کر دیا۔

٩٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ يُونُدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسٍ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ فَالَ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا *

(فا ئدہ)اس میں تصرِیح آگئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوااور وہی اوطاس کادن ہے۔

٩٢٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا

9۲۵۔ قتیبہ بن سعید،لیث، رہیج بن سبرہ جہنی، سبرہ جہنمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو، میں اور ایک اور شخص بی عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، عورت نوجوان اور دراز گردن والی تھی، سوہم نے اینے آپ کواس پر پیش کیا، وہ بولی کیا

دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا میری بھی چادر حاضر ہے، اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا، عورت جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے بہند آتی، اور جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے بہند آتی، اور جب مجھے دیکھتی تو میں اسے بہند آتا تھا، پھر بولی کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے، پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، پھر آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا، کہ اگر کسی کے پاس میعادی نکاح والی عور تیں ہوں، جن سے وہ فا کدہ اٹھا تا تھا، تو انہیں آزاد کر دے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۹۲۲_ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، عماره بن غزید، ربیع بن سبرہ،اینے والدے تقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ کے دن آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا،اور ہم نے مکہ مکر مہ میں پندرہ دن یعنی رات دن ملاکر۔ تمیں دن رات قیام کیا، تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ہمیں عور توں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے ایک آدمی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکل کر چل دیا، میں خوبصورتی میں اس سے زیادہ تھا، اور وہ بدصورتی کے قریب قریب تھا، ہم دونوں میں ہے ہر ایک کے پاس ایک ایک حیادر تھی، مگر میری چادر پرانی تھی،اوراس کی چادر نئی اوراحچھی تھی، جب ہم مکہ کے بائیں جانب پہنچے، توایک عورت سے ملا قات ہوئی، عورِت نوجوان، طاقتور اور دراز گردن تھی، ہم نے اس سے کہاکیاتم ہم میں سے کسی کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو، بولی تم دونوں کیادو گے ؟ ہم نے اپنی اپنی چادر کھول کر د کھادی، تووہ ہم د و نوں کو غور ہے دیکھنے لگی،اور میر اساتھی اس کے میلان طبع کا امیدوار تھا،اس لئے کہنے لگا کہ اس شخص کی حادر پرانی ہے،اور میری جادر نئی اور عمرہ ہے، مگر عورت نے دو تین مرتبہ کہااس کی حاور میں کوئی نقصان نہیں ہے، بالآخر میں نے اس کے ساتھ متعه کرلیا، اور اس کے پاس سے اس وقت تک نہیں آیا، جب

فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقَلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي الْجُودَ مِنْ رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجُودَ مِنْ رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجُودَ مِنْ رِدَاءِ وَكُنْتُ أَشَبَ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ صَاحِبِي أَعْجَبُهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ وَمَاحِبِي أَعْجَبْتُهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكُفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكُفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا قَالَتُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلَيْحَلِّ سَبِيلَهَا *

٩٢٦ – حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْن الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرْ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلِّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزيَّةً عَنِ الرَّبيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةً قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةً ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْم فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَصْلٌ فِي الْجَمَال وَهُوَ قَريبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْن عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بأَسْفَلَ مَكَّةَ أَوْ بأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذَلَان فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْن وَيَرَاهَا صَاحِبي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذًا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارِ أَوْ مَرَّتَيْن ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

تک کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میرے لئے حرام نہیں کردیا۔ حرام نہیں کردیا۔ پر ۹۲ احسین سعد میں صحی الدار می الو نعران رومیہ می علاد

974۔ احمد بن سعید بن صخر الدار می، ابو نعمان، وہیب، عمارہ بن غزید، رہیج بن سبرہ جہنی، اپنے والدے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب فتح مکہ کے سال نکلے، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، اور اس میں اتنازیادہ ہے کہ عورت نے کہا، کیا یہ درست ہے، اور اس کے رفیق نے کہا، کہ اس کی چادر پرانی گئ کرری ہے۔

۹۲۸۔ محد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدالعزیز بن عمر، رہیج بن سبرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! میں نے پہلے تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی تھی، مگراب اللہ تعالی نے اسے قیامت تک حرام کر دیا ہے، اگر کسی کے پاس میعادی نکاح کی عورت ہو تواسے آزاد کر دے اور جو پچھ اسے دے دیا ہے، اس میں سے پچھ واپس نہ لے۔

9۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد ۃ بن سلیمان، عبد العزیز بن عمر اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ میں نے آئے سند سلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے در میان کھڑے ہو کر فرمارہے تھے، اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

مهو۔ اسحاق بن ابراہیم، یجی بن آدم، ابراہیم بن سعد، عبدالملک بن رہیج بن سبرہ جہنی اپنے والدسے وہ اپنے دادارضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ مکر مہ میں داخل ہوئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی، اور مکہ سے نکلنے بھی نہ یائے تھے کہ ہمیں اس سے منع فرمادیا۔

٩٢٧ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَحْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزيَّةً حَدَّثَنِي الرَّبيعُ بْنُ سَبْرَةً الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَزَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَةَ فَذَكُرَ بِمِثْلُ حَدِيثِ بِشْرِ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرُّدَ هَذَا خَلَقٌ مَحٌّ * ٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَنَ حَدَّثَنِي الرَّبيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثُهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا* ٩٢٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةً بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزيز بْن عُمَرَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ * أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بُنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْبَرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّتَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ عَنْ مَكَد تُم بالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَنْهَا * مَكَة ثُمَّ لَمْ نَخُرُجُ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا *

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ

mmr

٩٣١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزيز نُ الرَّبيع بْن سَبْرَةَ بْن مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْن مَعْبَدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النُّسَاء قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْم حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِر كَأُنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطًاءُ فَحَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتُ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ *

٩٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبيع بْنِ سَبْرَةً عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ *

٩٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَر عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبيعِ بْن سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتَّعَةِ النَّسَاءِ * ٩٣٤ - وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ انْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِح أَخْبَرَنَا أَبْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبيع بْن سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ

۱۳۹ یکیٰ بن یخیٰ، عبدالعزیز بن ربیع بن سبره بن معبد، ربیع بن سبرہ، سبرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو فتح مکہ کے سال متعہ کرنے کی اجازت دے دی تھی،اجازت کے بعد میں اور قبیلہ بنی سلیم کاایک شخص مکہ ہے باہر نکلے، ہمیں قبیلہ بی عامر کی ایک عورت جو نوخیز، شاب آور، دراز گردن معلوم ہوتی تھی ملی، ہم نے اس سے متعہ کرنے کی درخواست کی اور اس کے سامنے اپنی اپنی حیادریں پیش کیں، وہ عورت بھی تو مجھ کو غور ہے دیکھتی تھی، کیونکہ میں اپنے ساتھی ہے زیادہ حسین تھااور بھی ساتھی کی جادر کو دیکھتی تھی، کیونکہ اس کی جادر میری جادر سے احجھی تھی، تھوڑ ی دیریک اس نے سوحیا،اور پھر مجھے بیند کر لیا،اور وہ عور تیں ہمارے ساتھ تین دن رہیں،اس کے بعد آپ نے ہمیں ان کے حچیوڑنے کا حکم دے دیا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۹۳۲ عمرو ناقد، ابن نمير، سفيان بن عيينه، ربيع بن سبره، حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرماديا تقابه

۱۹۳۳ ابو بکربن ابی شیبه، ابن علیه، معمر، زهری، ربیع بن سبرہ، حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا۔

۴ سا۹_ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد ، صالح ، ابن شہاب ، ربیع بن سبر ہ جہنی ، اپنے والدرضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عور توں سے نکاح متعہ کرنے کی ممانعت فرمادی،اوران کے والد نے (اس ممانعت سے قبل) دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا

تقا۔

۹۳۵ حرمله بن یخیٰ،ابن و هب، پونس،ابن شهاب، عروه بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے ایک روز مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ کی حالت میں ایک اور شخص پر طنز کرتے ہوئے فرمایا، کہ بعض لو گوں کی آئکھوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے نابینا کر دیاہے ،اسی طرح ان کے قلوب کو بھی اندھا کر دیا ہے، وہ متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ سن کر انہوں نے آواز دے کر کہا، تم بیو قوف، کم علم، اور نافہم ہو، میری جان کی قشم متعہ امام المتقین لیعنی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیاجا تاتھا،ابن زبیر نے فرمایا، کہ اچھاتم خود اینے او پر تجربہ کر کے دیکھ لو، خدا کی قتم!اگر تم نے متعہ کیا تو میں تمہیں پھروں سے سنگسار کردوں گا، ابن شہاب راوی بیان کرتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ا یک تخص کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک اور آدمی آیا، اور ان سے متعہ کا تھکم دریافت کیا، توانہوں نے متعہ کی اجازت دے دی، ابن ابی عمرہ انصاری بولے، کہ تھہر و، خالد نے کہا کیا بات ہے،خدا کی قتم! میں نے امام المتقین (آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں کیاہے،ابن ابی عمرہ نے جواب دیا، شر وع دور اسلام میں بے شک مجبور آدمی کے لئے اس کی اجازت تھی، جیسا کہ مر دار، خون، اور سور کے گوشت کھانے کی بحالت مجبوری اجازت ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اینے دین کو مضبوط ومشحکم کر دیا،اور اس کی ممانعت فرمادی،ابن شهاب راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رہیج بن سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے،انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی عامر کی ا یک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، اور پھراس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے سے منع فرمادیا،ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ ٩٣٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةً فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُل فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِيَ لَقَدُّ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُريدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللَّهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعِلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أُوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْحِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتَّعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزيز وَأَنَا جَالِسٌ * میں نے رہیع بن سبرہ سے سنا،وہ اس حدیث کو عمر بن عبد العزیز سے نقل کرتے تھے،اور میں بیٹے اہواتھا۔

977 سلمہ بن شیب، حسن بن اعین، معقل، ابن ابی عبلۃ، عمر بن عبد العزیز، رہیج بن سبرہ جہنی، اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی ممانعت فرمادی، اور ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت تک کے لئے متعہ حرام ہے، اور جس نے متعہ حرام ہے، اور جس نے متعہ کے لئے بچھ دے دیا ہو، وہ اس میں سے بچھ واپس نہ لے۔

2 سو۔ یجیٰ بن بجیٰ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن محمد بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عور توں کے ساتھ متعہ کرنے سے ، اور خاکی گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا

۹۳۸ عبراللہ بن محمد بن اساء ضعی، جو برید، مالک، اس سند

کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے ایک شخص سے فرمایا کہ توایک آدمی ہے، جو سید ہے راستہ
سے بھٹکا ہوا ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے، اور بقیہ حدیث بجیٰ عن مالک کی طرح روایت کی۔
۹۳۹ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابن نمیر، نہیر بن حرب، سفیان بن
عیبنہ، نہری، حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی،
بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیبر کے دن عور توں سے متعہ کرنے، اور خانگی
گدھوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرمادیا تھا۔
گدھوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرمادیا تھا۔

• ۴۰ _ محمد بن عبدالله بن نمير، بواسطه اپنے والد، عبيدالله، ابن

٩٣٦ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَهُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنُ بْنُ عُمْرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْحُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقَيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُهُ *

٩٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الل

٩٣٨ - وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بَنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الطَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُويْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَالَ إِنَّكَ رَجُلُ تَائِةٌ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلُ تَائِةٌ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ *

٩٣٩ - حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عُيَيْنَةَ نَمَيْ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلِي اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي عَنِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي عَنِ اللَّهِ عَلَي اللَّهِ عَلَي اللَّهِ عَلَي اللَّهِ عَلَي اللَّهُ عَلَي عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَنْ وَعَنْ وَعَنْ وَعَنْ وَعَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ *

ُ ٩٤٠ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيًّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلِيِّنُ فِي مُتَعَةِ النِّسَاء فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ فِي مُتَعَةِ النِّسَاء فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ فِي مُتَعَةِ النِّسَاء فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

وَعَنْ أَكُل لُحُوم الْحُمُر الْإِنْ سَعَة النّسَاء يَوْمَ الْحُمْر الْإِنْ سَعَة النّسَاء يَوْمَ الْحُمْر الْإِنْ سَعَة النّسَاء يَوْمَ اللّهِ النّبَي مُحَمَّد بْنِ عَلِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِي بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِي بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِي بْنَ اللّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِي بْنَ اللّهِ عَلَي اللّه عَلَي اللّه عَلَي اللّه عَلَي اللّه عَلَيْهِ وَسَلّم عَنْ مُتْعَة النّسَاء يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكُل لُحُوم الْحُمُر الْإِنْسِيَّة *

رُورِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ (١٣٢) بَابِ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ *

وعمتِها أو حالتِها فِي النَّحَاجِ الْقَعْنَبِيُّ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ النَّحَاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ

٩٤٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُحْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا*

شہاب، حسن بواسطہ محمد بن علی، عبداللہ بواسطہ محمد بن علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے سنا، وہ میعادی نکاح کے بارے میں نرمی کر رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا، کھہر جاؤ، ابن عباس! اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس ہے اور گھریلوگدھوں کے کھانے ہے منع فرمایا ہے۔

٣٣٥

ا ۱۹۳ - ابوالطا ہر اور حرملہ ، ابن و بہب ، یونس ، ابن شہاب ، حسن بن محمد بن علی ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت علی رضی الله تعالیٰ عنه نے حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ہے فرمایا ، کہ خیبر کے دن رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے عور توں کے ساتھ متعہ (نکاح میعادی) کرنے ہے اور پلے ہوئے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

(فائدہ)ان روایات سے بلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی حرمت ثابت ہو گئی،اوریبی تمام علمائے کرام کامسلک ہے (نووی جلد اصفحہ ۵۲ سم)

باب (۱۳۲) سجیتجی،اور پھو پھی، بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرناحرام ہے!

947۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھیتجی اور پھو پھی کو،اور بھانجی اور خالہ کو نکاح میں ایک ساتھ جمع نہ کیا جائے۔

۳۹۴ میر بن رمح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عند سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قشم کی عور توں کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایاہے، بھیجی اور اس کی چھو پھی، بھانجی اور اس کی خالہ۔

(فا کدہ)جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے،اوریہی صحیح و در ست ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٩٤٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزيزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةً بْن سَهْل بْن حُنَّيْفٍ عَن ابْن شِهَابٍ عَنْ قَبيصَةً بْن ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُّهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأَخْتِ عَلَى الْخَالَةِ * ٩٤٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُوَّيْبٍ الْكَعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى خَالَةَ

أبيهَا وَعَمَّةَ أبيهَا بتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ * ٩٤٦ - وَحَدَّثَنِيَ أَبُو مَعْنَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا *

٩٤٧ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةً أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ٩٤٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ ٱبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا يَسُوْم عَلَى سَومٌ أَخِيْهِ وَلَا تُنْكُحُ الْمَرْ أَةُ

۱۹۴۴ عبدالله بن مسلمه بن قعنب، عبدالرحمٰن بن عبدالعزيز، ابي امامه بن سهل بن حنيف، ابن شهاب، قبيصه بن ذؤیب، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے تھے، کہ جینجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھو پھی سے نکاح نہ کیا جائے ،اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھا بھی سے نکاح نہ کیا جائے۔ ۵ ۱۹۴۰ حرمله ،ابن و هب، پولس ،ابن شهاب، قبیصه بن ذویب لعہی، حضرت ابوہر ر_یہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے بیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کہ انسان کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھو پھی ہے، یااس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ ہم بیوی کے باپ کی پھو پھی اوراس کی خالہ کواسی تھم میں خیال کرتے ہیں۔

٢ ١٩٠ ابومعن الرقاشي، خالد بن حارث، مشام، يجييٰ، ابو سلمه، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی عورت ہے اس کی پھو پھی اور اس کی خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح نہ کیاجائے۔

ے ۹۴۷ اسحاق بن منصور ، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان ، یجیٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ار شاد فرمایا،اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۹۴۸ ـ ابو بکر بن ابی شیبه ، ابو اسامه ، هشام ، محمد بن سیرین ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی سخص اینے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے ،اور نہ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے، اور نہ کسی عورت ہے اس کی پھو پھی اور

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِىءَ صَحْفَتَهَا وَلَا لِتَنْكِحَ فَانَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا *

خالہ پر نکاح کیا جائے،اور نہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو اس لئے طلاق دلوانے کی خواستگار ہو، کہ اس کے برتن کواپنے لئے لوٹ لے، بلکہ نکاح کرے، کیونکہ اس کو وہی ملے گاجواللہ نے اس کے لئے لکھ دیاہے۔

(فا كدہ) يعنى بيەنہ كہے كہ فلاں عورت تيرے نكاح ميں ہے،اسے طلاق دے دے، تب تجھ سے شادى كروں گی۔

9 ﴿ 9 ﴿ 9 ﴿ عَلَّمُ اللَّهُ عَوْنَ الْمِنْ عَوْنَ الْمِنْ أَلِي عَوْنَ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ دَاوُدَ الْمِن أَلِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى هَرَيْرَةَ قَالَ نَهَى هَرَيْرَةَ قَالَ نَهَى مَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى مَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى مَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى مَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنكَحَ الْمَوْلُ اللّهِ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا الْمَرْأَةُ طَلَاقً أَوْ أَنْ تَسْأَلَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا *

٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ نَافِعِ قَالُوا بَكْرِ بْنُ نَافِعِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ نَافِعِ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي عَنْ عَنْ شُعْبَةً عَنْ عَمْرُ و بْنِ دِينَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى دِينَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى دِينَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْمَعَ بَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *
 الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

٩٥١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۳۳ُ) بَابُ تَحْرِيْمِ نِگَاحِ الْمُحْرِمِ اللهُ عَالِمُ اللهُ عَالِمُ اللهُ عَلْمِ الْمُحْرِمِ

وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ * ٢٥٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

اوے دہے ہب بھے عادی روں ں۔
اب ۱۹۹۔ محرز بن عون بن ابی عون، علی بن مسہر، داؤر بن ابی ہند، ابن سیرین، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے، کہ کسی عورت سے اس کی پھو پھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے، یا عورت اپنی بہن کواس لئے طلاق دلوانا جاہتی ہے، کہ جو بچھاس کے بیالہ میں ہوا ہے اپنے طلاق دلوانا جاہتی ہے، کہ جو بچھاس کے بیالہ میں ہوا ہے اپنے

کئے لوٹ لے، کیونکہ اس کاراز ق اللہ تعالیٰ ہے۔ • 92۔ ابن مثنیٰ اور ابن بشار اور ابو بکر بن نافع ، ابن ابی عدی،

شعبہ، عمرو بن دینار، ابو سلمہ، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھو پھی اور اس کی خالہ کے ساتھ نکاح

میں جمع کیا جائے۔ ۱۹۵۱۔ محمد بن حاتم ، شبابہ ،ور قاء ،عمر و بن دینار سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۳۳) حالت احرام (۱) میں نکاح اور پیغام نکاح کابیان!

9۵۲_ یحیٰ بن یحیٰ، مالک، نافع ،منبه بن وہب ٌ بیان کرتے ہیں ،

(۱) حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں،اس مسئلہ میں صحابہ کرام، تابعین اور فقہاء مجتہدین کی آراء مختلف ہیں۔حفیہ کی رائے یہ ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے البتہ وطی کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی موقف حضرت ابن مسعودٌ ،ابن عباسٌ ،انسٌ ، معاذ بن جبلٌ اور جمہور تابعین کا بھی ہے۔حفیہ کااستدلال حضرت میمونہؓ کے نکاح والے واقعہ سے ہے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ ،حضرت عاکشہؓ اور حضرت

جمہور تا بین کا بنی ہے۔ حقیہ کا استدلال حکرت میمونہ کے نکاح واقعہ سے ہے کیو نکہ حکرت ابن عبا ک، حکرت عالشہ اور حکرت ابو ہر ریزہ یہی روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تھا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ يُحْضُرُ ذَلِكَ وَهُو أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

٩٥٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِع حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْن مَعْمَر وَكَانَ يَخْطُبُ بنْتَ شَيْبَةً بْن عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْن عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أَرَاهُ أَعْرَابِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * ٤٥٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حِ و حَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاء قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرِ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ نُبَيْهِ بْن وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْن عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْن عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

٥٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرَّبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةً عَنْ أَبُو بَنْ فَيَيْنَةً عَنْ أَبُيهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ غَيْنَةً عَنْ أَبُيهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ فَهْ النَّبِيَّ أَبَانَ بْنِ عُشْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ

کہ عمر بن عبیداللہ نے طلحہ بن عمر کاشیبہ بنت جبیر ﷺ نکاح کرنے کاارادہ کیا توابان بن عثان ؓ کے پاس قاصد بھیجا،وہ آئے اوراس وفت وہ امیر جج تھے،انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، فرمارہ تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے،اورنہ کسی دوسرے کااورنہ نکاح کا پیغام دے۔

ا ۱۹۵۳ محمہ بن ابی بکر مقد می ، حماد بن زید ، ابوب ، نافع ، منہ بن وہ بڑیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بھیجا، اور وہ اپنے لڑکے کاپیغام نکاح شیبہ بن عثمان کی بیٹی کو دیناچا ہے سے ، اس لئے مجھے ابان بن عثمان کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، اور وہ تجاج کے امیر سے ، انہوں نے فرمایا ، میں انہیں دیباتی سمجھتا ہوں ، اس لئے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے ، اور نہ دوسر ے کا کرا سکتا ہے ، اس چیز کی ہمیں حضرت عثمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے خبر دی ہے۔ عثمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے خبر دی ہے۔ مار بن عیمان مسمعی ، عبد الاعلی (دوسر کی سند) ابو خطاب نیاد بن کیمی محمد بن سوا، سعید ، مطر، یعلی بن عیم ، نافع ، نبیہ بن وہب ، ابان بن عثمان ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی اور کا نکاح کر اسکتا ہے ، اور نہ نکاح کر سکتا ہے ، اور نہ نکاح کر سکتا ہے ، اور نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

900۔ ابو بکر بن الی شیبہ اور عمر و ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عید ابیان بن عثان، بن عید ابیان بن عثان، بن عید ابیان بن عثان، حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، کہ آپ نے فرمایا، محرم نکاح نہ کرے، اور نہ پیغام نکاح دے۔

وَلَا يَخْطُبُ

٩٥٦ وَحَدَّثَنِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثِنِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالِ عَنْ نُبَيْهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ مَعْمَرِ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُمْرَ فَلْحَةَ بنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُمْرَ فَلْحَةً بنْتَ شَيْبَة أَرْدُتُ أَنْ أُنْكِحَ الْحَجِ وَأَبَانُ إِنِي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَة بْنَ عُمَرَ فَأُحِبُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ طَلْحَة بْنَ عَمْرَ فَأَحِبُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَمُ اللّهِ صَلّى لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنِي سَمِعْتُ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ لَهُ مَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ *

الله عليهِ وسَلَمْ وَ يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ لَمَيْرِ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنُ لَمَيْرِ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ قَالَ ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرو بْنِ دِينَارِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرو بْنَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرِ فَحَدَّثُتُ بِهِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ الرَّهُرِيَّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ أَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ أَنَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ أَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ أَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَهُو حَلَالٌ *

٩٥٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّجْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۱۹۵۲ عبدالملک بن شعیب بن لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، نبیه بن وہب بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر چاہتے تھے کہ حج کی حالت میں اپنے بیٹے کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کر دیں، اور ابان بن عثمان اس زمانہ میں امیر حج شیح، چنانچہ ابان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے بھیجا، کہ میں طلحہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے آنے کی درخواست ہے تو حضرت ابان نے فرمایا، میں اس عراقی کونافہم درخواست ہے تو حضرت ابان نے فرمایا، میں اس عراقی کونافہم سمجھتا ہوں، میں نے خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے سا، کہ آپ فرمایا، محرم نکاح نہ کرے۔

ار شاد فرمایا، محرم نکاح نہ کرے۔

202۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور اسحاق خطلی، سفیان بن عیدینہ، عمر و بن دینار، ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ کی ہے نکاح فرمایا، اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ، توانہوں نے کہ ہیں افرانہوں نے مجھے یزید بن اصم سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرنکاح کیا، اور آپ طال تھے۔

نے نکاح کیا،اور آپ حلال تھے۔ 90۸۔ یجیٰ بن یجیٰ، داؤر بن عبدالرحمٰن، عمرو بن دینار، جابر بن زید ابوالشعثاء، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی الله تعالیٰ عنہاسے نکاح کیا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، کہ اس حدیث سے جواز اور سابقہ احادیث سے کراہت ثابت ہوتی ہے،اور کشف میں حضرت العلام مفتی اشفاق الرحمٰن مرحوم بذل مجہود کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں، کہ یہ تینوں امور جن کی سابقہ احادیث میں ممانعت آئی ہے،علاء حنفیہ کے نزدیک کراہت تنزیہہ پر محمول ہیں،اور باجی فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ کاابان بن عثان کو بلانااس بات پر دلالت کر تاہے، کہ نکاح میں علمائے صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

کرام ،اوراہل فضل اور دیندار حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دینی جاہئے ،واللّٰداعلم (کشف المغطاعن وجہ الموطا)۔ ٩٥٩ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، ليحيٰ بن آدم، جرير بن حازم، ابو فزارہ، یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہانے بیان کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ان سے شادی کی اور آپ حلال تھے،اور حضرت میمونه رضی الله تعالیٰ عنها، میری

اور حضرت عباس رضي الله تعالى عنهما كي خاله تھيں۔ وَ خَالُةُ ابْنِ عَبَّاسٍ * (فا کدہ)امام بخاری نے عدم احرام کی روایت نقل کی ہے ، بلکہ دومقام پر صحیح بخاری میں نکاح محرم کا باب باندھاہے ،اس سے پیۃ چلتا ہے ، کہ ان کے نزدیک حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہی سیجے نہیں ہے،اور حضرت ابن عباسؓ کی صحت تمام محدثین نے بیان کیا ہے،اور اپنی اپنی کتابوں میں اسے نقل کیاہے ،اوریہی مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہااور حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں موجو د ہے، کہ جے امام طحاوی نے اسانید صحیحہ ہے نقل کیاہے،اور پھر حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو بہت سے طرق ہے ترجیح حاصل ہے، جبیبا کیے شخی ابن ہمام نے ان وجوہات کی ترجیح کو بیان کیاہے ،اس لئے حضر ت ابن عباسؓ کی روایت ہی قابل عمل ہے ،اور جن روایات میں ممانعت آ چکی ہے،وہ کراہت تنزیبی پر محمول ہیں۔

> (١٣٤) بَابِ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أُوْ يَتْرُكَ *

٩٥٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَّا جَريرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَّا

أَبُو فَزَارَةً عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ

بنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي

جواب نہ دے دے، دوسرے کو پیغام دینا کیج تہیں ہے!

۹۲۰ قتیبه بن سعید،لیث (دوسری سند) محمه بن رمح،لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں ہے کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے،اور نہ تم میں ہے کوئی دوسرے کی مثلنی پر

باب (۱۳۴) ایک کے پیغام نکاح پر جب تک وہ

٩٦١ - زہير بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، کیجیٰ قطان، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما، نبي اكرم صلى الله عليه وسلم ہے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ار شاد فرمایا، کہ کوئی شخص اینے بھائی کی بیع پر بیج نہ کرے،اور نہ ہی کسی کے پیغام نکاح پر ا پنا پیغام نکاح دے، مگریہ کہ وہ اسے اس بات کی اجازت دے

٩٦٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضِ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضَ *

٩٦١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّان قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لًا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ * (فا کدہ)اس حدیث شریف کے مضمون پر تمام علمائے کرام کا تفاق ہے۔

٩٦٢ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَمَّادٌ حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * عَمَّرٌ وَ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرَّثِنِي عَمْرٌ وَ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرَّبِ وَابْنُ أَبِي عُمْرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مُرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمْرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بَنْ عُيَيْنَةَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى أَنْ هُرَيْ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخِطُبَ يَبْع أَجِيهِ الرَّجُلُ عَلَى جَطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْع أَجِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي وَالْتِهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْع أَجِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي وَالْتِهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْع أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا زَادَ عَمْرٌ و فِي رَوالْتِهِ وَلَا يَسُم الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ *

٥٩٥ وَحُدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ وَالَّ مَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِع الْمَرْءُ عَلَى خِطْبةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِعْ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبة أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ وَلَا يَبِعْ مَا فِي لِبَادٍ وَلَا يَبِعْ طَلَق الْأَخْرَى لِتَكْتَفِئ مَا فِي النَّاق الْأَخْرَى لِتَكْتَفِئ مَا فِي النَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

٩٦٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنِا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَر وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْع أَخِيهِ *

91۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، علی بن مسہر ، عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

917۔ ابو کامل، حماد، ابوب، نافع سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

٩٦٣ عرونا قد اور زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عید، زہری، سعید، حضرت ابوہر برہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ شہر والا، گاؤل والے کامال فروخت کرے اور بغیر ارادہ خریداری کے مال کی قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے، اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام بر نکاح کا پیغام دے، یاا پنے بھائی کی بیع پر بیج کرے، اور نہ کوئی ہوں تو بر نکاح کا پیغام دے، یاا پنے بھائی کی بیع پر بیج کرے، اور نہ کوئی ہو، کہ جو بچھ اس کے بر تن میں ہو خود انٹریل لے، اور عمر و ہو، کہ جو بچھ اس کے برتن میں ہے خود انٹریل لے، اور عمر و بھاؤ کرے۔ بھاؤ کرے۔ بھاؤ کرے۔ بھاؤ کرے۔

910 - حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میں ہہ۔ مستب، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بغیر ارادہ خریداری کے دوسر ول کو ترغیب دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ، اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سوداکرے، اور شہری دیباتی کی طرف سے مال نہ بیجے، اور نہ کوئی اپنے بھائی کی مثلنی پر پیغام بھیجے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کی طلاق کی خواستگار نہ ہو، کہ جو کورت اس غرض سے اپنی بہن کی طلاق کی خواستگار نہ ہو، کہ جو کہ جو کہ جو کہ جو کہ اس کے بر تن میں ہے، اسے خود انڈیل لے۔

977۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی معمر کی روایت میں بیرالفاظ ہیں، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر قیمت بڑھانے کے لئے سودانہ کرے۔ ٩٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَطْبَةِ *

٩٦٨ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٩٦٩ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا عَلَى سَوْمٍ أَجِيهِ وَخَطْبَةِ أَجِيهِ

٩٧٠ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو اللَّهُ عَلَي بِعِلَى اللَّهُ عَلَى بَيْعِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَنْ يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ * أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ * أَنْ يَنْعَالِ الشِّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ الشَّغَارِ وَلُلْلَانِهِ * وَبُطْلَانِهِ * وَاللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَعْلَالِهُ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ الْمَلْونِهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ أَنْ الْمُؤْمِنِ أَنْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُولِمُ ال

٩٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ

914 - یخی بن ابوب اور قتیبه بن سعید اور ابن حجر اساعیل بن جعفر، علاء، بواسطه اپ والد، حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی لله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ پر نرخ نه کرے، اور نه اس کے پیغام نکاح پر بیغام نکاح پیغام نکاح ہیجے۔

91۸ - احمد بن ابراہیم دور قی، عبدالصمد، شعبه، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

919۔ محمد بن متنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، اعمش، صالح، حضرت ابوہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح بر پیغام نکاح بھیج۔

920۔ ابوطاہر، عبداللہ بن وہب،لیث، یزید بن ابی حبیب،
عبدالر حمٰن بن شاسہ سے بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے منبر پر فرماتے
ہوئے تنا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے،
کہ مومن، مومن کا بھائی ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کے
لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودے پر سوداکرے، یا
اس کے پیغام نکاح پر پیغام بھیج، تاو فتیکہ وہ چھوڑنہ دے۔
باب (۱۳۵) نکاح شغار کا بطلان، اور اس کی
باب (۱۳۵) نکاح شغار کا بطلان، اور اس کی

ا 24۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے،اور شغاریہ ہے، کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا صحیح مسلم شریف مترجم ار دو(جلد دوم)

ابْنَتُهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

٩٧٢ - وَحَدَّنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النّبِي عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثٍ عُبَيْدِ اللّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشّغَارُ * حَدِيثٍ عُبَيْدِ اللّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشّغَارُ * وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ عَنْ نَافِعٍ بَنُ لَيْهُ عَنْ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ نَهُ عَنْ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الشّغَارِ * عَنْ ابْنِ عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ نَهِى عَنِ الشّغَارِ * وَسَلّمَ نَهِى عَنِ الشّغَارِ *

وَالشُّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ

٩٧٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ * و٩٧٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا و٩٧٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

٥٧٥ - وحدتنا ابو بحر بن ابي شيبه حدننا ابن نُميْر وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى الزِّنَادِ عَن اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْر وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتِي ابْنَتِي أَوْ زَوِّجْنِي زُوِّجْنِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ خَنِي الْمَنْتِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ زَوِّجْنِي أَنْ يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجْلِ أَخْتِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ زَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ خَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوْجُنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوِّجْنِي أَوْ رَوْجُكُ أَخْتِي *

ہمسک و ارو جنگ ہمسیے (فائدہ)حدیث میں ممانعت باتفاق علماء عدم مشروعیت پر دال ہے ، لیکن اگر ایسا نکاح کر لے گا، تو نکاح صحیح ہو جائے گا،اور مہر مثل واجب ہو گا۔

٩٧٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ * يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ * ٩٧٧ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

اس شرط پر نکاح کردے، کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی ہے اس کا نکاح کردے، اور دونوں کے در میان حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔
927 - زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ اور عبیداللہ بن سعید اور کی عبیداللہ ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے حسب سابق نقل کرتے ہیں، باقی عبیداللہ کی روایت میں ہے، کہ میں نے نافع سے دریافت یا کہ نکاح شغار کیا ہے؟
سام ابن غیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح

ہم ۹۷۔ محمد بن رافع ، عبدالرزاق ، معمر ، ایوب ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنبما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، کہ اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔

شغارہے منع فرمایاہے۔

920۔ ابو بگر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو اسامہ، عبید اللہ ابو الرناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں بیہ زیادتی ہے کہ شغار بیہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہ کا اپنی بہن دو، کہ میں تم سے اپنی بہن کی شادی کردوں۔ اپنی بہن کی شادی کردوں۔

927۔ ابو کریب، عبدہ، عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ منتا ہے۔ نیس قیاری مند

روایت منقول ہے، باقی ابن نمیر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

ے ۷۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج (دوسر ی

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثْناه إسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِع عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ * (١٣٦) بَابِ الْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ فِي النَّكَاحِ * ٩٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقُطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْن جَعْفُر عَنْ يَزيدَ بْن أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةً بْن عَامِر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفَرُوجَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْر

ممانعت فرمائی ہے۔ باب(۱۳۲)شر ائط نکاح کا پور اکر نا!

۱۹۷۸ - یجی بن ایوب، ہشیم (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع (تیسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبه، ابو خالد احمر (چو تھی سند)، محد بن مثنی، یجی القطان، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، مر ثد بن عبد الله یزنی، حضرت عقبه بن عامر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت سلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرط ہے، جس کے ذریعہ سے عور توں کی شرم گاہوں کو تم نے اپنے لئے حلال کیا ہے، یعنی نکاح کی شرائط، یہ الفاظ حد بیث ابو بکر اور ابن مثنیٰ کے ہیں، مگر ابن مثنیٰ کی روایت میں حدیث ابو بکر اور ابن مثنیٰ کے ہیں، مگر ابن مثنیٰ کی روایت میں دشر وط 'کالفظ ہے۔

سند)اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق،ابن جریج،

ابوالزبیر ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے حضرت جابر بن

عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه ہے سنا، فرمارہے تھے، که رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک و سلم نے نکاح شغار سے

(فا ئدہ)علمائے کرام کے نزدیک جو شرطیں مقاصد نکاح میں ہے ہوں جیسے مہر ، نفقہ ، حسن معاشر ت جیسی شرطیں ،انہیں پورا کرنا چاہئے ، باقی اس کے علاوہ دیگر شر ائط جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں ،ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

باب (۱۳۷) ہیوہ کا اذن زبانی اور دوشیزہ کا اذن سکوت ہے!

9-9- عبیداللہ بن عمر بن میسرہ قوار بری، خالد بن حارث، ہشام، یکی بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیوہ کا بغیر اس سے مشورہ لئے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اور نہ دوشیزہ کا بغیر اس کے اذن کے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اذن (اجازت) کیا ہے؟ فرمایا س کا اذن خاموش رہنا ہے۔

(١٣٧) بَابِ اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بالنُّطْق وَالْبِكْرِ بالسُّكُوتِ *

وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشُّرُوطِ *

٩٧٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِير حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولً اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكَحُ اللَّهُ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ *

مَّهُ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بَنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حِ وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبِرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ حِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ الْمُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ حِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حِ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ حِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنِ أَبِي حَدَيْثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَإَسْنَادِهِ وَاتَّفْقَ كُلُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اللَّهِ فِي كُثِيرِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةً بْنِ سَلَامٍ فِي الْفَطَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَة بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِمْنَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَة بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِمْنَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَة بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِمْنَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَة بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

٩٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ أَبْنِ جُرَيْجٍ حِ وِ حَدَّثَنَا عِبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ أَبْنُ رَافِعِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَبْدِ الرَّزَاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَبْدِ الرَّزَاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ مَلْكَ الْمُنَا أَبْنُ أَبِي مُلَيْكَةً الْمُنَا أَبْنُ أَبِي مُلَيْكَةً يَقُولُ مَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْمُ تُسَلَّمُ لَعْمُ تُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ تَقُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَأُمَرُ لَعْمُ تُسْتَأُمَرُ لَعْمُ تُسْتَأْمَرُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذَنَها إِذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذْنُها إِذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذْنُها إِذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذْنُها إِذَا وَسَلَّمَ فَذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا فَقَالَ مِعَلَى سَكَتَتْ *

بِي سَمَّدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ مَنْصُورِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ حِ و حَدَّثُنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِع بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ

۹۸۰ ز ہیر بن حرب،اساعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثان۔
(دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس،اوزاعی۔
(تیسری سند) ز ہیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان۔
(چوتھی سند) عمرونا قد اور محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر۔
(پانچویں سند) عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دار می، کیجیٰ بن حسان، معاویہ، کیجیٰ بن ابی کثیر ہشام کی روایت کی طرح اور اسی سند سند کی طرح اور اسی سند سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، اور ہشام، شیبان، معاویہ بن سلام، سب کے الفاظ اس حدیث میں ایک دوسرے سے منفق ہیں۔

اور ابو بر بن ابی شیبه، عبدالله بن ادریس، ابن جری (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیکه، ذکوان مولی حضرت عائشه مضرت عائشه مضرت عائشه مضرت عائشه مضلی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که میں نے رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم سے دریافت کیا، که اگر کسی لاکی کا نکاح اس کے گھروالے کرادیں، تو کیااس سے اجازت لینی چاہئے یا نہیں، تو آنحضرت صلی الله علیہ و آلہ وبارک و سلم نے ان سے فرمایا، ہاں لینی چاہئے، علیہ و آلہ وبارک و سلم نے ان سے فرمایا، ہاں لینی چاہئے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیاوہ توشر ماتی ہے، رسول الله صلی الله علیہ و سلم نے فرمایا، اس وقت اس کی اجازت خاموش رہناہی ہے۔

9A۲ سعید بن منصور اور قتیبه بن سعید، مالک (دوسری سند) یکی بن یکیی، مالک، عبدالله بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ به نسبت

اپنے ولی کے اپنے نفس کی زائد حقد ارہے ،اور دو شیز ہے بھی اجازت لی جائے ،اوراس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

٩٨٣ - قتيبه بن سعيد، سفيان، زياد بن سعيد، عبدالله بن فضل، نافع بن جبير، حضرت ابن عباس رضى الله تعالى عنهما سے روايت كرتے ہيں، انہول نے بيان كياكه آنخضرت صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا، كه بيوه اپنے ولى سے زائد اپنے نفس كى حقد ار ہے، اور دوشيزه سے بھى اجازت لى جائے گى، اور اس كى اجازت فاموش رہنا ہے۔

۱۹۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقد ار ہے، اور دوشیز ہ سے بھی اس کا باپ اجازت لے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے، اور بھی کہا، کہ اس کی خاموشی ہی اس کا قرار ہے۔ عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا *

٩٨٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكُرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سَكُوتُهَا * فَالْمِكُوتُهَا * فَالْمِكُوتُهَا *

٩٨٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكُرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا وَلِيِّهَا وَالْذِنُهَا عَلَى مَنْتَهَا إِقْرَارُهَا *

(فا ئدہ) بالغہ سے اجازت لیناواجب اور ضروری ہے ، خواہ بیوہ ہویا کنواری۔

باب (۱۳۸) باپ نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے!

اب ۱۹۵۵۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابواسامہ (دوسری سند) ابو بکر

بن ابی شیبہ ، ابواسامہ ، ہشام ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت ہے ، وہ فرماتی ہیں کہ میری چھ

سال کی عمر تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

سے نکاح کیا، اور میں نوسال کی تھی، تب مجھ سے زفاف کیا،

بیان کرتی ہیں ، کہ پھر ہم مدینہ منورہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک

بیان کرتی ہیں ، کہ پھر ہم مدینہ منورہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک

میرے پاس آئیں ، اور میں جھولے پر تھی، اور میرے ساتھ

میرے پاس آئیں ، اور میں جھولے پر تھی ، اور میرے ساتھ

میرے پاس آئیں ، اور میں جھولے پر تھی ، اور میرے ساتھ

میری سہیلیاں تھیں ، انہوں نے مجھے پکارا میں فوراً پہنچ گئی، گر

دروازہ پر لے جاکر کھڑا کر دیا،اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی، حتی کہ

میر ا سانس پھولنا بند ہو گیا (والدہ نے) مجھے ایک حجرے میں

(۱۳۸) بَاب تَزْو يج الْأَبِ الْبكْرَ الصَّغِيرَةَ * مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي وَسَلَّمَ لِسِتِ سِنِينَ وَاللَّ سِنِينَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِ سِنِينَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا وَبَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا وَبَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا وَبَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَا أَدْرِي مَا الْمَدِينَةَ فَوْعَيْ فَوْدَى شَعْرِي جُمَيْمَةً وَمَا أَدْرِي مَا أَوْقَاتِنِي عَلَى الْبَابِ صَوَاحِبِي فَصَرَحَتْ بِيدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ صَوَاحِبِي فَصَرَحَتْ بِيدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْنَ عَلَى الْبَابِ فَقُلْنَ عَلَى الْبَابِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ

ا مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَالْبُرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَمَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحَّى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ *

٩٨٧ - وَحَدَّثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخَبَرَنا عَبْدُ الرَّقْ أَخْبَرَنا عَبْدُ الرَّقْ أَقْ عَنْ عُرْوَةً الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِمةً وَسَلَّمَ عَنْ عَائِمةً وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّت إلَيْهِ تَرَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّت إلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْنَ وَزُونَتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلِمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللْعَلَمُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الللّهُ اللَّهُ الللّه

وَهِيَ بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهَاتَ عَنْهَا وَهَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثُمَانَ عَشْرَةً *

داخل کردیا، وہاں انصار کی کچھ عور تیں بھی تھیں، "وہ بولیں"
اللّہ خیر و برکت عطا فرمائے، اور بھلائی و خیر سے حصہ ملے،
والدہ نے مجھے ان کے سپر دکر دیا، انہوں نے میر اسر دھویا، اور
بناؤ سنگھار کیا، گر مجھے خوف اس وقت ہوا جب چاشت کے
وقت آنخضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم اچانک میرے پاس تشریف
لائے، اور انھوں نے مجھے حضور کے سپر دکر دیا۔
مدہ ہے کے ایس کی ایس میں میں دیر دیں۔

۹۸۶ کیلی بن کیلی، ابو معاویه، ہشام بن عروہ (دوسری سند)، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری چچ برس کی عمر تھی، تورسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور نوسال کی عمر تھی، تو مجھ سے خلوت کی۔

۹۸۷ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری سات سال کی عمر تھی تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور نوسال کی عمر میں زفاف ہوا، اس وقت میری گڑیاں میرے ساتھ ہی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہیری عمرا ٹھارہ سال کی تھی۔

(فائدہ) چھ سال سے پچھ زیادہ عمر ہونے کے بعد نکاح ہوا، تو کہیں زیادتی کو حذف کر کے چھ سال فرمایااور کہیں کمی کو پورا کر کے سات سال بیان کر دیئے ،اس لئے روایت میں کوئی اختلاف نہیں،اور باپ دادا بجین میں لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں، بلوغ کے بعد فنخ کا اختیار نہیں ہے، تمام علائے کرام کا یہی مسلک ہے،اور گڑیاں جو ساتھ تھیں،اس وقت تک تصاویر کی حرمت کا علان نہیں ہوا تھا،اور پھر ان کی صور تیں بھی بنی ہوئی نہیں تھیں،واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

بھی بنی ہوئی نہیں تھیں،واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۹۸۸ - وَحَدَّ ثَنَا یَحْیَے بُنُ یَحْیَے وَ إِسْحَقُ بُنُ ہُنُ عِمْ اِن کی جا ہے۔

٩٨٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهِيَ بنْتُ سِتُ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بنْتُ تِسْع

ابوکریب،ابو معاویه،اعمش،ابراہیم،اسود،حضرت عائشہ،رضی الله تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میری عمرچھ برس کی تھی، تورسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے مجھ سے زکاح کیا،اور میری نوسال کی عمر ہوئی تو میرے ساتھ خلوت کی،اور میری عمر اٹھارہ برس کی تھی، تو آپ نے وفات صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۱۳۹) ماہ شوال(۱) میں نکاح کرنے کے

استحباب كابيان!

وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةً * (١٣٩) بَابِ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِي

شُوَّال وَالدُّخُول فِيهِ * ٩٨٩ ۗ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرِ قَالًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إسْمَعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةً عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

شَوَّال وَبَنِي بِي فِي شَوَّال فَأَيُّ نِسَاء رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ

مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ

سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُر ْ فِعْلَ عَائِشَةً *

(١٤٠) بَابُ نُدْبِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاةٍ

اِلِّي أَنْ يَّنْظُرَ اِلِّي وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ

خِطْبَتِهَا *

٩٩١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةً ۚ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى ۗ اللَّهُ عَلَّيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ

الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبُ فَانْظُرْ

نِسَاءَهَا فِي شُوَّال * ١٩٩٠ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

990 ابن تمير، بواسطه اينے والد، سفيان سے اسى سند كے ساتھ روایت منقول ہے،اور حضرت عائشہ کے فعل کا تذکرہ

۹۸۹_ ابو بکر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب، و کیع، سفیان،

اساعیل بن امیه، عبدالله بن عروه، عروه، حضرت عائشه رضی

الله تعالیٰ عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

ر سول الله صلی الله علیہ وسلم نے مجھ سے شوال ہی میں شادی

کی، اور شوال ہی میں خلوت فرمائی، آنخضرت صلی اللہ علیہ

و سلم کی ازواج مطہر ات میں مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور

محبوب حضور کی نظر میں اور کون تھا، اور حضرت عا کُشہؓ ہمیشہ

اس چیز کو بہند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عور توں سے ماہ

شوال ہی میں خلوت کی جائے۔

باب(۱۴۰)جو شخص کسی عورت سے نکاح کاارادہ کرے تو منگنی ہے پہلے مستحب ہے، کہ عورت کا

چېرهاور يا تھ ، پير د مکھ لے!

٩٩١ - ابن ابي عمر، سفيان، يزيد بن كيسان، ابو حازم، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، که میں آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ ایک شخص نے آگر عرض کیا کہ میں نے انصاری عورت سے نکاح کر لیاہے، آپ نے فرمایا، کیاتم نے اسے دیکھ

لیاہے،اس نے عرض کیا، نہیں، فرمایا جاؤ دیکھ لو،اس لئے کہ

(۱)اہل عرب کا گمان پیہ تھا کہ شوال میں ہونے والا نکاح منحوس ہو تاہے اور زوجین کے مابین بغض اور جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔حضرت عا کنٹہ ؓ اس روایت میں اس نظریہ کاغلط ہو نابیان فرمار ہی ہیں کہ میر انکاح شوال میں ہوا تھااس کے باوجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بيوى ہوں_

إلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٩٩٢ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةً الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا يَزيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ جَاءَ رَجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كُمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَع أُوَاقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْبَعَ أُوَاقَ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْض هَذَا الْجَبَلُ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا

إِلَى بَنِي عَبْسِ بَعَثَ ذَٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ *

(١٤١) بَابِ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كُوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ *

٩٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ سَهْل بْن سَعْدٍ حِ و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنًا عَبْدُ الْعَزَيزِ بْنُ أَبِي حَازِم عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ

امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جئتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انصار کی عور توں کی آئکھوں میں کچھ ہو تاہے۔ ۹۹۲_ یخیٰ بن معین، مروان بن معاویه فزاری، یزید بن

کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک عور ت

کے ساتھ شادی کرلی ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کیاتم نے اسے دیکھ لیاہے،اس لئے کہ انصاری

عور توں کی آئکھوں میں کچھ ہو تاہے،اس نے عرض کیا،جی ہاں، ویکھ لیاہے، آپ نے فرمایا کتنے مہریر نکاح کیاہے؟اس نے عرض کیا جار اوقیہ جاندی پر ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیار اوقیہ پر، معلوم ہو تا ہے، کہ تم اس پہاڑ کے

کنارے حاندی حاصل کرتے ہو، ہمارے پاس تو حمہیں دینے کے لئے کچھ موجود نہیں،البتہ ہم تمہیںا یے آدمیوں کے ساتھ بھیجتے ہیں، تاکہ تمہیں کچھ مل جائے، چنانچہ حضور نے قبیله بن عبس پر ایک لشکر روانه فرمادیا، جن میں اس آدمی کو

بھی شامل کر کے بھیجا۔ باب (۱۴۱) حق مهر کا بیان، اور پیه که قر آن کی

تعلیم دینی، اور لوہے کی انگو تھی بھی حق مہر میں دی جاسکتی ہے!

٩٩٣ قتيبه بن سعيد ثقفي، يعقوب بن عبدالرحمٰن قاري، ابوحازم، سهبیل بن سعد (دوسر ی سند) قتیبه ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطه اینے والد، حضرت سہل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یار سول اللہ میں اینے نفس کے اختیارات حضور کو دینے آئی ہوں، آتخضرت صلی الله علیہ وسلم نے نظراٹھا کراہے اوپر سے پنچے

تک دیکھا، اور پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر

مبارک جھکالیا، جب عورت نے دیکھا، کہ میرے متعلق حضور نے کچھ فیصلہ نہیں کیا، تووہ بیٹھ گئی،ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یار سول اللّٰداگر حضور کواس کی ضرور ت نہیں، تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ چیز ہے،اس نے عرض کیا، یار سول اللہ! خدا کی قشم میرے یاس کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا، گھر جاکر دیکھ شاید کچھ مل جائے، حسب الحکم وہ شخص گھر جاکر واپس آگیا،اور عرض کیا، خدا کی قشم کیچھ بھی نہیں ملاءر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دیکھ لے ،اگر چہ لوہے کی انگو تھی ہی مل جائے ، چنانچہ وہ پھر گیا،اور جاکرواپس آیا،اور عرض کیا کہ یار سول اللہ!لوہے کی انگو تھی بھی نہیں ہے، صرف یہی تہبند ہے (سہلؓ بیان کرتے ہیں، کہ اس کے پاس حاور بھی نہ تھی) میں اسے اس میں سے آ دھا دے سکتا ہوں، حضور نے فرمایا، پیہ تیرے تہ بند کا کیا کرے گی ،اگر تو پہن لے گا تواس کے پاس کچھ نہ رہے گا، مجبور أ وه بیچه گیا، جب بیٹھے بیٹھے دیر ہو گئی، تواٹھ کھڑا ہوا،ر سول اللہ صلی الله علیه وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر حکم فرمایا،اے بلالاؤ،اسے بلالیا گیا، جب وہ حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا، کہ تحقیے قرآن کریم بھی آتاہے،اس نے عرض کیا کہ مجھے فلال فلاں سور تیں یاد ہیں، اور کئی سور توں کو گنا، آپ نے فرمایا تو ان کو زبانی پڑھ سکتا ہے،اس نے کہاہاں!، فرمایا،احچھا تو جااس عورت کا تجھے اس قرآن کی تعلیم کے عوض جو تجھے یاد ہیں، مالک کر دیا گیا، یه روایت ابن ابی حازم کی ہے اور لیعقوب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۹۹۴ خلف بن ہشام، حماد بن زید (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینه (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، دراوردی (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبه، حسین بن علی، زائدہ، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنه سے کیے کھی اوزیادتی کے ساتھ حدیث کا یہی مضمون روایت کیاہے،

فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأُطَأً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقُالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْء فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذًا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذًا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآن قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآن هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمِ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ

٩٩٥ - وَحَدَّثَنَاه خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَاه حَدَّثَنَاهِ جُمَّادُ بْنُ حَرْبٍ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بَنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بَنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً بَنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

اور زائدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جامیں نے تیر انکاح اس سے کر دیا،اور تواہے قر آن کریم سکھادے۔ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةً قَالَ انْطَلِقْ فَقَدُ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلَّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ * فَعَلَّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ *

(فائدہ) جس مہر پرزوجین راضی ہوں اور وہ دس درہم ہے کم نہ ہو، وہ مہر ہو سکتا ہے، سلف ہے لے کر خلف تک علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، باقی قر آن کریم کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی، اگر اس طرح نکاح کیا جائے گا تو نکاح توضیحے ہو جائے گا، مگر اس کا حکم اس شخص کی طرح ہے، جس نے بچھ مہر متعین نہیں کیا، اور امام طحاویؓ فرماتے ہیں، کہ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے، اور کسی کے لئے اس طرح نکاح کرناور ست نہیں ہے (عمدة القاری جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۹)۔

999۔ یکی بن کی تمیمی، اور ابوالر بیع سلیمان بن داؤد عتکی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے بدن پر زرد خو شبو کے اثرات ملاحظہ فرما کر دریافت کیا، کہ یہ کیا بات ہے ؟ انہوں نے عرض کیا، یار سول اللہ میں نے ایک عورت سے محبور کی معطل کے ہم وزن سونے کا مہر مقرر کرکے عورت سے محبور کی معطل کے ہم وزن سونے کا مہر مقرر کرکے نکاح کیا ہے، فرمایا، اللہ برکت کرے، ولیمہ کرو، اگر چہ ایک

٩٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزيز بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن أَسَامَةُ بْنِ الْهَادِ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزيزِ عَٰنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةً ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةً أُوقِيَّةً وَنَشًّا قُالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَم فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ لِأَزْوَاجِهِ * ٩٦ ٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّمْبِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبيع سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَس بْنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْن نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

بکری ہی کا ہو۔

لَكَ أُوْلِمْ وَلَوْ بشَاةٍ * (فا کدہ)ولیمہ کی دعوت کے لئے کوئی خاص کھانامتعین نہیں،جو بھی ہو،حضرت صفیہ کاولیمہ بغیر گوشت کے ہواتھا،اور حضرت زینب ؓ کے ولیمه میں گوشت اور روٹی تھی۔

> ٩٩٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ قُتَادَةً عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْن نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْلِمْ وَلُوْ بِشَاةٍ *

> ٩٩٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً وَخُمَيْدٍ عَنْ أَنَس أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَي وَزْن نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُولِمْ وَلَوْ بشَاةٍ *

٩٩٩ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرَ حِ و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلَّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ

وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً * ١٠٠٠ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةً قَالًا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْل حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنْسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَىَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَفِي

عاده، حضرت انس عبيد غبري، ابو عوانه، قياده، حضرت انس بن مالک ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آتخضرت صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے تھجور کی تحصٰل کے برابر سونادے کر نکاح کیا تور سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہاکہ ولیمہ کروحاہے ایک بکری کاہی کیوں نہ ہو۔

٩٩٨_اسحاق بن ابراہيم، وكيع، شعبه، قياده، حميد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت سے تھجؤر کی تکھلی کے ہم وزن سونادے کر نکاح کیا تو ر سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ار شاد فرمایا، ولیمہ کرو،خواه ایک ہی بکری کا ہو۔

۹۹۹_ابن متنیٰ،ابوداؤد،(دوسری سند)محمد بن رافع، ہارون بن عبدالله، وہب بن جریر (تیسری سند)احمد بن خراش، شابہ، شعبہ حمید سے ای سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر وہب کی روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔

•••ا ـ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قدامه، نضر بن همیل، شعبه، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شادی کی مسرت کے آثار مجھ پر ملاحظہ فرمائے، میں نے عرض کیا، کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے، آپ نے فرمایا، مہر کیا با ندھاہے، میں نے عرض کیا،

حَدِيثِ إِسْحَقَ مِنْ ذَهَبٍ *

-۱۰۰۱ وَحَدَّثَنَا الْبُنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاسْمُهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنسِ بْنِ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَنسِ بْنِ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ *

نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ *

وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا

١٠٠٢ وَحَدَّثنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثنا وَهْبُ أَنَّهُ قَالَ وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَنْ ذَهَبٍ *
 مِنْ ذَهبٍ *

(١٤٢) بَابِ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا *

رَّرُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا السَّمْعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسِ خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةً فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ وَسَلَّمَ فَي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ وَسَلَّمَ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ وَسَلَّمَ فَلَيْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا إِنِّي اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ أَلَاثَ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ أَلَاثَ

مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقُوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ

ایک گھلی کے بفترر، اسحاق کی روایت میں ہے، تھجور کی گھلی کے برابر سونا۔

۱۰۰۱۔ ابن مثنیٰ، ابو داؤد، شعبہ، ابو حمزہ عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے تھجور کی محصٰل کے جم وزن سونادے کر نکاح کیا تھا۔

1001۔ ابن راقع ، وہب، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، مگر میہ کہ راوی نے بیان کیا، کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے لڑکوں میں سے ایک نے "من ذہب" کے الفاظ کے ہیں۔

باب (۱۴۲) اپنی باندی آزاد کرکے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت!

۱۰۰۳ ز هير بن حرب، اساعيل بن عليه ، عبد العزيز ، حضرت

انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا، اور ہم سب نے وہاں بہت سویرے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، اور میں ابو طلحہ کار دیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگائی شروع کر دی، اور میر ازانو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے جھو جاتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ بند بھی، آپ کی ران سے کھیک میا تھا، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آبادی میں آتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، علیہ وسلم آبادی میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اتر ہے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اتر ہے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جس میدان میں اتر ہے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، کہا لوگ اس وقت اپنے کار وبار کو نکلے جار ہے تھے، انہوں نے کہا لوگ اس وقت اپنے کار وبار کو نکلے جار ہے تھے، انہوں نے کہا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بنْتَ حُيَيَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيُّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بنْتَ حُيَيٌّ سَيِّدٍ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلُمَّا نَظُرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْي غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةً مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذًا كَانَ بالطَّريق جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجيءُ بالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجيءُ بالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجيءُ بالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٠٠٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبيع الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزيز بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ حِ و جَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ عَنْ أَنَسٍ حِ و حَدَّثَنَا قَتَيْبَةً حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ قَتَادَةً وَعَبْدِ الْعَزيز

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آجکے ہیں، عبدالعزیزنے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے بیہ بھی کہا، کہ لشکر بھی آ چکاہے،الغرض ہم نے جبر اُخیبر کو فتح کیا،اور قیدیوں کو جمع کیا گیا، دیسہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا نبی اللہ مجھے ان قیدیوں میں ہے ایک باندی عنایت کر دیجئے، فرمایا، احصاایک باندی لے لو، انہوں نے صفیہ بنت حین کو لے لیا،اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیایا نبی اللہ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حتی عنایت کر دی،جو بنی قریظہ اور بنی تضیر کی سر دار ہے،اور وہ آپ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان تہیں، آپ نے فرمایا، مع اس باندی کے ان کو بلاؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر آئے، حضور نے صفیہ کو د مکھے کر ارشاد فرمایا، تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے اور کوئی باندی لے لو، راوی نے کہا، کہ پھر آپ نے صفیہ کو آزاد کیا، اوراس سے شادی کرلی، ثابت نے دریافت کیا،اے ابو حمزہ،ان کا کیامہر باندھا،انہوں نے کہا، یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر کے نکاح کرلیا، جب راسته میں پہنچے، توام سلیمؓ نے بناسنوار کررات كوخدمت اقدس ميں جھيج ديا، چنانچه نبي اكرم صلى الله عليه وسلم نے بحالت عروسی صبح کی، پھر آپ نے فرمایا، جس کے پاس جو کچھ ہو،وہ لے آئے،اور خور چڑے کاایک دستر خوان بچھوادیا، حسب الحکم بعض حضرت پنیر لے کر اور بعض حچوہارے اور بعض آدمی تھی لے کر حاضر ہوئے، چنانچہ سب نے ان سب چیز ول کو آپس میں ملادیا،اوریہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلبہ وبارك وسلم كاوليمه ہو گيا۔

۱۰۰۴ ابو الربيع زهراني، حماد بن زيد، ثابت، عبدالعزيز بن صهیب، حضرت انس رضی الله تعالی عنه (دوسری سند) قتیبه بن سعيد، ، حماد ثابت، شعيب بن حجاب، حضرت انس رضي الله تعالی عنه (تیسری سند) قتیمه، ابو عوانه، قاده، عبدالعزیز، حضرت الس رضى الله تعالى عنه (چو تھى سند) محمد بن عبيد

عنرى، ابو عوانه، ابي عثان، حضرت انس رضى الله تعالى عنه

عَنْ أَنَسِ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنس ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذَ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنُس حِ و خَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاق جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونَسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ۚ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أُبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةً وَأَصْدَقَهَا عِتْقُهَا *

(یانچویں سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطہ اینے والد، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنه (حجیمثی سند) محمد بن رافع، ليجيل بن آدم، عمر بن سعيد، عبدالرزاق، سفیان، پولس بن عبید، شعیب بن حجاب، حضرت الس رضی الله تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا(۱) کو آزاد کیا،اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر بنادیا، حضرت معاذرضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والدروایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت صفیہ ا ہے شادی کی ،اور ان کا مہران کی آزادی کو بنایا۔

(فا کدہ) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کہ بغیر مہر تعین کئے آپ نے نکاح کر لیا، آپ نے بذات خود بہت سے مصالح کے پیش نظر حضرت صفیہ ؓ سے شادی کی۔

١٠٠٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِر عَنْ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتُهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَان * ١٠٠٦ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بفُؤُوسِهمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ

۵۰۰۱ یجی بن یجی، خالد بن عبدالله، مطرف، عامر، ابی برده، حضرت ابو موی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ۔ جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اس سے شادی کرے تواس کو دو گناا جرہے۔

۲ • • ۱ ـ ابو بكر بن ابي شيبه ، عفان ، حماد بن سلمه ، ثابت ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحة کار دیف تھا،اور میر اقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے قدم كو حجود جاتا تها، سورج نكلے ہم خيبر جا نكلے، اس وقت ان لوگوں نے اینے مولیش باہر نکالے تھے، اور وہ لوگ اپنی ٹو کریاں، کدال، اور پھاوڑے لے کر نکلے تھے، کہنے لگے محمہ (صلی الله علیه وسلم) بھی ہیں اور کشکر بھی ہے، آنخضرت صلی

(۱) حضرت صفية جس قبيله ہے تعلق رکھتی تھيں اس کاسلسلة نسب حضرت ہارون عليه السلام تک پہنچتا تھا۔ حضور صلی الله عليه وسلم نے ا نہیں واپس جانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی زوجہ مطہر ہ بن کر رہنے میں اختیار دیا تھاانہوں نے آپ کے پاس رہنے کو

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذًا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قُوْم (فَسَاءَ

الله عليه وسلم نے فرمايا، خيبر برباد ہو گيا، ہم کسي قوم کے ميدان میں اترتے ہیں، توان کی صبح بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا ہے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی، حضرت دحیہ ؓ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی، مگر آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے اسے سات باندیوں کے عوض خرید لیا،اورام سلیم کے سپر د کر دیا، کہ ام سلیم اے بنا سنوار کر تیار کر دیں، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے اس کئے ان کے سپر دکر دیا، تاکہ ان کے گھر عدت پوری کریں،اور بہ باندی صفیہ بنت جی ہے،اور حضور صلی الله علیہ وسلم نے ان کے ولیمہ میں چھوہارے، پنیر اور تھی کا کھانا تیار کیا،اور زمین پر تھی قدر گڑھے کھود کر چڑے کے دستر خوان ان میں بچھا کرپنیر اور تھی ان میں بھرا گیا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا، اور لوگ کہنے لگے، کہ ہم نہیں جانتے، کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے یاا نہیں ام ولد بنایا ہے ،سب نے کہا،اگر حضورا نہیں پر دہ کرائیں تو مسمجھو آپ کی بیوی ہیں،ادر اگر پر دہ نہ کرائیں توام ولد ہیں، چنانچہ جب حضور نے سوار ہونے کاار ادہ کیا، توان کے لئے یر دہ لگوادیا، وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ تکئیں، جس سے سب نے پہیان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کرلی ہے، جب سب مدینے کے قریب پہنچے، تو حضور ؓ نے او نئنی دوڑانی شروع کر دی، اور ہم نے بھی تیز چلنا شروع کیا، حضور کی عضبااو نٹنی نے تھوکر کھائی، آپ گر پڑے اور حضرت صفیہ بھی گریں، چنانچہ آپاٹھے اوران سے پر دہ کر لیا، عور تیں دیکھنے لگیں،اور کہنے لگیں،اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے،راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا،اے ابو حمزہ کیا حضور گریڑے،انہوں نے کہاہاں!خدا کی قتم آپ گریڑے،انس کہتے ہیں، میں حضرت زینب کے ولیمہ میں حاضر تھا،اور آپ نے لوگوں کوروٹی اور گوشت سے سیر کر دیا تھا،اور مجھے تھے تھے، کہ میں لو گوں کو بلالاوُں، جب آپ

فارغ ہوئے، تواٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا،

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِيَ سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةً فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسَبْعَةِ أَرْؤُس ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْم تُصَنَّعُهَا لُّهُ وَتُهَيِّئُهَا قُالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتِّهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنَ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَم اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَّبَهَا فَهِيَ امْرَأَيُّهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكُبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجُز الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةَ الْعَصْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أُوَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ أَنُسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةً زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بهمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

کھانے کے بعد دو آدمی بیٹھے باتیں کررہے تھے، کاشانہ نبوت

بِخَيْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرِ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابِ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ فَلَمَّا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِحْلَهُ فِي أُسْكُفَّةٍ الْبَابِ أَرْخَى مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِحْلَهُ فِي أُسْكُفَّةٍ الْبَابِ أَرْخَى الْحَجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْنَايَةَ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) الْآيَةَ *

١٠٠٧ وَحَدَّثَنَا شَيْبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ مَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنس ح و حَدَّثِنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَنسٌ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةً فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عَنْدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبِي مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبِي مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةً فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبِي مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةً فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَوْجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَيْهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَيْهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَيْهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَتُهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا لَيْهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَى إِذَا لَتُهُ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا مَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَالًا فَالَاهُ عَلَيْهِ وَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا أَنْ مَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَوْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْهُ عَلَيْهِ الْمَا عَلَيْهِ الْمَاسِعِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْودِ وَلَمْ الْمُ الْمُؤْلُودُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا مَا اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ ا

ہے باہر نہیں گئے، آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے، اور جس بیوی کے پاس سے گزرتے، اسے سلام کرتے اور فرماتے السلام علیم، گھروالو تمہارا کیا حال ہے، اہل خانہ کہتے یا ر سول اللہ ہم مجنر ہیں، آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا، آپ فرماتے احجی ہے، جب آپ سب کی خیریت دریافت کرنے سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا، جب دروازه پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں محض باتوں میں مصروف ہیں، جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں، کھڑے ہوگئے اور باہر نکلے، بخدا مجھے یاد نہیں رہا، کہ میں نے ان کے چلے جانے کی خبر دی یا آپ پر وحی نازل ہوئی، کہ وہ چلے گئے، بالآخر حضور اقدس واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا،جب آپ نے دروازہ کی چو کھٹ پر قدم ر کھا تو میرے اور اینے در میان پر دہ حچھوڑ دیا، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائي، "لاتدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم"-۷۰۰۱- ابو بكر بن ابي شيبه ، شابه ، سليمان ، ثابت ، انس رضي الله تعالی عنه (دوسری سند) عبدالله بن باشم بن حیان، بنر، سليمان بن مغيره، ثابت، حضرت انس رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت وحیہ ؓ کے حصہ میں آئی تھیں،اور لوگ ان کی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کرنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں الیی عورت نہیں دیکھی، آنخضرت نے دحیہ کو بلا بھیجا، اور انہوں نے جو عوض مانگا، وہ حضرت دیسے گودے دیا،اور حضرت صفیہ کو میری والدہ کے حوالے کر کے فرمایا، کہ اسے بناسنوار کر در ست کرو،اس کے بعد آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ خیبر پس پشت رہ گیا، تو آپ اترے، اور حضرت صفیہ کے واسطے ایک خیمہ لگوایا، صبح ہو

جانے پر آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس

کے پاس بیا ہوا کھانے پینے کھانے پینے کا سامان ہو وہ ہمارے پاس لے آئے، حسب الحکم بعض مفزات بچے ہوئے حچھوارے لائے اور بعض بچے ہوئے ستولے کر حاضر ہوئے، سب نے مل کر حیس کا ایک ڈھیر لگادیا،اور سب نے مل کروہی حیس کھایا،اور بازومیں بارش کے یانی کے جو حوض کھرے تھے، ان میں سے پینے لگے،انس بیان کرتے ہیں کہ یہی آنخضرت صلی الله علیه وسلم کا ولیمه تھا، حضرت صفیه ٌ کی شادی پر، بیان کرتے ہیں، کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواریں نظر آنے لگیں، اور ہم اس کے مشتاق ہوئے، تو ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں،اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری · نے تھو کر کھائی، اور آپ بھی اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنها گریژی، اور کوئی مجھی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف د مکھتا تھا، اور نہ حضرت صفیہ ؓ کی جانب، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہوگئے ، پھر آپ نے حضرت صفیہ سے یردہ کرلیا، توہم حاضر خدمت ہوئے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں جیجی ہے،الغرض ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے،اور امہات المومنین میں سے جو تم سن تھیں،وہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے لگیں، اور ان کے گرنے پرانہیں طعن وملامت کرنے لگیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

باب (۱۴۳) حضرت زینب کا نکاح، اور نزول حجاب اور ولیمه کابیان!

۱۰۰۸ محمد بن حاتم بن میمون، بنهر (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالنظر ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے (یہ حدیث بنهر راوی کی ہے) کہ جب حضرت زین کی عدت پوری ہو گئی، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے ارشاد فرمایا، کہ ان سے میرا ذکر کرو، چنانچہ حضرت زید سے ارشاد فرمایا، کہ ان سے میرا ذکر کرو، چنانچہ حضرت زید سے اوران کے یاس پہنچ، اور وہ این

وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَصْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجيءُ بفَضْل التَّمْر وَفَضْل السُّويق حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضِ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تَلْكَ وَلِيمَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتُهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرعَ وَصُرعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةُ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا *

(١٤٣) بَاب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ* وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ* مَدْرَقَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ مَيْمُونِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعً حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعً حَدَّثَنَا أَبُو النَّصْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا اللهِ النَّصْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا اللهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَنْ أَنسِ وَهَذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبُ وَهَذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ

آٹے کا خمیر کررہی تھیں، زیڈ بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے ا نہیں دیکھا، تو میرے دل میں ان کی بڑائی اس قدر آئی کہ میں ان کی طرف نظرنه کرسکا، کیونکه آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا، غرضیکہ میں نے اپنی پشت پھیری، اور ایر ایوں کے بل لوٹا، پھر عرض کیا، کہ اے زینب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیغام بھیجاہے،اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کویاد کرتے ہیں، وہ بولیں کہ جب تک میں اپنے یرور د گارہے مشورہ نہیں لے لیتی کوئی کام نہیں کرتی،اوروہ اسی و قت اینی نماز کی جگه پر کھڑی ہو گئیں، قر آن کریم نازل ہوا،اور ر سول الله صلى الله عليه وسلم ان كے پاس بغير اذن كے داخل ہو گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ آنخضرت صلی الله عليه وسلم نے ہميں روٹی اور گوشت خوب کھلايا، يہاں تک کہ دن چڑھ گیا، اور لوگ کھا بی کر باہر چلے گئے، اور کئی آدمی کھانے کے بعد گھر میں باتیں کرتے ہوئے رہ گئے، اور آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نکلے،اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا،اور آپ ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے تھے اور انہیں سلام کرتے تھے،اور وہ عرض کرتیں کہ یار سول الله! آپ نے اپنی بیوی کو کیسایایا؟ راوی بیان کرتے ہیں، کہ مجھے یاد نہیں، کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ نے مجھے خبر دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، پھر آپ تشریف لے گئے، حتی کہ گھر میں داخل ہوئے، اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا، مگر آپ نے میرے اور اپنے در میان پر دہ ڈال دیا، اور پر دہ کا تھم نازل ہو گیا،اورلو گوں کوجو نصیحت کرنی تھی، کی گئی،ابن رافع نے اپنی روایت میں بیہ زیادتی بیان کی ہے کہ "لا تدخلوا" سے "لا يستحيى من الحق"ك آيت نازل موكى (يعنى نبى كے گرول میں داخل نہ ہو، مگر جب کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، آخر میں فرمایا، اللہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بغَيْرِ إِذْن قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَّبُّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِع فِي حَدِيثِهِ ﴿ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَام غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) إِلَى قُوْلِهِ (وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) * (فائدہ)ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہاکا نکاح اللہ رب العزت نے آسانوں پر پڑھا،اور جبر مل امین اس کی خبر لائے، جیسا کہ
ارشاد فرمایا، زو جنکھا لکی لا یکون الخ،اس لئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کے نازل ہوتے ہی حضرت زینب کے پاس
تشریف لے گئے،اور نیز اس حدیث سے ولیمہ بھی ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے، صاحب در مختار نے اس کی نضر تح کی ہے، اور پردہ بحکم اللی ہر
ایک مسلمان عورت پر فرض اور ضروری ہے،اس پر متعدد آیات کلام اللہ شریف اور بکشرت احادیث نبویہ شاہد ہیں، چنانچہ بخاری، مسلم،
ایک مسلمان عورت پر فرض اور ضروری ہے،اس پر متعدد آیات کلام اللہ شریف اور بکشرت احادیث نبویہ شاہد ہیں، چنانچہ بخاری، مسلم،
ابوداؤد، نسائی، ترزی کی، متدرک حاکم، طبر انی اور بیبی وغیرہ میں اس حکم کی احادیث موجود ہیں، جن کی تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں،
اور اس کے علاوہ روایات بالاخود فرضیت پردہ پر شاہد ہیں، اور امام بخاری نے سورہ احزاب کی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت نقل کی ہے، جس سے فرضیت پردہ ثابت ہوتی ہے، بس جے اللہ تعالی ہدایت اور توفیق عطافر مائے،اس کیلئے اتناہی کافی ہے۔

و در اس کے حداد مرانی اس کے فرضیت پردہ ثابت ہوتی ہے، بس جے اللہ تعالی ہدایت اور توفیق عطافر مائے،اس کیلئے اتناہی کافی ہے۔

٥٩ - ١٠٠٩ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنسٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى الله عَلَى شَيْءٍ مِنْ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ آبُو كَامِلِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبِحَ شَاةً * نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبِحَ شَاةً * نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبِحَ شَاةً * نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرُو بْنِ عَبَّادٍ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالًا

نِسَائِهِ مَا أُولُمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنهُ ذَبَحَ شَاةً * اللهُ حَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُو ابْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنسَ بْنَ عَلْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنسَ بْنَ مَا لَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ عَلَى عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ عَلَى إِمْ أَوْلَمَ مَا أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَنْ ضَلَا مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَنْ ضَلَلُ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُ إِمْ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُ إِمَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُ إِمَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُ إِمَا أَوْلَمَ عَلَى أَمْعُمُهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَى إِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَى إِمَا أَوْلَمَ عَلَى أَنْ أَنَا وَلَحْمًا حَتَى إِمَا أَوْلَمَ عَلَى أَنْ أَنْ وَلَامً عَلَى حَبْرًا وَلَحْمًا حَتَى إِمِا أَوْلَمَ عَلَى أَنْ أَلَا وَلَحْمًا حَتَى إِمَا أَوْلَمَ عَلَى أَنْ أَوْلَمَ عَلَى أَمْ أَوْلَمَ عَلَى أَنْ أَوْلَمَ عَلَى أَلْهِ عَلَى أَمْ أَلَا وَلَحْمًا حَتَى إِنَا وَلَحْمًا حَتَى إِنَا وَلَمْ عَلَى أَنْ إِلَا وَلَامَا كَالْمُولُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ مِنْ إِنْ الْمُ عَمَلَ أَوْلَمَ عَلَى اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الْهُ اللّهُ ا

رَّ مَنْ الْخَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ الْ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ وَعَاصِمُ ابْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِر وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِحْلَزِ عَنْ أَنسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا حَدَّثَنَا أَبُو مِحْلَزِ عَنْ أَنسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا حَدَّثَنَا أَبُو مِحْلَزِ عَنْ أَنسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا

9 • • ا۔ ابوالر بیج زہر انی اور ابو کامل فضیل بن حسین اور قتیبہ ،
حماد بن زید ، ثابت ، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
میں ہے ، کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا،
بیان کرتے تھے ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
زینٹ کے نکاح پر جیساولیمہ کیا،ایساکسی بیوی کے نکاح پرولیمہ
نہیں کیا، حضور نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۰۱۰ محمد بن عمروبن عباد بن جبله بن افی رواد، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، عبد العزیز بن صهیب، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی للد علیه وسلم نے حضرت زینب رضی الله تعالی عنهاسے بڑھ کراور عمد ہانی از واج مطہرات میں سے کسی کا بھی ولیمہ نہیں کیا، ثابت بنانی (راوی حدیث) نے دریافت کیا، کہ ولیمہ میں آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے کیا چیز کھلائی تھی، انہوں نے فرمایالوگوں کو روئی اور گوشت اتنا کھلایا، کہ انہوں نے خود کھانا چھوڑ دیا۔

اا • ا۔ یجیٰ بن حبیب حارثی اور عاصم بن نضر ہیمی اور محمد بن عبدالاعلی، معتمر بن سلیمان بواسطہ والد ، ابو محبر ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت بین بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زکاح کیا، تولوگوں کو بلا

تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشِ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ فَلَمَّ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي يَقُومُوا فَلَمَّا قَامَ وَالْنَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ مَنْ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي قَامَ وَالْ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذًا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذًا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَحَمْتُ فَاخُبُرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَحَمْتُ فَاخْبُرْتُ النَّبِيَّ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَحَمْتُ فَاخُبُرْتُ النَّبِيَّ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَحَمْتُ أَنْهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمُ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمُ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمُ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى وَالْمَونَ اللَّهُ عَلَى وَمَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى وَالْمَلَقُوا اللَّهُ اللَّهِ عَظِيمًا إلَّا لَكُمْ كَانً عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) * اللَّه قَوْلِهِ (إِنَّ ذَلِكُمْ كَانً عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) *

عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْمُولِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِح قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ كَعْبِ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بزَيْنَبَ بنت مَكْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بزَيْنَبَ بنت مَحْشِ قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ مَعَهُ رَجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ أَنَّهُمْ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ أَنَّهُمْ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ وَإِدَا هُمْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ طَنَّ أَنَّهُمْ مَعَهُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ عَلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ عَلَى الثَّانِيَةَ حَتَى الثَّانِيَة حَتَى الْتَابِيَة حَتَى الثَّانِيَة حَتَى الثَّانِيَة حَتَى الْتَانِيَة حَتَى الْتَالِيَة عَلَى الْعَامِ الْعَدَا الْقَامِ الْتَهُ الْمَالِي الْمَالِي الْعَلَى الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي اللَّهُ الْمَالَى اللَّهُ الْمَالَة الْمَالَة الْمَالَى الْمَالِي اللَّهُ الْمَالِي اللَّهُ الْمَالِي اللَّهُ الْمَالِقِ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمُعْمَلِي الْمَالِي اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِقُ الْمَالَةُ الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي اللَّهُ الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالَقِي الْمَا

کر کھانا کھلایا، اس کے بعد بیٹھ کر وہ باتیں کرنے گئے،
آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم المصنے کے لئے پچھ کسمسائے، مگر
پھر بھی وہ لوگ نہیں المصنے، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ
کھڑے ہوگئے، اور ان لوگوں میں سے بھی پچھ اور حضرات
کھڑے ہوگئے، عاصم اور عبدالاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ
زیادتی بیان کی ہے کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے، اور
آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تاکہ اندر جائیں،
توہ وہ لوگ بیٹھے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور چلے گئے اور
میں نے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی، کہ وہ
لوگ چلے گئے، آپ تشریف لائے، اور گھر میں داخل ہوگئے،
میں بھی آپ کے ساتھ جانے لگا، آپ نے اپنے اور میرے
در میان پردہ ڈال دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،
در میان پردہ ڈال دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،
اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر جب
دہو، آخر آیت تک۔

۱۰۱۱ عروناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپ والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجاب (پردہ) کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، اور حضرت ابی بن کعب ہمی مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے دولہا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے دولہا بنے ہوئے صبح کی، اور آپ نے ان سے مدینہ منورہ میں نکاح کیا مسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے اور آپ کے ساتھ پچھ اور آپ کے ساتھ پچھ اور حضرات بھی بیٹھے دہ سب لوگ جا چکے اور حضرات بھی بیٹھے دہ باس کے بعد کہ سب لوگ جا چکے اور حضرات بھی بیٹھے دہ باس کے بعد کہ سب لوگ جا چکے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ کے ساتھ چلا، حتی کہ حضرت عائش ایس کے جرے کے دروازے پر بہنچ، پھر خیال کیا کہ لوگ چلے گئے آپ کے ساتھ چلا، حتی کہ حضرت عائش گے جرے کے دروازے پر بہنچ، پھر خیال کیا کہ لوگ چلے گئے

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

بَلَغَ حُجْرَةً عَائِشَةً فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ *

ہوں گے، چنانچہ آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ حضرات اپنی ہی جگہ پر بیٹھے ہیں، آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ آپ کے ساتھ لوٹا، حتی کہ حضرت عائشہ کے حجرہ تک پہنچ، آپ پھر لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھا تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ نے میرے اور اپنے در میان پر دہ ڈال دیااور آیت حجاب نازل ہوئی۔

(فا کدہ) سجان اللہ بیہ آپ کے کمال اخلاق تھے ، کہ اتنی تکلیف بر داشت کی مگر زبان اقد س سے اف تک نہ فرمایا ،اس تکلیف کا احساس اللہ رب العزت نے فرماکر اپنا تھم نازل فرمایا۔

١٠١٣ قتيبه بن سعيد، جعفر بن سليمان، جعد الي عثان، حضرت اکس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول الله نے نکاح کیا،اوراینی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے، میری والدہ ام سلیمؓ نے جو ملیدہ تیار کیا،اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، کہ انس اے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا،اور جا کر عرض کریہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجاہے اور سلام عرض کیاہے، اور عرض کرتی ہیں، کہ یار سول اللہ ہیہ آپ کی خدمت میں ہماری جانب سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں کھانا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیااور میں نے کہا کہ میری والدہ آپ کوسلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ بیہ آپ کی خدمت میں ہاری طرف سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا، رکھ دو،اور جاؤ فلال فلال حضرات كو،اور جو تتههيں مل جائيں، چند حضرات کانام لیا،انہیں بلالاؤ،سو جن کا آپ نے نام لیاتھا، میں ان کوبلالایاجو مجھے مل گیا، میں نے انس سے یو جھا، کہ کتنی تعداد تھی، فرمایا تین سو کے بقدر ،اس کے بعد آنخضر ت نے مجھ سے فرمایا،انسؓ وہ طباق لے آؤ،اور وہ لوگ اندر گئے ، حتی کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، د س دس آدمی حلقه بناتے جائیں،اور ہرایک آدمی اینے سامنے سے کھائے، چنانچہ ان لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہوگئے، اور ١٠١٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلِّيمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّ جَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْم حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْر فَقَالَتْ يَا أُنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبُ فَادْ عُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتُ وَسَمَّى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ عَدَدَ كُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانَ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبعُوا قَالَ 'فَخَرَجَتُ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّى صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ایک گروه کھاجا تاتھا تو دوسر ا آجا تاتھا، حتی کہ سب لوگ کھا چکے تو مجھ سے فرمایا، انس اس طباق کو اٹھالو، میں نے اس برتن کو اٹھایا، تو پیتہ نہیں چلتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب اس میں کھانازیادہ تھایا جب اٹھایااس وقت زیادہ تھا،اور بعض حضرات نے آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں بیٹھ کر باتیں کرنا شر وع کر دیں،اور حضور بھی تشریف فرماتھے،اور آپ کی زوجہ مطہر ہ دیوار کی طرف پشت کئے ہوئے بیٹھی تھیں ،اور ان حضرات كابيٹھنا آنخضرت صلى الله عليه وسلم پر گراں تھا،رسول الله صلى الله عليه وسلم نكلے، اور اپنی از واج مطہر ات كو سلام كيا، اور پھر اوٹ آئے، جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو و یکھاکہ آپلوٹ آئے ہیں، تو سمجھے کہ آپ پر ہمارا بیٹھناگراں ہ، جلدی کے ساتھ سب دروازہ کی طرف چلے گئے، اور آ تخضرت صلی الله علیه وسلم تشریف لائے،اور بیہ آیتیں نازل ہوئیں،اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر ا نہیں لوگوں کے سامنے پڑھا،اے ایما ندار و! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگریہ کہ حمہیں اجازت دی جائے ،نہ کھانے کے کینے کاا نظار کرنے والے ہو، کیکن جب بلائے جاؤ تواندر آؤ،اور جب کھانا کھا چکو تو نکل جاؤ، باتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ، کیو نکہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے، آخر آیت تک، جعد راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سی ہیں اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی از واج مطہر ات پر دہ میں رہنے لگیں۔

۱۰۱۴ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ابو عثمان، حضرت انس ر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا ہے نکاح فرمایا، توام سلیمؓ نے ایک پھر کے برتن میں آپ کے لئے ملیدہ ہدیہ میں بھیجا، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی

أَكُلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأُواْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تُقَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كَلَّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَام غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَّاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخَلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيُّ) إِلَى آخِر الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَحْدَثُ النَّاس عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِّبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فا کدہ)اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجز ہ ند کور ہے ، کہ ایک دو آ دمیوں کے کھانے میں تین صد آ دمی سیر ہو گئے۔ ١٠١٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَّانَ عَنْ أَنسِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمً زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْم حَيْسًا فِي تَوْر مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أُنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيٌّ مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطُّعَام فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَام غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ ﴾ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا ﴿ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا) حَتَّى بَلَغَ (ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ) *

(١٤٤) بَابِ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلَى

دَعْوَةٍ *

١٠١٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا *

مَنْ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلَيْجِبْ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُ اللَّهِ يُنزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ *

الله علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جاؤاور مسلمانوں میں سے جو تمہمیں مل جائے اسے بلالاؤ، چنانچہ جو مجھے ملا، میں اسے بلالایا، وہ سب داخل ہونے لگے ،اور کھانے لگے ،اور نکلتے جاتے ،اور ر سول الله صلی لله علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھانے پر ر کھا، اور اس میں دعا کی اور جو منظور خدا تھا، وہ پڑھا اور مجھے بھی جو ملا، میں نے کسی کو نہیں حچوڑا، ضرور بلایا، یہاں تک کہ سب نے کھایا،اور سب سیر ہو کر چلے گئے اور ایک جماعت ان میں سے بیتھی رہی اور بہت کمبی باتیں شروع کردیں، اور آ تخضرت صلی الله علیه وسلم انہیں کچھ فرمانے سے شر مارہے تھے، چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے،اور انہیں مکان میں ہی حصور دیا، تب اللہ تعالی نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بن بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے ،ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، کیکن جب تم کو بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو، پھر کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو، آخر آیت تک۔

باب (۱۴۴) قبول دعوت كالحكم!

1010۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں ہے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے توضر ور جائے۔

1017۔ محر بن منتیٰ، خالد بن حارث، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، رسول اکرم صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے ہیں، که آپ نے فرمایا، که جب کوئی تم میں سے کسی کو ولیمه پر بلائے تو جانا چاہئے، خالد بیان کرتے ہیں، که عبیدالله اس سے ولیمه نکاح مراد لیتے ہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

١٠١٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَة عُرْسِ فَلْيُجِبْ *

إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ * ﴿ ١٠١٨ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ وَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

١٠١٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ أَنَا الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ الْبَيِّ صَلَّى اللَّهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبُ عَرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ *

١٠٢٠ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحُوهِ فَلْيُجِبْ *

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةً عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ * اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ * اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ * مَحَمَّدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي اللَّهِ مَلَى اللَّهِ مَلَى اللَّهِ بَنَ عُمْرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا

21-1-1 نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہی، کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور قبول کرہے۔

۱۰۱۸- ابوالربیج، ابو کامل، حماد، ابوب (دوسری سند) قتیبه، حماد، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دعوت میں بلائے جاؤ تو آؤ۔

199۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی دعوت کرے تو ضرور قبول کرے، خواہ شادی کی ہویا کسی اور چیز کی۔

۱۰۲۰ اسحاق بن منصور، عیسی بن منذر، بقیه، زبیدی، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که جس کسی کی شادی یااور کسی چیز کی دعوت کی جائے، تو اسے قبول کرلے۔

۱۹۰۱۔ حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، اساعیل بن امیہ، نافتی، حضرت، ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر دعوت دی جائے تو دعوت میں جاؤ۔

۱۰۲۲ موسی بن عبدالله، حجاج بن محمد، ابن جرتج، موسی بن عقبه، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرو، اور حضرت ابن عمرٌ روزہ دار ہونے کی حالت میں بھی

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي وعوت مِين جاتے تھے، خواہ شادى كى ہوتى يااور كس بات كى۔

الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

٣٠٠١- وَحَدَّثَنِيَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ

قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا *

۱۰۲۳ حرملہ بن میجیٰ، ابن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر منہیں بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے، تو قبول کرو۔

۱۰۲۴ محمد بن متنیٰ، عبدالرحمٰن بن مهدی، (دوسری سند) محمد

بن عبدالله بن تمير، بواسطه اين والدسفيان، ابوالزبير، حضرت

جا بر رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان

(فائدَہ) بشر طیکہ خلاَل کاہو، بدعاًت، رسومات، ناچ اور گانوں اور بے حیائی کے کاموں سے پاک ہو، نیز وہ کھانا نذر غیر اللہ بھی نہ ہو، جیسے بڑے پیر کی ٹلیار ہویں، یا عبدالحق کا توشہ یا کندوری وغیر ہ دیگر خرافات، کہ ایسی دعو توں کا قبول کرنا،اور ان کی شرکت کرناحرام ہے، باقی دعوت صححہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معصیت سے پاک ہو،اس کا قبول کرنامسنون ہے۔

رَ مَهُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهُ الْمِعَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهُ الْمِيِّ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ وَاللَّهُ مَلْيَهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ الرَّبُيْرِ عَنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُحِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنِّى إِلَى طَعَامٍ * مَدَّكُمُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِسِثْلِهِ * عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِسِثْلِهِ *

قَالَ کیاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرتم میں عین سے کسی کی کھانے کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کرلے ، پھر وَإِنْ حیاہے کھائے بانہ کھائے ، ابن مثنیٰ نے طعام کالفظ نہیں بولا۔ *

۱۰۲۵۔ ابن نمیر ، ابو عاصم ، ابن جریج ، ابو الزبیر ﷺ ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۲۱ - ابو بکر بن ابی شیبه، حفص بن غیاث، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو ضرور قبول کرے،اگر روزہ دار ہو تو دعا کر دے،اوراگر روزہ دارنہ ہو

(فا کدہ)معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہو ناچاہئے اور کھانے میں مختار ہے ، مگر دعوت میں امور محرمہ نہ ہو توالیی شکل میں حاضری ضروری نہیں ہے ، میں کہتا ہوں کہ اگر خرافات اور امور محرمہ ہوتے ہوں توالیی صورت میں عدم حاضری واجب اور ضروری ہے۔

۱۰۲۷ یکی بن میکی، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ٠٠ ١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنْ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ عَلَى مَالِكٍ عَن ابْن شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

١٠٢٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَام عَن ابْن

سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَّسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَٰلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ

فَلْيُحِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ

مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ *

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرِ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرِ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأُغْنِيَاء فَضَحِكَ الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأُغْنِيَاء فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأُغْنِيَاء قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حَيْنَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَيْنَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَيْنَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَيْنَ سَمِعْ أَبَا حَدَّيْنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَدَّيْنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ مِيثِ مَالِكٍ *

آ ۱۰۲۹ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

١٠٣٠ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلكَ *

قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُحِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برا کھانااس ولیمہ کاہے جس میں امیر بلائے جائیں،اور مساکین کونہ بلایا جائے، جو دعوت میں نہ جائے،اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۹۲۸- ابن ابی عمر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ بیہ حدیث کس طرح ہے، کہ بدترین کھانا امیر وں کا کھانا ہے، تو وہ بنے اور بولے، وہ کھانا بدتر نہیں ہے، سفیان کہتے ہیں کہ میرے والد امیر بتھ، اس لئے مجھے اس حدیث سے بوئی پریشانی لاحق ہوئی، جب میں نے بیہ سنی تو زہری سے اس کے متعلق دریافت کیا توانہوں نے عبدالرحمٰن زہری سے اس کے متعلق دریافت کیا توانہوں نے عبدالرحمٰن اگر جے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے اور مالک کی روایت کیا کہ مرح حدیث بیان کی۔

۱۰۲۹ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مستب، اعرج، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے روایت کیا کہ سب سے برا کھاناولیمہ کا کھاناہے،اور مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

• ۱۰۳۰ ابن ابی عمر ، سفیان ، ابوالزناد ، اعرج ، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

ا ۱۰۳۰ - ابن ابی عمر، سفیان ، زیاد بن سعد ، ثابت ، اعرج ، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے ، کہ جو اس میں آتا ہے ، روک دیا جاتا ہے ، اور جو نہیں آتا اسے بلاتے پھرتے ہیں ، اور جو دعوت میں نہ آیا، اس نے اللہ درب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافر مانی کی ہے۔

(د ١٤) بَابِ لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلَّقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا *

٦٠٠٣٣ حَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةً قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ عَالِيهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَتَ فَبَتَ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَوْبَيرِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا لَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا

باب (۱۴۵) جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں، وہ طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں ہے، حتی کہ کسی دوسرے خاوندسے نکاح کے بعد جدائی واقع ہو۔

۱۳۲۱ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رفاع کی ہوی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کیں، اور عرض کیا، یار سول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر ہے نکاح کر لیالیکن اس کے بعد میں او کیڑے کے دامن کی طرح ہے (یعنی جماع کے پاس تو کیڑے کے دامن کی طرح ہے (یعنی جماع کے قابل نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا کیا تور فاعہ کے پاس پھر والیس جانا چاہتی ہے، آپ نے فرمایا، یہ نہیں ہو سکتا، جب تک کہ تواس کی لذت ہے آشانہ ہو، اور وہ تیری لذت نہ چکھ لے، ابو کمر خضور کے پاس تھے، اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر کہ اجازت ہو تو میں اندر جاؤں، خالد سے دروازے پر آواز دی، ابو کمر آپ نہیں سنتے کہ یہ حضور کے سامنے کیاز ورزور ہوں ہے کہ رہی ہے۔

۱۰۳۳ ابوطاہر اور حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی نے اپنی عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کیں اور عرض کیا، یار سول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا، اور خدا اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا، اور خدا کی قشم! عبدالرحمٰن کی طرح ہے،

آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جَلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جَلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُريدِينَ أَنْ تَرْجعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُريدِينَ أَنْ تَرْجعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا خَتَى يَذُوقَ عَسَيْلَتَكُ وَتَذُوقِي عَسَيْلَتَهُ وَأَبُو بَكُم الصَّدِيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ حَالِدٌ يُنَادِي أَبًا بَكُم أَلًا تَرْجُو هَذِهِ عَمَّا تَحْهَرُ فَلَا عَنْهُ وَسَلَّمَ * خَالِدٌ يُنَادِي أَبًا بَكُم أَلًا تَرْجُو هَذِهِ عَمَّا تَحْهَرُ بِهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٠٣٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّوْاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةً الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ الْمُرَأَتَهُ فَتَرَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتِ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتِ بِمِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *

٥٩.٣٥ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَتَزَوَّجُ مَ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُ إِنَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ أَتَحِلُ لِهَا لَا حَتَّى يَذُوقَ أَتَحِلُ لِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ أَنَا لَا حَتَّى يَذُوقَ أَنَا لَا حَتَّى يَذُوقَ أَنَا لَا حَتَّى يَذُوقَ أَنَا لَا حَتَّى يَذُوقَ أَلَا حَتَّى يَذُوقَ

اور عورت نے اپنے کپڑے کادامن پکڑ کرد کھایا (مطلب سے تھا،

کہ وہ جماع کے قابل نہیں) راوی بیان کرتے ہیں، کہ سے من کر

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا، کہ شاید
تم رفاعہ کے پاس پھر جانا جاہتی ہو، گر سے اس وقت تک نہیں
ہو سکتا، جب تک کہ وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے، اور تو
اس کی لذت سے آشنانہ ہو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے
تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ
جرے کے دروازے پر تھے، انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں
ملی تھی، تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے وہیں
عورت کو جھڑ کتے اور ڈانتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت آب
عورت کو جھڑ کتے اور ڈانتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت آب
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہہ رہی ہے۔

۱۰۳۳ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کرلیا، پھروہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہو ئیں اور عرض کیا کہ یار سول اللہ! رفاعہ نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۳۵ کی بن علاء ہمدانی، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت ہے کوئی شخص نکاح کرے اور پھر اسے طلاق دے دے، عورت طلاق کے بعد کسی اور سے نکاح کرے اور دوسر ابغیراس سے دخول کئے طلاق دیدے تو کیا وہ اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے؟، فرمایا نہیں، تاو قتیکہ یہ دوسر ااس کی لذت سے حلال ہے؟، فرمایا نہیں، تاو قتیکہ یہ دوسر ااس کی لذت سے

آشنانه ہو جائے۔

۱۰۳۶ ابو بکر بن ابی شیبه، ابن فضیل (دوسری سند) ابو

کریب،ابومعاویہ،ہشام ہے اس سند کے ساتھ روایت منقول

-4

ایک مسل کے آپی بیوی تو ین طلامیں دے دیں، اس کے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، مگر صحبت سے قبل اس نے

طلاق دے دی، پہلے شوہر نے پھر اس سے نکاح کرنا جاہا، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا

گیا، آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ یائے، جیسے کہ شوہر اول نے حاصل کی تھی۔

۱۰۳۸ محمد بن عبدالله بن نمير، بواسطه اپنے والد (دوسر ی

سند) محمد بن متنیٰ، کیجیٰ بن سعید، عبیدالله سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور کیجیٰ کی حدیث میں عبیداللہ،

بواسطہ قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں۔

باب(۱۴۶)جماع کے وقت کی دعا!

9سال یجیٰ بن یجیٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرنے کا ارادہ کرے، تو بیہ دعا پڑھ لے، "بسہ الله

قربت كرنے كا ارادہ كرے، تو بير دعا پڑھ لے، "بسم الله الله الله محنبنا الشيطان و جنب الشيطان ما رزقتنا" تواس صحبت ميں اگر كوئى اولاداس كے مقدر ميں ہوگى توشيطان اس

کو بھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ • ۱۰ ا۔ محمد بن مثنیٰ، ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبہ (دوسر ی ١٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر َ بُنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اللهِ بَنْ عُمَرَ عَنِ عَبِيْدِ اللّهِ بَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بَنْ مُسْهِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلّقَ الْقَاسِمِ بَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلّقَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلّقَهَا رَجُلٌ أَمْ طَلّقَهَا وَجُلٌ أَنْ طَلّقَهَا وَجُلٌ أَنْ طَلّقَهَا وَجُلٌ أَنْ طَلَقَهَا وَجُلٌ أَنْ عَلَيْهِ فَبْلُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأُوّلُ أَنْ يَذُوفَ الْأَوْلُ أَنْ يَرْوَقَ الْآخِرُ وَسَولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا حَتّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ *

١٠٣٨ - و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حِ وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبِي حِ وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبِي حِ وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّهِ بِهَذَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اللَّهِ حَدَّيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّيثِ مَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدِيثِ مَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدِيثِ مَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّيثِ مَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ مَدَّنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةً

(١٤٦) بَابِ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجمَاعِ *

﴿ ١٠٣٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

بن إِبراهِيم واللفط لِيحيى قال الحبرا جرير عَنْ مَنْصُورِ عَنْ سَالِم عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ سَالِم عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ باسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنْبنا الشَّيْطَانَ وَجَنِّب قَالَ باسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنْبنا الشَّيْطَانَ وَجَنِّب الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانَ أَبَدًا *

١٠٤٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ

قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق جَمِيعًا عَنِ الثُّوريِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةً لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ باسْم اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ التُّورِيِّ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرِ قَالَ مَنْصُورٌ أَرَاهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ *

(فا کدہ) تمام صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک ہے۔ (١٤٧) بَابِ جَوَازِ جمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي

قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْر تَعَرُّض لِلدَّبُر *

١٠٤١ً - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَعَمْرُ و النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِر سَمِعً

جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتُهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا

حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ * ١٠٤٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحُولَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثُ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ

١٠٤٣ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

سند) ابن نمير، بواسطه اينے والد (تيسري سند) عبد بن حميد، عبدالرزاق منصور ہے جریر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ تہیں ہے، باقی عبدالرزاق عن الثوري كي روايت ميں ''بسم الله' 'كالفظ موجود ہے، کہ میرے خیال میں "بسم الله" بھی کہاہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب (۲۴۷) اپنی عورت سے دبر کے علاوہ قبل میں،اگلی یا بچھلی جانب ہے جس طرح چاہے جماع

ا ۱۰۴ ـ قتیبه بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبه ، اور عمر و ناقد ، سفیان ، ابن منکدر، حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں ، که یہود کہاکرتے تھے،اگر کوئی عورت کے پیچھے ہو کر شرم گاہ میں جماع کرتاہے، توبچہ بھینگا پیدا ہو تاہے، جس پریہ آیت نازل ہو ئی، نساؤ کم الآیة ، یعنی تمهاری عور تیں تمہاری کھیتیاں ہیں ، تو اپنی تھیتی میں جس طرف سے حیاہے آؤ۔

حضرت جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کہ یہوداس بات کے قائل تھے، کہ اگر عورت کے بیچھے ہو کراس کی شرم گاہ میں جماع کیا جائے، اور وہ عورت حاملہ ہو جائے ، توبچہ بھینگا پیدا ہو تاہے ،اس پر پیہ آیت نازل کی گئی، که نِسَاؤُ کُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوا حَرْثَکُمْ أَنِّي شِئتُمْ اللَّهِ.

۲ ۲ ۱۰ حمر بن رمح، ليث، ابن الهاد، ابو حازم، محمد بن المنكدر،

۱۰۴۳ قتیبه بن سعید، ابو عوانه (دوسری سند) عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطه اپنے والد، ابوب (تیسری سند) محمد بن متنی ، و ب بن جریر ، شعبه (چوتھی سند) محمد بن متنی ،

عبدالرحمٰن، سفیان (پانچویں سند)، عبیدالله بن سعید، ہارون

بن عبدالله، ابومعن رقاشي، وبهب بن جرير، بواسطه اينے والد،

نعمان بن راشد، زہری (مجھٹی سند) سلیمان بن معبد، معلیٰ بن

اسد، عبدالعزيز بن مختار، سهيل بن ابي صالح، محمد بن منكدر،

حضرت جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنه سے اسى سند كے

ساتھ روایت تقل کرتے ہیں، باقی نعمان کی روایت میں اتنا

اضافہ ہے کہ ، زہری نے بیان کیا، کہ شوہر جاہے اپنی بیوی کو

او ندھالٹا کر جماع کرے، پاسیدھالٹا کر صحبت کرے، مگر جماع

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَنَى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرير حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو مَعْنِ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَريرِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُحْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْن الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النَّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ *

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام دیرمیں جماع کرناحرام ہے،اورایساکرنے پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ باب (۱۴۸) عورت کواینے شوہر کابستر حچوڑنے کی ممانعت!

ایک ہی سوراخ لعنی قبل میں کرے۔

۳ ۴ ما ا محمد بن متنی ،ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، قاده ،زراره بن اوفی، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ، نبی اکر م صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اینے شوہر کا بستر چھوڑے رہے، توضیح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے

۵ ۱۰ ۱۰ یجی بن حبیب حارتی، خالد بن حارث، شعبه سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ جہب تک شوہر کے بستر یرواپس نہ ہو (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہے ہیں)۔

۲ ۲ ۱۰ ابن ابی عمر، مر وان، یزید بن کیسان، ابو حاز م، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی (١٤٨) بَابِ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ

٢٤٠ - ١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار وَاللَّفْظَ لِابْنِ الْمُثَنِّي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُرً حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنَّ زُرَارَةً بْنِ أُوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

١٠٤٥ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجعَ *

١٠٤٦ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلِ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا *

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةً عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْحُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزَلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا *

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْحُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي أَبَا سَعِيدٍ الْحُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهِ عَلَي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي

الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قتم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں، کہ جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ آنے ہے انکار کردے تواس پروہ پروردگار، جو کہ آسان پرہے، اس وقت تک غضبناک رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔ کہ غضبناک رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔ کہ ما۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابو سعید اشج ، وکیع ، (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، ابو سعید اشج ، وکیع ، (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو حازم، حضرت ابوہر یرہ رضی الله تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ نہ آئے، اور مردرات بھر اس سے ناراض رہے، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

باب (۱۳۹) عورت کاراز ظاہر کرنے کی ممانعت!

۱۹۸۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، عمر بن حمزة

العمری، عبدالرحمٰن بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی الله

تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن

اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے برامر تبہ میں وہ آدمی

ہے کہ اپنی عورت سے خلوت کرے اور عورت مرد سے

کرے، پھروہ اس کا بھید (۱) افتاکر تا پھرے۔

9 م ۱۰ محمد بن عبداللہ بن نمیر اور ابو کریب، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے بڑی امانت بیہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے، اور عورت مردسے، پھروہ اس کا بھید

(۱)اس سے مراد زوجین کے مابین ہونے والی گفتگواور زوجہ سے صحبت کے طریقوں کی تفصیل ظاہر کرنا ہے۔

إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرِ إِنَّ أَعْظَمَ * فاہر کردے، ابن نمیرنے" ان اعظم 'کالفظروایت کیاہے۔ (فاکدہ) یعنی امانت میں خیانت کرے، توسب سے بڑا خائن ہے، ان امور کا افشاء کرناحرام ہے، اس لئے کہ خلاف مروت اور بے حیائی ہے۔

باب(۱۵۰)عزل كابيان!

۵۰-۱- یخییٰ بن ابوب اور قتیبه بن سعید اور علی بن حجر،اساعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد بن مجیلی بن حبان، ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو صرمہ دونوں حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس گئے، ابو صرمہ نے ان سے دریافت کیا، کہ اے ابوسعید خدر ی آپ نے بھی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کاذ کر کرتے ہوئے ساہے، انہوں نے فرمایا، ہاں! ہم نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کیا، اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عور توں کو قیدی بنایا، عور توں سے علیحدہ ہوئے بھی مدت گزر گئی، اور ہمار اارادہ ہوا کہ ان عور توں کے بدلے کفار ہے کچھ مال وصول کریں ،اور پیہ بھی ارادہ ہوا کہ ان ہے تفع بھی حاصل کریں، اور عزل کرلیں (یعنی انزال شرم گاہ کے باہر كريں، تاكه حمل قائم نه ہو) پھر ہم نے كہا، كه ہم عزل كرتے ہیں، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے در میان موجود ہیں،اور ہم آپ ہےاس کے متعلق دریافت نہ کریں، چنانچہ ہم نے آپ ہے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا،اگر تم ایبانه بھی کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جس روح کا پیدا ہونا قیامت تک خدانے مقرر کر دیاہے تووہ ضرور پیداہو گی۔ ۱۵۰۱_ محمد بن فرج مولی بنی باشم، محمد بن زبر قان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن میحیٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیاہے، جسے وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

۱۰۵۲ عبدالله بن محمد بن اساء الضبعی، جو برید، مالک، زہری، ابن محیریز، حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں، کہ ہم کو جنگ میں کچھ قیدی عور تیں مل گئیں، ہم

(١٥٠) بَابِ حُكْمِ الْعَزْلُ * ١٠٥٠ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيٌّ بْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفُر أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْن حَبَّانًا عَن ابْن مُحَيْرِيزِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً بَالْمُصْطَلِق فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ*

١٠٥١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى هَاشِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بَنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * اللَّهَ بُنُ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّهَ بَنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الطَّبَعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الطَّبُعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزَّهُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزَّهُ هُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدٍ الزَّهُ هُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدٍ الزَّهُ هُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدٍ الْنَّهُ مُنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْنَهُ الْمُو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْنَهُ مُو يَالِمُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ الْمَوْرِي قَامِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ الْمُؤْمِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ إِنْ مُحْمَلِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ الْمَنْ عَنْ أَبِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِنْ إِنْ الْمُؤْمِي الْمَالِي الْمُؤْمِي اللَّهِ الْمَالِي الْمَالِيلِي الْمَالِي الْمُؤْمِي الْمَالِي الْمَالِي الْمُؤْمِي الْمُؤْمِي الْمَالِيلِي الْمُؤْمِي الْمَالِي الْمُؤْمِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالِي الْمُؤْمِي الْمَالِيلِي الْمُؤْمِي الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمُؤْمِي الْمَالِيلِي الْمَالْمُ الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمُوالِيلِي الْمِنْ الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي الْمِلْمِي الْمَالِيلِي الْمَالِيلِي

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةً إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِي كَائِنَةٌ *

ان سے عزل کرتے تھے، پھر ہم نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور ایبا کرتے ہو، مگر جوروح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے، وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

(فائدہ) صحابہ کرام اور تابعین اورائمہ مجتہدین عزل کی کراہت کے قائل ہیں، باقی شخ زین الدینؒ فرماتے ہیں، کہ اس کے متعلق اجماع کا نقل کرنا صحیح نہیں، تاہم جواز پھر بھی ثابت ہے، شخ ابن ہمام نے اور صاحب ر دالمحتار نے اس کی تصر سے کی ہے، اور ان احادیث میں موجود دور کے حضرات کو بھی عبرت حاصل کرناچاہئے کہ ان انتظامات اور پابندیوں سے پچھ نہیں ہو تا جے پیدا ہونا ہے، وہ ہو کررہے گا، ہاں ممکن ہے، کہ ایساکرنے والے اس دولت سے علم الہی میں محروم ہو چکے ہول (عمد ة القاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۵۵)۔

مَ مَ اللّهُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنْسِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنْسِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنْسِ بَنْ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ * لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ *

۱۰۵۳ نفر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، شعبہ، انس بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اس سے کہا کیا تم نے حضرت ابوسعیڈ سے ساہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس کے کہ یہ مقدر شدہ امر ہے۔

۱۰۵۴ محمد بن مثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند)
یکی بن حبیب، خالد بن حارث (تیسری سند) محمد بن حاتم،
عبدالر حمٰن، بهنر، شعبه، حضرت انس بن سیرین ہے اسی سند
کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت
میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق
ارشاد فرمایا، کہ اگرنہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے،اس لئے کہ یہ تو
مقدر شدہ امر ہے، اور بہنرکی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا
مقدر شدہ امر ہے، اور بہنرکی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا
انہوں نے کہاہاں۔

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و بَنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنسِ مَهْدِي وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنسِ مَهْدِي وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنسِ بَنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَةُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلَ لَا عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلَ لَا عَنْ عَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلَ لَا لَكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلُ لَا لَكُمْ فَإِنَّمَا هُو الْقَدَرُ وَفِي عَلَيْهِ وَاللَّهُ شَعْبَةُ مِنْ أَبِي وَاللَّهُ مَعْهُ مِنْ أَبِي وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَا لَهُ مَا أَنْ لَنَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُو الْقَدَرُ وَفِي رَوْلَيَةٍ بَهُزْ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي مِي وَاللَّهُ مَا أَنْ لَا تَفْمُ *

٥٥ أ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو ١٠٥٥ ابوالر كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا ابوب، محمر، ع

۵۵•اـ ابوالربیع زهرانی اور ابو کامل جحد_دی، حماد بن زید، ابوب، محمد، عبدالرحمٰن بن بشر بن مسعود، حضرت ابوسعید

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْي أ ١٠٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذَ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْن عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بشْرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثُ حَتَّى رَدَّهُ ۚ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْن فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا

رجر
المُهُمّانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّنَا حَمَّادُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّنَا الْمُهَانُ بْنُ رَيْدٍ عَنِ الْبَرَاهِيمَ الْبَنِ عَوْن قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَوْن قَالَ حَدَّثُتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَوْن قَالَ حَدَّثُتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّتُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بشر مَعْنِي حَدِيثُ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّتُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بشر الْعُزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بشر اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ الْمُقَلِّى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ الْمُقَلِى حَدَّثَنَا فَلْنَا لِلَهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَذُكُو فِي الْعَرْل شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْعَرْل شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى بِمَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى بِمَعْنَى الْعَرْل شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى بِمَعْنَى الْعَرْل شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى بِمَعْنَى الْعَرْل شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْمَعْنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْمَعْنَى الْمُعْنَى الْعَرْلُ شَيْعًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْمَعْنِ عَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْتَ الْمُعْتِيثَ الْمُعْنَى الْمُعْتَالِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى الْمَا عَلَى الْمُعْنَى اللّهُ الْمُ الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْمَى اللّهُ الْمُعْمَى الْمُعْنَى الْمُعْنَى الْمُعْتَى الْمُعْمَى الْمُعْمَى الْمُعْمُ الْمُعْمِى الْمُعْمَى الْمُونَ الْمُعْمَالِ عَلْمُ الْمُعْمَى الْمُعْمَى الْمُعْمَالُ الْمُولُ الْمُعْمَى الْمُعْمَى الْمُعْمَالِهُ الْمُؤْمِ الْمُعْمَى الْمُعْمَى الْمُعْمَالِهُ الْمُعْمَى الْمُعْمَالِهِ الْمُعْمَى الْمُعْمَى الْمُعْمَالُولُ الْمُوسِلَاقِ الْحَدِيثَ الْمُعْمَالِهُ الْمُعْمَالُولُ الْمُعْمَالِهُ الْمُعْمَالِهُ الْمُعْمَالِهُ الْم

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اگرنہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ بیہ تو مقدر شدہ امر ہے، محد راوی بیان کرتے ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان نہی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۰۵۱ محمہ بن متی ، معاذ بن معاذ ، ابن عون ، محمہ ، عبدالرحمٰن بن بشر الانصاری ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا ، آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو ، صحابہ نے عرض کیا ، کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے ، اور وہ دودھ پلاتی ہے ، اور وہ اس سے صحبت کر تاہے مگر حمل قائم ہونے سے ڈر تاہے ، اور کسی کے پاس باندی ہوتی ہے ، اور وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے ، مگر حمل قائم ہو تا اسے اچھا معلوم نہیں ہوتا ، فرمایا کیا مضائقہ ہے ، اگر تم عزل نہ کرو ، کو نکہ یہ تو ایک طے شدہ امر ہے ، ابن عون کہتے ہیں ، میں نے یہ حدیث حسن سے بیان کی ، تو انہوں نے کہا ، خدا کی قسم اس میں عزل کرنے سے متنبہ کرنا ہے۔

۵۵ - حجاج بن شاعر، سلیمان بن حریب، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ میں نے محمد سے ابراہیم کے واسطہ سے عبدالر حمٰن کی عزل والی حدیث بیان کی، توانہوں نے کہا کہ مجھ سے بھی عبدالر حمٰن بن بشر ؓ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۸ معبد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، معبد بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللّه تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم نے آنخضرت صلی اللّه علیہ وسلم سے سناہے، کہ عزل کاذکر کرتے ہوں، انہوں نے فرمایا، جی ہاں، پھر بقیہ روایت ابن عون کی روایت کی طرح بیان کی -4

تہیں سکتی۔

۱۰۵۹ عبداللہ بن قوار بری، احمد بن عبدہ، سفیان بن عینہ، ابن ابی نجیج، مجاہد، قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت سلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، یہ کیوں کرتے ہو،اور یہ نہیں فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایبانہ کیا کرے، اس لئے کہ کوئی جان الیمی نہیں ہے، جو بیدا ہونے والی ہے، جو بیدا ہونے والی ہے، گر اللہ تعالی اس کو بیدا کرنے والا ہے۔

حَدِيثِ ابْنِ عَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ * وَ ١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةً أَخْبَرَنَا و قَالَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدُةً أَخْبَرَنَا و قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدُ اللَّهِ مَدَّ أَبِي سَعِيدٍ نَحِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزْعَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ دُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْخَدْرِيِّ قَالَ دُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ

لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا *

(فائدہ) بعنی جے پیدا ہوناہے وہ تو ضرور پیدا ہوگا، جاہے تم ہزار عزل کرو، واللہ اعلم۔

- ١٠٦٠ حَدَّنَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْهُ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْهُ عَلِيِّ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سَئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَرْلُ افْعَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاء يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا الْعَرْلُ الله خَلْقَ شَيْء لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ *

رَدُ الْبَصْرِيُّ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي عَلَيْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي مَعْلِهِ *

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَجُلًا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَكُرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبَثَ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبَثَ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبَثَ

۱۰۲۰ مارون بن سعید ایلی، عبدالله بن و بهب، معاویه بن صالح، علی بن ابی طلحه ، ابوالوداک، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا، اور جس چیز کو الله میاں پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی چیز روک

۱۲۰۱-احمد بن منذرالبصری، زید بن حباب، معاویه، علی بن الی طلحه ہاشمی، ابوالوداک، حضرت ابوسعید حدری رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۰۶۲- احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، ابوالز ہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میر ی ایک باندی ہے، جو ہمار اکام کاج کرتی ہے، اور ہمار اپانی لاتی ہے، اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں مگر اس کا حاملہ ہونا پہند نہیں کرتا، آپ نے فرمایا اگر توجاہے عن ل کرلے، اس لئے کہ جواس صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا *

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرُو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ سَعِيدً بْن حَسَّانَ عَنْ عُرُورَةً بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكُرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ * ١٠٦٤ - وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةً أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْن عَدِيِّ بْنِ الْحِيَارِ النُّوْفَلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ سُفْيَانَ *

٥٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَسُو بَكْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِر قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْأَنُ يَنْزِلُ زَادً إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنْهَا يَنْهَى عَنْهُ لَنْهَا اللَّهُ وَالْقُرْآنُ *

١٠٦٦- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اللَّهِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ

کی تقدیر میں لکھاہے، وہ آجائے گا، کچھ عرصہ بعد وہ آدمی واپس آیا، اور عرض کیاباندی حاملہ ہوگئ، آپ نے فرمایا، میں نے کجھے ہادیا تھا، کہ جواس کے مقدر میں آنالکھاہے، وہ آبی جائے گا۔

18 مار السعید بن عمر، اضعثی، سفیان بن عیبینہ، سعید بن حسان، عروہ بن عیاض، حضرت جابر بن عبداللد رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ میری ایک باندی ہے، اور میں اس جے عزل کر تاہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چیز تو جس کا اللہ تعالی نے ارادہ کررکھاہے، اسے روک نہیں سکتی، پھروہ شخص آیااور عرض کیا، یارسول اللہ جس باندی کا میں علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول

۱۹۳۰ - حجاج بن شاعر، ابواحد زبیری، سعید بن حسان، عروه بن عیاض نو فلی، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۹۵۵ - ابو بکر بن ابی شیبه، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، عطاء، حضرت جابر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عزل بھی کرتے تھے، اور قر آن بھی نازل ہو تا تھا، اسحاق نے اتنی زیادتی بیان کی ہے، کہ سفیان نے کہا، کہ اگر عزل برا ہو تا، تو قر آن کریم میں اس کی ممانعت نازل ہوتی۔

۱۰۲۷۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، عطاء سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ ہم آنخضرت کے

رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا *

(١٥١) بَابِ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ

زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

٧٤٠ ا_ ابوغسان مسمعي، معاذبن مشام، بواسطه اينے والد، ابو زبیر ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے، آپ کواس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے

باب (۱۵۱) قیدی حاملہ عور توں سے مجامعت کرنے کی ممانعت!

۱۰ ۱۸ و حمد بن متنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، یزید بن ضمير، عبدالرحمٰن بن جبير، بواسطه اينے والد، حضر ت ابوالدر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، که ایک عورت جس کازمانه ولادت بالکل قریب تھا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایاوہ تخص اس سے مجامعت کرنا حابہتا ہے، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، میں جا ہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ کیونکر اس بچہ کا وارث ہو سکتا ہے، حالا نکہ بیاس کے لئے حلال نہیں، اور کیونکر اس بچہ کوغلام بناسکتاہے،حالا نکہ بیراس کے لئے حلال نہیں۔

١٠٦٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَام حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ہمیں اس سے منع تہیں فرمایا۔

> ١٠٦٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزيدَ بْن خُمَيْرٍ قَالَ سَمِغُتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاء عَنِ النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِأَمْرَأَةٍ مُجَحُّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَا يَدْخَلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُورَّتُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ *

اس کا فر کاہے، کہ جس کی بیہ عورت تھی، لہٰذاان خرابیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے، کہ وضع حمل تک اس سے صحبت حرام رہے۔ ۱۹-۱- ابو بكر بن ابي شيبه ، يزيد بن بارون (دوسري سند) محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے سأتھ حدیث روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ)جب قیدی عورت حاملہ ہے، تواس ہے جماع حرام ہے،اب اگر چھ ماہ ہے قبل لڑکا پیدا ہو گا تو شبہ ہو گا کہ بیہ لڑکااس مسلمان کا ہے،یا

باب (۱۵۲) مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت!

• ۷ • ۱ - خلف بن ہشام ، مالک بن انس (دوسر ی سند) یجیٰ بن

(١٥٢) بَاب جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكُرَاهَةِ الْعَزْلِ *

١٠٦٩ و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةً فِي

هَذَا الْإِسْنَادِ*

١٠٧٠ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ

يجيٰ، مالك، محمد بن عبدالرحمٰن بن نو فل، عروه، عائشه، جدامه بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپار شاد فرمارے تھے کہ میں نے اس بات کاار ادہ کیا تھا کہ غیلہ ہے منع کردوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس والے غیلہ کرتے ہیں،اور پیر چیز ان کی اولا د کو کسی قشم کا نقصان نہیں دیتی، خلف راوی نے جذامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاسے کہاہے، باقی امام مسلم فرماتے ہیں، کہ صحیح وہ ہے،جو یحیٰ راوی نے بیان کیاہے، یعنی جدامہ اسدیہ ، دال کے ساتھ۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

بْنُ أَنَسِ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بنْتِ وَهْبٍ الْأُسَدِيَّةِ أُنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارسَ يَصْنَعُونَ ذَٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأُسَدِيَّةِ قَالَ مسْلِم وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بالدَّال غَيْرَ مَنْقُو طَةٍ * (فائدہ)غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں اور اکثرایام رضاع میں مجامعت کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے جس سے

بچہ کو نقصان ہو تا ہے،اور وطی ہے اس عورت کے حاملہ ہونے کا بھی امکان ہو تا ہے اور حمل سے دودھ سیجے نہیں رہتا تواس میں بچہ کا نقصان ہوا مگر چو نکہ اس کاضر ریفینی نہیں ،اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا ،اور پھر مر دبے چارہ کب تک صبر کرے گا۔ ا ٤٠١ عبد الله بن سعيد، محمد بن ابي عمر، مقرى، سعيد بن ابي ايوب، ابوالاسود، عروه، عائشه، جدامه بنت و هب اخت عكاشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس وقت فرمارے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں، مگر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ وہ حالت ر ضاعت میں اپنی بیویوں ہے صحبت کرتے ہیں،اور پیہ چیز ان کی اولاد کو کسی قشم کا نقصان نہیں دیتی،اس کے بعد آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ تو در پردہ زندہ در گور ہونا ہے، عبیداللہ نے اپنی روایت میں مقری سے بیرزیادہ تقل کیاہے، کہ یہی موؤد ہے، جس سے سوال کیا جائے گا۔

١٠٧١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً عَنْ جُدَامَةً بنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسِ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْحَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِيَ (وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتٌ) *

١٠٧٢ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلِ الْقُرَشِيِّ عَنْ

(فائدہ)چو نکہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے،اور عزل کی صورت میں اس کاازالہ ہے توبیہ واُد خفی کے قریب چیز ہو گئی،اس لئے اس سے منع فرمایا۔ ۲۷-۱- ابو بكربن ابي شيبه، يحييٰ بن اسحاق، يحييٰ بن ابوب، محمر بن عبدالرحمٰن، عروه، عائشه، جدامه بنت و هب الاسديه رضي الله تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

عُرُوهَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بَنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبِ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيالِ * فِي الْعَزْلُ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيالِ * وَلَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ وَلَاهُ وَرَهُمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِر بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِر بْنِ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِر بْنِ عَيَّاشُ بْنُ تَعْلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلَى أُولِكَ فَقَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارً وقَالَ رَهُونَ فَارَسَ وَالرُّومَ وقَالَ زُهُونَ فَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارَا ضَرَّا ضَرَّ فَارَسَ وَالرُّومَ وقَالَ زُهُونَ فَالَ رَهُونَ فَالَ وَهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو قَالَ زُهُونَ فَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ لَو عَلَى وَلَا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلَى وَلَولَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلَى أَوْلِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا ا

روَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ

وَلَا الرُّومَ *

میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور بقیہ حدیث سعید بن ابی ابوب کی روایت کی طرح عزل اور غیلہ کے بارے میں بیان کی، لیکن اس میں "غیلہ" کی بجائے "غیال" کا لفظ روایت کیا ہے۔

ساک ۱۰ محمد بن عبداللہ بن نمیر وزہیر بن حرب، عبداللہ بن بزید، حیوہ، عیاش بن عباس، ابوالنفر ، عامر بن سعد، اسامہ بن زید، حضرت سعد بن الی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میں ابنی بیوی ہے عزل کر تا ہوں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کر تا ہوں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرر پہنچنے کے ڈرسے ایسا کر تا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ارشاد فرمایا، اگریہ فعل ضرر رساں ہو تا تو فارس اور وم والوں کو ضرر رسال ہو تا تو فارس اور روم والوں کو ضرر رسال ہو تا تو فارس اور روم والوں کو تکلیف دہ بیان کیا ہے، کہ اگر ایسا ہو تا تو فار س اور روم والوں کو تکلیف دہ بیان کیا ہے، کہ اگر ایسا ہو تا۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرِّضَاع

عَلَى مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَالْتُه رَضَى الله تعالى عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم میرے پاس تشریف الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ فَرماتِح، میں نے حضرت هفعه رضی الله تعالی عنها کے مکان پر صَوْتَ رَجُلِ یَسْتَأْذِنُ فِي بَیْتِ حَفْصَةً قَالَتْ ایک آوی کی آواز سی، جو اندر آنے کا خواستگار تھا، حضرت عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ یَسْتَأْذِنُ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ یَسْتَأْذِنُ وَی بَیْتِ کَافِراتِ عَائِمَ الله عَلَیْهِ رَسُولُ اللهِ هَذَا رَجُلٌ یَسْتَأْذِنُ وَی بَیْتِ کَافِراتِ عَالَ اللهِ عَلَیْهِ رَسُولَ الله عَلَیْهِ رَسُولَ الله عَلَیْهِ رَسُولَ الله عَلَیْهِ مَالَ مِی آنِ اللهِ عَلَیْهِ مَالَ مِی الله عَلَیْهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّی الله عَلَیْهِ رَسُولَ الله عَلَیْهِ مَالَ مِی آنِ اللهِ عَلَیْهِ مَالَ الله عَلَیْهِ مَالَ الله عَلَیْهِ مَالَ مَالِیْ الله عَلَیْهِ مَالله عَلَیْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّی الله عَلَیْهِ رَسُولَ الله عَلَیْهِ مَالیَ مَالیّ الله عَلَیْهِ مَالیّ الله عَلَیْهِ مَالیّ الله عَلَیْهِ مَالیْ مَالی مِی آنِ الله عَلَیْهِ مَالیْ مَالیْ مَالیْ الله عَلَیْهِ مَلْ الله عَلَیْهِ مَالیْ عَنْها بَایْ کَانِ مِی آنِ مَالیْ الله عَلَیْهِ مَالیْ الله عَلَیْهِ مَالیْ عَنْها بَایْ کَانِ مِی آنِ مِی آنِ کَ مَانِ مِی آنِ کَا اجازت عَامِی الله عَلَیْهِ مَالیْ عَنْها مِیْنَ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مُنْ مِی آنِ کَانِ مِی آنِ مَالیَّ مُی الله عَلَیْهِ مَا الله عَلَیْهِ مَالِیْ الله عَلَیْهِ مَالِیْ مِی آنِ کُی اجازت عَامِی الله مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ کَا جازت عَامِی الله مِی آنِ مَالیْ مِی آنِ کَانِ مِی آنِ اللهِ مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مَانِ مِی آنِ الله مِی آنِ مَالِی مَالِی مَالِی مُنْ مِی آنِ کَانُ مَالِی مُی آنِ مُی مَانِ مِی آنِ مُی مُنْ مِی آنِ مُی آنِ مِی مَانِ مُی آنِ مَالِیْ مُی آنِ مُی آنِ مُی مِی آنِ مِی آنِ مِی آنِ مُی آنِ مِی مُنْ مُی مُنْ مُنْ مِی آنِ مُنْ مُی مُنْ مُی مُنْ م

وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةً مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

١٠٧٥ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَر إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَامُةَ حِ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَر إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبُريدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَمْرةً عَنْ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الْولَادَةِ * يَحْرُمُ مِنَ الْولَادَةِ *

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الوِلَادَةِ * الْحَرُمُ مِنَ الوِلَادَةِ * الْحَبَرَنَا عَبْدُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرُوةً * أَ

٧٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَت فَأَلَت فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِاللَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِاللَّهِ عَلَيْ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ فَالَتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهُ إِلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهُ إِلَيْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهُ إِلَاهُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى الْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَهُ الْعَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى الْهُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَاقُ الْمُ اللَهُ الْعَلَى الْعِهُ الْعَالَةُ الْعَلَاقُ الْعَلَاقُ الْعَلَاقُ الْعَلَاقُ الْعَلَى الْعَا

بالذِي صَنعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذَنَ لَهُ عَلَيْ * الذِي صَنعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذَنَ لَهُ عَلَيْ * مَنْ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَرْوَةً عَنْ عَرْفَةً عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ الرَّضَاعَةِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ عَنْ عَرْ بَمَعْنَى حَدِيثِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے، یعنی حضرت حفصہ کا رضاعی چچا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرا رضاعی چچاز ندہ ہوتا تو وہ میرے پاس آسکتا، آپ نے فرمایا، جی ہاں! رضاعت بھی وہی حرمت پیدا کر دیتی ہے، جو کہ ولادت ہے حرمت پیدا ہوتی ہے۔ حو کہ ولادت ہے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

20-ا۔ ابو کریب، ابو اسامہ، (دوسری سند) ابو معمر اساعیل بن ابراہیم ہذلی، علی بن ہاشم بن برید، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ولادت سے جو حرمت بیدا ہوتی ہے وہی حرمت رضاعت سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

۲۷۰۱۔ اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، عبداللہ بن ابی کمر سے اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

22 الله الله الله الك، ابن شهاب، عروه بن زبير، حضرت عائشه رضى الله تعالى عنها بيان كرتى بين، كه مير ب رضاعى جيا الله الله تعيس كے بھائى آئے، اور مجھ سے اندر آنے كى اجازت جابى، بعد ازيں پرده كا تحكم نازل ہو چكا تھا، ميں نے انہيں اجازت دينے سے انكار كر ديا، جب آنخضرت صلى الله عليه وسلم تشريف لائے، تواپنے فعل كى آپ كواطلاع دى تو آپ فعل كى آپ كواطلاع دى تو آپ نے مجھے تھم ديا، انہيں آنے كى اجازت دے دول۔

۱۰۷۸ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیبینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ میرے پاس میر ارضاعی چچاالح بن ابی قعیس آیا، اور بقیہ حدیث مالک کی روایت کی طرح منقول ہے، اور صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ *

ا تنی زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مردنے تھوڑی پلایا ہے، آپ نے فرمایا تیرے دونوں میں یادا ہے ہا تھ میں خاک بھرے۔

(فا ئدہ) جیسا کہ کسی کو نادان یائے عقل کہہ دیاجا تاہے ،اسی طرح یہ بھی عرب کامحاورہ ہے۔

١٠٧٩ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةَ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتُهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لِأُفْلَحَ حَتَّى أَسْتُأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُفْلَحَ أَحَا أَبِي الْقَعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِّهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْذَنِي لَهُ قَالَ عُرُّوَةً فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ

مِنَ النَّسَبِ * ١٠٨٠ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْإِسْنَادِ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ أَرْضَعَتْ

١٠٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرَ عَنْ هِشَامَ عَنْ أَبِيهِ

عَائِشَةً *

24-ا_ حرمله بن ليجيٰ، ابن و هب، يونس، ابن شهاب، عروه، حضرت عاِئشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نزول حجاب کے بعد اللح ابو فعیس کے بھائی آئے،اور میرے پاس آنے کی اجازت جاہی، اور ابوالقعیس حضرت عائشہ کے رضاعی باپ تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، میں نے کہا، خدا کی قشم افلے کو اجازت نه دول گی، یہاں تک که آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے اجازت نہ طلب کروں، اس لئے کہ ابوالقعیس نے مجھے دودھ تہیں پلایاہے بلکہ ان کی بیوی نے دودھ پلایاہے، حضرت عائشه بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یار سول الله! اقلیح ابو تعیس کے بھائی میرے پاس آئے تھے، اور اندر آنے کی اجازت طلب کرتے تھے، سومیں نے مناسب نہ سمجھاکہ بغیر آپ سے دریافت کئے ہوئے،انہیں اجازت دیدوں، یہ س کر نبی اکر م صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، انہیں اجازت دو، عروہ بیان کرتے ہیں،اسی بناپر حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں جو چیزیں نسب ہے حرام ہوتی ہیں،انہیں رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔ ۰۸۰ نه عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ افلح ابو قعیس رضی اللہ تعالیٰ عنه کے بھائی، اور وہ حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرتے تھے،

باقی اس میں اتنی زیادتی ہے، کہ آپ نے فرمایاوہ تمہارا چیاہے،

تمہارے دائیں ہاتھ میں خاک بھرے اور ابو قعیس اس عور ت

٨٠- ابو بكرين ابي شيبه اور ابو كريب، ابن تمير، مشام، بواسطه

اینے والد ، حضرت عا ئشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ، کہ

کے شوہر تھے، جنھوں نے حضرت عائشہ کودودھ پلایا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عَمِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ عَلَيْ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ مَعْ فَلْ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْلِ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَلْكِ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلَكُ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَلَكُ اللَّهِ عَلَيْكِ فَالَ إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْكِ فَلْكِ فَلْكِ فَلْكُ فَالًا إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْيلِجُ عَلَيْكِ فَالَا اللَّهُ عَلَيْكِ فَا لَا إِنَّهُ عَمَّكِ فَلْكِ فَلْكِ فَا لَا اللَّهُ عَلَيْكِ فَا لَا اللَّهُ عَلَيْكِ فَا اللَّهُ عَلَيْكِ فَلْكُ فَالْكُوا عَلْمُ فَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْكِ فَا اللَّهُ عَلَيْكِ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا أَلَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَالْعَلَالَ اللَّهُ عَلَيْكِ فَا اللَّهُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ فَا اللَّهُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَالْعَلَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا اللَّهُ عَلَيْكُ فَا

عَنْ هَشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

١٠٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ *

١٠٨٣ - وَحَدَّنَنِي الْحَسَنُ بُنُ عَلِيٍّ الْحُلُوانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرُوةً بْنُ الزَّبْيْرِ أَنَّ عَائِشَةً أَخْبَرَتُهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ الزَّبْيْرِ أَنَّ عَائِشَةً أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي عَمِينَامٌ إِنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ فَهَلَا مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ فَهَلَا أَوْ يَدُكِ *

میرے رضاعی چپا آئے اور اندر آنے کے خواہاں ہوئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھم کے بغیر اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، کہ یارسول اللہ! میرے رضاعی چپا آئے تھے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مگر میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کردیا، آپ نے فرمایا تمہارے چپا، تمہارے پاس اندر آجایا کریں، میں نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مردنے تو نہیں پلایا، فرمایاوہ تمہارے چپاہیں، تمہارے پاس اندر آجایا کریں۔ بشام سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ ابو قعیس کے بھائی نے حضرت عائشہ سے اجازت چاہی، اور اسی طرح روایت کیا۔

۱۰۸۲ یکی بن میکی، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق میہ ہے کہ اس میں ہے، ابو قعیس نے اجازت جابی۔

۱۰۸۳ حسن بن علی حلوانی، محد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عروه بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها بیان کرتی ہیں، کہ میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چیا ابوالجعد نے اجازت مانگی، میں نے انکار کردیا، ہشام بیان کرتے ہیں، ابوالجعد، ابوالقعیس ہی ہیں، غرضیکہ جب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کواس بات کی خبر دی، آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیوں نہ آنے دیا، تمہارے داہنے ہاتھ یاہا تھ میں خاک بھرے۔

۱۰۸۴ تنیبہ بن سعید،لیث (دوسری سند) محمہ بن رمح،لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام اللح تھا، انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے ان سے پردہ کر لیا،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، حضور لیا،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، حضور

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ * يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ * الحَرْمُ مِنَ النَّسَبِ * اللّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بَنْ مَالِكٍ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذُنَ بَنِ مَالِكٍ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذُنَ بَنِ مَالِكٍ عَنْ عُرُوةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتِ اسْتَأْذُنَ عَلَيْ وَاللّهِ عَلْي اللّهُ عَلَيْ وَسَلّمَ إِنّي عَمَّكِ أَرْضَعَتْكِ الْمَرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلُ عَلَيْكِ فَإِنّهُ عَمَّكِ *

7٠٨٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَاللَّفْظُ وَرُهُيْرَ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدً بْنِ عُبَيْدَةً عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَنْ سَعْدً بْنِ عُبَيْدَةً عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنوَّقُ فِي عَلِي قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَيَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ فَرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ بِنْتُ حَمْزَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةً أَخِي مِنَ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةً أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ *

رُ ١٠٨٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حِ وِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرً الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

نے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ جو حرمت نسب سے خابت ہوتی ہے، وہی رضاعت سے ہوتی ہے۔ ۱۰۸۵ عبیداللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، تحکم، عراک بن مالک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ افلح بن قعیس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا(۱)، افلح نے کہلا بھیجا کہ میں تمہارا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا تھا، میں نے پھر بھی اذن دینے سے انکار کر دیا، تردیا، تمہیں دودھ پلایا تھا، میں نے پھر بھی اذن دینے سے انکار کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے یہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، وہ تمہارے پاس آسکتے واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، وہ تمہارے پاس آسکتے

ہیں، کیونکہ وہ تمہارے چاہیں۔

۱۰۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمہ بن علاء، ابو معاویہ، اممش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی معاویہ، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے خدمت اقد س میں عرض کیا، یار سول اللہ کیا وجہ ہے، کہ آپ کا میلان خاطر (ویگر) قریش کی جانب ہے اور ہمیں مجھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی ہے، میں نے عرض کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی ہے، میں نے عرض کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی ہے، میں کے فرمایا، وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، اس لئے کہ وہ میری رضاعی جھیجی ہے۔

۱۰۸۷ عثان بن ابی شیبه ، اسحاق بن ابراہیم ، جریر (دوسری سند) ابن نمیر ، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ابو بکر مقدمی ، عبدالر حمٰن بن مہدی ، سفیان ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱)اس حدیث سے بیہ آ داب معلوم ہوئے (۱) جب تک کسی مسئلے کا حکم معلوم نہ ہویااس میں شک ہو تو جب تک علماء سے معلوم نہ کر لیا جائے اس وفت تک عمل کرنے میں تو قف کرنا چاہئے۔(۲) عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل نہ ہونے دے۔ محارم کے لئے بھی گھر میں داخلے کے لئے اجازت لینامشر وع ہے۔

١٠٨٨- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثُنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِر بْن زَيْدٍ عَن ابْن عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُريدَ عَلَى أَبْنَةِ حَمْزَةً فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةً أُخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ * ١٠٨٩ - وَحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

وَهُوَ الْقَطَّانُ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْن مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا بشْرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةً حِ و حَدَّثَنَاهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةً كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةً بإسْنَادِ هَمَّام سَوَاءً غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ *

١٠٩٠ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْلِم يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَن يَقُولُ ۚ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بنْتَ حَمْزَةً بْن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ إِنَّ حَمْزَةً أُخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ * ١٠٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أُخْبَرَنِي أَبِي

۸۸ ۱۰ مداب بن خالد ، همام ، قناده ، جابر بن زید ، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی الله عليه وسلم ہے عرض كيا كيا، كه آپ حزه رضى الله تعالى عنه کی لڑکی ہے نکاح کر کیجئے، فرمایاوہ میرے لئے حلال تہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑگ ہے،اور نسب سے جو چیز حرام ہوتی ہے،وہی رضاعت ہے حرام ہوتی ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۰۸۹ ز ہیر بن حرب، یحیٰ قطان (دوسر ی سند) محمد بن یحیٰ بن مهران قطعی،بشر بن عمر، شعبه، (تیسری سند)ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، قنادہ سے ہمام کی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، مگر شعبہ کی روایت وہیں حتم ہو جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ وہ میری رضاعی جینجی ہے،اور سعید کی روایت میں پیے بھی ہے، کہ نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں، اور بشرین عمر کی روایت میں ہے، کہ میں نے جابر بن زید سے ناہ۔

٩٠٠١ مارون بن سعيد ايلي، احمد بن عيسيٰ، ابن وہب، مخرمه بن بكير، بواسطه اينے والد، عبدالله بن مسلم، محمد بن مسلم، حميد بن عبدالرحمن، حضرت ام سلمه رضى الله تعالى عنها زوجه آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے، یا عرض کیا گیا، کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی کو کیوں پیغام نہیں دیتے، آپ نے فرمایا، کہ حضرت خمزه رضی الله تعالیٰ عنه میرے رضاعی بھائی ہیں۔

١٩٠١ ابو كريب، محمد بن العلاء، ابو اسامه، بشام بواسطه اي والد، زینب بنت ام سلمه ، حضرت ام حبیبه بنت سفیان رضی الله

عَنْ زَيْنَبَ بَنْتِ أُمِّ سَلَمَةً عَنْ أُمِّ حَبِيبَةً بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بَنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوْ تَكُو مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوْ تَكِيبَةٍ بَنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ لَكَ بَمُخْلِيةٍ قَالَ أَوْ تَحْبِينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بَمُخُلِيةٍ فَالَ أَوْ تَحْبُونَ أَنْكَ تَخْطُبُ وَأَحَبُ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي دُرَّ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنْ الرَّضَاعَةِ مَنَ الرَّضَاعَةِ مَالَكُولَ الْتَعْرِضْنُ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ اللَّا الْعَوْاتِكُنَ عَلَى اللَّهُ الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَاعَةُ مَاللَ الْمَا الْمَا الْمَاعِلُولُ الْمَاعِلَى اللَّا الْعَلَى اللَّالَةُ اللَّهُ الْمَاعِلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا الْمَاعَةُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ الْمَالَعُ الْمَاعِلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا الْمَاعِلَى اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَاعِلَى اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا الْمَاعِلَى اللَّهُ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَالَى اللَّهُ اللَّهُ الْمَا الْمُعَالَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَالَا اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِيْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُعَالَا الْمَا الْمُعَلِي اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَى الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُ

١٠٩٢ - وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَريَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةٌ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسُودُ بْنُ عَامِر أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَام بْنِ عُرْوَةً بِهَذَا ٱلْإِسْنَادِ سَوَاءً * ١٠٩٣- وَحَدَّثُنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْح بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَّبَ يَذْكُرُ أُنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبيبَةَ زَوْجَ النَّبيِّ صَلَّى َ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أَخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِبِّينَ ذَلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَإِنَّ ذَلِكِ لَا

تعالی عنہابیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میر بے پاس تشریف لائے، تو ہیں نے عرض کیایار سول اللہ! آپ کو میری بہن بعنی ابوسفیان کی ہیں کی طرف رغبت ہے؟ فرمایا کیا مقصد؟ میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کرلیں، فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ میں نے کہا آپ میرے لئے تو مخصوص نہیں ہیں، تواگر خیر میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہوجائے تو بہتر ہے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا مجھے خبر ملی ہے، کہ آپ نے درہ بنت ابوسلمہ کو پیغام دیا ہے، فرمایاام سلمہ کی بیٹی کو، میں نے کہا جی باب، فرمایا اگر وہ میری گود کی پروردہ نہ ہوتی، تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میری گود کی پروردہ نہ ہوتی، تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضا عی بھائی کی بیٹی ہے، میرے میری اور بہوؤں کا بیٹی ہو آپ میرے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میرے اور اس کے باپ کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میرے اور اس کے باپ کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میرے اور اس کے باپ کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میرے اور اس کے باپ کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میرے اور اس کے باپ کو تو یہ نے دودھ پلایا ہے، سوتم مجھے اپنی میں اور بہوؤں کا پیغام نہ دیا کرو۔

۱۰۹۲ سوید بن سعید، کیجیٰ بن الی زا کدہ، (دوسر ی سند) عمر ہ ناقد،اسود بن عامر ، زہیر ، حضرت ہشام بن عروہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۳۹۰- محمہ بن رمح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، محمہ بن شہاب، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ نبی اکرم صی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئ، فرمایا، کیا تم اس بات کو پیند کروگی؟ میں نے عرض کیایار سول اللہ، میں ہی تو آپ کے لئے مخصوص نہیں ہوں، پھر س خیر میں شریک ہونے کے لئے میری بہن ہی میرے لئے بہت بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ وہ میرے لئے میری میں نے عرض کیایار سول اللہ علی میں ہے کہ آپ درہ ابو سلمہ کی صاحبز ادی سے نکاح کرنا چاہتے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیایار سول اللہ، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ ابو سلمہ کی صاحبز ادی سے نکاح کرنا چاہتے

ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیاام سلمہؓ کی لڑکی ہے! میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا، اگر وہ میر ی پرور دہ نہ ہوتی، تب بھی وہ میرے رضا عی بھائی کی تب بھی وہ میرے رضا عی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ) کو تو یبہ نے دودھ پلایاہے، اس لئے تم مجھ پراپی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان سے نکاح کر سکتا ہوں۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

نے دودھ پلایا ہے، اس لئے تم بھے پراپی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان سے نکاح کر سکتا ہوں۔
لئے حفور کے سامنے پیش کیا، اور اسی بنا پر بعد میں حضور نے متنبہ فرمادیا۔
۱۹۵۷ء عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عبد بن حمید، لیقوب بن ابراہیم زہری، محمد بن عبداللہ بن مسلم، زہری ہے ابن ابی حبیب کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، اور پر ید بن ابی حبیب کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، اور پر ید بن ابی حبیب کی علاوہ کسی نے ابنی حدیث میں عزہ کانام نہیں لیا ہے۔
میں عزہ کانام نہیں لیا ہے۔
میں عزہ کانام نہیں لیا ہے۔
بن عبداللہ بن نمیر، اساعیل (تیسری سند) سوید بن سعید، بن عبداللہ بن نمیر، اساعیل (تیسری سند) سوید بن سعید، بن عبداللہ بن نمیر، اساعیل (تیسری سند) سوید بن سعید،

بن حبراللد بن سیمان، ایوب، ابن ابی ملیکه، عبدالله بن زبیر، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابن ابی ملیکه، عبدالله بن زبیر، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، اور سوید کی روایت میں ہے، کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبه یا دو مرتبه دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ثابت ہیں ہوی۔

۱۰۹۲ یکی بن یکی اور عمرونا قد اور اسحاق بن ابر اہیم، معتمر بن سلیمان، ایوب، ابوالخلیل، عبد الله بن حارث، حضرت ام الفضل رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک اعرابی رسول الله صلی الله کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس میں حاضر ہوا، اور آپ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس

يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ ثَوَيْبَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبًا سَلَمَةَ ثُويْبَةُ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحْوَاتِكُنَ * فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحُواتِكُنَ * (فَاكُره) مَصْرَتَام جبيبٌ كوان رشتوں كى حمت معلوم نه ہوگى، الله فَلَا تَعْرضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحُواتِكُنَ * (فَاكُره) مُطَرِّ المَلِكُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ (فَاكُهُ مُنَاكُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ الْمُولِكِ مِنْ حُدَّيْنِ عُقَيْلُ بْنُ اللَّهُ مُنَ عَنْ عَنْ حَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ الْمُولِكِ مِنْ حُدَّيْنِ عُقَيْلُ بْنُ الْمُولِكِ مِنْ عُولُ اللَّهُ مُنَ الْمُولِكِ مِنْ الْمُولِكِ مِنْ الْمُولِكِ عَلَيْهِ الْمُعَمِّلُ الْمُولِكِ عَدَّيْنَا مُحَمَّدُ الْمُ لَكِي عَلَيْهِ عَنْ الْمُولِكِ عَدَّيْنَا مُحَمَّدُ الْمُ الْمُعَمِّذِ الْمُعَلِي اللَّهُ عَلْهُ الْمُؤْتُ عَلَى الْمُعَمِّلُ الْمُولِكِ عَلَيْهِ الْمُعَمِّلُ الْمُعَمِّلُ الْمُعَمِّلُ الْمُكَلِّ عَلَى الْمُولِكِ عَلَى الْمُحَمَّلُ الْمُعَمِّ الْمُعَمِّلُ الْمُعَلِي عَلَى اللَّهُ الْمُعَمِّلُ الْمُعَمِّلُ الْمُعَمِّلُ الْمُعَمِّلُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمُعَلِي اللْمُعَلِي اللْمُعَلِي اللْمُعَلِي الْمُعَلِيْلُ الْمُعَلِي الْمُعَلِي اللْمُعَلِي اللْم

ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ * وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرُ بَنُ الْمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حِ وَحَدَّثَنَا سُويْدُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حِ وَحَدَّثَنَا سُويْدُ بَنُ سُلِيمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ بُنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلِيمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ بُنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلِيمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبَيْرِ بَنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلِيمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُويْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُويْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُويْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُويْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُويْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِي عَنْ عَالِمَ لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّةُ وَالْمَصَيَّة وَالْمَصَةَ وَالْمَعَيْنَ الْمَعَيْ وَعَمْرٌ و

النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلَّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِر

وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ سُلِّيمَانَ عَنْ

أَيُّوبَ يُحَدِّثَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخُلَ أَعْرَابِيٌّ

عَبْدِ اللَّهِ بْن مُسْلِم كِلَّاهُمَا عَن الزُّهْرِيِّ بإسْنَادِ

عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةً فَتَرَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أُرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْمُدْتَى رَضْعَةً أَوْ أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْتَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَ أَوْ مَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَان *

١٠٩٧ - حَدَّثَنِي أَبُو عَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا *

١٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَان *

رَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَإِسْحَقُ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَقُ فَقَالَ كَرُوايَةِ ابْنِ بِشْرِ أَو الرَّضْعَتَانِ أَو الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةً فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانَ أَو الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةً فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانَ وَالْمَصَّتَانِ *

بِسَ بِي سَيِهِ عَالَ رَمَّ الْبِنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْ فَلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے عرض کیا، یا نبی اللہ! میری ایک بیوی تھی، اور میں نے اس پر ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا، اب میری بیوی کہتی ہے کہ میں نے اس عورت کوایک مرتبہ یادومرتبہ دودھ چوسایا ہے، اس پررسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک مرتبہ یادومرتبہ دودھ چوسانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۹۵۱ - ابو غسان مسمعی، معاذ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن بیار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قادہ، صالح بن ابی مریم، عبداللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بنی صعصعہ کے ایک شخص نے دریافت کیا، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔

۱۹۸۰ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قادہ، ابو خلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

1099۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اسحاق کی روایت ابن بشر کی روایت کی طرح ہے، جس کے الفاظ ''او الرضعتان او المصتان'' ہیں اور ابن شیبہ کی روایت میں ''والرضعتان والمصتان'' ہیں اور ابن شیبہ کی روایت میں ''والرضعتان والمصتان'' ہے۔

• • اا۔ ابن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، قنادہ، ابوالخلیل، عبد الله بن حارث بن نو فل، ام الفضل رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ

m9.

الدُّارِمِيُّ الْمَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَمِّ الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ سَأَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا *

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَان *

چوسے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔
ا • اا۔ احمد بن سعید دار می ، حبان ، ہمام ، قیادہ ، ابوالخلیل ، عبداللہ
بن حارث ، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ، کہ کیاایک دومر تبہ چوسنے
سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ، فرمایا نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیاا یک دومر تبہ چوسے
سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، فرمایا نہیں۔
۲۰۱۱۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، کہ پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا، کہ دس بار دودھ کا چوسنا حرمت ثابت کر دیتا ہے اور پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور پڑھا جانے لگا، کہ پانچ مر تبہ دودھ چوسنا حرمت کا باعث ہے، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کی تلاوت قرآن کریم میں کی جاتی تھی۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

معلومات میں نزل ایصا حمس معنومات جوا، پرال کے بعد پائی مرتبہ نارل ہوا۔ ۱۱۰۶ – وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بُنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَالَى عَبَالِ بَعَالِي عَبِدالوہاب، يَجِي بن سعيد، عمره رضى الله عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ تَعَالَى عَنْها ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اَخْبَرَ تْنِی عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ نے حضرت عائشہ رضى الله تعالى عنها ہے سنا، اور حسب سابق اَخْبَرَ تْنِی عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةً تَقُولُ نے حضرت عائشہ رضى الله تعالى عنها ہے سنا، اور حسب سابق روایت ببان کی۔

ه ١١٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبيرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي روَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

رسالت مآب صلی الله علیه و آله و بارک وسلم بنے۔ ١١٠٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ ۲ • اا۔ اسحاق بن ابر اہیم خطلی، محمد بن ابی عمر ، تقفی ،ایوب، ابن وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذُيْفَةً كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةً سُهَيْلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلَغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسٍ أَبِي خُذَيْفُةً مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ

(۱) یعنی دودھ نکال کراہے دیدیا جائے اور وہ پی لے تو تمہار ار ضاعی رشتہ دار بن جائیگا۔حضرت عائشہؓ،حضرت حفصہہؓ،حضرت عبداللہ بن زبیرؓ،

قاسم بن محداورعروہ وغیر ہ بعض حضرات کی رائے ہیہ ہے کہ بڑی عمر میں دودھ پینے سے بھی حرمت رضاعت ٹابت ہو جاتی ہے جبکہ جمہور حضرات

کے نزدیک صرف بچپن میں پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے بڑے ہو کر پینے سے نہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم جاص ۵۰۔

۵ • ۱۱ ـ عمرو ناقد ، ابن ابی عمر ، سفیان بن عیبینه ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اہنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل رضی الله تعالیٰ عنها آنخضرت صلی الله علیه و سلم کی خدمت میں حاضر ہو ئیں، اور عرض کیا، یار سول اللہ سالم کے آنے ہے میں ابو حذیفہ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات ویکھتی ہوں اور وہ ان کا حلیف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو(۱)، انہوں نے عرض کیا، میں اسے کس طرح دودھ بلاؤں،اور وہ جوان مر دہے، یہ سن کر آنخضرت صلی الله علیه وسلم مسکرائے، اور فرمایا میں جانتا ہوں، که وہ جوان مر د ہے، عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے، اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ

ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم ابو حذیفہ کے مکان ہی میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتا تھا توسہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہانے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ سالم دوسرے مر دوں کی طرح جوان ہو گیا،اور جن باتوں کو دوسرے جوان مر د مسجھتے ہیں،وہ بھی سمجھتاہے ،اور میراخیال ہے ، کہ اس کے آنے ہے ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کچھ برااثر ہو تاہے، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم اے اپنادودھ پلادو، تاکہ تم اس

الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِلَّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَلَتْ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ *

٥١٠٧ - و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَحْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتُهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ بُنِ عَمْرٍ وَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَهِنِهُ مُعْ يَعْدُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَلَّهُ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَوْسَمِ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُحَدِّثُ بَهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُحَدِّتُ الْفَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُحْدَرُنُونِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ فَمَا هُو لَلَا فَمَا هُو فَالَ فَمَا هُو فَا لَوْمَا هُو فَا لَا فَمَا هُو فَالَ فَمَا هُو فَا فَالَ فَحَدِّيْهُ عَلَى أَنْ عَائِشَةَ أَخْبُرَتُنِيهِ *

١١٠٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِع عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ مَلَمَةً وَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ مَلَمَةً وَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْأَيْفَعُ سَلَمَةً لِعَائِشَةً إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ اللَّهِ عَلَيْ قَالَ فَقَالَتْ اللَّهِ عَلَيْ قَالَ فَقَالَتْ عَلَيْ قَالَ فَقَالَتْ عَلَيْ وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَنْ أُمْ أُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسُوةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حُذَيْفَةً قَالَتْ وَهُو رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ وَهُو رَجُلٌ وَفِي نَفْسٍ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ وَقَالَ لَا مَرُالَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهِ عَلَيْ وَهُو رَجُلٌ وَفِي نَفْسٍ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهِ عَلَيْ وَهُو رَجُلٌ وَفِي نَفْسٍ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْ وَهُو رَجُلٌ وَفِي نَفْسٍ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهُ مَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ وَفِي نَفْسٍ أَبِي حُذَيْفَةً مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْتَ

پر حرام ہو جاؤ، اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے وہ جاتی رہے گی، پھر وہ حاضر خدمت ہو ئیں اور عرض کیا کہ میں نے انہیں دودھ پلادیا،اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۷ • ۱۱ ـ اسحاق بن ابراہیم ، محمد بن رافع ، عبد الرزاق ، ابن جریج ، ابن ابی ملیکه، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سهيل بن عمر ورضى الله تعالى عنها، آتخضرت صلى الله عليه و آلبہ وسلم کی خدمت اقد س میں حاضر ہو نیں،اور عرض کیایا ر سول الله! سالم، حضرت ابو حذیفه رضی الله تعالیٰ عنه کے آزاد کر دہ غلام ہمارے ساتھ ہمارے مکان میں رہتاہے،اور وہ بالغ ہو گیاہے،اوروہی باتیں سمجھنے لگاجو کہ مر د سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایاتم اسے دودھ پلا دو،اس کی محرم بن جاؤگی،ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک سال تک ڈر کی وجہ سے میں نے سے روایت کسی سے بیان تہیں گی، پھر میری قاسم سے ملا قات ہوئی،ان سے میں نے کہا،تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی، وہ آج تک ڈر کی وجہ سے میں نے کسی سے بیان نہیں کی ،انہوں نے کہا، وہ کون سی ہے، میں نے بیان کیا، فرمایا، کہ اب مجھ سے روایت کرو،اوربیان کرو که حضرت عائشٌ نے خبر دی ہے۔ ۱۰۸ محمد بن متنیٰ، محمد بن جعفر، شعبه، حمید بن نافع، زینب

۱۰۱۸ محد بن مثنیٰ، محد بن جعفر، شعبه، حمید بن نافع، زینب بنت ام سلمه بیان کرتی بین، که حضرت ام سلمه بیان کرتی بین، که حضرت ام سلمه بیان ایک لاکا عائشه رضی الله تعالی عنها سے فرمایا، که تمهارے پاس ایک لاکا آتا ہے، جو جو انی کے قریب ہے، میں تو اس کا اپنیاس آنا بیند نہیں کرتی، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها نے فرمایا، کیا آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی پیروی تمهارے لئے بہتر نہیں ہے، حالا نکه حضرت ابو حذیفه رضی الله تعالی عنه کی بیوی نے

عرض کیا تھا، یار سول اللہ! سالم میرے پاس آتا جاتا ہے اور وہ

جوان مر دہے،اور حضرت ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے

حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ *

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ

سے کراہت ہے، تور سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے دودھ بلادو تاکہ وہ تمہارے یاس آ سکے۔ (فا کدہ) قاضی عیاضؓ فرماتے ہیں، مقصود میہ ہے کہ کچھ دودھ نکال کر بلا دو، تاکہ پپتانوں کو حچھونانہ پڑے، اور بیہ واقعہ صرف ان کی خصوصیت ہے، کیونکہ قرآن کریم میں ہے، والوالدات پرضعن او لادھن حولین کاملین،اس لئے تمام صحابہ کرام وائمہ مجتهدین اس بات کے قائل ہیں، کہ مدت رضاعت جو دوسال بیان کی گئی ہے،اس میں حرمت رضاعت ثابت ہو سکتی ہے،اور امام ابو حنیفہ ؓ نے آیت ''فان ارادافصا لاعن تراض منهما وتشاور فلاجناح علیهماالآیة ''کوپیش نظررکھتے ہوئے رضاعت کے لئے تمیں مہینہ کی ۱۰۹ ایو طاہر اور ہارون بن سعید ایلی، ابن و ہب، مخر مہ بن بكير، بواسطه اينے والد، حميد بن نافع، زينب بنت ابي سلمه ميان کرتی ہیں کہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہاہے عرض کیا، کہ خدا کی قشم مجھے یہ بات پیند نہیں، کہ جو لڑ کار ضاعت سے مستغنیٰ ہو چکا ہے پھر وہ مجھے دیکھے، حضرت عائشةٌ نے فرمایا کیوں؟ سہلہ بنت سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں آگر عرض کیا تھا، کہ یار سول اللہ! سالم کے آنے کی وجہ سے میں ابو حذیفہ کے چبرے پر پچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو، سہلہ نے عرض کیا، حضور وہ تو داڑھی والا ہے، فرمایااسے دودھ پلادو،ابو حذیفہ کے چبرے پر ناگواری کے اثرات جاتے رہیں گے، فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس نہیں ہوئے۔ • ااا ـ عبد الملك، شعيب، ليث، عقيل بن خالد، ابن شهاب، ابو عبيدالله بن عبدالله بن زمعه ، زينب بنت ابي سلمه ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی تمام از واج مطہر ات اس کاا نکار کرتی تھیں کہ کوئی

اس طرح دودھ بی کران کے گھروں میں آئے ،اور سب نے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے فرمایا، کہ خدا کی قشم ہماری

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

گنجائش دے دی ہے، کیونکہ ایک دم دودھ حچٹراناذرامشکل ہو تاہے۔(عینی جلد ۲۰ صفحہ ۹۵۔ونووی جلد اصفحہ ۲۸ ۴۲)۔ ١١٠٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظَ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِع يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بنْتَ أَبِي سَلَمَةً تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَّلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَن الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْل إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذِّيْفَةً مِنْ دُخُول سَالِم قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةً فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفُةً * ١١١٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْن اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقُيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةً بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ

أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدُ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا *

الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بَنِ أَبِي الشَّعِثَاءِ عَنْ أَبِيهِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بَنِ أَبِي الشَّعْتَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوق قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتَ فَقَالَ انْظُرْنَ إِخُوتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ *

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ فَالَا حَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و بَنْ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالًا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بُنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بَنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ حَمَّيْنِ الْجُعْفِيُ عَنْ زَائِدَةً كُلُّهُمْ عَنْ حَمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنَ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةً كُلُّهُمْ عَنْ خَمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنَ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةً كُلُّهُمْ عَنْ كَمَيْدٍ حَدَيْثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَحَاعِةِ * كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَحَاعَةِ * كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَعْثَ الْمَعْنَاءِ بِالسَّيةِ بَعْدَ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَعَنَاءِ الْمَسْبَيّةِ بَعْدَ الْمَسْبِيّةِ بَعْدَ الْمَسْبَيّةِ بَعْدَ الْمَسْبَيّةِ بَعْدَ الْسَبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ أَنْفَسَخَ نَاكُمَا بِالسَّبِي *

رائے میں تو بیہ ایک رخصت تھی،جو حضور نے سالم کے لئے خصوصیت سے دی تھی اور حضور ایباد ودھ پلا کر ہمارے سامنے کسی کو نہیں لائے ،اور نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

اااا۔ ہناد بن سری، ابوالاحوص، اشعث بن ابی الشعثاء، بواسطہ اپنے والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک آدمی بیشا تھا، آپ کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اور میں نے آپ کے چہرہ انور پرناگواری کے اثرات دیکھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میر ارضاعی بھائی ہے، آپ نے فرمایا، رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کروکیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت یعنی ایام رضاعت میں ہو۔

۱۱۱۲۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (تیسری سند) ابو بحر بن ابی شیبہ، وکیع (چوتھی سند)، زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، (پانچویں سند) عبد بن حمید، حسین جعفی، زائدہ، اشعث بن ابی الشعثاء سے احوص کی روایت اور سند کی طرح حدیث مروی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں طرح حدیث مروی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں دمن المجاعہ "کے الفاظ ہیں۔

باب (۱۵۳) استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے(۱)،اگر چہ اس کا شوہر موجود ہو،اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے!

(۱)اگر کوئی عورت مسلمانوں کی قید میں آگر دارالاسلام آ جائے اوراس کا خاو ند دارالحرب میں ہی ہو تو باجماع امت اس کاسابقہ نکاح ختم ہو جائے گااوراستبراء کے بعد اس باندی ہے اس کے مالک کے لئے وطی کرنا جائز ہے بشر طیکہ وہ باندی کتابیہ ہویا قید کے بعد مسلمان ہوگئی ہو۔

مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا اللَّهِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنِ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنِ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَهُمْ وَاعَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا فَلَقُوا عَدُوا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَلَهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مَنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ أَجُلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النَّسَاء مِنْ أَجُلُ أَوْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النَّسَاء عَرَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النَّسَاء عَرَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النَّسَاء عَدَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النَّسَاء عَدَّتُهُنَّ *

الاال عبیداللہ بن عمر بن ملیسرہ قوار بری، بزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قادہ، صالح ابو خلیل، ابو علقمہ ہاشمی، حفرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک فوج اوطاس کی طرف روانہ گی، وہ دشمن سے مقابل ہوئے، اور ان سے قال کیا، اور ان پر غالب آئے، اور ان کی عور تیں قید کر لائے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے ان سے صحبت کرنے کو اچھانہ سمجھا، اس وجہ سے اصحاب نے ان سے صحبت کرنے کو اچھانہ سمجھا، اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشر کین موجود تھے، تب اللہ تبارک و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، "والحصنات من النہ اللہ عاملکت نے یہ آیت نازل فرمائی، "والحصنات من النہ اللہ علیہ اللہ علیہ کی عرب اللہ تبارک و تعالی مالکت کے بین شوہر وں والی عور تیں تم پر حرام ہیں، مگر جن کے ایمائکم،" یعنی شوہر وں والی عور تیں تم پر حلال ہیں، جب ان کی عدت گزر جائے۔

(فائدہ) یعنی ایک حیض آ جائے، جس سے معلوم ہو جائے کہ حمل نہیں ہے،اور حاملہ سے وضع حمل کے بعد صحبت کی جائے گی۔

الله ابو بكر بن ابی شیبہ اور ابن متی، ابن بشار، عبدالاعلی، سعید، قادہ، ابوالخلیل، علقمہ ہاشمی، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر بھیجا، اور بقیہ حدیث بزید بن زریع کی روایت کی طرح بیان کی ہے، اور بقیہ حدیث بزید بن زریع کی روایت کی طرح بیان کی ہے، مگریہ کہ انہوں نے بیان کیا، مگر وہ جن کے مالک ہیں تمہارے دائیں ہاتھ ان میں سے، وہ تمہارے لئے حلال ہیں، باتی اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ جب ان کی عدت یوری ہو جائے۔

۱۱۱۵۔ کیجیٰ بن عبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، حضرت قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول یہ

۱۱۱۷۔ کیچیٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قادہ، ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدر کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رَا رَبُولَ مِنْ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ أَنَّ أَبَا الله الله الله الله الله سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلّى الله سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنِ سَرِيَّةً بِمَعْنَى عَيْمَ أَنَّهُ قَالَ إِلّا مَا حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلّا مَا حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلّا مَا حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلّا مَا حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فُحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُ وَلَمْ يَذْكُرُ الْفَضَتُ عِدَّتُهُنَّ *

أد ١١١- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

١١١٦- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبيبِ الْحَارِثِيُّ عَبيبِ الْحَارِثِيُّ حَبيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَتَادَةً عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) *

١١١٧- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(١٥٤) بَابِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ *

حَدَّنَنَا قُتْنَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّنَنَا لَيْتُ عَنِ عَو حَدَّنَنَا لَيْتُ عَنِ الْمَوْةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْنَيْ شِهَابٍ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْنَيْ شِهَابٍ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْخَيْصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَيَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ فَي عُلَم فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَجِي انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَجِي انظُرُ رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَجِي انظُرُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيْنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُو لَكَ يَا مَنْهُ لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِي مَنْ وَلِيدَتِهِ عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِي مَنْ وَلَكَ يَا عَبْدُ عَلَى فَوَلَهُ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِ لَا مُولَلُهُ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ وَلَهُ يَا عَبْدُ الْوَلَهُ يَا عَبْدُ الْمُؤْلُولُ وَلَمْ يَذْكُرُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ الْعَلَا وَلَا عَبْدُ الْمُؤْمَا فَا عَبْدُ الْعَلَاقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَبْدُ الْعَرَاقُ الْعَلَاقِ الْعَلَاقُ الْمُؤْلُولُ الْعَلَاقُ الْعَلَاقُ الْمَا عَبْدُ الْمُؤْمِ الْوَلِلَ عَلَالَةً وَلَا اللَّهُ عَلَالَ عَلَى اللَّهِ الْعَالِقُ الْمَالَ الْعَلَاقُ الْمَالَاقُ الْمُ الْعَلَاقُ اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالَاقُ الْمَالَاقُ الْمَالَاقُ الْمَالَاقُ الْمَلْعُ الْمَالَ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمَالِقُ الْمَالَاقُ الْمَلْمُ الْمَالَ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمَالُولُ الْمَالِمُ اللَّهُ الْمَالَاقُ اللَّهُ الْعَلَاقُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمَالَاقُ الْمُلْمُ الْمُولُ الْمَالِعُ الْمَالَاقُولُ الْمَالَعُولُ اللَّهُ الْمَالِمُ ال

١١١٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ اوطاس میں مسلمانوں کو کچھ قیدی عور تیں ہاتھ آئیں، جن کے شوہر موجود تھے، صحابہ کرام نے ان سے صحبت میں گناہ کاخوف کیا، تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

ے ااا۔ یجیٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث ، سعید، حضرت قیادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۵۴) بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہئے!

۱۱۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رکح، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، سعد بن ابی و قاص اور عبد بن زمعہ دونوں میں ایک لڑے کے بارے میں جھٹڑا ہو گیا، حضرت سعد بولے یارسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی و قاص کالڑکا ہے، بھائی نے مجھے وصیت کی تھی، کہ یہ لڑکا میرا ہے، حضور اس کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں، عبد بن زمعہ بولے یارسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے، فرمائیں، عبد بن زمعہ بولے یارسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پران کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے، مشابت عتبہ کے ساتھ پائی، لیکن ارشاد فرمایا، عبد بن زمعہ لڑکا تمہارا ہے، بچہ صاحب فراش ہی کا ہے، اور زانی کے لئے بچھر ہیں، اے سودہ بنت زمعہ قراش ہی کا ہے، اور زانی کے لئے بچر ہیں، اے سودہ بنت زمعہ تم اس سے پردہ کرو، اس تکم کے بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کواس لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کوال لڑکے نے بھی نہیں دیکھا، محمد بن رکح بعد حضرت سودہ کوال ہولا۔

۱۱۱۹۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ ، عمر و ناقد ، سفیان بن عیدینہ (دوسری سند) عبد بن حمید ، عبدالرزاق ، معمر ، زہری ، اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرًا وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

رَ مَرْ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ حَمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

مگر معمر اور ابن عیینہ کی روایت میں بیہ الفاظ نہیں ہیں، کہ بچہ صاحب فراش کاہے،اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

• ۱۱۲۰ محمد بن رافع اور عبد بن حمید و عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن میتب، حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لڑکاصاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے بچھر ہیں۔

(فائدہ) فراش جس سے صحبت کی جائے،خواہ بذریعہ نکاح یاملک یمین،جبالیی عورت سے ایسی مدت میں لڑ کا پیدا ہو، کہ اس کاالحاق اس کے شوہریامالگ سے ممکن ہو تواس کا تصور کیا جائے گااور ملک نکاح میں صرف عقد بی سے عورت فراش ہو جاتی ہے،اللہ اعلم۔

ا ۱۱۱۱ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، عبدالاعلیٰ بن حماد و عمرو ناقد، سفیان، زہری، ابن منصور، سعید، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، عبدالاعلیٰ، ابی سلمه، سعید، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، زہیر، سعید، ابی سلمه، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، زہیر، سعید، ابی سلمه، حضرت ابوہریہ حضرت اللہ تعالیٰ عنه، عمرو، سفیان، زہری، سعید، ابی سلمه، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے معمری حدیث کی طرح روایت ابوہریرہ رسی۔

(فا ئدہ)اں حدیث کی سند میں امام مسلم نے بہت خونی وسلاست کے ساتھ رجال سند کو بیان کیا ہے ، جس کااظہار ترجمہ سے نہیں ہو سکتا، صرف اہل علم اور اصحاب ذوق ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

باب(۱۵۵)الحاق ولد میں قیافیہ شناس کااعتبار کرنا

(١٥٥) بَابِ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَر *

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

۱۲۲ اـ یحیٰ بن یحیٰ اور محمد بن رمح، لیث، (دوسری سند) قتیبه بن سعید،لیث،ابن شهاب، عروه، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرُوَةً عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجُهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةً بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذه الْأَقْدَامِ لَمِنْ يَعْضِ *

هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضِ * مَرْو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍ و حَرَّبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍ و قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَالِمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَالِمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً عَائِشَةَ قَالُتُ دَخَلَ عَلَي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْم مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةً أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُحَزِّزًا الْمُدْلِحِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَلَمُ مُرَادِ فَقَالَ يَا عَائِشَةً أَلَمُ وَكُلُهُمَا فَطِيفَةٌ قَدْ غَطَيا وَبَدَتُ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ رُعُوسَهُمَا وَبَدَتُ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ رُعُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَلَا اللَّهُ هَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَذِهِ وَاللَّهُ مَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَذَهِ وَاللَّا إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَذَهِ وَلَا إِنَّ هَا لَهُ الْهُمُ الْعَلَى إِنَّ هَالَهُ وَلَا إِنَّ هَذِهِ وَلَيْهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَذِهِ وَلَا إِنَّ هَا فَقَالَ إِنَّ هَا إِنَّ هَالِهُ وَلَا إِنَّ هَالَا إِنَّ هَا إِنَّ هَا إِنَا الْمَهُ وَالَا إِنَّ هَا إِنَّ هُولَا إِنَّ هَا إِنَّ هَا إِنْ فَقَالَ إِنَّ هُولَا إِنَّ هَا إِنْ فَا فَقَالَ إِنَّ الْمُهُ وَالْمُ وَالَا إِنَّ مَا فَا اللَّهُ وَالْمُ وَالَا إِنَّ هُولَا إِنَّ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِولِ إِلَى الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْفَقَالَ إِنَّ الْمُؤْلِقَ الْمُؤْلِقِهُمَا وَلَا إِلَا الْمُؤْلِولَ الْمُؤْلِقَ الْمُؤْلِولَ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِولُولُولُولُوا الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْل

الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضِ * الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضِ * حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةً عَنْ عُرُوةً عَنْ عَرْوَةً مَلَّهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَرَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَرَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةً مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ وَلَيْدُ وَلَيْدٍ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَحْبَرَ بِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَحْبَرَ بِهِ عَائِشَةً *

٥ ٢ ١ ١ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ حِ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بَهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا *

عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز آنخضرت خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک چیک رہا تھا، فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز قیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنہا کے قد موں کو دیکھ کر بتلایا، کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جزہے۔

۱۱۲۳ عرونا قد اور زہیر بن حرب، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک روز آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، اور فرمایا، اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، اور فرمایا، اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجز زمد لجی میرے پاس آیاتھا، اور اسامہ اور زید رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا، اور یہ دونوں ایک جواراس طرح اوڑ ہے ہوئے تھے کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے جو اور قدم کھے ہوئے تھے، اور قدم کھے ہوئے تھے، اور قدم کے تر گا، یہ قدم ایک دوسرے کا جز ہیں۔

۱۱۲۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، المہول نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک قیافہ شناس آیا، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہا لیٹے ہوئے تھے، تو کہنے لگا کہ یہ قدم ایک دوسرے کا جز معلوم ہوتے ہیں، یہ سن کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے، اور آپ کویہ بات بہت بہند آئی، چنانچہ پھر اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کواطلاع دی۔ اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کواطلاع دی۔ اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کواطلاع دی۔ مید، عبدالرزاق، معمر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن اس طرح ہے حدیث روایت کرتے ہیں، اور یونس کی حدیث میں ان الفاظ کی زیاد تی بیان کی ہے" وکان مجز زقائفا"۔ میں ان الفاظ کی زیاد تی بیان کی ہے" وکان مجز زقائفا"۔

(فائدہ) مازریؒ بیان کرتے ہیں، کہ جاہلیت کے لوگ حضرت اسامہؓ کے نب میں طعن کرتے تھے، کیونکہ حضرت اسامہؓ کالے اور حضرت نیدگورے تھے، جب اس قیافہ شناس نے بیہ بات بیان کی تو حضور کو اس کی وجہ سے خوشی ہوئی، کیونکہ ان لوگوں کامنہ بند ہو گیا، ابو داؤد نے احمد بن صالح سے یہی چیز بیان کی ہے، اب رہایہ مسکلہ کہ الحاق ولد میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہے یا نہیں، توامام ابو حنیفہؓ اور ابو توراور اسحاق کے نزدیک قیافہ شناس کا الحاق ولد میں معتبر نہیں ہے، میں تو کہتا ہوں کہ یہاں تو پہلے ہی الحاق ولد تھا، آئخضرت صلی للہ علیہ و سلم کوخوشی اس وجہ سے ہوئی کہ مطاعنین کامنہ بند ہو جائے گاکیونکہ وہ اس چیز کے قائل تھے، واللہ اعلم۔

ر ٥٦) بَاب قَدْرِ مَا تَسْتَحِقَّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيْبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ * مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ * مَحَمَّدُ الْمَ عَلَيْهَ وَمُحَمَّدُ اللَّهُ عَلَيْهَ وَمُحَمَّدُ اللَّهُ عَلَيْهَ وَمُحَمَّدُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَالِكِ اللَّهِ عَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَالِكِ اللَّهِ عَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الْمَالِكِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ عَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا تَزَوَّ جَ أُمَّ سَلَمَةً أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ وَسَلَّمَ لَكُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّ جَ أُمَّ سَلَمَةً أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ وَسَلَّمَ لَكُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

١٢٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةً وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانْ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ عَنْدَ فِي أَلْتُ * عَلَى أَهْلِكِ هَوَانْ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ شَيْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ شَيْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ شَيْتِ سَبَعْتُ عَنْدَكِ وَإِنْ الشَيْتِ سَبَعْتُ عَنْدَكِ وَإِنْ شَيْتِ شَيْتِ سَبَعْتُ عَنْدَكِ وَإِنْ الشَيْتِ شَيْتِ مَنْ اللّهُ عَلَى اللّهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّهِ اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللهُ اللللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللهُ الللهُ اللّهُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ ا

١١٢٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِلُ ابْنِ أَبِي نَكْرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ نَكْرِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ

باب(۱۵۲)ز فاف کے بعد دوشیز د(کنواری)اور شرک کا میں شرک کا کھی میں میں اور

تیبہ (بیوہ) کے پاس شوہر کو کتنا کھہر ناچاہئے! ،

۱۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، محد بن حاتم ، یعقوب بن ابراہیم ، کیلی بن سعید ، سفیان ، محمد بن ابی بکر ، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام ، بواسطہ اپنو والد ، حضرت امسلمہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین دن ان کے پاس رہے ، پھر ارشاد فرمایا کہ تم اپن آپ شوہر کے یہاں کوئی حقیر نہیں ، اگر تم چاہو، تو تمہارے پاس ایک ہفتہ تمہارے پاس رہاتو اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہفتہ تمہارے پاس رہاتو اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

۱۱۲۷ یکی بن یکی ، مالک ، عبدالله بن ابی بر ، عبدالملک بن ابی بر ، حفرت ابو بر بن عبدالرحمٰن رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا ، اور انہوں نے ملیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا ، اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی ، تو فر مایا تمہاری کوئی تو بین نہیں ہے ، اگر تہاری منشا ہو تو میں تمہارے باہی ایک ہفتہ قیام کروں اور تہار تو تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں نے عرض کیا تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں نے عرض کیا تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں نے عرض کیا تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں منے عرض کیا تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں منے عرض کیا تین روز ، پھر دور کروں ، انہوں منے عرض کیا تین دور ہی قیام فرمائے۔

۱۱۲۸ عبدالله بن مسلمه، سلیمان بن بلاک، عبدالرحمٰن بن مسلمه، سلیمان بن بلاک، عبدالرحمٰن بن مسلمه، مسلمه، مسلمه، مسلمان بن بلاک عبدالرحمٰن رضی الله تعالی عنهٔ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةً فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِشَوْبِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَعْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ شَعْتِ زَدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلشَّيْبِ ثَلَاثٌ *

١١٢٩ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
 ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا
 الْإسْنَادِ مِثْلَهُ *

مَحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصْ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةً وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

١١٣١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا شَلَاتًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا شَلَاتًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبكرِ أَقَامَ عَنْدَهَا شَلَاتًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيِّبَ عَلَى الْبكرِ أَقَامَ عَنْدَهَا شَلَاتًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيِّةُ كَذَلِكَ *

١١٣٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نکاح کیا، اور ان کے پاس تشریف لائے اور جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے حضور کا دامن کا کپڑا کپڑ لیا، تو آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام کروں، اور اس مدت کا حساب رکھوں، دوشیزہ کے پاس سات را تیں، اور ثیبہ کے پاس تین را تیں قیام کرنا چاہئے۔

مسیحیمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۱۲۹ یجیٰ بن کیجیٰ، ابوضمر ہ، عبدالرحمٰن بن حمید ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

• ۱۱۳- ابو کریب، محمد بن علاء، حفص بن غیاث، عبدالواحد بن

۱۳۲۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ابوب اور خالد حذاء، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ سنت یہی ہے کہ دوشیزہ کے پاس سات راتیں قیام کرنا چاہئے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں چاہوں تو اس قول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے منسوب کردوں۔

نے فرمایا یہی سنت ہے۔

صیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(١٥٧) بَابِ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ

١١٣٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارِ حَدَّثَنَا سُلَّيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قُسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْع فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْر عَلَى ذَٰلِكَ فَسَمِعَ أَصُواتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التَّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجيءُ أَبُو بَكْرَ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ هَذَا *

باب (۱۵۷) سنت طریقہ یہی ہے کہ ایک رات دن ہر بیوی کے پاس رہے، اور تقسیم ایام میں برابری رکھے!

٣ ١١١١ ابو بكر بن ابي ثيبه، شابه بن سوار، سليمان بن مغيره، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کی نوبیبیاں تھیں،(۱) حضور ان کی باری تقسیم فرماتے، تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن ہے پہلے نہ پہنچ سکتے تھے،اس لئے ہر رات تمام از واج اس بیوی کے مکان میں جمع ہو جاتی تھیں، جہاں آپ قیام فرماہوتے تھے،ایک دن حضور ً حضرت عا نَشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھے کہ حضرت زینب مبارک ان کی مصرت زینب مبارک ان کی طرف بڑھایا، حضرت عائشؓ نے فرمایا، پیے زینب ہیں، آپ نے دست مبارک تھینچ لیا،اور دونوں بیو یوں میں لوٹ پھیر ہونے لگی، اور دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اسی جھگڑے میں نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابو بکر اد ھر سے گزرے، دونوں کی آوازیں س کر عرض کیا، یار سول اللہ، نماز کو تشریف لائے اور ان کے منہ میں خاک ڈال دیجئے ، حضور والا نماز کو تشریف لے گئے، حضرت عائشہ بولیں، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر کے تشریف لائیں گے ،اور مجھے برا بھلا کہیں گے، چنانچہ جب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو حضرت ابو بکرا ان کے پاس آئے، اور انہیں بہت سخت ست کہا،اور فرمایا کہ توالیاالیا کرتی ہے۔

(۱) بیک وقت چارسے زیادہ عور تول سے نکاح کا جائز ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے اور آپ کے لئے اس کثرت از واج کے جواز والے حکم میں ایک اہم حکمت سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقد س ہر چیز میں امت کے لئے نمونہ بنائی گئی ہے تاکہ زندگی ہوتی ہے دوسر کی گھر کے اندر کی نمونہ بنائی گئی ہے تاکہ زندگی ہوتی ہے دوسر کی گھر کے اندر کی ہوتی ہے دوسر کی گھر کے اندر کے آپ کے اقوال وافعال امت تک دندگی ہوتی ہے تو آپ کو کثرت از واج کی اجازت ہوئی تاکہ از واج مطہر ات کے ذریعے گھر کے اندر کے آپ کے اقوال وافعال امت تک دندگی ہوتی ہے۔

(فائدہ) لیعنی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود گی میں بلند آواز سے بولتی ہے،اور آپ کی ازواج مطہرات کے اساء گرامی سے ہیں، حفرت عائثةٌ، حفرت هفعهٌ، حفرت سودةٌ، حفزت زينبٌ، حفزت ام سلمةٌ، حفزت ام حبيبٌّ، حفزت ميمونةٌ، حفزت جويرييٌّ، حفزت صفیہ "،اورازواج کی باری متعین کرنے میں برابری ضروری ہے، کیونکہ احادیث مذکورہ کے علاوہ اور بکثر ت احادیث اس بات پر شاہد ہیں، کہ عور توں کے در میان تقسیم ایام میں برابری ضروری ہے اور صاف طور پر ابو داؤد ، نسائی ، تر مذی ،ابن ماجہ میں حدیث موجو دہے ، حضرت عائشة بیان کرتی ہیں، کہ حضور تقسیم ایام میں از واج میں برابری اور عدل فرمایا کرتے تھے، (عمد ة القاری جلد ۲)۔

(۱۵۸) بَاب جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا بِابِ (۱۵۸) اپنی باری سوکن کو بہہ کرنے کے جواز کابیان!

۴ ساار زهیر بن حرب، جریر، مشام، بن عروه، بواسطه ایخ والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ اپنے لئے عزیز ترین عورت میں نے نہیں دیکھی ، مجھے بیہ آرزو تھی ، کہ میں ان کے جسم میں ہوتی، سودہؓ کے مزاج میں بڑی تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو تکئیں توانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اینے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی اور عرض کیا، کہ یار سول اللہ! میں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہا کو دے دی، تو آتخضرت صلی الله علیہ وسلم حضرت عائثہ ہے یاس دو روز رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشه كا،اورايك دن حضرت سوده كا-

۱۱۳۵ ابو بكر بن ابي شيبه، عقبه بن خالد (دوسري سند) عمرو ناقد،اسود بن عامر،زهیر (تیسری سند) مجامد بن موسیٰ، یونس بن محد، شریک، ہشام سے جریر کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے، باقی شریک کی روایت میں پیرزیاد تی ہے ، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے بیان کیا، کہ میرے بعد حضور نے سب سے پہلے جس عورت سے نکاح کیا، وہ حضرت سودہؓ

۲ ۱۱۳ ایو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامه، هشام بواسطه اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ان عور توں سے غیر ت آتی تھی،جو

لضُرَّتِهَا *

١١٣٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بنْتِ زَمْعَةَ مِن امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةً يَوْمَيْن يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةً *

١١٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌ وِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِر حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حِ و حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَريكٌ كَلَّهُمْ عَنْ هِشَام بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبرَتْ بمَعْنَى حَدِيثِ جَرير وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي* ١١٣٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) قَالَ مَنْ تَشَاءُ وَاللَّهِ مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ *

١١٣٧- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي الْمُرَأَةُ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءً مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إلَيْكَ وَجَلَّ (تُرْجِي مَنْ تَشَاءً مِنْهُنَّ وَتُؤُوي إلَيْكَ مَنْ تَشَاءً إِنَّ رَبَّكَ لَيْسَارِعُ لَكَ فِي مَنْ تَشَاءً إِنَّ رَبَّكَ لَيْسَارِعُ لَكَ فِي هَمَاكُ فِي هَمَاكُ أَنِي اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عِلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ ع

اپناختیارات آنخضرت صلی الله علیه وسلم کے سپر دکر دیق خصیں،اور میں کہتی تھی، کہ عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کرتی ہے،لیکن جب الله تعالیٰ نے بیہ آیت نازل فرمائی،اے نبی جے تو چاہے،اپنے سے دور کر،اور جسے تو چاہے ان میں سے اپ پاس جگہ دے، تو میں نے کہا، خداکی قتم آپ کارب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سے سبقت فرما تاہے۔

2 ساا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عبدہ بن سلیمان ، ہشام بواسطہ اپنے والد ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں ، کہ میں کہتی تھی ، کہ کیا عورت کو غیرت نہیں آتی ، کہ مرد کو ابنانفس ہبہ کرتی ہے ، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی" تُرْجی مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُوْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ "میں نے عرض کیا، آپ کارب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ سیقت فرما تاہے۔

۱۱۳۸ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ ہم مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ نبی اکد تعالی عنہا کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا ذوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں حاضر ہوئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا، خیال رکھنا، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زوجہ محتر مہ کا جنازہ ہبان کا جنازہ مبارک اٹھاتے وقت حرکت نہ دینا، اور نہ زیادہ بلانا، اور بہت نرمی کے ساتھ لے چلنا، اور بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، جن میں سے بلانا، اور بہت نرمی کے ساتھ لے چلنا، اور بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، جن میں سے آٹھ کے لئے باری مقرر نہیں کی مقرر نہیں کی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا تھیں۔

(فا کدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت سودہؓ تھیں، جن کی باری مقرر نہ تھی،اوراس روایت میں ابن جر بج کو وہم ہو گیا ہے،اوراس بارے میں علماء کااختلاف ہے، کہ وہ بی بی کون تھیں، جنھوں نے اپنی جان آنخضرت کو ہبہ کر دی تھی،زہری نے کہا ہے کہ،حضر تھیں،اورام شریک اور زینب کے بارے میں بھی قول نقل کیا گیا ہے (نووی جلداصفحہ ۳۷۳)۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

١٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْج بهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بالْمَدِينَةِ *

(۱۵۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ

9 ساا۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن جر تج سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی عطاء کا اتنا قول زیادہ ہے، کہ حضرت میمونہ نے تمام امہات المومنین کے بعد مدینہ میں و فات یائی۔

(فا کدہ) ۲۳ ھ،یا ۲۷ ھ،یا ۵ھ میں حسب اختلاف روایات حضرت میمونہ نے انقال فرمایا،اناللہ واناالیہ راجعون۔

باب (۱۵۹) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب!

به ۱۱ بیر بن حرب، محربی نثنی، عبدالله بن سعید، عبیدالله، سعید بن ابی سعید، عبیدالله، سعید بن ابی سعید، بواسطه این والد، حضرت ابو ہر رہ درضی الله تعالیٰ عنه، آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے ہیں، که آپ نے ارشاد فرمایا عورت سے جاراسباب کی بنا پر زکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، شر افت نسبی کی وجہ سے، جمال کی وجہ سے، شر افت نسبی کی وجہ سے، خاک آلود ہوں، تو دیندار عورت حاصل کرنے میں کامیابی (۱) حاصل کر۔

باب (۱۲۰) دوشیز ہ (کنواری) سے نکاح کرنے کا استخباب۔

اسماا۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں، کہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، تو آپ نے دریافت فرمایا، جابر شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے کہا ثیبہ سے، فرمایا

يَّ مَحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنِّى وَ عَبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدِ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِى الله تَعَالى عَنْهُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِى الله تَعَالى عَنْهُ عَنِ النَّهِ عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَرْاةُ لِاَرْبَعِ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلَدِيْنِهَا فَاظْفَرْ لِلهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَرْاةُ لِاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَرْاةُ لِللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَرْاةُ لِللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَرْاةُ لِلَاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكُحُ الْمَوْلَةُ لَا لَهُ وَسَلَّمَ وَاللهُ وَلَدِيْنِهَا فَاظْفَرْ

(١٦٠) بَابِ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ *

بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ *

1181 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي سُلَيْمَانً عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانً عَنْ عَطَّاء أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱)ان احادیث کابیہ معنی نہیں ہے کہ نکاح میں خوبصورتی بالکل مطلوب نہیں ہے بلکہ معنی ہے ہے سب سے مقدم دین کور کھونہ کہ جمال اور مال کو۔ محض مال یا جمال کی وجہ سے کسی عورت کی طرف رغبت نہ ہو۔ دین کواول درجہ میں رکھو، ثانیا جمال بھی دیکھ لیا جائے اس لئے کہ عفت اور نظر کی پاکیزگی پورے طور پر تبھی حاصل ہوتی ہے جب آ دمی اپنی ہیوی سے مطمئن ہو۔احادیث سے چند صفات معلوم ہوتی ہے جو بیوی میں مطلوب ہونی چاہئیں(۱)وہ نیک دین دار ہو(۲)ا چھے حسب ونسب والی ہو(۳) باکرہ (کنواری) ہو(۴) ولود،ودود ہو(۵) گھر کے امور کا بہتر انظام کرنے والی ہو(۲) خاوند کی مطبع ہو(۷) باکدا من ہو(۸)خوبصورت ہووغیرہ۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) دوشیزہ سے کیوں نہ کیا، کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے ،اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میری چند تہبیس ہیں، مجھے اندیشہ ہوا، کہ وہ کہیں مجھے ان کی پرورش سے مانع نہ ہو جائے، آپ نے فرمایا،اگریہ خیال ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے اس کے دین اور مال، اور جمال کی بنایر نکاح کیا جاتاہے، سو تودین کو مقدم رکھ، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ١٣٢ عبيد الله بن معاذ، بواسطه اينے والد، شعبه، محارب، حضرت جابر رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں، که میں نے ا یک عورت سے نکاح کیا، تو آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تونے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے، فرمایا، دوشیزہ عور توں کی حالت اور دل لگی سے کیوں غافل رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی، انہوں نے کہامیں نے بھی حضرت جابڑ ہے سن ہے، کہ آپ نے فرمایا، کہ تم نے کسی لڑکی سے کیوں نہ ۱۳۳۳ یکیٰ بن یکیٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ انتقال کر گئے، اور نو لڑ کیاں، یا سات

وَإِنِّي كُرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِينَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجيءَ بامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ

فَقَالَ يَا جَابِرُ تُزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بذَاتِ الدِّين تُربَتْ يَدَاكَ * ١٤٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكُرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرُو بْن دِينَار فَقَالَ قَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِر وَإِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا حَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ * ١١٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبيع الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْن دِينَار عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتُرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أُوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكُرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ

شادی کی، کہ تم اس سے کھیلتے ،اور وہ تم سے کھیلتی۔ لڑ کیاں چھوڑیں، میں نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کرلیا، آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جابر نکاح کر لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ ثیبہ (بیوہ) سے کیا ہے، آپ ً نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی ہے نکاح کیوں نہ کر لیا، تواس ہے کھیلتااور وہ تجھ سے کھیلتی، یابیہ فرمایا کہ تواس سے ہنستااور وہ تجھ ے ہنتی، میں نے عرض کیا، کہ حضرت عبداللہ نے شہادت یائی،اور نویاسات لڑ کیاں چھوڑیں،اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ان ہی جیسی ایک اور لڑکی ان کے پاس لے آؤں، اور

وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وتُضاحِكُهَا وتُضَاحِكُكَ *

١١٤٤ - وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَ وَتَمْشُطُهُنَ قَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرُ مَا بَعْدَهُ *

١١٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلُنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرَي بعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيري كَأَجُورَدِ مَا أَنْتَ رَاء مِنَ الْإِبلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا برَسُولِ اللَّهِ صَلَّى ۚ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بغُرْس فَقَالَ أَبكُرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيُّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ *

مناسب سمجھا کہ ایک ایسی عورت لاؤں کہ جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی خبر گیری رکھے، حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے، یا آپ نے میرے لئے اور کوئی خیر و برکت کی دعافرمائی۔

۳ ۱۱۳ قتیبه بن سعید، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما ہے روایت ہے، که مجھ ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، اے جابر کیا تو نے نکاح کر لیا، اور بقیه حدیث بیان کی، اور آخر میں ہے، که میں نے ایسی عورت ہے نکاح کیا جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی کنگھی کرے، آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اور بعد کا حصه مذکور نہیں۔

۵ ۱۱۳۷ یجیٰ بن بچیٰ، ہشیم، سیار، شعمی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے،جب لوٹے تو میں نے اینے اونٹ کو تیز چلایاوہ بڑاست تھا،ایک سوار پیچھے سے آیا،اور اپنی حچیزی سے میرے اونٹ کو ایک کو نیجا مارا، اور میر ااونٹ اس وقت ایبا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہیں دیکھا، میں نے بلیٹ کر دیکھا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ نے فرمایا، اے جابر حمہیں کیا جلدی ہے، میں نے عرض کیا، یار سول الله میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ نے فرمایاد وشیزہ سے نکاح کیاہے، یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے، آپ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ تھیلتی، اور تم اس کے ساتھ تھیلتے، حضرت جابر بیان کرتے ہیں، کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے، اور اندر داخل ہو ناچاہا، تو آپ نے فرمایا، تھہر جاؤ، یہاں تک کہ عشاء کاوقت آ جائے، تاکہ پریشان بالوں والی سر میں تنکھی کرلے،اور استر ہ لے لے، جس کا شوہر باہر گیا ہو، پھر آپ نے فرمایا، جب تو جائے گا، تو پھر جماع ہی جماع ہے۔

(فائدہ)اس سے تکثیراولاد پر آمادہ کرنامقصود ہے ،نہ کہ تکثیر لذت پر آمادہ کرنا،واللہ اعلم۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) ٢١١١٦ محمد بن مثنيٰ، عبدالوماب ثقفي، عبيدالله، و هب بن كيسان، حضرت جابرین عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهمایے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں ایک جہاد میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، میرے اونٹ نے دیر لگائی، تو آنخضرت صلی الله علیه وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، اے جابر، میں نے عرض کیا، جی، فرمایا کیا حال ہے، میں نے عرض کیا، کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی، اور تھک گیا، اس لئے میں پیچیے رہ گیا، سو آپ اترے ،اور اپنی حچٹری ہے اسے ایک کو نچا دیا، پھر فرمایا، سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا، تو میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا، کہ وہ اس قدر تیز چلنے لگا، کہ میں اسے روکتا تھا، کہ حضورے آگے نہ بڑھ جائے، آپ نے فرمایاتم نے نکاح کر لیا ہے، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا دوشیزہ سے یا بیوہ ہے، میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ بیوہ سے، فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کرلیا، کہ وہ تمہارے ساتھ تھیلتی،اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، میں نے عرض کیا کہ ، میری کئی بہنیں ہیں، میں نے جاہا تھی ایسی عورت ہے شادی کروں، جو ان سب کی خبر گیری رکھے،اور ان کی تنکھی کرے، پھر فرمایاتم اپنے گھر جانے والے ہو،جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے، پھر فرمایا، تم اپنااونٹ بیجتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ جاندی کے عوض خرید لیا، اس کے بعد آپ تشریف لے آئے،اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا، تومسجد میں آیا،اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، فرمایاتم ابھی آئے، میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایااونٹ کو بہاں حچھوڑ دو،اور مسجد میں جا کر دور کست یڑھ لو، چنانچہ میں گیا،اور دور کعت پڑھ کرلوٹا، آپ نے بلال گو تھم دیا کہ مجھے ایک اوقیہ حیاندی تول دیں، بلال نے تول دی اور حجکتی ہوئی تولی، جب میں چلا، اور پشت پھیری، تو پھر بلایا، میں نے (دل میں) کہا، آپ میر ااونٹ مجھے واپس کر دیں گے ،اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپبند نہ تھی، فرمایا جاؤاپنااونٹ

١١٤٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَحِيدِ النَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْن كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطاً بي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَحَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدٌ رَأَيْتُنِي أَكُفَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ۚ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَّاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَمُشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتبيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِيَنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَىَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

١١٤٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةً عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِ أَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسُ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْ قَالَ نَخَسَهُ أَرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى إِنِّي لِأَكُفَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبيعُنِيهِ بكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبيكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بَكْرًا قَالَ قُلْتُ ثُيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةً فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ *

(١٦١) بَابِ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ *

١١٤٨ – حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ

خَلِقَتْ مِنْ ضِلَعِ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَريقَةٍ

فَإِن اسْتَمْتَعْتَ بَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ

وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكُسْرُهَا طَلَاقُهَا*

باب (۱۲۱) عور توں کے ساتھ حسن خلق کابیان!

۱۳۸ عرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابو زناد، اعرج، حضرت

ابو ہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
عورت پہلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے، اور وہ تجھ سے بھی
سیدھی نہیں چل سکتی، سواگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو
اٹھالے، وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر تواس کو سیدھاکرنا
عیاہے تو توڑڈالے گا، اور اس کا توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

تمہاری مغفرت فرمائے۔

مجھی لے جاؤ،اور قیمت بھی تمہارے ہی لئے ہے (سبحان اللہ)۔ ٢ ١١٠ محمد بن عبدالا ملي، معتمر ، بواسطه اينے والد، ابو نضر ه، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک یائی لانے والے اونٹ پر سوار تھا، جو سب لو گوں کے بیجھے تھا، تور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مار ا، یا کہا، کہ اسے چلایا، میراخیال ہے کسی ایسی شے سے مارا، جو آپ کے پاس تھی، پھر تووہ سب لو گول سے آگے چل نکلا، اور مجھ سے لڑتا تھا،اور میں اے روکتا تھا،اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اتنی اتنی قیمت پر کیاتم اسے میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو،اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، میں نے عرض کیایا نبی اللہ وہ تو آپ ہی کا ہے (دو مرتبہ)اس کے بعد آپ نے فرمایا، کیاتم نے اپنے باپ کے بعد نکاح کر لیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا، ثیبہ (بیوہ) سے یا دوشیزہ (کنواری) ہے، میں نے عرض کیا، بیوہ ہے، آپ نے فرمایا، دوشیز ہے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ ہنستی،اور تم اس کے ساتھ بنتے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس کے ساتھ کھیلتے ،ابو نضر ہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں ، کہ پیہ مسلمانوں کا تکیہ کلام ہے، کہ تم ایبا کرو، اللہ رب العزت

مَدَّنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ مَيْسَرَةً عَنْ مَيْسَرَةً عَنْ أَبِي شَيْبَةً عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالنَّهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالنَّهُ وَالنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقًتُ لَمْ مِنْ ضِلَعِ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ لِيَسَكِّتُ وَاسْتَوْصُوا بِالنَّسَاءِ فَإِنْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَزَلُ مِنْ ضِلَعِ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ يَرَكُنَهُ لَمْ يَزَلُ هُمِنْ صَلَع وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ يَرَكُنَهُ لَمْ يَزَلُ وَيَا لَعْمَاهُ إِنْ تَرَكْتُهُ لَمْ يَزَلُ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ يَزَلُ وَإِنْ تَرَكْتُهُ لَمْ يَزَلُ وَالنَّ عَرَا *

١٥٠ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ حَدَّثَنَا عَبِدُ ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَر عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنِي أَنِس الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَر عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنِي أَنِي عَنْ عَمْرَ ابْنِ أَبِي أَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالً وَالًا مَنْ عُنْ عُمْرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنَ مُؤْمِنَ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا مَنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ *

ا ١١٥١ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكَمِ عَنْ عُمْرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّهِ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْمُعَلِمُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْمُعَمِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَا اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُعَلِمُ اللْمُو

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُّنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۹۳۱- ابو بکر بن ابی شیبه، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، ابو حازم، حفرت ابو بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے، کہ جب کوئی بات پیش آئے، تو خیر کی بات کے، یا خاموش رہے، اور عور تول کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پہلی سے بیدائی گئی ہے، اور پہلی میں اوپر کا حصہ سب عورت پہلی سے بیدائی گئی ہے، اور پہلی میں اوپر کا حصہ سب عورت پہلی سے بیدائی گئی ہے، اور پہلی میں اوپر کا حصہ سب تو زیادہ ٹیڑھا ہے، اگر تواس کو سیدھاکرنے کی فکر کرے گا تو سے توڑ ڈالے گا، اور اگریوں ہی جھوڑ دیا، تو ہمیشہ ٹیڑ ھی رہے اسے توڑ ڈالے گا، اور اگریوں ہی جھوڑ دیا، تو ہمیشہ ٹیڑ ھی رہے گی، غرضیکہ عور تول کے سات خیر خواہی کرو۔

۱۵۰- ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، عبدالحمید بن جعفر، عمران بن الجانس، عمر بن تحکم، حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مومن عورت کو دشمن نہ رکھے، اگر ایک عادت بہند ہوگی، عادت ابند ہوگی، عادت بہند ہوگی، یاس کے علاوہ اور بچھ فرمایا۔

الاال محمد بن مثنی ، ابو عاصم ، عبد الحمید بن جعفر ، عمران بن ابی انس ، عمر بن عکم ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔

181 - ہارون بن معروف ، عبد اللہ بن و ہب ، عمر و بن حارث ، ابو یونس مولی ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے آئخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ، کہ آپ نار شاد فرمایا ، اگر حواء نہ ہو تیں توکوئی عورت زندگی بھر آپ ناوند سے خیانت نہ کرتی ۔

این خاوند سے خیانت نہ کرتی ۔

اسما الے خاوند سے خیانت نہ کرتی ۔

احادیث میں سے بیان کرتے ہیں،جوان سے حضرت ابوہر رہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْجَهَا الدَّهْرَ * وَلَوْجَهَا الدَّهْرَ * وَلَوْجَهَا الدَّهْرَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اگر بنی اسر ائیل نہ ہوتے، تو تبھی کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حواء (علیہا السلام) نہ ہوتیں تو زندگی بھر کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

۔ (فائدہ) بنی اسر ائیل نے من وسلو کی بچاکر رکھا، وہ سڑنے لگا،اور حضرت حواء نے شجرہ ممنوعہ کھانے کی ترغیب دی،اور حواء اس لئے کہتے ہیں، کہ وہ ہرحی کی ماں ہیں، بعض علماءنے فرمایا، کہ انہیں جنت کے باہر پیدا کیا گیا،اور بعض کاخیال ہے کہ جنت ہی میں پیدا کیا گیا۔

۱۵۴ محر بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی، عبداللہ بن یزید، حیوة، شر حبیل بن شریک، ابو عبدالرحمٰن حبلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمام دنیا متاع یعنی سامان ہے، اور دنیا میں سب بہترین متاع نیک اور پر ہیزگار عورت ہے۔

100 اله حرمله بن یجی ، ابن و به به بونس ، ابن شهاب ، ابن میت مستب ، حضرت ابو بریره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے بیں ، انہوں نے بیان کیا ، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ، عورت پہلی کی طرح ہے ، اگر تواس کو سید هاکر ۔ نے کی فکر کرے گا ، اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دے ، تو تیر اکام نکار ہے (۱) ، اور وہ ٹیڑ ھی ہی رہے ۔

۱۵۱۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن اخی زہری، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٥٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةً اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةً اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةً اللَّهِ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ و الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ و الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ و الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ و أَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا عَلَيْهِ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ *

٥٥ - ١٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالْضِلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالْضِلُع إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَوَيَّمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ *

٢٥١٦ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَحِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً *

(۱) معنی پیر کہ اپنی بیوی کی تربیت اور کچھ نہ کچھ تادیب تو کر لی جائے لیکن اس کی مکمل اصلاح کرنااور اس کو مر دوں والے اخلاق پر لانے کی کوشش کرنا ہے سود ہے۔اگر اس کوشش میں پڑو گے تو گھر کا نظام سد ھرنے کے بجائے مزید خراب ہوگا۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الطَّلَاق

قرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بَنُ الْخُطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلِيهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلْكَ الْعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَيَلْكَ الْعِدَةُ اللَّي يَعْمُ وَاللَّهُ عَنَّ وَجَلَّ أَنْ يُمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ النِّي عَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُمَسَّ فَتِلْكَ النِسَاءُ *

١٥٥٨ - وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّنَنَا لَيْتُ وَقَالُ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِي حَائِضٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَى يَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُطَلِّقَهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَيَلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ يَطْلَقَ يَعْمُ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ يَعْمُ اللَّهُ إِذَا لَيْعَلَقَ مَرَّةً أَوْ مُرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولُ أَنْ يَطَلَقَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولُ أَنْ رَسُولُ أَنْ رَسُولُ أَنْ رَسُولُ اللَّهُ إِنَّ رَسُولُ أَنْ رَسُولُ اللَّهُ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا وَكَانَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا وَكَانَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْ رَسُولُ أَنْ يُطَلَقَ وَالَيْنَ وَالَا لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْ مَرَّاتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ أَنْ رَسُولَ أَنْ مَالَقَ مَرَّاتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ أَنْ مَلُولًا مَوْلَاتَ مَلَاقًا مَرَّاتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ أَنْ مَلَولًا مَالَّا مَا لَيْنَا مَالَاقً مَرَاتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ أَنْ مَنْ اللَّهُ أَنْ مُؤْتَنَ مَالَاقً مَرَاتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهُ مَا النَّالَةُ مَا عَنْ مَرَّةً أَوْ مُرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ وَمَوْتَنَانِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهُ أَنْ مُلْكُولًا مَالِكُولُ مَنْ مَوْلَ اللَّهُ أَنْ مُلَاقًا مَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ مُولَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ مُولَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَ

2011ء یجی بن یجی حمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دو، کہ وہ رجوع کرلیں، اور پھر اسی حال پر رہنے دیں، انہیں حکم دو، کہ وہ رجوع کرلیں، اس کے بعد چاہے رکھیں، اور یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، اس کے بعد چاہے رکھیں، اور جیا خلاق دیں، اس سے قبل کہ اسے ہاتھ لگائیں، اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالی نے عور توں کو طلاق دیے۔ کا حکم دیا ہے۔

۱۵۸ اور کی بن کی اور قتیہ بن سعید، ابن رمح، لیف بن سعد، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنی ہوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تھم دیا کہ رجوع کر لیں، اور حیض سے پاک ہونے تک اپنی پاس رکھیں، پھر جب دہ ان کے پاس دوسری مرتبہ حائضہ ہوں، توانہیں پاک ہوتے ہی دہ ان کے پاس دوسری مرتبہ حائضہ ہوں، توانہیں پاک ہوتے ہی حماط سے قبل طلاق دے دیں۔ غرضیکہ یہی عدت ہے، کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تھم دیا ہے، کہ اس کے حساب جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تھم دیا ہے، کہ اس کے حساب سے عور توں کو طلاق دی جائے، اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے، کہ حضرت عبداللہ سے جب مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ فرماتے، تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں، کیونکہ آنمضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلاقیں دی ہیں، کیونکہ آنمضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

اسی چیز کا تحکم دیا تھا،اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت تجھ یر حرام ہو گئی، تاو قتیکہ وہ دوسرے خاوندے نکاح نہ کرے، اور تونے اللہ تعالیٰ کی اس طلاق کے بارے میں نافر مانی کی ، جس کا تیری بیوی کے لئے اللہ نے حکم دیا تھا،امام مسلم کہتے ہیں، کہ اس روایت میں لیٹ نے ایک طلاق کالفظ خوب کہاہے۔ ١١٥٩ محمد بن عبدالله، عبدالله بن تمير، بواسطه اين والد، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کرلیں، پھراسے حیض سے پاک ہونے تک چھوڑ دیں،اس کے بعد جب ایک اور حیض آ جائے،اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے، پھر جاہے اسے جماع سے قبل طلاق دیدیں، یااہے روک لیں، کیونکہ بیہ وہی عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تھم دیا ہے، کہ اس سے عور توں کو طلاق دی جائے، عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نافع سے کہا،اس طلاق کا کیا ہواجو کہ عدت کے وقت دی گئی، بولے ایک شار کی گئی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ہوا ہو کہ عدت سے وقت دی کی ہوتے ایک میاری کا۔

۱۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن منتیٰ، عبداللہ بن ادریس،
عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے،

باقی عبیداللہ نے جو نافع سے دریافت کیا ہے، وہ مذکور نہیں،
ابن منتیٰ نے اپنی روایت میں '' فلیر جعہا'' کے الفاظ بیان کئے ہیں،
اور ابو بکرنے '' فلیر اجعہا'' کے لفظ روایت کئے ہیں۔

ادر ابو بکرنے '' فلیر اجعہا'' کے لفظ روایت کئے ہیں۔

الااا۔ زہیر بن حرب، اساعیل، ابوب، نافع، حضرت ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہمانے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق

دے دی، حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں

ہ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے دریافت کیا، آپ نے رجوع

کا حکم دیا،اور فرمایا، که دوسرے حیض کے آنے تک اسے مہلت

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مَنْ طَلَاق امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِم جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي مِنْ طَلَاق امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِم جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً * قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً * حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمْرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَذَكَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَذَكُرَ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَلَاهُ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَذَكُرَ دَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَذَكُرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حَائِضٌ فَلَاهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَهُ وَسَلَّمَ وَسُلَّهُ وَسَلَّمَ وَسُلَّهُ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسُلَّمَ وَالْمَا لَالَهُ وَسَلَّمَ وَالْمَا لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَا لَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَا لَا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَعَ فَالْمُ وَلَمَ الْمَلْمُ وَلَمُ وَلَهُ وَسَلَّمَ وَالْمَالَعُ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَلْمُ وَالْمَا لَعُلُوا وَالْمَالَمَ وَالْمَا فَالْمُ وَالْمَا الْمَالَمُ وَلَمَ الْمَلْمُ وَالْمَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ وَالْمَالَعُ وَالْمَالَمُ وَالْمَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالَمُ وَالْمَا الْمَا الْمُعَلِمُ وَالْمَالَمُ الْمَا الْمَالَمُ

فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ اللَّهِ قَبْلُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعِ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةً قُلْتُ لِنَافِعِ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةً لَكُ اللَّهِ النَّسَاءُ وَالْمَدَةُ اللَّهِ الْمَنَّقَ فَالَ وَاحِدَةً اللَّهِ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَاه أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَاه أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَاه أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

عُبَيْدِ اللهِ لِنَافِعِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا و قَالَ أَبُو بَكْرِ فَلْيُرَاجِعْهَا * فَلْيَرْجِعْهَا و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اللهَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَقَ السَمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرُ طَلَقَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى

عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُوْلَ

تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ النِّي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ الْبِنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ وَهِي حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ أَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ أَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ مَنْ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا يُطَلِّقُهُا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمْرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَاتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ *

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُو ابْنُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُو ابْنُ عَبْدِ أَخِي الزَّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمْرَ قَالَ طَلَقْتُ امْرَأَتِي اللَّهِ أَنَّ عَبْدُ اللَّهِ عَمْرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَهِي حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمْرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَهِي حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمْرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَهِي حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمْرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُوهُ فَلْيُرَاجِعُها حَتَّى تَحِيضَ عَيْشَةً أَخْرَى مُسْتَقَبْلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُوهُ فَلْيُرَاجِعُها حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقَبْلَةً سِوَى حَيْضَتِها اللَّهِ طَلَقَهَا فَلْلِطَلَقْهَا فَلْلِكَ طَلَقَهَا فَلْلِكَ مَلَا أَنْ يُمَسَّهَا فَذَلِكَ طَلَقَهَا فَلْلِكَ لَكَ اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَالَقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَقَهَا تَطُلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى وَرَاجِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى وَرَاجِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١١٦٣ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا يَزيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

دیں، پھر اتنی مہلت دیں کہ وہ پاک ہو جائے، اس کے بعد چھونے سے قبل طلاق دے دیں، کیونکہ یہی وہ عدت ہے کہ جس کااللہ تعالیٰ نے حکم دیاہے، کہ اس کے ذریعہ سے عور توں کو طلاق دی جائے، چنانچہ جب حضر تابن عمر سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا، کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو فرماتے کیا ایک طلاق دی ہے، یا دو طلاقیں دے دی، تو فرماتے کیا ایک طلاق دی ہے، یا دو طلاقیں دے دی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایاہے، کہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اتنی مہلت دیدے، کہ وہ اس سے باک ہو جائے، اور پھر چھونے سے قبل اسے طلاق دے دے، اور اگر تو نے اس چیز دیا ہوں کی طلاق کے بارے میں محم دیا تھی جدا ہو گئی۔

۱۶۲۱ عبد بن حميد، يعقوب بن ابراہيم، محمد، زہري، سالم بن عبدالله، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کر دیا، پیر س كر رسول الله صلى الله عليه وسلم غصه ميں بھر گئے، اور فرمايا، اسے حکم دو کہ رجوع کرے، یہاں تک کہ اس حیض کے علاوہ جس میں اس نے طلاق دی ہے، مستقل دوسر احیض نہ آ جائے، اب اگر طلاق دینامناسب سمجھیں، تو چھونے سے قبل اے اس حال میں طلاق دیں کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو، یہی عدت کے لئے بھی طلاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا تھم دیا ہے،اور حضرت عبداللہ نے ایک ہی طلاق دی تھی،جو کہ شار کر لی گئی تھی، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عبدالله رضى الله تعالى عنه نے رجوع كر ليا تھا۔ ۱۲۳۰ اسحاق بن منصور، یزید بن عبد ربه، محمد بن حرب، زبیدی،زہری،سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی

حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا *

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا *

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيًانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةً عَنْ سَالِم عَن ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتُهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَٰذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(فا کدہ) علمائے امت کااس بات پر اجماع ہے کہ حالت حیض میں بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دینا حرام ،اگر ایسا کرے گا تو گناہ گار ہو گا، باقی طلاق واقع ہو جائے گی،اور حضرت ابن عمرٌ کی روایت کے پیش نظراسے رجوع کا حکم دیا جائے گا(نووی جلدا، صفحہ ۷۵۵)۔

١١٦٥- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْن حَكِيمِ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أُنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتُهُ وَهِيَ. جَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمُّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكُ *

١١٦٦- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَن ابْن سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَّةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتُّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ ٱلْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غُلَّابٍ يُونُسَ ۚ بْنَ جُبَيْرِ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلً ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول بھی موجود ہے، کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا، اور جو طلاق دی تھی اسے شار

۱۶۲۰ او بکر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب، ابن نمیر، و کیع، سفيان، محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ابی طلحه، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ كر ديا، آپ نے ارشاد فرمايا، كه انہيں تحكم ديں،اس سے رجوع کرلیں،اور پھر طہریاحمل کی حالت میں اسے طلاق دیدیں۔

۱۲۵ اراحمه بن عثان بن حکیم او دی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر فاروق ؓ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بات کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے تھم فرمایا، انہیں تھم دیں، کہ رجوع کرلیں، حتی کہ پاک ہو جائیں، اور پھر دوسراحیض آ جائے،اور اس سے بھی پاک ہو جائیں، اس کے بعد طلاق دے دیں یار تھیں۔

۱۶۲۱ علی بن حجر سعدی، اساعیل بن ابراهیم، ابوب، حضرت ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں ہیں سال تک مجھ سے ایک راوی بیان کر تارہا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہمانے ا پنی ہیوی کو تنین طلاقیں دیں اور وہ حیض سے تھیں ،اور میں معہم نه سمجھتا تھا،اور پھراس نے روایت کیا، کہ انہیں رجوع کا حکم دیا گیا،اور میں اس کے راوی کونہ متہم کرتا تھا،اور حدیث کو بخو بی جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملا قات ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی ہے ہوئی، اور وہ بہت ہی معتبر آدمی تھے، انہوں نے مجھ

امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يَرْجَعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

١١٦٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذًا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ *
 وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ *

الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الصَّمَدِ حَدَّثِنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعِ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعِ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا *

الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بَنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ فَقَالَ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ فَقَالَ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ فَقَالَ وَهُي حَائِضٌ فَقَالَ فَمَرُ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبلَ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبلَ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبلَ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمْرَهُ أَنْ يَرْجَعَهَا ثُمَّ السَّلْمِ فَقَالَ فَمَهُ أَو عَدَّرَ وَاسْتَحْمَقَ *

إِنْ عَمْرُ واسْتَحْمَقَ 1170- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ

ے بیان کیا، کہ میں نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا،
انہوں نے کہا، کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک
طلاق دی تھی، پھر حضور نے رجوع کا تھم فرمایا، یونس نے کہا کہ
میں نے ان سے کہا، کہ پھرتم نے وہ طلاق بھی شارکی، کہا کیوں
نہیں، کیا (میں) عاجز ہو گیایا احمق۔

۱۲۷ ار ابواکر ہے، قتیبہ، حماد، ابوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں بیہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، نو آپ نے انہیں تھم دیا۔

۱۱۲۸ عبدالوارث بن عبدالصمد، بواسطه این والد، ایوب سے
اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس حدیث میں ہے،
کہ حضرت عمر رضی الله تعالیٰ عنه نے اس بارے میں رسول الله
صلی الله علیه وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا کہ انہیں
عکم دیں، کہ اس سے رجوع کریں اور طہر کی حالت میں بغیر
جماع کے عدت کے شروع میں طلاق دیں۔

۱۱۹ه۔ یعقوب بن ابراہیم دور قی، ابن علیہ، یونس، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے دریافت کیا، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تووہ بولے کہ تمہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق معلوم نہیں تھا، کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے دریافت کیا، کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی، تووہ طلاق بھی شار کی جائے گی، انہوں نے فرمایا، کیوں نہیں، کیاوہ عاجز ہو گیایا احمق جواسے شار نہ کرے۔ فرمایا، کیوں نہیں، کیاوہ عاجز ہو گیایا احمق جواسے شار نہ کرے۔ فرمایا، کیوں نہیں، کیاوہ عاجز ہو گیایا احمق جواسے شار نہ کر میں بنار، محمد بن جعفر، شعبہ، قادہ، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی تعالی عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی

جُبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَقْتُ امْرَأَتِّي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتُ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقُهَا قَالَ فَقَلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَإِنْ عَمَرَ فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتُ فَإِنْ عَمَرَ وَاسْتَحْمَقَ *

آ۱۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقُهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقُهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا فَلْتَ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِي خَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ *

آلاً اللهُ المُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَقْتُ امْرَأَتِي وَهِي حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ النَّيِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلَيْرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقَةٍ قَالَ فَمَهُ * عُمَرَ أَفَاحْتَسَبَّتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهُ *

١١٧٣ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَ و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حالت میں طلاق دیدی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، کہ رجوع کرلیں، جبوہ پاک ہو جائے، تو طلاق دیناچاہیں تودیدیں، میں نے عرض کیا، آپ نے اس طلاق کو بھی شار کیا، کہنے لگے، اس میں کیا مانع موجود تھا، کیا تمہاری رائے میں ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

ادار یجی بن یجی ، خالد بن عبدالله ، عبدالملک ، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں ، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے ان کی بیوی کی طلاق کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ ، میں نے حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی ، پھر اس کا عمر رضی الله تعالی عنہ ہے تذکرہ کیا، انہوں نے آئے خضرت صلی الله علیہ وسلم ہے ذکر کیا، آپ نے فرمایار جوع کا تکم دے دو ، جب وہ پاک ہو جائے تو پھر طہر میں طلاق دیں، چنانچہ میں نے ان سے رجوع کر لیا، اور طهر آنے پر پھر طلاق دیں ، چنانچہ میں نے ان سے رجوع کر لیا، اور طهر آنے پر پھر طلاق دی میں جو آپ نے طلاق دی تھی ، اس کو بھی شار کیا، بولے کہ مجھے کیا ہوا، جو میں طلاق دی تھی ، اس کو بھی شار کیا، بولے کہ مجھے کیا ہوا، جو میں اسے شارنہ کرتا، کیا میں عاجزاورا حمق ہو گیا تھا۔

الا الدمجر بن متنی اور ابن ابشار، محد بن جعفر، شعبه، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے سنا، فرمار ہے تھے، کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آ کر اطلاع دی، آپ نے فرمایا، انہیں تھم دو، کہ رجوع کرلیں، جب اسے طہر آئے پھر طلاق دیں، میں نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا، پھر تم نے اس طلاق کا شار کیا، بولے کیوں نہیں۔ دریافت کیا، پھر تم نے اس طلاق کا شار کیا، بولے کیوں نہیں۔ عبد الرحمٰن بن جبری حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) عبد الرحمٰن بن بشر، بنج، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عُيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجَعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قِالَ قَلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهُ* حَدِيثِهِمَا قَالَ قَلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهُ * حَدِيثِهِمَا قَالَ قَلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهُ * عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَلُقُ مَرَ يُسْأَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمْرَ قَالَ نَعِمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلِكَ إِنْكُ لِأَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمْرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمْرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ وَسَلَّمَ فَأَخْبُرَهُ الْخَبَرَ فَأَمْرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ *

٥١١٧٥ - وَحَدَّنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرِنِي حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرِنِي اللَّهِ الرَّحْمَنِ بُنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمرَ وَأَبُو الزَّبَيْرِ يَسْمَعُ فَقَالَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا عَلَى فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمرَ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ عَلَى فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمرَ امْرَأَتَهُ وَهِي حَائِضٌ عَلَى فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَمْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعُهَا إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعُهَا فَوَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلَكُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعُهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلَيْ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعُهَا فَرَدَّهُا وَقَالَ إِذَا طَلَقَتُمُ النَّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَالًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ فَي النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعَلَمُ النَّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاسُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاسُولُ الْمَا عَلَيْهِ وَسَلَمْ النَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَ وَقَوْرَأَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عُولُونَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَي

منقول ہے، مگریہ کہ اس میں "لیر جعہا"کا لفظ ہے، اور یہ بھی ہے کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر آپ نے وہ طلاق بھی شار کرلی،وہ بولے کیوں نہیں۔

الماا۔ اسحاق بن ابر اہیم، عبد الرزاق، ابن جرتے ہابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمر کو بیچانتے ہو، اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نبی اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے واقعہ عرض کیا، حضور والا نے رجوع کرنے کا حکم فرمایا، ابن طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے نہیں سنی۔

۵۷۱۱- ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمہ، ابن جریج، ابوالز بیر، عبدالر حمٰن بن ایمن مولیٰ عزہ ہے روایت نقل کرتے ہیں،اور عبدالر حمٰن، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے دریا فت کر رہے تھے،اور ابوالزبیر ؓ سٰ رہے تھے، کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو،اس کا کیا تھکم ہے، حضرت ابن عمر بولے ، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے مجھی اپنی ہیوی کو حیض کی حالت میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا،اور عرض کیا، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا، کہ رجوع کرلیں،اور جب عورت یاک ہو جائے، تو یا طلاق دے دیں یار وک لیس، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمابیان کرتے ہیں،اس کے بعد رسالت مآب صلی اللہ عليه وسلم نے بير آيت تلاوت فرمائي كه "يَا أَيُّهَا النَّبيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّالُخُ"۔

۱۷۱۱۔ ہارون بن عبداللہ، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی قصہ کی طرح روایت منقول ہے۔

الا المرح بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ایمن مولی عروہ کو سنا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کررہے تھے، اور ابوالزبیر سنتے تھے، بقیہ حدیث حجاج کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں کچھ زیادتی ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، راوی نے مولی عروہ کہنے میں غلطی کی ہے، حقیقت میں وہ مولی عروہ کہنے میں غلطی کی ہے، حقیقت میں وہ مولی عروہ ہیں۔

باب (١٦٢) تين (١) طلا قول كابيان!

١١٧٦ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِم عَنِ ابْنِ جُرَيْج عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نُحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ *
ابْنِ عُمَرَ نُحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ *

١٧٧ - وَحَدَّنْنِهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّنَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةً يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثٍ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِم أَخْطاً حَيْثُ قَالَ عُرُوةً إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عَزَّةً *

(١٦٣) بَابِ طَلَاقِ الثَّلَاثِ *

١٧٨ - حَدَّنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بُنُ رَافِعِ وَاللَّهْ ظُ لِاَبْنِ رَافِعِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عُبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتُ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةً فَلُو أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمْ فَيهِ أَنَاةً فَلُو أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَيهِ أَنَاةً فَلُو أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَي فَا أَنَاةً فَلُو أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَي فَا أَمْ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَي فَا أَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ *

١١٧٩ - حَدُّنَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا

(۱)اگرایک مجکس میں یاایک کلمہ ہے تین طلاقیں دی جائیں توائمہ اربعہ جمہور علاءو تابعین، حضرت ابن عباسٌ، ابن عمرٌ ابوہر مرہؓ ابن مسعودٌ اور حضرت انسؓ وغیر ہ حضرات کے ہاں تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ جمہور کے تفصیلی د لاکل کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص ۱۵۳جا۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الصَّهْبَاء قَالَ لِابْن عَبَّاس أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثُّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

١١٨٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْن مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُس أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسِ هَاتِ مِنْ هَنَّاتِكَ أَلَمْ يَكُن الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكُر وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ * (١٦٣) بَابِ وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتُهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ *

١١٨١- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَام يَعْنِي اَلدَّسْتَوَاثِيَّ قَالَ كُتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينُ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ *

١١٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بشْرِ الْحَريريُّ

علیہ وسلم کے زمانے میں ، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ،اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه کی خلافت میں بھی تین سال تک تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهمانے

• ۱۱۸- اسحاق بن ابراهیم ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید ، ایوب سختیانی،ابراہیم بن میسرہ،طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماہے عرض کیا، کہ اینے علم کا اظہار سیجئے ، کیا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاق دینے کو ایک شارنہیں کیا جاتا تھا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایسا تھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دیناشر وع کر دیں، تو فاروق اعظمؓ نے تین طلاقیں واقع ہو جانے کاان پر حکم نافذ کر دیا۔ باب (۱۲۳) اس شخص پر کفاره کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے، اور طلاق دینے

ا ۱۸ اله ز هیر بن حرب، اساعیل بن ابراهیم، هشام د ستوائی، یخییٰ بن ابن کثیر، یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت ہے کیے، تو مجھ پر حرام ہے، توبیہ قسم ہے، اس میں کفارہ دیناضر وری ہے،اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تَعَالَىٰ عَنْهَائِے فَرَمَایِا، "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةً

۱۸۲ یچیٰ بن بشیر حریری، معاویه بن سلام، یخیٰ ابن ابی کثیر، (فائدہ)اب اگر طلاق کی نیت ہے توایک طلاق بائنہ واقع ہو گی،اور اگر تین کی نیت کی، تو تین،اور اگر دو کی نیت کی، توایک واقع ہو گی،اور اگر کچھ بھی نیت نہیں، تو یمین اور قتم شار کی جائے گی،اور اگر جھوٹ کہہ رہاہے، توبیہ کہنا لغو ہو جائے گا، تفصیل کتب فقہ ہے معلوم کرلی جائے۔ (عمدة القارى جلد ٢، صفحه ٢٣٠، نووى جلد اصفحه ٨٢٨)_

کی نیت نه هو!

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةً يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرً أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِي يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوةٌ حَسَنَةٌ) *

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بنت جَحْش فَيَشْرَبُ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بنت جَحْش فَيَشْرَبُ عَنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَواطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ وَسَلَّمَ فَلْتَ مَا دَخَلِ عَلَيْهِا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْاتِ ذَلِكَ لَهُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَغَافِيرَ أَكُلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بنت بنت مَحْشُ وَلَنْ أَغُودَ لَهُ فَنَزَلَ (لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ فَقَالَ اللَّهُ لَكَ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ تَتُوبَا) لِعَائِشَةَ وَحُفْصَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْواجِهِ وَخُومَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْواجِهِ وَخُومَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزُواجِهِ وَخُومَةَ (وَإِذْ أَسَرَّ النَبِيُ عَسَلًا *

١١٨٤ - حَدَّنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلُواءَ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلُواءَ وَاللَّهِ صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدُنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةً فَاحْتَبَسَ فَيَدُنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةً فَاحْتَبَسَ فَيَدُنُو مِنْهُنَ قَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةً فَاحْتَبَسَ

یعلی بن علیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب کوئی آدمی این اوپر اپنی بیوی کو حرام کرلے، توبه یمین یعنی قتم ہے، اس پر اس کا کفارہ واجب ہے، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "کَفَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُولِ اللّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔ یعنی اللّه کے رسول میں تمہارے لئے احجما نمونہ ہے۔

١١٨٣ محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جريج، عطاء، عبيد بن

عمیر بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے سنا فرمارہی تھیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب بن جحش رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھہرا کرتے تھے،اوران کے پاس شہد پیتے تھے،بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور حفصہ فی نے اتفاق کیا، کہ ہم میں سے جس کے پاس آ تخضرت صلى الله عليه وسلم تشريف لائيں، تو كہے، ميں آپ سے مغافیر کی بویاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، چنانچہ جب آپ ہم ہے ایک کے پاس تشریف لائے ،اور انہوں نے آپ ہے وہی کہا، تو آپ نے فرمایا، میں نے زینب بنت جش کے پاس شہد پیاہے،اور اب بھی نہ پیوں گا، تب بیہ آیت نازل ہوئی، کہ اے نبی اس چیز کواینے اوپر کیوں حرام کرتے ہو، جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال فرمایاہے،اور فرمایا،اگریہ دونوں تو بہ کرلیں (لیعنی عائشہ اور حفصہ ؓ) توان کے دل جھک گئے ،اور بیہ جو فرمایا، کہ چیکے سے نبی نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے کہی،اس سے مقصودیہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا، کہ میں نے شہد پیاہے۔ ۱۱۸۴ ابو کریب، محمد بن العلاء اور مارون بن عبدالله، ابو اسامه، مشام، بواسطه اپنے والد، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پند فرمایا کرتے تھے،اور عصر کی نماز کے بعدا پی بیویوں کا چکر لگاتے اور ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے،ایک روز حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے، اور معمول سے زیادہ ان کے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) یاس رکے رہے، میں نے لوگوں سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حفصہؓ کے خاندان میں سے کسی عورت نے حضرت حفصیہ کو شہد کی کی جھیجی تھی،اورانہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کاشر بت پلایا تھا، میں نے کہا، خدا کی قشم اب ہم مجھی ایک تدبیر کریں گے ، چنانچہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت سودہؓ سے کیا، اور ان سے کہہ دیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، اورتم سے قریب ہوں، تو کہنا یارسول الله! آپ نے مغافیر کھایا ہے، حضور فرمائیں گے نہیں، تو تم کہنا، پھریہ بولیس آرہی ہے، چونکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کویہ بات سخت ناگوارہے، کہ آپ کی طرف ہے کوئی بد ہو کا حساس کرے، تو لا محالہ فرمائیں گے، هضه ؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایاہے، تم کہناشایدان شہد کی مکھیوں نے عرفط در خت کارس چوساہے، میں بھی یہی کہوں گی، اور صفیہ می بھی یہی کہنا،اس مشورہ کے بعد جب حضور والا حضرت سودہؓ کے پاس تشریف لائے، توسودہؓ بیان کرتی ہیں، قشم ہے خدائے وحدہ لا شریک کی تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا تھا، کہ میں حضور سے وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی، جب آپ دروازہ پر تھے کہہ دوں، سودہ نے کہایار سول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں، سودہؓ بولیں، تو پھریہ بو کیسی آر ہی ہے، آپ نے فرمایا هفصهؓ نے مجھے شہد کاشر بت پلایا تھا، سودہ بولیں، شایدان شہد کی مکھیوں نے در خت عرفط کار س چوسا ہوگا، اس کے بعد جب آپ میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے بھی یہی کہا، حضرت صفیہ کے پاس تشریف لے گئے، توانہوں نے بھی یہی کہا، نتیجہ بیہ نکلا کہ جب دو بارہ حضور ً حضرت هضه کے پاس تشریف لے گئے،اور انہوں نے شہد کا شربت پلانے کے لئے کہا، تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت سودہؓ نے کہا، سبحان اللہ! ہم نے حضور کو شہد پینے سے روک دیا، میں

عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أُهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَل فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلِ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَّتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَل قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْغُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةً فَقَالَتُ بمِثْل ذَلِكَ فَلَمَّا دَخُلَ عَلَى حَفْصَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ

سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ

قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَة بِهَذَا سَوَاءً *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

نے کہاکہ چپکی رہ،ابواسحاق ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ ہم سے بشرنے اسامہ ہے اس طرح روایت کی ہے۔

(فائدہ) پہلی روایت میں ہے، کہ حضرت زینبؓ نے شہد پلایا تھا، یہی زیادہ صحیح ہے، چنانچہ امام نسائی اوراصلی نے اس کی تصر تک کی ہے۔

۱۱۸۵ سوید بن سعید ، علی بن مسهر ، هشام بن عروه سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١١٨٥- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۲۴) تخییر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہو تی!

(١٦٤) بَابِ بَيَان أَنَّ تَخْييرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ *

۱۸۶۱_ابوطاہر،ابن وہب(دوسری سند)حرملہ بن کیجیٰ تحییی، عبدالله بن وهب، يونس بن يزيد، ابن شهاب، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا، کہ جب آتحضرت صلی الله علیه وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو، کہ

١١٨٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حِ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجيبيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبُّدِ الرَّحْمَن بْن عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ

وہ دنیا جاہیں تو دنیا لے لیں، اور آخرت جاہیں، تو آخرت لے لیں، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پہلے مجھ سے بیان کیا، اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا جا ہتا ہوں، تم اس كے جواب ميں جلدى نه كرنا، تاو فتيكه اسے والدين سے مشورہ نہ لے لو، اور حضور کو معلوم تھا، کہ میرے والدین بھی حضور کو جھوڑنے کا مشورہ نہیں دیں گے، چنانچہ پھر آپ نے فرمایا، الله تعالی فرماتا ہے، اے نبی اپنی بیوبوں سے کہہ دو، آگروہ دنیا اور اس کی زیب و زینت حامیں تو آؤ، میں تم کو خود برخور داری دے دوں، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ر ضامندی جاہو،اور دار آخرت کی طالب ہو، تو بے شک اللہ

لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتّى تَسْتَأْمِرِي أَبُوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبُوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُردْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَّتِعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُردْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُريدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا

تعالیٰ نے تم میں سے نیک بختوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کر ر کھاہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا،اس میں کون سی الیی بات ہے جس کے متعلق میں اپنے والدین ہے مشورہ کروں، میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

رضامندی اور دار آخرت کی طالب ہوں، بیان کرتی ہیں، پھر
آپ کی تمام ازوان (۱) نے ایسائی کیا، جیسامیں نے کیاتھا۔

۱۸۱۱۔ سرتج بن یونس، عباد بن عباد، عاصم، معاذہ عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی عورت کی باری میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے تھے تو ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ ان میں سے جے چاہیں الگ بعد یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ ان میں سے جے چاہیں الگ مائشہ سے دریافت کیا، کہ جب حضور آپ سے اجازت طلب مائشہ سے دریافت کیا، کہ جب حضور آپ سے اجازت طلب کرتے تھے، تو آپ کیا جواب دیتی تھیں، فرمایا، میں کہتی تھی کہ اگر مجھے اختیار ہو تا تو میں اپن ذات پر کسی کوتر ججے نہ دیت۔ اگر مجھے اختیار ہو تا تو میں اپن ذات پر کسی کوتر ججے نہ دیت۔ اگر مجھے اختیار ہو تا تو میں اپن مبارک، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۹ اله یجی بن یجی، عبش، اساعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها بیان کرتی ہیں که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے (جب) ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے اس اختیار کو طلاق شار نہیں کیا۔

۱۹۰- ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسہر، اساعیل بن ابی خالد، شععی، مسروق بیان کرتے ہیں، کہ مجھے کوئی خوف نہیں کہ میں اپنی بیوی کوایک باریاسومر تبه، یاہز اربار اختیار دوں، جبکه وہ مجھے پیند کرے، اور میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کرچکا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو یہ طلاق ہو گئی تھی؟ (نہیں)۔

١١٨٨ - وَحَدَّثَنَاه الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

نحْوَهُ*

١١٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوق قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا *

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا*
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتَ عَدْ الله عَلَى الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَنْ الله عَلَى الله عَنْ الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا *

(۱) اس واقعہ سے کئی اعتبار سے حضرت عائشہ کی منقبت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے از واج مطہر ات کو اختیار دینے میں ابتد احضرت عائشہ سے فرمائی، (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے جدائیگی پیند نہیں فرماتے تھے اس لئے آپ نے حضرت عائشہ کو اختیار نے حضرت عائشہ کو اختیار نے حضرت عائشہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنے میں ذرا بھی تو قف نہیں فرمایا یہ ان کی کمال عقل کی دلیل ہے۔

ااا۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، عاصم، تعلمی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کواختیار دیاتھا، مگر طلاق نہیں ہوئی۔

۱۱۹۲۔ اسحاق بن منصور، عبدالر حمٰن، سفیان، عاصم الاحول اور اساعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، سوہم نے آپ کو پبند کر لیا، سویہ طلاق نہیں گئی گئی۔ سامالہ یجیٰ بن بجیٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی الله تعالی عنها ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله و حضورت اسلی الله علیہ و سلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ کو بی اختیار کر لیا، تو حضور نے اس کو بچھ بھی شار نہیں فرمایا۔

۱۹۴۷۔ ابو الربیع زہرانی، اساعیل بن زکریا، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ اور اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہاہے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۹۵۵ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، ذکریا بن اسحاق، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت چاہی،اورلوگوں کود یکھا، کہ آپ کے دروازہ پر جمع ہیں،اورکسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملتی، حضرت ابو بکر صدیق کو اجازت دی گئی، وہ اندر تشریف لے گئے،اس کے بعد حضرت اجازت دی گئی، وہ اندر تشریف لے گئے،اس کے بعد حضرت عمر آئے اور اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، کہ آپ تشریف فرما ہیں،

١٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِم عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ مَسْرُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا *

عَيْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقَ عَنْ عَاشِمَ اللَّهِ عَنْ مَسْرُوقَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا*

عَيْرُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِم عَنْ عَنْ عَائِشَة قَالَت عَنْ مُسْلِم عَنْ عَائِشَة قَالَت عَنْ عَائِشَة قَالَت عَنْ مُسْلِم عَنْ عَائِشَة قَالَت عَنْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا وَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا وَسُلُمُ اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا وُ اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا وَسُلّمَ اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاخْتَرْنَا أَنْ أَنْهُ فَلَمْ يَعْدُدُهَا عَلَيْنَا شَيْئًا *

اسْمَعِيلُ بْنُ زَكْرِيّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْسَمَعِيلُ بْنُ زَكْرِيّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْأَعْمَشُ عَنْ الْأَعْمَشُ عَنْ الْأَعْمَشُ عَنْ الْأَعْمَشُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ * عَنْ مُسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ * وَحَدَّثَنَا زُهُيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عَبَادَةً حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رُوحُ بُنُ السَّحَقَ حَدَّثَنَا زُكْرِيَّاءُ بْنُ إسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى دَخُلُوسًا اللَّهِ صَلَّى دَخُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ

يُؤْذَنْ لِأَحَدِ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكُر فَدَخَلَ

ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَّهُ فَوَجَّدَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ

وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ

اور آپ کے گرد آپ کی ازواج ہیں، کہ عملین اور خاموش بیٹھی ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں ایسی بات کہوں، کہ حضور کو ہنسادوں، چنانچہ وہ بولے، یار سول اللہ کاش کہ آپ خارجہ کی بٹی کو د مکھتے (بیران کی بیوی ہیں)اس نے مجھ سے خرچ مانگا، تو میں اس کے پاس کھڑا ہو کراس کا گلا گھو نٹنے لگا، آنخضرت صلی الله عليه وسلم بننے لگے،اور فرمايايه سب ميرے گرد بينھي ہيں، جبیا کہ تم دیکھ رہے ہو،اور مجھ سے خرچ مانگتی ہیں(۱)،حضرت ابو بکر صدیق کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہ کا گلا گھو نٹنے لگے، اور حضرت عمرٌ حضرت حفصه کا، اور دونوں کہنے لگے، کہ تم آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو،جو آپ کے یاس نہیں ہے،اور وہ کہنے لگیں، کہ خدا کی قتم ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی چیز نہیں مانکیں گی،جو آپ کے پاس نہیں ہے، پھر آپ ان سے ایک ماہ یاانتیس دن جدا رہے،اس کے بعد آپ پریہ آیت نازل ہوئی،" یاایہاالنبی قل لا ُزواجک ہے اجرأعظیماً" تک (ترجمہ پہلے گزر چکا) چنانچہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ ہے اس کی تعمیل شر وع کی ،اور ان ے فرمایا، اے عائشہ میں جا ہتا ہوں، کہ تم سے ایک بات کہوں،اور جا ہتا ہوں، کہ تم اس میں جلدی نہ کرو، تاو قتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو، انہوں نے کہاعرض کیا، یارسول الله ، وه كيا بات ہے ، پھر آپ نے ان كے سامنے سے آیت تلاوت کی، تو بولیس، یار سول الله! کیامیس آپ کے متعلق اپنے والدین ہے مشورہ کروں گی، بلکہ میں تواللہ تعالیٰ اور اس کے ر سول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور آپ سے در خواست کرتی ہوں، کہ آپ اپنی از داج میں سے کسی کواس بات کی خبرنہ کریں،جو کہ میں نے آپ سے کہی ہے، آپ نے فرمایا،ان میں سے جو بھی مجھ سے دریافت کرے گی میں ضرور

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ۚ رَأَيْتَ بنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كُمَا تُرَى يَسْأُلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرِ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةً يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنَّتًا وَلَا مُتَعَنَّتًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا

بتا دول گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری، انگیز اور سختی کرنے والا نہیں بنایا، بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بناکر بھیجاہے۔

۱۹۶۱_ز ہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکر مه بن عمار ، ساک، ابوز میل، حضرت عبدالله بن عباسٌ، حضرت عمر بن الخطاب ر ضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں ، جب نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحد گی اختیار فرمائی، تو میں مسجد میں گیا، اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنگریاں الٹ بلیٹ رہے ہیں،اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی از واج کو طلاق دے دی،اور ابھی تک انہیں پر دہ میں رہنے کا تھکم تہیں ہوا تھا، حضرت عمرٌ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے دل میں سوحیا، کہ میں آج کا حال معلوم کروں، چنانچہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے ابو بکر صدیق کی بیٹی! تمہارا بیہ حال ہو گیا ہے، کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے لگیں، وہ بولیں،اے ابن خطاب! مجھے تم ہے اور تم کو مجھ سے کیاکام، تم اپنی کھڑی (لیعنی هفصه) کی خبر لو، چنانچہ میں حفصة کے پاس گیا،اوران سے کہا،اے حفصة تمہارایہ حال ہو گیا ہے، کہ تم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذادینے لگی ہو،اور خداکی قتم تم جانتی ہو، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حمهمیں نہیں چاہتے اور میں نہ ہو تا، تواجھی تک آنخضرے صلی الله علیہ و سلم حمہیں طلاق دے چکے ہوتے، بیہ سن کر وہ زار و قطار رونے لگیں، میں ۔ نے ان سے کہا، کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كهال بين، وه بولي اينے بالا خانه ميں گودام ميں بين، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت رباع ؓ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاغلام بالاخانه کی چو کھٹ پر بیٹھا ہواہے ،اور اینے دونوں پیر اوپر کی ایک کھدی ہوئی لکڑی پر کہ وہ تھجور کا ڈنڈتھا لٹکائے ہوئے ہیں، اور اس لکڑی پر سے آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلبہ و سلم چڑھتے اترتے تھے، میں نے بلند آواز سے کہا، کہ اے ربائ ١١٩٦ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْل حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاس حَدَّثَنِي غُمَرُ بْنُ ٱلْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرُ نَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الَّيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْر أُقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تَؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةً بنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاء فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا برَبَاحٍ غُلَامٍ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةٍ الْمَشْرُبَةِ مُدَلِّ رجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) ميرے لئے اجازت لو، كه ميں آنخضرت صلى الله عليه وسلم كى خدمت میں حاضر ہوں، رباح نے بالا خانے کی طرف نظر کی، اور پھر مجھے دیکھا،اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے کہا،اے رباح میرے کئے اپنی جانب سے آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لو تاکه میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پھر رباح نے غرفہ کی جانب نظر کی، پھر میری طرف دیکھا،اور کچھ نہ کہا، میں نے پھر بلند آواز کے ساتھ کہا، کہ اے رباح میرے لئے اپنی طرف سے اجازت او تاکہ میں آتخضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں،اور میں گمان کر تا ہوں کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے، كه ميں حفصه كے لئے آيا ہوں، اور خداكى فتم! اگر مجھے آ تخضرت صلی الله علیه وسلم اس کی گردن مارنے کا تھم دیں، تو میں اس کی گردن مار دوں،اور میں نے اپنی آواز بلند کی، سواس نے اشارہ کیا، کہ چڑھ آؤ تومیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی یر لیٹے ہوئے تھے،اور میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنی ازار اوپر کرلی، اور اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ نھا، اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو پر ہو گیا،اور میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ میں نظر دوڑائی تواس میں چند متھی جو تھے،ایک صاع یااس کے بقدرسم کے بیتے ایک کونے میں بڑے تھے،اور ا یک کیا چڑا جس کی د باغت احچی نہیں ہوئی تھی، لٹکا ہوا تھا، میری آئکھیں بیہ منظر دیکھ کر بھر آئیں،اور میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، ابن خطاب حمہیں کس چیز نے رلایا ہے، میں نے عرض کیایا نبی الله میں کیوں نہ روؤں، جبکہ حالت ہے ہے کہ بیہ چٹائی آپ کے بازو پر اثر کر گئی ہے،اور بیہ آپ کا خزانہ ہے،اور میں نہیں دیکھتااس میں کچھ مگر جو سامنے ہے، اور قیصر و کسریٰ ہیں، کہ مچلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں،اور آپ الله تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ بندے،اور آپ کا

لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلُ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَّنَّ أَنِّي جَنْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةً وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأُوْمَاً إِلَىَّ أَن ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجعٌ عَلَى حَصِير فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا ِ الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي حَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بَبَصَري فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قُرَطًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُنْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ ۖ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثُّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجُههِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ

MEA

یہ خزانہ ہے، فرمایا اے ابن خطاب تم اس پر راضی نہیں، کہ ہارے لئے آخرت ہے، اور ان کے لئے دنیا ہے، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں،اور جب میں داخل ہوا تھا، تو اس و قت چہرہ انور پر غصہ کے اثرات تھے، میں نے عرض کیایار سول اللہ آپ کو اپنی از واج کے متعلق پریشانی کی کیا ضرورت ہے، اگر آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں، تواللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے، اور اس کے فرشتے اور جبرائیل و میکائیل اور میں اور ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں، اور اکثر جب میں کلام کر تاتھا،اوراللہ تعالیٰ کے کلام کی تعریف کر تاتھا توامیدر کھتا تھا، کہ اللہ تعالی مجھے سچا کر دے گا، اور میری کہی ہوئی بات کی تقىدىق كردے گا، چنانچە الله تعالى نے به آیت تخییر نازل فرما دی، عسی ربه ان طلقن الخ، یعنی اس (نبی کا) پرورد گار قریب ہے، کہ اگر وہ حمہیں طلاق دیدے، تواللہ تعالیٰ اے تم ہے بہتر بیویاں بدل دے گا، اور اگرتم دونوں اس پر زور دو گی، تواللہ تعالیٰ اس کار فیق ہے،اور جبر ئیل اور مومنوں میں سے نیک لوگ اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں، حضرت عا نَشُرُّ بنت الى بكر صديقٌ اور حضرت حفصهٌ نے رسول الله صلى الله عليه وسلم کی تمام ازواج پر زور ڈالا تھا، پھر میں نے عرض کیا، یار سول الله! آپ نے انہیں طلاق دیدی ہے، فرمایا نہیں، یار سول الله جب میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو مسلمان کنگریاں الٹ بلیٹ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ا بنی از واج کو طلاق دے دی ہے، سو میں اتروں اور ان کو اطلاع كردوں، كە آپ نے اپني ازواج كوطلاق تہيں دى ہے، آپ نے فرمایا کردو،اگر تمہاری مرضی ہو،سومیں آپ سے باتیں کر تارہا، حتی کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے زائل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ نے د ندان مبارک کھولے اور ہنے ،اور ہنتے وقت سب لوگوں سے زیادہ خوبصور ت معلوم ہوتے تھے،اس کے بعد آپ اترے اور میں بھی اترا، اور میں اس تھجور کے ٹھنے کو پکڑتا ہو ااترا،

مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجَبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرِ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهَ ۚ بِكَلَامِ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيير (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ ﴾ ﴿ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجبْريلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ) وَكَانَتْ عَائِشَةُ بنْتُ أَبِي بَكْر وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبَيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُطَلَّقْتُهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقُهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتَّى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجُههِ وَحَتَّى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلْتُ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّتُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغَرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتُ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي

وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

اور آپاس طرح بے تکلف اترے، گویاز مین پر چل رہے ہیں،

اور ہاتھ تک بھی نہ لگایا، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ آپ بالا

خانے میں انتیس روز رہے، فرمایا مہینہ انتیس کا بھی ہو تاہے،

اور میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکارا، کہ

آپ نے اپنی از واج کو طلاق نہیں دی، اور پیہ آیت نازل ہوئی، کہ جبان کے پاس امن کی یاخوف کی کوئی خبر آتی ہے تواہے مشہور کر دیتے ہیں،اور اگر اسے رسول کے پاس اور مسلمانوں میں سے صاحب امر کے پاس لے جائیں تو جان لیں،جولوگ کہ چن لیتے ہیں،اس میں ہے،غرضیکہ اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا،اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی۔ ۱۹۷- بارون بن سعيدايلي، عبدالله بن و بب، سليمان بن بلال، یجیٰ، عبید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں، کہ میں ایک سال تک ارادہ کر تارہا، کہ حضرت عمر ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس آیت کے متعلق سوال کروں، کیکن ان کے ڈرکی وجہ سے سوال نہ کر سکا، کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، پھر جب لوٹے اور کسی راستہ پر تھے توایک بار پھر پیلو کے در ختوں کی جانب حاجت کے لئے جھکے، اور میں ان کے انتظار میں رکارہا، حتی کہ وہ اپنی حاجت ہے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا، اور عرض کیا، اے امیر المومنین، وہ دونوں عور تیں کون ہیں، جنھوں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم پر آپ كى از واج ميں سے زور ڈالاءانہوں نے فرمایا، وہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ ہیں، پھر میں نے عرض کیا، خدا کی قشم! میں ان کے متعلق آپ سے ایک سال سے پوچھنا جا ہتا تھا، مگر آپ کی ہیبت کی وجہ سے پوچھ نہ سکا، انہوں نے فرمایا،ایسامت کرو،جس بات کے متعلق متہیں خیال ہو،وہ تم مجھ سے دریافت کر لیا کر و،اگر میں جانتا ہوں گا تو حمہیں

بتادوں گا، پھر حضرت عمرٌ نے فرمایا، خدا کی قشم ہم پہلے جاہلیت

میں گر فتار تھے،اور عور توں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے، یہاں

١١٩٧ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ يَعْنِيْ اِبْنَ بَلَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيِي قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنِ عَبَّاسِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكُثْتُ سَنَةً وَّ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ايَةٍ فَمَا ٱسْتَطِيْعُ ٱنْ ٱسْئَلَهُ هَيْبَةً لَّهُ حَتَّى خَرَجَ حَآجًا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْق عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَ غَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا آمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزُوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَآئِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيْدُ آنْ اَسْئَلُكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَآاَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَّكَ قَالَ فَلاَ تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْم فَسَلْنِيْ عَنْهُ فَاِنْ كُنْتُ اَعْلَمُهُ اَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ اِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا

حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيْهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ

الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبُطُونَهُ مِنْهُمْ)

فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ادائے حقوق میں اتار ا،جو پچھ اتار ا، اوران کی باری مقرر کی جو کی ، چنانچه ایک دن ایسا ہوا ، که میں کسی کام میں مشورہ کررہاتھا، تو میری عورت نے کہاتم ایسا کرتے ویسا کرتے توخوب ہوتا، میں نے اس سے کہا تھے میرے کام میں کیا دخل! جس چیز کا میں ارادہ کروں، اس نے مجھ سے کہا، ابن خطاب تعجب ہے تم چاہتے ہو، کہ حمہیں کوئی جواب ہی نہ دے، اور تمهاری صاحبزادی رسول الله صلی الله علیه وسلم کو جواب دے دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ سارے دن غصہ میں رہتے ہیں، حضرت عمر فے بیان کیا، کہ چرمیں نے جادر لی،اور گھرے نکلا، اور حضرت هفصہ کے پاس داخل ہوا،اوراس سے کہا،اے میری چھوٹی بیٹی! تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوجواب دیتے ہے، کہ جس سے آپ سارے دن ناراض رہتے ہیں، حضرت هفسہ نے کہا، خدا کی قسم! میں تو آپ کو جواب دیتی ہوں، تو میں نے اس سے کہا، اے میری بیٹی تو جان لے، کہ میں تحقی اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے رسول کے غصہ سے ڈراتا ہوں، تو اس کی بیوی کے دھوکہ میں نہ رہ،جواینے حسن اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پراتراتی ہے، پھر میں وہاں سے نطا،اورام سلمہ " کے پاس بسبب قرابت کے گیا،اور میں نے ان سے گفتگو کی، تو وہ بولیں، ابن خطاب تم پر تعجب ہے، کہ تم ہر معاملہ میں دخل دیتے ہو،اور جاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دو، مجھے ان کی اس بات ہے اس قدرافسوس ہوا، کہ مجھے اس عم نے اس نفیحت سے بھی روک دیا،جومیں انہیں کرنا جا ہتا تھا،اور میں ان کے پاس سے چلا آیا،اور میر اانصار میں ہے ایک رفیق تھا، کہ جب میں (مجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم سے) غائب رہتا، تووہ مجھے خبر دیتا،اور جبوہ غائب رہتا، تو میں اسے خبر دیتا، اور ہم ان دنوں غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے، اور ہم میں شور تھا، کہ وہ ہماری طرف آنے والا ہے اور ہمارے سینے اس

قَالَ فَبَيْنَمَا آنَا فِي آمْرِ اتَمِرُهُ إِذْ قَالَتْ لِيَ امْرَاتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَ مَالَكِ آنْتِ وَلِمَا ههُنَا وَ مَا تَكُلُّفُكِ فِيْ اَمْرِ أُرِيْدُهُ فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتَ وَ إِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلُّ يَوْمَهُ غَضْبَانًا قَالَ عُمَرُ فَاخُذُر دَآئِي ثُمَّ ٱخْرُجُ مَكَانِيْ حَتَّى ٱدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةَ إِنَّكِ لَتُرَاجعِيْنَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلُّ يَوْمَهُ غَضْبَانًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ أَنَّىٰ أَحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ وَغَضَبَ رَسُوْلِهِ يَا بُنَيَّةَ لَا تَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِيْ قَدْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكُلَّعْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ أَمُّ سَلَمَهُ عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيْ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِ قَالَ فَاخَذَتْنِيْ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ آجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ آتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ آنَا اتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُّلُوْكٍ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيْدُ آنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَكَأْتُ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاتْبِي صَاحِبُ الْانْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَح فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ اَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ قَالَ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ ثُمَّ انْحُذُ ثَوْبِي فَٱخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهُ يَرْتَقِيْ اِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَغُلاَمٌ لِّرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلَى رَاسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَاذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ أُمَّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَاْسِهِ وَسَادَةٌ مِّنْ اَدَمِ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَ إِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا وَّعِنْدَ رَاْسِهِ أُهُبًا مُّعَلَّقَةً فَرَآيْتُ آثَرَ الْحَصِيْرَ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَايُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاخِرَةَ *

١١٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَفَّانُ

قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ

عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُمَا قَالَ ٱقْبَلْتُ مَعَ عُمْرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرّ

الظُّهْرَان وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَنَحُو حَدِيْثِ

کے خوف سے بھرے ہوئے تھے، کہ اتنے میں میر ارفیق آیا،اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور کہا کہ کھولو! میں نے کہا، کیا غسانی آ گیا،اس نے کہانہیں، مگراس ہے بھی زیادہ ایک پریثانی کی چیز ہے،وہ بیر کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی از واج سے علیحد گی اختیار کرلی، میں نے کہاحفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھر دو، چنانچہ میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا، حتیٰ کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،اور آپ ایک بالاخانے میں تھے کہ اس پر ایک تھجور کی جڑ سے چڑھتے تنے،اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام اس سیر تھی کے سرے پر تھا، میں نے کہا، یہ عمر ہے، مجھے اجازت دو، اس نے کہا عمر ہیں، میں نے سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا، جب میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا، تو آنخضرت صلی الله علیه وسلم مسکرائے،اور آپ ایک چٹائی پر تھ، کہ چٹائی اور آپ کے در میان کوئی بستر نہ تھا، اور آپ کے سر کے نیچے چڑے کاایک تکیہ تھا، کہ اس میں تھجور کا چھلکا بھرا ہوا تھا،اور آپ کے پیروں کی جانب کچھ سلم (جس سے چڑے کو د باغت دی جاتی ہے) کے پتے پڑے تھے، اور آپ کے سر ہانے، ایک کیا چمڑا لٹکایا ہوا تھا، اور میں نے چٹائی کے نشان آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پر دیکھے تو میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، حمہیں کس نے رلایا ہے، میں نے عرض کیایا رسول الله قیصر و کسری کیسے عیش میں ہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، تب آپ نے ارشاد فرمایا، کیاتم اس بات پر راضی نہیں ہو، کہ ان کے لئے دنیاہے اور تمہارے لئے آخرت۔ ۱۹۸_ محمد بن منتی، عفان، حماد بن سلمه، کیمیٰ بن سعید، عبید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مرانظہر ان میں پہنچا،اور بقیہ حدیث بطولہ روایت کی، ہاقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا، کہ میں نے یو حصاوہ دو عور تیں کون ہیں تو

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَاْنُ الْمَرْاتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ فَاتَيْتُ الْحَجُرَ فَإِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَآءٌ وَزَادَ اَيْضًا وَّكَانَ إلى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَ عِشْرِيْنَ نَزَلَ إلَيْهِنَ *

وَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالًا حَدَّثَنَا وَرُهَيْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنِ وَهُو مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّهِ مَلَّةَ فَلَا اللَّهِ مَلَى عَهْدِ رَسُولِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّهِ وَسَلَّمَ فَلَبَثْتُ سَنَةً مَا أَجدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةً فَلَمَّا كَانَ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةً فَلَمَّا كَانَ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةً فَلَمَّا كَانَ بَمَرِ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمَا كَانَ بَمَرِ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَكًا كَانَ بَمَرِ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَكًا كَانَ بَمَرِ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَكًا وَصَى بَمَرِ الْمَوْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا فَضَى خَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهْبَتُ أَصُبُ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَمَا فَطَى فَلَكُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا فَطَى فَلَيْتُ وَحَفْصَةً *

حضرت عمرٌ نے فرمایا، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ، اور یہ بھی زیادہ ہے، کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں، جب میں حجروں کی طرف آیا تو ہر گھر میں رونا تھا، اور آپ نے ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قشم کھائی تھی، جب انتیس روز پورے ہو گئے تو آپ ان کی جانب تشریف لے گئے۔

۱۹۹۱ ـ ابو بکر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب، سلیمان بن عیبینه، یجیٰ بن سعید، عبید بن حنین مولیٰ عباس، حضرت ابن عباس ر ضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میر اارادہ تھا کہ میں حضرت عمرؓ ہے ان دو عور توں کے متعلق دریافت کروں، کہ جھوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زور والاتھا، تو میں ایک سال تک رکا رہا اور اس میں کوئی گنجائش نہیں ملی، یہاں تک کہ مکہ جاتے ہوئے میر ااور ان کا ساتھ ہو گیا، جب مر الظہر ان پر پہنچے تو حضرت عمرٌ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ تم یانی کالوٹالے كر آؤ، ميں ياني كا برتن لے كر آيا، تو قضائے حاجت كے بعد فاروق اعظم لوٹ کر آئے، تو میں یانی ڈالنے لگا،اور مجھے یاد آگیا، اور میں نے عرض کیا، امیر المومنین وہ د زنوں عور تیں کون ہیں، ابھی میں اپناکلام پور اگرنے جھی تہیں پایاتھا، کہ آپ نے فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہااور حضرت حفصہ ر ضى الله تعالى عنها ـ

۱۲۰۰ اسحاق بن ابراہیم خطلی و محمد بن ابی عمر، اسحاق، عبدالرزاق، معمر، عبیدالله بن عبدالله بن ابی ثور، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں کہ میں عرصہ دراز سے حریص تھا، کہ حضرت عمر رضی الله تعالی عنه سے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان دو بیویوں کا حال دریافت کروں جن کے متعلق الله تعالی فرما تا ہے، کہ اگر تم قوبہ کرلو، تو تمہارے دل جھک جائیں، تا آنکہ انہوں نے جج کیا، اور میں نے بھی ان کے ساتھ جج کیا، چنانچہ جب ہم ایک راستہ اور میں نے بھی ان کے ساتھ جج کیا، چنانچہ جب ہم ایک راستہ

یر تھے، تو حضرت عمر راستہ پر سے کنارہ پر ہو گئے، اور میں بھی ان کے ساتھ راستہ کے ایک طرف یانی کا برتن لے کر ہو گیا، انہوں نے قضاء حاجت کی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور میں نے ان کے ہاتھوں پر یانی ڈالا، اور انہوں نے وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا،اے امیر المومنین اُ آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی ازواج میں سے وہ کون سی دو عور تیں ہیں جن کے متعلق الله تعالى فرماتا ہے، اگرتم الله تعالى سے توبه كرلو، تو تمہارے دل جھک رہے ہیں، حضرت عمرٌ بولے، اے ابن عباسٌ برے تعجب کی بات ہے، زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو ان کا اتنی مدت تک نہ یو چھنا، اور اسے چھیائے رکھنا پبند نہ آیا، پھر فرمایا، وہ حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنهااور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا ہیں، اس کے بعد حدیث بیان کرنے لگے، اور فرمانے لگے، ہم قرایش کی جماعت الیی جماعت تھی، جو عور توں پر غالب رہتی تھی، لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو الیی جماعت کو پایا، که ان کی عور تنیں ان پر غالب ہیں، سو ہماری عور تیںان کی خصکتیں اختیار کرنے لگیں، اور میر ا مکان ان د نوں مدینہ کی بلندی پر بنوامیہ کے قبیلہ میں تھا، ایک روز میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب دینے کو برامانا، وہ بولی تم میرے جواب دینے کو براسجهت مو، خدا کی قشم! آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی از واج مطہرات آپ کوجواب دیتی ہیں، اور ان میں سے ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے، کہ دن سے رات ہو جاتی ہے، سومیں چلا اور حضرت هصه کے پاس آیا،اور کہاکہ تم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو، وہ بولی ہاں! میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، انہوں نے کہا بال!، میں نے کہاکہ تم میں ہے جس نے ایسا کیاوہ محروم ہو کی اور بڑا نقصان اٹھایا، کیاتم میں ہے ہر ایک اس بات ہے ڈرتی نہیں، کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اس پر غصہ

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْض الطَّرِيْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ ٱتَانِيْ فَسَكَّبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّا فَقُلْتُ يَا آمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْآتَانِ مِنْ أَزَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ عَزُّوَجَلَّ لَهُمَا إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْ بُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاعْجَبًا لَّكَ إِبْنَ عَبَّاسِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهِ مَاسُئِلَهُ عَنْهُ وَلِمَ كَتَمَهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ يَسُوْقُ الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قَرَيْشِ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَمَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآوُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآئُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ فِيْ بَنِيْ أُمَيَّةَ ابْن زَيْدٍ بِالْعَوَالِيْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاتِيْ فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَانْكُرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ أَنْ ٱرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ ٱزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَهُنَّ الْيَوْمَ اِلِّي اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ ٱتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ اَتَهْجُرُهُ إِحْدَكُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَاْمَنُ إِحْدَكُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذَا هِيَ قَدْ هَلَكُتْ لَا تُرَاجِعِيْ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْئَلِيْهِ شَيْئًا وَسَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنَّ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ وَاَحَبُّ اللَّهِ رَسُوْلِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ رَضِيَ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) فرمائے، اور ناگہان وہ ہلاک ہو جائے، پھر میں نے کہا کہ ہر گز آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کوجواب نه دے ،اور نه ان ہے کسی چیز کو طلب کر، اور جس چیز کو تیری طبیعت حاہے، وہ مجھ سے مأنگ، اور تو اس بیوی سے دھوکہ نہ کھا، جو تیری ہمسایہ لعنی سوتن ہے، کہ وہ جھے سے زیادہ حسین ہے،اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے زیادہ پیاری ہے، اس سے مقصود حضرت عائشہ تھیں، پھر حضرت عمرٌ بیان کرتے ہیں کہ میر اا یک انصاری ساتھی تھا، کہ میں اور وہ باری باری آ تخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے،ایک دن وہ آتا تھا، اورایک دن میں ،اور وہ مجھے وحی وغیر ہ کی خبر دیتا تھااور میں اسے ، اور ہم میں چرجا ہو رہا تھا، کہ غسان کا بادشاہ اینے گھوڑوں کے تعل لگوارہا ہے، تاکہ ہم ہے لڑے، سوایک روز میرا ساتھی مدینہ کے نچلے جھے میں گیا (یعنی حضرت کے پاس)اور پھر عشاء کے وقت میرے پاس آیااور میرے دروازے پر دستک کی، میں نکلا، وہ بولا بڑاغضب ہو گیا، میں نے کہا کیاملک غسان آ گیا؟اس نے کہا نہیں، بلکہ اس ہے بھی اہم بات پیش آگئی،اور بہت لمبی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، میں بولاحفصہ ہے نصیب ہو گئی،اور بہت بڑے نقصان میں آگئی،اور مجھے پہلے سے یقین تھا کہ ایک دن ایسا ہونے والا ہے، چنانچہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی،اینے کپڑے پہنے اور نیجے اتر آیا،اور حفصہ کے پاس گیا،اسے دیکھا تو وہ رور ہی تھی، میں نے دریافت کیا، کیا حمہیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دے دی، وہ بولی مجھے کچھ معلوم نہیں، اور آپ علیحد گی اختیار کئے ہوئے ہیں، اور وہاں بالا خانہ میں موجود ہیں، میں حضرت کے غلام کے پاس آیا،جو کہ سیاہ فام تھا،اور اس ہے کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت لو، چنانچہ وہ اندر گیا، پھر نکلااور کہا کہ میں نے تمہاراذ کر کیا، تو آپ خاموش رہے، پھر میں چلااور منبر تک پہنچا، اور وہال جاکر بیٹھ گیا، اور منبر کے پاس کچھ حضرات بیٹھے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَار قَالَ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّ أُنْزِلَ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَاتِيْهِ بِمِثْلِ ذَٰلِكَ فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ ثُمَّ ٱتَانِيْ عِشَآءَ فَضَرَبَ بَابِيْ ثُمَّ نَادَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاذَا جَاءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَٰلِكَ وَأَطُولُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِيْ هَاهُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَاتَيْتُ غُلَامًا لَّهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ الِّي الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عِنْدَهُ رَهْطُ جُلُوسٌ يَّبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيْلًا ئُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَجِدُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَادِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٍّ عَلَى رَمْلِ حَصِيْرِ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نِسَائَكَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَىَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اَللَّهُ اَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشِ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

تھے اور بعض ان میں سے رور ہے تھے، میں کچھ دیر بیٹھا، پھر میرے اوپر اسی خیال کا غلبہ ہوا، جو کہ میرے دل میں تھا، میں پھر اس غلام کے پاس آیا،اور کہا کہ عمرؓ کے لئے اجازت حاصل کرو، وہ اندر گیااور پھر آیا، بولا کہ میں نے تمہاراذ کر کیا تھا، مگر آپ خاموش رہے، میں پھر چلا، ناگہاں غلام مجھے بلانے آگیا،اور بولا کہ تمہارے لئے اجازت ہو گئی، بالآخر میں داخل ہوا اور آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کوسلام کیا،اور آپ ایک بوریئے کی بناوٹ پر طیک لگائے ہوئے تھے، کہ اس کی بناوٹ کے آپ کے بازویر نشان پڑگئے تھے، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے میری طرف سر اٹھایا، اور فرمایا نہیں، میں نے کہا الله اکبر! یا رسول الله! آپ دیکھئے، کہ ہم قریش ہیںاور ایسی قوم ہیں کہ عور توں پر غالب رہتے تھے،جب مدینہ منورہ آئے توہم نے ایسی قوم کویایا، کہ ان کی عور تیں ان پر غالب ہیں،اور ہماری عور تیں بھی ان کے طور طریق سکھنے لگیں،ایک دن میں اپنی عورت پر غصہ ہواتو،وہ مجھے جواب دینے لگی،اور میں نے اس کے جواب کو بہت براسمجھا،اس نے کہا، کہ میرے جواب دینے کو کیا برا مانتے ہو، خدا کی قتم! آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کی از واج آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ایک ایک ان میں ہے آپ کو دن سے رات تک حچھوڑ دیتی ہے، میں نے کہاجس نے ایسا کیا،وہ محروم ہو گئی،اور نقصان میں مبتلا ہو گئی، کیاان میں سے ہر ایک اس بات سے بے خوف ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ کی وجہ سے اپنا غصہ نازل فرمائے، اور وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے، یہ سن کر آ تخضرت صلی الله علیه وسلم مسکرائے،اور میں نے عرض کیا،یا ر سول الله میں حفصہ کے پاس گیا،اوراس سے کہاتم اپنی سوکن کی حالت سے دھو کہ نہ کھاجانا، وہ تم سے زیادہ حسین اور تم سے زیادہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہے، آپ پھر دوبارہ مسکرائے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کچھ جی بہلانے کی

الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآئُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنَ نِّسَاءِ هُمْ قَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَاتِيْ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَانْكُرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَهُنَّ الْيَومَ إِلَى الَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدَهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللَّهِ قَدْ دَّخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَايَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَارَايْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَّرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أُهُبًا تُلَاثَةً فَقُلْتُ ادْ عُ اللَّهَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ اَفْي شَكِّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَٰئِكَ قَومٌ عُجّلَتْ لَهُمْ طَيّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللَّهِ وَكَانَ ٱقْسَمَ ٱنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ قَالَ الزُّهْرِيِّ فَاخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضى تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا بِيْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّكَ ٱقْسَمْتَ ٱنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعِ وَّ عِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ

باتیں کروں، آپ نے فرمایا ہاں! میں بیٹھ گیااور میں نے اپناسر گھر کی طرف اونچا کیا، خدا کی قتم میں نے وہاں کوئی چیز ایسی نہ دیکھی، کہ جسے دیکھ کر میری نظر میری طرف پھرتی، علاوہ تین چروں کے، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے، کہ آپ کی امت کے لئے فراخی اور کشاد گی عطا فرمائے،اس کئے کہ اللہ تعالیٰ نے فارس اور روم کو بوی کشادگی دے رکھی ہے، حالا نکہ وہ عبادت نہیں کرتے، یہ س کر آپ اٹھ بیٹھے،اور فرمایا،ابن خطاب کیاتم شک میں ہو،ان لو گوں کی طیبات انہیں دنیا ہی میں دی گئیں، میں نے عرض کیا، یار سول الله ميرے لئے اللہ ہے مغفرت مانگئے، اور آپ نے قشم کھائی تھی کہ بیوبوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے ،اور بیہ قشم ان یر بہت غصہ کی وجہ سے کھائی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے آپ پر عمّاب فرمایا، زہری بیان کرتے ہیں، کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ ہے خبر دی، کہ جب انتیس راتیں ہو گئیں تو آنخضرت صلی الله عليه وسلم ميرے پاس تشريف لائے،اور پہلے مجھ سے بيان كرناشروع كيا، ميس نے عرض كيا، يارسول الله آپ نے توقتم کھائی تھی، کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے، آپ ہمارے پاس انتیبویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گن رہی ہوں، آپ نے فرمایا، مہینہ انتیس دن کا بھی ہو تا ہے، پھر فرمایا،اے عائشہ! میں تم ہے ایک بات کہتا ہوں، تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، اور اپنے والدین سے مشورہ لے لو، تو کوئی حرج نہیں، پھر آپ نے بیہ آیت "یاایہاالنبی قل لازواجك سے اجرًا عظيمًا" تك يرهي، حضرت عائثه فرماتی ہیں، کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے والدین بھی آپ ہے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے، میں نے عرض کیا، اس چیز میں اینے والدین سے کیا مشورہ کروں، یقیناً میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور دار آخرت کواختیار کرتی ہوں، معمر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ایوب نے کہا، آپ اپنی از واج میں ہے کسی کو

وَّ عِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَاعَآئِشَهُ إِنِّى ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِى فِيْهِ حَتَّى تَسْتَاْمِرِى اَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَا عَلَى الْآيَةَ يَائَيُهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَ زُوَاحِكَ حَتَّى بَلَغَ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَآئِشَهُ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَآئِشَهُ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللهِ اَنَّ اَبُوى لَمْ يَكُونَا لِيَامُرَانِي بِفِرَاقِى قَدْ عَلِمَ وَاللهِ اَنَّ اَبُوى لَمْ يَكُونَا لِيَامُرَانِي بِفِرَاقِى قَالَتْ فَقُلْتُ اَوْفِى هَذَا اَسْتَامِرُ اَبُوى قَالِي عَلَيْهِ اللهِ وَرَسُولُهُ وَالدَّارَ الْاخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاخْبَرَنِي الله وَرَسُولُهُ وَالدَّالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ الله وَسَلّمَ الله وَمَا قَالَ فَتَادَةُ الله الله وَسُلّمَ الله وَسَلّمَ الله وَمَا قَالَ فَتَادَةُ الله الله وَمَا قَالَ مَالَتْ قُلُو بُكُمَا عَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَةً الله وَمَا الله وَالله وَالمَالَانُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الله وَالله وَلَه وَالله وَاله وَالله وَله وَالله وَالله وَالله وَالله وَله وَالله وَله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله

اس چیز کی خبرنہ کریں، کہ میں نے آپ کواختیار کیاہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے والا بناکر بھیجاہے، تکالیف میں ڈالنے والا بناکر نہیں بھیجا، قادہ بیان کرتے ہیں، ''صغت قلو بکما'' کے معنی ہیں، کہ تمہارے ول جھک رہے ہیں۔

باب (١٦٥) مطلقه بائنه کے لئے نفقه تہیں ہے! ١٠٠١ يجيل بن يجيل، مالك، عبدالله بن يزيد مولى، اسود بن سفيان، ابو سلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمه بنت قيسٌّ بيان کرتی ہیں کہ ابو عمر بن حفص نے انہیں طلاق بائن دے دی،اور وہ شہر میں نہ تھے،اور اپنی جانب سے ایک اور و کیل جھیج دیا،اور کچھ جو روانہ کئے ، فاطمہ اس پر ناراض ہو ئیں ، تواس کے و کیل نے کہا، خدا کی قشم! تمہارے لئے ہم پر کچھ واجب نہیں، پھروہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس کا تذکرہ كيا، تو آپ نے فرمايا، تمهارے لئے ان كے ذمه كچھ واجب نہیں ہے، پھر فاطمہ کو تھم دیا، کہ تم ام شریک کے مکان میں عدت گزارو، پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے جہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں، اس لئے تم ابن مکتوم کے پاس عدت گزارلو، وہ نابینا آدمی ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا، جب میری عدت بوری ہو گئی، تومیں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، کہ مجھے معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ نے فرمایا ابوجہم تواپنی لا تھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، اور معاویہ مفلس آدمی ہے، تم اسامہ بن زیدسے نکاح کرلو، مجھے یہ امر ناپند ہوا، فرمایاتم اسامہؓ ہے نکاح کرلو، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور اللہ نے اسی میں خیر وخوبی عطا فرمائی، که عور تیں رشک کرنے لگیں۔

١٢٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن يَزيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَن عَنْ فَاطِمَةَ بنْتِ قَيْس أَنَّ أَبَا عَمْرو بْنَ حَفُّص طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ عُائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرِ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيَّءِ فَجُاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَريكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوم فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ أُفَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْم خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْم فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةً فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ *

(١٦٥) بَابِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا *

١٢٠٢ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا

۱۲۰۲ قتیبه بن سعید، عبدالعزیز، ابن ابی حازم، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابو سلمه، حضرت فاطمه بنت قبیس رضی الله

يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنَّتِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنَّتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةٌ دُونِ فَلَمَّا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةٌ دُونِ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأَعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْتُ الَّذِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْتُ الَّذِي يُصَلِّح فَي وَإِنْ لَمْ تُكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَفَقَةٌ لَمْ آخُذُ مِنْهُ شَيْئًا وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَقَالَ لَا نَفَقَةً لَكُ وَلَا سُكْنَى *

مَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ وَوْمِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا وَرُوْمِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَحَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلْ أَعْمَى تَضَعِينَ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلْ أَعْمَى تَضَعِينَ مَنْكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلْ أَعْمَى تَضَعِينَ فَيَابَكِ عِنْدَهُ *

كَالَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّنَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّنَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةً أَنَّ فَاطِمَةً بنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَاطِمَةً بنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَاطِمَةً المَخْرُومِيُّ فَاطِمَةً اللَّهُ الْمَخْرُومِيُّ فَاطَلَقَ إلى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إلى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان
کے شوہر نے انہیں رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں طلاق دے دی، اور کچھ تھوڑا سا نفقہ دیا، جب انہوں نے
دیکھا تو کہا خدا کی قتم! میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
کی اطلاع دوں گی، پھر اگر میرے لئے نفقہ ہوا تو جتنا کفایت
کرے، اتنالوں گی، اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہوگا تو اس میں
کرے، اتنالوں گی، اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہوگا تو اس میں
سے پچھ نہ لوں گی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ نہ تمہارے لئے نفقہ
ہےنہ مکان (۱)۔

۱۳۰۳ قتیبہ بن سعید، لیث، عمران بن ابی انس، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے بوچھا توانہوں نے مجھے بتایا، کہ ان کے شوہر مخزومی نے انہیں طلاق دے دی، اور نفقہ دینے سے انکار کیا، پھر وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کیں، اور آپ کو اطلاع دی تورسالت مآب صی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تم بیل جاؤ، وہ نابینا ہیں، وہاں تم اپنے کیڑے اتار سکتی ہو، اور آئی کے باس رہو۔

ابو المحمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یجی بن کثیر، ابو سلمه، حضرت فاطمه بنت قیس اخت ضحاک بن قیس بیان کرتی بین، که ابو حفص نے انہیں تین طلاقیں دیں اور وہ یمن چلا گیا، اس کے آدمیوں نے کہا، تیرے لئے ہم پر کوئی نفقہ واجب نہیں ہے، اور خالد چند آدمیوں کو لے کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت میمونہ کے گھر آئے، اور عرض کیا کہ ابو حفص نے تین طلاقیں دے دیں، توکیا اس کی عورت کے گئر آئے نفقہ ہے؟ نور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ لئے نفقہ ہے؟ نور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ

(۱) مطلقہ بائنہ اور مطلقہ بٹلاث کے لئے دوران عدت نفقہ اور سکنی واجب ہے یہی رائے متعدد صحابہ کرامؓ اور حضرات حنفیہؓ کی ہے۔ان حضرات کااستدلال متعدد آیات قر آنیہ ،احادیث اور آثار صحابہؓ ہے ہے۔ملاحظہ ہو (بھملہ فتح المہم ص۲۰۲ج۱) وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے،
اوراس پر عدت ہے، اوراس سے کہلا بھیجا، کہ تم اپنے نکاح میں
بغیر میرے سبقت نہ کرنا، اور انہیں حکم دیا، کہ ام شریک کے
گھر آ جائیں، پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے مکان پر مہاجرین
اولین جمع ہوتے ہیں، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان
پر چلی جاؤ، اگر وہاں تم اپنا دو پٹہ اتاروگی توکوئی نہیں دیکھے گا،
چنانچہ میں وہاں چلی گئی، جب میری عدت پوری ہوگئ تو
رسالت ماب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے حضرت
اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنہ سے ان کی شادی کردی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۲۰۵ یکی بن ابوب اور قتیبه بن سعید اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، محمد بن عمرو، ابو سلمه، حضرت فاطمه بنت قیس رضی الله تعالی عنها (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، ابو سلمه، حضرت فاطمه بنت قیس رضی الله تعالی عنها سے عمرو، ابو سلمه، حضرت فاطمه بنت قیس رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیله بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی، تو اس نے مجھے طلاق بته دے دی، میں نے اس کے گھروالوں کے پاس آدمی بھیج کر نفقه دے دی، میں اور یجیٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث کا مطالبه کیا، اور یجیٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۰۱۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے گھر سے نکلنے کے

فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصِ طَلَّقِ الْمَرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبقينِي بِنَفْسِكِ الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبقينِي بِنَفْسِكِ الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبقينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ وَأَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَلَى اللَّهُ مَنَى اللَّهُ مَنَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَسَلَّمَ أُسَامَةً بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ * مَنْ اللَّهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةً بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ * عَدَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرِ وَابْنُ حَجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرِ وَابُنَ أَنُ لَا أَسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرِ وَابْنُ حَجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرِ

وَابْنَ حُجْرِ قَالُوا حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلَ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفُرِ عَنْ مُحَمَّدً بْنِ عَمْرُو عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ قَيْسٍ حَ و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَة حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةً عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ خَدِيثَ فَي مَحْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَعِي ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلِ مِنْ فَي مَحْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَعِي النَّفَقَة وَاقْتَصَنُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ النَّفَقَة وَاقْتَصَنُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلَمَة غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَحْرُولًا لَكُوتِينَا بِنَفْسِكِ * أَبِي سَلَمَة عَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَحْدُلُ أَبِي سَلَمَة عَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَحْدِيثِ مَمْرُولًا تَقُوتِينَا بِنَفْسِكِ * مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُولًا تَقُوتِينَا بِنَفْسِكِ * مَعْدُ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِنْ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَنْ فَي حَدِيثً بِنَ عَمْرُولًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِنْ عَمْرِهِ لَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِنْ كُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَاهِيمَ بْنِ الْمَوْلِمِ أَنَّ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْ عَيْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْ تَحْتَ أَبِي فَاطِمَةَ بِنْ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَت أَنَّهَا جَاءَت رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَت أَنَّهَا جَاءَت رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

صیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومِ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا و مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا و قَالَ عُرْوَةً إِنَّ عَائِشَةً أَنْكَرَتُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةً بَنْتِ قَيْسٍ *

بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے انہیں تھم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ (جو کہ نابینا تھے) مروان نے مطلقہ کے گھرسے نکلنے کے بارے میں، ان کی تصدیق نہیں کی، اور عروہؓ نے بیان کیا، کہ حضرت عائشؓ نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار سمجھا۔

ُ فا کدہ)ا نہیں عذر کی وجہ سے اجازت دی گئی ہو گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے،" و لا تنحر جو ھن من بیو تھن"اورا کثر علائے کرام کا یہی مسلک ہے(عینی جلد۲۰صفحہ (۳۰۸)۔

2 • ۱۲ - محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شهاب سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، اور عروہ کا بیہ قول بھی بیان کیا ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے اس بات کا فاطمہ پر انکار کیا ہے۔

۸ • ۱۲ ـ اسحاق بن ابراهيم اور عبد بن حميد، عبدالرزاق معمر، زهری، عبیدالله بن عبدالله بن عتبه ، ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن گئے،اور اپنی بیوی کوان کی طلا قوں میں سے جوایک طلاق باقی تھی، وہ بھی دیدی، اور حارث بن ہشام، اور عیاش بن ابی ر بیعہ دونوں کو کہلا بھیجا کہ اسے نفقہ دینا، ان دونوں نے کہا جب تک تو حامله نه هو ، مختب نفقه نهیں پہنچتا، تو وہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے حارث وغیرہ کی محفقاً و کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے اور انہوں نے گھر میں چلے جانے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دے دی، انہوں نے کہایار سول اللہ کہاں جاؤں، آپ نے فرمایا، ابن مکتوم کے گھر، کیونکہ وہ نابینا تھے، تاکہ وہاں اپنے کپڑے وغیرہ اتار سکے، اور وہ انہیں دیکھے بھی نہیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی، تو آنخضرت صلی الله عليه وسلم نے حضرت اسامه بن زير سے ان كا نكاح كر ديا، مروان (حاکم مدینه) نے حضرت فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا، کہ ان سے یہ حدیث یوجھ کر آئے، حضرت

١٢٠٧- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلٍ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةً *

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظَ لِعَبْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً أَنَّ أَبَا عَمْرُو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٌّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَن فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةً بنْتِ قَيْس بتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةُ بِنَفَقَةٍ فَقَالًا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ قُوْلُهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَّتُهُ فِي الِانْتِقَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتُ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُوم وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عَنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبيصَةً بْنَ ذُوَّيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتُهُ بِهِ فَقَالَ

مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُدُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تَخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرِ يَحْدُثُ بَعْدَ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرِ يَحْدُثُ بَعْدَ التَّلَاثِ فَكَنْ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا *

١٢٠٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَتُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَنْ فَضَاء رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي السَّكُنَى وَلَا نَفَقَةً وَالنَّفَقَةِ قَالَت فَلَمْ يَجْعَلُ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَالنَّفَقَةِ قَالَت فَلَمْ يَجْعَلُ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَالنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّكُنَى وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّكُنَى وَالنَّفَقَةً وَالنَّهُ فَي السَّكُنَى وَلَا نَفَقَةً وَالنَّهُ فَي أَنْ أَعْتَدً فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

١٢١٠ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
 عَنْ حُصَيْنِ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ
 الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
 بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ

فاظمہ نے یہی حدیث بیان کردی، مروان بولا ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے علاوہ اور کسی سے نہیں سی، اور ہم ایسا قوی اور معتبر امر کیوں نہ اختیار کریں کہ جس پرسب کوپاتے ہیں، جب فاظمہ کو مروان کی بیہ بات پینچی، کہ ہمارے اور تمہارے در میان قر آن ہے، اللہ تعالی فرما تا ہے، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، فاظمہ بولیں بیہ حکم تو اس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے، اور تین طلاقوں کے بعد پھر کوئی نئی بات بیدا ہو سکتی ہے، اور تین طلاقوں کے بعد پھر کوئی نئی بات بیدا ہو سکتی ہے، پھر تم کیوں کہتے ہو، جبکہ وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کے لئے دہو، تو اس کے لئے دہو، تو اس کے لئے نفقہ نہیں، اور اس کے باوجود کس بھروسے پر اسے روکتے ہو۔

۱۲۰۹ - زہیر بن حرب، ہشیم، سیار، حصین اور مغیرہ اور اشعث اور مجالد اور اساعیل بن ابی خالد اور داؤد، شعبی بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت فاطمہ بنت قبیلؓ کے پاس گیا اور ان سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے مقدمہ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں، اور میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھڑ امکان اور فقہ کے بارے میں لے گئ، تو آپ نے پاس اپنا جھڑ امکان اور نفقہ کے بارے میں لے گئ، تو آپ نے محصے نہ مکان دلوایا، اور نہ نفقہ، اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان پر عدت گزاروں۔

۱۲۱۰۔ یکی بن یکی، ہشیم، حمین، داؤد اور مغیرہ اور اساعیل اور اشعث، ضعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنها کی خدمت میں حاضر ہوا، بقیہ حدیث حسب سابق روایت کرتے ہیں۔ ۱۲۱۰۔ یکی بن حبیب حارثی، خالد بن حارث جمیمی، قرق، سیار، ابوالحکم، ضعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے، اور انہوں نے ہمیں ابن طاب کی تر تھجوریں کھلائیں اور جوار کا ستو پلایا، اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاثہ کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے میں نے ان سے مطلقہ ثلاثہ کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے میں نے ان سے مطلقہ ثلاثہ کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے میں نے ان سے مطلقہ ثلاثہ کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي*

قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانً قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانً عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

١٢١٣ - وَحَدَّنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجي ثَلَاثًا فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّقْلَةَ فَأَيَّتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمَّكِ عَمْرِو بْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ *

\$ ١٢١٦ - و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِه بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسَا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا السَّعْبِيُّ جَالِسَا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا السَّعْبِيُّ بَحَدِيثِ فَاطِمَةَ بنْتِ قَيْسٍ أَنَّ فَحَدَّثُ السَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَة بنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ مَنْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ مَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ حَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بَمِثْلِ حَصَى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بَمِثْلِ مَنْ اللَّهُ عَمْرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةً نَبَيْنَا فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ مِنْ بُيوتِهِنَ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي صَلَّى اللَّهُ عَمْرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةً لَنَ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي وَالنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَوْلِ الْمَالُولُ وَلَيْقَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَوْلِ الْمَالُولُ وَلَا يَعْرَبُونِهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَحَلَّ (لَا تُحْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَ قَالَ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ (لَا تُحْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَ وَلَا يَخْرُجُوهُنَ مِنْ بُيُوتِهِنَ وَلَا يَعْرَبُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بَعَاجِسَةٍ مُبَيِّنَةٍ) *

میرے شوہر نے طلاق دے دی، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی، کہ میں اپنے لوگوں میں جاکر عدت گزاروں۔

۱۲۱۲ - محمد بن متنی اور ابن بشار، عبدالرحمٰن بن مهدی سفیان، سلمه بن کهیل، شعبی، فاطمه بنت قیس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے نقل فرماتی ہیں، که آپ نے ارشاد فرمایا، که مطلقه ثلثه کے لئے نه مکان ہے اور نفقه ہے۔

الاا۔ اسحاق بن ابر اہیم خطلی، کی بن آدم، عمار بن زریق، ابو اسحاق، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں اور میں نے وہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا تم اپنے چیازاد بھائی عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں چلی جاؤ، اور و ہیں عدت گزارو۔

۱۲۱۴ محد بن عمرو بن جبلہ ، ابواحمہ ، عمار بن رزیق ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں ، کہ ہم مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے ، شعبی نے دھنرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی ، آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے لئے سکنی اور نفقہ کے متعین نہیں فرمایا ، اسود نے ایک مٹھی کنگریاں لیس اور شعبی کی طرف بھینکیں ، اور فرمایا افسوس ہے ، کہ تم ایسی حدیث بیان کی طرف بھینکیں ، اور فرمایا افسوس ہے ، کہ تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو ، حالا نکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا ، کہ ہم اللہ کی کتاب ، اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت ایک عورت کے قول پر نہیں جھوڑ سکتے ، معلوم نہیں ، کہ سنت ایک عورت کے قول پر نہیں جھوڑ سکتے ، معلوم نہیں ، کہ اس نے یادر کھایا بھول گئی ، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور اس نے یادر کھایا بھول گئی ، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور سے مت نکالو، تاو قتیکہ وہ کھلی بے حیائی نہ کریں۔

(فائدہ) مطلقہ ثلثہ کے لئے نفقہ اور سکنی دونوں واجب ہیں، جبیبا کہ روایات بالا میں حضرت عمر مکافرمان اس پر شاہد ہے،اور یہی حماد، شریح، نخعی، توری، ابن ابی لیلی، ابن شبر مہ، حسن بن صالح، ابو حنیفہ ، ابو یوسف، امام محمد، حضرت عمر من عبداللہ بن مسعود کا مسلک ہے (عینی جلد ۲ صفحہ ۲۰۰۷)۔

٥١٢١٥ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَادٍ عَنْ أَبِي السُّحَقَ بهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّار بْن رُزَيْق بقِصَّتِهِ *

١٢١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أُبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بنْتَ قَيْسَ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طُلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي فَآذُنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةً وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةً بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّا مُعَاوِيَةً فَرَجُلٌ تَربٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمِ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةً رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ *

١٢١٧ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْحَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ الْحَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةُ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةُ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةُ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ

۱۲۱۵۔ احمد بن عبدہ ضمی، ابو داؤد، سلیمان بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح، عمار بن رزیق سے روایت منقول ہے۔

١٢١٦_ ابو بكر بن ابي شيبه ، وكيع ، سفيان ، ابو بكر بن ابي الجهم بن صخیر عدوی ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا،وہ بیان کرتی ہیں، کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں، حضور نے نہ انہیں گھر دلوایا، اور نہ نفقہ، فاطمہؓ نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا که جب تمہاری عدت پوری ہو جائے، تو پھر مجھے اطلاع کرنا، چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی،اور مجھے حضرت معاویہ، حضرت ابوجهم،اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم نے پیغام دیا، آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، معاویه تو مفلس آدمی ہیں، ان کے پاس مال نہیں، اور ابوجہم عور توں کو بہت مار تاہے، لیکن اسامہؓ تو فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا،اسامہ!اسامہ!تورسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے، چنانچہ میں نےان سے نکاح کر لیا،اور عور تیں مجھ پررشک کرنے لگیں۔

۱۳۱۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، ابو بکر بن ابی مجھم سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا سے سناوہ کہتی ہیں، کہ میرے شوہر ابو عمرو بن حفص نے عیاش بن رہیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق کہلا کر بھیجی، اور عیاش کے ہمراہ پانچ صاع جو بھی اور عیاش کے ہمراہ پانچ صاع جو بھی

مَعَهُ بِحَمْسَةِ آصُعِ تَمْ وَحَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هَذَا وَلَا أَعْتَدُ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيْ قِيَابِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيْ قِسَلَمَ فَقَالَ كَمْ مِطَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ كَمْ مِطَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ نَفَقَةٌ اعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ الْبَي فَإِنَّهُ صَرِيرُ الْبَصِرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِنِي قَالَتْ فَحَطَبَنِي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةً تَرِبٌ خَفِيفَ حَطَبَنِي مَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةً تَرِبٌ خَفِيفُ حَطَبَنِي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةً تَرِبٌ خَفِيفُ مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةً تَرِبٌ خَفِيفُ مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةً تَرِبٌ خَفِيفُ لِكَالِكِ النَّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ النَّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ بِأَسَامَةً بْنِ زَيْدٍ *

١٢١٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي آبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَآبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَة بِنْتِ قَيْسٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَة بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتُ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتُ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ خَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةٍ نَحْرَانَ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةٍ نَحْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بنَحْو حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِي وَرَادَ قَالَتُ فَتَرَوَّجُتُهُ فَشَرَّفَنِي اللّهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللّهُ بِأَبِي زَيْدٍ *

رَ حَرَّيْنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةً عَلَى فَاطِمَةً بنْتِ قَيْسِ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةً عَلَى فَاطِمَةً بنْتِ قَيْسِ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَقَها لَا بَنْ وَوْجَهَا طَلَّقَها طَلَقَها عَلَى فَاللَّهَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَها طَلَقًا اللَّهَ اللَّهَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل

بھیجے، میں نے کہا، کیااس کے علاوہ میر ااور کوئی نفقہ لازم نہیں ہے، اور میں عدت کازمانہ بھی تمہارے گھر میں نہ گزاروں کی، عیاش نے کہا نہیں، میں کپڑے بہن کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں کتی طلاقیں وی ہیں، میں نے کہا تین، آپ نے فرمایا، عیاش نے بچازاد نے بچاکہا، تمہارے لئے نفقہ لازم نہیں ہے، تم اپنے بچازاد بھائی ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو، وہ نابینا ہیں، ان کے سامنے تم اپنے کپڑے اتار سکوگی، اور جب تمہاری عدت کازمانہ اور اہو جائے، تو مجھے اطلاع دے دینا، کھر میرے پاس چند آدمیوں نے نکاح کے پیغام بھیجے، جن میں سے معاویہ اور ابوجم مرضی اللہ تعالی عنہما بھی تھے، آنخضرت صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، کہ معاویہ تو نادار اور کمزور حال ہیں، اور ابوجم کا برتاؤ عور توں کے ساتھ بہت سخت ہے، یعنی انہیں مارتے بیں، تم اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنہ کواختیار کرلو۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۲۱۸۔ اسحاق بن منصور، ابوعاصم، سفیان توری، ابو بکر بن ابی جمح بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ بن عبدالر حمٰن دونوں، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے، اور ان سے وہی طلاق وغیرہ کاواقعہ دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح میں تھی، اور وہ غزوہ نجران میں گئے، بقیہ حدیث حسب سابق میں تھی، اور وہ غزوہ نجران میں گئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، گریہ زیادتی ہے، کہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، تو اللہ رب العزت نے مجھے ابی زید سے نکاح کر لیا، تو اللہ رب العزت نے مجھے ابی زید سے نکاح کر نے میں شر افت اور برگی عطافر مائی۔

بزرگی عطافرمائی۔ ۱۲۱۹۔ عبیداللہ بن معاذ عبری، بواسطہ اپنے والد، ابو بکر بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ "مضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قبیس رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا، کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اور بقیہ حدیث سفیان خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اور بقیہ حدیث سفیان کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۱۲۲۰۔ حسن بن علی حلوانی، کیجیٰ بن آدم، حسن بن صالح، سدی، بہی، حضرت فاطمہ بنت قبیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، تورسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھراور خرچہ کچھ مقرر نہیں فرمایا۔

ا ۱۲۱ ۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپ والد سے روایت کرتے ہیں، کہ کی بن سعید بن عاص نے عبدالر حمٰن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیااور اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے اس فعل کو قابل عیب سمجھا تو انہوں نے جو اب دیا کہ حضرت فاطمہ بھی تو چلیں گئ تعلیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عاکشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آیا، اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا

۱۲۲۲ محمد بن مثنیٰ، حفص بن غیاث، ہشام، بواسطہ اپ والد، حضرت فاطمہ بنت قبیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدی ہیں، اور مجھے خوف ہے کہ لوگ میرے ساتھ سختی اور بد مزاجی کریں، آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی حائیں۔

۱۲۲۳۔ محد بن متنیٰ، محد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس کہنے میں کوئی اچھائی نہیں، کہ جس کو تین طلاقیں وی گئی ہوں، اس کے لئے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔ تین طلاقیں وی گئی ہوں، اس کے لئے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔ ماکا۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمٰن، سفیان، عبدالرحمٰن بن

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلُوانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةً بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتُ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً * عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا آبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا آبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ الْحَكِيمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ الْحَكِيمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عَنْدِهِ فَعَابَ خَرْجَتُ قَالَتَ عُرُوةً فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ فَعَابَ خَرْجَتْ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَة بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي بِمَا لَاكَدِيثَ * بَذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَة بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي بِكُولِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَة بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي الْمَالَعُةُ الْحَدِيثَ * الْمَكِدِيثَ *

٦٢٢٢ - وَحَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْاتٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ *

(فا ئدہ)اس بناپر تبدیلی جگہ کی اجازت دی گئی۔

٦٢٢٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً *

١٢٢٤ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

قاسم بیان کرتے ہیں، کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے عرض کیا، دیکھئے تھم کی بیٹی کو کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق بائنہ دے دی، اور وہ نکل کر چلی گئی، تو حضرت عائشہ نے فرمایا،اس نے برا کیا، حضرت عروہ نے کہا، آپ نے حضرت فاطمہ کی بات نہیں سنی،وہ کیا کہتی ہیں، انہوں نے فرمایا،اس قول کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ باب (۱۲۲) جو عورت طلاق بائنه کی عدت گزار ر ہی ہو، اور جس کا شوہر مر گیا ہو، وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے!

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

١٢٢٥ محمد بن حاتم بن ميمون، ليحيل بن سعيد، ابن جريج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، (تیسری سند)، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے

ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی، تو انہوں نے جاہا کہ اینے باغ کی تھجوریں توڑ کر لائیں، تو ایک

تشخص نے انہیں ان کے باہر نکلنے پر حجھڑ کا،اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا، نہیں تم جاؤ،اوراپنے باغ کی تھجوریں تؤڑ لاؤ،اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو، یا نیکی کرو۔

(فا کدہ)جس عورت کا شوہر مر گیاہو ،اور وہ عدت و فات گزار رہی ہو ، تو کسی ضرورت کے پیش آ جانے پر دن میں اپنے گھرہے نکل سکتی

باب(١٦٧) حامله کی عدت وضع حمل ہے پوری

ہو جاتی ہے! ۲۲۶۱_ابوطاهر ، حرمله بن یجیٰ،ابن و هب،یونس بن یزید ،ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں، کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا، کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلميہ کے پاس جائيں، اور ان سے جا كر دريافت

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فَلَانَةَ بنْتِ الْحَكَم طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَةُ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئُسَمَا صَنْعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تُسْمَعِي إِلَى قُوْلِ فَاطِمَةً فَقَالَت أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَٰلِكَ * (١٦٦) بَابِ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَار لِحَاجَتِهَا * ١٢٢٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْنِ مَيْمُون

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حِ و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طُلُّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلُكِ فَإِنَّكِ عَسَى

ہے(مینی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔ (١٦٧) بَابِ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ * ١٢٢٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُوَ الطَّاَهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى

أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا *

وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أُخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونَسُ بْنُ يَزيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن

عُتْبَةً بْن مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنَ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةُ بنتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبِرَتُهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْن خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِر بْن لَوَيَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُونُفِي عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلُهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلُمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلُةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِح حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُر وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةٌ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فُسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ *

رَرَ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ الْمُخَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بَنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةً سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةً بْنَ عَبَّاسِ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذُكُرَانِ الْمَرْأَةُ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذُكُرَانِ الْمَرْأَةُ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ وَوْجَهَا بِلَيَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالً آبُو سَلَمَةً قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا فَجَعَلَا فَجَعَلَا فَعَالًا اللَّهُ اللْمُ

كريں كه آنخضرت صلى الله عليه وسلم نے ان سے كيا فرمايا تھا، جب انہوں نے فتوی طلب کیا تھا، عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو لکھا، کہ میں نے حضرت سبیعہؓ ہے جا کر دریافت کیا تھا،انہوں نے فرمایا کہ میرا نکاح سعد بن خولہ عامری ہے ہوا تھا، حضرت سعد جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے،اور حجتہ الوداع میں انتقال کر گئے ،اور اس و قت میں حاملہ تھی ،اور میرے شوہر کی و فات کے بعد انجھی زیادہ دن نہیں گزرنے یائے تھے کہ وضع حمل ہو گیا، نفاس سے فراغت ہو جانے کے بعد میں نے منگنی والوں کے لئے بناؤ سنگھار کیا، اننے میں ایک تفخص ابوالسنابل بن بعکک نامی قبیلہ بنو عبد دار کے آگئے، اور وہ کہنے لگے، کہ تم نے کیوں بناؤ سنگھار کیا ہے، غالبًا تم نکاح کی امید وار ہو،خدا کی قشم تم نکاح نہیں کر سکتیں،جب تک تمہارے حیار ماہ اور دس روز پورے نہ ہو جائیں، جب ابوالسابل نے پیر بات کہی، تومیں اپنے کپڑے سنجال کر شام کور سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی،اور آپ ہے اس بارے میں دریافت کیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حمل وضع ہو جانے کے بعد تم آزاد ہو کئیں،اور مجھے تھم فرمایا،اگر تم چاہو تو نکاح کر علی ہو، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ اگر وضع حمل ہوتے ہی نکاح کرلے ، تو میری رائے میں کوئی حرج نہیں ہے،خواہ نفاس کاخون جاری ہو، مگر تاو قتیکہ پاک نہ ہو، شوہراس سے قربت نہ کرے۔

۱۲۲۷ محمد بن مثنی عنزی، عبدالوہاب، یجی بن سعید، سلیمان بن بیار میں مثنی عنزی، عبدالوہاب، یجی بن عبدالرحمٰن، اور بن بیار بیان کرتے ہیں، کہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، دونوں حضرت ابو ہر رہے ہے، رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اس عورت کا تذکرہ کر رہے تھے، جس کو شوہر کی وفات کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرمار ہے تھے کہ اس کی عدت وہ مدت ہے جو دونوں میں لمبی ہے، اور ابو سلمہ کہہ رہے عدت

يَتَنَازَعَانَ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةً أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَغْنِي أَبَا سَلَمَةً فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةً يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَا خُبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةً قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةً الْأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِلَيَالَ وَإِنَّهَا وَسَلَّمَ فَأَمْرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ *

وَسَلَّمَ فَأَمْرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ *

تھے کہ عورت وضع حمل کے بعد آزاد ہوگئ،اس چیز پر دونوں میں جھڑ اہورہاتھا، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ میں اپنے بھیجے بعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں، بالآخر سب نے کر یب مولی ابن عباس کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ک خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے کے بھیجا، قاصد نے آکر بتایا، ام المومنین حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ سبعہ اسلمیہ کے شوہر کے انقال کے چند روز بعد وضع حمل ہوگیا، اسلمیہ کے شوہر کے انقال کے چند روز بعد وضع حمل ہوگیا، اس نے آئخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، اس نے آئخضرت کا کرنے حکم دے دیا۔

(فائدہ) آیت کلام اللہ شریف" و او لات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن"اوراحادیث بالا کے پیش نظر سلف سے لے کر خلف تک تمام علائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے، خواہ شوہر کے انتقال کے پچھ دیر بعد ہی وضع حمل ہو جائے۔

١٢٢٨ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ قَالًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كَلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَلَا اللَّيْتَ قَالَ فِي جَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةً وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا *

(١٦٨) بَابِ وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ فِيْ عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَيَ عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيْمِهِ فِيْ غَيْرِ ذَلِكَ اِلَّا ثَلَثَةَ

٢٩ / ٢٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةً أَنَّهَا حُمَيْدِ بْنِ نَافِعِ عَنْ زَيْنَبَ بنْتِ أَبِي سَلَمَةً أَنَّهَا خُمَيْدِ بْنِ نَافِعِ عَنْ زَيْنَبَ بنْتِ أَبِي سَلَمَةً أَنَّهَا أَخْبَرَتُهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتُ زَيْنَبُ وَخَبَرَتُهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتُ زَيْنَبُ وَخَيْنَ الثَّلَاثَةَ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةً زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى أَمُّ حَبِيبَةً زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى أَمُّ حَبِيبَةً زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَفَيانَ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الللللَهُ الللللَهُ اللللْهُ الللللَّهُ الللْهُ الللللَهُ الللللَهُ الللللَهُ اللللَهُ الللللَهُ الللللَهُ الللللَهُ الللللَّهُ اللللللَهُ الللللَهُ الللللَهُ الللللَّهُ الللللَهُ الللللْهُ اللللللْهُ الللللللْهُ الللللللَهُ اللللللللْهُ الللللللللْهُ الللللْهُ اللللللللللْهُ الللللللَّهُ الللللْهُ الللللْهُ اللللللْهُ الللللْهُ الللللْهُ الللللْهُ اللللللْهُ اللللللْهُ اللللْهُ الللللْهُ اللللْهُ ا

۱۲۲۸ محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، عمرو ناقد، بزید بن بارون، یجی بن سعید سعید سے حسب سابق روایت منقول ہے، لیکن لیث نے اپنی حدیث میں بیہ بیان کیا ہے، کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنها کی خدمت میں روانہ کیا، اور کریب کاذ کر نہیں کیا۔

باب (۱۲۸) جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ زینت ترک کر سکتی ہے، باقی کسی حال میں تین دن سے زیادہ سوگ کر ناجائز نہیں، بلکہ حرام ہے! دن سے زیادہ سوگ کرناجائز نہیں، بلکہ حرام ہے! ۱۲۲۹۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہؓ نے یہ تینوں حدیثیں بیان کی ہیں، چنانچہ فرماتی ہیں، کہ جب ام المو منین ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد ابو سفیان گا انتقال ہو گیا، تو میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گی، ام المو منین نے خو شبو طلب کی، جس میں پچھ زردی کے اثرات المو منین نے خو شبو طلب کی، جس میں پچھ زردی کے اثرات

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) تھے، خلوق تھی، یا اور کچھ، بہر حال خوشبو طلب کر کے اسے لگایا، اور دونوں رخساروں پر بھی اسے ملا، پھر فرمایا، خدا کی قشم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر ہے کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، کہ آپ منبر پر تشریف فرماہونے کی حالت میں فرمارہے تھے، کہ کسی عورت کے لئے بھی حلال نہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، کہ کسی مر دیرِ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر جس کا شوہر انقال کر جائے، وہ حیار ماہ دس روز ترک زینت کرے، زینب ہیان کرتی ہیں، کہ اس واقعہ کے بعد جب حضرت زینب بنت جش ؓ کے بھائی کا انتقال ہوا تو میں ان کے یاس گئی، حضرت زینب ؓ نے بھی خوشبو طلب فرماکر لگائی، پھر فرمایا، خدا کی قتم! مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تھی، مگریہ کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے کہ آپ منبر پر تشریف رکھنے کی حالت میں فرمار ہے تھے، کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو،اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے مرنے پر حیار ماہ دس روز ترک زینت کرے ، زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ ﷺ سے سنا فرمار ہی تھیں کہ ایک عورت نے آتخضرت صلی الله عليه وسلم كي خدمت ميں آكر عرض كيا، يار سول الله ميري بٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیاہے اور میری بٹی کی آئکھیں دکھ ر ہی ہیں، کیاہم اس کے سر مہ لگادیں، آپ نے فرمایاد و مرتبہ یا تین مرتبہ، فرمایا نہیں، یہ تو جار ماہ دس روز ہیں، جاہلیت کے زمانہ میں توتم میں ہے ایک سال کے پوراہو جانے پر مینگنی پھینکا کرتی تھیں، حمید راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا ہے دریافت کیا کہ مینتنی بھینکنے کا کیا مطلب ہے، حضرت زینب ؓ نے فرمایا (جاہلیت کے زمانہ میں) جب کسی عورت کا شوہر انقال کر جاتا تھا، تو وہ ایک تنگ مکان

فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِني بالطَّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوْمِنُ باللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةً أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشِ حِينَ تَوُفَيَ أُخُوهَا فَدَعَتْ بطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنَّهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بالطَّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ باللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرِ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُر وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِخْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْل فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تُمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تَوْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارِ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بشَيُّء إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخُّرُجُ فَتُعْطَى

بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ *

١٢٣٠ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِع قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةً قَالَتْ نَافِع قَالَ سَمِعْتُ رَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةً قَالَتْ نَافِع قَالَ سَمِعْتُ بِصَفْرَةٍ وَمَا لَمْ وَقَالَت إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا فَمَ سَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَت إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لَكُ مَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَت إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لَكُ مَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَت إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِللهِ مَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ أَمْهُ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ زَوْج الرَّبَعَةُ أَشْهُر وَعَشَرًا وَحَدَّثَتُهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ وَسَلَّمَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ فَعْضِ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ مَنْ مَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ مَنْ عَضْ أَرْوَاجِ النَبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ مَعْضَ أَرْوَاجِ النَبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَمَ الله مَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ نَافِعِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوفِي زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنِهَا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَد كَانَتُ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتُ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتُ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتُ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي

میں چلی جاتی تھی، اور برے برے کپڑے پہن لیتی تھی، اور خوشبو وغیرہ کچھ نہ لگاتی تھی، جب اس طرح ایک سال کامل ہو جاتا تھا، تواس کے پاس کوئی جانور، گدھا، بکری یا اور کوئی پر ندہ لایا جاتا تھا، وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی، اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جس پر ہاتھ پھیرتی تھی، وہ مرجاتا تھا، اس کے بعد وہ اس مکان سے باہر آتی تھی، اور اسے ایک مینگئی دی جاتی، اور وہ اسے بہر آتی تھی، اور اسے ایک مینگئی دی جاتی، اور وہ اسے ، پھر اس کے بعد جو چاہے کرتی، خواہ خو شبو کا استعال ہویا میں اور چیز کا۔

۱۲۳۰ محرین متنی، محرین جعفر، شعبه، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمه رضی الله تعالی عنها بیان کرتی بین، که ام حبیبه رضی الله تعالی عنها کے کسی رشته دار کا انتقال ہو گیا، تو انہوں نے زرد خو شبولگائی، اور ہاتھوں پرلگائی، پھر فرمایا بیاس لئے کرتی ہوں که میں نے آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے نا، فرما رہے تھے، که اس عورت کے لئے جو الله تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں ہے، که وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر کے مرجانے پر چار ماہ دس ون تک ترک زینت کرے، حضرت زینب نے یہی حدیث دن تک ترک زینت کرے، حضرت زینب نے یہی حدیث این والدہ سے اور ام المو منین حضرت زینب زوجہ نبی اکرم صلی الله علیه وسلم الله علیه وسلم الله علیه وسلم

الالا محمد بن مثنی ، محمد بن جعفر ، شعبه ، حمید بن نافع بیان کرتے ہیں ، کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ سے سنا ، و ، اپنی والدہ سے روایت کر رہی تھیں ، کہ ایک عورت کا شوہر انقال کر گیا ، اور اس کی آنھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا ، تو ، و آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، اور آب سے سرمہ لگانے سے متعلق اجازت طلب کی ، آپ نے فرمایا ، تم میں سے ہر ایک عورت بدترین کو کھڑی میں چلی جاتی فرمایا ، تم میں سے ہر ایک عورت بدترین کو کھڑی میں جلی جاتی تھی ، اور بدترین کم بلی کالباس تک پہنے رہتی ، اور ایک سال بعد

جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ اس پر مینتنی مارتی اور عدت سے باہر آتی تھی، توکیااب چار مہینے دس دن بھی عدت نہیں ہو سکتی۔ ۱۲۳۲ عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ،یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ سے دونوں حدیثیں علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں محمد بن جعفر کی حدیث کی طرح حضرت زین بی کام کاذکر نہیں ہے۔ حدیث کی طرح حضرت زین بی کام کاذکر نہیں ہے۔

الاستار ابو بکر بن ابی شیبه اور عمر و ناقد، بزید بن ہارون، یجی بن سعید، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمه، حضرت ام سلمه اور حضرت ام حبیبه رضی الله تعالی عنهما سے بیان کرتی ہیں، که ایک عورت نے آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، که یارسول الله! میری لڑکی کے شوہر کا انقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ سرمہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے (تو کیا اسے اجازت ہے؟) رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که پہلے تو تم اختام سال پر مینگی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که پہلے تو تم اختام سال پر مینگی کہ سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

۱۳۳۴۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیدینہ، ایوب بن موک، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی بین، کہ جب ام المومنین حضرت ام جبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے باپ ابوسفیان کے انقال کی خبر آئی، تو آپ نے تیسرے دن خو شبو منگا کر اپنے دونوں ہا تھوں اور دونوں رخساروں پر ملی، اور فرمایا، کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی، مگر میں نے آئے ضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرمار ہے تھے، کہ آئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ شوہر کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ شوہر کے اور کی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے انقال پر چار ماہ دس

فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُر وَعَشْرًا * اللهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعِ أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعِ بِالْحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةً فِي الْكُحْلِ بِالْحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةً فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةً فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةً وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النّبِي وَحَدِيثِ أَمِّ سَلَمَةً وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النّبِي صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا

بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ

زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ * اللهُ اللهِ عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ عَلَيْكَ اللهِ عَمْرُو اللهُ عَارُونَ أَخْبَرُنَا يَحْيَى النَّاقِدُ قَالًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرُنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا لَهَا تُوفِي عَنْهَا زَوْجُهَا

فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا

هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

١٢٣٤ - وَحَدُّنَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ أَيُوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعِ عَنْ زَيْبَ ابْنِ نَافِعِ عَنْ زَيْبَ ابْنِ نَافِعِ عَنْ زَيْبَ ابْنِ نَافِعِ عَنْ رَيْبَ اللَّهِ الْمَا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةً نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ وَمُنَ بِاللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآلَةِ وَالْيَوْمِ الْآلَةِ وَالْيَوْمِ الْآلَةِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهُ وَالْيُومِ الْآلَةِ وَالْيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ فَالَّا عَلَى زَوْجِ فَإِنَّهَا وَعَلَى اللَّهُ وَالْيُومُ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا الْتَعْلَى وَالْيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْيَوْمِ أَلَاثٍ إِلَا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا

تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَبَمَشْرًا *

روز تک ترک زینت کرے۔

۱۲۳۵ یجی بن یجی اور قتیبه اور ابن رمح، لیث، نافع، صفیه بنت ابی عبید، حضرت حفصه رضی الله تعالی عنها یا حضرت عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یاد ونوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که جس عورت کااللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان ہو، یااللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تنین دن سے زیادہ عم کااظہار کرے، مگر ایخ شوہریر۔

١٢٣٦ شيبان بن فروخ، عبدالعزيز بن مسلم، عبدالله بن دینار ، نافع ہے لیٹ کی حدیث کی سند کی طرح روایت منقول

٢٣٣١ ابو غسان مسمعى، محمد بن مثنىٰ، عبدالوہاب، يجيٰ بن سعید، نافع، صفیہ بنت الی عبید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہمازوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے روایت تقل فرماتی ہیں، جس طرح لیث اور ابن دینار نے روایت بیان کی ہے، باقی اس میں اتنااضافہ ہے، کہ عورت اینے شوہر کی عدت حار ماہ دس دن بوری کرے۔

۱۲۳۸ ابوالربیع، حماد ، ابوب (دوسر ی سند) ابن تمیر ، بواسطه اینے والد، عبیداللہ، نافع، صفیہ بنت عبید سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض از واج مطہرات ہے، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٢٣٩ يڃيٰ بن يڃيٰ اور ابو بكر بن ابي شيبه، عمر و ناقد، زہير بن حرب، سفیان بن عیبینه، زهری، عروه، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

١٢٣٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْح عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعِ أَنَّ صَفِيَّةَ بنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَّةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ باللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدًّ عَلَى مُيِّتٍ فَوْقَ ثُلَاثُةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

١٢٣٦ - وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارِ عَنْ نَافِعِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ * ١٢٣٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارِ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةً أَشْهُر وَعَشْرًا *

١٢٣٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُوِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ جَمْيِعًا عَنْ نَافِعِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

١٢٣٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ

لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أُخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخُرُونَ حَدَّثْنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوَهْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجِهَا * عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجِهَا * عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَنْ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرَأَةُ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجٍ الْمَرَأَةُ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجٍ الْمَرَاقَةُ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبُعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصَبُوعًا إلَّا إِذَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصَبُوعًا إلَّا إِذَا فَرُبَعَ مَنْ عُرْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْسُ طِيبًا إلَّا إِذَا إِلَا إِلَا إِذَا لَيْهِ مَنْ قُسُطٍ أَوْ أَظْفَارٍ *

١٢٤١- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

١٢٤٢ - وَحَدَّنَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّنَنَا أَيُوبُ عَنْ حَفْصَةً عَنْ أُمِّ عَطِيَّةً وَالَّذِ حَدَّنَنَا أَيُوبُ عَنْ حَفْصَةً عَنْ أُمِّ عَطِيَّةً قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُر وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَكَتَحِلُ وَلَا نَكَتَحِلُ وَلَا نَطَيَّبُ وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَكْتَ وَقَدْ رُخَصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذًا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانًا مِنْ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذًا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانًا مِنْ

مَحِيضِهَا فِي نَبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارِ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو عورت اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ اپنے شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ۱۲۳۰ حسن بن ربعی، ابن ادریس، ہشام، هفصه، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے، اور رنگا ہوا کپڑانہ پہنے، مگر جو بناوٹی رنگا ہو (یمن کی دھاریدار چادر) اور نہ کپڑانہ پہنے، مگر جو بناوٹی رنگا ہو (یمن کی دھاریدار چادر) اور نہ اطفار کا تھوڑا ساحمہ استعال کرسکتی ہے۔

ا ۱۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عبد اللہ بن نمیر ، (دوسری سند) عمر و ناقد ، یزید بن ہارون ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے ، کہ اپنے پاک ہونے کے وقت کے قریب قبط خوشبو ، یا اظفار استعال کرلیتی تھی۔

۱۳۲۱۔ ابوالر بیجے زہرانی، حماد، ابوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کاسوگ تین رات سے زیادہ نہ کریں، ہاں شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس روز ترک زینت کریں، اور سر مہنہ لگائیں، اور رنگا ہوا کپڑانہ پہنے، البتہ طہر کے وقت جبکہ عورت عسل حیض کرے، تو قسط، یا البتہ طہر کے وقت جبکہ عورت عسل حیض کرے، تو قسط، یا اظفار کا ایک مکڑ ااستعال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

(فائدہ) بانفاق علمائے کرام جس عورت کا شو ہر انقال کر جائے، تواہے جار ماہ دس روز تک ترک زینت کرناواجب ہے، جس میں ریکے ہوئے کپڑے،اورزیورات پہننادرست نہیں ہے، موطاامام مالک کی ایک حدیث میں سر مہ لگانے کی اجازت آئی ہے،اس لئے کہ اگر تکلیف ہو تورات کو سر مہ لگا سکتی ہے، باقی نہ لگانا ہی بہتر ہے،اور قسط واظفار ایک قشم کی خو شبو ہے،جو ازالہ دم کے وقت لگائی جاتی ہے، وہ بھی زینت کے لئے نہیں،واللّٰداعلم۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كتاب اللِّعَان

۱۲۴۳ کے کی بن کیجیٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ(۱) بیان کرتے ہیں، کہ عویمر محبلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا،اوران سے عرض کیا، کہ اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے ، تو کیااے مار ڈالے ، پھر تم اسے مار ڈالو گے ، یا کیا کرو گے ، اس کے متعلق میرے لئے آ تخضرت صلی الله علیه وسلم سے دریافت کرو، چنانچه حضرت عاصم نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے ایسے مسائل کو برا سمجھا،اور ان کی برائی بیان کی، یہاں تک که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم ہے سنی ہوئی بات حضرت عاصم پر شاق گزری، چنانچہ جب وہ اپنے لوگوں میں واپس آئے تو عو بمران کے پاس آئے، اور دریافت کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے کیاار شاد فرمایا ہے، عاصم نے عویمر سے کہا، کہ تم میرے پاس کوئی اچھی بات نه لائے، رسالت مآب صلی الله علیه وسلم کو تیرا بیه مسئله پوچھناناگوار گزراہے، عویمر بولے خدا کی قتم! میں توجب تک آپ ہے یہ مسئلہ دریافت نہ کرلوں، بازنہ آؤں گا، چنانچہ عویمر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں کی موجود گی میں آئے،اور عرض کیایار سول اللہ! فرمائے،اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کودیکھے، تو کیااہے قتل کر ڈالے،اور پھر آپاسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے، یاوہ کیا کرے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق حکم الہی (آیت لعان) نازل ہواہے، تو جا،اور

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِم بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُرهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى غَاصِم مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِر لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْر قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاس فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبُ فَأْتِ بِهَا قَالَ

(۱) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ان کااصل نام حزن تھاحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل ر کھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں و فات یانے والے صحابی ہیں۔

سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكُتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ *

١٢٤٤ - وَحَدَّنَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُويْمِرًا الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُويْمِرًا الْأَنْصَارِيُّ مَنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلَ حَدِيثِ مَالِكِ عَدِي وَسَاقَ الْحَدِيثِ قَوْلَةُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا عَدِي وَالْمَ فَوَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلُ وَلَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلُ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ فَرَضَ اللَّهُ عَرَبِ السَّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ حَرَبِ السَّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا *

٥١٢٤٥ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السَّنَةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السَّنَةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهُلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةً أَنَّ رَجُلًا مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ الْمَرَاتِهِ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ الْمَرَاتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ أَنْ يَامُرَهُ رَسُولُ وَلَا فَيْ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ وَعَنِ السَّاقِةِ وَلَا اللَّهِ الْمَنْ الْمَالَةُ وَلَا الْمَالَعُونَا فَيْ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ وَاللَّهُ وَيَهِ الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ وَلَا اللَّهِ وَاللَّهُ الْمُرَاهُ وَسُولُ الْحَدِيثِ فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَالًا قَالَ اللَّهُ الْمَالُ اللَّهُ الْمَالُ الْمَالَةُ الْمَالُولُ الْمُولُ اللَّهُ الْعَلَا الْمُلْمُ اللَّهُ الْمَالُولُ الْمُعَلِّا وَاللَّهُ الْمُولُ الْمَالَةُ الْمُولُ اللْمُعَلِيثِ الْمَسْتِهِ وَالْمَالَةُ الْمُولُ الْمُؤَالَ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمَالَةُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤَالَ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُ الْمُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ

اپنی بیوی کو لے کر آ، سہل بیان کرتے ہیں، کہ پھر ان دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا،اور میں لوگوں کے ساتھ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزجود تھا، جب یہ دونوں فارغ ہوئے، تو عو بیر بولے یار سول اللہ!اب اگر میں اس عورت کو اپنی اس کھوں، تو میں جھوٹا بنوں گا، چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے قبل ہی انہوں نے اپنی بیوی علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے قبل ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہوگیا۔

سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں، کہ عویمر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عجلان سے تھے، وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، اور بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح بیان،اور حدیث میں ابن شہاب کا قول که "پھر زوجین کی جدائی لعان کرنے والوں میں سنت ہو گئی"، داخل کر دیا،اور اس روایت میں اتنی زیاد تی ہے، کہ حضرت سہل ؓ نے بیان کیا، کہ وہ عورت حاملہ تھی،اور اس کے لڑ کے کو ماں کی طرف منسوب کر کے بکارتے تھے،اس کے بعدیہ طریقہ جاری ہو گیا، کہ ایبا کڑ کااپنی مال کاوارث ہو گا،اور اس کی ماں اس کی وارث ہو گی،اس کے حصہ کے مطابق جواللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ ۵ ۱۲ ۳۵ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ابن شہاب نے لعان کرنے والوں کا حال اور ان کا طریقہ حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت ہے بیان کیا، کہ انصار میں ہے ایک ھخص آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،اور عرض کیا، پار سول الله!اگر کوئی آدمی اپی بیوی کے ساتھ کسی مر د کو دیکھے ،اور پھریوری حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے، کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا،اور میں وہاں موجود تھا،اور اس میں سے بھی زیادتی ہے، کہ اس سخص نے اپنی بیوی کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود گی میں

ہی جدا کر دیا، تورسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جدائی ہے، ہرایک لعان کرنے والے کے لئے۔

۲ ۲۲ ا_ محمد بن عبدالله تمير ، بواسطه اينے والد (دوسري سند) ابو بكر بن ابي شيبه ، عبدالله بن نمير ، عبدالملك بن ابي سليمان ، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے مصعب بن زبیر کے زمانہ خلافت میں لعان کرنے والوں سے متعلق دریافت کیا گیا، میں حیران رہ گیا، که کیاجواب دوں، چنانچہ میں مکہ مکر مہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے مکان کی طرف گیا، اور ان کے غلام سے کہا کہ میرے لئے اجازت طلب کرو،وہ بولا کہ حضرت ابن عمر آرام فرمارہے ہیں،انہوں نے میری آواز سن لی، بولے ابن جبیر ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا اندر آ جاؤ، خدا کی قشم تم کسی کام کے لئے آئے ہو گے ، میں اندر گیاوہ ایک لمبل بچھائے ہوئے تھے ،اور ایک تکیہ پر طیک لگار تھی تھی، جس میں تھجور کی جھال بھری ہوئی تھی، میں نے عرض کیا،اے عبدالرحمٰن! کیالعان کرنے والوں میں تفریق کر دی جائے؟ وہ بولے سجان اللہ! بلا شبہ جدائی کر دی جائے، اور اس مسکلہ کے متعلق سب سے پہلے فلال بن فلاں نے دریافت کیا،اور عرض کیا،یار سول اللہ آپ کا کیا خیال ہے، کہ اگر ہم میں ہے کوئی اپنی عورت کو براکام کراتے ہوئے د کھے، تو کیا کرے،اگر اس چیز کو بیان کرے، تو بہت ہی بری بات بیان کرے گا،اوراگر خاموشی اختیار کرے، توالیی بات پر کیسے خاموش رہ سکتا ہے ، آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم بیہ س کر خاموش ہو گئے ، اور کوئی جواب نہ دیا، اس کے بعد پھر وہ سخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا،اور عرض کیا، یار سول اللہ جس چیز کے متعلق میں نے آپ سے دریافت کیاتھا، میں خود ہی اس میں گر فتار ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نورکی یہ آیات نازل فرمائیں، والذین ریمون از واجهم الخ، آپ نے یہ آیتیں اسے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْن * ١٢٤٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَاللَّهْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْن جُبَيْر قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةً فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ أَبْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمُ قَالَ ادْخُلُ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمُ إِنَّ أُوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَّا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأُمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْل ذَلِكَ قَالَ فَسُكَتَ النَّبِيُّ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُحِبْهُ فَلَمَّا كَأَنَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَوُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النَّورِ ﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ

عَذَابِ اللَّانِيَا أَهُونُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ أَنَّ مِنَ الْمَرْأَةِ فَشَهدَتْ أَرْبَعَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَقَ بَيْنَهُمَا *

پڑھ کر سنائیں، اور وعظ و تھیجت فرمائی، اور فرمایا کہ دنیاکا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، اس نے عرض کیا، نہیں قتم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے اس عورت پر بہتان نہیں لگایا ہے، اس کے بعد آپ نے عورت کو بلایا، اور ا۔ سے پندو تھیجت کی، اور فرمایا کہ دنیا کاعذاب آخرت کے عذاب سے سہل ترین ہے، وہ بولی قتم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ جھوٹا اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ جھوٹا کے نام کی چار مر تبہ گواہی دی، کہ وہ سچا ہے، اور بانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر عورت کو طلب کیا، اور اس نے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر دیں، کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ عورت کو طلب کیا، اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بعد آپ نے دونوں دیں، کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا، کہ اگر مرد سچاہے تو دیں کے در میان جدائی کرادی۔

(فائدہ)ان گواہیوں کانام لعان ہے،جب شوہرا پنی ہیوی پر تہمت لگائے،اوراس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں تواس وقت لعان کیا جائے گا،اور نفس لعان سے جدائی واقع نہیں ہوتی، تاو قتیکہ کہ قاضی جدائی اور تفریق کا تھم صادر نہ کردے، جبیبا کہ اس مقام پر لعان کے بعد آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے در میان تفریق کردی، یہی امام ابو حنیفہ النعمان کامسلک ہے۔

مَدَّنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحْرِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الْزُّبَيْرِ سَمِعْتُ مَصْعَبِ بْنِ الْزُّبَيْرِ فَالَا مَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْزُّبَيْرِ فَالَا مَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْرَّبَيْرِ فَالَا مَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْزُّبَيْرِ فَالَمْ فَلَمْ مَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ اللّهِ بْنَ عُمَرَ فَلَمْ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّهِ بْنَ عُمَرَ فَلَا أَوْلُ فَأَتَيْتُ أَيْفَرَاقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ

بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نَمَيْرٍ * ابْنِ نَمَيْر * الْحَدَّنَا يَحُيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ اللَّهْ فَلُهُ لِيَحْيَى بْنُ عَرْبٍ وَاللَّهْ فَلُ لِيَحْيَى بَنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّهْ فَلُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرُنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بُنُ عَيْنَةً عَنْ عَمْرو عَنْ سَعِيدٍ بْن جُبَيْرٍ عَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ سَعِيدٍ بْن جُبَيْرٍ عَنِ

الم ۱۲۴۷ علی بن حجر سعدی، عیسی بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت معصب بن زبیر کے زمانہ خلافت میں مجھے سے لعان کرنے والوں کے متعلق دریافت کیا گیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا، کہ میں کیا جواب دوں، چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس گیا، اور ان سے دریافت کیا، کہ کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کی جائے گی، پھر بقیہ حدیث بیان کی ہے۔ والوں میں تفریق کی جائے گی، پھر بقیہ حدیث بیان کی ہے۔ سفیان بن عیدینہ، عمر و، سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی کے بیان کیا کہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ تعظرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے ارشاد

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَيْهَا قَالَ يَا أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَّا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجَهَا وَإِنْ كُنْتَ عَلَيْهَا فَهُو بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجَهَا وَإِنْ كُنْتَ عَلَيْهَا فَهُو بَمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجَهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ مَنْهَا فَهُو بَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ مَنْ مَعْدَ بُنَ عَمْرو وَإِنْ كُنْتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمْرو وَإِنْ كُنْتَ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * لَكَ مَنْ مَعْدَ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَوَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَوَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخُويُ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخُويُ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخُويٌ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخُويُ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ *

فرمایا، تمہاراحساب اللہ تعالیٰ پرہے، اور تم دونوں میں ہے، اس جھوٹا ہے، اور تیرااب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ میرامال! آپ نے فرمایا، تیرامال کچھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر توسچاہے تومال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے طلل ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں "عن" کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، "عن عمر وسمع سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ تعالیٰ عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں، کہ آنخ ضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں، کہ آنخ ضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی عجلان کے دو میاں ہوی کے در میان اللہ علیہ وسلم نے بی عجلان کے دو میاں ہوی کے در میان اللہ علیہ وسلم نے بی عجلان کے دو میاں ہوی کے در میان تفریق کرا دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بخو بی واقف ہے، کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیاتم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔

(فائدہ)اں حدیث سے معلوم ہواکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا،اور نہ ہی آپ حاضر ناظر ہیں،ور نہ اولاً تو آپ کو لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ہی فرمادیتے کہ ان دونوں میں سے بیہ جھوٹا ہے،اوراگر آپ لعان بھی کراتے، تو پھر بعد میں فرمادیتے، کہ بیہ جھوٹا ہے،اس کو تو بہ کرلینی چاہئے،دائر بین الزوجین اور اس احتمال کی گنجائش ہی نہ تھی۔

١٢٥- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ غَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۵۰ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے لعان کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے حسب سابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت بیان کی۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت بیان کی۔ ۱۲۵۱ ابو عسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن مشام، بواسطہ اپنے والد قادہ، عزرہ، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مصعب بن زبیر ؓ نے لعان کرنے والوں کے در میان تفریق نہیں کرائی، سعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں کے در میان تفریق نہیں کرائی، سعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے کیا، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

و سلم نے بنی محجلان کے دو میاں بیوی کے در میان جدائی اور

١٢٥٢ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالًا حَدَّثَنَا مَالِكٌ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ ۚ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ *

١٢٥٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

٤ ١٢٥- وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٢٥٥ - حَدَّثُنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْر قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَن الْأَعْمَش عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ

تفریق کرادی تھی۔

۱۲۵۲ سعید بن منصور اور قتیبه بن سعید، مالک (دوسری سند) یجیٰ بن بجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرتُ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے در میان تفریق کرادی،اور بچه کانسب اس کی مال کے ساتھ ملا

۱۲۵۳ او بکر بن ابی شیبه ،ابواسامه ، (دوسر ی سند)ابن نمیر ، بواسطه اینے والد ، عبیدالله ، ناقع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری اور اس کی بیوی کے در میان لعان کرایا،اور دونوں میں تفریق کرادی۔ ۱۲۵۴ محمد بن متنیٰ، عبیدالله بن سعید، یجیٰ قطان، عبیدالله سے

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٢٥٥ زمير بن حرب اور عثان بن ابي شيبه اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودٌ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کی شب کو مسجد میں تھا،اتنے میں ایک انصاری تمخص آیا،اور عرض کیااگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مر د کویائے، اور وہ اس چیز کو بیان کرے، تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے ،اور اگر وہ اس کو قتل کر دے، تو تم اسے قتل کر ڈالو گے ،اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو بہت عصہ کے بعد خاموش رہے، خدا کی قتم! میں اس مسئلہ کور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا، چنانچه جب دوسر اروز آیا تو وه هخص آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور آپ سے اس بات کو دریافت کیا، اور بیان کیا کہ اگر کوئی سخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر

سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا فَنْهُمُ أَنْهُ مَهُمْ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا وَمُنْ أَنْهُ إِلَى الرَّجُلُ أَنْهُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُو وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ أَلَّ لَعَنَ الْحَالِقِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ أَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهُ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ مُنَ الْكَاذِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ مِنَ الْكَاذِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهُ فَأَبَتُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ فَلَمَّا أَدْبُرًا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهِ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهِ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهِ عَلَيْهِ أَسُودَ جَعْدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ وَعَدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ وَعُدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ وَعُدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَسُودَ وَعُدًا اللَّهُ عَلَيْهِ أَلُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْهُ أَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَا الْعَلَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلُولُ الْعُلَالَةُ أَلَا الْعَلَا عُلُولُ أَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ أَلُولُ الْعَلَا الْعَلَا عَلَا الْعَلَا اللَّهُ الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا اللْعَلَا الْعَلَا الْعَلَ

مر د کو پائے اور اس کو بیان کرے ، تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے ، اور اگر وہ اسے قتل کر دے، تو تم ان کو مار ڈالو گے، یا خاموشی اختیار کرے، تو بہت ہی غصہ کے بعد خاموشی اختیار کرے گا، حضور نے فرمایااللی اس کی مشکل کو کھول دے، اور آپ دعا کرنے لگے، تب لعان کی آیتیں نازل ہو ئیں، والذین پر مون از واجہم، تب اس کے ذریعہ ہے اس مر د کالوگوں کے سامنے امتحان لیا گیا، اور وہ اس کی بیوی دونوں نے لعان کیا، اولاً حیار مرتبہ مرد نے گواہی دی کہ وہ سچاہے، اور پانچویں مرتبہ میں لعنت کے ساتھ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو، اس کے بعد عورت لعان کے لئے چلی، آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے اس سے فرمایاذرا تھہر (سوچ کر لعان کر) کیکن اس نے نہ مانا،اور انکار کیا،اور لعان کیا،جب دونوں پشت پھیر کر چلد ئے ، تو آپ نے فرمایا،اییامعلوم ہو تا ہے کہ اس عورت کا بچہ سیاہ فام گھو تکھریالے بالوں والا ہوگا، چنانچہ ویساہی سیاہ فام گھو نگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(فا ئدہ) متر جم کہتا ہے ، کہ اس مر د کی شکل وصورت دیکھتے ہوئے حضور اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خیال کو سچاکر د کھایا، درنہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، درنہ اس طرح کے واقعہ کو دائر کرنے کی کوئی حاجت ہی نہ تھی۔

۱۲۵۷۔ اسحاق بن ابر اہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

الال بن اميه رضى الله تعالى على ، مشام ، محمد بيان كرتے ہيں ، كه ميں نے حضرت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه سے دريافت كيا، بيه سجھتے ہوئے كه انہيں معلوم ہے ، انہوں نے فرمايا كه بلال بن اميه رضى الله تعالى عنه نے اپنى بيوى پر شريك بن سحماء كے ساتھ زنا كرنے كا الزام لگايا، اور بيہ شخص براء بن مالك كا اخيافى بھائى، اور سب سے بہلا آدنى تھا جس نے اسلام ميں لعان كيا تھا، غرضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس نے اپنى بيوى سے لعان كيا، اس كے ليا تھا، غر ضيكه اس كے ليا تھا ہوں كيا تھا ہوں

١٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدُهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالٌ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَحَل الْبَرَاء بْنِ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاء بْنِ بَشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَل لَاعَنَ فِي الْإَسْلَامِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُل لَاعَنَ فِي الْإَسْلَامِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُل لَاعَنَ فِي الْإَسْلَامِ قَالَ وَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ وَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمِّيَّةً وَإِنْ جَاءَتْ بهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَريكِ أَبْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتٌ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنَ *

١٢٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْح بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمُّحِ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ الْقَاسِم عَنِ الْقَاسِم بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى أَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِي فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقُوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْم سَبطَ الشَّعَر وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْم فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بالرَّجُل الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بغَيْر بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

بعد آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، و یکھتے رہو، اگراس عورت کے سفیدرنگ کاسیدھے بال والا، لال آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ بلال بن امیہ کا ہے، اور اگر سر مکین آئکھوں، گھو تکھریالے بالوں،اوریتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سرمگیں چیثم، گھو نگھریالے بالوں اوریتلی پنڈلی والابچہ پیداہواہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۲۵۸_ محمد بن رمح بن مهاجراور عیسیٰ بن حماد ،لیث، یجیٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا گیا،اور عاصم بن عدیؓ نے اس کے متعلق کچھ کہاتھا، تب وہ چلے گئے ان ہی کی قوم میں ہے ایک آدمی ان کے پاس آیا، اور ان ے آگر شکایت کی، کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی مر دبایا ہے، حضرت عاصمؓ کہنے لگے میں اپنی بات کی بنا پر اس بلا میں گر فتار ہوا، الغرض عاصم اس شخص کو لے کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،اس نے حضور کو وہ حالت بتلائی جس میں اپنی بیوی کو پایا تھا، اور پیہ ھخص زر د رو، لاغر اندام دراز موتھا، اور جس آدمی براس نے زنا کاالزام لگایا تھا، وہ فربہ ساق، گندم گوں، اور پر گوشت تھا تو رسالت آب صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے اللہ نواس چیز کوواضح فرما دے، چنانچہ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا، تو وہ اس تفخض کے مشابہ تھا، جس یر اس نے زناکا الزام لگایا تھا، بالآخر آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ں میں لعان کرا دیا، حاضرین میں سے ایک مخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا ہے وہی عورت تھی، جس کے بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

الْإِسْلَامِ السُّوءَ *

٥٩ - ١٢٥ وَحَدَّ نَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّ نَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّ نَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بَلَالَ عَنْ يَحْيَى حَدَّ نَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ بَلَالَ عَنْ يَحْيَى حَدَّ نَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْنِي ابْنَ بَلَالَ عَنْ يَحْيَى حَدَّ نَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْنِي ابْنِ عَبَّاسٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكِرَ الْمُتَلَاعِنَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمِثْلَ جَعْدًا قَطَطًا *

وَاللَّهُ طُورُ وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌ و النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّهُ طُو لِعَمْرِ وَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاحِمًا أَحَدًا بغَيْرِ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةً أَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرَ فِي رَوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ * أَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ *

الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَعِدُ مَعَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ الْمُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكُرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالِيهِ وَسَلَّمَ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ اللْعُلِمُ الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللْعَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعِلْمَ الْعَلَمْ الْعَلَامُ الْعَلَمُ اللَّهُ الْعَلَمُ اللَّهُ ا

عورت کو کراتا، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهمانے فرمایا، نہیں، وہ عورت تو وہ تھی، جس نے علی الاعلان اسلام میں بدکاری کا افشاء کیا تھا۔

۱۲۵۹ اداحد بن یوسف از دی، اساعیل بن ابی اولیس، سلیمان بن برال، یجیی، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا، اورلیث کی روایت کی طرح منقول ہے، والوں کا تذکرہ کیا گیا، اورلیث کی روایت کی طرح منقول ہے، ان اضافہ ہے، کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی، وہ فریہ جسم، سخت گھو نگھریا لے بالوں والا تھا۔

۱۲۹۰ عمروناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیبینه، ابوزناد، قاسم بن محمد، حضرت عبدالله بن شداد سے روایت ہے، که حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنبما کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ آیا، تو عبدالله بن شداد نے دریافت کیا، کیاان ہی میں وہ عورت متمی جس کے بارے میں آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ آگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگار کرتا، تواس عورت کو سنگار کرتا، ابن عباس رضی الله تعالی عنبما نے فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی، جس نے اسلام میں علانیہ طور پر بدکاری کی تھی، ابن ابی عمر نے اپی روایت میں عبدالله بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ "عن القاسم بن عبدالله بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ "عن القاسم بن محمد قال سمعت ابن عباس "کے الفاظ کے ہیں۔

۱۲۱۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراور دی، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی ہیوی کے ساتھ کسی غیر مر دکوپائے، تو کیااہے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں، حضرت سعد ہولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا جائے، قتم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ جائے، قتم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ *

السُحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي السُّهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُهَيْلِ عَنْ السُّهِ عَنْ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَوُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ *

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالِ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ صَعْدُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ سَعْدُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ سَعْدُ بَنُ عُبَادَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي بَنُ عُبَادَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهكاءً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِ إِنْ كُنْتُ لَأَعَاجِلُهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَا وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَمْعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَعَيْهُ وَسَلَّمَ السَمْعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَيْهُ وَسَلَّمَ السَمْعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَعَيْهُ وَسَلَّمَ السَمْعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَعَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَلَا أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَهُ أَعْيَرُ مِنْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَالْهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَالْهُ إِلَاهُ أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَهُ أَعْمَا عَلَيْهُ وَاللَهُ أَعْمَا اللَّهُ أَعْمَا عَلَيْهُ وَاللَهُ أَعْمُ إِلَاهُ أَعْمَا إِلَاهُ أَعْمَالِهُ إِلَاهُ أَعْمَالًا أَعْيَولُ اللَّهُ أَعْمَا اللَّهُ أَعْمَا إِلَاهُ أَعْمَا أَعْمَا إِلَاهُ أَعْمُ أَلَاهُ أَعْمَا إِلَاهُ أَعْمُ أَلَاهُ أَعْمَا إِلَاهُ أَعْمَا إِل

عزت دے کر مبعوث فرمایاہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، سنو تمہارے سر دار کیا کہتے ہیں۔ ۱۲۶۲ زمير بن حرب، اسحاق بن عيسيٰ، مالک، سهيل، بواسطه اینے والد، حضرت ابوہر رہ وضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی الله تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یار سول الله!اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مر د کویاؤں، تو کیااہے اتنی مہلت دوں، کہ جار گواہ لے کر آؤں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ ١٢٦٣ ابو بكر بن أبي شيبه، خالد بن مخلد، سليمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابو ہر بر ہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیایار سول اللہ اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اسے ہاتھ تک نہ لگاؤں، تاو قتیکہ حیار گواہ فراہم کر کے نہ لے آؤں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں! سعدؓ بولے ہر گز نہیں، قشم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حقانیت کے ساتھ بھیجاہے میں تو فور أاس سے پہلے تلوار ہے اس کا کام تمام کردوں گا، آنخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا سنو تمہارے سر دار کیا کہتے ہیں،وہ بہت غیر ت والے ہیں،اور میں ان سے زیادہ غیر ت والا ہوں،اور اللہ تعالیٰ

(فائدہ) لیعنی اللہ جل شانہ اپنے بندوں کو گناہوں سے رو کتا ہے اور ان امور کو براسمجھتا ہے۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلِ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلِ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْر عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنُ عُبَادَةً عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةً قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْراتِي لَضَرَبْتُهُ بالسَيْفِ

۱۲۶۴ عبیدالله بن عمر قوار بری و ابوکامل قضیل بن حسین جسین جسین جسیر، وراد کاتب مغیره، حددی، ابو عوانه، عبدالملک بن عمیر، وراد کاتب مغیره، حضرت مغیره بن شعبه رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے بیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عباده رضی الله تعالی عنه نے کہا تھا، کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو یاؤں، تو تلوار کی دھار سے اس کاسر قلم کردوں گا، چنانچہ رسول یاؤں، تو تلوار کی دھار سے اس کاسر قلم کردوں گا، چنانچہ رسول

مُو سے بھی زیادہ غیرت مندہے۔

غَيْرُ مُصْفِحِ عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِي سِنْ أَجْلِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِي سِنْ أَجْلِ غَيْرة اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا غَيْرة مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَخْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَخَيْرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَخَلُ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُوسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ اللَّهُ الْمُوسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَخْلُ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُوسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَلُ ذَلِكَ بَعَثَ أَكُم اللَّهِ مِنْ أَجْلٍ ذَلِكَ بَعَثَ أَحَبُ اللَّهُ الْمُوسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحْلُ ذَلِكَ بَعَثَ أَحَبُ اللَّهُ الْمُونَ أَجْلٍ ذَلِكَ بَعَثَ أَحَبُ اللَّهُ الْجَنَّة *

٥٢٦٥ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلُ عَنْهُ *

آ ١٦٦٦ - وَحَدَّنَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُ و النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ النَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا لَوْانَهَا قَالَ عَمْلُ لَكَ مِنْ إِبِلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلُوانُهَا قَالَ حَمْرُ قَالَ هَلَ مَنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا مَنْ أُورَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْانَهَا قَالَ لَوُرُقًا قَالَ إِنَّ فِيهَا مَنْ أُورُقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْرُقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوْرُقَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ لَوْرُقًا قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ يَرَعَهُ عَرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عَرْقٌ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواس چیز کی خبر ہوگئ، فرمایا کیا تمہیں سعد گئی غیرت ہے تعجب معلوم ہو تا ہے، خدا کی قتم میں اس سے بھی زیادہ نجی نیارت مند ہوں، اور اللہ تعالی مجھ سے بھی زیادہ غیر ت والا ہے، اسی غیرت کی بنا پر اللہ تعالی نے ہرا یک ظاہر ک اور باطنی بدکاری کو حرام کر دیا ہے، اور کوئی شخص خدا تعالی سے زیادہ غیرت مند نہیں، اور اللہ تعالی سے زیادہ کوئی شخص معذرت بیند نہیں ہے، اسی بنا پر اللہ رب العزت نے رسولوں کو خوشخبر کی دینے والے، اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور نہ کسی شخص کو اللہ تعالی سے زیادہ تعریف بیند ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالی کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، علی نزائد، عبد الملک بن باتی غیر مصفح تو کہالیکن "عنہ" نہیں کہا۔

۱۲۱۱ قتیہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر
بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن میں انہوں نے
ابوہر ریوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ بنی فزارہ کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میری بیوی کے کالے
رنگ کا بچہ پیدا ہواہے، آنخصرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
تیر بیاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا،
کس رنگ کے ہیں، اس نے کہاسر خرنگ کے، آپ نے فرمایا،
کیا اس میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے کہاہاں خاکی رنگ
کے بھی ہیں، آپ نے فرمایا، تو پھریہ رنگ کہاں سے آگیا، اس
نے کہا شاید (آباؤاجداد کی) کسی رگ نے تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ تھیدٹ لیا ہو، آپ نے
فرمایا، تو تیر سے بچہ میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ تھیدٹ لیا ہو گا۔

(فائدہ) بینی صرف رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑ کااس کا نہیں تبھی آب و ہوااور ملک کے اختلاف کی بنا پر بھی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

١٢٦٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَافِعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَان أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و الْآخَرَان أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فَدُيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فَدُا الْإِسْنَادِ حَدَيْثِ الْوَهُ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَر اللهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسُودً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسُودً وَهُو حِينَئِذِ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيهُ وَزَادَ فِي آخِرِ وَهُو حِينَئِذِ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَهُ فِي النَّيْفَاء مِنْهُ * وَهُو حِينَئِذِ يُعَرِّضُ لَهُ فِي النَّيْفَاء مِنْهُ * الْحَدِيثِ وَلَمْ يُونِ الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ الْمَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ يَحْمَى وَاللَّهُ لِحَرْمَلَة قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ يَعْمَى وَاللَّهُ لُو الطَّهِرِ وَحَرْمَلَة الله أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ يَعْمَى وَاللَّهُ لُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَة وَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ يَعْمَى وَاللَّهُ لَكُو اللَّهُ الْمَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ يَعْمَى وَاللَّهُ لَوْ وَاللَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبِ

١٢٦٨- وَحَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بُنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةً قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ عُلَامًا أَسُودَ وَسَلَّمَ هَلَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُ لَكَ مِنْ إِبلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلُوانُهَا وَسَلَّمَ هَلُ لَكَ مِنْ إِبلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلُوانُهَا وَسَلَمَ هَلُ لَكَ مِنْ إِبلِ قَالَ نَعَمْ وَسَلَّمَ هَالَ مَا أَلُوانُهَا وَسَلَّمَ هَلُ لَكَ مِنْ إِبلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلُوانُهَا وَسَلَّمَ هَلُ لَكَ مِنْ إِبلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلُوانُهَا وَسَلَّمَ هَلَ لَكُونُ نَعْمُ وَسَلَّمَ وَهَدَا لَعَمْ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَدَا لَعَلَيْ فَعَلُ لَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ اللَّهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ فَقَالَ لَهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّ لَعُمْ فَقَالَ لَهُ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ فَقَالَ لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَهُ مَا أَلَاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَهُ مَلَامً وَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ وَالَا لَعَلَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ عَ

يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ *

1779 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۲۹۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (دوسری سند)، ابن رافع، ابن الی فدیک، ابن الی ذئب، زہری ہے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح ابن عیدینہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، مگر معمر کی روایت میں بیہ زیادتی ہے، کہ ایک شخص نے در پر دہ اپنے لڑکے کا انکار کرتے ہوئے وض کیایار سول اللہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے، اور اس حدیث کے آخر میں بیہ اضافہ ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کی اجازت نہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کی اجازت نہیں دی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۲۶۸ ابوالطاهر اور حرمله بن لیجیٰ، ابن و بب، یونس، ابن شهاب، ابوسلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہر برہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی ر سول الله صلی الله علیه و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیایار سول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جناہے، اور میں اس کا انکار کرتا ہوں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہے دریافت کیا، کیا تیرے یاس اونٹ ہیں،اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا،ان کے کیارنگ ہیں، بولاسرخ، آپ نے فرمایا، ان میں کوئی خاکی رنگ کا جھی ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پیہ رنگ کہاں ہے آگیا، اعرابی بولا، یا رسول اللہ کسی رگ نے گھییٹ لیا ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، یہاں بھی شاید کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہو گا(۱)۔ ١٢٦٩ محمد بن رافع، حجين، ليث، عقيل، ابن شهاب بواسطه

حُجنَیْ حَدَّیْنَ اللَّیْتَ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، اور (۱) اس حدیث سے چند مسائل مستبط ہوتے ہیں (۱) محض گمان سے خاوند کے لئے اپنے بچے کے نسب کی اپنے سے نفی کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بچے کا نسب باپ ہی سے ثابت ہو گا اگر چہ اس کارنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو (۲) رنگ کی مشابہت ججت شرعیہ نہیں ہے اور نہ ہی نسب کے معاطم میں قیا فہ شنای ججت ہے (۳) اس حدیث سے قیاس کرنے کا جواز بھی معلوم ہواکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسلے کواونٹوں پر قیاس فر مایا (۴) آدمی کو اپنے شیخیا استاذ ہے اپنے گھریلوا مور کے بارے میں بھی مشورہ کر لینا چاہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ*

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے سابقہ روایتوں کے مطابق حدیث نقل کرتے ہیں۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ

١٢٧٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَالَ لَهُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حَصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مَنْهُ مَا عَتَقَ مَا اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلّا فَقَدْ عَتَقَ مَنْهُ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلّا فَقَدْ عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاللّهُ اللّهُ الْعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَقَ مَا عَتَقَ مَا عَتَقَ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اللّهُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَالْعَلْمُ الْعَلَاقُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ الْعَلَا عَلَاهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعُلَا عَلَاهُ اللّهُ ال

الآراً وَحَدَّنَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْح جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مَرْم بْنُ حَازِمٍ ح و شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَمَّادٌ عَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُي حَدَّثَنَا أَبُي حَدَّثَنَا أَبُي حَدَّثَنَا أَبُي عَدَّتُنَا أَبُي مَدَّ مَنْ مُعَيْدٍ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنِ إِسْمَعِيلُ بْنُ أَمَيَّة ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَمِي وَمُ الْمُ مَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَمِي وَمُ اللَّهُ عَنِ ابْنِ أَبِي فَدُيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِنْبٍ وَهُبٍ وَمُ ابْنِ عَمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ رَافِع عَنِ ابْنِ عَمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ رَافِع عَنِ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كُلُ هَوُلُاءِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كُلُ هَوُلُاءِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَدُيْنَا عَبْدُ عَنِ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَالُهِ عَنْ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَالًى عَنِ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَالْمُ عَنْ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَنْ ابْنِ عُمْرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

مَالِكٍ عَنْ نَافِع

الله تعالی الله تعالی الله الله الله عررت ابن عررضی الله تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کسی شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنے حصہ کو آزاد کردے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو، کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، غلام کی متوسط قیمت لگا کر دیگر شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دی جائے، اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گاور اگر وہ مالد ار نہ ہو، تو جتنا حصہ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتناہی آزاد ہو جائے گا۔ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتناہی آزاد ہو جائے گا۔ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتناہی آزاد ہو جائے گا۔ اور سری سند) ابوالر بیع، ابوکا مل جماد، ابوب۔ (چوشی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید الله۔ (پنچویں سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید الله۔ (پنچویں سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اساعیل (پیشی سند)

(ساتویں سند) ہارون بن سعیدایلی، ابن و ہب، اسامہ۔ (آٹھویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر سے مالک عن نافع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

١٢٧٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ وَالْمُثَنَّى وَابْنُ وَاللَّهُ فَلُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ بَنُ جَعْفَر عَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ بَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّضُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

١٢٧٣ - و حَدَّ تَنِي عَمْرُ و النَّاقِدُ حَدَّ تَنَا إِسْمَعِيلُ بِنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ قَتَادَةً عَنِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي النَّضَر بْنِ أَنسِ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي النَّضَر بْنِ أَنسِ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالًا اسْتُسْعِي كَانَ لَهُ مَالًا اسْتُسْعِي كَانَ لَهُ مَالًا اسْتُسْعِي الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقً عَلَيْهِ *

عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُومَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلَ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي قُومِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَسْقُوق عَلَيْهِ * نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَسْقُوق عَلَيْهِ * نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَسْقُوق عَلَيْهِ * نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَسْقُوق عَلَيْهِ * وَهْبُ بْنُ جَرِير حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَهُبُ بُنُ جَرِير حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يُحَدِّثُ بِهِ يُمْ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلَ * يُحَدِّثُ بَهُذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُومٌ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلَ * عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُومٌ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلَ * عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُومٌ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلَ * عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ أَولَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ * أَولَا مُ لُولَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ * أَنْ الْمَالِ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ * أَنْ الْمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ * أَنْ الْمَالُولُولُولُ أَولُولُولُ أَيْهِ لِمَنْ أَعْتَقَ * أَنْ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

١٢٧٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ

۱۲۷۱۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قادہ، نفر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے اس غلام کے متعلق فرمایا، جو دو آ دمیوں کے در میان مشتر ک ہو، اور پھر ان میں سے ایک (اپنے حصہ کو) آزاد کر دے، فرمایاوہ (دوسرے کے حصہ کا)ضامن ہوگا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۲۷۳ عرو ناقد، اساعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قادہ، نفر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنا حصہ آزاد کر دے، تواگر اس کے پاس مال ہوگا، تو غلام کی آزادی کا بار اس کے مال پر پڑے گا، اور اگر مال نہ ہوگا، تو غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرائی جائے گی، اور اس پر کسی قتم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ اس پر کسی قتم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

الا على بن خشرم، عيسى بن يونس، سعيد بن ابی عروبه عدات اسى سند كے ساتھ روايت منقول ہے، باتی اتنی زيادتی ہے کہ اگر آزاد کرنے والے كے پاس مال نہ ہوگا، توغلام كی منصفانہ قیمت لگا کر غلام ہے آسانی كے ساتھ کمائی کرا کے اس شخص كو دلوائی جائے گی، جس نے اپنا حصہ آزاد نہيں کیا ہے۔

120 ا۔ ہارون بن عبداللہ، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، حضرت قادہؓ، ابن عروبہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر ہے، کہ منصفانہ قیمت لگالی جائے گی۔

یں۔ باب (۱۲۹) ولاء صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی!

۱۲۷۱۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، نافع، ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ نے ایک باندی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا، باندی کے مالکوں نے کہا، ہم یہ باندی آپ کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرتے ہیں، کہ

أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

١٢٧٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةً جَاءَتْ عَائِشَةً تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسِ يَشْتَرطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَن اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأُوثَقُ *

حق ولاء ہم کو حاصل ہوگا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے اس بات کا تذکرہ آنخضرت صلی للد علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا،اس بات سے تم خرید نے سے نہ رکو، کیونکہ حق ولاء آزاد کرانے والے ہی کاہو تاہے۔

۷۷ ۲۱ قتیبه بن سعید ،لیث ،ابن شهاب ، عروه ، حضرت عا کشه رضی الله تعالی عنها بیان کرتی ہیں، کہ بر برہؓ، حضرت عائشہؓ کے پاس اینے بدل کتابت میں ان سے مدد طلب کرنے کے لئے آئیں،اور ابھی تک انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا، توایے لوگوں کے پاس جا،اگروه منظور کریں، تو کتابت کاسارار و پییه میں ادا کر دوں گی، گرشر ط بیہ ہے کہ تیری ولاء مجھے ملے گی، بریر ؓ نے اپنے مالکوں ہے بیان کیا، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوئے، اور بولے، کہ اگر حضرت عائشہؓ جاہیں تو بوجہ اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں، مگر ولاء ہماری ہو گی، حضرت عائشہؓ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو حضرت عائشہ سے آتخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا، تو خرید کر آزاد کردے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، پھر آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کھڑے ہوئے اور ار شاد فرمایا، که کیا حال ہو گیاہے لو گوں کا جوالیمی شر طیس لگاتے ہیں، جواللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہیں،جو شخص اس قتم کی شرط لگائے، تو وہ لغوہے،اگرچہ سومر تبہ شرط لگائے،اللّٰدرب العزت کی لگائی ہو ئی شرط سب سے زیادہ مضبوط اور درست ہے۔

(فائدہ) کتابت، غلام یالونڈی ہے کچھ روپیہ مقرر کرکے اس کی آزادی کواس کی ادائیگی پر موقوف کر دینے کا نام ہے، کہ اگر اتنامال ادا کر دے، تو تو آزاد ہے،اب اس رقم کوبدل کتابت کہیں گے ،اور غلام مکاتب کہلائے گااور یہ معاملہ کتابت۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةً زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَريرَةُ إِلَيَّ

۱۲۷۸۔ ابوالطاہر ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بر برہ میرے پاس آئیں،اور عرض کیا،اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے نو

فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْع

أُوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي

وَأَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ ، اور لیٹ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، لیکن اتنااضافہ ہواہے، کہ آپ نے حضرت عائش سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہ، خرید لے، اور آزاد کردے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے، کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے در میان کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد۔

کے بعد فرمایا،امابعد۔ ١٢٧٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ۷۵ ۱۲ ابو کریب، محمد بن علاء، الهمدانی، ابو اسامه، هشام بن عروہ، بواسطہ اینے والد، حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ہے الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةً أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ دَخَلَتْ روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے پاس آئیں،اور کہنے لگیں، کہ میرے مالکوں نے مجھے نواو قیہ جاندی عَلَىَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أُوَاقِ فِي تِسْعِ سَنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ یر مکاتب بنایا ہے ،اور نوسال میں بیرر قم ادا ہو گی ، ہر سال ایک اوقیہ، آپ میری مدد کیجئے، میں نے کہا،اگر تیرے مالک راضی فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي ہوں، تو یک دم کل قیمت میں ادا کر دوں، اور حمہیں آزاد کر دوں، کیکن تمہاری ولاء میں لوں گی، بریر ﷺ نے اپنے مالکوں فَعَلْتُ فَذَكَرَتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ ہے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَّنِي فَذَكَرَتْ ذَٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللَّهِ إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ تہیں ولاء ہم ہی لیں گے ، پھر بر برہؓ میرے پاس آئیں ،اور اس چیز کا تذکرہ کیا، میں نے انہیں حجمر کا، وہ بولیں خدا کی قشم ایسا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي نہیں ہوگا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو مجھ سے فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَريهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرطِي لَهُمُ دریافت کیا، میں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، تو الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خرید لے اور آزاد کر دے ،اور ان کی شرط رہنے دے ،اس لئے خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کے لئے ہے چنانچہ میں نے ایساہی کیا،اس کے بعد شام کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَام يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا دیا،اوراللہ تعالیٰ کی حمہ و ثناجواس کے شایان شان تھی، بیان کی، لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ پھر فرمایااما بعد! کیا حال ہو گیالو گوں کا، وہ ایسی شر طیس لگا لیتے ہیں جو کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شرط بھی اللہ رب مِائَةً شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ العزت کی کتاب میں موجود نہیں ہے، تووہ باطل ہے،اگر چہ سو مَا بَالُ رِجَالِ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا مرتبه وه شرط لگائی گئی مو، كتاب الله زياده درست اور الله كی وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

شرط زیادہ متحکم ہے، کیا حال ہے، لوگوں میں سے بعض کا کہ
دوسرے سے کہتے ہیں، کہ آزاد تو کر دے اور حق ولاء میرے
لئے ہے، حالا نکہ ولاء کا حق اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔
۱۲۸۰ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور ابن نمیر، (دوسر ی
سند) ابو کریب، کیچ (تیسر ی سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن
ابراہیم، جریر، ہشام، بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ
کی روایت کی طرح منقول ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنا
اضافہ ہے، کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا، اس لئے آنخضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اختیار دے دیا، اور
اگر وہ آزاد ہو تا تو پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
بریرہ کو اختیار نہ دیتے، اور اس روایت میں "اما بعد "کا لفظ موجود
نہیں ہے۔

الا ۱۲ ا۔ زہیر بن حرب، اور محمد بن علاء، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیش آئیں، ایک توبہ کہ اس کے مالکوں نے اسے بیچنا چاہا، اور ولاء کی شرط ایخ لئے کرنا چاہی، میں نے نبی اگرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تواسے خرید کے آزاد کردے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، (دوسر سے کہ)وہ آزاد کردی گئیں، تو آئخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دے دیا، توانہوں نے انہیں ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دے دیا، توانہوں نے ایخ نفس کو پہند کیا (تیسری بات) اور لوگ بریرہ کو صدقہ این نفس کو پہند کیا (تیسری بات) اور لوگ بریرہ کو صدقہ دیے تھے، اور وہ ہمیں ہدیہ جھیجیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ وہ ان کے لئے مصدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ، اس لئے اسے کھاؤ۔ صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ، اس لئے اسے کھاؤ۔

عبدالرحمٰن بن قاسم، بواسطه اینے والد، حضرت عا کشه رضی الله

١٢٨٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ وَلِيعٌ عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِسَمَامٍ بْنِ عُرُورَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثٍ أَبِي هِسَمَامٍ بْنِ عُرُورَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثٍ أَبِي هُسَمَامٍ بْنِ عُرُورَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثٍ أَبِي هَامَامَةً غَيْرً أَنَّ فِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ وَكَانَ وَكَانَ وَكَانَ وَكَانَ مُرَّالَمُ فَاخَدًا وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُخَدِّرُهَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُخَدِّرُهَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُخَدِّرُهَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُخَدِّرُهَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُخَدِّرُهُمَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعَدِيرُهِمْ وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدُرُهُمَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدَرُهُمَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدُرُهُمَا وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدَرُهُمْ وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدُرُهُمْ وَلَوْ كَانَ حُرَّالَمْ يُعْدُرُهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُهُ *

الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِرُهَيْرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيةً حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرُّوةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرُّوةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكُرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَلَكُ لِللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَكُ وَكُونَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَالَتُ وَكُونَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَالَتُ هُو عَلَيْهَا وَتُهُ وَهُو لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ * فَقَالَ هُو عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُو لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ *

١٢٨٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَاسِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النَّعْمَةَ وَحَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النَّعْمَةَ وَحَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَحَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَّعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَنَا هَدِيَّةً *

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمِ عَلْكَ سَمِعْتُ الْقَاسِمِ عَلْكَ سَمِعْتُ الْقَاسِمِ فَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمِ فَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمِ فَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتُ أَنْ تَشْتَرِيَ يَحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتُ أَنْ تَشْتَرِيَ لِمَوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ لَوَا لِلنَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَأُهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَهُو لَحُمِّ فَقَالُوا لِلنَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّهِ عَلَى بَرِيرَةً فَقَالَ هُو لَهَا صَدَقَةٌ وَهُو لَنَا هُدَيَّةً وَهُو لَنَا شُعْبَةً ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَرَا فَالَ شُعْبَةً ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَرَا قَالَ شُعْبَةً ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَرَا قَالَ شُعْبَةً ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَرَا لَا أَدْرِي *

تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ انہوں نے چند انصاریوں سے بریرہ کو خرید لیا، مگر انصار نے حق ولاء اپنے پاس محفوظ کرنے کی شرط کرلی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولاء ولی نعمت (آزاد کرنے والے) کے لئے ہوتی ہے، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دے دیا تھا، کیونکہ ان کا شوہر غلام تھا، اور بریرہ نے (ایک مرتبہ) حضرت عائشہ کی خدمت میں گوشت بھیجا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی بناتیں (تواچھا فرمایا، اگر اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی بناتیں (تواچھا فرمایا، وہ ان کے صدقہ میں ملاتھا، فرمایا، وہ ان کے کئے صدقہ میں ملاتھا، فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ میں ملاتھا، مرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ فرمایا، وہ ان کے لئے میں خفر، شعبہ، عبدالر حمٰن بن قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا، مگر

رمایا اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ عبد الرحمٰن بن قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا، مگر مالکوں نے حق ولاء کواپنے لئے کر لینے کی شرط لگائی، توانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بات کا تذکرہ کیا، حضور نے فرمایا تم اسے خرید کر آزاد کر دو،اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کائی ہو تاہے،اور پچھ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، حاضرین نے عرض اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، حاضرین نے عرض کیا، یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملاہے، آپ نے فرمایا، وہ اس شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا، عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا، عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے عبدالرحمٰن بن قاسم سے ان کے شوہر کا حال دریافت کیا، تو عبدالرحمٰن بن قاسم سے ان کے شوہر کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا معلوم نہیں۔

(فائدہ)باندی کو آزادی کے بعد اختیار حاصل ہے،خواہ سابقہ نکاح کو باقی رکھے،یافٹے کر دے،خواہ اس کا شوہر آزاد ہویاغلام،واللہ اعلم۔

۱۲۸۴۔ احمد بن عثمان نو فلی، ابو داؤد، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۸۵ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابو هشام، مغیره بن سلمه

رَهُ مِرْهُ) بِمِرْنَ وَارَارُونَ عَبِمُرْا مِيْرُنَّ الْمُ الْنُوْفَلِيُّ النَّوْفَلِيُّ النَّوْفَلِيُّ الْمُثَنَّ النَّوْفَلِيُّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ الْمُثَنَّ وَابْنُ بَشَارِ مَحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَارِ مَحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَارِ

جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ الْمُثنى حَدَّثنا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَّمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَام حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ يَزيدَ بْن رُومَانَ عَنْ عُرْوَةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةً عَبْدًا * ١٢٨٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَنِسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَريرَةَ ثَلَاثُ سُنَن خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةَ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بطَعَامِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأَدُمٍ مِنْ أُدُم الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرْ بُرْمَةً عَلَ النَّار فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِنَّمَا

مَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَلَالِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَحْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالِ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِي جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَّاءُ نَعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَّاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ فَنَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَى * فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَى *

الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

(١٧٠) بَابِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

مخزومی، وہیب، عبیداللہ، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کاشوہر غلام تھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۲۸۶۔ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، رہیعہ بن ابی عبدالر حمٰن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہ کے واقعہ میں تین سنتوں کا ظہور ہوا، (۱) بریرہ کے آزاد ہونے کے بعد اے اختیار دیا گیا، (۲) کچھ گوشت میرے پاس بطور ہدیہ آیا، اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہانڈی اس وقت آگ پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا، روثی اور جو کچھ گھر میں سالن تھا، خدمت گرامی میں پیش کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، مجھے معلوم ہو نے مرب کہ ہانڈی آگ پر ہے، اور اس میں گوشت ہے، حاضرین نے عرض کیایار سول اللہ گوشت تو ضرور ہے، مگریہ گوشت بریرہ کوصد قد میں دیا گیا تھا، اس لئے ہم نے آپ کواس کا کھلانا بریرہ کو صد قد میں دیا گیا تھا، اس لئے ہم نے آپ کواس کا کھلانا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صد قد تھا، اور مالی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد مالی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد ملی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد ملی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد ملی کرنے والے کے لئے ہے۔

۱۲۸۷ ابو بکر بن ابی شیبه، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سهیل بن ابی صالح، بواسطه اپنے والد، حضر ت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنها نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنا چاہی، مگر مالکوں نے بغیر حق ولاء کے فرو خت کرنے سے انکار کردیا، حضرت عائشہ نے اس بات کا تذکرہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، کہ تم اپنارادے سے باز نہ آؤ،اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کوملتی ہے۔

باب (۱۷۰) حق ولاء کو فروخت اور ہبہ کر دینے

١٢٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن دِينَار عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ قَالَ مُسْلِم النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْن دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

١٢٨٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةَ وَابْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثنا إِسَّمَعِيلُ بْنُ جَعْفَر حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُر

(١٧١) بَابِ تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ *

١٢٩٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ

کی ممانعت!

۱۲۸۸ یکی بن کیچی تملیمی، سلیمان بن بلال، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کو فروخت کرنے،اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے، ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ میں نے امام مسلم بن حجاج ہے سنا فرمار ہے تھے، کہ اس حدیث میں تمام لوگ حضرت عبداللہ بن دینارر حمتہ اللہ تعالیٰ کے شاگر دہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

۱۲۸۹ اابو بکر بن الی شیبه اور زهیر بن حرب، ابن عیبینه -(دوسر ی سند) یخییٰ بن ابوب، قبیه ،ابن حجر ،اساعیل بن جعفر۔ (تیسری سند)ابن نمیر، بواسطه اینے والد، سفیان بن سعید۔ (چو تھی سند)ابن مثنیٰ، محمہ بن جعفر، شعبہ۔

(یانچویں سند)،ابن متنیٰ،عبدالوہاب،عبیداللہ۔ (حچصنی سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثان،

حضرت عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں،وہ ر سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ثقفی بواسطہ عبیداللہ

کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے کہ بیچ نہ کی جائے ،اور ہبہ کاذکر تہیں ہے۔

باب (۱۷۱) آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی

۱۲۹۰ محمد بن رافع، عبدالزاق،ابن جریج،ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ا نہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا، ہر 727

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْن عُقُولَهُ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُتَوَالَى مَوْلَى رَجُل مُسْلِم بغَيْر إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحْمِيفَتِهِ مَّنْ فَعَلَ ذَلِكَ * ١٢٩١ – حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بغَيْر إذْن مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا ١٢٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّكُمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بغَيْرِ إِذْنَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

وَلَا صَرْفٌ * ١٢٩٣ - وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَار حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَن الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالَّيَ غَيْرَ مَوَالِيهِ بغَيْر إذْنِهمْ *

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ

١٢٩٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زُعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

قبیلہ براس کی دیت ہے، کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا بغیر اس کی اجازت کے مولی بن جائے، بعد میں مجھے اس چیز کی بھی اطلاع ملی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایبا کرنے والوں پراپنی کتاب میں لعنت بھیجی ہے۔ ۱۲۹۱ قتیبه بن سعید، یعقوب بن عبدالر حمن قاری، سهیل، بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابوہر پر ہرضی اللّٰد تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی کو بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے مولی بنائے تواس پراللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے، نەاس كاكوئى فريضە قبول كياجائے گا،اورنە كوئى تفل_

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۱۲۹۲ ابو بکربن ابی شیبه ، حسین بن علی جعفی ، زائده ، سلیمان ، ابو صالح، حضرت ابو ہر برہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی قوم کواپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولی بنائے تو اس پر الله تعالی، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ ۱۲۹۳ ابراهیم بن دینار، عبیدالله بن موسیٰ، شیبان، اعمش

ہیں"من والی غیر موالیہ بغیر اذنہم" (ترجمہ وہی ہےجو پہلی محدیث میں گزر چکاہے)۔ ۱۲۹۴ ابو کریب، ابو معاویه، اعمش، ابراہیم تیمی، ایخ والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ جو گمان کرتا ہے کہ

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ سے

کوئی کتاب ہے، کہ جسے ہم رپیہ ھتے ہیں، یااس صحیفہ کے علاوہ اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھا، تو وہ جھوٹا ہے،اس صحیفہ میں تو او نٹول کی عمروں کا بیان ہے، اور زخموں کی دیت کا تذکرہ ہے،

ہمارے (اہل بیت) کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ اور

۴ تیجیمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَسَلّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى ثُوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّهُ اللّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّهُ مَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ اللّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمَعِينَ لَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا *

اور اس میں یہ بھی ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ عیر سے لے کر تور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کسی نئی چیز کوا یجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے تواس پر اللہ تعالی، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہو گااور نہ نفل، اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ان کااد نی (۱) مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کو باپ بنا لے، یاا پنے مولی کے علاوہ کسی اور کو مولی بنائے، تواس پر اللہ تعالی فر شتوں، اور کے علاوہ کسی اور کو مولی بنائے، تواس پر اللہ تعالی فر شتوں، اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کانہ کوئی فر ض قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

(فائدہ) حدیث سے خصوصیت کے ساتھ شیعوں کی تر دیداور بدعتیوں کا باعث ملامت ہونا،اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کا بھی برا حشر ہونا ثابت ہو گیا۔

(١٧٢) بَابِ فَضْلِ الْعِتْقِ *

م ١٢٩٥ - حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ

اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ * ١٢٩٦ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِم عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ

عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنْ رَبِي هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ اللَّهُ بكُلِّ عُضْو مِنْهَا عُضْوًا أَعْتَقَ اللَّهُ بكُلِّ عُضْو مِنْهَا عُضْوًا

مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِّفَرْجِهِ *

باب (۱۷۲) غلام آزاد کرنے کی فضیلت!

١٢٩٥ محمه بن متنيٰ، ليحيٰ بن سعيد، عبدالله بن سعيد، اساعيل

بن ابی حکیم، سعید بن ابی مر جاند، حضرت ابو ہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ رب العزت اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا۔ 1491۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، محمد بن مطرف، ابی غسان مدنی، حضرت ابو ہر رہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ بین، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تواللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہر عضو کو تبارک و تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بیاں تک اس کی شرم گاہ دوزخ کی آگ سے آزاد کردے گا، یہاں تک اس کی شرم گاہ دوزخ کی آگ سے آزاد کردے گا، یہاں تک اس کی شرم گاہ

بھی اس کی شرم گاہ کے بدلے (آزاد کر دے گا)۔

(۱) مرادیہ ہے کہ مسلمانوں میں کسی نے کسی کا فر کوامن دے دیا تو کسی دوسرے کے لئے اسے تو ڑنا جائز نہیں ہے خواہ امن دینے والا مسلمان مرتبے میں دوسر وں سے کم ہو۔ ١٢٩٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ١٢٩٧ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ سعيد ا عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالً روايت

عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِهَرْجِهِ *
بِهَرْجِهِ *
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَحَاهُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَة صَاحِبُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ مَلْم أَبًا هُرَيْرَة يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْ وَسَلّم أَيُمَا امْرِئ مُسْلِم أَعْتَقَ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّم أَيُمَا امْرئ مُسْلِم أَعْتَق مَنْ اللّه عَلَيْهِ وَسَلّم أَيْمَا امْرئ مُسْلِم أَعْتَق مَنْ النّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ اللّه مِنْ النّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ النّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيٍّ بْنِ اللّه المُرَى اللّه لِكُلّ عَضْو مِنْهُ عَضْوا المَّمَ أَبِي هُرَيْرَة فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيٍّ بْن

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ. مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ

(۱۷۳) بَابِ فَضْلِ عِتَقِ الْوَالِدِ * 1۲۹٥ مَدُّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَحِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَذٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَحِدَهُ شَيْبَةَ وَلَكُ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَحِدَهُ شَيْبَةَ وَلَذِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي

الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ

جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ *

سيبه رف رود و عَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي حَ وَ حَدَّثَنِي حَ وَ حَدَّثَنِي حَ وَ حَدَّثَنِي عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ

۱۲۹۷ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عمر بن علی بن حسین، سعید بن مر جانہ، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمار ہے تھے جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کر ہے اللہ تعالی اس کے ہر عضو کوغلام کے ہر عضو کے بدلے دوز خے سے آزاد کر دے گا، یہاں تک کہ اس کی شرم

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

گاہ بھی غلام کی شرم گاہ کے عوض آزاد کردے گا۔
۱۲۹۸۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، عاصم بن محمد، عمری، واقد، سعید بن مر جانہ صاحب علی بن حسین، حضرت ابو ہریہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و بارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان مردکسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا، خدا تعالیٰ

اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے محفوظ کردے گا، حضرت سعید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالی عنہ یہ حدیث سنی تو علی بن حسین سے جاکراس کاذکر کیا توانہوں نے فوراً اپناس غلام کو آزاد کر دیا جس کی قیمت ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم حضرت ابن جعفر و دے رہے تھے۔

باب (۱۷۳) اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت! ۱۲۹۹ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی اولادا پنے والد کاحق ادا نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے، اور پھر اسے خرید کر آزاد کر دے، ابن ابی

شیبه کی روایت میں "ولد والدہ" کے الفاظ ہیں۔
•• ۱۳۰۰ ابو کریب، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے
والد (تیسری سند) عمر و ناقد، ابواحمد زبیری، سفیان، سہیل سے
اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں

بھی"ولدوالدہ"کے لفظ موجود ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا وَلَدٌ وَالِدَهُ *

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْبُيُوْع

(١٧٤) بَابِ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ بابِ(١٧٨) يَعْ ملامه اور منابذه كاابطال!

١٣٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْن يَحْيَى بْن حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ * ١٣٠٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

١٣٠٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ وَأَبُو أُسَامَةً حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَّنِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خَبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمِثْلِهِ ۖ * ١٣٠٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْن أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

ا • ١٣ ـ يحيٰ بن يحيٰ تميمي، مالك، محمد بن يحيٰ بن جان، اعرج، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و بار ک وسلم نے بیچ ملامیہ ،اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

۰۲ ۱۳- ابو کریب، ابن ابی عمر، وکیع سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہر رہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۳۰سا-ابو بکربن ابی شیبه ،ابن نمیر ،ابواسامه (دوسری سند)، محمر بن عبدالله بن تمير، بواسطه اينے والد (تيسري سند) محمد بن متنیٰ، عبدالوہاب، عبیداللہ بن عمر، خبیب بن عبدالر حمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت كرتے ہيں، انہوں نے آنخضرت صلى الله عليه وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

٧ • ١٣ - قتيبه بن سعيد، يعقوب بن عبدالرحمٰن، سهيل بن ابي صالح، بواسطه اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روايت كيا_

٥ - ١٣٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ عَنْ عَطَاء بْن مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ قَالَ نَهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَأَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تُوْبَ صَاحِبِهِ بغَيْرِ تَأَمُّلِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تُوْبَهُ إِلَى الْآخُرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثُوْبِ صَاحِبِهِ *

١٣٠٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةً بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةً قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمُسُ الرَّجُل تُوْبَ الْآخَر بيَدِهِ باللَّيْلِ أَوْ بالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُل بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ *

١٣٠٧- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * (١٧٥) بَابِ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ

الَّذِي فِيهِ غُرَرٌ *

۰۵ ۱۳۰ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمر و بن دینار، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہر برہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ ہمیں دوبیعوں سے ممانعت کی گئی ہے، ا یک ملامسه اور دوسری منابذه، ملامسه توبیه ہے، که طرفین میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو بغیر سوچے سمجھے ہاتھ لگائے (اور اس سے بیچ لازم ہو جائے)اور بیچ منابذہ یہ ہے، کہ طر فین میں سے ہرا یک اپنا کپڑاد وسرے کی طرف بچینک دے اوران میں ہے کوئی بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کونہ دیکھے۔

(فائدہ)اس قتم کی بیچ کے ابطال کا دار ومدار دھو کہ اور قمار پر ہے ، کیونکہ ان میں بھی سر اسریہی چیزیں پائی جاتی ہیں (نووی وعینی جلد ۱۲،

۲ • ۱۳-۱ بوطاهر، حرمله بن ميجيٰ، ابن وهب، بولس، ابن شهاب، عامر بن سعد بن ابی و قاص، حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ہمیں دو قشم کی ہیج اور دو طرح کے لباس پہننے ہے منع فرمایا ہے، آپ نے بیچ ملامیہ ،اور منابذہ سے منع فرمایا ہے، بیچ ملامسہ توبیہ ہے عاقدین میں سے ہر ایک دن یارات میں ایک دوسرے کے کیڑے کو ہاتھ لگادے، اور اس کپڑے کو صرف اس بیع کے لئے الٹے، اور بیع منابذہ بیہ ہے کہ عاقدین میں سے ہر ایک اینے کپڑے کو دوسرے کی طرف مچینک دے، اور اس کیڑے کو مچینک دینے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے گی، نہ کوئی دوسر سے کا کپڑا دیکھے اور نہ ر ضامندی کااظہار کرے۔

۷۰ ۱۳۰۷ عمر و ناقد، لعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اینے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت تقل کرتے ہیں۔

باب (۱۷۵) کنگری اور دھوکے کی ہیج باطل

ہونے کابیان!

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثِنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْخَرَر * الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَر *

۱۳۰۸- ابو بکر بن ابی شیبه ، عبدالله بن ادر یس ، یکی بن سعید ، ابو اسامه ، عبیدالله (دوسری سند) زمیر بن حرب ، یکی بن سعید ، عبیدالله ، ابوالزناد ، اعرج ، ابو هر بره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا که رسالت مآب صلی الله علیه و آله و بارک و سلم نے کنگری کی ہیچ کرنے ہے ، اور دھو کے فریب کی ہیچ سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) کنگری کی بھے کا مطلب ہے، مثلاً خرید نے والا کہے، کہ جب تیری یہ چیز کنگری پر جاگرے، تو بھے لازم ہے، یا کنگری پھینک کر مبیع کی تعیین کی جاتی ہے۔ کہ جب تیری یہ چیز کنگری پر جاگرے، تو بھے لازم ہے، یا کنگری پھینک کر مبیع کی تعیین کی جاتی ہے۔ مثلاً خرید ہے جا ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی، شریعت نے اس کی ممانعت کر دی،اور دھو کے کی بھے توایک اصل عظیم ہے، جو بہت سی بیعوں کو شامل ہے، جیسا کہ مجھلی کی بھے پانی میں،اور دودھ کی بھے تھنوں میں وغیرہ وغیرہ،اس قتم کی تمام بیوع باطل ہیں، کیو نکہ ان میں دھو کہ ہے۔

(۱۷٦) بَابِ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ * ١٣٠٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْع حَبَلِ الْحَبَلَةِ *

رُّ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرِ قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَبْنِ عُمَرَ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَمَّ الْجَرُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ وَكَبَلُ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ * وَسُلَّمَ عَنْ ذَلِكَ * وَسُلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

باب(١٤٦) بيع حبل الحبله كي مما نعت!

9 - ۱۳ - یخی بن یخی ، محمہ بن رمح ، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید ، لیث ، مخمہ بن رمح ، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید ، لیث ، خضرت عبد الله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے بیچ حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۰ زہیر بن حرب، محد بن مثنیٰ، یکیٰ قطان، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کا گوشت حبل الحبلہ تک بیچتے تھے، اور حبل الحبلہ بیے ہے، کہ اونئی بیجہ جاملہ ہو، اور وہ جنے، اس بیج سے بیجہ حاملہ ہو، اور وہ جنے، اس بیج سے رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ وبارک وسلم نے منع فرمادیا

(فائدہ) حبل الحبلہ کی جو نبی شکل اختیار کر لی جائے ، یا بیچے معدوم ہے ، یا میعاد مجہول ہے بہر صورت اس قتم کی بیچ باطل ہے۔ (۱۷۷) بَابِ تَحْریم بَیْع الرَّجُل عَلَی باب(۱۷۷) اینے بھائی کی بیچ پر بیچ کرنے اور

(۱۷۷) بَابِ تَحْرِيمٍ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى باب(۱۷۷) اینے بھائی کی بیچ پر بیچ کرنے اور اس بَیْع أَحِیهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِیمِ کے زخ پر زخ کرنے کی حرمت، اور وھوکہ

النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ *

١٣١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ *

عَلَى بَيْعِ بَعْضُ ١٣١٢– حَدَّثُنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِغٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ

١٣١٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ

ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولًَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

(فا ئدہ) بائع ومشتری راضی ہو چکے ،انجھی بیجے پوری نہیں ہوئی ،

١٣١٤ - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ

حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاء

وَسُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ و حَدَّثَنَاهِ مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ

اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِم عَنْ أَبِي

يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ *

دینا،اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک لینا بھی

اا ١٣١١ مُريحينٌ بن يجيلُ، مالك، نافع، حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنہما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی دوسرے کی بع پر بع نہ کرے۔

١٣١٢ ز هير بن حرب اور محمد بن مثنيٰ، يجيٰ، عبيدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیعے پر بیج نہ کرے،اورنہ ہی اس کے پیام پر پیام دے مگریہ کہ اس کے لئے اجازت دے دے (تودرست ہے)۔

۱۳۱۳ یی بن ایوب اور قتیبه بن سعید، ابن حجر، اساعیل بن جعفر، علاء، بواسطه اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی مسلمان تسی مسلمان کے نرخ کرتے وقت اس چیز کانرخ نہ کرے۔

نے میں کوئی کہتاہے،اس چیز کومیں خرید تاہوں، یہ ناجائزہے۔ ۱۳۱۳ احدین ابراہیم دور قی، عبدالصمد، شعبہ، بواسطہ اپنے والد، سہیل، بواسطہ اینے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ، نبی اکرم صلی الله علیه وسلم (دوسری سند) محمد بن متنیٰ، عبدالصمد، شعبه، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ، آنخضرت صلی الله علیه وسلم (تیسری سند)عبیدالله بن معاذ، بواسطه اینے والد، شعبه ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (ملمان) بھائی کے سودا کئے ہوئے پر سودا کرنے سے منع

مِنْ تمْر *

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَفِي رَوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سِيمةِ أَخِيهِ *
روايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سِيمةِ أُخِيهِ *
٥ ١٣١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ قَالَ لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ جَاضِرٌ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ جَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ جَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ جَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَسَعْرُوا الْإِبلَ وَالْغَنَمَ فَمَن ابْتَاعَهَا بَعْدَ لَكُولُ لِبَادٍ وَلَا تَصَرُّوا الْإِبلَ وَالْغَنَمَ فَمَن ابْتَاعَهَا بَعْدَ لَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مَن ابْتَاعَهَا بَعْدَ

ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ

رَضِيَهَا أَمْسَكُهَا وَإِنْ سَخِطُهَا رَدُّهَا وَصَاعًا

فرمایا ہے،اور دور قی کی روایت میں ''سیمة انحیہ ''کالفظہے۔

۱۳۱۵۔ یکی بن یکی، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قافلہ والوں سے جاکر ہیج کے لئے نہ ملو، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی ہیج پر بیج کرے اور ہیج بخش اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی ہیج پر بیج کرے اور ہیج بخش اور اونٹ یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو، پھر اگر کوئی ایسے جانور کو خرید لے تو خرید نے والے کو اختیار ہے، دونوں باتوں میں سے جو اسے پہلے معلوم ہو، دودھ دو ہے کے بعد اسے اختیار کرے، اگر پہند آئے تورکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع مجورکا اس دودھ کے عوض واپس کر دے اور ایک صاع مجورکا اس دودھ کے عوض واپس کر دے اور ایک صاع مجورکا اس دودھ کے عوض واپس کر دے۔

(فائدہ) بخش کے معنی ہیں، بغیر خریدنے کے ارادہ سے آگر قیمت کسی چیز کی زیادہ لگانا، کہ جس کی وجہ سے جو پہلے سے خرید رہاہے ،اسے زیادہ دینی پڑے، بیہ صورت بھی ناجائز ہے، غرضیکہ مذکورہ بالا روایت میں جن چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے،ان میں سر اسر دھو کہ ہے،واللہ اعلم۔

۱۳۱۲ – حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ أَبْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبُرِيُّ بِن ثابت، الوحازم، حفرت الوہريره رضى الله تعالى عنه سے حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ أَبْنُ رَسُولَ روايت كرتے ہيں، كه رسول الله صلى عليه وسلم نے سواروں ثابت عَنْ أَبِي حَاذِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ روايت كرتے ہيں، كه رسول الله صلى عليه وسلم نے سواروں الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنِ التَّلَقِي سے جاكر علنے سے منع كيا ہے، اور ايسے ہى شہرى كو باہر والے كا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنِ التَّلَقِي عَنِ اللهُ عَلَيْ عَنْ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ عَنْ اللهُ عَلْ عَنْ اللهُ عَلْمَ عَنْ اللهُ عَلَيْ عَنْ اللهُ عَلَيْ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْ عَنْ اللهُ عَلْمَ عَنْ اللهُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ * اللهُ عَلَى عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ ال

ہیں، جبیہا کہ معاذعن شعبہ کی حدیث میں روایت ہے۔

۱۳۱۸ یکی بن میکی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهمات روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے مجش یعنی دھو کہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

باب(۱۷۸) تلقی جلب کی حرمت!

۱۳۱۹ ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن مثنی ، یجی بن سعید (تیسری سند) ابن نمیر ، بواسطہ اپنے والد ، عبیداللہ ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا ، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب تجارت سے آگے جاکر ملنے کو تاو قشیکہ وہ بازار میں نہ آئیں منع کیا ہے ، یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت کے ہیں ، بی قی دوسرے دونوں حضرات کی روایت میں ہے ، کہ آپ نے باقی دوسرے دونوں حضرات کی روایت میں ہے ، کہ آپ نے آگے جاکر ملنے (ا) سے منع فرمایا ہے۔

باسار محمر بن حاتم ،اسحاق بن منصور،ابن مهدی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت ماب صلی الله علیه وسلم سے ابن نمیر عن عبیدالله کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عبداللہ بن مبارک، تیمی ، ابوعثمان ، حضرت عبداللہ علیہ و آلہ حضرت عبداللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ، کہ آپ نے آگے جاکر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۲ یجیٰ بن بیجیٰ، مشیم، مشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ

الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةً *

مُ الْآء - وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَنْ اللَّهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّحْشِ * اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّحْشِ * (فَا يَدِه) نَحْشُ كَامُ طلب يَهِلِي بيان كرچكاموں -

(۱۷۸) بَابِ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ *
١٣١٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهُى عَنِ التَّلَقِي *

۱۳۲۰ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِسْحَقُ بِنُ مَنْصُورِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ نَافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نَمَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ * وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نَمَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ * وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارِكٍ عَنِ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةً عَنْ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي عَنْ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيوعِ * وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيوعِ *

(۱) تلقی جلب سے مرادیہ ہے کہ دیہاتوں سے بیچنے کے لئے غلہ وغیرہ لانے والوں سے شہر سے باہر نکل کر کوئی شخص ساراسامان خرید لے اور انھیں شہر کی منڈی اور بازار میں آنے کا موقع نہ دے۔ چو نکہ اس میں لانے والوں کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے کہ خود بیچنے توزیادہ خمن مل جاتااس خریدنے والے نے اصل بازار کی قیمت ظاہر کئے بغیر کم قیمت پر خرید لیا۔ اور شہر والوں کا بھی نقصان ممکن ہے کہ لانے والے خود کم قیمت پر بیچا۔ اس ضرر کی وجہ سے اس چیز سے ممانعت فرمادی گئی۔

صیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

وَ سَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ * (فائدہ)اس طرح سوداگروں سے جاملے،اوران سے سامان خرید نے میں لوگوں کو نقصان ہو تاہو، تب یہ بات جائز نہیں ہے (عینی جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴)۔

> ١٣٢٣ - حَدَّنَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّنَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُ الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْحِيَارِ *

۱۳۲۳ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان، ابن جرتی، ہشام قردوسی، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مال والوں سے آگے جاکرنہ ملو، اگر کوئی آگے جاکر نہ باور مال خریدے، پھر مال کا مالک بازار میں آگے (اور بھاؤ دریافت کرے) تو اسے اختیار ہے (کہ بیج فنح آگے (اور بھاؤ دریافت کرے) تو اسے اختیار ہے (کہ بیج فنح کردے)۔

(۱۷۹) بَاب تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ للْيَادِي *

نَهِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

لِلْبَادِي النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ النَّهْ عَنِ النَّهْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ * حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَبَالًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَبَاسٍ قَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

باب (۱۷۹) شہری کو دیہاتی کا مال فروخت() کرنے ممانعت!

۱۳۲۴ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب،
سفیان، زہری، سعید بن میتب، حضرت ابوہر ریورضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شہری
دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، زہیر سے بھی یہی روایت
آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھ الفاظ کے تغیر سے اسی
طرح منقول ہے۔

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے آگے جاکر ملنے کو منع کیا ہے، اور

تتلقی الر گبان و أن یبیع حاضر لباد قال علیه وسلم نے سواروں سے آگے جاکر ملنے کو منع کیا ہے، اور (۱) شہری کی دیہاتی کاوکیل بن کراس کاسامان فروخت کرےیہ "بیجالحاضر للبادی "کامشہور معنی ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا گیاشہر والوں کے ضرر کے اندیشہ سے، کیونکہ اس وکیل کے در میان میں آنے ہے اس چیز کی قیمت زیادہ لگائی جائے گی کیونکہ یہ شخص اپنی بھی اجرت نکالے گااور کسی چیز کی فروخت میں جتنے زیادہ ہاتھ اور واسطے ہوتے ہیں اتن ہی اس چیز کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمُسَارًا *

شہری کو دیہاتی کامال بیچنے سے منع کیا ہے، طاؤس کہتے ہیں، میں نے ابن عباس سے یو چھااس کا کیا مطلب ہے، کہ شہری دیہائی كامال نەبىچ، تو فرماياس كادلال نەبے۔

(فا كدہ) ابن عباسٌ كى روايت سے حديث كے معنى خود واضح ہو گئے ، للمذااگر د لال بن كريبچے گا تواس سے اجرت بھى لے گا، پير چيز ناجائز ہے،اوراگر بغیر د لال بنے فرو خت کر دے،اور محض احسان کرے تواس میں کوئی مضا ئقہ نہیں،حضر ت ابن عباس کی بیہ روایت سیجے بخار ی میں بھی موجود ہے (عمد ۃ القاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۲)۔

١٣٢٦- وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ

أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِر ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَأْلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ *

١٣٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر 'بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌ وِ النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٣٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ *

رو ابهه ۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا اِبْنُ اَبِيْ عَدِيٌّ عَنْ إِبْنِ عَوْنِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنْسِ قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مَعَاذُ قَالَ نَا إِبْنُ عَوْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ آنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

(١٨٠) بَابِ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ * ١٣٣٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْن

١٣٢٦ يڃيٰ بن ليجيٰ تميمي، ابو خيثمه، ابوالزبير، حضرت جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زهیر ، ابو الزبیر ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی دیہاتی تکسی شہری کا کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر حچوڑ دو، اللہ رب العزت ایک کے ذریعہ سے دوسرے کو روزی دیتاہے۔

۲ سار ابو بكر بن ابي شيبه اور عمرو ناقد، سفيان بن عيينه، ابو الزبير، حضرت جابر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان

۱۳۲۸ یی بن میمی، مشیم، یونس، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا، کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے ،اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

۲۹ ۱۳۲۹ محمد بن متنیٰ،ابن ابی عدی،ابن عون، محمد، حضرت انسٌّ (دوسری سند) ابن متنیٰ، معاذ ، ابن عون ، محمد ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات ہے روک دیا گیا ہے، کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کامال فروخت کرے (یعنی اس کادلال نہ ہے)۔

باب(١٨٠) بيع مصراة كاحكم!

• ١٣٣٠ عبدالله بن مسلمه بن قعنب، داؤ د بن قيس، مو يٰ بن

بیار، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو تفخص دودھ رو کی ہوئی بکری خریدے، پھر جا کر اس کا دودھ نکالے، اگر اس کا دودھ پبند آ جائے تو رکھ لے، ورنہ واپس کر دے ،اوراس کے ساتھ ایک صاع تھجور کا بھی دے دے۔ اسسار قتيبه بن سعيد، يعقوب بن عبدالرحمٰن، قاري سهيل، بواسطہ اینے والد، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو تمخص دودھ چڑھی ہوئی (لیعنی دودھ رو کی ہوئی) بکری خریدے تواہے رکھ اور اگر جاہے،اہے واپس کر دے ،اوراس کے ساتھ ایک صاغ چھوہارے کا بھی دیدے۔ ٣٣٢ محمد بن عمرو بن جبله بن الي روّاد، ابو عامر عقدي، قره، محد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ار شاد فرمایا، جو تخص دودھ چڑھی بکری خریدے، اسے تین دن تک اختیار ہے، پھر اسے واپس کرنا جاہے تواس کے ساتھ ایک صاع گیہوں کا بھی دے دے، مگر گیہوں دیناضر وری نہیں ہے۔ سسسارابن ابی عمر، سفیان، ابوب، محمد، حضرت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا، كه جو هخص مصراة بكرى خريدے، تووہ دوباتوں میں سے بہتر كامختارہے،اگر جاہے تواہے روک لے اور اگر جاہے ،اس بکری کو واپس کر دے ،اور اس کے ساتھ ایک صاع تھجور کا بھی دے دے، مگر گیہوں دینا ضروری نہیں ہے۔ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَّا دَاوُدُ بْنُ قَيْس عَنْ مُوسَى بْن يَسَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ۚ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبٌ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنَّ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكُهَا وَإِلَّا رَدُّهَا وَمَغَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ * ١٣٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْل عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْحِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكُهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْر * ١٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرُو بَبْن جَبَلَةَ بْن أُبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِر يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا

صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاء * السَّمْرَاء * السَّنَا سُفْيَانُ السَّفْيَانُ عَنْ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ الشَّطَرَيْنِ إِنْ شَاءَ السَّطَرَيْنِ إِنْ شَاءَ الْمَسْكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاء *

(فائدہ)چونکہ عرب میں گیہوں گراں ہیں،اس لئے آپ نے یہ فرمادیا،اور مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کادودھ کئی وقت تک نہ نکالا جائے، تاکہ تھنوں میں دودھ زیادہ معلوم ہو،اورلوگ دھو کہ میں مبتلا ہو کر زیادہ قیمت میں اسے خرید لیں،للہذا خریدنے والے کو اس جانور کے واپس کر دینے کا حق حاصل ہے،اور جو دودھ اس نے نکالا ہے،اس کی قیمت ادا کردے، تھجور اور گیہوں کا دینا ضروری نہیں ہے۔ (نووی جلد ۲، عینی جلد ۱۲)۔ صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

١٣٣٤ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ * ١٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُّنِ مُنَّبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرَى لِقْحَةً مُصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلَبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدُّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرِ (١) *

(١٨١) بَابِ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ

١٣٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالًا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرو بْن دِينَار عَنْ طَاوُس عَن ابْن عَبَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ

ہ ۱۳۳۳۔ ابن الی عمر ، عبد الوہاب ، ابوب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں "شاۃ" کے بجائے ''غنم' 'کالفظہ۔

۱۳۳۵ محد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، مشام بن منبه ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو انہوں نے حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور انہوں نے آتخضرت سے تقل کی ہیں، ان میں سے ایک بیہ بھی ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی ایسی او نئنی خریدے، جس کا دورہ چڑھایا گیا ہو، یا دورہ چڑھی ہوئی کری خریدے، تو دودھ دوہنے کے بعد اے اختیارہے، جاہے اسے رکھ لے پااسے واپس کر دے ،اور ایک صاع تھجور کا بھی اس کے ساتھ دے دے۔

باب (۱۸۱) قبضہ سے پہلے خریدار کودوسرے کے ہاتھ بیچناباطل ہے۔

۱۳۳۲ یکیٰ بن نیکیٰ، حماد بن زید (دوسری سند) ابو الربیع عتکی، قتیبه، حماد، عمرو بن دینار، طاوُس، حضر ت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، جو تشخص اناج خریدے تو قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں، کہ میں ہرایک چیز کواسی پر قیاس کر تاہوں۔

(فائدہ) مثقولات کی بیع قبضہ سے پہلے درست نہیں، ہاں غیر منقول کی بیع میں کوئی مضا نقہ نہیں ہے۔

١٣٣٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۷ ساسا۔ ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه ،ابو کریب، و کیعی،سفیان توری،عمرو بن دینار ہے ای سند کے ساتھ ای طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) چو نکہ تصریبہ میں زیادہ دودھ دکھا کر دوسرے شخص کو دھو کہ دیاجا تاہے اور وہ دوسر ااسی دھوکے میں مبتلا ہو کر جانور خرید لیتاہے اس لئے دیانةً واخلا قاییجے والے کی ذمہ داری ہے کہ اگر خریداراس جانور کو واپس کرنے کا کہے توبیہ اسے واپس لے لے۔

عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ التَّوْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا مَعْمُرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسُلُمَ مَنَ قَالَ وَسُلُمَ مَنَ أَبِيهِ عَنِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ مَلَا لَيْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ * عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ *

١٣٣٩ - حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَمَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن ابْتَاعَ لِللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن ابْتَاعَ لَهُ فَقُلْتُ لِللَّهِ عَلَيْهِ وَالطَّعَامُ لَلْهُ عَلَيْهِ وَالطَّعَامُ مَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالطَّعَامُ لَهُ وَلَكُونَ بَالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجَأً وَلَمْ يَقُلُ أَلُو كُرَيْبٍ مُرْجَأً *

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكُ حَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ وَسُلَّمَ قَالَ مَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ *

بَعْنَ الْحُلَى اللّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنُ يَحْنَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِ مِنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بانْتِقَالِهِ مِنَ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بانْتِقَالِهِ مِنَ

۱۳۳۸ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید،
عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی
الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص
گیہوں خریدے تاہ قتیکہ اس پر قبضہ نہ کرلے، اسے فروخت نہ
کرے، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں،
کہ میں ہرایک چیز کو گیہوں کے مرتبہ میں سمجھتا ہوں (یعنی اگر کوئی وسری چیز ہو تواس کا بھی یہی تھم ہے)۔

۱۳۳۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم،
وکیع، سفیان، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہماہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص گیہوں خریدے،
تاو قتیکہ اسے ناپ نہ لے، اسے نہ بیچ، طاؤس بیان کرتے ہیں
کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہماہے دریافت
کیا، ایسا کیوں ہے، انہوں نے فرمایا، تم لوگوں کو نہیں دیکھتے، کہ
اناج سونے کے ساتھ میعاد پر بیچتے ہیں، لیکن ابؤ کریب نے
میعاد کا تذکرہ نہیں کیا۔

۰ ۱۳ ۴۰ عبدالله بن مسلمه تعنبی، مالک (دوسری سند) یجی بن کجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که جو هخص اناج خریدے تاو قشکه اسے پوراوصول نه کرلے، اسے فروخت نه کرے۔

اسم ۱۳ کی بن میمی مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے زمانے میں اناج خریدتے سے، پھر وہ ایک مخص کو ہمارے یاس بھیجنا تھا، جو اناج کو ہمیں

الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ *

١٣٤٣ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبضَهُ *

٥٩٣٥ - حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ الْبُو عَمْرَ أَنَّهُمْ كَأْنُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ عَنْ الله عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى

اس جگہ سے جہاں سے خریدا ہے، اٹھا لینے کا اور دوسر ی جگہ منتقل کرنے کا بیچنے سے قبل حکم کر تا تھا۔

۱۳۴۲ - ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسیر، عبیدالله، (دوسری سند) محمد بن عبدالله بن نمیر، بواسطه این والد، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مخص اناح خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاو قتیکہ اس پر قبضہ نہ کرے، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے ڈھیر کے ڈھیر اناح خریدا بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے ڈھیر کے ڈھیر اناح خریدا بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے فرمیر و آلہ وبارک وسلم نے ہمیں اس کے فروخت کرنے سمی الله علیه و آلہ وبارک وسلم نے ہمیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاو قتیکہ ہم اسے دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۱۳۴۳ حرمله بن یجی، عبدالله بن و بهب، عمر بن محمه، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنبما سے روایت کرتے بین، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تواسے فروخت نہ کرے، تاو قتیکہ اسے پوراوصول نہ کرلے، اور اس پر قبضہ نہ کرلے۔ کا وقتیکہ اسے پوراوصول نہ کرلے، اور اس پر قبضہ نہ کرلے۔ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنبماسے روایت کرتے بین دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنبماسے روایت کرتے بین، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تواسے نہ فروخت کرے۔ کے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تواسے نہ فروخت کرے۔ کے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تواسے نہ فروخت

۱۳۵۵ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلی، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمررضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کواس بات پرماراجا تاتھا، کہ جبوہ اناج کے ڈھیر خریدتے، تو وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ پر

يُحَوِّلُوهُ *

انہیں چوڑالتے تھے۔

١٣٤٦ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَاعُوا الطُّعَامَ جَزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكِ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطُّعَامَ جزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ *

449

١٣٤٧ - حَدَّثَنًا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَن الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ

وَفِي رُواَيَةِ أَبِي بَكْرِ مَنِ ابْتَاعَ * (فا کدہ) کیونکہ ناپنااور وزن کرنا، یااس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرناخو د قبضہ کرناہے۔

١٣٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْن الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْن يَسَار عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ ٱلرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةً أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطُّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي

٢ ٢ ١٣ ١١ حرمله بن يجيٰ، ابن و هب، يونس، ابن شهاب، سالم بن عبداللّٰد، حضرت ابن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر ماریز تی تھی، کہ وہ اناجوں کے ڈھیر خریدتے تھے اور اپنے مکانوں میں لے جانے سے قبل اسی مقام پر فروخت کر دیتے تھے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی الله تعالی عنه نے بیان کیا، که ان کے والد اناج کا ڈھیر خریدتے تھے،اور پھراسے اپنے گھرلے آتے تھے۔

۷ ۴ سا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب، زید بن حباب، ضحاك بن عثان، بكير بن عبدالله بن المج، سليمان بن بیار، حضرت ابوہر رہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ار شاد فرمایا کہ جو گیہوں خریدے تو ناپنے سے قبل اسے فروخت نه کرے،اورابو بکر کی روایت میں "ابتاع" کالفظہے۔

۸ ۱۳۳۸ اساق بن ابراهیم، عبدالله بن حارث، مخزومی، ضحاک بن عثان، بكير بن عبدالله بن اشج، سليمان بن بيار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان حاکم مدینہ سے کہا، تونے رباکی بیج کو حلال کر دیا، مروان نے کہا، میں نے کیا کیا ہے، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تو نے سند (چھیوں) کی بیع جائز کر دی ہے، حالا نکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواناج کی ہیج ہے اس کے قبضہ کرنے سے پہلے منع فرمایاہے، چنانچہ مروان نے خطبہ دیا،اورلو گوں کواس کی بیع سے منع کیا، سلیمان راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ میں نے

چو کیداروں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے چھیوں کو

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

چھین رہے تھے۔

ر فائدہ)اس سے مراد وہ رسیدیں ہیں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی تھی،اور مال پر قبضہ نہیں ہو تاتھا۔

١٣٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ *

(١٨٢) بَابِ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ *

، ١٣٥٠ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزَّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصَّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ *

مَكِيلَتَهَا بِالْكُيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَمْرِ * مَكِيلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَمْرِ * مَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُن جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهِى الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ * أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ * أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ * أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ * لَلْمُحَلِسِ النَّهُ وَتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنَالِ الْمُحْلِسِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْلَ الْمُحَلِسِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْلَ الْمُحَلِسِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَ * اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَيْنَ * اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَ الْمُعَلِيقِ الْمُعْتِينَ * اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ الْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْهُ الْمُعَلِيقِ الْمَعْتِينَ * اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُعَلِيقِ الْمُعْتَلِيقِ الْمُعْتَالِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمُعَلِيقِ الْمُعَلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمَ الْمُعْلِيقِ عَيْنَ الْعُلْمُ الْمُعَلِّي اللْمُعَلِيقِ الْمُعَلِيقِ الْمُعْلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتَلِيقِ الللَّهُ الْمُعْتِي الْمُعْتِينَ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُعْتَلِيقِ الْمُعِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتَلِيقِ الْمُعُلِيقِ الْعَلَيْنِ الْعَلَيْمِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتَلِيقِ الْمُعْتَلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِيلِ الْمُعْلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعِلَّيْنِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْمُعِلِيقِ الْمُعْتِيقِ الْمُعْتِلَامِ الْمُعْتِلِيقُ الْمُعْتِيلِيقِ الْمُعْتِيقِ الْمُعْتِلِيقِ الْم

لِلمتبایعینِ ۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْحِیَارِ عَلَی صَاحِبِهِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا

9 سال اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جرتج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہماسے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، کہ جب تو کوئی اناج خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے، اسے فروخت مت کر۔

باب (۱۸۲) جس تھجور کے ڈھیر کاوزن معلوم نہ ہو، تو اسے دوسر ی تھجوروں کے عوض بیچنا صحیح نہیں ہے۔

۱۳۵۰۔ ابوالطاہر ، احمد بن عمر و، ابن وہب، ابن جر تے ، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا، فرمار ہے تھے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کا ڈھیر فروخت کرنے سے جس کا وزن یا ماپ معلوم نہ ہو، اس کھجور کے ڈھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔ دھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔ دھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔ داستاق بن ابراہیم، روح، ابن جر تی ، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی، علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی، علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی،

باقی حدیث کے آخر میں تھجوروں کا تذکرہ نہیں ہے۔ باب (۱۸۳) بیع سے پہلے عاقدین کو خیار مجلس حاصل ہے!

۱۳۵۲ یکی بن یخی ، مالک ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که بائع اور مشتری کو جب تک جدانه ہوں اختیار (فنخ ہیج) حاصل ہے ، مگر اس ہیچ میں جس تک جدانه ہوں اختیار (فنخ ہیج) حاصل ہے ، مگر اس ہیچ میں جس

میں اختیار کی شرط لگائی گئی ہو۔

حدیث بیان کرتے ہیں۔

إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ * (فا ئدہ)امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں، یہ اس شکل میں ہے، جبکہ عاقدین میں سے ایک نے بیچ کو واجب کر دیا ہو یعنی ایجاب کر لیا ہو،اب د وسرے کو اختیار ہے، چاہے قبول کرے اور اگر چاہے تور د کر دے، لیکن جب عاقدین میں ایجاب و قبول ہو گیا تواب بیج تام ہو گئی، للہذااس کے بعد کسی کو خیار حاصل نہ ہوگا، ہاں اگر خیار کی شرط لگالی، یااس چیز میں کوئی عیب نکل آیا، تو خیار عیب کا حق رہے گا، جبیہا کہ حدیث سمرہ بن جندب جو نسائی میں مذکورہے،اس پر صراحتهٔ دال ہے (عینی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹)۔

> ١٣٥٣ - حَدَّثْنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حِ و حَدَّثَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ ابْنُ حُجْر قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبيع وَأَبُو كَامِل قَالًا حَدَّثَنَا حَمَّاذٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ و حَدَّثْنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِع حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ

كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

١٣٥٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذًا تَبَايَعَ الرَّجُلَان فَكُلُّ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارُ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا

جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ

أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكِ فَقَدْ وَجَبَ

الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكُ وَاحِدٌ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

(دوسر ی سند) ابو بکر بن ابی شیبه ، محمد بن بشر _ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطه اینے والد، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، نبی اکرم صلی الله علیه وسلم_ (چو تھی سند)زہیر بن حرب اور علی بن حجر ،اساعیل۔ (پانچویں سند)ابوالرہیج اور ابو کامل، حماد بن زید،ابوب، نافع، حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما، نبى اكرم صلى الله عليه وسلم_ (حجهتی سند)ابن متنیٰ،ابن ابی عمر،عبدالوماب، یجیٰ بن سعید۔ (ساتویں سند)ابن رافع ،ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں،وہ آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم سے "مالک عن نافع" کی روایت کی طرح

۵۳ ارز ہیر بن حرب اور محمد بن متنیٰ، کیجیٰ قطان۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۵۳ ۱۳۵۴ قتیبه بن سعید،لیث (دوسری سند) محمد بن رمح،لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما، رسول الله صلى الله عليه و سلم سے تقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی خریدوفروخت کریں، تو ہر ایک کواختیار ہے، جب تک دونوں جدانہ ہوں، اور ایک ہی مقام پر رہیں، یاان میں سے ا یک دوسر ہے کواختیار دے، جب دونوں بیچ کے نفاذ پر راضی ہو گئے، تو بیج واجب ہو گئی اور اگر دونوں میں ہے کسی نے بھی بيع كو فتخ نہيں كيا، تب يہ بيع واجب ہو گئے۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ *

(فا کدہ) یعنی عقد بیچ ہے پہلے عاقدین کو خیار حاصل ہے ،اور جب بیچ منعقد ہو جائے تو پھر کسی قتم کااختیار نہیں ،خواہ افتراق مجلس ہو ،یانہ ہو (مترجم)۔

> ١٣٥٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ قَالَ أَمْلَى عَلَىَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَان بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رُوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلُهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ *

۵۵ سار زمير بن حرب، ابن ابي عمر، سفيان بن عيينه، ابن جریج، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنها ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی ہیج و شراء کریں، تو ہر ایک کواپنی بیچ کے متعلق خیار حاصل ہے، جب تک کہ جدانہ ہوں، یاان کی ہیچ بشر ط خیار ہو،اباگر ہیچ کواختیار کرلیں، تو ہیچ واجب ہو جائے گی، ابن الی عمر ؓ نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ نافع نے بیان کیا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماجب بیع کرتے اور حاہتے کہ معاملہ فنٹخ نہ ہو تو کھڑے ہو کر کچھ دور تک چلتے ، پھراسی کے پاس لوٹ آتے۔

۱۳۵۷ یکی بن نیجیٰ اور نیجیٰ بن ابوب اور قنیبه اور ابن حجر،

اساعیل بن جعفر، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ عاقدین کے در میان کوئی ہیچ لازم نہ ہو گی،جب تک کہ وہ جدانہ ہوں، مگر ہیج خیار میں۔

۵۷ ۱۳۵۷ ابن متنیٰ، بیجیٰ بن سعید ، شعبه (دوسر ی سند)عمر و بن على، يجيل بن سعيد، عبدالرحمٰن بن مهدى، شعبه، قاده، ابوالخلیل، عبدالله بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، فروخت کرنے والا،اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے، جب تک کہ

(فائدہ) میں کہتا ہوں، بیابن عمر کا عمل ہے اس سے کسی کو کوئی تعارض نہیں ،اور بیہ سب ایجاب بیج سے قبل ہے۔ ١٣٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْر قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَر عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن دِينَار أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ. لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْحِيَارِ *

(فائدہ) یعنی جس بیع میں خیار شرط کرلیا،وہ افتراق مجلس کے ساتھ ختم نہ ہوگا،بلکہ باقی رہے گا،واللہ اعلم۔ ١٣٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حِ و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِي قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيم بْنِ حِزَامِ عَنِ النُّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقًا فَإِنْ صَدَقًا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةً بَيْعِهِمَا *

١٣٥٨ - وَحَدَّنَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّنَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنِ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنِ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنِ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي حَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً * فِي حَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً * فِي الْبَيْعِ * فَي حَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً * الله عَنْ يَحْدَى بْنُ يَحْدَى وَيَحْدَى بْنُ يَحْدَى وَيَعْمَى بْنُ يَحْدَى وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالَ يَحْدَى بْنُ يَحْدَى بْنُ يَحْدَى وَقَالَ اللهِ صَلَّى الله عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ اللهِ صَلَّى اللّه عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلُ لِرَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّه عَلْهُ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَنَ وَلَكُو وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَ اللهِ صَلَّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَ الله مَلَى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا

جدا(۱) نہ ہوں، پھراگر دونوں سے بولیں اور عیوب کو بیان کر دیں
تو ان کی سے میں برکت کی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور
(عیوب کو) چھپائیں، تو ان کی سے کی برکت مٹادی جائے گ۔
۱۳۵۸ عمرو بن علی، عبدالر حمٰن بن مہدی، ہمام، ابو التیاح،
عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ،
آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل
کرتے ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ حضرت حکیم بن حزام
رضی اللہ تعالی عنہ خاص کعبہ کے در میان پیدا ہوئے، اور ایک
سوبیس برس زندہ رہے۔

سوبیس برس زنده رہے۔
باب (۱۸۴)جو شخص بیج میں دھو کہ کھاجائے!
باب (۱۸۴)جو شخص بیج میں دھو کہ کھاجائے!
مسام ۱۳۵۹ کی بن بحیٰ اور نجیٰ بن ایوب اور قتیبہ ،ابن حجر،اساعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے تذکرہ کیا، کہ اسے بیج میں دھو کہ دے دیا جاتا ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تو خریدو فرو خت کیا کرے، تو کہہ دیا کہ کوئی دھو کہ نہیں، چنانچہ وہ شخص جب خریدو فرو خت کرتا تو کہ کہ دیتا، "لاخیابہ" یعنی کوئی دھو کہ نہیں ہے۔

خِلَابَةَ أَنَكُونَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةً * يَهِي كَهِه ديتا، "لاخيابة "لَعِنْ كُوكَى دهوكه نهيں ہے۔ و الده) كيونكه اس هخص كى زبان سے لام نہيں نكاتا تھا،اس لئے يا كے ساتھ خيابة كہتا تھا،اوراس كى عمرايك سوتميں سال كى ہو گئى تھى، اور كى لڑائى ميں اس كے سرميں پھرلگ گيا، جس كى بناپراس كى عقل اور زبان ميں فتور آگيا تھا،اوريہ اختيار صرف ان ہى كے لئے خاص تھا،امام ابو حنيفه،اورامام شافعى كا يہى مسلك ہے،اورامام مالك كى صحيح روايت بھى اسى طرح منقول ہے (نووى جلد ٢ صفح كے، عينى جلد ٢ صف سد سد ١٠٠٠

(۱) س حدیث میں اور اس باب کی دوسر می احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ بیچ کرنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جب تک ایک دوسر سے جدانہ ہوں، فقہاء حفیہ ومالکیہ کی رائے ہے ہے کہ ان احادیث میں ایجاب و قبول مکمل کر کے فارغ ہونا مراد ہے کہ جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسر ہے کو قبول کرنے سے پہلے اول کو اپنے ایجاب سے رجوع کرنے کا بھی حق کیا تو دوسر سے کو قبول کرنے سے پہلے اول کو اپنے ایجاب سے رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ہاں جب ایجاب و قبول مکمل ہو گیا تو اب بیچ لازم ہو گئی اب خیار شرط، خیار عیب، اور خیار رؤیت کے بغیر کسی ایک کو دوسر سے کی رضامندی کے بغیر بیچ فنح اور ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حضرات فقہاء متعدد دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن میں آیات کی رضامندی کے بغیر بیچ فنح اور ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حضرات فقہاء متعدد دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن میں آیات قرآنیہ ،احادیث اور آثار صحابہ تمام موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح المہم ص ۱۸ سے۔

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَة كَلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَار بهذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذًا بَايَعَ يَقُولُ مِثَلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذًا بَايَعَ يَقُولُ لَا خَبَابَةً *

(١٨٥) بَابِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ *

١٣٦١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ*

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي عُمْرَ عَنِ النَّبِيِ عُمَلَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ عَنِ السَّعْدِيُ وَرَوْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنْ بَيْعِ النَّحْلِ اللَّهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّحْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنْ بَيْعِ النَّحْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنْ بَيْعِ النَّحْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنْ بَيْعِ النَّحْلِ مَتَى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ وَيَأْمَنَ وَيَأْمَنَ وَيَأْمَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُشْتَرِي *

١٣٦٤–حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۱۰ ۱۳ ۱۰ ابو بکر بن ابی شیبه ، و کیع ، سفیان (دوسری سند) محمه بن مثنیٰ، محمد بن جعفر ، شعبه ، حضرت عبدالله بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے ، باقی اس حدیث میں بیہ نہیں ہے کہ جب وہ خرید و فروخت کرتا تو کہه دیتا،"لاخیابة" یعنی دھو کہ نہیں ہے۔

باب (۱۸۵) کیلوں کو در ختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کا منے کی شرط سے بیجنا درست نہیں ہے۔

۱۳ ۱۱ میل بین کیلی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، که آنخضرت صلی الله علیه و آله وبارک وسلم نے (درختوں پر) بچلوں کے بیچنے سے ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل منع کیا ہے، ادراس چیز سے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا ہے۔

۱۲ سارابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما، آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۳۹۳ علی بن حجر سعدی، اور زہیر بن حرب، اساعیل،
ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنها سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھجوروں کے (درختوں پر) بیچنے سے منع فرمایا ہے،
تاو قتیکہ وہ لال یازردنہ ہوں، اور بالی کے بیچنے سے منع فرمایا،
جب تک وہ سفید نہ ہو، اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے، اور
بائع کو بیچنے اور مشتری کو خرید نے سے منع کیا ہے۔

بال رہیں اور سے ایک سے است کا است کا است کا است کا سال سے است کا سال سے بیان عمر رہے گئی بن سعید ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضر سے سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچلوں کو (در ختوں کیا کہ آنخضر سے سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچلوں کو (در ختوں

تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ *

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ * الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ * الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ * الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَا يُعْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَدَيْكِ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنْ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بَعِثْلِ حَدِيثِ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ بَعْدُ الْوَهَابِ *

١٣٦٧- حَدَّثَنَا سُويْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُويْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ خَفْصُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ *

١٣٦٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ الْمَعْيِلُ وَيُحْيَى بْنُ اللَّهِ بَنْ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اللَّهِ بَنْ يَحْيَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَمْرَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُنْ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْمِ اللْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْمُؤْمِ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُؤْمِ اللَ

وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ *
١٣٦٩ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كَلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثٍ شُعْبَةً فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ *

۱۳۷۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِر ح و حَدَّثَنَا

پر) نه بیچا جائے، تاو قلتیکہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے،اور آفت اس سے زائل نہ ہو جائے،اور صلاحیت کے ظاہر ہونے کایہ مطلب ہے کہ اس پرسرخی یازر دی آ جائے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

10 سار محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عمر، عبدالوہاب، یجی ہے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں صرف صلاحیت کے طاہر ہونے کا تذکرہ ہے، بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۳۶۳ - ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم سے عبد الوہاب کی روایت کی طرح حدیث مذکور

۱۳۶۷ سا۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے، مالک اور عبیداللہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۱۸ یکی بن کیکی اور کیکی بن ایوب اور قتیبه اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، عبدالله بن دینار، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ نے ار شاد فرمایا، کہ کچلوں کو (در ختوں پر)ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

۱۳۲۶ من جیر بن حرب، عبدالرحمٰن، سفیان، (دوسری سند)
ابن مننی، محمد بن جعفر، شعبه، حضرت عبدالله بن دینار ہے اس
سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی شعبه کی روایت میں یہ
زیادتی ہے، کہ حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے دریافت
کیا گیا، صلاحیت کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا آفت
جاتی رہے۔

۰۷ ساریکیٰ بن بیخیٰ،ابوخیثمه ،ابوالزبیر ،حضرت جابر (دوسری سند)احمد بن یونس،ز ہیر ،ابوالزبیر ،حضرت جابر رضی الله تعالیٰ

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمَرِ حَتّى يَطِيبَ * اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمَرِ حَتّى يَطِيبَ * اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمَرِ حَتّى يَطِيبَ * اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمْرِ حَتّى يَطِيبَ أَنْهُ مَحَمَّدُ بْنُ حَتّى يَطِيبَ أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِم وَاللّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَكَرِيّاءُ بْنُ إِسْحَقَ لَهُ حَدَّثَنَا رَكَرِيّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَكَرِيّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وَكَرِيّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا وَكَرِيّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمَرِ حَتّى يَبْدُو صَلَلْ مُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ بَيْعِ النَّمَرِ حَتّى يَبْدُو صَلَلْ حُدُ *

١٣٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا

١٣٧٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبِي الْمُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ الْبِي اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَارَ اللهِ صَلَّى يَبْدُو صَلَاحُهَا *

عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تھلوں کے بیچنے سے تاو قتیکہ وہ آفت سے پاک نہ ہو جائیں، منع کیا ہے۔ ایر سوں احمدین عثان نوفلی، ابو عاصم (دوسری سند) محمد بن

اکسا۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم (دوسری سند) محمد بن حاتم، روح، زکریا بن اسحاق، عمر و بن دینار، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ وبارک وسلم نے کیلوں کے فروخت کرنے سے جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، منع کیا ہے (۱)۔

۲۷ سا۔ محمد بن متنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمروبن مرہ، ابوالبختری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عبال رضی اللہ تعالی عنہما سے تھجوروں کے در ختوں کی بڑے کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت ابن عباس نے فرمایا، کہ جب تک تھجوریں کھانے، اور وزن کے قابل نہ ہو جائیں، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی بیع سے منع کیا ہے، میں نے عرض کیا، کہ وزن کے قابل ہو جانے کا کیا مطلب ہے، ابن عباس کے باس ایک شخص تھا، وہ بولا، تاو قتیکہ وہ کاٹ کر کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۳۵ سا۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعیم، حضرت ابوہر ریوؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بچلوں کو مت فروخت کرو، تاو قشکہ ان کی ضلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

صحتی میں ور میں میں ہے۔ (فائدہ)اگر بھلوں کو در ختوں پر رہنے کی شرط کے ساتھ فروخت کیا، تو باجماع بیجے باطل ہے، کیونکہ پھل بھی آفت کی وجہ سے تلف بھی ہو جاتے ہیں،اوراگر بلاشر طیبچے، تب بھی یہی تھم ہے،البتہ صلاحیت کے ظہور کے بعداگر فروخت کرلے تو بیج درست ہے۔

(۱) بچلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے بالا جماع ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔اور بچلوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوری کا شخے اور اتار نے کی شرط کے ساتھ بالا جماع صحیح ہے اور بچلوں کو پکنے تک باقی رکھنے کی شرط کے ساتھ بالا تفاق فاسد ہے البتہ بغیر کوئی شرط لگائے جو بچے کی جائے اس کے جواز عدم جواز میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں۔ فقہاء حنفیہ کی رائے جواز کی ہے۔

(١٨٦) بَابِ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ اِلَّا فِي الْعَرَايَا *

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا الْبُنَ عَرْبِ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِم عَنِ ابْنِ عُمَرَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِم عَنِ ابْنِ عُمَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِى عَنْ بَيْعِ النَّمْ بِالتَّمْرِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْ يَعْ النَّمْ بِالتَّمْرِ التَّمْرِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ فِي بَيْعِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ الْ الْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَقُوا أَنْ الْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَ وَالْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاعَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَاعَ الْمُعْرَاقِهُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُعْلِمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُو

٥٣٧٥ - وَحَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّهُ فَلُ لِحَرْمَلَةً قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي وَاللَّهُ ظُو لِحَرْمَلَةً قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يَعْيِدُ بْنُ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَ أَبَا هُرِيْرَةً قَالَ وَال وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ وَلَا وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمْرَ فَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً *

باب (۱۸۶) عرایا کے علاوہ تر تھجور کو خشک تھجور کے عوض فروخت کرناحرام ہے!

۱۳۵۳ یکی بن یجی ، سفیان بن عیدنه ، زہری (دوسری سند)،
ابن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان ، زہری ، سالم ، حضرت ابن
عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، وہ نبی اکرم صلی
الله علیه وسلم ہے بیان کرتے ہیں ، که آپ نے بچلوں کے
فروخت کرنے ہے منع کیا ہے ، جب تک که ان کی صلاحیت
فروخت کرنے ہے منع کیا ہے ، جب تک که ان کی صلاحیت
ظاہر نه ہو جائے ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان
کرتے ہیں ، کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالی عنه
نے بیان کیا ، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے عرایا کی بیع
میں رخصت دی ہے ، ابن نمیر کی روایت میں "ان تباع" کالفظ
میں رخصت دی ہے ، ابن نمیر کی روایت میں "ان تباع" کالفظ

۱۳۷۵ ابوالطاہر اور حرملہ ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
سعید بن میتب، ابوسلمہ بن عبدالر حمٰن، حضرت ابوہر یرہ رضی
الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کھلوں کو
فروخت نہ کروجب تک کہ ان کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے اور
نہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرو، ابن
نہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرو، ابن
شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمررضی
الله تعالیٰ عنہمانے اپنے والدسے، انہوں نے رسالت مآب صلی
الله علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
الله علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
میتب بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
میتب بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
میتب بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزابنہ اور محاقلہ (۱) سے منع کیا ہے، مزابنہ تو یہ ہے کہ کھجور

(۱) مزاہنہ کا مفہوم یہ ہے کہ اترے ہوئے بچلوں کو در ختوں پر لگے ہوئے بچلوں کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنااور محاقلہ کا مفہوم یہ ہے کہ کٹے ہوئے غلے کو لگے ہوئے غلے کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچناچو نکہ ان دونوں قسموں کی بیعوں میں کمی زیادتی کاواضح امکان ہے جوسود میں داخل ہے اس لئے ان دونوں ہے منع فرمادیا گیا۔

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ الْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ النَّحْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ النَّحْرِ بِالْقَمْحِ قَالَ بِالْقَمْحِ قَالَ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرِ وَحَلَّى يَبْدُو صَلَّاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَحَلَّى يَبْدُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرِ وَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَالِمُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَلَا تَبْتَاعُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا أَنْهُ وَلَاكَ * وَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَاكُ *

کے در خت پر گئے ہوئے پھل کھجوروں کے ساتھ فروخت کر دئے جائیں، اور محاقلہ یہ ہے، کہ کھیتی کو غلہ کے عوض فروخت کیا جا، اور زمین کو گیہوں کے بدلے کرایہ پر لینے سے آپ نے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، اور مجھ نقل کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، اور مجھ نقل کیا ہے، کہ جب تک پھلوں کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے، انہیں فروخت نہ کرو اور نہ تر کھجوروں کو (جو درخت پر گئی ہوں) کی ہوئی سے فروخت کرو، سالم بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبداللہ نے زید بن ثابت سے نقل کیا، کہ آنخصرت صلی سے عبداللہ نے زید بن ثابت سے نقل کیا، کہ آنخصرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد در ختوں پر گئی ہوئی، کھجوروں یا علاوہ اور کی صورت میں اجازت دے دی، اور عربہ کے عام میان دے دی، اور عربہ کے عام میں اجازت دے دی، اور عربہ کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت دے دی، اور عربہ کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت دے دی، اور عربہ کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

(فائدہ) عربیہ ہے، کہ باغ کامالک اپنے در ختوں میں ہے کچھ در خت کسی غریب کو دے دے،اور ان در ختوں پر ترمیوہ لگا ہو، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میوہ کو خشک میوہ کے بدلے فرو خت کرنے کی اجازت دے دی،خواہ وہ غریب کسی اور کے ہاتھ فرو خت کرے،یا

١٣٧٨ - وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ وَنُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَيَدْ بُنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ النِّيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا *

١٣٧٩ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

22ساریخی بن مجیی مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے عربیہ والے کو اجازت دی کہ وہ در خت پر گلی تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ فروخت کر سکتا ہے۔

۱۳۷۸۔ یجیٰ بن یجیٰ، سلیمان بن بلال، یجیٰ بن سعید، نافع، حضرت عبدالله بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے عربہ میں اجازت دے دی، مطلب بیہ کہ گھروالے اندازے کے ساتھ تھجوریں دیں اور اس کے عوض در خت پر گئی ہوئی تر تھجوریں کھانے کے لئے لیں۔

روسے پر ملائی و بادویاں میں ہے گئی بن سعید، نافع سے اس 24سار محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، کیجیٰ بن سعید، نافع سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ١٣٨٠- وَحَدَّثَنَاه يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّحْلَةُ تَجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بخُرْصِهَا تُمْرًا *

١٣٨١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخُّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّحَلَاتِ لِطْعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخُرْصِهَا تُمْرًا *

١٣٨٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخُصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا *

١٣٨٣- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخُرْصِهَا *

١٣٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبيع وَأَبُو كَامِل قَالَا

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حِ و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خُجْر حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ رَخُّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا *

١٣٨٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

۸۰ ۱۳۸۰ کیچیٰ بن کیچیٰ، مشیم، کیچیٰ بن سعید سے ای سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں بیہے کہ عربیہ تھجور کاوہ در خت ہے،جو کسی (فقیر) کو دیدیا جائے ،اور پھر وہ اندازہ کے ساتھ اس کے پہلوں کو خشک تھجوروں کے ساتھ فروخت کردئے۔

۸۱ ۱۳ ا و محمد بن رمح بن مهاجر،لیث، یجیٰ بن سعید، نافع، حضرت عبدالله بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربیہ میں اندازہ کے ساتھ تھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، یجیٰ بیان کرتے ہیں، کہ عربیر سے کہ ،ایک مجف اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے در ختوں پر لگے ہوئے کھل خٹک تھجوروں کے عوض اندازے کے ساتھ خریدے۔

١٣٨٢ ابن نمير، بواسطه اينے والد، عبيدالله، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازہ کر کے کیل کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٣٨٣ ابن منى، يجىٰ بن سعيد، عبيدالله سے اس سند كے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں کہ اندازے کے ساتھ لے سکتاہے۔

۸۴ ۱۳۰۳ ابوالر بیچ اور ابو کامل، حماد (دوسری سند) علی بن حجر، اساعیل،ابوب،نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اندازہ کے ساتھ اجازت دی ہے۔

١٣٨٥ عبدالله بن مسلمه تعنبي، سليمان بن بلال، يجلي بن سعید،بشیر بن بیاران اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سے

ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بالتَّمْرِ وَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ ذَلِكَ الرَّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتِيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتِيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِعَرَصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا *

١٣٨٦ - وَحَدَّثَنَا الْبُنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ يَحْيَى حَوَّقَنَا الْبُنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ يَحْيَى حَوَّقَنَا الْبُنُ رَمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ يَحْيَى بَنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرٌ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَخُوْفِهَا تَمْرًا *

آسكَ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلهُ اللهِ اللهِ

١٣٨٨- وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌ و النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ

روایت نقل کرتے ہیں، جوان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے حضرت سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے در خت پر لگی کھجوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا بہی سود ہے اور یہی مزاہنہ ہے گر آپ نے عربیہ کی بیچ میں اجازت دی ہے، یعنی گھر والے کھجور کے ایک دو در ختوں کا جنینی اندازہ کرکے گھر والوں کے لئے لے لیں اور ان کے عوض اندازہ کرکے گھر والوں کے لئے لے لیں اور ان کے عوض اندازہ سے اتنی ہی کھجوریں دے دیں۔

۱۳۸۷ قتیبہ بن سعید،لیث (دوسری سند) ابن رمح،لیث، کیلی بن سعید، بشیر بن بیار، رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے عربہ کے اندر خشک تھجوروں کے ساتھ اندازہ کرکے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۸۷ محر بن متنی اور اسحاق بن ابر اہیم اور ابن ابی عمر ثقفی،
کی بن سعید، بشیر بن بیار، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعض ان اصحاب سے جو ان کے گھر میں رہتے تھے، روایت
کرتے ہیں، کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا،
اور سلیمان بن بلال عن کی کی روایت کی طرح حدیث بیان
کی، گر اتنا فرق ہے کہ اسحاق اور ابن متنیٰ نے "ربا" کی جگہ
مز ابنہ کالفظ استعال کیا ہے، اور ابن ابی عمر نے "ربا" کی جگہ
لفظ بولا ہے۔

۱۳۸۸ عرونا قد اور ابن نمیر، سفیان بن عیبینه، یجی بن سعید، بشیر بن بیار، حضرت سهل بن ابی حثمه رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے سابقه احادیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۹ ابو بكرين ابي شيبه اور حسن حلواني، ابواسامه، وليدين

وَحَسَنُ الْحُلُوانِيُّ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرِ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارِ مَوْلَى الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرِ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارِ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةً أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حَتْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ *

المواقع الله الله الله الله المواقع الله المواقع المؤلفة المواقع المؤلفة ا

١٣٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُوَابَنَةِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُوَابَنَةِ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُوَابَنَةِ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُوَابَنَةِ وَاللَّهُ رَابَنَةً بَيْعُ الثَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ النَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا *

١٣٩٢ - حَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّحْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّحْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا

کثیر، بشیر بن بیار، رافع بن خدت کاور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالی عنبما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مزاہنہ بعنی در خت پر گئی ہوئی تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر عرایا والوں کو اس چیز کی اجازت دی گئی ہے۔ (۱)

۱۳۹۰ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک (دوسری سند) یکی بن یکی مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولی ابن ابی احمد، حضرت ابو ہر رہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیج میں اندازہ کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، بشر طیکہ پانچ وسق ہو، داؤد راوی کواس میں شک ہویا پانچ وسق ہو، داؤد راوی کواس میں شک ہے۔

۱۳۹۱۔ یجیٰ بن یجیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ غنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزاہنہ سے منع کیا ہے، اور مزاہنہ یہ ہے کہ در خت پر گلی ہوئی تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، یادر خت پر گلے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں کے خشک انگوروں سے کیلا بیجنا۔

۱۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیز، محمد بن بشر، عبیداللہ بن نمیز، محمد بن بشر، عبیداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیج مزابنہ سے منع کیا ہے، اور مزابنہ در ختوں پر لگی ہو کی تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور ایسا ہی انگوروں کو

وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بالْحِنْطَةِ كَيْلًا *

٥٩٥٥ - وَحَدَّنَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ وَوَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ وَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ وَسُلَّمَ نَهَى عَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعٍ مَا فِي رُءُوسِ النَّحْلِ بَتَمْرِ بِكَيْلٍ مُسَمَّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنَّ النَّحْلِ بَتَمْر بِكَيْلٍ مُسَمَّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنَّ النَّحْلِ بَتَمْر بِكَيْلٍ مُسَمَّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنَّ لَقَصَ فَعَلَيَّ *

١٣٩٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ* حَدَّثَنَا كَيْتُ بَنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ رَمَعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ حَ وَحَدَّثَنَا اللَّيْتُ بَنُ رُمْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهْى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهْى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِظِهِ إِنْ كَانَ خَلًا بَتَمْ كَيلًا وَإِنْ كَانَ خَرُمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِرَعِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِرَعِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرُعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلُهِ وَفِي يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلُهِ وَفِي يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلُهِ وَفِي

منقہ کے ساتھ کیلا بیچنا، اور ایسے ہی انداز أگیہوں کے کھیت کو گیہوں کے ساتھ بیچنے کانام ہے۔

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابن ابی زائدہ، عبد اللہ ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۳۔ یکی بن معین اور ہارون بن عبداللہ اور حسین بن عبداللہ اور حسین بن عیسی، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ ہے منع کیا ہے، اور مزابنہ در خت پر لگی ہوئی تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، اور ایسے ہی در ختوں پر لگے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور اسی طرح ہر پھل کو اندازہ کے ساتھ بیجنا۔

۱۳۹۵ علی بن حجر اور زہیر بن حرب، اساعیل بن ابراہیم،
ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیع مزاہنہ سے منع فرمایا ہے، اور مزاہنہ یہ ہے کہ در خت پر
گی ہوئی محجوروں کو خشک محجوروں کے ساتھ متعین ناپ سے
اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے، کہ اگر زیادہ تکلیں تو
میری ہیں، اوراگر کم ہوں، تب بھی میرائی نقصان ہوگا۔
میری ہیں، اوراگر کم ہوں، تب بھی میرائی نقصان ہوگا۔
میری ہیں، اوراگر کم ہوں، تب بھی میرائی نقصان ہوگا۔
ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔
ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۷۵ قتیبہ بن سعید، لیٹ (دوسری سند) محمہ بن رمح ، لیٹ نافع ، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیاہے ، اور وہ بیہ کہ اپنے باغ کا پھل اگر تھجور ہو، تو خشک خشک تھجوروں کے بدلے ماپ کر، اور اگر انگور ہوں، تو خشک انگوروں کے بدلے ماپ کر، اور اگر انگور ہوں، تو خشک انگوروں نے عوض باعتبار کیل کے اور ایسے ہی اگر تھیتی ہو، تو سوکھے ہوئے اناج کے ساتھ بیچنا ہے، آپ نے ان تمام سوکھے ہوئے اناج کے ساتھ بیچنا ہے، آپ نے ان تمام

رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا *

١٣٩٨ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبِ
حَدَّثَنِي يُونُسُ حَ وَ حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ حِ وَ حَدَّثَنِيهِ سُويْدُ
بَنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةً حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مَوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مَوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مَوْسَى بْنُ عُقْبَةً كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(١٨٧) مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَّعَلَيْهَا تَمْرٌ *

١٣٩٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَحْلًا قَدْ أَبِّرَتْ فَتَمَرَّتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ*

رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللّهُ تَعَلَّمُ اللّهُ اللّهِ عَدَّثَنَا اللهِ عَدَّثَنَا اللهِ عَلَيْ اللّهِ عَنْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا رَسُولَ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا لَكُولُهُا وَقَدْ أَبْرَتْ فَإِنّ ثَمَرَهَا لِللّهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا لَكُولُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا لَكُولُ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا لَكُولُ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا لَكُولُ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَيْمَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَمْرَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

صور توں ہے منع کیاہے،اور قتیبہ کی روایت میں ''وان کان'' کے بجائے ''او کان زرعاً''کالفظہے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۳۹۸ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک (تیسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس سند کے ساتھ سابقہ روایات کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب(۱۸۷)جو شخص تھجور کادر خت بیچے اور اس پر تھجوریں گگی ہوں!

۱۹۹۳ یکی بن یکی، مالک، نافع، حضرت ابن غمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے قلمی تھجوروں کے در خت فروخت کئے تو اس پر لگے ہوئے کھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریداران کی شرط طے کرلے۔

ہاں الرحریداران کی شرط طے کر کے۔

ہوں ہوں مثنیٰ، کیجیٰ بن سعید (دوسری سند) ابن نمیر،

بواسطہ اپنے والد، عبیداللہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمہ

بن بشر، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جن در ختوں کی جڑیں خرید لی

جائیں، اور در خت قلمی ہوں تو موجودہ پھل قلم باند سے والے

یعنی بیجنے والے کے ہیں، ہاں اگر خرید نے والا اس کی شرط طے

یعنی بیجنے والے کے ہیں، ہاں اگر خرید نے والا اس کی شرط طے

(فائدہ) تھجور کادرَ خت نراور مادہ ہو تاہے، مادہ کے بال چیر کر نر کے بال اس میں پیو ند کرتے ہیں، توخوب پھلتاہے، عربی میں اسے تاہیر کرنا

ا ۱ سما۔ قتبیبہ بن سعید ،لیث (دوسری سند) ابن رمح ،لیث ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ، صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئ أَبَّرَ نَجْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي قَالَ أَيُّمَ النَّخُلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

١٤٠٢ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حُرْبٍ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ جَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

مَ ﴿ ١٤ ﴿ وَحَدَّنَا اللَّيْتُ حِ وَحَدَّنَا قُتَيْبَةُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَعْيِدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَمْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَنَا لَكَنَاهُ عَلَيْهِ بَعْدَا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ عَلَيْهِ وَمَنِ ابْتَاعَ عَلَيْهِ بَكِنَى وَأَبُو بَكِنِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ بَكِنَاهُ وَمَنَ ابْتُ لَكُونَ اللَّهُ لِلَّذِي عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَمُو اللَّهُ لِللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا يَحْتَى وَأَبُو بَكِنَ اللَّهُ وَالَا يَحْتَى وَأَنُو اللَّهُ لَلْكَ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْعَلْمَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * تَ مَالَةُ مُنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے کھجور کے در ختوں کا قلم لگایا ہو،اور پھر مع قلم کے ان در ختوں کو فرو خت کر دے، تو موجودہ پھل قلم لگانے والے کے ہوں گے، مگریہ کہ خریدار شرط کرے۔
لگانے والے کے ہوں گے، مگریہ کہ خریدار شرط کرے۔
۲۰۷۱۔ ابو الربیع، ابو کامل، حماد، (دوسری سند) زہیر بن حرب،اساعیل،ایوب، حضرت نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۰ ۱۹۰۳ یکی بن یخی اور محمد بن رقح ، لیث (دوسری سند) قتیه بن سعید ، لیث ، ابن شهاب ، سالم بن عبدالله ، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا ، کہ میں نے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سنا، فرمار ہے سخے ، کہ جو شخص تھجور کے در خت قلم لگانے کے بعد خریدے ، تو موجودہ پھل بائع کے ہیں ، ہاں اگر خریدار شرط کرلے ، اور جس نے کوئی غلام خریدا، تواس کا موجودہ مال بائع کا ہے ، گریہ کہ خریداراس چیز کی شرط کرلے۔

م م م م ا ۔ یحیٰ بن میجیٰ، اور ابو بکر بن ابی شیبہ ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیبینہ ، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

4 - ۱۳ - حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمار ہے تھے، اور حسب سابق بیان کیا۔

(فائدہ)امام نوویؒ فرماتے ہیں، کہ امام شافعیؒ کاجدید قول،اور امام ابو حنیفہ کا فد ہب ہے ، کہ غلام کسی چیز کامالک نہیں ہوتا، لہذاوہ مال بائع کا ہو گا،خواہ پہننے کے کپڑے ہی کیوں نہ ہوں،اور ایسے ہی امام ابو حنیفہؓ کے نزدیک اس قتم کی ہیچ میں بہر صورت کچل بائع کے ہوں گے ،واللہ اعلم بالصواب۔

(١٨٨) بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابِنَةِ وَعَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُحَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُحَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اللَّهُ عَالَحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ * وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ *

وَسُو بَيْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرِ وَزُهَيْرُ بْنُ عَنِيْنَةَ عَنِ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ حَالَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ حَالَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَالِهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاهُ عَلَيْهِ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَهُ عَا

باب (۱۸۸) محاقلہ، مزاہنہ اور مخابرہ کی ممانعت کا بیان، اور ایسے ہی تھلوں کو صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت!

۱۰۰۸ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیبینہ ، ابن جر بیج، عطاء، حفرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ ، مزابنہ اور بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے اور بیلوں کو ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع کیا ہے ، اور بیلوں کو صرف دینار اور در ہم کے عوض نہ بیچا جائے ، گر بیج عربہ میں صرف دینار اور در ہم کے عوض نہ بیچا جائے ، گر بیج عربہ میں اس کی اجازت ہے۔

' فائدہ) محاً قلّہ اور مزابنہ کا بیان،اوراس طرح بچلوں کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل بیچ،اور عرایا کا بیان پہلے گزر چکا ہے، مخابرہ اور مزابہ کا بیان پہلے گزر چکا ہے، مخابرہ اور مزارعہ دونوں قریب قریب ایک ہی چیزیں ہیں،ان کی تفصیل آئندہ آتی ہے،اور رہا معاومہ، تو چند سالوں کے لئے اپنے در ختوں کے بچلوں کا بیچنا ہے،اس میں ایک قتم کادھو کہ ہے، کہ شایدوہ در خت بچل نہ لائیں،اور پھر بیچ معدوم بھی ہے،اس لئے باجماع علماء کرام سے بیچ باطل ہے،ابن منذر نے اس کے باجماع علماء کرام سے بیچ باطل ہے،ابن منذر نے اس کے بطلان پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

١٤٠٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بُنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ممثله *

٨٠٠٤ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْطَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَحْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْى عَنِ الشَّمَرَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ اللَّهُ حَلَيْهِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا جَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا جَلَيْهِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا إِلَّهُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا إِلَا عَلَيْهِ إِلَّا إِلَا إِلَى اللَّهُ اللَّهُ إِلَى اللَّهُ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا إِلَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللَّهُ اللَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَا إِلْهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى الْهُ إِلَى اللْهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللْهُ إِلَيْهِ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللْهُ إِلَا اللَّهُ إِلَا اللَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَى اللْهُ اللَّهُ إِلَا اللْهُ إِلَا اللْهُ إِلَا اللْهُ إِلَا اللْهُ إِلَا اللَّهُ إِلَا اللْهُ اللَّهُ إِلَا اللْهُ إِلَى الْهُ إِلَا اللْهُ الْمُ اللَّهُ إِلَا اللْهُ اللَّهُ إِلَا اللْهُ الْعَمْ مَا اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ إِلَا اللَّهُ إِلَى اللْهُ اللْهُ إِلَا اللْهُ إِلَا اللْهُ اللْهُ اللَّهُ الْهُ اللْهُ اللْهُ الْمِلْهُ إِلَى اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ الْهُ إِلَا اللْهُ اللْهُ الْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ الْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ الْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ الْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ اللْهُ الْمُولِلْهُ اللْهُ الْمُؤْمِنِهُ اللْهُ الْمُؤْمِلَةُ اللَّهُ اللَّهُ

2 • ۱۵ ـ عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جرتج، عطاء، اور ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے سنا، وہ فرمار ہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت

۱۳۰۸ اسحاق بن ابراہیم خطلی، مخلد بن یزید جزری، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ اور بچلوں کی بیج سے تاو قتیکہ وہ کھانے کے لاکق نہ ہوں، منع فرمایا ہے، اور فرمایا، کہ دینار اور درہم کے علاوہ نہ بیچا جائے، البتہ عربہ میں بیہ چیز

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّحْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا

الرَّجُل فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا *

١٤٠٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ ابْنُ خَلُفٍ حَدَّثَنَّا زَكُريَّاءُ ابْنُ عَدِّي أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكُيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْن أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تَشْقِهَ وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُوكُلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلِ مِنَ الطُّعَام مَعْلُومِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّحْلُ بِأُوْسَاقِ مِنَ ٱلتَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ۚ ذَٰلِكَ قَالَ ۚ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاء بْنِ أَبِي رَبَاحِ أُسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذُا عَنْ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ* ١٤١٠ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى

درست ہے، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت جابڑنے ہمارے سامنے،ان الفاظ کے معنیٰ نیان کئے، چنانچیہ فرمایا، مخابرہ تو یہ ہے کہ کوئی مخص خالی زمین کسی آدمی کو دے دے، اور اس میں خرچ کرے، اور بیہ پیداوار میں سے حصہ لے لے، اور مزابنہ در خت پر لگی ہوئی تر تھجوروں کو خشک تھجوروں کے ساتھ پہانہ سے فروخت کرنا، اور محاقلہ تھیتی میں اسی طرح کرنے کو کہتے ہیں، یعنی کھڑا ہوا کھیت خشک غلہ کے عوض باعتبار کیل کے فروخت کر دیناہے۔

۹۰ ۱۳۰۹ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن احمد بن ابی خلف، ز کریا بن عدى، عبيدالله، زيد بن ابي انيه، ابوالوليد كمي، عطاء بن ابي ر باح، حضرت جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ ، مزاہنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ، اور تھجور کے در خت خریدنے سے جب تک ان کا پھل سرخ یا زردنہ ہو جائے، یا کھانے کے لائق نہ ہو،اور محاقلہ بیہ ہے کہ کھڑے کھیت کوغلہ کے کچھ مقررہ پمانہ کے عوض فروخت کر دیا جائے ،اور مزابنہ یہ ہے کہ در خت پر گلی ہوئی تھجوریں کچھ تھجوروں کے وسق کے بدلے فروخت کی جائیں، اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی اور چوتھائی پیداوار وغیرہ پر زمین دے دے، زید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا، کہ کیاتم نے پیر حدیث حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماہے سنی ہے، کہ وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے روایت كرتے ہوں،انہوں نے جواب میں فرمایا،جی ہاں۔

• اسمار عبدالله بن ماشم، بهر، سليم بن حيان، سعيد بن ميناء، حضرت جابربن عبدالله رضي الله تعالى عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزانبہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے، اور جب تک کہ پھل سرخ یازر دنہ ہو جائیں ،اور کھانے کے قابل نہ بن جائیں

تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُ ا وَتَصْفَارٌ وَيُؤْكُلُ مِنْهَا *

١٤١١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَاريريُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثَّنْيَا وَرَخُّصَ فِي الْعَرَايَا * رَخْصُتُ وَيَ ہے۔

ان کی خریدو فروخت سے بھی منع فرمایا ہے۔

ااسهار عبیدالله بن عمر قوار ری، محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ابوب، ابوالزبیر، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبدالله رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخے ترت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزاہنہ اور مخابرہ سے منع فرمایاہے، حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہاہے کہ معاومہ چند سالوں کے لئے (در ختوں کا کھل) فروخت کرنا ہے، اور آپ نے اشٹناء سے مجھی منع فرمایا ہے، اور عربیہ کی

(فا کدہ)استثناء یہ ہے، کہ بیہ کے متجھ سے بیہ ڈھیر بیچیا ہوں، مگر اس میں سے پچھ میر اہے،اگر مجھول ہے، توبیہ چیز باطل ہے،اوراگر معلوم ہے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، جامع ترندی کی ایک روایت میں اس چیز کی تصریح موجود ہے، باقی اس مسئلہ کی بہت سی صور تیں ہیں، بعض باتفاق علماء سیجے ہیں،اور بعض باطل ہیں، جسے حاجت ہو،وہ علمائے حق سے ان کی تحقیق کر لے، تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے،واللہ

> ١٤١٢ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيٌّ بْنُ حُجْر قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذُّكُرُ بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ *

> > (١٨٩) بَابِ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

١٤١٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْع الثُّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ *

١٤١٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِّ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ

۱۲ انها ابو بكر بن اني شيبه اور على بن حجر، اساعيل بن عليه، ابوب، ابوالزبير، حضرت جابر بن عبدالله رضي الله تعالی عنهما ے روایت کرتے ہیں ، وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں، مگراس میں پیہ ذکر نہیں ہے، کہ کئی سالوں کی بیچ کانام ہی بیچے معاومہ ہے۔ باب(۱۸۹)زمین کو کرایه پر دینا!

١٣١٣ ـ اسحاق بن منصور، عبيدالله بن عبدالمجيد، رباح بن ابي معروف، عطاء، حضرت جابر بن عبداللّٰدرضي اللّٰه تعالیٰ عنهما ــــ ر وایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کراہہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اور کئی سالوں کے لئے اس کی بیع کرنے سے اور (در ختوں پر لگے ہوئے) تھاوں کے بیچنے سے تاو قنتیکہ وہ گدرے نہ ہو جائیں۔ ۱۳۱۳ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، مطرالوراق، عطاء، حضرت جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

٥ ١٤١٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النَّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونِ حَدَّثَنَا مَطْرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتُ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلِيْرُ وَعْهَا أَخَاهُ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پردیئے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۵ عبد بن حمید، محمد بن فضل عارم ابوالنعمان سدوی، مهدی بن میمون، مطروراق، عطاء، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، که جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہ کرے تو اپنے مسلمان بھائی کو اس میں کھیتی کرا دے کھیتی نہ کرے تو اپنے مسلمان بھائی کو اس میں کھیتی کرا دے (یعنی بطور عاریت اسے دے دے دے)۔

(فا کدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ زمین کاسونے، چاندی اور دیگر اشیاء کے عوض کرایہ پر دیناامام شافعیؒ، امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کرام کے خوض دینا جس کو ہندی میں بٹائی اور عربی میں مخابرہ کہتے ہیں، درست نزدیک درست ہے، لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے عوض دینا جس کو ہندی میں بٹائی اور عربی میں مخابرہ کہتے ہیں، درست نہیں، گرامام احمد اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ بٹائی پر بھی دینا درست ہے، اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب محققین نے اس کو اختیار کیا ہے، اور یہی رائج ہے، اور حدیث میں نہی کراہت تنزیبی پر محمد اللہ محتلی ہے۔

١٤١٦ - حَدَّنَا الْحَكُمُ بْنُ مُوْسَى قَالَ نَا مَعْقَلٌ يَعْنِى إَبْنِ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بَعْنِى إَبْنِ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بَنِ عَبْدِاللّهِ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِبَرِجَالٍ فَضُوْلُ اللهِ رَضِي اللّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِلهِ لِمِحَالٍ فَضُولُ اللهِ صَلّى اللهِ صَلّى اللهِ صَلّى اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَصْلُ اَرْضِ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَصْلُ اَرْضِ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لَيَمْنَحُهَا اَحْاهُ فَإِنْ اَبَى فَلْيُمْسِكُ اَرْضَهُ *

١٤١٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَاتِم حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَاسُورِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُخَدَّ بَنَ الْأَخْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَظًّا *

١٤١٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَنْ عَطَاء عُنْ جَابِر قَالَ قَالَ قَالَ

۱۳۱۷۔ تکم بن موسیٰ، معقل بن زیاد، اوزائی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس فارغ زمینیں تھیں، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس فارغ زمینیں تھیں، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو، تو اس میں کھیتی کرے یا اپنے (مسلمان) بھائی کو دیدے، اوراگروہ نہ لے تواینی زمین رکھ لے۔

۱۳۱۷ محمد بن حاتم، معلی بن منصور رازی، خالد، شیبانی، بکیر بن اخنس، عطاء، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت آب صلی الله علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ کوئی شخص زمین کا حصہ یا کرایہ لے (بطور عاریت دیدے)۔

۱۸ مبرا۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں،

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحُهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ * 1819 - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا قَالَ نَعَمْ *

١٤٢٠ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَّهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ * (فائدہ) مخابرہ کے معنی میں او پر بیان کر چکا ہوں۔ (متر جم)۔ ١٤٢١ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحيدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ

حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينًاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْض فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قُوْلُهُ وَلَا تَبيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ

٢٢ ١٤ ٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ

انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس تشخص کے پاس زمین ہو، وہ اس میں تھیتی کرے، اور اگر وہ اس میں تھیتی نہ کر سکے، اور اس سے عاجز ہو، تو اپنے مسلمان بھائی کودے دے ،اوراس سے کرایہ نہ لے۔ ۱۳۱۹ شیبان بن فروخ، ہمام سے روایت ہے، کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاءے دریافت کیا، کہ کیاتم سے حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما نے به روایت بیان کی ہے، که آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تووہ اس میں تھیتی کرے، یاا پیے مسلمان بھائی کو تھیتی کے لئے دیدے،اور اسے کرایہ پر نہ دے،انہوں نے فرمایا، جیہاں۔

صیح مسلم شریف مترجم ار دو(جلد دوم)

• ۱۳۲۰ - ابو بکر بن ابی شیبه ، سفیان ، عمر و ، حضرت جابر بن رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

١٣٢١ - حجاج بن شاعر، عبدالله بن عبدالمجيد، سليم بن حبان،

سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنها سے

روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس سخص کے پاس فاضل زمین ہو، تووہ اس میں تھیتی کرے، یااینے بھائی کو تھیتی کے لئے دے دے ، اور اسے بیچو مت، سلیم بن حیان کہتے ہیں ، کہ میں نے سعید بن میناء سے دریافت کیا، کہ بیچنے سے مراد کرایہ پر چلانا ہے،انہوں نے کہا،جی ہاں۔ ۱۳۲۲ احمد بن يونس، زهير، ابوالزبير، حضرت جابر بن

عبدالله رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بٹائی کیا کرتے تھے، اور اس اناج سے حصہ لیا کرتے تھے، جو کو شخ کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے، پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا *

وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یاا پنے بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، ورنہ پڑی

رہنے دے۔

(فائدہ) یہ بطور زجراور تنبیہ کے فرمایا، کہ اگر کسی کا فائدہ نہیں چاہتا، توبیکار ہی رہنے دے۔

٦٤٢٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالنَّلُثِ أَو الرَّبُعِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا خُدُ الْأَرْضَ بِالنَّلُثِ أَو الرَّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَاللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلَيْمُنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَرْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَرْمَعُهَا أَنِي مُنْحُهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَرْمُعُهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَرْمَعْهَا فَلْيَمْنَحُهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْ فَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا لَمْ فَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَوْمُ لَاهُ عَلَيْهُ فَا أَنْ لَمْ يَرْمُ عُهَا فَلْيَمْنَحُهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَرْمُ عَلَاهُ فَالِهُ مَا أَنْ اللّهُ عَلَيْهُ فَرَاهُ فَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الْمُنْ عَلَا اللّهُ عَلَيْهُ الْمُولِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَالَةُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ سُلَيْمَانَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مَوَانَةً عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَدَّقَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَدَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا *

٥ ٢ ٤ ٢ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعُهَا أَوْ فَلْيُزْرعُهَا أَوْ فَلْيُزْرعُهَا أَوْ فَلْيُزْرعُهَا رَجُلًا *

آ كَا اللهِ وَهْبِ قَالَ الْحُبَرَنِيْ عَمْرُو وَهُوَ الْآيْلِيُّ قَالَ الْجَبَرَنِيْ عَمْرُو وَهُوَ الْبَنَ الْجَبَرَنِيْ عَمْرُو وَهُوَ الْبَنَ الْجَارِثِ اللهِ بْنَ اَبِيْ الْحَارِثِ اللهِ بْنَ اللهِ بْنَ اَبِيْ اللهِ عَنْ جَابِرِ سَلَمَةَ حَدَّنَهُ عَنْ اللهِ عَنْ جَابِرِ اللهِ عَنْ جَابِرِ اللهِ وَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّهِ رَصِي اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّهُ رَسُولَ بُنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّ رَسُولَ بُنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّ رَسُولَ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَلَّ رَسُولَ

سعد، ابو طاہر اور احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن وہب، ہشام بن سعد، ابو الزبیر کی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سعد، ابو الزبیر کی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چو تھائی پیداوار پرجو نہروں کے کناروں پر ہو، لیا کرتے تھے، چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں تھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہیں کرتا، تو اپنے (مسلمان) بھائی کو (کاشت کے لئے) مفت دے، اور اگر اپنے بھائی کو مفت بھی نہیں دے سکتا تور ہے ۔

۱۳۲۳ محمد بن مثنی کی بن حماد ، ابو عوانه ، سلیمان ، ابوسفیان ، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهماسے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا ، کہ میں نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے سنا ، آپ فرمار ہے تھے ، کہ جس کے پاس زمین ہو تو وہ اسے مہم کردے ، یاعاریعۃ دے۔

۳۲۵ - حجاج بن شاعر، ابوالجواب، عمار بن رزیق، اعمش اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا، خود کھیتی کرے، یا کسی اور شخص کو کھیتی کرے، یا کسی اور شخص کو کھیتی کرادے۔

۱۳۲۸ مرون بن سعیدایلی، ابن و جب، عمر و بن حارث، بکیر، عبدالله بن ابی سلمه، نعمان بن ابی عیاش، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهماسے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، بکیر راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكُيْرٌ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَنَّا نُكْرِى ٱرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِع بْنِ خُدَيْجٍ* ١٤٢٧ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثُمَةً عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أُو ثَلَاثًا *

١٤٢٨ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ وَٱبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ۚ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْع السِّنِينَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَر

١٤٢٩ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلُوانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُوْبَةً حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْن أَبِي كَثِيرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ

لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكُ أَرْضَهُ * ١٤٣٠ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ نُعَيْمٍ أُخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ *

ناقع نے بیان کیا،اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرمارہے تھے، کہ ہم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی زمینیں کرایہ پر دیا کرتے تھے، مگر جب ہم نے رافع بن خدیج کی حدیث سنی، تو پھر ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا۔ ٢ ٢ ١٠٠ ييل بن يجيل، ابو حيثمه، ابو الزبير، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے خالی زمین کودو یا تین سال کے لئے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۸ ۱۳۲۸ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبه اور عمرو ناقد، ز هير بن حرب، سفيان بن عيينه ، حميد اعرج ، سليمان بن عتيق ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیج سے منع فرمایا ہے،اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، کہ کئی سالوں کے لئے تھلوں کی ہیچ کرنے سے آپ نے منع فرمایا

۱۳۲۹ حسن حلوانی، ابو توبه ، معاویه ، یجیٰ بن ابی کثیر ، ابو سلمه بن عبدالر حمٰن، حضرت ابو ہر برہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے روایت كرتے ہيں، كه انہوں نے بيان كيا، آنخضرت صلى الله عليه و سلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس تھخص کے پاس زمین ہو، تو خود کھیتی کرے، یااپنے (مسلمان) بھائی کو مفت دے دے،اور اگر وہ نہ لے، تواپی زمین رہنے دے۔

• ۱۳۳۰ حسن حلوانی، ابو توبه، معاویه، یجیٰ بن ابی کثیر، یزید بن تعیم، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت كرتے ہيں، كه انہوں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم سے سنا ہے، کہ آپ مزاہنہ اور حقول سے منع فرماتے تھے، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهمانے بیان کیا، که مزاہنه توبیہ ہے، کہ ان تھجوروں کو جو در ختوں پر گلی ہوئی ہوں، خشک تھجوروں کے عوض فروخت کیا جائے،اور حقول زمین کو کراہہ پروینا ہے۔

١٤٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُنَانَة *

ہمار ختیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزاہنہ سے منع فرمایا ہے۔ ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزاہنہ سے منع فرمایا ہے۔

(فاكده) محاقله اور حقول ايك بى چيز كے دونام ہيں، والله اعلم بالصواب (مترجم)-

١٤٣٢ - وَحَدَّنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى أَبْنِ أَبِي أَحْمَدَ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى أَبْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهِى أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الشَّمَرِ فِي رُعُوسِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ النَّمَرِ فِي رُعُوسِ النَّخُلُ وَالْمُحَاقَلَة كِرَاءُ الْأَرْضِ *

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ آبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى الْعَتَكِيُّ قَالَ آبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرو قَالَ سَمِعْتُ الْخَبَرَ بَالْحِبْرِ بَالْسًا حَتَّى ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْجِبْرِ بَالْسًا حَتَّى ابْنَ عَمْرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْجِبْرِ بَالْسًا حَتَّى ابْنَ عُمْرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْجِبْرِ بَاللهِ صَلَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَرَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ *

١٤٣٤ - وَحَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا سُفْيَانُ حِ وَ حَدَّنَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارِ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ الْبَنُ عُلَيَّةً عَنْ آَيُّوبً ح و حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُو الْبَنُ عُلَيَّةً عَنْ آيُّوبً ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَمْرُو بْنِ دِينَارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُينَيْةً فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ *

عَدِيبِ ابنِ عَيينَهُ عَلَوْ عَنْهُ مِنْ الْحُجْرِ حَدَّثَنَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ عُجْرٍ حَدَّثَنَا

السلام الوسفیان، داؤد بن حصین، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابو سفیان، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے مزاہنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے، مزاہنہ تو در ختوں پر لگی ہوئی تھجوروں کا فروخت کرنا ہے، اور محاقلہ زمین کوکرایہ بردینا ہے۔

م ۱۳۳۳ ابو بکر بن ابی شیبه، سفیان (دوسری سند) علی بن حجر اور ابراہیم بن دینار، اساعیل بن علیه، ایوب (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، عمر و بن دینارے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، لیکن ابن عیبینہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہم نے اس حدیث کی وجہ سے مخابرہ جھوڑ دیا۔

۵ سوسار علی بن حجر، اساعیل، ابوب، ابوالخلیل، مجامد سے

إسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنْعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ

١٤٣٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزيدُ بْنُ زُرَيْعِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْر وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةً حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِر خِلَافَةِ مُعَاوِيَةً أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيج يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاء الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا *

١٤٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبيع وَأَبُو كَامِل قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حِ و حَدَّثَنِي عَلِيٌّ بْنُ خُجْرِ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةً قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا * ١٤٣٨ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ قَالَ ذَهِّبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاء الْمَزَارِع *

ر وایت ہے ،انہوں نے کہا، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہانے بیان کیا کہ ہمیں رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے روک دیاہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٣٣٦ يکيٰ بن کيٰ ، يزيد بن زريع ، ايوب ، نافع سے روايت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمااین کاشت کی ز مینیں آنخضرت صلی اللہ کے زمانہ میں ،اور حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمرٌ اور حضرت عثان رضی الله تعالی عنهم کے زمانہ خلافت میں اور امیر معاویہؓ کے ابتدائی زمانہ تک کرایہ پر دیا کرتے تھے، حتی کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں ا نہیں اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه، آتخضرت سے اس چیز کی ممانعت بیان کرتے ہیں، توان کے پاس گئے ،اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، چنانچہ حضرت ابن عمر نے ان سے دریافت کیا، توانہوں نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زراعت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے، چنانچہ اس کے بعد ابن عمر نے زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، پھر جب بھی ان سے اس کے متعلق دریافت کیا جاتا، تو فرماتے،رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ

۷ سا ۱۳ ابوالربیج، ابو کامل، حماد بن زید (دوسری سند) علی بن حجر،اساعیل،ابوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ابن علیہ کی روایت میں پیه زیاد تی ہے، کہ ابن عمرؓ نے اس کے بعد زمینوں کو کراہیہ پر دینا حچھوڑ دیا،اور پھر وہ زمین کو کرایه پر نہیں دیتے تھے۔

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۸ ۱۳۳۸ ابن نمیر، بواسطه اینے والد، عبیدالله نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ میں حضرت رافع بن خد تج رضی الله تعالی عنه کے پاس گیا، حتی که وہ ان کے پاس مقام بلاط میں آئے، توانہوں نے فرمایا، کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے کاشت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے

(فائدہ)بلاط مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک مقام ہے۔ ١٤٣٩ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خُلُفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر قَالَا حَدَّثَنَا زَكَريَّاءُ بْنُ عَدِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * ١٤٤٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَن بْن يَسَار حَدَّثنا ابْنُ

عَوْنَ عَنْ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنَبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِع بْن خَدِيج قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْض عُمُوِمَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرُهُ * ١٤٤١ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا

يَزيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْن بِهَذَا الْإِسْنَادِ

وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * ١٤٤٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْن اللَّيْتِ بْن سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغُهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خُدِيجِ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاء الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجِ مَاذَا

تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي كِرَاء الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجِ لِعَبْدِ اللَّهِ

سے منع کیاہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۹ ۱۳۳۳ این ابی خلف، حجاج بن شاعر ، ز کریا بن عدی، عبیدالله بن عمر، زید، حکم، نافع سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت رافع بن خدیج کے پاس تشریف لائے، توانہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔ • ہم ہما۔ محمد بن متنیٰ، حسین بن حسن بن سیار، ابن عون، نافع بیان کرتے ہی، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماز مین کو

کرایہ پرلیا کرتے تھے، پھرانہیں حضرت رافع بن خد تج " ہے ا یک حدیث کی خبر دی گئی، وہ مجھے ساتھ لے کر رافع کے پاس گئے، حضرت رافع نے اینے بعض چیاؤں سے تقل کیا، کہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ ہے منع کیا ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمر ؓ نے زمین کو کرایه پرلینا حچوژ دیا۔

ا ہم ہما۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ انہوں نے اینے بعض چاؤں ہے،انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے بیان

۱۳۴۲ عبدالملك، شعيب،ليث، عقيل بن خالد، ابن شهاب، سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمااینی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے، یہاں تک کہ اطلاع ملی، که حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی الله تعالی عنه زمین کے کرایہ سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملا قات کی اور دریافت کیا کہ اے ابن خد بج تم آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے متعلق کیا بیان کرتے ہو، تو حضرت رافع بن خدیجے ٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہا، کہ میں نے اپنے دونوں چیاؤں ہے

۵۱۵

سَمِعْتُ عَمَّيَ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِي عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِي عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شِيئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شِيئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كَرَاءَ الْأَرْضِ *

وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُو وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالًا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُو ابْنُ عُلَيّةَ عَنْ آيُوبَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ حَدِيجٍ قَالً كُنّا نَحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكُريهَا بِالتُّلُثِ وَالرَّبُعِ وَالطَّعَامِ عَنْ فَعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكُريهَا بِالتَّلُثِ وَالرَّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَحَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مَنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيةُ اللّهِ وَرَسُولِهِ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيةُ اللّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكُرِيهَا عَلَى عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيةُ اللّهِ وَرَسُولِهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَى عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيةُ اللّهِ وَرَسُولِهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَاللّهِ عَلَى اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُوا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّ

١٤٤٤ - وَحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَار يُحَدِّيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَار يُحَدِّيمٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلً يُحَدِّيمٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلً يُحَدِّيمٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلً يُحَدِّيمٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلً بِاللَّهُ وَالرَّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِالْأَرْضِ فَنُكُريهَا عَلَى الثَّلُثِ وَالرَّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِالْأَرْضِ فَنُكُريهَا عَلَى الثَّلُثِ وَالرَّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ

سنا، اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے، وہ گر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا، میں بخوبی جانتا ہوں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، مگر پھر عبداللہ ڈرے، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اس بات میں آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نیا تھم دیا ہو، جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو، چنانچہ پھر انہوں نے زمین کو کرایہ پر اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو، چنانچہ پھر انہوں نے زمین کو کرایہ پر دیا چھوڑ دیا۔

الا ۱۳ ۱۲ الله علی بن حجر سعدی، یعقوب بن ابراہیم، اساعیل بن علیہ، الیوب، یعلی بن حکیم، سلیمان بن بیار، حضرت رافع بن خدیج رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانه میں زمین کو کرایه پر دیا کرتے تھے، چنانچہ اسے تہائی اور چو تھائی، اور اناح کی ایک معین مقدار پر کرایه پر دیا کرتے تھے، ایک روز میر کی ایک معین مقدار پر کرایه پر دیا کرتے تھے، ایک روز میر کی ایک معین مقدار پر کرایه پر دیا کرتے تھے، ایک روز میر الله علیه وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لئے نافع تھا، باقی الله تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے زیادہ مفید ہے، ہمیں زمین کو بٹائی پر دینے سے منع کر دیا ہے، کہ ہم اسے چو تھائی یا تہائی پیداوار یا معین اناح پر دیں اور مالک زمین کو حکم دیا، کہ وہ خود اس میں تھیتی کرے، یا دوسرے کو تھیتی کے لئے دیدے اور کرایہ یا اور کی طرح زمین کو دینا آپ نے اچھانہ سمجھا۔

م م م م ا۔ یجیٰ بن یجیٰ، حماد بن زید، ابوب، یعلی بن حکیم،
سلیمان بن بیار، حضرت رافع بن خد تکرضی الله تعالیٰ عنه سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زمین میں محاقلہ
کیا کرتے تھے، یعنی تہائی اور چو تھائی پر کرایہ پر دیا کرتے تھے،
پھر بقیہ روایت ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

بمِثْل حَدِيثِ ابْن عُلَيَّةً *

صحیمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٥٤٤٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا ٥ خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حِ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بَنَ حَلِيلًا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بَنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بَنَ حَدَّثَنَا السَّحَةُ ثُنُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَةً *

١٤٤٦ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِع بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ

بَعْضِ عُمُومَتِهِ *

آبُو مُسْهُرٍ حَدَّنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا الْبُو مُسْهُرٍ حَدَّنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّنَنِي آبُو عَمْرُو الْأُوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ وَهُوَ بَنْ خَدِيجِ عَنْ رَافِعِ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعِ وَهُوَ عَمَّهُ قَالَ أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُو حَقٌ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ رَافِقِلَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُو حَقٌ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُو حَقٌ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُوَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَي الرَّبِيعِ أَوِ الْأُوسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَو الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَرْرِعُوهَا أَوْ أَمْرِكُوهَا أَوْ أَرْرِعُوهَا أَوْ أَرْدِعُوهَا أَوْ أَرْدِعُوهَا أَوْ أَرْدِعُوهَا أَوْ أَلْ الْتَفْعِيرِ السَّاسِ فَا أَوْ أَوْرُوهُا أَوْ أَوْرِعُوهَا أَوْ أَلْ الْعَلَيْ الْعَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ الْعَلَقُ الْمَا الْعَلَى الْعَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِ الْعَلَقُ اللَّهُ الْعَلَيْ الْعَلَا الْعُلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا اللَّهُ الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَا الْعَلَ

١٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارِ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمْهِ ظُهَيْرٍ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمْهِ ظُهَيْرٍ * 1889 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَّأُتُ

۵۳۴۵۔ یجیٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ، ابن ابی عروبہ، یعلی بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۳ ۱۳ ۱ ابوالطاہر، ابن وہب، جریر بن حازم، یعلی بن حکیم سے اس سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے اور انہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے، مگر اس میں رافع بن خدیج کے بعض بچاؤں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲ ۱۳ ۱۱ اسحاق بن منصور، ابو مسهر، یجی بن حمزہ، ابو عمرہ اوزاعی، ابوالنجاشی، مولی، رافع بن خد تک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رافع بیان کرتے ہیں، کہ ظہیر بن رافع جو کہ ان کے چھاتھ، وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیاہے جس میں ہمارافا کدہ تھا، میں نے عرض کیاوہ کیاہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایاہے، وہ حق ہے، انہوں نے کہا کہ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کہا کہ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو، میں نے عرض کیا، میار سول اللہ کرایہ پر دیتے ہیں، یعنی کرتے ہو، میں نے عرض کیا، میار سول اللہ کرایہ پر دیتے ہیں، یعنی نالوں پر جو پیداوار ہوتی ہے، وہ لے لیتے ہیں، یا گھور یاجو کے وسق کے لیتے ہیں، یا گھور یاجو کے وسق کے لیتے ہیں، یا گھور یاجو کے وسق کے لیتے ہیں، یا گھور یاجو کے متحق کرو، یادوسروں کو کھیتی کے لئے دو، یایوں ہی رہنے دو۔

مآب صلی الله علیه و آله وسلم سے حسب سابق روایت نقل

٩ ٣ ١٨ _ يخي بن تيجيٰ، مالك، ربيعه بن ابي عبد الرحمٰن، خطله بن

كرتے ہيں، باقى اس ميں ان كے چيا ظہير كاذ كر نہيں ہے۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةً بْنِ قَيْسَ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقُالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

، ١٤٥٠ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيُّ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كُرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كُرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ فَقَالَ لَا بَالْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ بِالذَّهِبِ وَالْوَرِقَ فَقَالَ لَا بَالسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُوَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاةً وَيَسْلَمُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاةً إلَّا هَذَا فَلَمْ مَعْدَا فَلَمْ مَعْدُ اللَّهُ مَعْدُولُ فَلَا بَأْسَ بِهِ *

١٥٥١ - حَدَّثَنَا عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اللَّهُ عُنِيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا اللَّرْضَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ اللَّورِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا *

قیس بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدت کے رضی اللہ تعالی عنہ سے زمین کے کرایہ کے متعلق دریافت فرمایا، توانہوں نے جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کے عوض بھی ممانعت ہے، انہوں نے کہا کہ سونے اور چاندی کے عوض تو کوئی حرج نہیں۔

۱۹۵۰ اسحاق، عیسیٰ بن یونس، اوزائ، ربیعہ بن الب عبدالر حمٰن، خظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت رافع بن خدت کے نمین کوسونے اور چاندی کے بدلے میں کرایہ پر لینے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگ تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہر کے کناروں اور نالوں پر پیداوار ہوتی تھی، اس کے بدلے میں زمین دیا کرتے تھے، اور متعین پیداوار دیتے تو بعض او قات ایک چیز تلف ہو جاتی، اور دوسری نی جاتی، اور یہ سالم رہتی اور وہ تلف ہو جاتی، اور کھر بعض کو کرایہ نہ ملی، مگر جو نی رہتا، اس کے غوض کوئی معین چیز ہو، جس کی ذمہ داری ایکن اگر کرایہ کے عوض کوئی معین چیز ہو، جس کی ذمہ داری ہوسکے، توکوئی مضائقہ نہیں۔

ا ۱۳۵۱ عرو ناقد، سفیان بن عیبینه، یجی بن سعید، خطله زرقی بیان کرتے ہیں، که انہوں نے حضرت رافع بن خد تجرضی الله تعالیٰ عنه سے بنا، وہ فرمار ہے تھے، که انصار میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں ہم زمین کواس شرط پر کرایہ پر دیتے تھے، کہ اس جگه کی پیداوار ہماری ہے،اوراس مقام کیان کی، چنانچہ بسااو قات اس حصه میں پیداوار ہوتی اوراس میں نہ ہوتی، تواس بنا پر آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کر بنا پر آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کر دیائین جاندی کے عوض کرایہ پر دینا تواس سے نہیں روکا۔

(فائدہ)اس روایت میں صاف تصریح آگئ ہے کہ آپ نے اس سے کیوں منع کیا،اس لئے کہ اس شکل میں نقصان کا خدشہ ہے، جبکہ ہر ایک اپنے لئے ایک خاص حصہ متعین کرے گا،لیکن اگر جملہ پیداوار پر حصہ رکھا جائے تواس میں کوئی مضائقہ نہیں،احادیث میں ممانعت صورت اول ہی کی آر ہی ہے، باقی مزار عت کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ابن خزیمہ نے مزار عت کے جواز پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے،اوراس میں احادیث کامحمل بخو بی واضح فرمادیا، واللہ اعلم۔

> ١٤٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ*

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلِ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلِ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي قَالِتَ بْنُ الضَّحَاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّعُ عَبْدَ اللَّهِ *

١٤٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلِ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا *

٥٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرُو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَبْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ لِطَاوُسِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَبْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَهُ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲ ما۔ ابوالر ہیچ، حماد (دوسری سند) ابن مثنیٰ، یزید بن ہارون، کیمیٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۵۳ یکی بن یکی، عبدالواحد بن زیاد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسهر، شیبانی، حضرت عبدالله بن سائب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبدالله بن معقل سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، کہ مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی الله تعالی عنہ نے فرمایا، کہ مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی الله تعالی عنہ نے فرمایا، کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے منالی عنہ نے فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبه کی روایت میں مزارعت سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبه کی روایت میں مزارعت سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبه کی روایت میں مناسی عنھا" ہے، اور ابن معقل کا لفظ نہیں

۱۳۵۴ اسحاق بن منصور، یجی بن جماد، ابوعوانه، سلیمان، شیبانی، حضرت عبدالله بن سائب بیان کرتے ہیں، که ہم حضرت عبدالله بن معقل کے پاس گئے، اور ہم نے ان سے مزارعت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا که حضرت ثابت رضی الله تعالی عنه نے بیان کیا ہے، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مزاعت یعنی بٹائی سے منع فرمایا ہے، اور مواجرت یعنی روپے وغیرہ کے عوض دیے کا تھم دیا، اور فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۵۵ ماریخی بن کی مهاد بن زید، عمر سے روایت ہے، کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا، کہ جماد بن زید، عمر سے روایت ہے، کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا، کہ جمادے ساتھ حضرت رافع بن خدتی وہ کے لڑکے کے پاس چلو،اور ان سے وہ حدیث سنو، جسے وہ اپنہ والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، تو طاؤس نے مجاہد کو جھڑکا،اور کہا خداکی فتم اگر میں جانتا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداکی فتم اگر میں جانتا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا *

مزار عت ہے منع فرمایا ہے، تو میں بھی نہ کر تا، کیکن مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جو صحابہ کرام میں اور حضرات سے زیادہ جانتا ہے، یعنی حضرت ابن عباسؓ نے کہ آتخضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، که اگرتم میں سے کوئی اینے بھائی کو اپنی زمین بطور ہبہ کے دیدے، تو پیراس سے بہترہے، کہ اس سے کراپیے لے۔

(فا کدہ)معلوم ہوا کہ مزار عت پر دیناممنوع نہیں،لیکن مسلمان بھائی کے ساتھ سلوک کرناافضل و بہتر ہے۔

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو وَابْنُ طَاوُس عَنْ طَاوُس أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَن لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إُنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ

مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا *

١٤٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعِ عَنْ سُفْيَانَ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ أَخْبَرَٰنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْن جُرَيْج ح و حَدَّثَنِي عَلِيٌّ بْنُ حُجْر حَدَّثَنَا الْفَصْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَريكٍ عَنْ شُغْبَةً كُلَّهُمْ عَنْ عَمْرُو بْن دِينَار عَنْ طَاوُس عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ أ

روایت بیان کی ہے۔ ۵۸ ۱۳۵۸ عبد بن حمید اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر،ابن ١٤٥٨ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِع قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ر وایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ

۵۲ سار ابن ابی عمر، سفیان، عمر و اور ابن طاؤس سے روایت ہے، کہ طاؤس بٹائی (مخابرہ) کیا کرتے تھے، توعمرونے کہا،اے ابوعبدالر حمٰن!اگرتم اس مخابرہ کو ترک کر دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایاہے، طاوُس بولے،اے عمر و! مجھ سے اس نے بیان کیا ہے، جو صحابہ کرام میں زیادہ جاننے والا تھا، یعنی حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نے ، که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں فرمایا، بلکہ پیرار شاد فرمایاہے، کہ اگر کوئی تم میں سے اینے (مسلمان) بھائی کو مفت زمین دے دے تو

۵۷ ۱۲ ابن ابی عمرو، تقفی، ایوب (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه ،اسحاق بن ابراهیم ،و کیع ،سفیان (تیسری سند) محمد بن رمح ، ليث، ابن جريج، (چوتھی سند) علی بن حجر، فضل بن موسیٰ، شریک، شعبه ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے رسالت مآب

متعینہ کرایہ لینے سے اس کے لئے یہ چیز بہتر ہے۔

صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے سابقہ احادیث کی طرح

طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے

أبيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ *

١٤٥٩ - وَحَدَّنَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عَنِ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ *

علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر کوئی تم سے اپنے بھائی کو مفت زمین دے دے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس سے اتنا کرایہ لئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں، کہ یہ حفل ہے، اور انصار کی زبان میں اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔

99 ما۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دار می، عبداللہ بن جعفر رقی، عبیداللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عبدالملک بن ابی یزید، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کسی کے پاس زمین ہو تو میں کہ آپ بھائی کو مفت دے دے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

١٤٦٠ حَدَّنَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ * خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ *

۱۰ ۲۰ احد بن حنبل اور زہیر بن حرب، یجی قطان، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر والوں سے جو بھی پھل اور اناج کی پیداوار ہو، اس میں نصف پر معاملہ فرمایا تھا۔

(فائدہ) میا قات بیہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیدے، اور اس سے کہہ دے، کہ ان میں پانی دینااور ان کی حفاظت کرنا، کھل جو ہو گا، وہ آپس میں تقسیم کرلیں گے، یہی صورت مزارعت کی ہے، بس میا قات در ختوں میں اور مزارعت زمین میں ہے، دونوں کا حکم ایک ہے، کہ دونوں جائز ہیں۔

المَّا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ أَوْ زَرْعِ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعِ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ

۱۲ ۱۳ علی بن حجر سعدی، ابن مسهر، عبیدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے خیبر کواس شرط پر حواله کردیا، که جو پھل یااناج کی پیداوار ہو، وہ آدھی تمہاری، اور آدھی ہماری، چنانچہ آپ اپنی ازواج کو ہر سال سووست

سَنَةٍ مِائَةً وَسُقِ ثُمَانِينَ وَسُقًا مِنْ تَمْرِ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قُسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأُوْسَاقَ كُلَّ عَام فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَن اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنَّهُنَّ مَن اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَام فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّن اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ *

١٤٦٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بشَطْر مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَر وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بنَحْو حَدِيثِ عَلِيٌّ بْن مُسْلِهِرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةً مِمَّنِ أَخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقُالَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النُّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأُرْضَ وَلَمْ يَذْكُر الْمَاءَ *

١٤٦٣ - وَحَدَّثَنِيَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بنَحْو حَدِيثِ ابْن نُمَيْر وَابْن مُسْهِر عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

دیتے،(۱) اسی وسق تھجوروں کے اور بیس وسق جو کے، جب حضرت عمر رضی الله تعالیٰ عنه نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا، تو نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کی از واج مطهر ات کواختیار دے دیا، کہ یاتم بھی زمین اور یائی کا حصہ لے لو، یاا ہے وسق لیتی ر ہو، توانہوں نے آپس میں اختلاف کیا، بعض نے توز مین اور یانی لے لیا، اور بعض وسق ہی لیتی رہیں، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاان میں سے تھیں، جنھوں نے زمین اور پائی لینا پسند کیا تھا۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٦٢ ١٦ ابن تمير، بواسطه اينے والد، عبيدالله، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے تھجور اور اناج کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا، بقیہ حدیث علی بن مسہر کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کے زمین اور یانی کو پسند کرنے کاذ کر نہیں ہے، ہاں اس بات کا تذکرہ ہے، کہ آ تخضرت صلی الله علیه و آله و سلم کی ازواج نے زمین کے تقسیم کرنے کو بہند فرمایا،اوریانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

٣٢٣ ١١ ـ ابوالطاهر ، عبدالله بن و هب ، اسامه بن زيدليثي ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہو گیا، تو یہود نے آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے در خواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیجئے ،اس شرط پر کہ کھل اور اناج کی پیداوار جتنی ہو، اس میں نصف آپ لے کیجئے، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر حمہیں رہنے دیتا ہوں، کہ جب تک ہم جاہیں گے ، چنانچہ بقیہ حدیث ابن نمیر اور ابن مسہر کی حدیث کی طرح روایت کی، باقی اس حدیث

(۱) آپ صلی الله علیہ و آلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے۔اس حدیث سے بیہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کی چیز کاذ خیرہ کر کے رکھنا تو کل کے منافی نہیں ہے۔

وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْف ِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمْسَ *

١٤٦٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودٍ خَيْبَرَ نَحْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرها *

١٤٦٥ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعِ قَالَا حُدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ حَدُّثَنِي مُوسَى بْنُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ حَدُّثَنِي مُوسَى بْنُ عُمْرَ أَنَّ عُمْرَ أَنَّ عُمْرَ الْنَّ عُمْرَ الْنَّ عُمْرَ الْنَّ عُمْرَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمْرَ النَّ عُمْرَ الْنَّ عُمْرَ الْنَقُ الْخَطَّابِ أَخْلَى الْيُهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْخَطَّابِ أَخْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلُهُمْ نِصُفُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئِنَا فَقَرُّوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ فَعُمْ وَاعَمَلَهَا وَلَهُمْ فَعْمَو اعْمَلَهَا وَلَهُمْ وَاعَمَلَهَا وَلَهُمْ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَاعْمَلَهُ وَلَاكَ مَا شِئِنَا فَقَرُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ وَسُلَمَ وَاعَمَلَهُ وَاعَمَلَهَا وَلَهُمْ وَسُلَمَ وَاعْمَلُهُمُ وَاعَمَلَهُ وَلَاكَ مَا شِئِنَا فَقَرُوا عَمَلَهُ وَاعَمَلَهُ وَاعْمَلُهُ وَلَاكَ مَا شَيْنَا فَقَرُوا عَمَلَهُ وَاعَمَلَهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَا مَلَهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَا مَلَهُ وَاعْمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَاعَمَلُهُ وَلَا عَلَيْهُ وَاعَمُوا عَمَلُهُ اللَّهُ وَاعَمُ وَاعَمُوا عَمَلُهُ اللَّهُ وَاعَمَا مُولِولِهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَا

میں اتنی زیادتی ہے، کہ خیبر کے اس نصف پھل کے پھر دوجھے کئے جاتے تھے،اور اس میں سے پانچواں حصہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم لے لیتے تھے۔

۱۲ ۱۳ ار ابن رمح، لیث، محمد بن عبدالرحمٰن، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کے در خت اور اس کی زمین کو اس شرط پر دے دیا، کہ وہ اپنے مال ہے اس کی خدمت کریں گے ،اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے لئے اس کا نصف میوہ ہے۔ ١٥ ١٦ عمر بن رافع، اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبه ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے یہود اور نصاری کو ملک حجاز ہے نكال ديا، اور آنخضرت صلى الله عليه وسلم جب خيبرير غالب ہوئے تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا حایا، کیونکہ جب آب اس زمین پر غالب ہوئے تو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ر سول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ہوگئی، اسی بنا پر آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا جاہا، مگریہود نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے در خواست کی، کہ آپ ہمیں اس شرط پر یہاں رہنے دیجئے ، کہ ہم یہاں محنت کریں گے ،اور نصف میوہ لے لیں گے ، چنانچہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، احیمااس شرط پر ہم حمہیں رہنے دیتے ہیں، جب تک کہ ہم چاہیں، چنانچہ وہ وہیں رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرٌ نے ا نہیں تیاءاورار بچاء کی طرف نکال دیا۔

(فا کدہ) تیاءاورار بیحاءدونوں گاؤں ہیں،اور گوملک عرب میں ہیں، مگر حجاز میں نہیں،اور حضور کامقصد بھی یہی تھا، کہ انہیں ملک حجاز سے نکال دیا جائے، چنانچیہ حضرت عمرؓ نے ایساہی کیا۔

(١٩٠) بَابِ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ *

باب (۱۹۰) در خت لگانے اور کھیتی کرنے کی فن

٦٤٦٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَالَ عَلَا عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَسْلِم يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا أَكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا أَكِلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكُلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكُلَ السَّبُعُ مِنْهُ وَلَا يَرْزُؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ *

١٤٦٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ حَ وَحَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ حَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِر أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخُلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرِ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَحْلَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَيَالِمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مَسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ وَسَلَّمَ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مَسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ كَافِرٌ وَلَا يَزْرَعُ كَافِرٌ وَلَا يَزْرَعُ كَافِرٌ وَلَا يَزْرَعُ كَافِرٌ وَلَا شَيْءٌ إِلّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ *

حَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو اللَّهِ يَقُولُ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ لَا يَغْرِسُ رَجُلُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبِعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ و قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا *

الا ۱۲ ما۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مسلمان بھی ایبا نہیں ہے، کہ جو کوئی در خت لگائے مگر جو پچھ بھی اس در خت میں سے کھایا جائے، وہ لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا، اور جو در ندے کھا جائیں وہ بھی صدقہ ہے، اور جو پرندے کھائیں وہ بھی صدقہ ہے، اور جو پرندے کھائیں وہ بھی صدقہ ہے (ا)، اور اس میں سے کوئی کم نہیں کرے گامگریہ کہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۹۷ قتیه بن سعید، لیث (دوسری سند) محمہ بن رمح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس ان کے تھجور کے باغ میں گئے، تو آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، یہ تھجور کے درخت کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے درخت کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا مسلمان نے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان کے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان انسان، یاجانور، یااور کوئی چیز کھاجائے تولگانے والے کوصد قد کا قواب ملے گا۔

۱۹۲۸ مر بن حاتم ، ابن ابی خلف ، روح ، ابن جرتج ، ابوالزبیر ، حضرت جابر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنخضرت صلی الله علیہ وسلم سے سنا فرمارہ ہے ہے ، کہ جو کوئی مسلمان در خت لگا تا ہے یا کھیتی کرتا ہے ، اور اس میں سے کوئی چوپایہ یا پر ندہ یا کوئی کچھ کھا تا ہے ، توبہ چیز بھی بونے والے کے لئے باعث اجر ہوتی ہے ، ابن ابی خلف نے این روایت میں "طائر شئی کذا" کالفظ بولا ہے۔

(۱) کوئی شخص جب کسی ایسی بھلائی کا سبب ہے جس سے دوسرے لوگ نفع حاصل کیس تواس سبب بننے والے کواس پراجر عطا کیا جاتا ہے اگر چہ اس کی ثواب کی نیت نہ ہو۔ جیسے در خت لگانے والے کواس در خت سے جتنے انسان یا جانوراور پر ندئے نفع اٹھا کیس سب کی طرف سے یہ اجر کا مستحق ہو گااگر چہ یہ در خت لگانے والا بعد میں وہ کسی کو بیچ دے یا کسی طریقہ سے اپنی ملک سے نکال دے اجر تب بھی ملتارہے گا۔

٦٤٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّاءُ بْنُ السَّحَقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ السَّحِقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَحَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ وَسَلَّمَ عَلَى أُمْ مَعْبَدٍ مَا يُطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ بَلْ مُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَ يَا أُمْ مَعْبَدٍ بَاللَّهُ عَرْسً الْمُسْلِمُ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتُ مَنْ مَنْ عَرْسَ الْمُسْلِمُ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتُ مَنْ عَرْسًا فَيَأْكُلَ مَنْ إِلَى مُسْلِمٌ قَالَ قَلَا يَعْرِسُ الْمُسْلِمُ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

رَو حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَفْصُ بْنُ غِيَاتٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و وَإَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُن مُحَمَّد ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هَوُلًاء عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ كُلُّ هَوُلًاء عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مُعَاوِية فَقَالًا عَنْ أَبِي مُعَاوِية فَقَالًا عَنْ أَبِي مُعَاوِية وَاللَّهُ عَلَيْهِ كُرَيْبٍ فِي رَوايَةٍ إِسْحَق عَنْ أَبِي مُعَاوِية فَقَالًا عَنْ أَمِ مُبَشِّر عَنِ النَّبِيِ مُعَاوِية قَالَ مَنْ أُمِّ مُبَشِّر عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِي مُعَاوِية وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّبِي مَعَاوِية وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهُ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ عَطَاءٍ وَأَبِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِينَادٍ *

رَّ الْكُلُّا - وَحَدَّثَنَا يَحَّيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ

۱۳۹۱۔ احمد بن سعید بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ذکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے پاس ان کے باغ میں تشریف لے گئے، تو آپ نے فرمایا، اے ام معبد یہ ور خت کس نے لگائے ہیں؟ مسلمان نے یاکا فرنے، انہوں نے عرض کیا، نہیں بلکہ مسلمان نے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی در خت لگائے، اور اس میں سے کوئی انسان اور جانور اور پر ندہ کھا جائے تواس کو قیامت تک کے لئے صدقہ کا تواب ماتارہے گا۔

م کے ۱۳ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفض بن غیاث (دوسری سند) ابو کر بن کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، باقی عمرو نے اپنی روایت میں عمار کا، اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ابو معاویہ کا اضافہ بیان کیا ہے، اور پھر ان دونوں نے "عن ام مبشر" کے لفظ بیان کئے ہیں، اور ابن فضیل کی روایت میں "امر اُق زید بن حارثة" کا فظ ہے، اور اسحاق کی روایت میں ابو معاویہ نے بھی "عن ام مبشر رضی الله تعالیٰ عنہا عن النبی صلی الله علیہ وسلم" کے الفاظ مبشر رضی الله تعالیٰ عنہا عن النبی صلی الله علیہ وسلم" کے الفاظ مبان کئے ہیں، اور بھی ان کا نام نہیں لیا، باقی سب نے رسالت بیان کئے ہیں، اور بھی ان کا نام نہیں لیا، باقی سب نے رسالت عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

اکہ ۱۳ اور تیان کی اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبید غیری، ابو معاویہ، ابو قادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی در خت لگائے یا کھیت ہوئے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھا

جائے، تواہے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۲۷ ۱۱ عبد بن حمید، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام بشر رضی اللہ تعالی عنہا ایک انصاریہ کے باغ میں تشریف لے گئے، تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان تھجوروں کے درختوں کو کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کا فرنے، عاضرین نے کہا، مسلمان نے باگافر نے، عاضرین نے کہا، مسلمان نے باقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ اِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةً إِنَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ * إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةً إِنَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ * ١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَحْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةٍ مِنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَحْلًا لِأُمِّ مُبَشِّر امْرَأَةٍ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَحْلًا لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بَحُو حَدِيثِهِمْ *

(فاکدہ)امام نووک فرمائے ہیں، ان احادیث سے در خت لگانے اور تھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی، اور بید کہ اس کا ثواب تا قیام قیامت
باقی رہے گا، اور اس بارے ہیں علمائے کرام کا اختلاف ہے، کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے، بعض حضرات نے تجارت اور بعض نے صنعت اور
بعض نے زراعت کہا ہے، گر حقیقت بیہ ہے کہ جو بھی بذر بعہ وست ہو، وہی افضل ہے، خواہ تجارت ہویاز راعت یاصنعت، بشر طیکہ حدود
شر وع سے متجاوز نہ ہو، اور نیت خالص اور تو کل علی اللہ پایا جائے، چنانچہ امام حاکم نے حضرت ابو بردہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کہ کونسی کمائی افضل ہے؟ فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا، براء بن عازبؓ اور رافع بن خد بڑ
سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے اور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے اسی طرح
روایت نقل کی ہے۔ (عمدة القاری جلد الصفحہ ۱۸۵)۔

(١٩١) بَابِ وَضْعِ الْجَوَائِحِ *

آبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهُدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجِ أَنَّ أَبَا الزَّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ وَهُبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزَّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح و عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح و حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةً عَنِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةً عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزَّبِيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتُهُ وَسَلَّمَ لَوْ بعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتُهُ وَسَلَّمَ لَوْ بعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمْرًا فَأَصَابَتُهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ عَنْ أَبِعَلَ بَعَيْرِ حَقِّ *

باب (۱۹۱) کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم!

۱۹ ۱۳ ۱۳ ابوالطاہر ، ابن و ہب ، ابن جرتی ، ابوالزبیر ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ،

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے مضری سند) محمہ بن عباد ، ابو ضمرہ ، ابن جرتی ، ابوالزبیر ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تواپنے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تواپنے بھائی جہائے ، تواب تیرے لئے اس سے کچھ لینا حلال نہیں ، تو کس جائے ، تواب تیرے لئے اس سے کچھ لینا حلال نہیں ، تو کس جیزے عوض اپنے بھائی کا مال لے گا، کیانا حق اس سے وصول

سم کے سما۔ حسن حلوانی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فا کدہ)میوہ اگر صلاحیت کے بعد بیچا جائے ،اور بائع و مشتری کے سپر د کر دے اور پھر وہ میوہ کسی آ فت سے ہلاک ہو جائے ، توامام ابو حنیفہ ّ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

۵۷ ۱۰ یکی بن ابوب اور قتیبه، علی بن حجر اور اساعیل بن

جعفر، حمید، حضرت انس رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

در ختوں پر کھجور کے کچل فروخت کرنے ہے، تاو قتیکہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع کیاہے، ہم نے انسؓ سے بوچھا، رنگ پکڑنے کا کیا مطلب؟ فرمایاوه لال پیلی ہو جائیں، ذراخیال کر،اگر اللہ

میوہ کوروک لے ، تو کس طرح اپنے بھائی کامال حلال سمجھے گا۔

(فا کدہ) یعنی معاملہ تو علیحدہ رہا، مگر دیانت کا تقاضا تو یہ نہیں ہے ، کہ وہ بیچارا نقصان میں گر فتار رہے اور تواپنے فا کدے میں لگا ہوا ہے ، واللہ

۷۷ ۱۳ اوالطاہر ، ابن وہب، مالک، حمید طویل، حضرت الس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجاوں کے

فروخت کرنے ہے یہاں تک کہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع فرمایا

ہے، لوگوں نے عرض کیارنگ پکڑنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا

لال ہو جائیں، اور فرمایا، جب اللہ میوہ روک لے ، تو کس چیز

کے عوض تواہیے بھائی کامال حلال سمجھے گا؟ ۷۷ ۱۲ محمد بن عباد، عبدالعزيز بن محمد، حميد، حضرت انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر اللہ تعالیٰ

در ختوں کو بھلدار نہ کرے تو پھرتم میں ہے کوئی کس بناپراپنے بھائی کے مال کو حلال سمجھے گا؟

۷۷ ۱۰ بشر بن تحكم، ابراهيم بن دينار، عبدالجبار بن العلاء، سفیان بن عیبینه، حمیداعرج، سلیمان بن عثیق، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

اور شافعیؓ کے نزدیک بیہ نقصان خریدار پر رہے گا، ہائع کو پچھ غرض نہیں، کیکن مستحب بیہ ہے کہ ہائع نقصان مجر اکر دے۔ ١٤٧٥ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ

بْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفُر عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسِ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُ ۗ وَتَصْفَرُ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ

١٤٧٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أُخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطُّويل عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالُوا وَمَا تُزْهِيَ قَالَ تَحْمَرُ ۗ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أُخِيكَ *

١٤٧٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللُّهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَحِيهِ *

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارِ وَعَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِبِشْرِ قَالُوا حَدَّثُنَّا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بُوضْعِ الْجَوَّائِحِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا *

(١٩٢) بَابِ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ

لدَّيْن *

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ بُكِيْرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارِ النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إلَّا ذَلِكَ *

١٤٨٠ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ
 عَنْ بُكَيْر بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُويْسٍ حَدَّثَنِي قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُويْسٍ حَدَّثَنِي قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُويْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالِ عَنْ يُحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةً بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَلْمُ عَمْرَةً بَنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خَصُومٍ بِالْبَابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خَصُومٍ بِالْبَابِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَسَتَرْفِقُهُ فِي شَيْء وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْء وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَسْتَرْفِقَهُ فِي شَيْء وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَشَولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَسْتَرْفِقَهُ فِي شَيْء وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ وَيَسْتَرْفِقَهُ فِي شَيْء وَهُو يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ أَلَا أَنْعَلَ مُ عَبْدِ الْوَقِهُ لَا أَفْعَلُ أَلَا أَنْعَلُ مُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ مُ

بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کے نقصان کامجر ادینے کا حکم دیاہے، ابراہیم کے شاگر دبیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بواسطہ سفیان یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

باب (۱۹۲) قرض میں تے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔

۱۹ کا ۱۳ قتیم بن سعید، لیث ، بگیر، عیاض بن عبدالله، حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، که آنخضرت صلی الله علیه وسلم کے زمانه میں ایک شخص نے در خت پر میوہ خریدا، اور اس پر قرضه بہت ہوگیا، چنانچه رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، اس کو صدقه دو، سب لوگوں نے اسے صدقه دیا، تب بھی اس کا قرضه پورا نہیں ہوا، تب آنخضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے اس کو روائیں ہوا، تب آنخضرت سلی الله علیه و آله وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا، که بس اب جو مل گیا ہے اسے لو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور پچھ نہیں ملے گا۔ اسے لے لو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور پچھ نہیں ملے گا۔ اسے الو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور پچھ نہیں ملے گا۔ اسے الو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور پچھ نہیں ملے گا۔ حارث، بگیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مارث، بگیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۸ ۱۳ او الما عیل بن افی اویس، سلیمان بن بلال، یخی بن سعید، ابوالر جال محمد بن عبدالر حمٰن، عمره بنت عبدالر حمٰن، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے دروازہ پر جھٹرنے والوں کی آواز سنی، اور دونوں آوازیں بہت بلند تھیں، اور ایک ان میں سے کچھ معاف کرانا چاہتا تھا اور خواہش مند تھا کہ اس کے ساتھ نرمی کی جائے، اور دوسر اکہہ رہا تھا، خداکی قتم! میں کجھی بھی معاف نہ کروں گا، چنانچہ رسالت مآب صلی الله علیہ کھی بھی معاف نہ کروں گا، چنانچہ رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ وبارک وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَٰلِكَ أَحَبَّ * ١٤٨٢ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَع الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبَ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ *

حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ * الْمَدُ اللَّهْ بُنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ مَالِكٍ عَنْ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بَنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا جَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْواتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى ارْتَفُولُ اللَّهِ عَتْى اللَّهِ مَنَّ بَهِمَا رَسُولُ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمُ الْمُؤَمِنَ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُو

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قشم کھانے والا کہاں ہے،جو پیہ کہتا ہے کہ میں نیکی نہیں کروں گا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے ر سول میں ہوں،اور اسے اختیار ہے، جبیبا جاہے کرے۔ ۱۳۸۲ حرمله بن یخیل، ابن و هب، یونس، ابن شهاب، حضرت عبدالله بن كعب بن مالك رضى الله تعالى عنه ، اينے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدر دیرایے قرضے کا رسول الله صلى الله عليه وسلم كے زمانه ميں مسجد ميں تقاضا كيا، اور دونوں کی آوازیں اتنیٰ بلند ہوئیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں،اور آپایے حجرہ مبارک میں تھے، چنانچہ رسول اکرم صلی الله علیه وسلم ان دونوں کی جانب تشریف لائے، یہاں تک کہ حجرہ کا پر دہ اٹھایا،اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، کہ اے کعب بن مالک ؓ، حضرت کعب ؓ نے عرض کیا، یار سول الله میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، کہ آدھا قرضہ معاف کر دے، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یار سول الله! میں نے معاف کر دیا، تب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدر د سے فرمایا، اٹھو اور ان کا قرضه اداكر دو_

سر ۱۳۸۳ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، یونس، زہری، حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدر ڈ سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۴ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعه، عبدالرحمٰن بن مرمز، عبدالله بن كعب، حضرت كعب بن مالك رضى الله تعالی عنهما سے روایت كرتے ہیں، انہوں نے بیان كیا كه عبدالله بن ابی حدر د اسلمیؓ پر ان كا مال تھا، وہ راستہ میں ملا، تو انہوں نے اسے بکڑ لیا، پھر دونوں میں باتیں ہونے لگیں، یہاں تک كه آوازیں بلند ہوئیں، تو آنخضرت صلی الله علیہ وسلم ان ك

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النَّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا *

(١٩٣) بَابِ مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ *

٥٨٥ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبًا هُرَيْ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولُ اللَّهِ بَعْيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُو أَحَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ * أَنْسَانُ قَدْ أَفْلَسَ فَهُو أَحَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ *

پاس سے گزرے،اور آپ نے فرمایا،اے کعبؓ اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا، گویا کہ فرمایا آدھا قرض معاف کردو، چنانچہ کعبؓ نےان سے آدھا قرضہ لیا،اور آدھامعاف کردیا(۱)۔

باب (۱۹۳) اگر خریدار مفلس ہو جائے، اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بعینہ پائے تو وہ واپس لے سکتا ہے!

۱۳۸۵ او کمر بن عبداللہ بن یونس، زہیر، یکی بن سعید، ابو کمر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو کمر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، یا فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ ہے تھے، کہ جو شخص ابنا مال کسی انسان یا کسی شخص کے پاس پائے، جو کہ مفلس ہو گیاہو تو وہ دوسروں سے زیادہ این مال کاحقد ارہے۔

(فائدہ) یعنیٰ جب کئی نے بشرط خیار کوئی چیز خریدی،اور وہ مفلس ہو گیا، تو بائع کو بیع فٹنح کر کے اپنامال لے لینے کا حق ہے،اور اگر بیع بشرط خیار نہیں ہوئی، تو بائع فروخت کرنے والا، بھی اور قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا۔

٢٨٦ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَ وَحَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعُ وَيَحْيَى بْنُ جَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعُ وَيَحْيَى بْنُ جَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالًا حَدَّثَنَا جَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَيْنَةً ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۱۳۸۶۔ یکی بن یکی، ہشیم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، محمہ بن رخی بن معید، محمہ بن رخی بن معید، اسلام بن رخی بن معید، (تیسری سند) ابوالر ہیے، یکی بن حبیب حارثی، حماد بن زید، (چو تھی سند) ابو بکر بن الی شیبہ، سفیان بن عید، حمد بن مثنی، عبد الوہاب، یکی بن سعید، حفص بن غیاث، یکی بن سعید سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور ابن رمح نے "من

(۱)اس حدیث سے بیہ صراحۃ معلوم ہورہاہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کواپنے صحابہ کرام پر مکمل اعتاد تھا کہ وہ آپ کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے تنجی تو حضرت کعب کو آ دھا قرضہ حجوڑنے کا حکم فرمایا۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ معاملہ ہمیشہ حاکم یا قاضی کی طرح نہیں ہو تا بلکہ بھی ایسے بھی ہو تا جیسے شیخ اپنے مریدوں سے اور باپ اپنی اولادے کرتا ہے۔

صیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِي

١٤٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بُنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنِ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّنَهُ عَنْ حَدِيثِ حَرْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمْرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ حَدِيثِ أَبِي مُكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّبِي مُؤْنِ أَنْهُ لِصَاحِهِ الَّذِي بَاعَهُ *

٨٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيًّ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيًّ فَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةً عُنْ قَتَادَةً عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسِ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُ بِهِ *

١٤٨٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اللهِ عَلَّأَنَا اللهِ عَلَّأَنَا اللهِ عَلَّأَنَا اللهِ عَلَّ أَنِهُ اللهِ عَدَّثَنَا اللهِ عَلَّ أَنْ اللهِ عَلَى اللهُ وَقَالَا فَهُو اللهِ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ وَمَاءً *

١٤٩٠ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَجْمَدَ بْنِ أَبِي الْمَعْمَدِ بْنِ أَبِي خَلَفهِ وَحَدَّثَنَا أَبُو خَلَفهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ سَلَمَةً

بینھم" کے الفاظ بیان کئے ہیں ،اور ایک روایت میں ہے ، کہ جو آد می کہ مفلس ہو جائے۔

الد ۱۳۸۷ این ابی عمر، ہشام بن سلیمان بن عکر مہ بن خالد مخزومی، ابن جرتے، ابن ابی الحسین، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہر ریوه رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے اس آدمی کے ہارے میں روایت نقل فرماتے ہیں، جو کہ نادار ہو جائے، جب اس کا میں روایت نقل فرماتے ہیں، جو کہ نادار ہو جائے، جب اس کا مال بجنم مل جائے، اور اس نے اس میں کی قشم کا تصرف نہ کیا ہو، تو وہ بیجنے والے بی کا ہوگا۔

۱۳۸۸ میر بن مثنی مجمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن مهدی، شعبه ، قاده، نضر بن انس، بشیر بن نهیک، حضرت ابو ہر بره رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسر اآدمی اپنا مال اس کے پاس بجنسہ پائے، تووہ زیادہ حق دارہے۔

۱۹۸۹- زہیر بن حرب، اساعیل بن ابراہیم، سعید (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت قادۃ سے بیہ روایت اسی سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے، باتی اس میں ہے کہ وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے (بینی این مال کا)۔

۹۰ ۱۲ محمد بن احمد بن ابی خلف، حجاج بن شاعر ، ابوسلمه خزاعی ، منصور بن سلمه ، سلیمان بن بلال ، خثیم بن عراک ، بواسطه اپنے والد حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں ، صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ خَثَيْم بْن عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا * (١٩٤) بَابِ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الْإِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ* ١٤٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ ربْعِيِّ بْن حِرَاشِ أَنَّ حُذَيْفَةً حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى َاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُل مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ ۖ

١٤٩٢ - وَحَدَّنَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبْعِيًّ بْنِ حَرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُدَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَدَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُدَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ وَجُلٌ لَقِي رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ وَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ رَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ رَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتُ رَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتُ رَجُلًا فَقَالَ مَا عَمِلْتُ وَلَا أَنِي كُنْتُ وَجُلًا فَكَنْتُ أَطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ ذَا مَالَ فَكُنْتُ أَطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

يَقُولُ *

انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے،اور کوئی دوسر ا شخص اس کے پاس اپناسامان بعینہ پائے تواپنے مال کا(دوسروں سے)زیادہ حقد ارہے۔

باب (۱۹۴) مفلس کو مہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔

۱۳۹۱۔ احمد بن عبداللہ بن یونس، زہیر، منصور، ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے پہلے لوگوں میں سے فرشتے ایک آدمی کی روح لے کر چلے اور اس سے دریافت کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے، وہ بولا نہیں، فرشتوں نے کہایاد کر، وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کر تا تھا، اور پھر اپنے خاد موں کو اس بات کا حکم دیا کر تا تھا، اور پھر اپنے خاد موں کو اس بات کا تسانی کرو، اللہ تعالی نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی اس سے تر گزر کرو۔

۱۹ سا۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، تعیم بن ابی ہند، ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں، کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہماد ونوں کی ملا قات ہوئی، تو حضرت حذیفہ نے فرمایا، کہ ایک آدمی اپنے پروردگارے ملا، تو پروردگار عالم نے دریافت فرمایا، کہ تو نے کیا عمل کیا، وہ بولا، کہ میں نے کوئی نیکی اور بھلائی کا کام نہیں کیا، گریہ کہ میں مالدار انسان تھا اور لوگوں سے اپنا قرض وصول کرتا، تو مالدار آدمی سے تو (جو پچھ وہ دیتا) قبول کر لیتا تھا، اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا، تو پروردگار عالم نے (فرشتوں سے) فرمایا تم معاف کر دیتا تھا، تو پروردگار عالم نے (فرشتوں سے) فرمایا تم حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہولے، میں نے بھی رسول کرعانی میں نے بھی رسول

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بُنِ عَمْيْرِ عَنْ رَبْعِيِّ بْنِ حِرَاشِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَ حَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا فَدَ حَلَ الْجَنَّةُ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا فَدَ حَلَ الْجَنَّةُ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٤٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِق عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتِيَ اللَّهُ بِعَبْدٍ مِنْ عَبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ اللَّهُ نَيْ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَبَايعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَبَايعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ وَأَنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوِزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بُنُ عَامِر وَأَنُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

١٤٩٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
 أبي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 وَاللَّهْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ
 حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

الله صلی الله علیه وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

الا ۱۳۹۳ محمد بن مثنی ، محمد بن جعفر ، شعبه ، عبدالملک بن عمیر ، ربعی بن حراش ، حضرت حذیفه رضی الله تعالی عنه ، نبی اگر م صلی الله علیه وسلم سے نقل فرماتے ہیں ، که آپ نے ارشاد فرمایا ، که ایک شخص انقال کے بعد جنت میں داخل ہوا ، اس سے دریافت کیا گیا ، تو کیا عمل کر تا تھا ، سواس نے خودیاد کیا ، یااسے یاد کرایا گیا ، اس نے کہا میں لوگوں کے ساتھ خریدو فروخت کیا کر تا تھا ، تو میں مفلس کو مہلت دیتا تھا ، اور سکه یا نقد میں اس سے درگزر کرتا تھا ، چنا نجیہ اس بناء پر اس کی مغفرت کر دی گئ ، درگزر کرتا تھا ، چنا نجیہ اس بناء پر اس کی مغفرت کر دی گئ ، حضرت ابو مسعود رضی الله تعالی عنه بولے ، که میں نے بھی یہ حضرت ابو مسعود رضی الله تعالی عنه بولے ، که میں نے بھی یہ حدیث آن مخضرت صلی الله علیه وسلم سے سی ہے۔

۳۹۴ ابو سعید انج، ابو خالد احمر، سعد بن طارق، ربعی بن حراش، حضرت حذیفه رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں، که الله تعالیٰ کے پاس اس کا ایک بندہ لایا گیا، جے اس نے مال دیا تھا، الله تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا، که تو نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا، اور الله تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس بندے نے کوش کیا، اے پروردگار تو نے اپنا مال مجھے عطا کیا تھا اور میں لوگوں سے خریدو فروخت کیا کر تا تھا، اور میری عادت معاف کرنے کی تھی، تو میں مالدار پر آسانی کر تا تھا، اور تنگ دست کو مہلت دیا کر تا تھا، الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پھر میں تجھ سے مہلت دیا کر تا تھا، الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پھر میں تجھ سے درگزر کرو، اس کے بعد عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود درگزر کرو، اس کے بعد عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا، ہم نے اس طرح نبی اگرم صلی الله علیہ وسلم انصاری نے کہا، ہم نے اس طرح نبی اگرم صلی الله علیہ وسلم کے دبن مبارک سے ساہے۔

90 ما۔ یجیٰ بن یجیٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابر اہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو مسعود نصاری رضی اللّہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللّہ صلی اللّہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم سے پہلے صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْحَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ *

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزُ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنْهُ *

١٤٩٧ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدَ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ * رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بَنِ عَجْدَالُ بْنُ خِدَاشِ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ يَعْدِي بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ يَعْمِلُ فَقَوالَ وَيَوْ كَنِي عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ يَعْمِلُ فَقَوالَ وَلِي عَنْ أَبِي عَنْ مُعْسِرٌ فَقَالَ آللَّهِ قَالَ آللَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرَ أَوْ يَضَعَعْ عَنْهُ *

ایک آدمی کا حساب کیا گیا، سواس کی کوئی نیکی نه نگی، گروہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا، اور مالدار تھا، تواپنے غلاموں کو حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس اور غریب کو معاف کردیں تواللہ رب العزت نے فرمایا، کہ ہم اس سے زیادہ اس کے معاف کردو۔ حق رکھتے ہیں (اور حکم دیا) کہ اس کے گناہوں کو معاف کردو۔

۱۳۹۲۔ منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریہ صعد، ابن شہاب زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، تو وہ اپنو نوکروں سے کہتا تھا، کہ جب کوئی مفلس اور غریب آدمی آئی، تواسے معاف کردیا، شاید کہ اللہ تعالی اس کی برکت سے ہمیں تواسے معاف کردیا، شاید کہ اللہ تعالی نے ملا، تواللہ تعالی نے اسے معاف کردیا۔

۱۳۹۷ حرملہ بن یجیٰ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب،
عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں
نے حضرت ابوہر رہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سناوہ بیان کرتے
تھے، کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما
رہے تھے،اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۹۹۸۔ ابوالہیثم خالد بن خداش بن عجلان، حماد بن زید، ابوب، یکی بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قادہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو قادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا، تو وہ ان سے روپوش ہو گیا، پھر اسے پالیا، تو وہ بولا، میں مفلس ہوں، ابو قادہؓ نے فرمایا، خدا کی قتم! اس نے کہا خدا کی قتم! تب ابو قادہؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا، فرمار ہے تھے، کہ جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو، کہ اللہ تعالی اسے قیامت کے دن کی شخیوں سے نجات عطافرمائے، اللہ تعالی اسے قیامت کے دن کی شخیوں سے نجات عطافرمائے،

تووہ مفلس کو مہلت دے ،یااس کو معاف کر دے۔

99 سا۔ ابو الطاہر ، ابن وہب، جریر بن حازم ، ابوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۹۵) مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا، اور پیہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے، تواس کا قبول

(فائدہ) مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے،اب زیدنے بکر کی رضامندی ہے اپنا قرض اس کے حوالے کر دیااور عمرو کا سامنا بھی کرادیا۔ تواب

١٥٠١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع

١٤٩٩ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(١٩٥) بَابِ تَحْرِيمٍ مَطْلِ الْغَنِيِّ

وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا

١٥٠٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى

أُحِيلَ عَلَى مَلِيٌّ *

مَلِيء فَلْيَتْبَعُ *

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(١٩٦) بَابِ تَحْرِيمِ بَيْعٍ فَضْلِ الْمَاءِ

الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْي

الْكَلَأِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمٍ بَيْع

کرنامشخبہے۔ ۵۰۰ ا_ یجیٰ بن تیجیٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہر ریرہ ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرض کی ادا لیکی میں مالدار کی ٹال مٹول کرنا ظلم ہے(۱)اور جب تم میں

سے کسی کو کسی مالیدار پر لگادیا جائے تواسی کا پیچھا کرے۔

عمرو کواپنا قرض بکر ہی ہے وصول کرناچاہئے، یہ قرض کاحوالہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۵۰۱_ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمہ

بن رافع، عبدالرزاق، معمر، هام بن منبه، حضرت ابو ہريره

رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ وہارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل

باب(۱۹۲) جویانی جنگلات میں ضرورت سے

زا ئد ہواورلو گوں کواس کی حاجت ہو، تواس کا بیچنا

اور اس کے استعمال سے منع کرنااور ایسے ہی جفتی

(۱)اس غنی میں ہروہ تخص داخل ہے جس کے ذمہ کوئی حق واجب ہو جس کے اداکرنے پروہ قادر بھی ہو تو پھر بھی وہ حق ادانہ کرے تو پیر اس کی طرف سے صاحب حق پر ظلم اور زیاد تی ہے جاہے حق مالی ہویاغیر مالی جیسے مقروض کے ذمہ دائن کا حق، خاوند کے ذمہ بیوی کا حق،

آ قاکے ذمہ غلام کاحق، حاکم کے ذمہ رعایا کاحق۔

ضِرَابِ الْفَحْلِ *

کرانے کی اجرت لیناحرام ہے۔

۱۵۰۲ - ابو بکر بن ابی شیبه ، و کیع (دوسری سند) محمد بن حاتم ، یجی بن سعید ، ابن جریج ، بوالز بیر ، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے ہے۔ سے جو کہ ضرورت سے زائد ہو منع کیا ہے۔

ساده الساق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جرتج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کی بیج ہے اور پانی کی بیج سے اور زبین کو کاشت کے لئے بیچنے سے منع فرمایا، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٥١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي النَّبُيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ * صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ * صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ * رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا إسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ النَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاء وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ ذَلِكَ نَهَى النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ ذَلِكَ نَهَى النَّهِ عَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ ذَلِكَ نَهَى النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ ذَلِكَ نَهَى النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ ذَلِكَ نَهَى النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَعَنْ بَيْعِ فَعَنْ بَيْعِ الْمَاء وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَعَنْ فَعَنْ فَعَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فاکدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اونٹ یا کی اور جانور ہے جفتی کراکر اجرت لیناامام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور مادہ والے پرکوئی چیز واجب نہیں، اور جوپانی جنگلات وغیرہ میں ضرورت ہے زاکد ہو، تواہے مفت دینا چاہئے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اختاف ہے کہ نہی جو حدیث میں آئی ہے وہ کر اہت پر دال ہے یا حرمت پر، تو علامہ طبی فرماتے ہیں ہے حرمت اور کر اہت پر مبنی ہے کہ وہ پانی اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں، باقی نہی کو کر اہت پر محمول کرناہی اولی ہے اور صحیح نذہب ہمارے علمائے حنیفہ کے نزدیک ہے ہے کہ ہے حکم جانوروں میں خاص ہے کہ انہیں پانی ہے روکا نہیں جائے گاکیو نکہ ان کے پیاسے رہنے ہے ان کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ ہے اور اس میں کی کا بھی اختلاف نہیں، کہ پانی والا پانی کازیادہ حقد ارہے، تاو قتیکہ وہ اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہو، اس لئے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی وخت کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دیث کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دات کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دیت کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جاچکا ہے (عمدة القاری حد دیت کرنے کا مسئلہ بھارے کے دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کہ کہ دی تھی جاپور کی جاپور کے دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کہ جاپور کی دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کہ دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کہ دو خدت کرنے کا مسئلہ کی دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کہ دو خدت کرنے کا مسئلہ کو کو خدت کرنے کی کو خودت کرنے کی دو خدت کرنے کا مسئلہ کی دو خدت کرنے کی دو خدت کرنے کی دو خدت کرنے کی دو خدت کرنے کی دو خود کی دو خدت کرنے کی دو

۱۵۰۴ یکی بن میخی ، مالک (دوسری سند) قتیمه بن سعید ،لیث ، ابوالزناد ، اعرج ، حضرت ابو ہر رہ رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیار سول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی نه روکا جائے کہ اس کی بناء پر گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

۵۰۵ ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میتب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاء لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَّأُ *

١٥٠٦ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِم الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ

أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پانی کونہ روکوجو تمہاری حاجت سے زیادہ ہو، کہ گھاس اس کی وجہ سے روک دیاجائے۔

۲ - ۱۵ - احمد بن عثمان نو فلی، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، ابن جر بج، زیاد بن سعد، ہلال بن اسامہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جر بخ، زیاد بن سعد، ہلال بن اسامہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ فروخت نہ کیا جائے فرمایا کہ جو ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ فروخت ہو۔

تاکہ اس ذریعہ اور سبب سے گھاس وغیرہ فروخت ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضِلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ * تاكہ اس ذریعہ اور سبب سے گھاس وغیرہ فروخت ہو۔
(فائدہ) مقصودیہ ہے، کہ اگر کسی کا جنگل میں کنواں ہے اور اس میں پانی بھی زیادہ ہے، اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو، لیکن پانی اس کنویں کے علاوہ اور کہیں نہیں، اب پانی والا جانوروں کو پانی ہے رو کتا ہے یا پانی کی قیمت وصول کرتا ہے تو در پر دہ گھاس جو مباح ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے تو در پر دہ گھاس جو مباح ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے تو در پر دہ گھاس جو مباح ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے تو در پر دہ گھاس جو مباح ہے، اس کی آپ نے ممانعت فرمائی ہے۔

(۱۹۷) بَاب تَحْرِيمٍ ثَمَنِ الْكَلْبِ باب (۱۹۷) بيكار كوّل كى قيمت، نجومى كى وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْي مرْدورى اور رندى كى كمائى كى حرمت اور بلى كى بَيْع وَالنَّهْ وَالنَّهْ مَعْ ہے۔

منع ہے۔

عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حضرت ابومسعود انصارى رضى الله تعالى عنه سے روایت عبد الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ كَرتے ہیں۔ انہوں بیان کیا، که رسول الله صلی الله علیه وسلم رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ فَي عَنْ فَي عَنْ مَعْالَى سے منع ثَمَنِ الْكَاهِنِ * فرمایا ہے۔ فرمایا ہے فرمایا ہے۔ فرمایا ہے۔ فرمایا ہے فرمایا ہے۔ فرمایا ہ

ثمنِ الكلبِ ومَهْرِ البَغِي وَحُلُوانِ الكاهِنِ * فرمایا ہے۔
(فائدہ) جن كوں سے فائدہ اٹھایا جاسكتا ہے، ان كا بیچنا جائز ہے اور ایسے ہی ان كی قیت بھی مباح ہے، چنانچہ عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخی، امام ابو حنیفہ ابو یوسف، امام محمہ ابن كنانہ ، اور ابن سحوں ما كلی كا يہی مسلک ہے ، اور امام مالک كی ایک روایت بھی اسی طرح ہے ، اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک كا شخ والے كتے كی تیج درست نہیں ، اور بدائع صائع میں ہے كہ در ندوں میں سوائے خز رہے ہر ایک كی ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک كا شخ والے كتے كی تیج درست نہیں ، اور بدائع صائع میں كوئی فرق نہیں ۔ حضرت عثان بن عفان نے ایک شخص سے كتے كی قیمت کے بدلے میں چالیس درہم جرمانہ کے وصول کتے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاص نے چالیس درہم جرمانہ کے وصول کے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاص نے چادر است ہے ، اور ان کے مار ڈالنے فرمائے تھے ، ان فیصلوں کے پیش نظریہ بات متعین ہوگئ ، کہ جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان کا بیچنادر ست ہے ، اور ان کے مار ڈالنے پر قیمت کا تاوان واجب ہوگا۔ اور ایسے ہی رنڈی اور نجومی ، رمال ، جفار اور پنڈت وغیرہ ، جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں ، اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کہ ان سب کی اجرت حرام ہے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ کا بن کی اجرت کے حرام ہونے پر اہل اسلام کا انفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(عمدة القاري جلد ١٣ص٥٥ ونوي جلد ٢ص١٩)

١٥٠٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْح عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي ۚ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَن الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ روَايَةِ ابْنِ رُمْحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ *

١٥٠٩- وَخَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقطانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْن يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ

وَتُمَنُ الْكُلْبِ وَكُسْبُ الْحَجَّام *

١٥١٠ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِم عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِير حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزيدُ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَنُ الْكُلِّبِ خِبِيثَ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ *

١٥١١- حَدَّثْنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِير بهَذَا الْإسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٢٥٠١ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْل حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْن أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدُ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ

۱۵۰۸ قتیبه بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابو بكر بن ابى شيبه، سفيان بن عيينه، زہر ي سے اسى سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں مگرلیث کی روایت میں جو کہ ابن رمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ''انہ سمع ابامسعورؓ کے الفاظ ہیں۔

١٥٠٩ محمد بن حاتم، يحيىٰ بن سعيد قطان، محمد بن يوسف، سائب بن زید، حضرت رافع بن خد یجر ضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا، آپ فرمار ہے تھے، کیہ بری کمائی رنڈی کی کمائی، کتے کی قیمت،اور تیجینے لگانے والے کی مز دوری ہے۔

(فائدہ)مسلم ہی کی روایات میں موجود ہے کہ ، حضور نے تجھنے لگوائے اور اس کی مز دوری ادا کی ، حدیث کا مقصودیہ ہے کہ ، بیہ مجھی ایک ذ کیل پیشہ ہے،اس لئے دوسر اپیشہ اختیار کرنا چاہئے اور اکثر علماء سلف و خلف کے نزدیک بیہ پیشہ حرام نہیں، کیونکہ حضور کا تعامل اس پر

١٥١٠ اسحاق بن ابراجيم، وليد بن مسلم، اوزعي، يجيل بن ابي کثیر،ابراہیم بن قارظ،سائب بن پزید،حضرت راقع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (ہرایک قتم کے) کتے کی قیمت خبیئث اور رنڈی کی کمائی

اا ۱۵ ا۔ اسحاق بن ابراہیم ، عبدالرزاق معمر ، کیٹی بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۱۲ اسحاق بن ابراهیم ، نضر بن همیل ، هشام ، یخی بن آبی کثیر ، ابراہیم بن عبداللہ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٥١٣ - حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْر قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُّوْر قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

سا ۱۵ ا۔ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل ، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق دریا فت کیا توانہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔

(فا ئدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ بلی کی قیمت ہے اس لئے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیبی ہے، میں کہتا ہوں کہ کتے کے متعلق بھی یہی کہنا درست ہے، کیونکہ حضرت جابر نے دونوں کا حکم ایک ہی بیان فرمایا ہے،اور پھر زجر کا لفظ خود اس پر دال ہے،امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ بلی کی بچے جمہور علماء کرام کے نزدیک جائز ہے،اور اس کی قیمت بھی حلال ہےاوریہی قول حسن بصری،ابن سیرین، تعلم،حماد، امام مالک، سفیان توری، امام ابو حنیفه، قاضی ابویوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد، اور اسحاق کاہے، اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس کی بیچ کے متعلق جواز کا قول نقل کیا ہے ،امام بیہ ہی فرماتے ہیں کہ بیہ ممانعت اس بلی کی ہے جو کہ حملہ کرنے لگے، یا ہے کہ بیہ ممانعت ابتداءاسلام میں تھی، پھراس کی اجازت دے دی گئی، باقی سیجے بات وہی ہے جو ہم نے امام نووی کی عبارت ہے لفل کر دی (عدة القارى جلد ١٣ص ٢٠)

> (١٩٨) بَابِ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَان نَسْخِهِ وَبَيَان تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أُو ْ زَرْعٍ أُو ْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ * ١٥١٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ * ١٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ

١٥١٦- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّل حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةً عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى أَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ

باب (۱۹۸) کتوں کے بقل کا تھکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا تھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کایالناحرام ہے۔ ١٥١٣ يڃيٰ بن يجيٰ، مالك، نافع، حضرت ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا تھم فرمایا ہے۔ ۵۱۵ - ابو بكرين ابي شيبه ، ابواسامه ، عبيد الله ناقع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور پھر آپ نے مدینہ کے اطراف میں کتوں کے مارنے کے لئے لوگ روانہ فرمائے۔

١١٥١ حميد بن مسعده، بشر بن مفضل، اساعيل بن اميه، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روات کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا تھا تو شہر مدینہ اور اس کے

الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا *

اطراف کے کتوں کا پیچھا کیا گیا،اور ہم نے کوئی کتا نہیں چھوڑا، کہ جسے مارنہ ڈالا ہو، یہاں تک دیہات والوں کادودھ والی او متنی کے ساتھ جو کتار ہتا تھاوہ بھی ہم نے مار ڈالا۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کااس بات پر اتفاق ہے کہ کاشنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہئے اور امام الحرمین فرماتے ہیں کہ پہلے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم ہواتھااور پھروہ حکم منسوخ ہو گیااور آپ نے کتوں کے مارنے سے منع فرمادیا۔

۱۵۱۷ یچی بن یخی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمرر ضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ انہو ل نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا تھم فرمایا، مگر شکار کا کتا، یا بکریوں کا کتا اور جانور کی حفاظت کا کتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے دریافت کیا گیا کہ حضرت ابوہر رہے در ضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کھیت کے کتے کو بھی مشتنیٰ کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایاحضرت ابوہر ریُّ کے پاس کھیت بھی ہے۔

١٥١٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرو بْن دِينَار عَن ابْن عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كُلْبَ صَيْدٍ أَوْ كُلْبَ غَنَم أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُو كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةً ِ

(فا کدہ) یعنی انہیں کھیت کی حفاظت ضروری تھی،اس لئے اس کا حکم انہوں نے معلوم کر کے یاد ر کھااور کھیتی کے کتے کے متعلق بکثر ت روایات میں اشٹناء موجود ہے، جو دیگر صحابہ کرام ہے مروی ہیں ، میں کہتا ہوں کہ اس قشم کے کتے کام کے ہیں ، اس لئے ان کی بیع بھی درست ہے جیساکہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں،اور بغیر ضرورت کے کتابالناحرام ہے۔

١٥١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْن أَبي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حِ و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ۗ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ ٱللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبَهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَقَالَ عَلَيْكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ

بِالْأُسُودِ الْبَهِيمِ ذِي النَّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ * ہوں،اہے مار ڈالو کیو نکہ وہ شیطان ہے۔ ١٥١٩ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

۱۵۱۸ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح (دوسر ی سند) اسحاق بن منصور، روح بن عباده، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ کوئی عورت جنگل ہے اپناکتا لے کر آتی توہم اسے بھی مار ڈالتے ، پھر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نے كتوں كے مارنے سے منع كرديا، اور فرمایا که ایک سخت سیاه کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نشان

١٥١٩ عبيد الله بن معاذ، بواسطه اين والد، شعبه ، ابوالتياح، مطرف بن عبدالله، حضرت ابن مغفل رضی الله تعالی عنه بیان

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ *

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْيدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و مَدَّثَنَا إسْحَقُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح و حَدَّثَنَا إسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح و حَدَّثَنَا أَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كَلَّهُمْ عَنْ شُعْبَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي كُلُبِ الْغَنَمِ وَرَخَصَ فِي كُلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَاللَّرُوعِ اللَّاسُونَ وَاللَّهُ وَالرَّرُعِ *

١٥٢١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّى مَنْ اقْتَنَى كُلْبًا إِلَّا كُلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا فَقِصَ مِنْ آجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ *

٢٢٥٠٦ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهُمَيْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهُمَيْرُ بْنُ أَبِيهِ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّهْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كُلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْم قِيرَاطَان *

٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ الْكُوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُحْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنُّوبَ وَقُتَا اللَّهِ وَابْنُ حُحْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْ اللَّهِ عَرْنَا وَقَالَ الْآخِرُونَ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ ابْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمْرَ قَالً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عُمْرَ قَالً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مار ڈالنے کا تھم فرمایا، پھر فرمایا کتے لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں، چنانچہ پھر شکاری کتے اور رپوڑ کے کتے کی اجازت دے دی۔

۱۵۲۰ یکی بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن حاتم، یکی بن سعید (تیسری سند) محمد بن دلید، محمد بن حاتم، یکی بن سعید (تیسری سند) محمد جعفر (پانچویں سند) محمد بن مثنی، وہب بن جریر، شعبہ رضی الله تعالی عنه ہے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے اپنی روایت میں یکی رضی الله تعالی عنه سے بیان کیا ہے کہ آپ روایت میں یکی رضی الله تعالی عنه سے بیان کیا ہے کہ آپ نے بریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیتی کے کتوں کی اجازت دی ہے۔

ا ۱۵۲۱ یکی بن یکی ، مالک ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی کتاپالا ، علاوہ اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لئے ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیر اط کے برابر کم ہو تارہ گا۔ اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیر اط کے برابر کم ہو تارہ گا۔ معنیان ، زہری ، سالم ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے موایت ہے ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار اور چوپایوں کی مقاظت کرنے والے کتے کے اور کوئی کتاپالا تواس کے ثواب میں ہر روز دو قیر اط کی کی ہوتی رہے گی۔

الا الا الديخي بن ليجي اور يجي بن الوب، اور قتيبه ابن حجر، اساعيل بن جعفر، عبدالله بن دينار سے روايت كرتے ہيں كه انہوں نے حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما سے سنا فرمار ہے سخے كه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم نے فرمایا كه جس نے سوائے شكار یا چویایوں کے حفاظت كرنے والے كئے كے اور

وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ * مَاشِيةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ * مَاشِيةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ * أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى وَيَحْيَى أَخْبَرَنَا أَيُوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اقْتَنَى كَلْبًا إِلّا كَلْبَ مَاشِيةٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيةٍ أَوْ كَلْبَ صَرْدٍ * صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةً أَوْ كُلْبَ حَرْثٍ * اللّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةً أَوْ كُلْبَ حَرْثٍ *

٥١٥١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِ أَوْ مَاشِيَةٍ وَعَلَّمَ نَقُصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كُلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كُلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ *

٢٦ ٥ ٢ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةً بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَهْلِ دَارِ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كُلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كُلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

لَفْضُ مِنْ عَمْدِهِمْ قَلْ يُومْ فِيرَاطَانَ ١٥٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرً حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالً سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کوئی کتاپالا توہر روزاس کے ثواب میں سے دو قیر اط کی کمی واقع ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۴۔ نیجیٰ بن کیجیٰ، کیجیٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اساعیل، محمد بن ابی حرملہ، سالم، بن عبداللہ، اپنے والدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علاوہ مویشیوں کی حفاظت کے یاشکار کے کتے کے اور کوئی کتاپالا تو یو میہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گ۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں تھیتی کا کتا بھی شامل ہے۔

1010 اسحاق بن ابراہیم، وکیع، خطلہ بن ابی سفیان سالم، اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ. آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتا پالا تواس کے عمل میں سے ہر روز دو قیر اط کم ہوتے رہیں گے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہر ریوہ رضی اللہ تعالی عنہ کھیت کے کتے کا بھی استثناء فرماتے تھے اور ان کا کھیت بھی تھا۔

۱۵۲۲ داوُد بن رشید، مروان بن معاویه، عمرو بن حمزه بن عبدالله بن عبدالله بن عمر، حضرت سالم بن عبدالله اپ والد رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے ارشاد فرمایا که جن گھر والوں نے جفاظت کے لئے ،یا شکاری کتے کے علاوہ اور کوئی کتا پالا تو یومیه اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔ یومیہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔ کے حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیت کے کتے یا بکریوں کے نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیت کے کتے یا بکریوں کے

تصحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كُلُّبًا إِلَّا كُلُّبَ زَرْعٍ أَوْ ﴿ كَتَّ مِا شَكَارِكَ كَتْرَكَ عَلاوه نسى دوسر _ كَتْ كُوپالا توبوميه اس غَنْمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ * كَاجريس ايك قيراط كم مو تارب كار

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ کسی روایت میں ایک قیر اط کاذ کر ہے اور کسی میں دو کا شاید مطلب بیہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اگر پالے تو دو قیراط کم ہوں گے اور مدینہ کے علاوہ اور کسی مقام پر پالے توایک قیراط کی کمی ہو گی اور بعض حضرات نے فرمایا، یہ اختلاف کتوں کی قشم کی بناپرہ، کہ موذی کتے کے پالنے ہے دو قیراط کی تمی ہوگی، ورنہ ایک قیراط کم ہوگا، میں کہتا ہوں یا یہ پالنے والے کی نیت کے اعتبارے ہ اگر نیتاس کی بری ہے، تو پھر دو قیراط کم ہوں گے اوراگر کوئی خاص نیت نہیں تو پھرایک قیراط کم ہو گااور قیراط کی تفسیر بعض روایات میں احدیہاڑ کے برابر آئی ہے۔

> ١٥٢٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْن شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكُلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْض فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَان كُلَّ يَوْم وَلَيْسُ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ *

> ١٥٢٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعِ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْم قِيرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِابْن عُمَرَ قَوْلُ أَبِيَ هُرَيْرَةً فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةً كَانَ صَاحِبَ زَرْع *

> ١٥٣٠ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۸ ابوالطام اور حرمله ، ابن وجب، بونس، ابن شهاب، سعید بن میتب، حضرت آبوہر رہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے تقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس تھخص نے ایسا کتایالا کہ جونہ شکاری ہو ،اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کی حفاظت کے لئے ہو تو روزانہ اس کے اجر میں ہے دو قیراط کی تمی ہوتی رہے گی،ابوالطاہر کی روایت میں زمین کا تذکرہ نہیں۔

۱۵۲۹ عبد بن حميد. عبدالرزاق، معمر، زهري، ابوسلمه، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مخص نے ربوڑ کی حفاظت یا شکاری یا تھیتی کے کتے کے علاوہ کوئی دوسر اکتابالا تو یو میہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرٌ کے سامنے حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا تذکرہ کیا گیا توانہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالی ابوہر برہ اُ پررحم کرے وہ کھیت والے تھے۔

• ۱۵۳۰ ز هير بن حرب، اساعيل بن ابراهيم، هشام دستوائي، يجيٰ بن ابي كثير، ابوسلمه، حضرت ابو ہر ريرہ رضي الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله عليه و آله وسكم نے ارشاد فرمايا كه جس شخص نے تھيتى يار پوڑ

وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ
كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ
كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيةٍ
١٩٥١ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي آبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي آبُو سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَن حَدَّثِنِي أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ الرَّحْمَن حَدَّثِنِي أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِير بهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٣٣ ٥٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّحَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ اتَّحَدَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمَ قِيرَاطٌ *

١٥٣٤ - حَدَّثَنَا أَيحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُو رَجُلٌ مِنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولً اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَكُ يَوْمٍ قِيرَاطُ قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي

کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتار کھا توروزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

ا ۱۵۳۱۔ اسحاق بن ابراہیم، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، کیجیٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۲۔ احمد بن منذر، عبدالصمد، حرب، یجیٰ بن ابی اکثیر سے اس اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل فرماتے ہیں۔

ابورزین، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ابورزین، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شکاری کتے یا بحریوں کی حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتار کھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی(ا)۔

اعدار کی بن کی ، مالک ، یزید بن خصیفه ، سائب بن یزید ، سفیان بن ابی زمیر رضی الله تعالی عنه جو که قبیله شنوء ة کے آدمیوں میں سے اور رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کے اصحاب میں سے بھے ، بیان کرتے ہیں که میں نے رسول الله مسلی الله علیه و آله وسلم سے سنا، آپ فرمارہ سے کہ جو شخص ملی الله علیه و آله وسلم سے سنا، آپ فرمارہ سے کہ جو شخص کتا پالے که وہ اس کے کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے کام میں نہ آئے تو ہر روز اس کے عمل میں سے ایک قیر اطکی کی میں نہ آئے تو ہر روز اس کے عمل میں سے ایک قیر اطکی کی موتی رہے گی ، سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے یو چھا کہ تم نے یہ حدیث رسول الله صلی الله علیه سفیان سے یو چھا کہ تم نے یہ حدیث رسول الله صلی الله علیه سفیان سے یو چھا کہ تم نے یہ حدیث رسول الله صلی الله علیه

(۱) شکار، حفاظت وغیرہ کی ضرورت کے بغیر کتے کوپالنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے کہ رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔اس شخص کے اعمال میں کمی ہوتی ہے، پالنے والااللہ تعالیٰ کی نافرمانی کامر تکب ہو تا ہے اور اس کتے کے لعاب کے لگنے سے کپڑوں کے نہاِک ہونے کا احتمال رہتاہے۔

وَرَبِّ هِنْدَا الْمَسْجِدِ *

٥٣٥ - حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرِ الشَّنَئِيُّ فَقَالَ قَالَ وَاللَّهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرِ الشَّنَئِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * (١٩٩٨) بَابِ حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ *

١٥٣٦ - حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّنَا إسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَئِلَ أَنسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ الْحَبَحَمَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ الْحَجَمَةُ أَبُو مَالِكٍ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ حَجَمَةُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثُل دَوَائِكُمْ * لَا الْحَجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثُل دَوَائِكُمْ *

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذَّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ *

و آلہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں! قشم ہے اس مسجد کے پروردگار کی۔

1000 کیلی بن ابوب اور قتیبه اور ابن حجر، اساعیل، یزید بن خصیفه، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا که حضرت سفیان بن ابی زہیر شنگی رضی الله تعالی عنه نے بیان کیا که حضرت سفیان بن ابی زہیر شنگی رضی الله تعالی عنه نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب (۱۹۹) مجھنے لگانے کی اجرت حلال ہے۔

۱۵۳۱ یکی بن ایوب اور قتیبہ اور علی بن حجر، اساعیل بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بچھنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق دریاف کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بچھنے لگوائے ہیں، ابوطیبہ نے آپ کے بچھنے لگائے، اور آپ نے اسے دو صاع اناج دینے کا حکم دیا، آپ نے اس کے گھر والوں سے بات کی تو انہوں نے اس کا حصول کم کر دیا، اور آپ نے فرمایا، افتیل ان چیز ول سے جن سے تم دواکرتے اور آپ نے فرمایا، افتیل ان چیز ول سے جن سے تم دواکرتے ہو تھے لگوانا ہے، یایہ کہ تمہاری دواؤں میں بہتر دواہے۔

2 ساما۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ افضل ان چیز وں میں سے جن بیان کی، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ افضل ان چیز وں میں سے جن سے تم دواکرتے ہو بچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے، لہذا اپنے بچوں کا حلق د باکر انہیں تکلیف نہ دو۔

پ کی جاری میں گرم خشک ہے، معدہ، دل اور دماغ کو فائدہ دیتی ہے،اور سر دتر بیاریوں میں نہایت ہی مفید ہے،اور خصوصیت کے ساتھ حلق کی بیاری میں اس کا کھلانایالگاناہی کافی ہے،واللہ اعلم بالصواب۔ سیسیں کی بیاری میں اس کا کھلانایالگاناہی کافی ہے،واللہ اعلم بالصواب۔

١٥٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالً سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۳۸ احمد بن حسن بن خراش، شابه، شعبه، حمید، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے ہمارے ایک تجھنے لگانے والے غلام کو

۵۳۵

ضَرِيبَهِ * اللهِ مَسْلِم حَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِم حِ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَحْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ

بِصَاعٍ أَوْ مُدُّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفُفَ عَنْ

١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حَمَيْدٍ وَاللَّهْظُ لِعَبْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حُمَيْدٍ وَاللَّهْظُ لِعَبْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبْلَهِ وَسَلَّمَ عَبْلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ لِبَنِي بَيَاضَةً فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ ضَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّهِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ النَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ النَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهِ عَلَيْهِ اللْهُ الْمَالَةِ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمَالَمُ اللَّهُ الْمَا الْعَلَامُ اللَّهُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
(۲۰۰) بَابِ تَحْرِيمٍ بَيْعِ الْخَمْرِ *
(۲۰۰) بَابِ تَحْرِيمٍ بَيْعِ الْخَمْرِ *
(۲۰۰) بَابِ تَحْرِيمٍ بَيْعِ الْخَمْرِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي مَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْحَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْحَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيْنَزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءً فَالَ يَسْيرًا حَتَى فَلْيَبُعُهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَى فَلْكُ اللَّهَ يَعْلَمُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءً فَالَ نَمَا لَبُثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَى فَلْدُهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَى

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ َالْآيَةُ وَعِنْدَهُ

بلایا، چنانچہ اس نے آپ کے پچھنے لگائے، اور آپ نے ایک صاع یاا یک مدیاد ومد گیہوں اسے دینے کے متعلق فرمایا، اور اس کے بارے میں گفتگو فرمائی، تواس کا محصول گھٹادیا گیا۔ ۱۵۳۹ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم (دوسری سند) اسحاق بن ابر اہیم، مخزومی، وہیب ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دواڑالی۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

ما المال الله على الراہيم اور عبد بن حميد، عبد الرزاق، معمر، عاصم، شعمی، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم کے بنی بیاضہ کے ایک غلام نے بچھنے لگائے تورسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے اسے اس کی مز دوری دے دی اور اس کے مالک سے بات کی تواس نے اس کا محصول کم کر دیا اور اس کے مالک سے بات کی تواس نے اس کا محصول کم کر دیا اور اگر بچھنے لگانے کی مز دوری حرام ہوتی تو آپ اسے بھی بھی نہ اگر بھینے لگانے کی مز دوری حرام ہوتی تو آپ اسے بھی بھی نہ اگر بھینے دگانے کی مز دوری حرام ہوتی تو آپ اسے بھی بھی نہ اگر بھینے دگانے کی مز دوری حرام ہوتی تو آپ اسے بھی بھی نہ ویتے۔

باب (۲۰۰) شراب کی ہیج حرام ہے!

۱۵۴۱ عبید الله بن عمر قواری، عبدالاعلی بن عبدالاعلی، ابوبهام، سعید جریری، ابو نفره، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه بیان کرتے بیں که میں نے رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے سناور آپ مدینه منوره میں خطبه فرمارہ علیہ و آله وسلم سے سناور آپ مدینه منوره میں خطبه فرمارہ علیہ کہ اے لوگو!الله تعالی شراب کی حرمت کااشاره فرماتا ہے، اور شاید که الله تعالی اس کے بارے میں کوئی حکم جلدی نازل فرما دے، لہذا جس کے پاس اس میں سے پچھ ہو، وہ اسے فرما دے، لہذا جس کے پاس اس میں سے پچھ ہو، وہ اسے فروخت کردے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ جمیں چند ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ جمیں چند میں روز ہوئے تھے کہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا *

ارشاد فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیاہے، لہذا جے حرمت کی ہی آیت معلوم ہو جائے اور اس کے پاس شراب میں سے کچھ ہو تو نہ اس کو پیئے اور نہ ہی فروخت کرے، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے پاس شراب تھی، وہ اسے مدینہ کے راستہ پرلائے اور بہادیا۔

(فائدہ) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت تک شراب حرام نہ تھی، لوگ پیا کرتے تھے، بعض حضرات نے اس کے متعلق دریافت فرمایا توبہ آبت نازل ہوئی، یسئلونك عن الحصر و المیسرالخ کہ اس میں فائدہ بہت کم اور نقصان بہت زیادہ ہے، مگر اس سے لوگوں نے شراب بینا نہیں چھوڑا، تب دوسری آبت نازل ہوئی کہ "لاتقربوا لصلوۃ وانتہ سكاری "اس کے نزول کے بعدر سول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کاارادہ ہے کہ شراب کو کلی طور پر حرام کردے چنا نچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تعلم قطعی نازل فرما کرشراب کی کلی طور پر حرمت بیان کردی، چنانچہ باجماع علمائے کرام شراب کا بینا حرام ہے، کسی بھی حالت میں اس کی خریدو فرو خت درست نہیں، اور ابن سعد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شراب کی حرمت ۲ھ میں غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی ہے (عمد قالقاری جلد ۱۳ سام ۱۲)

١٥٤٢ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةً عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن وَعْلَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْل مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِر وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَس وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ مِنْ أَهْل مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ إِنَّ رَجُّكًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةً خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَٰلُ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارٌّ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ فَقَالَ أَمَرْتُهُ بَبِيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا

١٥٨٢ سويد بن سعيد، حفص بن ميسره، زيد بن اسلم، عبدالر حمٰن بن وعله، حضرت عبدالله بن عباس، (دوسری سند) ابوالطاهر ابن وجب، مالك بن انس، زيد بن اسلم، عبدالر حمٰن بن وعلیہ سبائی مصری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے انگور کے شیرے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ ایک سخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے شراب کی ایک مشک لے کر آیا، رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے فرمایا، تحقی معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے،اس نے کہا نہیں،اس کے بعد اس نے دوسرے آدمی کے کان میں کوئی بات مہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، کہ تونے کیا بات کہی ہے، وہ بولا کہ میں نے اس شخص کواس کے بیچنے کا حکم دیاہے، آپ نے فرمایا کہ جس نے اس کا پیناحرام کیاہے،اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام کر دیاہے، یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیااور جو کچھ اس میں تھاوہ سب بہہ گیا۔

۳ ۱۵ ۱۵ ابولطا هر ، ابن و هب ، سليمان بن بلال ، ليجيل بن سعيد ، ١٥٤٣ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر أَخْبَرَنَا ابْنُ عبدالرحمٰن بن وعله، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْن سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

١٥٤٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ ۱۵۴۸ زمير بن حرب اور اسحاق بن ابراهيم، زهير، جرير، منصور، مسروق ابی الصحٰی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَريرٌ سے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہو ئیں تورسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم باہر تشریف لائے ،اور صحابہ کو پڑھ کرا نہیں سایا،اور پھر آپ نے ان کوشر اب کی تجارت سے منع فر مادیا۔

عَنْ مَنْصُورِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتُ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِر سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التَّجَارَةِ فِي

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت توسورہ مائدہ میں ہے اور وہ رباکی آیت جو کہ سور وُبقرہ میں ہے اس سے بہت پہلے نازل ہوئی ہے، تو ممکن ہے کہ تجارت کی ممانعت حرمت کے بعد آپ نے بیان فرمائی ہو، یا یہ کہ آپ نے ان آیات کے نزول پر بھی تجارت خمر کی حرمت کو بیان کر دیا، تا که خوب مشهور ہو جائے اور سمی قشم کاشائبہ باقی نہ رہے، واللہ اعلم۔

> ٥٤٥ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أُخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِر سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّهُ التَّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ *

> (٢٠١) بَابِ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحِنْزير وَالْأَصْنَام *

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ

۵ ۱۵ ۱۰ ابو بكر بن ابي شيبه اور ابوكريب، اسحاق بن ابراميم، ابومعاویه ،اعمش،مسلم،مسروق،حضرت عائشه رضی الله تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات جو کہ رہا تعنی سود کے بارے میں ہیں، نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو بھی (پھر دوبارہ)حرام کردیا۔

باب(۲۰۱)شر اب، مر دار ، خنزیر اور بتوں کی بیج حرام ہے!

٢ ١٥٨ قتيبه بن سعيد،ليث، يزيد بن الى حبيب، عطاء بن الى

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاء بْن أَبِي

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رباح، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہماہے روایت

رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوَلَ کرتے ہیں ،انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں سنا، آپ فرمارے تھے کہ اللہ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتَّح وَهُوَ بِمَكَّةً إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْر تعالیٰ اور اس کے رسول نے شر اب اور مر دار اور خزیر اور بنوں کی ہیچ کو حرام کر دیاہے ، دریافت کیا گیا کہ یار سول اللہ صلی اللہ وَالْمَيْتَةِ وَالْحِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ علیہ و آلہ وسلم مر دار کی چربی کے متعلق کیا تھم ہے،اس لئے وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ کہ وہ تو کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور کھالوں پر لگائی جاتی ہے اور لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (چراغ جلاتے ہیں) آپ نے وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَٰلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ و آلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے، جب اللہ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ * تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کیا تواس کوانہوں نے بچھلایااور چ کراس کی قیمت کھاگئے۔ (فائدہ) جمہور علاء کرام کے نزدیک مر دار کی چربی ہے کسی قتم کا نفع حاصل کرناورست نہیں ، کیونکہ ممانعت مطلق ہے، گر جس کی شخصیص فرمادی گئی ہے سواس کا تھم جداہے ، جبیہا کہ کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے ،اباگر تھی یا تیل نجس ہو جائے ، تواس کی روشنی

کرنا جائز ہے، اور قاضی عیاض فرماتے ہیں ، یہی مسلک امام ابو حنیفہ ، مالک ، شافعی اور ثوری اور بہت سے صحابہ کرام کا ہے اور حضرت علیّ ، ابن عمرٌ ،ابو موسیٌ ، قاسم بن محمد ،سالم بن عبد الله ﷺ ہے یہی چیز منقول ہے۔ اوراس چیز پراجماع ہے کہ مر داراور بتوںاور شر اب اور سور کا بیچنا حرام ہے اور ان کی قیمت کے متعین کرنے میں اضاعت مال ہے ،اور شریعت نے اضاعت مال سے منع کیا ہے اور یہی حکم صلیب کا ہے۔ ابن منذر فرماتے ہیں کہ کافر کی لاش کا بھی یہی تھم ہے، کہ اس کا فروخت کرنادر ست نہیں،امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے اس

حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس تھم میں مسلم اور کا فرکی لاشین برابر ہیں، مسلم کی لاش کی بیجاس کی شر افت اور بزرگی کی بناء پراور کا فرکی نجاست کی بناء پر در ست نہیں ہے (عمد ۃ القاری جلد ۲ انو وی جلد ۲ ص ۳۳)

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ ٢ ١٥ه- ابو بكربن ابي شيبه اور ابن نمير ، ابوسامه ، عبد الحميد بن جعفر، زید بن ابی حبیب عطاء، حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنهما

نُمَيْرِ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْن جَعْفُر عَنْ يَزيدَ بْن أَبِي .حَبيبٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِم عَنْ

عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزيدُ بْنُ أَبِي حَبيبٍ قَالَ

ر سول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے سنا (دوسری سند) محمر بن مثنی، ضحاک ابو عاصم، عبدالحمید ، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ،انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ہے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

سے کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے سال

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

وَسَلَمُ مَا اللَّهُ اللَّهِ مَكُو بَكُو بَنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

٥٥٥ - حَدَّثُنا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى أَللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا *
 عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا *

١٥٥١ - حَدَّنَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَالًا مَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا

ر سول الله صلى الله عليه و آله وسلم سے فتح مكه كے سال سنا، اور ليث كى روايت كى طرح بيان كيا۔

۱۵۳۸ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیبینہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب بیجی ہے، تو فرمایا اللہ تعالی کی سمرہ پر مار پڑے ، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالی یہود پر بازل کرے، ان پر چربی کا کھانا حرام کیا گیا تو انہوں نے پر بی کو پھلایا، اور پھراسے فروخت کیا (اور اس کی قیمت کو کھایا) جربی کو پھلایا، اور پھراسے فروخت کیا (اور اس کی قیمت کو کھایا) دینارسے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے۔ و بنارسے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

۱۵۵۰ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریک، ابن شہاب، سعید بن مسیتب، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنه شہاب، سعید بن مسیتب، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالی یہود کو تباہ و برباد کرے، اللہ تعالی نے جب ان پر چربی کو حرام کیا توانہوں نے اسے فروخت کردیا اور پھر اس کی قیمت کھائی (مطلب یہ کے اسے فروخت کردیا اور پھر اس کی قیمت کھائی (مطلب یہ کہ حرام چیز کی قیمت بھی حرام ہے)

ا۵۵۱۔ حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن میں سیب، حضرت ابوہر برہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک و برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تھی چنانچہ انہوں نے اسے فروخت کیااور اس کی قیمت کو کھالیا۔

(۲۰۲) بَابِ الرِّبَا *

١٥٥٢ - حَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَعْوَا اللَّهُ وَلَا تَبِيعُوا اللَّهُ وَلَا تَبِيعُوا اللَّورِقَ تَشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا اللَّورِقَ بِالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلُ وَلَا تَبِيعُوا اللَّورِقَ اللَّهُ مِثْلًا بِمِثْلُ وَلَا تَبِيعُوا مَنْهَا عَلَى بَعْضَ وَلَا تَبِيعُوا مَنْهَا عَلَى بَعْضَ وَلَا تَبِيعُوا مَنْهَا عَلَى بَعْضَ وَلَا تَبِيعُوا مَنْهَا عَلَى اللَّهُ بِنَاجِزٍ *

٥٥٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ اللَّيْتُ عَنْ الْفِعِ أَنَّ اللَّيْتُ عَنْ اللَّهِ عَمَرُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْتٍ نَافِعِ أَنَّ ابْنَ عُمَرُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْتٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحُدْرِيَّ يَأْثُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَوَايَةٍ قُتَيْبَةً وَلَا مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهُ وَاللَ

باب(۲۰۲)سود کابیان!(۱)

۱۵۵۲ یکی بن یکی ، مالک ، نافع ، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے ارشاد فرمایا که سوناسونے کے بدلے میں فروخت نه کرو، گر برابر ،سرابر، کم زیاده فروخت نه کرو، اور جاندی کے بدلے میں فروخت نه کرو، اور ابر میں فروخت نه کرو، اور ابر میں فروخت نه کرو، اور ان میں سے کسی کوادھار کھی فروخت نه کرو، اور ان میں سے کسی کوادھار بھی فروخت نه کرو، اور ان میں سے کسی کوادھار

المال قتیہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمج، الیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ بی لیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یہ چیز رسول اللہ صلی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، قتیہ کی روایت میں ہے کہ یہ سن کر حضرت عبداللہ چلے، اور نافع بھی ان کے ساتھ تھے اور ابن رمج کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر چلے، اور میں اور بی لیث کا آدمی بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ حضرت ابوسعید خدری کے پاس پنچ، ماتھ تھا، یہاں تک کہ حضرت ابوسعید خدری کے پاس پنچ، اور ان سے کہا کہ محصے اس آدمی نے خبر دی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے نقل کرتے ہو کہ آپ نے فرمایا ہے، اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے نقل کرتے ہو کہ آپ نے چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور مورنے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور برابر، برابر اور سونے کی ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سول

(۱) ربالیعنی سود کی حرمت قر آن و حدیث میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔ قر آن کریم میں جس رباکو حرام قرار دیا گیاہے وہ یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر واپس زیادہ لینا بہر حال حرام ہے چاہے قرض لینے والا اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لئے احتیاجی کے وقت قرض لیے یاکار وبار میں اضافے کے لئے قرض لیے دونوں صور توں میں یہ سود حرام ہے اس لئے کہ رباکی حقیقت دونوں صور توں میں موجود ہے اور اس لئے بھی کہ کار وباری ضرورت کے لئے اور مال میں اضافے کے لئے قرض لینے کی مثالیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھیں ان میں بھی رباکو حرام قرار دیا گیا۔ لہذا آج کل بینکوں میں رائج سود جے نفع (انٹر سٹ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھیں ان میں بھی رباکو حرام قرار دیا گیا۔ لہذا آج کل بینکوں میں رائج سود جے نفع (انٹر سٹ اسلے کے زمانے میں جھی حرام ہے۔اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو تحملہ وفتح المہم ص ۵۷۵۔

تصحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ اللَّا مِثْلًا بِمِثْلَ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ *

الله تعالی عنه نے اپنی انگلیوں سے اپنی آتکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ میری ان آتکھوں نے دیکھا، اور ان کانوں نے رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ جاندی کو جاندی کو جاندی کے بدلے اور نہ ہی کم یا خیاندی کے بدلے فروخت کرو، مگر برابر برابر اور نہ ہی کم یا زیادہ پر فروخت کرو، اور نہ ہی ادھار پر فروخت کرو، مگر ہاتھ در ہاتھ یعنی نقذ بہ نقذ فروخت کرو۔

۱۵۵۵ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرو، مگر وزن میں برابر برابر،اور پوراپوراہو۔

يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى جَدَّثَنَا عَبْدُ الْوُهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بَنَ ابْنِ عَوْنَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بَنَ ابْنِ عَوْنَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بَنَ عَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّحُو حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعِيدٍ حَدَّثَنَا تُعْبَدِ الرَّحْمَٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ يَعْفُوا سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْذَهِبِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا الْوَرِقَ إِلَّا وَزُنَا مِثْلُ سَوَاءً بَسَواء *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ربایعنی سود کی حرمت پر اہل اسلام کا اجماع ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "احل اللہ البیع و حرم الربوا" اور احادیث بھی اس باب میں بکثرت موجود ہیں، کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ربا کی حرمت پر چھ چیز ول کے اندر نصر سلح فرمادی ہے، سونا، چاندی، گیہوں اور جو، تھجور اور نمک، مگر رباان چھ چیز وں میں خاص نہیں ہے، بلکہ جس مقام پر علت حرمت پائی جائے گی، وہاں ربایعنی سود حرام ہو جائے گا، چنانچہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک علت حرمت وزن اور کیل اور جنس ہے، اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل ہے، اب اس بارے میں علاء کر ام کا اتفاق ہے کہ اشیاء ربویہ کی نیج دوسری اشیائے ربویہ کے ساتھ اگر علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دنوں طرح درست ہے، مثلاً سونے کو گیہوں کے عوض میں فرو خت کرنا، اور اگر دونوں کی جنس ایک بی ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دنوں کو جو کے عوض فرو خت کرنا، تو ادھار تو صحیح نہیں ہی جو کی بیشی کے ساتھ درست ہے، احقر نے یہ کے بدلے فرو خت کرنا، یا گیہوں کو جو کے عوض فرو خت کرنا، تو ادھار تو صحیح نہیں ہے، لیکن کی بیشی کے ساتھ درست ہے، احقر نے یہ کے بدلے فرو خت کرنا، یا گیہوں کے جوش کی طرف رجوع کیا جائے ، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

٥٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُنْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَنْ عُنْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ عَلَي اللَّهُ عَلَي اللَّهُ عَلَي اللَّهُ عَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهُمَ بِالدِّرْهُ مَيْنِ *

۱۵۵۱۔ ابوالطاہر اور ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن و جب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد سلیمان بن بیار ، مالک بن ابی عامر، حضرت عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دینار کودود یناروں کے بدلے میں اور ایک درہم کو دو درہموں کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

۱۵۵۷ قتیبه بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث،

(فائدہ) کیونکہ جنس ایک ہی ہے،اوراس صورت میں کمی بیشی دونوں حرام ہیں۔

٧٥٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ حَ وَحَدَّثَنَا اللَّيْتُ عَنِ الْنِ شِهَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أُوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ ابْنِ شِهَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أُوسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ ابْنَ شَهَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أُوسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطُرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ أَرْنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نَعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ كَلَّا لَنَعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِينَةُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَ إلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ وَاللَّهِ لَتَعْطِينَةُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَ إلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ وَاللَّهِ لَكُورِقُ وَاللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهِ مِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهُ مِلْكُ أَلْكُ بِللَّهُ وَلَكُ وَقَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَهَاءَ وَالْتَمْرُ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْتَمْرُ وَلِا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْتَمْرُ وَلِا إِلَا هَاءَ وَهَاءَ *

ابن شہاب، مالک بن اوس بن حد ثان بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون روپوں کوسونے کے عوض فروخت کرتا ہے، تو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمیں اپناسونا بتا، اور پھر جب ہمارا نو کر آئے گا تو ہم تمہارے روپ دے دیں گے تو حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا، ہر گر نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے ، یاسونا واپس کر دے، اس لئے کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے، گر دست بدست یعنی نقد بہ نقذ، اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنا رہا ہے، گر دست بدست ،اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے، گر دست بدست ،اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ،اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ،اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ،اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ، اور کھور کا کھور کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ، اور کھور کا کھور کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ، اور کھور کا کھور کے بدلے فروخت کرنا رہا ہے گر دست بدست ، اور کھور کا کھور کی بین ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق، ابن عیبیہ ، زہر ی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٥٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ النِّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

٩٥٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ

1009۔ عبید اللہ بن عمر قوار بری، حماد بن زید، ابوب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں چند لوگوں کے حلقہ میں تھا، اور ان میں مسلم بن بیار بھی تھے، اتنے میں ابوالا شعث

يَسَارِ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو اَلْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسَ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةً بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذُّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتُّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاء عَيْنًا بِعَيْنِ فَمَنْ زَادَ أُو ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدُّ النَّاسُ مَا أُخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةً فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالِ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قُدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ *

آئے لوگوں نے کہا کہ ، ابوالا هعث! وہ بیٹھ گئے ، میں نے ان سے کہا کہ تم میرے بھائی عبادہ بن صامت کی حدیث بیان كرو، انہوں نے كہا، اچھا ہم نے ايك جہاد كيا، اور اس ميں حضرت معاویه بن ابی سفیان سر دار تھے، چنانچہ غنیمت میں بہت سی چیزیں حاصل ہو ئیں ،ان میں ایک جاندی کا برتن بھی تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آ دمی کولو گوں کی تنخواہوں پر اس کے فروخت کرنے کا تھم دیااور لوگوں نے اس کے لینے میں جلدی کی، جب سے خبر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مپنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ساہے کہ آپ نے سونے کو سونے کے ساتھ اور جاندی کو جاندی کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض اور جو کو جو کے بدلے ،اور تھجور کو تھجور اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع کیاہے، مگر برابراور نقذانفذ، سوجس نے زیادہ دیا، یازیادہ لیا توسود ہو گیا، یہ س کرلوگوں نے جولیا تھاوہ واپس کر دیا، حضرت معاویہ رضی الله تعالیٰ عنه کویه اطلاع ملی تووه خطبه دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں بیان کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں، ہم تو حضور کی خدمت میں حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے، پھر عبادہ کھڑے ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اس کے بعد فرمایا ہم تو وہ حدیثیں جو ہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہیں ضروری بیان کریں گے ،اگرچہ معاویہ کواچھانہ لگے ،یا یه فرمایااگرچه حضرت معاویه کااس میں اختلاف ہو، میں پرواہ نہیں کر تا،اگرچہ ان کے ساتھ ان کے کشکر میں تاریک رات میں نہ رہوں، حمادر اوی نے یہی بیان کیا، یااس کے ہم معنی۔

(فا کدہ)حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل کافی نہیں کیونکہ محض حضور کی صحبت میں رہنے سے ہر بات کاسنناضرور ی نہیں۔ ١٥٦٠ ـ اسخق بن ابراہيم ،ابن ابي عمر ، عبد الوہاب ثقفي ، حضرت ابوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اسی سند کے ساتھ ، اسی طرح

. ١٥٦٠ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ روایت کرتے ہیں۔

۱۵۲۱ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد اور اسحاق بن ابراہیم،
سفیان، خالد حذاء، ابوقلابہ، اشعث، حضرت عبادہ بن صامت
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،
سونے کوسونے کے ساتھ، اور جا ندی کو چاندی کے ساتھ اور
گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے عوض، اور کھجور کو
مجبور کے ساتھ اور نمک کو نمک کے ساتھ، برابر برابر، دست
بدست فروخت کرو، گر جب یہ قسمیں مختف ہو جائیں، تو
بدست فروخت کرو، گر جب یہ قسمیں مختف ہو جائیں، تو
جس طرح (کم و بیش) تمہاری مرضی ہو، فروخت کرو، گر نقذا

فبیعُوا کیْفَ شِئتمْ إِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ * (فائدہ)امام نوی فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گیہوں اور جو جداجدا قتم ہیں، شافعی، ابو حنیفہ اور فقہائے محدثین، مالک، لیٹ اور اکثر علماء مدینہ کا یہی مسلک ہے۔

1071 ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیج، اساعیل بن مسلم عبدی، ابوالہوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ بسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوناسونے کے ساتھ اور و کوجو چاندی چاندی چاندی کے ساتھ اور گندم کے عوض، اور جو کوجو کے بدلے، اور تھجور، تھجور کے ساتھ، اور نمک، نمک کے بدلے، اور تھجور، تھجور کے ساتھ، اور نمک، نمک کے ساتھ، برابر، برابر دست بدست، پھراگر کوئی زیادہ دے یازیادہ لیے والا اور دینے والا دونوں اس میں برابر ہیں۔

۱۵۶۳ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، سلیمان ربعی، ابوالہتوکل الناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوناسونے کے ساتھ برابر سر ابر اور حسب سابق روایت بیان کی ہے۔ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *
النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّنَا وَكِيعٌ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّنَا وَكِيعٌ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْعَتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ مَنْ أَبِي الْأَشْعَتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَنْ أَبِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالشَّعِيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعِيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعْيرُ وَالشَّعِيرُ وَالشَّعْيرُ وَالْعَلْعَ مِثْلًا بِمِثْلُ سَواءً بِسَوَاء يَدًا بَيْدٍ *

٥٦٢ - حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا وَكِيعٌ حَدَّنَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّتَنَا أِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّتَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَلْحُ بِالْمُلْحِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُلْحُ بِالْمُلْحِ وَالشَّعِيرُ وَالنَّمْ وَالْمِلْحُ بِالْمُلْحِ وَالشَّعِيرُ وَالنَّمْ وَالْمِلْحُ بِالْمُلْحِ وَالنَّمْ وَالْمِلْحُ بِالْمُلْحِ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ *

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ النَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ الذَّهَبُ الذَّهَبُ الذَّهَبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ الذَّهَبُ الذَّهَبُ اللَّهُ عَلَيْهِ *

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَاً حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بَالسَّعِيرِ بِالسَّعِيرِ بِالسَّعِيرِ بِالسَّعِيرِ بِالسَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِنْلُ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ السَّتَعِيرِ السَّرَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتُ أَلُوانُهُ *

۱۵۲۴ ابو کریب، محمد بن العلاء، واصل بن عبدالاعلی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابوزرعہ، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محجور کو محجور کے ساتھ اور گیہوں کے عوض، اور جو کوجو کے ساتھ ، اور نمک کو نمک کے ساتھ برابر سر ابر، دست بدست فروخت کرنا چاہئے سوجو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہو گیاہاں جب قسم بدل جائے۔

(فا کدہ) تو پھر صرف کمی زیادتی در ست ہے، جبیباکہ پہلے مفصل لکھے چکا ہوں۔

١٥٦٥ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بَيَدٍ *

٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزُنًا بِوَزْنِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزُنًا بِوَزْنَ

مِثْلًا بَمِثْلِ فَمَنْ زَّادَ أُو اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا * اللهِ بَنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بَنِ أَبِي مُرَيْرَةً أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَبِي هُرَيْرَةً أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَبِي هُرَيْرَةً أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَبِي هُرَيْرَةً اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ لَلهِ صَلَّى الله عَنْ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ الله بَالدِّرْهَم لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا *

رُهُ وَهُبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنْسِ يَقُولُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسِ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا ٱلْإِسْنَادِ نَامُهُ*

1040۔ ابوسعید اشج، محاربی، فضیل بن غزوان سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر اس میں دست بدست کاذکر نہیں ہے۔

۱۵۲۱ ۔ ابوکریب، واصل بن عبدالاعلی، ابن فضیل بواسطه
ایخ والد، ابن ابی نعم، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ سونے کوسونے کے ساتھ تول کر برابر، سر ابر اور ایسے
ہی چاندی کو چاندی کے عوض وزن کرکے برابر سر ابر
فروخت کرو، سوجو کوئی زیادہ دے، یازیادہ لے تویہ سودہ۔

۱۵۲۵ ۔ عبداللہ بن مسلمہ قعبی، سلیمان بن بلال، موسی بن
ابی تمیم، سعید بن بیار، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے فروخت کرو، کہ ان میں کی
فتم کی زیادتی نہ ہو اور در ہم کو در ہم کے عوض کہ ان دونوں
میں بھی زیادتی نہ ہو واور در ہم کو در ہم کے عوض کہ ان دونوں
میں بھی زیادتی نہ ہو۔

107۸۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا، انہوں نے موکی بن ابی تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

1019 محر بن حاتم بن میمون، سفیان بن عید، عمر و، ابوالمنهال بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے جج کے موسم تک یا جج کے زمانہ تک چاندی ادھار بیجی، چنانچہ وہ میرے پاس اس کی اطلاع کرنے آیا، میں نے کہایہ چیز تو درست نہیں ہے اس نے کہا، میں نے بازار میں فروخت کی، تو کس نے بھی اس چیز کم متعلق مجھ پر نکیر نہیں کی، چنانچہ میں حضرت براء بن عازب منی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنخضرت مسلی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنخضرت کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اگر نقد انقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر ادھار ہو تو سود ہے اور تم زید بن ارقم کے پاس خاور، کیو نکہ ان کی تجارت مجھ سے بڑی ہے میں ان کے پاس آیا، ورائن سے یو چھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

ما المحاد عبید اللہ بن معاذ عبری ، بواسطہ اپنے والد شعبہ ، حبیب ، ابولمنہال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیچ صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کرو، کیونکہ وہ زیادہ جانے والے ہیں ، میں نے حضرت زید سے بوچھو، وہ زیادہ جانے بوچھا، انہوں نے کہا، حضرت براء سے بوچھو، وہ زیادہ جانے ہیں ، پھر دونوں نے کہا کہ حضور نے جاندی کو سونے کے عوض ہیں ، پھر دونوں نے کہا کہ حضور نے جاندی کو سونے کے عوض ادھار بیچنے سے منع کیا ہے۔

ا ۱۵۵ ابوالر بیج عتکی، عباد بن عوام، یجی بن ابی اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابی بره رضی الله تعالی عنه این والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا، گر برابر، سر ابر، اور آپ نے ہمیں تھم دیا ہے کہ چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو جاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا اور کہا کہ

- ١٥٦٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْنِ مَيْمُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرقًا بنسِيئة إلَّى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إلَيَّ فَأَخْبَرَنِي الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إلَيَّ فَأَخْبَرَنِي الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بَنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ الْمُدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَعْلَ وَلَكَ عَلَيْ وَسَلَّمَ الْمُدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَيْنَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ *

١٥٧٠ - حَدَّنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَهُو اللَّهُ سَلَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُو أَعْلَمُ فَلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُو أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرَق بالذَّهَبِ دَيْنًا *

١٥٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاء وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّة بِالذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ مَسَوَاء وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّة بِالذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ كَيْفَ كَيْفَ مَنْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبِ بِالْفِضَّة كَيْف مَنْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبِ بِالْفِضَّة كَيْف مَنْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّة كَيْف شَئِنًا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّة كَيْف شَئِنًا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّة كَيْف

هَكَذَا سَمِعْتُ *

١٩٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٥٧٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحِ اللَّخْمِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ أَتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْمَغَانِمِ تَبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ الْمَعَانِمِ بَالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ الدَّهَبُ بِالذَّهَبِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالذَّهَبِ الذَّهِ فَزُنْ بَوَزُنْ بَوَزُنْ *

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بَنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بَنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَمْرَانَ عَنْ حَنْشِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةً بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ غُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبُ وَحَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى لَيْفَصَّلَ *

٥٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

نقدانقد، انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے اسی طرح سنا ہے۔ اے ۱۵۷۱۔ اسحاق بن منصور، یجیٰ بن صالح، معاویہ، یجیٰ بن کثیر، یجیٰ بن ابی اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

الا البوالطاہر احمد بن عمرو بن البی سرح، بن وہب، ابوہائی خولانی، علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فضالہ بن عبیدانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا، اس میں نگ اور سونا بھی تھا، اور وہ غنیمت کے مال میں سے تھا، جے بیچا جا کہ اور سونا بھی تھا، اور وہ غنیمت کے مال میں سے تھا، جے بیچا جا رہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس سونے کے متعلق جو کہ قلادہ میں لگا ہوا تھا، تھا دو اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کوسونے کوسونے کے عوض برابر، سر ابر فروخت کرو۔

۱۹۵۱ قتیبه بن سعید، لیث، ابوشجاع، سعید بن یزید، خالد بن ابی عمران، حنش الصنعانی، فضاله بن عبیدر ضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ اشر فیوں میں خریدا، اس میں سونا اور نگ تھے، جب میں نے اس سے سونا جدا کیا تو بارہ اشر فیوں سے زا کد اس میں سے سونا فکلا، میں نے رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا جب تک کہ اس کا سونا جدانہ کیا جائے، بیچانہ جائے۔

۵۷۵ا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابو کریب، ابن مبارک، سعید بن پزیدسے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٩٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَّ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَّ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةً بْنِ عُبَيْدٍ قَالً كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايعُ الْيَهُودَ الْوُقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ الْيَهُودَ الْوُقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهِبَ الذَّهَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ الذَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ الذَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهُ اللَّهَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَا وَزُنَّا بِوَزُن *

وَهُ وَ عُنْ قُرَّةً بُنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَعَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَعَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَعَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمُعَافِرِيَّ أَحْبَرَهُمْ عَنْ حَنَسَ أَنَّهُ قَالَ يَحْيَى الْمُعَافِرِيَّ أَحْبَرُهُمْ عَنْ حَنَسَ أَنَّهُ قَالَ يَحْيَى الْمُعَافِرِيَّ أَحْبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطُارَتْ لِي كُنَّا مَعَ فَضَالَةً بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطُارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَلَا مُثَلِّهُ بَنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَةٍ وَاجْعَلْ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَةٍ وَاجْعَلْ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبُكَ فِي كِفَةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ذَهَبُكَ فِي كِفَةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَقَالُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَعْدُلُ إِلّا مِثْلًا بِمِثْلٍ * يَقُولُ مَنْ كَانَ يُومِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَعْدُلُ اللّهُ مِثْلًا بَمِثْلِ * يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَعْدُلُ اللّهِ مِثْلًا بِمِثْلِ *

۱۵۷۱ قتیبہ، لیث، ابن ابی جعفر، جلاح، حنش صنعانی، فضالہ بن عبیدرضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ سونے کا، دود یناریا تین دینار میں یہود سے معاملہ کررہے تھے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ فروخت نہ کرو، گروزن میں برابری کے ساتھ۔

2011 ابوالطاہر، ابن وہب، قرہ بن عبدالر حمٰن معافری اور عمرو بن حارث، عامر بن حارث، عامر بن حارث، عامر بن عبیدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبیدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا، جس میں سونا، چاندی اور جواہرات تھے، تو میں نے اسے خرید ناچاہ، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ بن عبیدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ، اور ابناسونا ایک پلڑے میں رکھ، گر برابر، سر ابر، اس ایناسونا ایک پلڑے میں رکھ، گر برابر، سر ابر، اس کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نہ ہے گر برابر سر ابر، اس قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نہ لے گر برابر سر ابر۔

(فا کدہ)احتیاط اور تقوّیٰ یہی ہے، باقی جب کسی چیز میں سونایا جاند ی گئی ہو تواس سونے یا جاندی کو علیحدہ کرناضروری نہیں اور اس چیز کی بیج اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنااس شے میں لگاہے در سبت ہے اور اس سے کم یابر ابری کے ساتھ بیچ کرنادر سبت نہیں ہے۔

۱۵۷۸- ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، عمرو (دوسری سند) ابوالطاہر، ابن وہب عمرو بن حارث، ابوالنظر، بسر بن سعید، معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ایک غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجااور اس سے کہا، کہ اسے بچ کرجو لے آنا، چنانچہ وہ غلام چلا گیا اور ایک صاع جو اور کچھ زائد لے کر آگیا، جب وہ غلام حلام حضرت معمر کے پاس واپس آیا تو انہیں اس چیز کی اطلاع دی،

اس و في سے زيادہ كے بدلے ميں جتنااس سے ميں لگا ہے در سب ١٥٧٨ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو حَ و عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو حَ و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْجَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بَنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بُنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ عُلُامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ اللَّهِ أَنَّهُ الشَّرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ اللَّهِ أَنَّهُ مَعْمَرٍ اللَّهِ أَنَّهُ الشَّرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ اللَّهُ بَعْلَمُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ

معمر نے کہاتم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جاو اور واپس کر کے آؤ،
اور نہ لو، مگر برابر سر ابر،اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ، آپ فرمار ہے تھے کہ اناج کو
اناج کے عوض برابر سر ابر فروخت کرو،اوران دنوں ہمارااناج
(طعام) جو تھا، ان سے کہا گیا کہ جو اور گیہوں تو ایک قتم نہیں
ہیں، انہوں نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک ہی جنس
کا تھم نہ رکھتے ہوں۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علاء کا بیہ مسلک ہے کہ گیہوں اور جو علیحدہ علیحدہ قتم ہیں توان میں کمی بیشی درست ہے، چنانچہ ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے میں اگر چہ جوزیادہ ہوں کوئی قباحت نہیں ہے بشر طیکہ دست بدست ہوں اور معمر بن عبداللہ کی روایت میں جو فد کورہے تو بہ ان کا تقویٰ اور احتیاط ہے، واللہ اعلم۔

وَمَوْمَ الْمَهُ اللّهِ عَلْدِ الرَّحْمَنِ أَنّهُ سَمِعَ الْمَجيدِ ابْنِ سُهَيْلِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنّهُ سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً وَأَبَا سَعِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَسَلّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْ جَنِيبٍ فَقَالَ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ وَسَلّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ وَاللّهِ يَا رَسُولُ اللّهِ إِنّا لَهُ وَسَلّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ إِنّا لَكُ وَاللّهِ يَا رَسُولُ اللّهِ إِنّا لَكُ مَنْمِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا تَفْعَلُوا لَنَّ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا تَفْعَلُوا بَشَمَنِهِ وَسَلّمَ لَا تَفْعَلُوا بِشَمَنِهِ وَلَكُنْ مِثْلًا بَمِثْلُ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمَنِهِ وَلَكِنْ مِثْلًا بَمِثْلُ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكُ الْمِيزَانُ *

9 کا۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بال، عبدالہجیہ بن سہیل بن عبدالرحلن، سعید بن مسیّب، حضرت ابو ہر برہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بی عدی انصاری میں ہے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا، وہ جنیب (عمدہ قتم کی) کھجور لے کر حاضر خدمت ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہوئی ہیں، اس نے عرض کیا، خدا کی شم ایار کھجوروں کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں، خدا کی شم ایل کھجور کا اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم اس کھجور کا ایک صاع خراب کھجوروں کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایسا مت کرو لیکن برابر سر ابر، یا ایک قتم کی کھجوروں کو فروخت کرو، اس کی قیمت کے عوض دوسری خرید کر لواور وزن کے لحاظ مت کرو، اس کی قیمت کے عوض دوسری خرید کر لواور وزن کے لحاظ سے بھی برابری کے ساتھ فروخت کرو۔

(فا ئدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اس عامل کور بالیعنی سود کی حرمت کا علم نہ ہو گا، بدیں وجہ انہوں نے ایسا کیا۔

٠٨٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ مُاكَ مِهِ الْمَعِدِ بن سهيل بن عبدالرحمٰن عَدالرحمٰن عَدالرحمٰن عَدْدرى اور حفرت عَنْ عَبْدِ الْمَحِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ بن عوف، سعيد بن ميتب، حفرت ابوسعيد خدرى اور حفرت عَلَى مَالِكِ عَنْ عَبْدِ الْمَحِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ بن عوف، سعيد بن ميتب، حفرت ابوسعيد خدرى اور حضرت

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْر جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمْ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ عَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللَهُ عَلَيْهُ وَاللَهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ

١٥٨١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا يَحْيَىِ بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ۚ بْنُ سَهْلِ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْن حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّام أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَتُمُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرِ بَرْنِيٌّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا فَقَالَ بِلَالٌ تُمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رِّسُولُ اللَّهِ عَنْدَ ذَلِكَ أُوَّهُ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعِ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرِ أَبْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ *

١٥٨٢- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

ابوہر برہ در صی اللہ تعالیٰ عنہ ہے دوایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کاعامل بنایا، وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی مجوریں لے خیبر کاعامل بنایا، وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی مجوریں لے کر حاضر ہوا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس ہے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری مجوریں اسی قسم کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ایار سول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم ان مجوروں کا ایک صاع دو صاع کے بدلے، اور دوصاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تورسول اللہ ضلی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، ایسا مت کرو، بلکہ خراب محبوروں کو رویوں کے بدلے فروخت کرواور پھر ان رویوں کے عدہ مجبوریں خرید کراو۔

١٥٨١ اسحاق بن منصور، يحيل بن صالح وحاظي، معاويه بن سلام (دوسری سند) محمد بن سهل تمیمی، عبدالله بن عبدالرحمٰن دار می، یحیٰی بن حسان، معاویه بن سلام، یحیٰی بن ابی کثیر، عقبه بن عبدالغافر ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ برنی تھجور لے کر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ بیہ تھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا میرے پاس خراب قسم کی تھجوریں تھیں تو میں نے ان کے دو صاغ دے کر اس کا ایک صاع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم كے كھانے كے لئے خریدا ہے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تو عین سود ہے، یاابیا مت کرو، لیکن جب تم تھجور خرید نا جاہو تواینی تھجوریں فروخت کر دو،اور پھراس کی قیمت کے بدلے میں دوسری تھجوریں خرید کر لو، ابن سہیل راوی نے اپنی روایت میں "عند ذلک" کالفظ بیان نہیں کیا ہے۔ ۱۵۸۲ سلمه بن هبیب، حسن بن اعین، معقل، ابو قزعه با مکی،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِي الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رُسُولَ اللَّهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ اللَّهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ اللَّهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا الرِّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا الرِّبًا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا الرِّبًا فَرُدُوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا الرِّبًا فَرُدُوهُ ثُمَّ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمَالَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

١٥٨٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا عُنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْحِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْحِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَعَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْر بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ ثَمْر بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حَرْهُمَ بِدِرُّهُمَ بِدِرُّهُمَ مِنْ *

١٥٨٤ - حَدَّثِنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بِنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةً قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلًا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ فَلَا بَأْسَ اللهِ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَيْدًا بِيدٍ قُلْتُ نَعْمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ فَوَاللّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ بَعْمُ وَتَكُلُ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ وَسُلّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ وَسَلّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَانَ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ كَانَ فَوَاللّهِ مَلْ مَنْ تَمْر أَرْضِنَا قَالَ كَانَ كَانَ فَوَالَ كَانَ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَانَ كَانَ هَوَالًا كَانَ كَانَ عَمْ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ كَانَ فَوَالَ كَانَ عَمْ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ كَانَ كَانَ عَمْ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ كَانَ كَانَ فَقَالَ كَانَ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْ قَالَ كَانَ وَقَالَ كَانَ عَمْ أَنْ عَمْ أَرْضِينَا قَالَ كَانَ وَقَالَ كَانَ عَمْ أَنْ عَمْ أَرْضِينًا قَالَ كَانَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلْمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَالَا كَانَ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَا اللّهُ عَلْمَا اللّهُ عَلْمَ اللّهُ اللهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَا الل

ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک قتم کی تھجور لائی گئ آپ نے فرمایا یہ تھجور ہماری تعلیہ و آلہ وسلم ہم نے اپنی تھجور کے دوصاع دے کراس کا ایک صاع لیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہ تو عین ربااور سود ہے، پہلے ہماری تھجوریں فروخت کردو، اور اس کے بعد اس کی قیمت میں سے محبوریں فروخت کردو، اور اس کے بعد اس کی قیمت میں سے ہمارے لئے تھجوریں خریدلو۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں جمع تھجوریں ملتی تھیں، اور اس میں ہر ایک فتم کی تھجوریں ملتی تھیں، اور اس میں ہر ایک فتم کی تھجوریں ملی رہا کرتی تھیں توہم اس کے دوصاع ایک صاع کے عوض بچے دیا کرتے تھے، اس چیز کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا تھجور کے دوصاع ایک صاع کے عوض نہ بیچو، اور نہ دوصاع گندم ایک صاع کے بدلے فروخت کرو، اور نہ ایک در ہم دودر ہم کے عوض۔ بدلے فروخت کرو، اور نہ ایک در ہم دودر ہم کے عوض۔

بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عبد سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ فقد انقذ، میں نے عرض کیا، جی ہاں! انہوں نے فرمایا، پھر کوئی مضا کقہ نہیں ہے، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا، کیا نقذ انقذ! میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر کوئی حرج کیا نقذ انقذ! میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر کوئی حرج نہیں، حضرت ابوسعید نے کہا، کیا ابن عباس نے یہ کہا ہے ہم نہیں، حضرت ابوسعید نے کہا، کیا ابن عباس نے یہ کہا ہے ہم انہیں کھیں گے، دہ حمہیں ایسافتوی نہیں دیں گے اور بولے انہیں لکھیں گے، دہ حمہیں ایسافتوی نہیں دیں گے اور بولے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَقَالَ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَ هَذَا إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءً اللَّهَ مَنْ تَمْرِكَ شَيْءً اللَّهَ مَنَ اللَّهَ مِنَ تَمْرِكَ شَيْءً اللَّهَ مِنَ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ مُنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ مُنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مُنْ اللْهُ مُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْهُ مُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّهُ مُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللْمُنْ اللَّلَمُ اللْمُ

خداکی قتم! بعض جوان آدمی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس کھجوریں لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ان کھجوروں کو نیا سمجھا، آپ نے فرمایا بیہ ہماری زمین کی کھجوریں تو نہیں ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ اس سال ہماری زمین کی کھجوروں میں کچھ نقص تھا، تو میں نے یہ کھجوریں لے لیس، اور اس کے میں کچھ ناکد میں کچھ زاکد کھجوریں دے دیں، آپ نے فرمایا تو نے زاکد دیں تو سود دیا، اب اس کے قریب ہر گزنہ جانا جب تم کو اپنی کھجوروں میں کچھ نقص معلوم ہو توانہیں نے ڈالو، اور ان کی قیمت سے جو نسی کھجوریں پہند ہوں وہ خریدلو۔
قیمت سے جو نسی کھجوریں بیند ہوں وہ خریدلو۔

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةً قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسِ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرَيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ ربًا فَأَنْكُرْتُ ذَلِكَ لِقُولِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بصَاعٍ مِنْ تَمْر طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عُلَيْهِ وَسَلَّمُ هَذَا اللُّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوق كَذَا وَسِعْرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبعْ تَمْرَكَ بسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَر بسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْر شِئْتَ قَالَ أَبُوَ سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ ربًا أَم الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنُهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسِ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاء أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُبَّاس عَنْهُ بمَكَّةً

کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم ہے ہیچ صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھی، تو پھر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا،ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا جو زیادہ ہو، وہ سود ہے، میں نے اس چیز کا حضرت عمراور حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما سے سننے کی وجہ سے انکار کیا،وہ بولے میں تجھ سے اور کچھ نہیں بیان کروں گا مگر جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے، آپ کے پاس ایک تھجوروں والا عمدہ تھجوروں کاایک صاع لے کر آیااور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھجوریں اسی رنگ کی تھیں، آپ نے اس سے دریافت فرمایا، یہ تھجوریں کہاں سے لایا ہے، وہ بولا کہ میں دو صاع دوسری تھجوروں کے لے کر گیا، اوران کے بدلے ایک صاع ان تحجوروں کالیا، کیونکہ اس کانرخ بازار میں اتناہے اور اس کانرخ ابیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، تیری خرابی ہو تونے سود دیا، جب وہ ایسا کرنا جاہے تواین کھجوریں کسی اور شئے کے عوض فروخت کر دے ، پھراس شئے کے عوض جس قتم کی تھجوریں تو خریدنا جاہے خرید لے، ابوسعیدنے

فَكُرهَهُ*

فرمایا تو کھجور کو کھجور کے عوض بیچنا پیہ سود کا زاکد ہاعث ہے، یا چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا، ابونضر ہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا توانہوں نے بھی اس سے روک دیا، اور ابن عباس کے پاس نہیں آیا، پھر ابو صہباء نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق کہ میں دریافت کیا توانہوں نے اسے ناپہند کیا۔

١٥٨٦ محمد بن عباد اور محمد بن حاتم اور ابن ابي عمر، سفيان بن

عیینہ ،عمر و،ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا فرمار ہے تھے کہ دینار، دینار

كے بدلے، اور در ہم، در ہم كے بدلے، برابر برابر، سوجس نے

زیادہ دیا، یازیادہ لیا تو وہ سود ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت ابن

عباس رضی الله تعالی عنهما تو یچھ اور بیان کرتے ہیں، انہوں نے

کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، اور ان سے کہا

کہ تم جوبیہ بیان کرتے ہو، تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم سے سناہے یااس کے بارے میں کچھ قر آن کریم میں

پایا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم سے سناہے نہاس کے بارے میں اللہ رب العزت کی

کتاب میں کچھ پایا ہے، لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زیدر ضی

الله تعالی عنه نے بیان کیا ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ

(فائدہ) پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ مسلک تھا کہ جب بیجے نقد انقد ہو تو کمی بیشی سود نہیں ہے مگر پھر
ان دونوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اپنے قول سے رجوع فرمایا، اور ایک جنس میں کم و بیش میں فروخت کرنے ک
حرمت کے قائل ہو گئے، اس کا نام توابیمان ہے، آج کل کے طریقہ پر تھوڑی ہے کہ جو منہ سے نکل گیاوہ من مانی باتیں کرتے رہے، اور
بے چارے سادہ حضرات کو جو ان سے رو کیس اور منع کریں انہیں کا فر بتلاتے رہیں لیکن کوئی تعجب نہیں، یہ بھی فتنوں میں سے ایک فتنہ
ہے اور گر اہیوں میں سے ایک زبر دست گر ابی ہے، اللہ تعالی ہم کو اس سے بچائے۔ آمین۔

حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَيْنَةً وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانَ بْنِ عَمْرو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَمْرو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدُّرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ الْخُدُّرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ الْخُدُرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ اللَّهِ الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ اللَّهُ اللَّهِ مَنْ زَادَ أَو ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلِ مَنْ زَادَ أَو ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلِ مَنْ زَادَ أَو ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَقُلْلَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي لَقُولُ عَيْرَ هَدُا الَّذِي لَقُولُ أَشَىءٌ أَبْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي لَقُولُ أَشَىءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كَتَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كَتَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَجِدُهُ فِي كَتَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَجِدُهُ فِي كَتَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبًا فِي النَّسِيئَةِ *

١٥٨٧– حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ربایعنی سوداد ھار میں ہے۔ ۱۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمر و ناقد اور اسحاق بن ابر اہیم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیبینہ ، عبید اللّٰد بن ابی یزید ، حضرت ابن صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَاللَّفَظُ لِعَمْرِو قَالَ إِسْحَقُ أُخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ * ١٥٨٨ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ عَنْ أَسَامَةً بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبًّا فِيمَا كَانَ يَدًا

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنه نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا که سودادهار ہے۔

۱۵۸۸_ ز هیر بن حرب، عفان (دوسر ی سند) ابن حاتم، بهز، و ہیب، ابن طاوُس، بواسطہ اینے والد ، حضر ت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ر سول الله صلى الله عليه و آله وسلم نے ارشاد فرمایا ہے که نفذا نفتر میں سود تہیں ہے۔

(فا کدہ)امام نووی نے فرمایا کہ بعض حضرات نے کہا کہ اسامہ بن زیدر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی روایت منسوخ ہے،اور اہل اسلام کااس بات پر اجماع ہے کہ بیر دوایت متر وک العمل ہے، یابیہ اموال ربوبیہ پر محمول ہے۔

١٥٨٩- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْقَلٌ عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاس فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قُولَكَ فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْئًا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أَسَامَةً بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّمَا الرُّبَا فِي النَّسِيئَةِ *

۱۵۸۹ حکم بن موسیٰ، معقل، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے ملے اور ان سے کہا کہ تم بیع صرف کے متعلق جو بیان کرتے ہو، کیاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اس کے متعلق کچھ سناہے، یااللّٰہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر گز نہیں، میں تم سے ایسا ہر گز نہیں کہوں گا کیونکہ رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم كوتم مجھ سے زیادہ جانے والے ہو،اور الله رب العزت کی کتاب کو تواہے (کماھة) میں نہیں جانتالیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سودادھار میں ہے، (نقر میں نہیں)

(فائدہ) یعنی میں نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیہ حدیث نہیں سیٰ کہ آپ کی ذات بابر کات کی طرف اسے منسوب کروں،اور نہ قر آن کریم میں اس کے متعلق کوئی تھم دیکھا کہ اس ہے ثابت کردوں (سبحان اللہ) یہ تو آج کل کے بعض لوگوں کا کام ہے کہ ہرایک بات بے چارے قر آن وحدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ (مترجم)

• ۱۵۹ عثان بن ابی شیبه اور اسحاق بن ابراہیم، عثان، جریر، مغیره، شباک، ابراہیم علقمہ ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ر سول الله صلى الله عليه و آله وسلم نے سود کھانے والے ، اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے،راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،اور سود کا حساب لکھنے والے پر،اور اس کے گواہوں پر توانہوں نے فرمایا کہ ہم جتنی حدیث سنتے ہیں،اتنی ہی بیان کرتے ہیں۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

١٥٩١ محمد بن صباح اور زهير بن حرب، عثان بن الي شيبه، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسکم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے کھنے والے ،اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وه سب برابر ہیں۔

باب (۲۰۳)حلال لینا اور مشتبه چیزوں کا ترک

کروینا۔

۱۵۹۲_ محمد بن عبدالله بن نمير ہمدانی، بواسطه اپنے والد، ز کريا، شعمی، نعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که می*ں* نے رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم سے سنااور نعمان نے اپنی د ونوں انگلیوں ہے اپنے دونوں کانوں کی طر ف اشارہ کیا، آپ نے فرمایا یقیناً حلال بھی بین و ظاہر ہے،اور حرام بھی بین و ظاہر ہے، کیکن حلال اور حرام کے در میان امور مشتبہ ہیں جنہیں بہت لوگ نہیں جانے لہذا جو کوئی شبہات سے بچا، اس نے اینے دین اور آبرو کو محفوظ کرلیا، اور جو شبہات میں پڑاوہ حرام

(۱) میں بھی گر فتار ہوا جیسا کہ وہ چرانے والاجو حدود اور باڑ کے

. ١٥٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَريرٌ عَنْ مُغِيرَةً قَالَ سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ قَالَ إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا * ١٥٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةً قَالُوا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاةٌ * (فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ باطل اور حرام امور میں مدد کرنا بھی حرام ہے۔ (٢٠٣) بَابِ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ *

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَريَّاءُ عَنَ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النَّعْمَانُ بإصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَن اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأُ لِلدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى (۱) مشتبهات میں مبتلا ہونے کااثریہ ہوتا ہے کہ آہتہ آہتہ وہ شخص حرام کے ارتکاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَّى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَّةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَّحَ الْجَسَدُ كُلَّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجُسَدُ كُلَّهُ أَلَا وَهِيَ

چاروں طرف چراتا ہے قریب ہے کہ اس کے جانور باڑ اور حدود کے اندر سے بھی چر جائیں آگاہ ہو جاؤ، کہ ہر ایک باد شاہ کی ایک حد ہوتی ہے اور خبر دار اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام کر دہ چیزیں ہیں جان لو کہ جسم میں گوشت کاایک حصہ ہے اگر وه درست هو گیا تو سار ابدن درست اور ٹھیک ہو گیااور جب وہ گبر جائے گا تو سارا جسم ہی گبر جائے گا، یاد رکھو کہ وہ گوشت کا مکٹر ااور حصہ قلب یعنی دل ہے۔

(فائدہ)امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کااس بات پراجماع ہے کہ یہ حدیث بہت عظیم الثان ہے،اور ان احادیث میں سے ہے کہ جن پر اسلام کا دار و مدار ہے، اس حدیث میں رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے روح شریعت اور اصلاح ظاہر و باطن کو اس احسن اسلوب کے ساتھ بیان فرمادیا کہ کوئی شعبہ بھی اس سے خارج نہیں رہا، یہی اس حدیث کے عظیم الثان ہونے کی سب سے بڑی اور بین دلیل ہے،اورای حدیث پر عمل کرنے کانام تقویٰ ہے کیونکہ تقویٰ کے معنی بچنے کے ہیں چنانچہ جس وقت بندہ کوان امور ہے و قایت اور حفاظت حاصل ہو جائے گی،اس وقت کہا جائے گا کہ یہ متق ہے،واللہ اعلم بالصواب۔

١٥٩٣ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الم ١٥٩٣ ابو بكر بن ابي شيبه، وكيع (دوسرى سند) اسحاق بن وَكِيعٌ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالًا حَدَّثَنَا زَكُريَّاءُ بِهَذَا الْإسْنَادِ مِثْلَهُ *

ابراہیم، عیسیٰ بن یونس،ز کریاہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح ر وایت منقول ہے۔

> ١٥٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَريرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْقَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۹۴ اسحاق بن ابراهیم، جریه، مطرف، ابو فروه همدانی (دوسری سند) تتبیه، یعقوب بن عبدالر حمٰن قاری، ابن عجلان، عبدالرحمٰن بن سعید، هعمی، حضرت نعمان بن بشیر ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، وہ آنخضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں، مگر ز کریاراوی کی حدیث زیادہ کامل اور پوری ہے۔

(بقیہ گزشتہ صفحہ)امور مشتبہ کو کرنے کی جب عادت پڑجاتی ہے تودل میں ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ ہے پھر حرام میں مبتلا ہونے کا بھی علم نہیں ہو تا۔اوراس طرح جب کسی مشتبہ امر کے بارے میں اہل علم سے جائز نا جائز کی تعیین کئے بغیرا سے کرے گا توعین ممکن ہے کہ کسی حرام کام کو بھی جائز سمجھ کر کرلے۔

اس حدیث میں جن امور کومشتبہات فرمایا گیاہے ان سے کو نسے امور مراد ہیں؟اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱)وہ امور جن کے بارے میں حلت وحرمت کے دلا کل متعارض ہوں، (۲) وہ امور جنھیں شریعت میں مکر وہ اور ناپسندیدہ قرار دیا گیاہے، (۳) وہ مباح امور جو کسی گناہ تک پہنچانے کاذر بعہ بن جاتے ہوں۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَتُمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ *

٥٩٥ – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالِ عَنْ خَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِ أَنَّهُ سَمِعَ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِي أَنَّهُ سَمِعَ نَعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو يَخُطُبُ النَّاسَ بحِمْصَ وَهُو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنْ وَالْحَرَامُ بَيِّنْ وَالْحَرَامُ بَيِّنَ وَالْحَرَامُ بَيِّنْ وَالْحَرَامُ بَيِّنَ وَالْحَرَامُ بَيِّنَ وَالْحَرَامُ بَيِّنْ وَالْحَرَامُ بَيِّنَ وَالْحَرَامُ بَيْنَ وَالْمَيْعِي إِلَى السَّعْبِي السَّعْبِي إِلَى السَّعْبِي السَّعْبِي إِلَى السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعِبِي السَّعْبِي السَلَامِ السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعْبِي السَّعِلَى السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبَعِي السَعْبَالِ اللَّهِ السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبِي السَعْبَعِيْ السَعْبَالِ الْعَلَالُ عَلَيْهِ الْعَلَى الْعَلَالَ الْعَلَالَ

وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثُ زَكَريَّاءَ

(٤٠٤) بَابِ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ*
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنِيً جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنِيً جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلِ لَهُ عَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلِ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبُهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بَوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بَوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ جُمُلَانَهُ قَالَ بعْنِيهِ بَوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَيْنُتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَيْنُتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَيْنُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي أَنْ أَنْ كُوبِهِ فَقَالَ أَتُرَانِي فَقَالَ أَتُرَانِي مَنَاكُ فَهُو لَكَ * مَلَكَ خَدْ جَمَلَكَ خَدْ جَمَلَكَ عَدْ حَمَلَكَ مَاكَ فَهُو لَكَ *

١٥٩٧- وَحَدَّثَنَاه عَلِيٌّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا

1090۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، خالد بن بزید، سعید بن ابی ہلال، عون بن عبدالله، عامر شعبی، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر بن سعید رضی الله تعالی عنه صحابی رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم سے سنا، اور وہ لوگوں کو حمص میں خطبہ دے ملی و آلہ وسلم سے سنا، اور وہ لوگوں کو حمص میں خطبہ دے مسلی الله علیہ و آلہ وسلم سے سنا آپ فرمارہ سے کہ علال بھی مسلی الله علیہ و آلہ وسلم سے سنا آپ فرمارہ سے کہ حلال بھی فیم بین اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر بین کی جیسا کہ زکریا نے شعبی سے بیان کی جیسا کہ زکریا نے شعبی سے بیان کی ہے۔

باب(۲۰۴۷)اونٹ بیجنااور سواری کی شرط کر لینا۔ ١٥٩٦_ محمد بن عبدالله بن نمير بواسطه اينے والد زكريا، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اینے ایک اونٹ پر جارہے تھے، وہ تھک گیا توانہوں نے اسے آزاد کردینا چاہا، جابرر ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آ تخضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم ملے، آپؓ نے میرے لئے دعا فرمائی،اور اونٹ کو مارا، چنانچہ وہ ایسا تیز چلا کہ اس سے پہلے بھی نہیں چلاتھا، آپؑ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ ایک اوقیہ (جاندی) میں چے ڈال، میں نے عرض کیا، نہیں (یہ تو آپ ہی کاہے) آپ نے پھر فرمایا، چے دے میں نے اسے ایک اوقیہ میں چ دیا،اوراینے گھر تک سواری کی شرط کرلی،جبایئے گھر پہنچ گیا تو میں اونٹ آپ کی خدمت میں لایا، آپ نے فور ا مجھے قیمت دیدی ، میں لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا، اور فرمایا، کیامیں تیرااونٹ لینے کے لئے تجھ سے قیمت کراتا، اپنا اونٹ لے جااور پیدر ہم بھی تیرے ہی ہیں۔ ١٥٩٧ على بن خشرم، عيسى بن يونس، زكريا، عامر ي

عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

٩٨ ٥١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَريرٌ عَنْ مُغِيرَةً عَن الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بي وَتَحْتِيَ نَاضِحٌ لِي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلُّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَي الْإِبل قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرِ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنَّتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدُّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبكْرًا أَمْ ثَيْبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكُرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّي وَالِدِي أُو اسْتُشْهِدَ وَلِي أُخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكُرهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ

عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ

روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا،اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۵۹۸ عثان بن ابی شیبه اور اسحاق بن ابراهیم، عثان جریر، مغیرہ، هعمی، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضی اللّٰہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، چنانچہ آپ مجھے ملے اور اور میری سواری میں یانی کا ایک اونٹ تھا،جو تھک گیا تھااور بالکل چل نہیں سکتا تھا، آپ نے یو چھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا، میں عرض کیا، وہ بیار ہے، یہ س كر آنخضرت صلى الله عليه وآله وسلم بيحهي ہے اور اسے ڈانٹااوراس کے لئے دعا کی، چنانچہ پھروہ ہمیشہ سب او نٹوں سے آگے ہی چلنارہا، پھر آپ نے فرمایااب تیرااونٹ کیاہے، میں نے عرض کیا، آپ کی دعا کی برکت سے بہت اچھاہے، آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ بیتیاہے، مجھے (انکار کرتے ہوئے) شرم آئی، اور ہمارے پاس اونٹ یانی لانے والا نہیں تھا، بالآخر میں نے عرض کیاجی ہاں! بیچتا ہوں ،اور میں نے اونٹ کواس شرط پر که میں مدینه تک اس پر سواری کروں گا، فروخت کر دیا، پھر میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، میں جلدی لو منے کی اجازت حایتا ہوں، آپ ً نے مجھے اجازت وے وی میں لوگوں سے پہلے مدینہ پہنچے گیا، وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، میں نے سارا واقعہ بیان کردیا، انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ گھر والے پریشان ہوں گے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے آپ سے واپسی کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا کس سے شادی کی ہے؟ کنواری سے یابیوہ سے؟ میں نے عرض کیا، ہوہ ہے، آپ نے فرمایا کنواری ہے کیوں نہ کی، وہ تیرے ساتھ تھیلتی اور تواس کے ساتھ تھیلتا، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میر ہے والد کا انتقال ہو گیا

قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي تَمَنَّهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ *

١٥٩٩ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنَّ جَابِرٌ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةً إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي بعْنِي جَمَلُكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ َلَا بَلْ بعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۚ قَالَ لَا بَلْ بعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُل عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالِ أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ قَالَ فَأُعْطُانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُالَ فَكَانَ فِي كِيسِ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ *

ہے یاوہ شہید ہو گئے ہیں اور میری کئی تہنیں ہیں، تو مجھے اچھانہ معلوم ہواکہ میں شادی کرے ایک اور لڑکی ان کے برابر لے آؤں جو نہ انہیں ادب سکھائے اور نہ انہیں دبائے، اس لئے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ ان کی خبر گیری رکھے اور انہیں تمیز سکھائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان كرتے ہيں كه جب رسول الله صلى الله عليه وسلم مدينه منوره تشریف لائے تومیں صبح ہی کواونٹ لے کر حاضر ہو گیا، آپ نے اس کی قیمت بھی مجھے دے دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔ 1099_ عثان بن ابي شيبه، جرير، اعمش، سالم بن ابي الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مکہ مكرمه سے مدینه منورہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ چلے، تو میر ااونٹ بیار ہو گیا، چنانچہ حسب سابق روایت بیان ک، باقی اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ چ ڈال، میں نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کاہے، آپ نے فرمایا نہیں میرے ہاتھ اسے چے ڈال میں نے عرض کیا نہیں یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ بی کاہے، آپ نے فرمایا، نہیں اسے میرے ہاتھ چے ڈال، میں نے عرض کیا توایک مخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سوناہے، اس ایک اوقیہ کے عوض آپ یہ اونٹ لے لیجئے، آپ نے فرمایا، میں نے اسے لے لیا،اور تواسی پر مدینہ تک پہنچ جائے گا، جابرر ضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که جب میں مدینه منورہ آیا تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے حضرت بلال رضی الله تعالیٰ عنہ سے فرمایا،اے ایک اوقیہ سونادے دو،اور پچھزا کددو، تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونے کا دیا،اورایک قیراط زا کد دیا، میں نے کہا، یہ جور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد دیاہے، وہ ہمیشہ میرے پاس رہنا جاہئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں چنانچہ وہ سونا ا یک تھیلی میں میرے پاس رہا، یہاں تک کہ شام والوں نے یوم

الحرہ کواہے چھین لیا۔

(فائدہ) یوم الحرہ وہ دن ہے کہ جب یزید کی سلطنت میں شام والوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھااور مدینہ مورہ میں رہنے والوں کاخون بہایا تھا،اور بیہ واقعہ ۶۳ ہجری میں پیش آیا۔

اور جانور کی سواری کی شرط لگا کر خواہ مسافت قریب ہو، یا بعید ، نیع صحیح اور درست نہیں ہے ، امام اعظم ابو حنیفہ النعمان ، اور امام محمد بن ادریس الثافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے ، اور حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی الله تعالیٰ عنه کی جوبیہ شرط منظور کرلی ، تو آپ کا خرید نے کاار ادہ نہیں تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٦٠٠ حَدَّثَنَا آبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي الرَّكِبْ باسْمِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزيدُنِي وَيَقُولُ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ *

آ . آ . آ - وَحَدَّنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِي الزَّبِيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ لَمَّا أَتِي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَتِي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَحَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَحَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْنِيهِ فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِحَمْسِ أَوَاقَ قَالَ قُلْتُ فَقَالَ بَعْنِيهِ فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِحَمْسِ أَوَاقَ قَالَ قُلْتُ فَقَالَ بَعْنِيهِ فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِحَمْسٍ أَوَاقَ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ طَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ فَلَيْ الْمَدِينَةِ قَالَ الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ فَلَيْهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ فَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلِي قَالَ فَلَى الْمَدِينَةِ أَنْتُ لَي وَقَيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي *

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْفُوبُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ يَعْفُوبُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

معرار ابو کامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، جریری، ابونضره، حضرت جابررضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میر ااونٹ بیچھے رہ گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور بیہ بھی بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اسے مھونسادیا، اور پھر مجھ سے فرمایا کہ الله تعالیٰ کانام لے کر سوار ہو جا، اور یہ بھی بیان کیا کہ آپ مجھے زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جا، اور یہ بھی بیان کیا کہ آپ مجھے زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جا، ورید کھور الله یعفر لك "یعنی الله تیری مغفرت فرمائے۔

ا ۱۹۰۱ - ابوالر بیج عتکی، حماد، ابوب، ابوالز بیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میر ااونٹ ست ہو گیاتھا، تو آپ نے اسے کھونسا دیا، تو وہ کودنے لگا، چنانچہ اس کے بعد میں اس کی تکیل کھینچتا، تاکہ میں آپ کی بات سنوں، گر اسے تھام نہ سکاتھا، فرمایا، اسے میرے ہاتھ بیج دے، چنانچہ میں نے اسے آپ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ بیج دے، چنانچہ میں نے اسے آپ کے باتھ پانچ اوقیہ میں نیج ڈالا، اور عرض کیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، آپ نے فرمایا مدینہ تک اس پر مواری کروں گا، آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ، میں جب مدینہ کی خدمت میں لے کر عاضر ہوا، مدینہ کہا وقیہ زیادہ کیا، اور اونٹ بھی مجھے واپس کردیا۔

١٩٠٢ عقبه بن مكرم عمى، يعقوب بن اسحاق، بشير بن عقبه،

ابوالتوكل الناجي، حضرت جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنه

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنَّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتُوفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ * الشَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ *

٦٦٠٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمِ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بَعَرَو فَذَرَةً فَذُبِحَتْ فَأَكُلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةُ بَعَرَو وَوَزَنَ بَعَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكُلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةُ أَمَرَ نِي أَنْ آتِي الْمَسْجِدَ فَأَصَلِي رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي الْمَسْجِدَ فَأَصَلِي رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي الْمَسْجِدَ فَأَصَلِي رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي الْمَسْجِدَ فَأَصَلِي رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ

٦٠٠٤ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ حَبِيبٍ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ جَابِر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَارِبٌ عَنْ جَابِر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِي وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِي بَشَمَنِ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَ فَاللَّارُهُمَ وَالدِّرْهَمَ فَاللَّرُهُمَ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَهُ وَالدِّرْهُمَ وَالدِّرْهُمَ وَالدِّرُهُمَ وَالدَّرْهُمَ وَالدِّرُهُمَ وَالدِّرَةِ فَنُحِرَتُ ثُمُ قَسَمَ لَحُمْهَا *

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ

١٩٠٣ عبيد الله بن معاذ عبري، بواسطه اين والد، شعبه.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دواوقیہ اور ایک درہم یا دودرہم میں خریدا، پھر جب آپ مقام صرار پر پہنچ تو آپ نے ایک گائے ذکح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذرئح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کے گوشت میں سے کھایا، پھر جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مجھ مجھ میں حاضر ہونے اور دور کعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور اونٹ می قیمت مجھے وزن کر کے دی، اور میرے لئے زائد تولا۔ سم ۱۹۰۰۔ یجی بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، محارب، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ کو وسلم نے مجھ سے وہ اونٹ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وہ اونٹ اس قیمت پر خریدا جو کہ آپ نے وسلم نے مجھ سے وہ اور درہموں کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، وسلم نے مجھ سے وہ اور درہموں کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، وسلم نے مجھ سے وہ اور درہموں کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، وسلم نے بھی ، اور اوقیہ اور درہموں کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، وہ نے ایک قرمایا، وہ

ذ بح کی گئی،اوراس کا گوشت سب میں تقسیم کر دیا گیا۔ ۱۲۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، ابن جر بح، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ *

رُ ٢٠٥) بَابِ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَان وَ اِسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ * ١٦٠٦ – حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرو بْن سَرْح أَخْبُرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْن أَنَسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاء بْنِ يَسَارِ عَنْ أَبِي رَافِعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلِ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إبلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعِ أَنْ يَقْضِيَ ٱلرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعَ فَقَالَ لَمْ أَحِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّا خِيَارَ

النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً * ١٦٠٧ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْن جَعْفَر سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ ۚ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بَنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ

أُحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

(فاكدہ)حيوانات كا قرض لينادرست نہيں،اوريه حديث منسوخ ہے،اور نيز حديث ہے بہتر چيز واپس كرنے كااستحباب ثابت ہوا،اور حضرت ابوہر ریور ضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آرہاہے کہ آپ نے اموال صدقہ میں سے بیداونٹ خرید کر دیا، لہذااب کوئی اشکال باقی نہ ربا (مر قاة شرح مشكوة جلد ٣)

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار بْن عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْن كُهَيْل عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ كَانَ لِرَجُّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہ میں نے تمہار ااونٹ حیار وینار میں خرید لیا،اور تواس پر مدینہ تک سوار ہو کر جا سکتا ہے۔

باب (۲۰۵) جانور کو قرض لینا درست ہے اور اس سے اچھا جانور واپس کرنا جاہئے۔

۲۰۲۱ ـ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، مالک بن الس، زید بن اسلم، عطاء بن بیار، حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحف سے اونٹ كابچہ قرض ليا، پھر جب آپ كے پاس صدقہ كے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اونٹ دینے کا تھکم فرمایا،ابورافع رضی اللہ تعالیٰ آپؑ کے پاس لوٹ کر آئے، اور عرض کیا کہ ان او نٹوں میں تو اس جیسا کوئی نہیں ہے، مگراس سے بہتر یورے سات برس کے اونٹ ہیں، آپ نے فرمایا،اسے وہی دے دے، بہترین آدمی وہ ہے جو قرض کو خولی کے ساتھ اداکرے۔

٢٠٠١ ـ ابوكريب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، زيد بن اسلم، عطاء بن بیبار، حضرت ابوراقع رضی الله تعالیٰ عنه مولیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا ایک بچہ قرض لے لیا تھا، پھر حسب سابق حدیث بیان کی ہے،اور اس میں ہے ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو خوتی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

١١٠٨ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، سلمه بن تهيل، ابوسلمہ ،حضرت ابوہر برہ در ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرایک شخص کا قرض تھا،اس نے آپ سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا، تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالً لَهُمُ اشْتَرُوا لَهُ سِنَّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالًا فَقَالًا فَقَالًا لَهُمُ اشْتَرُوا لَهُ سِنَّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ سِنَّهِ قَالً فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنَّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنّهِ قَالَ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنَّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ فَاعْمُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَوْ فَاعْمُوهُ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

(فَا كَده) بِهِ صَحْصَ يَهُود كَالَمَدَ مِ الْعَابَ الْمَالُوا الْوَالُوو كُوغِيره (مَرْجُم) 17.9 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّا فَأَعْطَى سِنَّا فَوْقَهُ وَقَالَ خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً *

٠ ١٦١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلً عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ جَاءَ رَجُلًّ يَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ جَاءَ رَجُلًّ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَقَالَ خَيرُكُمْ بَعِيرًا فَقَالَ خَيرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

(٢٠٦) بَاب جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بالْحَيَوَان مِنْ جنْسِهِ مُتَفَاضِلًا *

بِالْحَيُوالِ مِنْ جَسَبِهِ مَلْفَاصِلُهُ الْمَيْمِيُّ التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحِ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ حِ و حَدَّثَنِيهِ قَالُنَا أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ حِ و حَدَّثَنِيهِ قَتَيْبَةُ بْنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ قَتَيْبَةُ بْنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ قَتَيْبَةُ بْنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ قَتَيْبَةُ بْنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ جَاءً عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَشْعُونُ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءً وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُونُ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءً

اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اسے سز ادیے کاار ادہ کیا تورسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که حق والے کو کہنے کی گنجائش ہے، پھر آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو، صحابہ نے عرض کیا، ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتاہے، آپ نے ارشاد فرمایا، که وہی خرید کراسے دے دو، اس لئے کہ تم میں بہترین دہ لوگ ہیں جو قرض کوا چھی طرح سے اداکرتے ہیں۔

1909۔ ابو کریب، و کیج، علی بن صالح، سلمہ بن کہیل، ابوسلمہ، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا تھا، اور پھر اس سے بہترین اونٹ قرض میں ادا کر دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

۱۹۱۰ محمد بن عبداللہ بن نمير، بواسطہ اپنے والد، سفيان، سلمہ بن کہيل، ابوسلمه، حضرت ابوہر يرہ رضى الله تعالى عنه سے روايت کرتے ہيں، انہوں نے بيان کيا کہ ايک شخص رسول اللہ صلى الله عليه وسلم كے پاس اپنے اونٹ كا تقاضا كرنے آيا، آپ نے فرمايا، اس سے بہتر اونٹ اسے دے دو، كيونكه تم ميں سے بہتر وہ ہے جو قرض كوا تجھى طرح اداكرے۔

باب (۲۰۶) جانور کو جانور کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیجنادرست ہے۔

االاا۔ یجیٰ بن یجیٰ تمیمی، ابن رمخ، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابوالز بیر، حضرت جابر رضی الله تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غلام آیااور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی، آپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے، پھراس کا مالک اسے لینا آیا، تو

سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِعُنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسُودَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اسے میرے ہاتھ فروخت کردے، چنانچہ آپ نے دو کالے غلام دے کراہے خرید لیا،اس کے بعد پھر آپ کسی ہے بیعت نہ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا کدہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق تھا کہ جس ہے بیعت کر لی پھر اسے مالک کے حوالے کرناا چھانہیں سمجھا، بلکہ خود خرید لبااوراس سے اس قتم کی بیچ کاجواز ثابت ہوا، جبکہ وست بہ وست ہو ،اوراس پر علماء کرام کا جماع ہے اور یہی تھم تمام جانوروں کا ہے ،اور نیز حدیث ہے معلوم ہوا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا،اگر آپ کو بیہ علم حاصل ہو تا تو پھر ہمیشہ تحقیق کرنے کی حاجت کیوں پیش آتی،علم غیب تو صرف صفت الہی ہے، باقی جن امور کااللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دے دیاوہ آپ کو حاصل ہے اور اس کانام اطلاع غیب ہے نہ کہ علم غیب، قر آن وحدیث سے یہی چیز ثابت ہے اور یہی علمائے اہل سنت والجماعت کامسلک ہے،اور پہ بات بھی روشن ہو گئی کہ اسلام میں بے شک غلامی ہے مگر اس قشم کی غلامی ہے کہ ان کو علماء؛ فقہاءاور محدثین بنایا جا تا ہے،اور فضیلت کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ ان کی سیمیل کردی جاتی ہے، لہذابیہ غلام اس آزادی سے بدرجہ اولیٰ افضل واشر ف ہے۔

باب(۲۰۷) رنهن سفر و حضر میں ہر وقت جائز (٢٠٧) بَابِ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي

الْحَضَر كَالسَّفَر * ١٦١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْر بْنُ

> أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظَ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتُرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

> مِنْ يَهُودِيَ طُعَامًا بِنُسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنَا * ١٦١٣ - حَدَّثنا إسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيٌّ بْنُ خَشْرَم قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسْوَدِ عَنْ عَائِشَة

> مِنْ يَهُودِيَ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ * ١٦١٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عَنْدَ

> قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ

لیتے تھے تاو قتیکہ معلوم نہ کر لیتے کہ یہ غلام ہے(یا آزاد)۔ ١٦١٢ يجيل بن يحيل اور ابو بكر بن ابي شيبه، محمد بن العلاء، ابومعاویه ،اعمش ،ابراهیم ،اسود ، حضرت عائشه رضی الله تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت

۱۶۱۳ اسحاق بن ابراهیم خطلی اور علی بن خشرم ، عیسلی بن يونس،،اعمش،ابراہيم،اسود،حضرت عائشه رضي الله تعالیٰ عنها ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و ہارک وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا ،اوراینی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

آب صلی الله علیه وسلم نے ایک یہودی سے اناج ادھار خریدا،

پھر آپ نے اس کے پاس اپنی زر ہر ہن رکھ دی۔

۱۶۱۴ اساق بن ابراهیم خطلی، مخزومی، عبدالواحد بن زیاد، اعمش ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے تیج

سلم میں رہن رکھنے کا تذکرہ ابراہیم تخعی کے پاس کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم ہے اسود بن بزید بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيُّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَّهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ *

٥ ١٦١٥ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأُسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَن النّبيِّ

(فا کدہ)ر بن (گروی) سفر و حضر میں باتفاق علمائے کرام جائز ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۰۸) بَابِ السَّلمِ

١٦١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيَ الْمَنْهَ ال عَنَ أَبْنِ عَبَّاسِ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفُ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلِ مَعْلُومٍ*

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیچ کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیچ شر الط مذ کورہ فی الاحادیث کے ساتھ باتفاق علماء کرام جائز ہے۔ ١٦١٧ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ كَثِيرِ عَنْ أبي الْمِنْهَالِ عَن ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَٱلنَّاسُ يُسْلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفُ إِلَّا فِي كَيْلِ مَعْلُوم وَوَزْن مَعْلُوم *

تعالی عنہار وایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیہ و آلہ بارک وسلم نے ایک یہودی سے ایک معینہ مدت تک کے لئے اناج خرید ااور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن ر کھ دی۔

١٦١٥ - ابو بكر بن ابي شيبه، حفص بن غياث، اعمش، ابراهيم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی ہے، باقی اس میں لوہے کی زرہ کا تذكرہ نہيں ہے۔

باب(۲۰۸) بیچ سلم کاجواز_

١٦١٦ يچيٰ بن يجيٰ اور عمر و ناقد ، سفيان بن عيينه ابن ابي نحيح ، عبدالله بن كثير،ابوالمنهال،حضرت ابن عباس رضي الله تعالى عنہما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلى الله عليه وآله بارك وسلم جب مدينه منوره مين تشریف لائے تولوگ ایک سال یا دو سال کے لئے تھلوں میں سلم کیا کرتے تھے تورسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وہارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تھجور میں بھی سلم کرے تو کیل (ماپ)معلوم اور وزن معلوم میں مدت معینہ تک کرے۔

١٦١٧ - شيبان بن فروخ، عبدالوارث، ابن ابي نحيح، عبدالله بن كثير، ابوالمنهال، حضرت ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله عليه وآله بارك وسلم مدينه منوره تشريف لائے اور لوگ بيع سلم كياكرتے تھے تورسالت مآب صلى الله عليه و آله بارك وسلم نے ان سے فرمایا، جو بیچ سلم کرے تو کیل معلوم اور وزن معلوم کے علاوہ اور کسی طرح نہ کرے۔

١٦١٨ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِم جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى أَجَلِ مَعْلُومٍ * ١٦١٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَّرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حِ و حَدَّثَنَا مُحِمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي كِلَّاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ سَعَيْنَ مَعْلُومٍ * حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةً يَذُكُرُ فِيهِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ * (٢٠٩) بَاب تُحْرِيمِ الِاحْتِكَارِ فِي الْأَقُوَاتِ *

١٦٢٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بلَال عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكُمُ *

١٦١٨ يڃيٰ بن يحيٰ، ابو بكر بن ابي شيبه اور اساعيل بن سالم ، ابن عیبینہ تقل کرتے ہیں جس طرح کہ عبدالوارث کی روایت میں ند کورہے، کیکن اس میں "الی اجل معلوم "کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹_ ابو کریب، ابن ابی عمر، و کیچ (دوسر ی سند) محمد بن بشار، عبدالر حمٰن بن مہدی، سفیان، ان الى نجیح سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، جس طرح ابن عیبینہ کی روایت میں ند کورہے،اوراس میں "الی اجل معلوم" کا بھی تذکرہ ہے، یعنی مدت متعینہ کے لئے۔

باب (۲۰۹) قوت انسانی اور حیوانی میں احتکار کی حرمت_

• ١٦٢ عبد الله بن مسلمه بن قعنب، سليمان بن بلال، يجيل بن سعید، سعید بن میتب سے تقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو کوئی احتکار کرے ، وہ گنہگارہے، حاضرین نے سعید بن میتب سے کہا کہ تم احتکار کرنتے ہو، تو حضرت سعید بولے کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ بھی احتکار کیا کرتے

گھروالوں کے لئے خوراک جمع کر کے رکھے توبہ حرام نہیں، حضرت سعیداور حضرت معمر کااحتکاراسی قشم کا تھا، کذا قالہ الشافعی وابو حنیفہ۔ ١٦٢١_سعيد بن عمر واطعثى، حاتم بن اساعيل، محمد بن عجلان، محمد بن عمرو بن عطاء، سعيد بن ميتب، حضرت معمر بن عبدالله ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا

کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا که احتکار (غله روک لینا) نہیں کرتا، مگر گنهگار۔

(فائدہ)احتکار کامعنی غلہ یا گھاس، دانہ وغیرہ ذخیرہ کر کے گرانی کے زمانے میں فروخت کرنے کے لئے رکھ چھوڑنا، پیہ حرام ہے اوراگراپنے ١٦٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرُو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَمْرو بْن عَطَاء عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ * ١٦٢٢ بعض اصحاب امام مسلم، عمرو بن عون، خالد بن عبدالله، عمر وبن ليجيٰ، محمد بن عمر و، سعيد بن مستب، معمر بن ابي معمر (جو کہ بنی عدی بن کعب کے ایک فرد ہیں) ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا ، اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح تقل کرتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

باب(۲۱۰) ہیچ میں قتم کھانے کی ممانعت۔ ۱۹۲۳ زهیر بن حرب، ابو صفوان اموی (دوسری سند) ابوالطاہر اور حرملہ بن میجیٰ،ابن وہب، یوٹس،ابن شہاب،ابن

میتب، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ

و آلہ بارک وسلم ہے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ قشم اسباب کی چلانے والی ہے ،اور تفع کو ختم کر دینے والی ہے۔

(فا کدہ) یعنی قشمیں کھانے ہے د کان توخوب چلتی ہے، مگر بر کت زائل ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ پھر نقصان کی صورت میں بر آمد ہو تاہے،

۱۶۲۴ ابو بكر بن ابي شيبه ، ابو كريب اور اسحاق بن ابراجيم

ابو قمادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے

سنا، آپ فرمارے تھے کہ تم خرید و فروخت میں بہت قسمیں کھانے سے بازر ہو،اس لئے کہ وہ مال کو بکواتی ہیں،اور پھراسے

باب(۲۱۱) حق شفعه کابیان۔

۱۹۲۵ احدین پونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یجیٰ بن یجیٰ،ابوخیثمه ،ابوالزبیر ،حضرت جابر بن عبدالله

١٦٢٢ - حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرو بْن عَوْن أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرُو بْن يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَمْرو عَنْ سَعِيدِ بْن الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْن كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكُرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُليْمَانَ بْنِ بِلَالْ عَنْ يَحْيَى * (٢١٠) بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ* ١٦٢٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو

صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ حِ و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَن ابْن شِهَابٍ عَن ابْن الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةً لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ *

١٦٢٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظَ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَان حَدَّثُنَا أَبُو أَسَامَةً عَن الْوَلِيدِ بْن كَثِيرِ عَنْ مَعْبَدِ بْن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةً الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

وَ كَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ * (٢١١) بَابِ الشُّفْعَةِ *

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابواسامه، وليد بن كثير، معبد بن كعب بن مالك، حضرت

ختم کردیتی ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ

بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَحْلِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَحْلِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِي أَخَذَ وَإِنْ كَرة تَرَكَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی زمین یا باغ میں شریک ہو تواسے بغیرا پے شریک سے اجازت لئے ہوئے اپنا حصہ فروخت کرنادرست نہیں ہے، پھراگروہ راضی ہو تو لے لے اور ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(فاکدہ)امام نووی فَرماتے ہیں جب تک کہ جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے، شریک کوسب کے نزدیک شفعہ کااستحقاق حاصل ہے، نیز شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اسباب وغیرہ میں شفعہ ثابت نہیں اور شریک کالفظ عام ہے، مسلمان اور کا فرسب کو شامل ہے، جیسا کہ مسلمان کو ذمی پر شفعہ کے دعوے کا حق حاصل ہے، ای طرح ذمی کو مسلمان پر حق حاصل ہے، یہی قول امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور جمہور علائے کر ام کا ہے اور اطلاع دینا مستحب ہے، اور اطلاع کے بعد اگر شریک نے اجازت دیدی تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

7 ١٦٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرِ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ السَّحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَقَالَ اللَّهَ حُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ مَحَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا شَاءَ أَخَدًا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ لُو وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ أَعْمَ أَحَقُ بُهِ *

يُودِنَهُ فَهُو الْحَقَ بِهِ الْهُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا الْبِنُ وَهُبٍ عَنِ الْبَنِ جُرَيْجِ أَنَّ أَبَا الزَّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضِ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ *

۱۹۲۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر اور اسحاق
بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، ابن جر تے، ابوز بیر، حضر ت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم سے
شفعہ کاہرایک مشتر ک مال میں جو کہ تقسیم نہ ہواہو محکم دیاہ،
خواہ زمین ہویا باغ، ایک شریک کے لئے یہ چیز درست نہیں
ہے کہ دوسرے کو اطلاع کئے بغیر ہی اپنا حصہ فرو خت کردے،
پھر وسرے شریک کو اختیارہے اگر چاہے لے لے اور اگر چاہے
تونہ لے، پھر اگر بغیر اطلاع کے فرو خت کردے تو وہ ساتھی
تونہ لے، پھر اگر بغیر اطلاع کے فرو خت کردے تو وہ ساتھی
(کسی دوسرے نے زیادہ حق دارہے۔

۱۹۲۷۔ ابوالطاہر ، ابن وہب، ابن جریج ، ابوز ہیر ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ ہر ایک مشتر کہ مال میں ہے ، زمین ، گھر اور باغ میں ایک شریک کو دوسرے شریک کو اطلاع کئے بغیر اپنا حصہ فرو خت کرنادرست نہیں ہے ، اب وہ جاہے تو لے لیا جھوڑ دے اور اگر اطلاع نہ دے تو شریک جب تک اسے اطلاع نہ ہواس چیز کازیادہ حقد ارہے (ا)۔

(۱) حق شفعہ جس طرح شریک کو حاصل ہو تاہے اس طرح پڑوی کو بھی حق شفعہ حاصل ہو تاہے۔ یہی رائے علائے حنفیہ اور بہت سے دوسرےاہل علم کی ہے۔ان حضرات کامتدل متعد داحادیث ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو بھملہ فتح الملہم ص۲۶۲جا۔

(٢١٢) بَابِ غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكٍ عَن ابْن شِهَابٍ عَن الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَّسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَّبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةً مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ *

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً حِ و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالًا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(٢١٣) بَابِ تَحْرِيمِ الظَّلْمِ وَغَصْبِ

الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا *

مِنْ سَبْع أَرَضِينَ *

١٦٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيٌّ بْنُ حُجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفُرِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفَيْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب(۲۱۲) پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔

١٦٢٨ يڃيٰ بن ليجيٰ، مالك، ابن شهاب، اعرج ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں ہے اپنے ہمسایہ کواپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے،راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابوہریرہ دسی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں یہ دیکھ رہاتھا، کہ تم اس حدیث ہے دل چراتے ہو،خدا کی قتم! میں اس حدیث کو تم سے ضرور بیان کروں گا۔

۱۹۲۹ زهير بن حرب، سفيان بن عيينه، (دوسري سند) ابوالطاہر، حرملہ بن میجیٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں،اصح قول یہ ہے کہ بیہ تھم استحبابی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا (نووی جلد ۲ ص ۳۲)

باب (۲۱۳)ظلماً زمین وغیرہ کے غصب کر لینے کی حرمت کابیان۔

• ١٦٣- يچيٰ بن ايوب اور قتيمه بن سعيد اور على بن حجر ،اساعيل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمن، عباس بن سهل بن سعد الساعدي، حضرت سعيد بن زيد بن عمرو بن تفيل رضي الله تعالىٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه و آله وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا که جو مخص ایک بالشت بھر کسی کی زمین ظلماً دبالے گا تو اللہ رب العزت قیامت کے روز (سزا دینے کے لئے) اسے سات زمینوں کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔ (فائدہ) امام نووی نے علاء کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ زمین کے سات طبقات ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ''و من الارض مثلهن'' کے مطابق ہے،اب مماثلت کی تاویل کرنااوراس سے سات اقالیم مراد لینایہ سب تاویلات باطل ہیں۔

اسالا۔ حرملہ بن یجی ، عبداللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نقیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ اروی بنت اولیں گھری زمین میں لڑی ، انہوں نے کہا کہ جانے دواور اسے دے دو، کیونکہ میں نے رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمارہ عظے کہ جو آدمی بالشت مجر بھی زمین کسی کی ناحق دبائے گا تواللہ تعالی قیامت بالشت مجر بھی زمین کسی کی ناحق دبائے گا تواللہ تعالی قیامت حصوفی ہے تواس کی بینائے گا، اے اللہ!اگریہ میں بنادے ، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر اروی میں بنادے ، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر اروی کو دیکھا کہ وہ اندھی ہوگئی تھی اور دیواروں کو شؤلتی پھرتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید کی بد دعالگ گئی، چنانچہ ایک روز وہ این گھرمیں جارہی تھی کہ گھر کے کنویں پرسے گزری اور اس میں گرگئی اور وہ اس کی قبر ہوگئی۔

٦٣١ – حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثِنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفْيْلٍ أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ نَفْيْلٍ أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى لَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ اللَّهُ عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ اللَّهُ عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْقَيَامَةِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ وَاجْعَلْ فَبُرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ لَلْتَمِسُ الْحُدُر تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِنْ فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِنْ فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِنْ فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بَنْ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِي قَالَ فَرَاتُهُ عَلَى اللَّارِ فَوَقَعَتْ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا *

(فا کدہ) معاذ اللہ ایذار سانی کا یہی نتیجہ ہے ،اس حدیث ہے دریدہ دن حضرات کو عبرت حاصل کرنا چاہئے ،جو علماء دین اور متبعان سنت کی تکفیر کرتے ،اورانہیں ایذاءو تکالیف پہنچانے کے دریپے رہتے ہیں ، نیزیہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں۔

الالا ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپ والد رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اروئی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے، چنانچہ ان سے مروان بن حکم کے سامنے جھڑا کیا، حضرت سعید ہو لیا ہوں جب کہ میں مسامل کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے یہ فرمان من چکا ہوں، مروان نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے نے فرمان کہ میں نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے کیا من چکا ہوں انہوں نے فرمان کہ میں نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے کیا من چکا ہوں انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا کہ میں نے دریافت کیا تہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے کیا من چکا ہوں انہوں نے فرمایا کہ میں نے درسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وبارک و سلم سے کیا میں جا

٦٦٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَيهِ أَنَّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْوَى بنتَ أُويْسِ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بَنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُدُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَرَسُ ظُلُمًا طُوقَةُ إِلَى سَبْعِ اللَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَرْضَ ظُلُمًا طُوقَةُ إِلَى سَبْعِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَى سَبْعِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَى سَبْعَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ *

١٦٣٣ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ زَكُريَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ٱلنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْع أَرْضِينَ *

١٦٣٤ - و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقَهِ إِلَّا طُوَّقَهُ اللَّهُ إلى سَبْع أرضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةً حَدَّثَهُ وَكُانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضِ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةً فَذَكَرَ ذَلِكَ

ساہے آی فرمارہے تھے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً د بالے گا،اللہ تعالیٰ قیامت کے روزاسے سات زمینوں کاطوق یہنائے گا، مروان بولا بس اس کے بعد میں آپ ہے گواہ نہیں مانگتا، حضرت سعید نے فرمایا،الہ العالمین اگریہ حجموئی ہے تو تو اس کی آئکھوں کو اندھا کر دے،اور اسی کی زمین میں اے مار دے، راوی کہتے ہیں کہ اروی اندھی ہونے سے پہلے نہیں مری،اورایک روزوہاینی زمین میں چل رہی تھی کہ گڑھے میں گر گئی اور و ہیں مر گئی۔

٣ ١٦٣ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، يحيلٰ بن زكريابن ابي زا كد، هشام، بواسطہ اینے والد حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی الله علیه وسلم سے سنا فرمار ہے تھے جو سخص ظلماً ایک بالشت ز مین نمسی کی دیا لے گا،اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کاطوق یہنائے گا۔

۴ ۱۶۳ ز هير بن حرب ، جرير ، سهيل ، بواسطه اينے والد ، حضر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص بالشت بھر زمین میں ناحق لیتاہے تواللہ تعالی قیامت کے روزاس کوسات زمینوں(۱) کاطوق (گلے میں) پہنائے گا۔ ۱۲۳۵ احمد بن ابراجیم دورقی، عبدالصمد بن عبدالوارث، حرب بن شداد، یجیٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، حضرت ابو سلمه ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تقل کرتے ہیں کہ ان کے در میان اور ان کی قوم کے در میان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے بیہ تمام قصہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا

(۱)سات زمینوں کے طوق سے کیامراد ہے؟اس بارے میں شراح حدیث کے اقوال مختلف ہیں:(۱) جنتنی زمین اس نے غصب کی ہوا تنا مکڑا سا توں زمین سے میدان حشر کی طرف منتقل کرنے کااہے مکلّف بنایا جائے گا، (۲) غصب شدہ سا توں زمین سے حصہ کو منتقل کرنے کا حکم ہو گا پھر وہی اس کے گلے میں طوق بنادیا جائے گا، (۳) اے ساتویں زمین تک دھنسادیا جائے گا تواس دھنسانے کو طوق سے تعبیر فرمادیا ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَّمَ قِالَ مَنْ ظَلَّمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ * قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ *

١٦٣٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالِ أَخْبَرَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثُهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثُهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثُهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

(٢١٤) بَابِ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا

فِيهِ *

١٦٣٧ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْمُخْتَارِ الْمُخْتَارِ الْمُخْتَارِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْمَخْتَارِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعَ *

اے ابوسلمہ زمین سے بیج ہی رہو،اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو محض ایک بالشت بھر زمین کے لئے ظلم کرے تو اللہ تعالی قیامت کے روز اسے سات زمینوں کاطوق بہنائے گا۔

۱۲۳۲۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یجی، محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالی عنه نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنه نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها کے پاس گئے اور پہلے کی طرح روایت کا

باب (۲۱۴) جب راسته کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنار استه رکھنا چاہئے۔

۱۳۳۷ میرالعزیز بن محددی، عبدالعزیز بن مختار، خالد حذاء، یوسف بن عبدالله بواسطه این والد، حضرت ابو بر رومن الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بمیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم راستہ میں اختلاف کرو تواس کا چوڑان سات ہاتھ رکھ لو۔

(فا ئدہ)اور اگر باہمی کوئی اختلاف نہ ہو تو جتناجی چاہے، چوڑان رکھ لیں۔واللہ اعلم۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةً بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

۱۹۳۸۔ یجیٰ بن کیجیٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیبینہ، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایاہے کہ مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کا فر

مسلمان کاوارث بن سکتاہے۔

الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ * (فائدہ)امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کایمی مسلک ہے۔ (مترجم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ

١٦٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ فَهُوَ لِأُوْلَى رَجُل ذَكُر *

۱۷۳۹ عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، وہیب، ابن طاوُس بواسطه اینے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس محض کاہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(فا کدہ) جھے والے وہ لوگ ہیں جن کے جھے اللہ تعالیٰ نے متعین فرماد یئے ، جبیہا کہ اولاد ،اور والدین وغیر ہ،اباگران میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر عصبہ کو ملے گا،اوراس میں بھی عصبہ اقرب کی موجود گی میں میں ابعد وارث نہیں ہو گا،واللہ اعلم۔

> ١٦٤٠ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسُطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُلْحِقُوا الْفُرَائِضَ بأَهْلِهَا فَمَا تُرَكَّتِ

الْفُرَائِضُ فَلِأُولَى رَجُلِ ذَكْرٍ * ١٦٤١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُّ بْنُ ۚ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِع وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفَظَ لِابْنِ رَافِع قَالَ

إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْرَّزَّاق أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تُرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأُوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ *

١٦٤٢ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بُنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحٍ بْنِ الْقَاسِمِ ١٦٤٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْن بُكَيْر

• ١٦٣٠ اميه بن بسطام عيشي، يزيد بن زريع، روح بن قاسم، عبدالله بن طاؤس بواسطه اینے والد، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ

ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا كه حصه والوں كو ان کے حصے دے دو، پھر جو حصے والے چھوڑیں وہ اس شخص کا ہے جومیت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۱۶۴۱_اسطق بن ابراہیم ، محمد بن رافع ، عبد بن حمید ، عبد الرزاق

معمر، ابن طاؤس، بواسطه اینے والد حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا كه اصحاب فرائض

میں الله رب العزت کی کتاب کے موافق مال تقسیم کردو، پھر اصحاب فرائض سے جو نے جائے وہ نزدیک والے آدمی کا حصہ

- ١٦٣٢ محمد بن العلاء، زيد بن حباب، يحيى بن ايوب، ابن طاؤس سے اس سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

١٦٨٣ عرو بن محمد بن بكيرناقد، سفيان بن عيينه، محمد بن

منکدر، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضی اللّٰد تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں بیار ہوا تو جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم اور حضرت ابو بكر صديقٌ دونوں پيدل چل كر ميرى عيادت كے لئے تشريف لائے تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے و ضو کیا، اور و ضو کایانی میرے اوپر ڈالا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا یار سول الله صلی الله علیه وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں، آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ ميراتُ كَي آيت نازل ممونَى "يَسْتَفْتُونَكَ قُل اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

١٦٤٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْن مَيْمُون حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْج قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِر عَنْ جَابِر بْن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْر فِي بَنِي سَلِمَةً يَمْشِيَان فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ فَدَعًا بِمَاء فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَىَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ ﴿ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ) *

ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے وضو کیااور اپنے وضو کاپائی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۶۴۳ محد بن حاتم بن میمون، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن منکدر، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضی اللّٰد تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں پیدل میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں بیار تھا، اور مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ آپ نے وضو کیا اور وضو کا یانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اینے مال کا کیا کروں تو آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہو ئی۔ ۱۶۳۵ عبیدالله بن عمر قوار ری، عبدالرحمٰن بن مهدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللّه رضی اللّه تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں پیادہ یا میری عیادت کے لئے تشریف لائے، اور میں بیار تھا تو مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ

النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْن الْمُنْكَدِر سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْر يَعُودَانِي مَاشِيَيْن فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتُوَضَّأُ ثُمَّ صَبَّ عَلَىَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُل اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَاريريُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن يَعْنِي ابْنَ مَهْدِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِر قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَريضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْر مَاشِيَيْن فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رِّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذًا رَسُولُ اللَّهِ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

- ١٦٤٦ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا بَهْزُ وَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوضَاً فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَرْنِي كَلَالَةً فَعَقَلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ فَقَلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي اللّهَ يُقْتِيكُمْ فِي اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي اللّهُ يُقْتِيكُمْ فِي اللّهُ يُعْتِيكُمْ فِي اللّهُ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي اللّهُ اللّهُ يُعْتِيكُمْ فِي اللّهُ اللّهُ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي اللّهُ ا

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بَنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنْ الْمُثَنَّى حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنْزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَاليَةِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلِيسَ فِي رَوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِر *

أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ * 175٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا هِمَامٌ حَدَّثَنَا وَمُعَدَانَ بْنِ قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةً أَنَّ عُمَرَ بْنِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا کہ یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال میں کیا کروں، حضرت جابر اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال میں کیا کروں، حضرت جابر این کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

۱۹۲۲۔ محمد بن عاتم، کھز، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیار تھا، ہے ہوش تھا، آپ نے وضو کیا، لوگوں نے آپ کے وضو کاپانی مجھ پر ڈالا، تو مجھے افاقہ ہوگیا، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراتر کہ تو کلالہ کا ہوگا، اس وقت آیت میراث نازل ہوئی، شعبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن مکندر سے دریافت کیا بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن مکندر سے دریافت کیا گیانہ فی نازل ہوئی، شعبہ راوی کہا، بین نازل ہوئی۔ گیا الله کا ہوگا الله کا ہوئی ہے۔

۱۹۳۷۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن همیل، ابو عامر عقدی (دوسری سند) مجر بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، وہب بن جریر کی روایت میں "آیت فرائض" اور نضر اور عقدی کی روایت میں "آیت فرض" کے الفاظ ہیں اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور ان میں سعبہ کا قول جو محمد بن منکدر سے میں سعبہ کا قول جو محمد بن منکدر سے ہوا، وہ نہ کورہ نہیں ہے۔

۱۶۴۸۔ محمد بن ابی بکر مقد می ، محمد بن مثنیٰ ، کیجیٰ بن سعید ، ہشام ، قادہ ، سالم بن ابی الجعد ، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه نے جمعہ کے دن خطبہ (۱) دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه کاذکر فرمایا ، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد اتنا مشکل مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جیسا کہ کلالہ کا،

(۱) یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه کی حیات مبار که کا آخری جمعہ تھااس کے بعد بدھ والے دن آپ پر حملہ کر دیا گیا۔

وَذَكَرَ أَبَا بَكْرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهُمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْء مَا رَاجَعْتُهُ فِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْء مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَعْلَظَ لِي فِي شَيْء مَا أَعْلَظَ لِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَعْلَظَ لِي فِي شَيْء مَا أَعْلَظَ لِي فِي اللَّكَلَالَةِ وَمَا أَعْلَظَ لِي فِي شَيْء مَا أَعْلَظَ لِي فِي فَي صَدُري وَقَالَ يَا فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدَّرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِر سُورَةِ النِّسَاء وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيّةٍ سُورَةِ النِّسَاء وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاقُوا لِي الْعَرْقُولِ الْقَرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاقُولُ الْقُولُ الْعَلَاقُولُ الْقَرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاقُولُ اللَّلَا لَا لَعْرَقُولُ الْعَرْقُولِ الْعَلَى الْعَرْقِيقِ لَا لَعْقُولُ الْعَلَاقُولُولُوا الْقُولُ الْعَلَيْقِي الْعَلَيْقِ الْعَلَى الْعَلَيْكُولُ اللَّهُ الْعَلَيْقُ الْعُلَاقُ الْعَلَاقُ الْعَلَيْقُولُ الْعَلَاقُ الْعَلَى الْعَلَقُولُ الْعَلَيْقُ الْعَلَيْقُ الْعَلَيْقُ الْعَلَى الْعَلَيْكُولُ الْعَلَيْكُولُولُ اللَّهُ الْعَلَيْلُ الْعُرْقُ الْعُلَا لَقُولُ اللَّهُ الْعُلَالَةُ لَا لَعُلَالَهُ اللَّهُ الْعُلَالَةُ لَا لَاللَّهُ اللَّهُ الْعُلَالَةُ لَا لَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلَالَةُ الْعُلَالَةُ لَا لَا لَالْعُلُولُ اللَّهُ اللَّلَالَةُ لَا لَا لَالْعُولُ الْعُلَالَةُ الْعُلْعُلُولُ اللَّه

اور میں نے کلالہ کے مسئلہ کے علاوہ اور کوئی مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنادریافت نہیں کیا، اور آپ نے بھی مسئلہ میں بات میں اتن سخق نہیں کی ہے جیسا کہ کلالہ کے مسئلہ میں کی ہے، یہاں تک کہ اپنی انگشت مبارک میرے سینے مسئلہ میں کی ہے، یہاں تک کہ اپنی انگشت مبارک میرے سینے میں کو نجی اور ارشاد فرمایا، اے عمر مجھے آیت صیف جو کہ سورہ نساء کے آخر میں ہے، کافی نہیں ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ نساء کے آخر میں ہے، کافی نہیں ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں رکت ایسا تھم بیان کروں گاجس کے موافق ہر ایک شخص فیصلہ کرلے،خواہ قر آن کریم پڑھتا ہو، یانہ پڑھتا ہو۔

(فائدہ)جمہور علمائے کرام کے نزدیک کلالہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے نہ اولاد ہواور نہ باپ ہو۔

- ١٦٤٩ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةً وَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ عَرُوبَةً وَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بَنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعِ عَنْ شَبَابَةً بْنِ سَوَّارِ عَنْ شُعْبَةً كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * شُعْبَةً كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * شُعْبَةً كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * مَعْنَ الْبَرَاءِ وَكِيعٌ مَنْ الْفَرْآنِ (يَسْتَفْتُونَا وَكِيعٌ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ قَالُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكُلَالَةِ ﴾ *
ا ١٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ
قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنُ
قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنُ
أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ ٱلْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبِ
يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وِآخِرُ سُورَةٍ
يُقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وِآخِرُ سُورَةٍ
أُنْزِلَتْ بَرَاءَةً *

الرِس براءه ١٦٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ

9 ۱۲۳- ابو بکر بن ابی شیبه، اساعیل بن علیه، سعید بن ابی عروبه، (دوسری سند) زمیر بن حرب، اسحاق بن ابرامیم، ابن رافع، شابه بن سوار، شعبه، حضرت قاده رضی الله تعالی عنه سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۵۰ علی بن خشرم، و کیچ، ابن ابی خالد، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو قرآن شریف کی نازل ہوئی وہ یہ ہے" یستفتونك قل الله یفتیکم فی الكلالة"الخیا ۱۲۵۰ محمد بن مخی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ كلاله کی آیت ہے اور آخری سورة جو نازل ہوئی وہ سورت براة آیت ہے اور آخری سورة جو نازل ہوئی وہ سورت براة ہے (جس كادوسر انام توبہ ہے)

1701۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ آخری سور ہجو پوری نازل ہوئی وہ سورت توبہ ہے، اور سب سے آخری آیت جو

آيةُ الْكَلَالَةِ *

١٦٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقِ عَنْ أَبِي إسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قُالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً *

١٦٥٤ –َ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ يَسُنَّفُتُونَكَ * ١٦٥٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ حِ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةً بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظَ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةً بْن عَبْدِ الرَّحْمَن عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً ۚ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تُرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاء فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوفِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

نازل ہو ئی وہ آیت کلالہ ہے۔

الالاله الوكريب، يجلى بن آدم، عمار بن رزيق، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضى الله تعالى عنه سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "تامته" كے بجائے "كاملة" كا لفظ ہے۔

٢٥٨١ عرفناقد، ابواحمد زبيري، مالك بن مغول، ابوالسفر ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت "یستفتونک" نازل ہوئی ہے۔ ۱۷۵۵ ز هیر بن حرب، ابو صفوان اموی، پونس ایلی (دوسری سند) حرمله بن میجیٰ، عبدالله بن و بب، پونس، ابن شهاب، ابوسلمه بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كي خدمت ميس سي آدمي كاجنازه لاياجا تاجس يركه قرضہ بھی ہو تا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیااس نے اتنامال چھوڑا ہے کہ جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے، اگر آپ سے بیان کیاجا تاکہ قرضہ کی ادا لیکی کے بقدر مال چھوڑاہے تواس پر ا نماز پڑھتے، ورنہ فرماتے کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، پھر جب الله تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ کشاد کی عطا فرمائی تو فرمایا کہ میں مومنوں کاان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں،اگر اب کوئی قرضہ چھوڑ کرانقال کر جائے تواس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے، اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وار ثوں کا ہے۔

(فائدہ) آپؑ نمازاس لئے نہیں پڑھتے تھے تاکہ جو حضرات ہیں،انہیںاس چیز کااحساس ہواور وہ قرضہ کیادائیگی میں حتیالوسع کو شش کرے کہدیوں میں نوزی نوز کے میں میں میں میں میں ایک کا جاتا ہے۔

۱۹۵۷۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعب،لیث (دوسری سند)زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم،ابن اخی،ابن شہاب (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ (فَاكُده) آپ مُمَازَاس كُ مَهِي پُرْ صَحَ مَصَ تَاكَه جُو حَصْرات بَير کرين، که کهيس آپ کی نمازکی فضيلت سے محرومی نه ہوجائے۔ ۱۹۵۱ – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بَنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ * ١٦٥٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنِ إِلَّا أَنَا أُوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تُرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ *

١٦٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ *

(فاكده) الله رب العزت ارشاد فرماتا ب، النبي اولي بالمومنين من انفسهم و ازواجه امهاتهم الآية-١٦٥٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلَّا فَإِلَيْنَا *

. ١٦٦٠ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حِ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بَنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن يَعْنِي ابْنَ مَهْدِي فَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرِ وَمَنْ تَرَكَ كَلَّا وَلِيتُهُ *

١٦٥٧ ـ محمد بن رافع، شابه ،ور قاء، ابولزناد ، اعرج، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قشم جس کے قبضہ قدرت میں محمر کی جان ہے، زمین پر کوئی مومن بھی ایسا نہیں کہ جس سے میں سب سے زیادہ قریب نہ ہوں، لہذاجو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بیجے جھوڑ جائے تو میں اس کا لفیل ہوں،اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارث کاہے ،جو بھی ہوا۔

١٦٥٨ محمر بن رافع، عبدالرزاق، معمر، هام بن منبه ان چند ر وایات میں سے تقل کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابو ہریرہ ر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہے تقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مومنوں کاان ہے زیادہ قریب ہوں،اللّٰہ رب العزت کی كتاب كے بموجب اس لئے جو كوئى تم سے قرضہ يابال بي حجور ا جائے تو مجھے بلاؤ، میں ان کاذ مہ دار ہوں،اور جو کو ئی تم میں سے مال حچھوڑ جائے تووہ اس کاوارث نے لیے ،جو مجھی ہو۔

١٦٥٩ عبيد الله بن معاذ عنري، بواسطه اينے والد شعبه ، عدي ، ابوحازم، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو مال جھوڑ جائے وہ اس کے وار ثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے وہ ہماری طرف ہے۔ ۱۶۲۰ ابو بکر بن نافع عبدی، غندر (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے کیکن غندر کی حدیث میں "و من ترك كلا ولتيه" كالفاظ بين، ممر ترجمه ايك بى ہے۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْهِبَاتِ

(٢١٥) بَابِ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ *

قَعْنَبِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنسِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسِ عَتِيقِ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَسَلّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِهِ صَدَقَتِهِ عَلَيْهِ عَيْهِ عَيْهِ فَي عَيْهِ عَنْ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْهِ *

باب(۲۱۵)جو چیز صدقہ میں دیدے پھراسی چیز کو خریدنے کی کراہت۔

ا۱۲۱ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک بن انس، حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑ االلہ تعالیٰ کے راستہ میں دیااور جسے دیا تھا اس نے اسے تباہ کر دیا، میں نے اسمجھا، اب یہ کم قیمت میں اسے فروخت کرڈالے گامیں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو، اور اپنے صدقہ میں رجوع نے کرو، اس لئے کہ صدفہ میں رجوع کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جوتے کرکے پھراسے جا ثنا ہے۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیبی ہے، تحریمی نہیں ،اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

1777 - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكُهُ لِذَهُ مَهَ *

بِدِرْهَمٍ * اللهِ صَلَّى أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْقَاسِمِ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْخٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْخٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسُّلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسُّلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمْرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسُلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمْرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسُلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمْرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسُلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمْرَ أَنَّهُ صَلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمْرَ أَنَّهُ وَعَلَى عَنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ اللهِ فَوَجَدَهُ عَنْدَ مَا يَشْتَرِيَهُ وَقَدْ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَذَكِرَ وَقَدْ أَضَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَذَكُرَ فَأَلَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

ذَٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطِيتَهُ بِدِرْهُم

۱۹۶۲ - زہیر بن حرب، عبدالر حمٰن بن مہدی، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ ہے ای سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی میں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کونہ خریدو، اگرچہ وہ خمہیں ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے۔

سالاا۔ امید بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑادیا، پھراس گھوڑے کواس کے مالک کے پاس دیکھا کہ اس نے اسے نباہ کر دیا تھا، اور اس شخص کے پاس مال کم تھا، تو حضرت عمر نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس

فَإِنَّ مَثَلَ الْعَاثِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

کا تذکرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، مت خریدو، اگرچہ وہ تم کو ایک ہی در ہم میں دے، کیونکہ صدقہ میں لوٹے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جوتے کر کے پھراسے جاشا ہے۔

(فائدہ)علامہ طبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اسباب سے آراستہ گھوڑااللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا تھا، چنانچہ اس شخص نے ان اسباب کو صائع کر دیا، رہی اس قسم کی بیج کی کراہت تو وہ اس بناء پر ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز صدقہ میں دی جاتی ہے اور پھر دینے والا ہی اس سے خرید تا ہے تو یہ شخص دینے والے کے سابقہ احسانات کے پیش نظر قیمت میں کمی کر تا ہے، لہذا اب جو قیمت میں کمی ہوئی تو پھر یہ اس مثال کی مصداق ہوگئی جو حضور "نے بیان فرمائی، متر جم کہتا ہے کہ اگر سے چیز بھی نہ پائی جائے گر سورۃ تو اس کا تحقق ہو رہا ہے، اس لئے صدقہ کرنے والے کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید فرمادی ہے، (مر قاۃ شرح مشکوۃ جلد ص ۹۱)

١٦٦٤ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُ وَأَكْثَرُ *

١٦٦٥ - حَدُّثَنَا يَخْيَى بْنُ يَخْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَلَى مَالِكِ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ *

رَ مَرْ اللّهُ عَنِ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ * عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ * اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ * وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ * وَاللّهُ لَكُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بَمِثْلِ عَبْدُ الرّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَنِ اللّهِ عُمْ وَعَبْدُ الرّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَمْرَ وَعَبْدُ الرّزَاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرّزَاقِ عَنِ الرّهُ مُمَرً عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ ثُمَّ رَآهَا عَمْرَ أَلَّا اللّهُ أَمْ رَآهَا عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَنْ مَرَاهُ مَا اللّهُ أَنْ اللّهُ الْمُرْقِ عَنِ الرّهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَنْ مَلَا عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَنْ مَلْ الْهُ أَنْ اللّهُ أَنْ اللّهُ الْمُ اللّهِ أَنْ اللّهِ اللّهِ اللّهُ أَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

۱۹۶۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر مالک اور روح کی روایت اس سے زیادہ کامل اور بوی ہے۔

۱۹۲۵ یکی بن یکی ، مالک ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی الله تعالی عنه نے الله تعالی کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے فرو خت ہو تاپیا چنانچہ انہوں نے اس کو خرید نے کاار ادہ کیا اور رسول الله صلی الله علیہ دسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اسے مت خرید، اور نہ اپ صدقے کولوٹا۔ کیا، آپ نے فرمایا، اسے مت خرید، اور نہ اپ صد قے کولوٹا۔ اور محمد بن مثنی ، یکی قطان ، (تیسری سند) ابن نمیر ، بواسطہ اپ اور محمد بن مثنی ، یکی قطان ، (تیسری سند) ابن نمیر ، بواسطہ اپ والد (چو تھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ، ابواسامہ ، عبید الله ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ، رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۹۶۷۔ ابن ابی عمر اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما نے ایک گھوڑ الله تعالی عنهما نے ایک گھوڑ الله تعالی کے راستہ میں دیا پھر اسے فروخت ہو تا

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ * وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ * وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ * (٢١٦) بَاب تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَة *

١٦٦٨ - حَدَّنَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمُرَاهِيمَ قَالًا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّنَنَا الْأُوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَر مُحَمَّدِ بُونُسَ حَدَّنَنَا الْأُوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَر مُحَمَّدِ بُنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي النَّهِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجَعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَرْجُعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعْوِدُ فِي قَيْهِ فَيَأْكُلُهُ *

١٦٦٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بَعَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

آب آب وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرُو أَنَّ أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرُو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنُ فَاطِمَةَ بنتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ * وَعَدَّ بَنِ عَمْرُ وَ وَهُو ابْنُ الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ أَنْهُ وَاللَّهِ عَمْرٌ وَ وَهُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ أَنْهُ وَاللَّهِ عَمْرٌ وَ وَهُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ أَنْهُ اللَّهِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبْنَ الْمُسَيِّةِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثُلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ لُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْمَا مَثُلُ الذِي يَتَصَدَّقُ وَلَا إِنْمَا مَثُلُ الذِي يَتَصَدَّقُ أَنِهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْمَا مَثُلُ الْذِي يَتَصَدَّقُ أَنْهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُسْتَالِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْمَا مَثُلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتُصَدَّقُ الْمُسَالِهُ الْمُنْ الْمُولُ الْمَعْلُ الْمُؤْلُ الْمَا مَثُلُ الْمَا الْمُ الْمُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمَالِمُ الْمُؤْلُ الْمَا مَثُلُ الْمُؤْلُ الْمَا مِنْ الْمُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمُؤْلُ الْمَالِمُ الْمَا مَا مُلُولُ الْمَا مَا مُنْ الْمُلُولُ الْمَعْلُ الْمُ الْمُؤْلُ الْمَا مَا مُعْلُ الْمَا مُلُولُ الْمَا مُعْلُ الْمُعْلُ الْمَالَمُ الْمَا الْمُؤْلُ الْمَالَالَهُ الْمُلُولُ الْمَالُ الْمُعْلُ الْمَا الْمُلُولُ الْمَا مُعْلُولُ الْمَالِمُ الْمُ

ہواپایا تواسے خریدنے کاارادہ کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا،اے عمرٌ اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر۔

باب (۲۱۲) صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت کا بیان۔

۱۹۲۸۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزائ، ابو جعفر محمد بن علی، ابن مسیّب، حضرت ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس مخص کی مثال جو صدقہ دے کروایس لیتا ہے، کتے کی طرح ہے کہ قے کرکے پھراسے کھانے کے لئے جاتا ہے۔

1779۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابن مبارک، اوزاع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن علی بن حسین سے سنااور اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کیا۔

۱۱۷۰ جاج بن شاعر، عبدالصمد، حرب، یجی بن ابی کثیر، عبدالرحمٰن بن عمروسے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے۔

ا کا ۱- ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، سعید بن مسیتب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا، بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہ سے کہ اس مخص کی مثال جو کہ صدقہ دے کر پھر اپنے صدقہ کوواپس لینا جا ہے کے

بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ *

١٦٧٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِي قَيْئِهِ * قَالَ الْعَائِدُ فِي قَيْئِهِ *

١٦٧٣ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا ابْنَ عَدِيً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * أَبِي عَدِيً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * أَبِي عَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهُيْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهُيْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ طَاوُسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكُلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ *

(٢١٧) بَابِ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأُوْلَادِ فِي الْهِبَةِ *

آبِ آبِ آبِ عَنْ اللهِ عَنْ حُمَيْدِ اللهِ عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَالًه أَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَالُه أَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل وَلَدِكَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل وَلَدِكَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل وَلَدِكَ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَكُل وَلَدِكَ

کے طریقے پر ہے جو کہ قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو کھاتا ہے(ا)۔

۱۱۷۲ محمد بن مثنی و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، قاده، سعید بن مستب، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں ، اور وہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اپنے ہبه (بخشش) میں رجوع کرنے والا تے میں رجوع کرنے والے کی طرح ہے۔ ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔ ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۱۷۳ استاق بن ابر اہیم، مخزومی، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، ہبہ کولوٹا نے والا کتے کی طرح ہے، جو قے کرتا ہے، اور پھر اپنی قے کو کھانے کے لئے جاتا ہے۔

باب (۲۱۷) بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت!

1720 یکی بن یکی ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر عبان کرتے ہیں کہ ان کے والدرضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپ اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ میں دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایباا یک ایک غلام دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں کے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں کے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱)اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے دوبارہ واپس لینابہت ہی فتیج کام ہے۔ دیانت اور مروت کا تقاضا یہی ہے کہ دوبارہ واپس نہ لیا جائے۔ ار شاد فرمایا، تواس نے بھی واپس لے لو_

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ * (فا ئدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد میں کوئی چیز کمی زیادتی کے ساتھ دینا مکروہ ہے، حرام نہیں ہے،امام ابو حنیفة ،امام مالک ،امام شافعی ً کایہی مسلک ہے۔

> ١٦٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بَنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بُّنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النَّعْمَانِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ *

١٦٧٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً حِ و حَدَّثُنَا تُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْح عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حِ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أُمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلُّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةً أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةً اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النِّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنَّعْمَانِ *

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةً عَنْ أَبيهِ قَالَ حَدَّثُنَا النَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صُلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْغَلَّامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتُهُ كُمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ *

١٦٧١ ييل بن يحيل ، ابراجيم بن سعد ، ابن شهاب، حميد بن عبدالر حمٰن، محمد بن نعمان، حضرت نعمان بن بشير رضي الله تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی الله علیہ وآلہ و سلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑ کے کوایک غلام دیاہے، آپ نے ارشاد فرمایا کیاتم نے اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہاکہ نہیں، فرمایا تواس سے بھی واپس لے لو۔

٢٧٧١ ـ ابو بكر بن ابي شيبه، اسحاق بن ابراهيم اور ابن ابي عمر، ابن عیبینه، (دوسری سند) قتیبه اور ابن رمح،لیث بن سعد ، (تیسری سند) حرمله بن میخیٰ، ابن وہب یونس (چو تھی سند) اسحاق بن ابراہیم او عبد بن حمید ، عبد الرزاق ، معمر ، زہری ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یونس اور معمر کی روایت میں "بنیک"کالفظ ہے،اورلیث اور ابن عیبینہ کی روایت میں "ولدک" ہے، باقی لیث کی جو روایت محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالر حمٰن کے واسطہ سے ہے اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بشیر ٌ نعمان کولے کر حاضر خدمت ہوئے۔

١٦٤٨ قتيمه بن سعيد، جرير، مشام بن عروه، بواسطه ايخ والد، حضرت نعمان بن بشير رضي الله تعالى عنه بيان كرتے ہيں کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، یہ کیساغلام ہے؟ انہوں نے کہا میرے والدنے مجھے دیاہے ، آپ نے ان کے والد سے فرمایا کیا تونے اس کے سب بھائیوں کواس جیساغلام دیاہے ؟انہوں نے کہا نہیں ، فرمایا ، تواسے واپس لے لو۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ حُ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بَنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حَصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقً عَلَيْ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقً عَلَيْ وَسَدَّقً عَلَيْ وَسَلَّمَ فَالْطَلَقَ أَبِي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةً لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ وَسَدَّةً بَنْ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِي وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَي وَسَلَّمَ أَنْعَلَقَ أَبِي فَرَدَ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِولَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اللَّهُ وَاعْدُلُوا فِي أُولُادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدً وَلَا اللَّهُ وَاعْدُلُوا فِي أُولُادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدً لَي اللَّهِ اللَّهُ وَاعْدُلُوا فِي أُولُادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدً لَلْكُ الصَّدَقَة *

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَن النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ نُمَيْر وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ النَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرِ أَنَّ أُمَّهُ بنْتَ رَوَاحَةً سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتُوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أُمَّ هَذَا بنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ

1921- ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، حصین، ضعبی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) کی بن کی ، ابوالاحوص، حصین، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے بیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے ابنا کچھ مال بہہ کیا، میری والدہ عمرہ بنت کرواحہ بولیں کہ میں اس پر جب خوش ہوں گی کہ تم اس پر رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم کو گواہ کر دو، چنانچہ میرے والد مجھے رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لے کر چلے تاکہ میرے بہہ پر آپ کو گواہ کر دی تورسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لے کر چلے تاکہ میرے بہہ پر آپ کو گواہ کر دی تورسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم حضور نے فرمایا کیا تہیں، حضور نے فرمایا، الله تعالی سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے در میان انساف کرو، چنانچہ میرے والد لوٹ آئے اور اپنی اولاد کے در میان انساف کرو، چنانچہ میرے والد لوٹ آئے اور اپنی اولاد کے در میان

۱۹۸۰ - ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسهر، ابوحیان، ضعمی، نعمان بن بشیر (دوسری سند) محمد بن عبدالله بن نمیر، محمد بن بشر ابوحیان تیمی، شعمی، حضرت نعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنه ابوحیان تیمی، شعمی، حضرت نعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنه رواحه نے بان کے والد بے ورخواست کی که وہ اپنی مال میں سے ان کے لاکے (یعنی نعمان) کو کچھ ببه کردیں۔ مگر ان کے والد نے اس چیز کو ایک سال تک ٹالے رکھا، پھر ان کی مرضی والد نے اس چیز کو ایک سال تک ٹالے رکھا، پھر ان کی مرضی ہوئی تو ان کی والدہ بولیس، میں راضی نه ہوں گی، تاو قتیکہ تم اس ببه پر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کو گواہ نه کرو، میرے والد نے میر اہا تھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا بی تھا اور وہ مجھے لے کر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول الله علیه و آله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول الله علیه و آله وسلم کی خدمت میں اس کی ماں بنت رواحه چا ہتی ہے کہ آپ اس ببه پرجو کہ میں نے اس کی ماں بنت رواحه چا ہتی ہے کہ آپ اس ببه پرجو کہ میں علیہ و آله وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور عرض کیا، اس کی مان بنت رواحه جا بھی ہو گواہ ہو جا کیں، رسول الله صلی الله علیہ و آله وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور عرض کیا کیا تھی ہو آله وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور عرف کو میں علیہ و آله وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور

مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ *

١٦٨١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَثْلَ اللَّهُ عَلَى جَوْرٍ *

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّغُمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ۚ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تَشْهِدُنِي عَلَى جَوْرٍ * ١٦٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْن عُلَيَّةً وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَن النعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النَّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النَّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا *

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

بھی لڑکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا،
کیا تو نے سب کو اتنائی ہبہ دیا ہے جبیبا کہ اسے دیا ہے؟ کہا نہیں،
تو فرمایا، پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنآلہ
۱۹۸۱ ۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اساعیل، شعمی، حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ اور بھی
تیرے لڑکے ہیں؟ بشیر نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو
سب لڑکوں کو تو نے اتنائی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں،
آپ نے فرمایا، تو پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنآ۔
آپ نے فرمایا، تو پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنآ۔

١٦٨٢ ـ اسحاق بن ابراہيم ، جرير ، عاصم الاحول طعمى ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے والد سے ار شاد فر مایا کہ مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔ ۱۶۸۳ محمد بن متنیٰ، عبدالوہاب اور عبدالاعلیٰ (دوسری سند) اسحاق بن ابراهیم او ر یعقوب دور قی، ابن علیه، اساعیل بن ا براہیم، داؤد بن ابی ہند، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میرے والدمجهے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے اور عرض کیا کہ یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ گواہ رہئے کہ میں نے نعمان کواتنی اتنی چیز اپنے مال میں ہے ہبہ کی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تونے اپنے سب بیٹوں کو اتناہی دیاہے، جتنا کہ نعمان کو دیاہے؟ میرے والدنے عرض کیا، تہیں ، آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ کر لو،اس کے بعد آپ نے فرمایا تو اس بات سے خوش ہے کہ تیرے ساتھ نیکی کرنے میں سب برابر ہوں، میرے والد بولے کیوں نہیں (خوش ہوں) آپ نے فرمایا تو پھر ایسامت کر۔ ۱۶۸۴ - احمد بن عثمان نو قلی، از ہر، ابن عون، شعبی، حضرت

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے

النَّعْمَان بْنِ بَشِيرِ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَ هَذَا قَالَ لَا اللَّهُ عَطَيْتَهُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ لَا قَالَ أَلْمُ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ اللَّهِ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ اللَّهِ مَثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللل

٥٨٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَجُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرِ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فَلَان سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتُ فَلَان سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتُ فَلَان سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتُ أَشْهِد لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْ أَنْحُلَ الْبَنَهَا غُلَامِي وَقَالَتُ فَقَالَ أَنْكُلُهُمْ أَعْطَيْتَ أَشْهُد لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلُهُ إِخُوةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ فَقَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقً *

(۲۱۸) بَابِ الْعُمْرَى *

ربر الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الله عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْنِ عَبْدِ الله أَنَّ رَسُولَ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

والدنے مجھے کچھ ہبہ کیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کو گواہ بنانے کے لئے لے گئے، حضور نے ار شاد فرمایا، کیاتم نے اپنی ساری اولاد کو اتنابی دیاہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا، کیا توان سب کی نیکی کاخواستگار نہیں ہے جبیااس کی نیکی کاخواستگار ہے،انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا، میں اس پر گواہ نہیں بنیآ،ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے یہ محد سے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ نعمان نے مجھ سے بیہ کہا، کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اپنی تمام اولا دمیں برابری کرو(۱)۔ ١٦٨٥ ـ احمد بن عبدالله بن يونس، زہير،ابوز بير، حضرت جابر ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر کی بیوی نے اُن ہے کہا کہ بیہ غلام میرے لڑ کے کو ہبہ کر دے ،اور اس پر آ تخضرت صلی الله علیه وسلم کو گواه بنادے، چنانچه وه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہاہے کہ میں اپناایک غلام اس کے لڑکے کو دے دوں،اور اس کی درخواست ہے کہ ر سول الله صلی الله علیه و آله وسلم کو اس پر گواه کرلوں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ نعمان نے کہاجی ہاں، آپ نے فرمایا تو نے سب کو وہی دیاجو اسے دیا، وہ بولے نہیں، آپ نے فرمایا یہ تو ٹھیک نہیں،اور میں توحق کے علاوہ کسی چیز پر گواہ نہیں بنوں گا۔

باب (۲۱۸) زندگی بھر کے لئے کسی چیز کادے دینا۔ ۱۹۸۷۔ یجیٰ بن بچیٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ، بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱)اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باب کو ہبہ وعطیہ میں اپنی اولاد میں برابری کرنی چاہئے اگر اپنی اولاد میں سے کسی ایک کواس کی حاجت کی بناء پریااس کے عمل یاعلم کی برتری کی وجہ سے زیادہ دیایا والدین کا زیادہ فرمانبر دار ہونے کی وجہ سے زیادہ دیا اور دوسر ول کو نقصان پہنچانا مقصود ہواور بغیر کسی نقصان پہنچانا مقصود ہواور بغیر کسی معقول وجہ کے ایک کوزیادہ دیا جائز نہیں ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلِ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطْعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطْعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى فَعَدَ قَوْلُهُ مَعْمَرَى فَهُيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى فَعَدَ قَوْلُ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهُي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ عَيْمَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَلْلَ فَي أَوْلً حَدِيثِهِ أَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى فَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ قَلْكُ فَاللَهِ فَاللَهُ فِي أَوْلً حَدِيثِهِ أَيْمَا رَجُلٍ أَعْمِرَ عُمْرَى عُمْرَى اللهِ فَهِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ عَلَى اللّهُ فَلَهُ وَلِعَقِبِهِ عَيْمَ اللّهِ فَوْلَهُ عَلَيْهِ اللّهُ فَلِعَقِبِهِ فَلِعَقِبِهِ عَلَيْهِ اللّهُ فَلِعَقِبُهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ فَالِعَقِهِ الْعَقِبِهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایاجو شخص کہ کسی کے لئے اور اس کے وار توں کے لئے عمر کی کرے (یعنی اسے اور اس کے وار توں کوزندگی ہجر کے لئے دے دے دے) تو وہ اس کا ہو جائے گا، اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا، کیونکہ اس نے اس طریقہ پر دیا کہ جس میں میر اٹ جاری ہو گئی۔ ۱۸۸۷ یکی بن یکی، مجمہ بن رمج، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، ابو سلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کے وار ثوں کے لئے عمر کی کرے، تو اس نے اس میں اپنا حق ختم کر دیا، اب وہ چیز جس کے لئے عمر کی گر وایت کی گئی اور اس کے وار ثوں کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کئی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں سے الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ، مگر یکی کی تو وہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے کسی کے لئے ہوگئ۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں، عمر کی کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ گھر کجھے عمر بھریاز ندگی بھر کے لئے دیدیا، جب تومر جائے تو پھر یہ تیرے وار ثوں یا پسماندوں کے لئے ہے، یہ چیز باتفاق صحیح ہے،احادیث صحیحہ اسی پردال ہیں۔اوراسی طرح اگر بیہ نہ کہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے ور ٹاکے لئے بلکہ یوں کہے کہ پھر میرے لئے تو بھی اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ چیز ہمیشہ کے لئے اس کی ہوگی ہبہ کرنے والے کی طرف واپس نہ ہوگی۔

١٦٨٨ - حَدَّنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ الْعَبْدِيُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ الْعَبْرِنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَتِهَا عَنْ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَتِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بَنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بَنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَلًى اللَّهِ عَلْيهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ وَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أَعْطَيْهَا رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أَعْطَيْهَا وَعَيْهَا وَعَيْبَهُ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَا لِمَنْ أَعْطِيهَا وَعَقِبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَا لِمَنْ أَعْطِيهَا وَعَقِبِهِ وَسَلَّى مَا بَقِي مِنْكُمْ أَحَدُ فَإِنَّهَا لِمَنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَالْعَقِيمِ وَاللَّهُ مَا مَنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَإِنَّهَا لِمَنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَإِنَّهَا لِمَنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَالْعَالَ مَنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَالْعَرَادِيثُ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

۱۱۸۸ عبدالرحمٰن بن بشر عبدی، عبدالرزاق، ابن جرتج،
ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبدالله
رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
شخص کہ کسی آدمی اور اس کے وار ثوں کے لئے عمریٰ کرے اور
کیے کہ یہ چیز ہیں نے تجھے دے دی، اور تیرے بعد تیرے
وار ثوں کو جب تک کہ کوئی ان میں سے باقی رہے تو وہ اس کا
ہوگیا، جے عمریٰ دیا گیا اور عمریٰ دینے والے کو واپس نہیں ملے
گا، اس بنا پر کہ اس نے اس طرح دیا ہے کہ اس میں میراث
عاری ہوگئی۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ الْمَرَافِ مَعْمُدُ الرَّزَّاقِ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَاللَّهِ حَابِرِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ حَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَوْلَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَلِعَقِبِكَ فَا الزَّهْرِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَلَا مَعْمَرٌ وَكَانَ الزَّهْرِيُّ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمَ وَاللَّهُ الْمَا إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزَّهُمْ وَالَ اللَّهُ الْمَعْمَلُونَ الزَّهُمْ وَاللَّهُ الْمَا إِلَى اللَّهُ الْمَعْمَرُ وَكَانَ الزَّهُمْ وَالَا اللَّهُ الْمَالِقُولَ اللَّهُ الْمَا الْمَا اللَّهُ الْمَالِقُولَ الْمَالِقُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالِقُولَ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالِكُونَ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالَالَ اللْمُعْمَلُونَ اللَّهُ الْمَالِكُولُ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللْمُعْمَلُونَ اللَّهُ الْمَالِقُولُ الْمُؤْمِلُ اللْمُعْمَلُولُ اللَّهُ الْمُعْمَلُونَ اللْمُعْمَلُونَ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِي الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُولُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ الللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُ اللْمُؤْمِلُولُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْ

١٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ أَبْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِر وَهُوَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِر وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَيهَا شَرْطٌ وَلًا فَهِي لَهُ بَتْلَةً لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطُ وَلًا وَلَا قَبْلُ أَبُو سَلَمَةً لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ *

- ١٦٩١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ لَرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ *

سِسَ رَجِبُ مَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِير حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَة بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَالَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۸۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ عمریٰ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جائزر کھا وہ یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا کمے کہ یہ چیز تیری اور تیرے وار توں کی ہے، اوراگریہ کمے کہ جب تک توزندہ رہے، تیری ہے، تووہ اس کے مرنے کے بعد عمریٰ کرنے والے کے پاس چلی جائے گی، معمر بیان کرتے ہیں کہ امام زہری یہی فتوی دیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۹۹۰ محر بن راقع، ابن افی فدیک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جاہر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ جو شخص کسی کے لئے عمریٰ طور کرے، اور اس سے بعداس کے وار ثوں کے لئے تو وہ قطعی طور پر معمرلہ (یعنی جس کے لئے عمریٰ کیا ہے) کے لئے ہوجاتا ہے، اب عمریٰ دینے والے کو شرط لگانایا کسی چیز کا استثناء کرنا درست نہیں ہوگا، ابوسلمہ نے بیان کیا اس نے ایسی عطاء کی، کہ جس میں میراث جاری ہوگئ اور میراث نے شرط کو ختم کر ڈالا۔

ین میرات جاری ہو ی اور میرات کے سرط ہو سم سردالا۔
ا۱۹۹۔ عبیداللہ بن عمر قوار بری، خالد بن حارث، ہشام، یجیٰ بن
ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت جابر بن عبداللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمریٰ اسی
صحف کو ملے گا جے دیا جائے۔

۱۹۹۲۔ محمد بن مثنیٰ، معاذبن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یجیٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰه تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

٦٦٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ بْنُ يَحْيَى وَاللَّهْ ظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةً عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمُوالَكُمْ وَلَا تَفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي تَفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَ عَمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمِرَهُمَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ *

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَفْيَانَ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَنْ مَعْيَانَ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِي عَنْ أَيُوبَ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْمُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْمِرُونَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ أَيُوبَ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ أَبِي الزَّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْمِرُونَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ أَيُوبَ مَعْمُونَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمُوالُكُمْ *

٥٩٥ - حَدَّنَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِع قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي آبُو الزَّبَيْرِ عَنْ جَابِر قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَمَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوفِّيَ وَتُوفِيّتُ بَعْدَهُ وَتَرَكَتُ لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوفِي وَتُوفِيّتُ بَعْدَهُ وَتَرَكَتُ لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوفِي وَتُوفِيّتُ اللَّمُعْمِرةِ فَقَالَ وَلَدُ وَلَدُ المُعْمِرةِ فَقَالَ وَلَدُ المُعْمِرةِ فَقَالَ وَلَدُ المُعْمِرةِ وَقَالَ بَنُو المُعْمَر اللَّمُعْمِرةِ وَلَدُ المُعْمَر اللَّهُ عَمْرة وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إلَى المُعْمِرة اللَّهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إلَى طَارق مَوْلَى عَثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى عَلَى

۱۹۹۳۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوز ہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) بجیٰ بن یجیٰ، ابو خشمہ ، ابوز ہیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو روکے رکھو اور انہیں ضائع نہ کرو، کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ کی دیرہ و تو اس کے وار ثوں کا۔

۱۹۹۳ - ابو بکر بن ابی شیبه، محمد بن بشر، حجاج بن ابی عثان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه اور اسحاق بن ابراہیم، و کیع، سفیان (تیسری سند) عبدالوارث بن عبدالصمد، عبدالصمد بواسطه اپنے والد، ابوب، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم سے، ابو خشیمہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ابوب کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ انصار رضی الله عنہم، مہاجرین رضی الله عنہم کے لئے عمری کرنے گے، تو رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم بے الله علیہ و آلہ وسلم بے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالوں کوروکے رکھو۔

۱۹۹۵۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریخ، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو عمری کے طور پر باغ دیا۔ اس کے بعد وہ بیٹامر گیا، اور پھر وہ عورت بھی مرگئ اور اس عورت نے اولاد اور بھائی چھوڑے، عورت کی اولاد بولی، باغ پھر ہماری طرف آگیا، اور لڑکے کے بیٹے نے کہا، باغ ہمارے والد کا تھا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے ہمارے والد کا تھا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، چنانچہ دونوں نے طارق مولی عثمان بن عفان کی بعد بھی، چنانچہ دونوں نے طارق مولی عثمان بن عفان کی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضَى ذَلِكً طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ خَتَّى الْيَوْمِ *

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ آبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍ و عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْل جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

١٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَ عُنْ عَطَاء عَنْ شُعْبَةُ قَالُ سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ *

آ۱۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ

٩٩ - ١٦٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنَّ

خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، انہوں نے حضرت جابر گوبلایا اور حضرت جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان پر گواہی دی کہ عمریٰ اس کا ہے جے دیا جائے، چنا نچہ طارق نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر اس کے بعد عبدالملک(۱) بن مروان کو لکھا اور حضرت جابر کی گواہی کا بھی تذکرہ کیا، عبد الملک نے کہا، حضرت جابر نے سے کہا ہے، پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا، اور باغ آج تک اس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔ الملک عبد عبر الم شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عبینہ، عمرو، سلیمان بن سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ طارق نے عمریٰ کا معمرلہ (جس کے لئے عمرہ کیا گیا) عنہ جو بوجہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے فیصلہ کیا۔

۱۹۹۷۔ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللّٰد رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

۱۹۹۸۔ یکیٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، عمری میراث ہے اس کی جے عمری دیا گیا۔

۱۲۹۹ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محدم بن جعفر، شعبه، قاده، نضر بن انس، بشیر بن نهیک، حضرت ابو ہر برہ رضی الله تعالیٰ

(۱)عبدالملک بن مروان بن تھم بنوامیہ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔ان کا شاء فقہاء محدثین میں ہو تا ہے۔حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے بعد ہم کس سے مسئلے پوچھا کریں توانہوں نے فرمایامروان کے فقیہ بیٹے عبدالملک سے۔حضرت نافع سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں عبدالملک سے زیادہ قرآن کریم کو سمجھنے والااور پڑھنے والااور کمی نماز پڑھنے والاعلم کاطالب کوئی نہیں دیکھا۔

قَتَادَةً عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةً *

٠١٧٠٠ وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ *

عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، عمر کی جائز

مورار یخی بن حبیب، خالد بن حارث، سعید قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں بید الفاظ ہیں کہ عمریٰ اس شخص کی میراث ہے، جسے دیا گیا، یا بیہ فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

١٧٠١ - حَدَّنَنَا أَبُو خَيْتَمَةً زُهَيْرُ بْنُ حَرِّبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعُنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى الْعُنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ عُبَيْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئُ مُسلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ مُسلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَا وَوصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ *

يَنْ اللهِ اللهِ

بَرْدِيْ مِنْ الْبَوْ كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا وَالْمَا عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ

ا ۱ کا۔ ابو خیثمہ، زہیر بن حرب اور محمہ بن مثنی عنزی، کیجی بن سعید قطان، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سعید قطان، عبید الله مناب انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو جس کے مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو جس کے لئے وہ وصیت کرنا جا ہے، او وہ دورا تیں گزار دے۔ مگر سے کہ وصیت اس کے پاس کمھی ہوئی ہونی جا ہے (ا)۔

۱۷۰۱ ابو بکر بن ابی شیبه، عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید الله رضی الله تعالیٰ عنه ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ان دونوں سندوں کے بیہ الفاظ مروی ہیں "وله شی یوصی فیه" پریدان یوصی" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۰۷۱ ـ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، (دوسری سند) زهیر بن حرب، اساعیل بن علیه، ابوب، (تیسری سند) ابوالطاهر، ابن و هب، یونس (چوتھی سند) ہارون بن سعیدایلی، ابن

(۱)اکثر علماء کی رائے میہ ہے کہ اس سے مرادابیا شخص ہے جس کے ذمہ قرضہ ہویااس کے پاس کسی کی امانت ہویااس کے ذمہ کوئی واجب ہو جسے وہ خو داداکر نے پر قادر نہ ہو تواس کے لئے وصیت میں ہیفصیل لکھ کرر کھناضر وری ہے، عام آ دمی کیلئے وصیت لکھناضر وری نہیں۔

أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أُخْبَرَنِي يُونَسُ حِ و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْتِيُّ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ* ١٧٠٤ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالِ إِلَّا وَوَصِّيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَّرَ مَا مَرَّتْ عَلَىَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وُصِيَّتِي *

١٧٠٥ وَحَدَّ ثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنْ الْبُنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا البْنُ أَبِي عَمْرَ جَدِّينِ عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا البْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كُلُهُمْ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَدِيثِ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ * عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ *

وہب،اسامہ بن زید لیش (پانچویں سند) محمہ بن رافع،ابن ابی فدیک،ہشام بن سعد،نافع، حضرت ابن عمرر ضی اللہ تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبیداللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے،سب راویوں نے "یوصی فیہ" کا لفظ بولا ہے، یعنی اس میں وصیت کرے، مگر ایوب کی روایت میں ہے کہ انہوں نے لفظ "یوید ان یوصی فیہ" (یعنی ارادہ کرے کہ اس میں وصیت کرے) کے یوصی فیہ" (یعنی ارادہ کرے کہ اس میں وصیت کرے) کے الفاظ بیان کئے ہیں، جس طرح کہ یکی بن عبید اللہ کی روایت میں ہے۔

۱۹۰۷-۱۰ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمروبن حارث، ابن شہاب، سالم، حضرت ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سا آپ فرمارہ جھے کہ کسی مسلمان کولائق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے قابل ہو، اور وہ پھر تین راتیں بھی گزار دے مگریہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس کاھی ہوئی موفی چاہئے، حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات میں اللہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات میں البی نہیں گزری، کہ میری وصیت میر بیاس نہ ہو۔ و آلہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات میں ابن ابن نہیں گزری، کہ میری وصیت میر بیاس نہ ہو۔ کہ عمرہ عبد بن عمر، عبد بن عمرہ عبد الرزاق، معمر، حضر سند) ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، حضر ت زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جس زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جس خروبن حارث کی روایت مروی ہے۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں جمہور علائے کرام کے نزدیک وصیت مستحب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو،یااس کے پاس امانت ہو، تب واجب ہے،اور بہتریہ ہے کہ اس پر گواہ کر دےاور وصیت میں تمام امور کالکھناضر وری نہیں، بلکہ امور ضروریہ کو تحریر کر دے۔

۲۰۷۱ یجیٰ بن کیجیٰ تمیمی،ابراہیم بن سعد،ابن شہاب،عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت كرتے ہيں، انہوں نے بيان كياكہ حجتہ الوداع ميں رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور میں ایسے درد میں مبتلاتھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا، میں نے عرض کیایار سول الله صلی الله علیه و آله وسلم مجھے جبیبادر د ہے وہ آپؑ جانتے ہیں، اور میں مالدار آدمی ہوں، اور میر اوارث سوائے میری ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا، آدھا خیرات کردوں، آپ نے فرمایا نہیں، ایک تہائی خیرات کر دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اور تو اپنے وار ثوں کو مالدار حجھوڑے توبیہ اس چیز سے بہتر ہے کہ توانہیں متاج چھوڑ جائے کہ وہ لو گوں سے مانگتے پھریں،اور تواللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے جو کام بھی کرے گااس کاثواب تخجے ملتا رہے گا، یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تواپنی بیوی کے منہ میں رکھے، میں نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا میں اپنے اصحاب سے پیچھے رہ جاؤں گا، آپ نے فرمایااگر تو پیچھے (یعنی زندہ)رہ جائے گا،اور پھراییا عمل کرے گاجس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنو دی منظور ہو تو تیرادر جہ بڑے گااور بلند ہو گا،اور شاید توزندہ رہے کہ تیری وجہ سے بعض حضرات کو نفع ہواور بعض لو گوں کو نقصان ہو ،الہٰی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما،اورانہیں انکی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، کیکن بے حیارہ سعد بن خولہ ہے (راوی) بیان کرتے ہیں کہ سعد بن خولہ کے متعلق ر سول الله صلى الله عليه و آله وسلم نے اظہار افسوس فرمایا كه ان کامکہ ہی میں انتقال ہو گیا۔

١٧٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعِ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالَ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَى مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَفَأَتُصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنَّ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُحِرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيَ بِهِ وَجُهُ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرَفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُحَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضٍ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِن الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةً *

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے منجلہ ان کے بیہ کہ مریض کی عیادت مستحب ہے اور مال کا جمع کرنا جائز ہے،اور علمائے اسلام کااس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی مال سے زائد نافذ نہ ہوگی، گرور ثاء کی اجازت کے ساتھ اور ایسے ہی جس کے وارث نہ ہوں،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ نے بیج کر د کھایا کہ حضرت سعد اس کے بعد چالیس سال سے زیادہ زندہ رہے اور عراق فٹح کیا کہ جس کی بناء پر مسلمانوں کو نفع ہوااور کا فروں کو نقصان ہوا،اور حضرت سعد بن خولہ گا•اھ میں مکہ مکر مہ ہی میں انقال ہو گیا،اس بناء پر حضور نے اظہار افسوس فرمایا کہ جہاں سے ہجرت کی وہیں انقال فرمایا۔

البي شَيْبَةَ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْيَانُ بْنُ عَيِيْدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالًا حَدَّثَنَا المُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالًا أَخْبَرَنَا الْبِنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقَ أَخْبَرَنَا مَعْمُرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بُنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنَ مَنْ سُعْدٍ عَنْ سَعْدٍ بْنِ اللهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ وَكَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي سَعْدٍ أَبْنِ حَوْلَةَ فَلَا وَكَانَ يَكُوهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ النّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدٍ أَبْنِ خَوْلَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدِ أَبْنِ خَوْلَةً وَلَالَتِي هَاجَرَ مِنْهَا * وَكَانَ يَكُرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدِ آبِنِ عَوْلَ الْتَى مُوتَ بِالْأَرْضِ الْتَى هَاجَرَ مِنْهَا *

١٧١٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

2 • 2 ا۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ ، سفیان بن عیبینہ ، (دوسری سند) حرملہ ، ابن و ہب، یونس (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم ، عبد بن حمید ، عبد الرزاق ، معمر ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۰۰۱۔ اسحاق بن منصور، ابوداؤد حفری، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہول نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تاکہ میری بیار پرسی کریں اور زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کا تذکرہ نہیں ہے، صرف اتن اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان کا تذکرہ نہیں ہے، صرف اتن زیادتی ہے کہ انہوں نے اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی تھی مرنااجھا نہیں سمجھا۔

9-21۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، ساک بن حرب، حضرت مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنه سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیار ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ مجھے اپنامال تقسیم کرنے کی جیسے چاہوں اجازت دیجے، آپ ناکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھا، آپ اس پر بھی راضی نہ ہوئے، میں نے عرض کیا تو تہائی، آپ اس پر خاموش راضی نہ ہوئے، میں نے عرض کیا تو تہائی، آپ اس پر خاموش موسی تو تھائی، آپ اس پر خاموش موسی تو تو اس کے بعد تہائی مال تقسیم کرنا جائز ہو گیا۔

۱۵۱- محمد مثنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، ساک ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے ، باقی اس میں پیہ نہیں ہے کہ پھر تہائی مال کا بانٹنا نبائز ہو گیا۔

عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثَّلُثُ جَائِزًا *

١٧١١- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنُ بْنُ عَلْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُمَيْرِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَصْفُ قَالَ لَا فَلْتُ فَالنَصْفُ قَالَ لَا فَلْتُ كَثِيرٌ * لَا فَقُلْتُ كَثِيرٌ *

١٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِهِ بْن سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن الْحِمْيَرِيِّ عَنْ تَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةً فَبَكَى قَالَ مَا يُنْكِيكَ فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَار قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلُّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنُّصْفُ قَالَ لَا قَالَ فَالنَّلُثُ قَالَ النَّلُثُ قَالَ النَّلُثُ وَالثُّلُتُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرِ أَوْ قَالَ بِعَيْشِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بَيَدِهِ *

اا کار قاسم بن زکریا، علی بن حسین، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں، آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھے کی، آپ نے فرمایا نہیں، پھر میں نے عرض کیا تہائی کی وصیت کردوں، آپ نے فرمایا نہیں، فرمایا، ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۱۲ اے محمد بن ابی عمر مکی، ثقفی، ایوب سختیانی، عمرو بن سعید، حمید بن الرحمٰن حمیری، حضرت سعد رضی الله تعالیٰ عنه کے تینوں بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله علیه و آله وسلم مکه مکرمه میں حضرت سعدؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے، توحضرت سعدٌ رونے لگے، آپؑنے فرمایا، کیوں روتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا مجھے ڈرہے کہ کہیں میں اس زمین میں نہ مر جاؤں جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسا حضرت سعد بن خولةٌ انقال فرما گئے ، رسول الله صلی الله علیه و آلہ وسلم نے تین بار فرمایا،اے اللہ سعد کو اچھا کردے، پھر حضرت سعدٌ نے عرض کیا، یار سول الله صلی الله علیه و آله وسلم میرے پاس بہت مال ہے،اور میری وارث میری صرف ایک الرك ہے۔ كيا ميں سارے مال كى (الله تعالىٰ كے راہ ميں) وصیت کردوں، آپ نے فرمایا نہیں، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، دو ثلث کی کر دوں۔ آپ نے فرمایا، نہیں، پھر سعدؓ بولے تہائی کی، آپ نے فرمایا تہائی کی، اور تہائی بھی بہت ہے، اور توجواہے مال میں سے صدقہ کرے، تووہ صدقہ ہے اور جو اینے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بیوی تیرے مال میں سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے، اور اگر تو

ا پنی اولاد کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ جائے،یاوہ بھلائی سے زندگ

بسر کریں توبیہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ

پھیلا تاہوا چھوڑ جائے،اور آپ نے اپنہ تھ سے اشارہ فرمایا۔

ساکا۔ ابوالر بیج عتکی، حماد بن زید،ابوب، عمر و بن سعید، حمید

بن عبدالر حمٰن حمیری، حضرت سعدؓ کے تینوں صاحبز ادوں

سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعدؓ مکہ

مکر مہ میں بیار ہو گئے، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان

کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اور ثقفی کی روایت کی
طرح مروی ہے۔

طرح مروی ہے۔

۱۵۱۷ محمد بن مثنی عبدالاعلی ، ہشام ، محمد ، حمید بن عبدالرحمٰن ، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالی عنه کے متیوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا ، کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنه مکہ مکر مه میں بیار ہوگئے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیار پرسی کرنے کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے اور عمرو بن سعید عن حمید الحمیری کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

1212۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسی بن یونس، (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع (تئیسری سند) ابو کریب،
ابن نمیر، ہشام بن عمروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا،
کہ کاش لوگ ثلث ہے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں، اس
لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ثلث
بہت ہے اور وکیع کی روایت میں کمیر اور کثیر دونوں الفاظ ہیں۔

باب (۲۱۹) میت کو صد قات و خیرات کا نواب پہنچتاہے!

۱۱۵۱- میکی بن ابوب اور قتیبه بن سعید اور علی ابن حجر، ۱۵۱۲ میل بن ابوبر روه اسطه این والد، حضرت ابوبر روه اساعیل بن جعفر، علاء، بواسطه این والد، حضرت ابوبر روه

٦٧١٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ثَلَاثَةٍ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرضَ سَعْدٌ بِمَكَّةً فَأَتَاهُ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرضَ سَعْدٌ بِمَكَّةً فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ النَّقَفِيِّ *

١٧١٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرضَ سَعْدُ بِمَكَّةً فَأَتَاهُ النَّبِيُ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرضَ سَعْدُ بِمَكَّةً فَأَتَاهُ النَّبِيُ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِي *

عَمْرُو بَنِ سَعِيدٌ عَنَ حَمَيدٌ الْحِمْرِي الْمُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو الْخَبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلَّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُوا مِنَ النَّلُثِ إِلَى الرَّبُعِ فَإِنَّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُوا مِنَ النَّلُثِ إِلَى الرَّبُعِ فَإِنَّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُوا مِنَ النَّلُثِ إِلَى الرَّبُعِ فَإِنَّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُوا مِنَ النَّلُثِ إِلَى الرَّبُعِ فَإِنَّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُوا مِنَ النَّلُثِ إِلَى الرَّبُعِ فَإِنَّ لَوْ النَّلُثُ وَسَلَّمَ قَالَ النَّلُثُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّلُثُ كُثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَالنَّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَالنَّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَالنَّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَلَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَالنَّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ * وَالنِي الْمَلَّدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيْتِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِمِ الْمَسَدِ الْمَعَلِيثِ وَلَيْهِ الْمَلْكِ الْمُنْ الْمَيْتِ عَلَى الْمَلْكِ عَلَيْهِ وَلَالِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَلْكَ الْمَلْكَ عَلَيْهُ وَلَالِهُ الْمَلْكَ الْمَالِقَالَ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمِ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالِقُولُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمَالِقُولُ الْمَلْكِ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالِقُولُ اللَّهُ الْمَالَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمِي عَلَيْهِ وَالْمَالِيقِ الْمُلْكَ الْمُعَلِي الْمُعَلِيثِ الْمُؤْمِ الْمَالِقُولُ الْمِيْتِ الْمُلْكِلِي الْمُولُولُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ الْمُؤْمِ الْمُولُولُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ الْمُؤْمِ الْمَالِقُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقُولُ الْمُؤْمِ الْ

٢٧١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُحْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَر عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَبَعِ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَبَعِمَ *

١٧١٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِي أَظُنُهَا لَوْ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِي أَظُنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتُ تَصَدَّقَتْ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا وَالْ نَعَمْ *

١٧١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفْهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفْلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقَتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

١٧١٩ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً ح و حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ بُنُ السَّطَامَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ السَّحَقَ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو كُلُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُوةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أَسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَنْهُلُ لِي أَجْرٌ كَمَا عَلِيهِمَا أَفْهَلُ لِي أَجْرٌ كَمَا عَدِيثِهِمَا أَفْهَلُ لِي أَجْرٌ كَمَا عَدِيثِهِمَا أَفْهَلُ لِي أَجْرٌ كَمَا عَدِيثِهِمَا أَفْلَهَا أَجْرٌ كُرُوايَةِ ابْنِ بِشُرْ * وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفْلَهَا أَجْرٌ كُرُوايَةِ ابْنِ بِشُرْ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا،
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا،
کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، اور وہ مال چھوڑ گئے ہے، اور اس
نے وصیت نہیں کی، تو کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے
اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔
اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے
حضرت عائشہ رضی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عاضر ہو کرع ض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عاضر ہو کرع ض
کیا کہ میری والدہ اچائک انتقال کرگئی، اور میں سمجھتا ہوں، کہ
اگر وہ بات کر سکتی، تو ضرور صدقہ دیتی، تو مجھے ثواب ملے گا، اگر
میں اس کی جانب سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں!۔
میں اس کی جانب سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں!۔

۱۷۱۸ محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عاضر ہوا، اور عرض کیا، یار سول اللہ میری والدہ اجانک مرگئی، اور اس نے وصیت نہیں کی، اور میں سمجھتا ہوں، اگر وہ بات کرتی، نوضر ور صدقہ دین، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ دوں، تو کیا اسے ثواب ملے گا، آپ نے فرمایا، جی ہاں ملے گا۔

واب ہے 6، اپ سے حرفایا، کاہاں ہے 6۔

10-11 ابو کریب، ابو اسامہ (دوسری سند) تھیم بن موئ، شعیب بن اسحاق، (تیسری سند) امیہ بن بسطام، بزید بن زریق روح بن قاسم (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، ہشام بن عروہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو اسامہ اور روح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کیا ہم مجھے تواب ملے گا، جس طرح کہ بچی بن سعید نے روایت کیا، اور شعیب اور جعفر کی روایت میں ہے 'دکیا اسے تواب ملے گا'

(فا کدہ) میں پہلے بھی یہ لکھ چکاہوں کہ مفتی ہہ حنفیہ کے نزدیک یہی ہے کہ اعمال انسانی خواہ بدنی ہوں یامالی ان دونوں کا ثواب میت کو ضرور

ملتا ہے، چنانچے ہدایہ عا کی، بحر الرائق، نہرالفائق، زیلعی، عینی اور دیگر معتبر کتابوں میں اس کی تصر رنج موجود ہے،اور رہامر وجہ فاتحہ وغیرہ، تووہ کسی حدیث، یا مجتهدین کی کسی روایت ہے ثابت نہیں ہے،اوراس قتم کے امور کی شخصیص کرنا،اور ضروری سمجھنایہ شیطان کی جانب سے گمراہی ہےاورایسےامور کو معمول ہی بنالینانا جائز ہے، چنانچہ مرقات شرح مشکوۃ اور طبی اور ہدایہ میں اس کی تصریح موجو د ہے۔

(۲۲۰) بَابِ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ باب (۲۲۰) مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا الثُّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ * تواب پہنچاہے۔

٠٤٤١ يڃيٰ بن ايوب اور قتيبه اور ابن حجر،اساعيل بن جعفر علاء، بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آدمی مر جاتا ہے، تو اس کے تمام اعمال مو قوف ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتاہے، صدقہ جاریہ کا، یااس علم کا جس ہے لوگ نفع حاصل کریں، یانیک لڑ کے کا،جواس کے لئے دعا کرے۔ ١٧٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفُر عَنِ الْعَلَاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثُةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمِ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِح يَدْعُو لَهُ *

(فا کدہ) یعنی مر جانے پرانسان کا عمل مو قوف ہو جاتا ہے ،اور اب نیا ثواب اس کے لئے اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی جائیداد وغیر ہو قف کی ہو، کہ جس کی وجہ ہے اسے ثواب ملتاہے،اور اس طرح وہ علم جو دینامیں حچھوڑ گیا،خواہ تصنیف ہویا تعلیم ،یا پھر نیک لڑ کا ہوجوا ہے والدین کے لئے دعائے خیر کر تارہے ،اس حدیث سے خصوصیت کے ساتھ اشاعت علم کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ کسی طرح سے انسان علم نافع لو گول تک پہنچادے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی دہ اُس کے لئے حصول تواب کاذر بعہ بنار ہے۔ (٢٢١) بَابِ الْوَقْفِ *

باب(۲۲۱)و قف کابیان۔

ا ٢١ ا - يجيل بن يجيل تميمي، سليم بن اخصر، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله عنہما بیان کرتے ہیں ، کہ حضرت عمرٌ کو خیبر میں ایک زمین ملی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ کرنے آئے، اور عرض کیایار سول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے ،اور ایساعمہ ہمال مجھے بھی نہیں ملا، آپ اس میں کیا تھم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے، تو اصل زمین کو روک لے، اور اس کے (منافع کو) صدقه کردے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس شرط پر صدقہ کر دیا، کہ اصل زمین نہ بیچی جائے ،اور نہ خریدی جائے اور نہ وہ کسی کی میراث میں آئے،اور نہاہے ہبہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرٌ نے اس کا صدقہ کر دیا، فقیروں اور رشتہ داروں اور غلاموں

١٧٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنِ عَنْ نَافِع عَن ابْن عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتُصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبيل اللَّهِ وَابْنِ السَّبيلِ وَالضَّيْفِ

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ قَالَ فَحَدَّثُتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَمَوِّل فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَافِّلٌ مَالًا * هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا *

کے آزاد کرانے اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے اور ناتواں آدمیوں کے لئے دیا، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جواس کا انظام کرے، (۱) تو وہ اس سے دستور کے موافق کھائے، یا دوست کو کھلائے، لیکن مال جمع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح میں نے بیہ حدیث محمد بن سیرین کے سامنے بیان کی، جب میں "غیر متمول" پر پہنچا، تو انہوں نے فرمایا "غیر متاثل"اور ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ جس نے اس دستاویز کو پڑھا، اس نے مجھے بتایا کہ اس میں "غیر متاثل"کا لفظ ہے، کو پڑھا، اس نے مجھے بتایا کہ اس میں "غیر متاثل"کا لفظ ہے، معنی ایک ہی ہیں۔

۱۷۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، (دوسری سند)
اسحاق، ازہر سان، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی،
ابن عون ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے
ہیں، گر ابن ابی زائدہ، اور ازہر سان کی روایت اسی جگہ ختم ہو
گئی، کہ مال جمع کرنے کی نیت نہ ہو، اور بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا
گیا، اور ابن ابی عدی کی روایت میں سلیم کا یہ قول بھی مذکور
ہے، کہ میں نے اس حدیث کو محمد بن سیرین سے بیان کیا، آخر

١٧٢٢ - حَدَّثَنَاه أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْبُنُ أَبِي رَائِدَةً حِ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا السَّمَّانُ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا السَّمَّانُ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا السَّمَّانُ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا الْبِي عَوْن بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ عَوْن بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَة وَأَرْهُرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ وَأَرْهُرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ أَنَّ مَتَمَول فِيهِ وَلَمْ يُذْكُرُ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِي فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثُتُ أَبِي عَدِي فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثُتُ بَهُ الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ *

۔ (فائدہ)امام نودی فرماتے ہیں،اس حدیث میں وقف کے صحیح ہونے پر دلیل ہے اور یہی جمہور علماء کامسلک ہے اور مسلمانوں کامساجداور ہپتالوں کے وقف کے صحیح ہونے پراجماع ہے،اور وقف صدقہ جاربیہ ہے۔

١٧٢٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْن عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ عَوْن عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحْبَ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ مَالًا أَحَبَ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ مَالًا أَحَبَ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ مَالًا أَحَبَ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ

۱۷۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم ،ابوداؤد حفری ،عمر بن سعد ،سفیان ،
ابن عون ،نافع ،حضرت ابن عمر ،حضرت عمر رضی الله تعالی عنه
سے روایت کرتے ہیں کہ ،انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خیبر ک
زمینوں میں ہے ایک زمین مل گئی، تو میں آنحضرت صلی الله
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا، کہ مجھے ایک
زمین ملی ہے اور ایبا محبوب مال مجھے نہیں ملا،اور نہ اس سے عمدہ

(۱)اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقف والے مال کا نگہبان، متولی اور عامل وقف کی آمدنی سے معتاد طریقے سے اپنے لئے کے سکتا ہے بشر طیکہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہ لے مال کمانے کے لئے نہ لے اور معتاد مقدار سے زیادہ نہ لے۔

الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ*

(٢٢٢) بَابِ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ

شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ *

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَل عَنْ طَلْحَة بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِب عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ أَمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةِ أَوْ فَلِمَ أَمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةِ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ *

کوئی چیز میرے پاس ہے پھر حسب سابق روایت بیان کی،اور آخر میں محمد بن سیرین کامقولہ ذکر نہیں کیا۔

باب (۲۲۲)جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز سے

نہ ہو،اسے وصیت نہ کرنادر ست ہے۔

۱۷۲۴۔ یخی بن یخی تمیمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی، انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا۔ تو پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت کی گئی ہے؟ یا مسلمانوں کو کیوں وصیت کا تحکم دیا گیا، انہوں نے فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث مال، یااور کسی قدر مال کی وصیت نہیں فرمائی، کیونکہ آپ کے پاس مال ہی نہیں تھا،اور نہ کسی کواپناو صی بنایا،اور رہاکتاب اللہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمانا تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہے۔

ابن نمیر، ابو بکر بن ابی شیبه، و کیچ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطه این والید، مالک بن مغول سے حسب سابق اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی و کیچ کی روایت میں، فکیف امر الناس "کے لفظ ہیں، اور ابن نمیر کی روایت میں "کیف کتب علی المسلمین "کے الفاظ ہیں، واصل ایک ہی ہے۔

۱۲۶-۱بو بکر بن ابی شیبه ، عبدالله بن نمیر ، ابو معاویه ، اعمش (دوسری سند) محمد بن عبدالله بن نمیر ، بواسطه این والد ، ابو معاویه ، اعمش ، ابو واکل ، مسروق ، حضرت عائشه رضی الله عنها سے روایت کرتے ہیں ، انہول نے بیان کیا که آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے نه تو کوئی دینار ، اور نه ہی در ہم ، اور نه بکری ، اور نه ہی وسلم نے نه تو کوئی دینار ، اور نه ہی در ہم ، اور نه بکری ، اور نه ہی وسلم نے نه تو کوئی دینار ، اور نه سی چیزی وصیت فرمائی۔ اور نه ہی اور نه کمی چیزی وصیت فرمائی۔

٢ ٢ ١ ١ ـ ز هير بن حرب، عثان بن ابي شيبه ، اسحاق بن ابر اهيم ،

٥٠٥٠ من المساررة و رَبِّور و رَبِّور بَنْ اللهِ اللهُ اللهُ

٦٧٢٦ حَدَّنَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا وَعَبُدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْر وَ أَبُو مُعَاوِيَة عَنِ الْأَعْمَشِ حِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْر حَدَّثَنَا وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْر حَدَّثَنَا أَلْعُمَشُ عَنْ أَبِي وَ اللَّهِ مُعَاوِيَة قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَ اللهِ عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَة قَالَت مَا تَرَكَ وَ الله عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَائِشَة قَالَت مَا تَرَكَ وَ الله مَلْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا وَلَا مِي وَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا وَلَا عَرْهُمُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا وَلَا عَرْهُمُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا وَلَا عَرْهُمُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا عَنْ مَسْوَلُ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا قَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا قَلْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا قَلْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا قَلْ مَنْ عَرْهِ وَعَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَعْهُ وَلَا الله وَلَا الله وَلَا الله وَلَا أَوْصَى بِشَيْء *

جریر۔(دوسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

ابن علیه ابن عون ابراہیم ،اسود بن بزید بیان کرتے ہیں، که لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها کے سامنے ذکر کیا، که حضرت علی حضور کے وصی تھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا، کہ حضور نے ان کو کب وصی بنایا میں آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی یا آپ میری گود میں تھے،اتنے میں آپ نے طشت منگایا پھر آپ میری گود میں گر بڑے اور میں نہ سمجھ سکی طشت منگایا پھر آپ میری گود میں گر بڑے اور میں نہ سمجھ سکی کہ آپ انقال فرما گئے۔ پھر حضرت علی کو وصی کب بنایا(۱)۔

(فائدہ) آبل سنت والجماعت کو جناب امیر کی فضیلت اور بزرگی،اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قشم کاانکار نہیں، مگر جو

ر و قُتَیْبَهُ بْنُ ۱۹۲۱۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و و قَتیْبَهُ بْنُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُلّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّ

کادن کیا ہے؟ فرمایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے مرض میں سختی ہوئی، آپ نے فرمایا میرے پاس (دوات اور کاغذ لاؤ) کہ میں تنہیں ایک کتاب لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد

گمراہ نہ ہو، یہ س کر حاضرین جھکڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلَّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ حَ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَي وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

رَبِسَدِ بِسَدِ ١٧٢٨ - وَحَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْن عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْن عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسُودِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكْرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أُوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ تَالَتْ حَجْرِي فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى انْخَنَتْ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ *

ام حدیث ت ابت نہیں اے کیوں کر تنگیم کیا جائے۔
سعید و آبو بکر بن أبي شیبة و عَمْرُو النّاقِدُ سَعِید و آبو بکر بن أبي شیبة و عَمْرُو النّاقِدُ وَاللّٰهُ ظُ لِسَعِیدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبیْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبْسُ اللّٰهُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبیْرِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبْسُ مِوْمُ الْحَمِیسِ وَمَا یَوْمُ الْحَمِیسِ ثُمَّ الْحَصَی فَقُلْتُ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْحَمِیسِ ثَمَّ الْحَمِیسِ قَالَ اشْتَدَّ برَسُولِ اللّٰهِ عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْحَمِیسِ قَالَ اشْتَدَّ برَسُولِ اللّٰهِ عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْحَمِیسِ قَالَ اشْتَدَّ برَسُولِ اللّٰهِ عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْحَمِیسِ قَالَ اشْتَدَّ برَسُولِ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی فَتَنَازَعُوا اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی فَتَنَازَعُوا اللّٰهِ اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی فَتَنَازَعُوا اللّٰهِ اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی فَتَنَازَعُوا اللّهِ اللّهِ اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِی فَتَنَازَعُوا اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ الْعَدِی فَتَنَازَعُوا اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ الْعَدِی فَتَنَازَعُوا

(۱) اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہااس سوچ کی تر دید کر رہی ہیں جس کا شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خلافت وامارت کی وصیت کی تھی، صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تر دید فرمائی ہے اور اس میں پیش پیش خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ متعد دروایات ان سے مروی ہیں جن میں انھوں نے اپنے لئے امارت یا کسی خاص چیز کی وصیت کرنے کی نفی فرمائی ہے۔ان روایات کے لئے ملاحظہ ہو تر نہ کی کتاب الفتن حدیث ۲۳۲۲، مند احمد ص ۱۱۳جا، تحفہ الاحوذی ص ۲۳۰۰ج

وَمَا يُنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أَجَيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ النَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا أَجَيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ النَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَنْسِيتُهَا قَالَ وَسَكَتَ عَنِ النَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا الْحَيْرُ الْمِيمُ حَدَّثَنَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَا اللَّهُ اللَّهُ

جھڑ امناسب نہیں اور کہنے گے کیا حال ہے آپ گا، کیا آپ سے بھی ہذیان صادر ہو سکتا ہے (نہیں) آپ سے سمجھ لو، آپ نے فرمایا میرے پاس سے ہٹ جاؤ، جس کام میں میں ہوں بہتر ہے (اس سے جس میں تم لگ رہے ہو) اور میں تمہیں تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک تو مشر کین کو جزیرہ عرب سے نکال دو، اور دوسرے وفود کی عزت اسی طرح کرو، جسے میں کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباس نے بیان نہیں کی یاسعید میں کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباس نے بیان نہیں کی یاسعید نے کہا میں بھول گیا، ابو اسحاق کہتے ہیں حسن بن بشر نے بواسطہ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(فا ئدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ وہ تیسری بات بیہ تھی کہ میری قبر کی پرستش اور عبادت نہ کرنے لگنا کہ وہاں ہمہ قتم کی بیہود گیاں اور عرس وغیر ہ کرناشر وع کردیں، تو بفضلہ تعالیٰ آپ کی قبر مبارک ان جاہلانہ رسوم اور بدعات سے پاک ہے۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مُصَرِّفِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَصَرِّفِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْحَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَيْهِ كَأَنَّهَا تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَيْهِ كَأَنَّهَا نَظِمُ اللَّهُ عَلَى خَدَيْهِ كَأَنَّهَا فَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّواةِ أَوِ اللَّوْحِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الْمُ الْعَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الْعَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الْعَلَيْهِ الْعَلَمْ الْعَلَيْهِ الْعَلَمْ الْعَلَمْ الْعَلَيْهِ الْعَلَمْ عَلَيْهِ ال

١٧٣١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَفِي النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَفِي النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَمَالًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَفِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَالِنَ النَّبِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَفِي النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَسَلَّمَ وَسُلَمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُلَّهُ وَسَلَّهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّهُ وَسَلَّمَ وَسُلَمَ وَسَلَّهِ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسُلَّهُ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ وَسَلَّهُ وَسُولُونُ وَالْعَالِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ وَسُلَمَ وَسُولُهُ وَسُولُونَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّهُ وَسُلَمَ وَالْعَلَا الْعَلَالُ الْعَلَالَ الْعَلَيْهِ وَسُلَمًا عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ الْمُؤْمِلُهُ الْعُلِهُ وَاللَّهُ الْعَلَامُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَلْهُ الْعَلْمِ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمِ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمِ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُمْ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمِ اللْعُولُ الْعُولُولُ الْعُلْمِ الْع

مصرف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما مصرف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نے فرمایا، جعرات کادن اور کیاہے جمعرات کادن، پھر ان کے آنسو بہنے گئے، ابن جبیر کہتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے ان کے رخساروں پر موتیوں کی لڑی کی طرح آنسو بہتے ہوئے دکیھے، ابن عباس نے کہا، کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے پاس ہڑی اور دوات لاؤ، یا شختی اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کتاب لکھ دوں کہ جس کی وجہ سے لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کتاب لکھ دوں کہ جس کی وجہ سے میرے بعد تم گر اہنہ ہو، صحابہ کہنے گئے، کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم پر بیاری کی شدت ہے۔

اساے ا۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنبما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب آیا، تواس وقت حجرے میں کئی آدمی تھے، اور ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آ بخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آؤمیں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں، کہ علیہ وسلم نے فرمایا، آؤمیں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں، کہ

اس کے بعد تم ممراہ نہیں ہوں گے، حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ آ تخضرت صلی اللہ علیہ و سلم پر بیاری کی شدت ہے، اور تمہارے پاس قرآن کریم ہے اور ہمیں کتاب اللہ کافی ہے،اور غل اوراختلاف کی وجہ ہے کتاب نہ لکھواسکے۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسَّبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللُّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاس يَقُولُ إِنَّ الرَّزيَّةَ كُلَّ الرَّزيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتَبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِن اختِلَافِهِمْ وَلَعْطِهِمْ *

گھروالے باہم مختلف ہو گئے ، بعض کہنے لگے ، دوات وغیر ہ لاؤ ، کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے لکھوا دیں گے اور اس کے بعد تم گمر اہنہ ہوں گے ،اور بعض حضرات نے وہی کہا، جو کہ حضرت عمرٌ فرماتے رہے تھے، جب اختلاف اور گفتگو آ تخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے لکی تو رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که اتھ جاؤ، عبیداللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا، کہ پریشانی کی بات ہے، اور بہت ہی پریشانی کی بات ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے شور و (فا کدہ)حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو فرمایا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیاری کی شدت ہے اور ہمارے پاس کتاب اللہ ہے ، پیر ان کی انتہائی سمجھ اور دانائی کی دلیل ہے۔انہوں نے خیال کیا کہ کہیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مشکل باتیں نہ لکھوادیں کہ جن کی امت سے تعمیل نہ ہو سکے اور پھر سب ہی گنا ہگار ہوں،اور اللہ تعالیٰ خود فرما تاہے کہ میں نے کتاب میں کوئی بات نہیں حچوڑی اور فرمایا، آج میں نے تمہارادین مکمل کر دیا،اس لئےانہوں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دیناچاہا،اور بیہ بات بدیہی ہے کہ حضرت عمرٌ حضرت عباسؓ ہے زیادہ سمجھدار تھے،امام بیہقی نے دلا کل النوۃ کے اخیر میں لکھاہے کہ حضرت عمرٌ کی نیت بیاری کی شدت میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

آرام پہنچانے کی تھی اور اگر حضور کو یہی منظور ہو تا کہ آپ کتاب لکھوا ئیں تو آپ ضرور لکھواتے اور صحابہ کرام کے اختلاف کی وجہ سے حکم الہی کو مو قوف نہ فرماتے،اورامام بیہجی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سفیان عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آپ کی رائے یہ تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے میں کچھ لکھوائیں، مگر جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیرِ الہٰی بھی اسی چیز کی متقاضی ہے تو پھر آ یے نے لکھوانا مو قوف کر دیا، جیسا کہ شر وع بیاری میں بھی آ ہے نے لکھوانا چاہاتھا، پھر فرمایا، ہائے سر اور حچھوڑ دیا،اور ارشاد فرمایا کہ انکار کر تا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین، مگر ابو بکر کو اور پھر میں کہتا ہوں، کہ اگر حضورٌ بقول شیعہ حضرات علیؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے تو پھر اپنی زندگی ہی میں ان کو نماز کاامام کیوں نہیں بنایا جیسا کہ تا کید احضر ت ابو بکڑ کوامام نماز بنایااورلوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایاللہذاجو نماز اور دین کاامام ہے، وہی جملہ امور کاامام ہے۔ ہاںاگر کسی کواشکال ہو کہ صحابہ کرامؓ کواس موقعہ پراختلاف کیونکر جائز ہوااور بیہ تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافر مانی ہوئی، توجواب میہ ہے کہ آپ کا یہ حکم اختیاری تھا،وجو بی نہ تھا چنانچہ انہوں نے نہ لکھنے کو اختیار کیا،اگر صحابہ کرامؓ کی رائے درست نہ ہوتی تو آپؓ ہر گز ہر گزاس چیز کو قبول نہ فرماتے ،اور پھراس قتم کے اختلاف میں کسی قتم کی کوئی قباحت نہیں ہے ، کیونکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فرمان ہے کہ

''اختلاف امتی رحمة ''لعنی میری امت کااختلاف رحمت ہے،اب آپ غور فرمائیں کہ اس موقع پر بھی اختلاف کس قدر رحمت کا باعث ہوا،اور

اس اختلاف سے مراداحکام فروعی میں اختلاف ہے،اسے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنایا ہے،اصول دین میں اختلاف کور حمت قرار نہیں دیا۔واللہ اعلم۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النَّذُر

التّميمِيُّ التّميمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللّهِ ثَنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ اللّهِ عُنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي نَذْرِ كَانَ رَسُولُ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمّهِ تُوفِينَتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيعَهُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا *

۱۳۵۱۔ یجی بن یجی ، تمیں ، محمد بن رمح بن المہاجر، لیف (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیف ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ پر نذر تھی اور وہ اس کے پوراکرنے سے پہلے ہی انقال کر گئی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تواس کی جانب سے پوری کر انتقال کر گئی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تواس کی جانب سے پوری کر

(فائدہ)امام نودی فرماتے ہیں کہ نذر کے صحیح ہونے پر مسلمانوں پراجماع ہے،اوراگراز قبیل عبادت ہو تو ہاتفاق اس کاپوراکر ناواجب ہے، اور گناہ اورامور مباحہ کی نذر منعقد نہیں ہوتی،اور میت کی جانب ہے حقوق مالیہ ہاتفاق اداکر سکتا ہے،لیکن اگر وصیت کی ہے اورا تناتز کہ بھی حچوڑا ہو تو پھراداکر ناواجب ہے اوراگر وصیت نہیں کی تو پھر واجب نہیں یہی امام ابو حنیفہ اورامام مالک کامسلک ہے۔

عَلَى مَالِكِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُينَنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْسُحَقُ بُنُ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ الْرَرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الرَّوْقِ عَنْ الرَّهُمْ عَنِ الزَّهْرِي أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةً بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ الرَّوْقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِي إِلَيْ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِي إِلَيْ كُلُّهُمْ عَنِ الزَّهْرِي بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۳۳ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیدینه (تیسری سند) اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیدینه (تیسری سند) حرمله بن یجیٰ، ابن و مب ، یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (پانچویں سند) عثان بن ابی شیبه، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بکر بن وائل، زہری سے لیٹ کی سند کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) مومن کوخالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے ،نہ کہ اپنے مقاصد اور مرادوں کے عوض، کیونکہ یہ تو تجارت ہو گئی،اور تقذیر پر یقین رکھے اور بیرنہ سمجھے کہ نذرونیاز سے تقدیر بلیٹ جائے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ عالم ہے کہ اس کو بھی حضورًا چھا نہیں فرمار ہے تواور لوگوں کی نذرونیاز کا توذکر ہی کیااور اس سے کیونکہ بلاٹلے گی،اللہ تعالیٰ اس جہالت سے محفوظ رکھے۔

١٧٣٤ - وَحَدَّثَنِي رُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ الْهِ بْنِ مَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ الْهِرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْمَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ فَي النَّذُرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ *

٥ ١٧٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذُرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذُرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

ريم المعلم المعدد المراريوت وريم المرات الم

وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا

عليهِ وسلم الله تهي عن الله وقال إلله ال يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ * ١٧٣٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا

١٧١٧ - وحديبي محمد بن رافِع حديد يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ دْ.ُ الْمُثَنَّدِ وَادْ.ُ نَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُنْصُورٍ بِهَذَا الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

١٧٣٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِى مِنَ

۳ ساے ا۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، عبداللہ بن مرہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک روزنڈر سے منع کرنے گئے، اور فرمانے گئے نذر کسی بلا کو نہیں لوٹاتی، مگر اس کیوجہ سے بخیل فرمانے گئے نذر کسی بلا کو نہیں لوٹاتی، مگر اس کیوجہ سے بخیل کے یاس سے مال نکاتا ہے۔

2011۔ محمد بن یحیٰ، یزید بن ابی حکیم، سفیان، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر نہ کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ اسے موخر کر سکتی ہے بلکہ یہ تو بخیل سے مال نکلوادیتی ہے۔

(لطیفه)معلوم ہوا کہ جونذرونیاز کے گرویدہاوراہے ضروری سمجھتے ہیں وہ بخیل ہیں، سخی نہیں ہوتے۔(مترجم)

۲۳۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، غندر ، شعبہ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبہ ، منصور ، عبداللہ بن مرہ ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر مانے سے منع کیا ہے اور ارشاد فرمایا یہ (نذر مانی) کسی بھلائی کو نہیں لاتی بلکہ یہ توصرف بخیل سے مال نکلوادی ہے۔

ے ۱۷۳۷۔ محمد بن رافع، بیجیٰ بن آدم، مفصل (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح جدیث مروی ہے۔

۱۷۳۸ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراور دی، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر مت کرو کیونکہ نذر کرنے سے تقدیر نہیں بدلتی،

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بلکہ اس سے صرف بخیل سے مال نکاتا ہے۔ ۹ سا ۱۷ محمر بن متنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، علاء، بواسطہ اینے والد، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل كرتے ہيں كه آپ نے نذر مانے سے منع كيا ہے (١)اور فرمايا ہے كه اس سے تقدیر نہیں پلٹتی بلکہ بخیل سے مال نکاتا ہے۔

• ۱۷ کا۔ کیجیٰ بن ابوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر ،اساعیل بن جعفر،عمرو بن ابي عمرو، عبدالر حمٰن،اعرج، حضرت ابو ہريره ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر آ دمی ہے کسی چیز کو نزدیک نہیں کرتی جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی ہے، کیکن نذر تقذیر کے موافق ہو جاتی ہے، پھر اس کے ذریعہ سے بخیل کاوہ مال نکاتاہے، جسے وہ نکالنا نہیں جا ہتا۔

الهمار قتيبه بن سعيد، يعقوب بن عبدالرحمٰن قارى، عبدالعزیز دراور دی، عمروین ابی عمروے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲ کا۔ زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی، اساعیل بن ابراہیم، ابوب، ابو قلابہ ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که قبیله ثقیف بی عقیل کا حلیف تھا، ثقیف نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو شخصوں کو قید کر لیااور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گر فتار کر لیا، اور عضبا،

الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ * ١٧٣٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ * ١٧٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيٌّ بْنُ حُجْر قَالُوا حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفُر عَنْ عَمْرو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ

يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِن النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذَٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ* ١٧٤١ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ وَعَبْدُ الْعَزيز يَعْنِي الدَّرَاوَرُدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرو بْن أَبِي عَمْرُو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ١٧٤٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرَ قَالَا حَدَّثَنَا

النُّبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا

إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْن قَالَ كَانَتْ تُقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلِ فَأَسَرَتُ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى (۱)وہ شخص جو نذر کو کسی کام کے ہونے میانہ ہونے میں موثر لذاتہ سمجھے اس کے لئے تو نذر مانناحرام ہے اور جو شخص موثر تونہ سمجھے البتہ بغیر نذر کے طاعات بدنیہ یامالیہ نہ کرے صرف نذراور منت ہے ہی کرے تواس کے لئے نذر مکروہ ہے اوراگریہ بات بھی نہ ہو تو پھر نذر

او نٹنی کو بھی اس کے ساتھ پکڑا، پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا، وہ بولا اے محد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس تشریف لے گئے،اور دریافت کیا کیا ہے؟ وہ بولا مجھے کس جرم میں گر فتار کیا ہے؟ اور سابقة الحاج (یعنی عضباء او نمنی) کو کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تجھے بڑے قصور میں پکڑاہے، تیرے حلیف ثقیف کے بدلے، یہ کہہ کر آب چل دیئے،اس نے پھر یکارا،اے محمد،اے محمد (صلی الله علیہ وسلم)اور نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نهایت رحمد ل اور مهربان تنص آپ پھر لوٹے، اور اس سے دریافت کیا، کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں ملمان ہوں، آپ نے فرمایا،اگر توبیہ اس وقت کہتا،جب کہ تواپنے امور کا مختار تھا (بعنی گرفتار ہونے سے قبل) تو بورے طور پر کامیاب ہوتا، آپ پھرلوٹے،اوراس نے پھریکارا،اے محمہ،اے محمہ (صلی الله علیه وسلم) آپ پھر تشریف لائے،اور دریافت کیا؟ کیا کہتا ہے، وہ بولا، میں بھو کا ہوں، مجھے کھانا کھلائے، پیاسا ہوں، پائی یلائے، آپ نے فرمایا، پیے لے اپنی حاجت بوری کر، پھر وہ اس دو شخصوں کے عوض حچوڑا گیا جنہیں ثقیف نے قید کرلیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ انصار میں ہے ایک عورت قید ہو گئی اور وہ او نمنی بھی قید ہو گئی،اور وہ عور ت بند ھی ہو ئی تھی اور کا فراپنے جانوروں کو گھروں کے سامنے آرام دے رہے تھے، چنانچہ وہ عورت ایک رات قید ہے بھاگ نکلی، اور او نٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے یاس جاتی وہ آواز کرتا، یہاں تک کہ عضباءاد نٹنی کے پاس آئی،اس نے آواز نہیں کی،اور بڑی غریب او نٹنی بھی۔عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھے گئی، پھر اس نے ڈانٹا، وہ چلی ، کا فروں کو خبر ہو گئی، انہوں نے تعاقب کیالیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا (ان کے ہاتھ نہ آئی)اس عورت نے اللہ تعالیٰ ہے نذر کی کہ اگر عضباء مجھے بچاکر لے گئی تو میں اس کی قربانی کروں گی جب وہ مدینہ منورہ میں آئی،اورلوگوں نے اسے دیکھا تو وہ بولے بیہ توعضباء حضور کی او نٹنی ہے ، وہ عورت بولی، میں نے تو نذر کی، کہ اگر اللہ تعالی مجھے عضباء پر نجات دے تو

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلِ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إعْظَامًا لِذَلِكَ أُخَذْتُكِ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَٰادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظُمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَت فِي عَجُزهَا ثُمَّ زَجَرَتُهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَنَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتُ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بنُسَمَا

جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

اسے نح کروں گی، صحابہ کرام حضور گی خدمت میں عاضر ہوئے،
اور آپ سے بیہ تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، سبحان اللہ کس قدر برابدلہ
اس عورت نے عضباء کو دیا، اس نے نذر کی، اگر اللہ تعالیٰ اسے عضباء
کی پیٹے پر نجات دے تو یہ عضباء ہی کو قربان کر دے گی، جو نذر کسی
معصیت کے لئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے، اور اس طرح وہ نذر
جس کا انسان مالک نہیں، اور ابن حجر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی قتم کی نذر نہیں ہے۔

(فائدہ) جانور کاذئح کرناا چھاہے، لیکن اس وقت جب کہ اس کی ملکیت میں ہو،اور بیہ تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ مبار کہ تھی۔ اس پر اس عورت کی ملکیت کا کیاسوال،اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیر ہ کچھ واجب نہیں،ابو حنیفہ،مالک، شافعی،اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔(نووی جلد ۲ص۳)

حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ ابْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمُوَقِيمِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمُقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ النَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَّتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ سَوَابِقِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِ الْعَضَا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولِ مُحَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ التَّقَفِيِّ وَهِي نَاقَةٍ ذَلُولِ مُحَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ التَّقَفِيِّ وَهِي نَاقَةٍ مُدَرَّبَةً *

وقِي حَدِيبِ النفقِي وهِي نَافَهُ مَدَرَبُهُ النَّمِيمِيُّ النَّمِيمِيُّ النَّمِيمِيُّ الْحَبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنْسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي عُمَرُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرُّوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا مَرُّوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنْسٍ أَنَّ النّبِيَّ صَلَّى اللّهُ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنْسٍ أَنَّ النّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْحًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ عَنْ عَنْ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا فَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا فَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا فَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِي قَالَ إِنَّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا فَلْسَهُ لَغَنِي وَأَمَرَهُ أَنْ يَرَّكُ بَ *

١٧٤٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

سا ۱۵ ابوالر بیج عتکی، حماد بن زید (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبدالوہاب ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی حماد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی، اور حاجیوں کے ساتھ جواو نٹنیاں آ گے رہا کرتی تھیں ان میں سے تھی، اور اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ عورت ایک او نٹنی کے باس آئی، جو غریب تھی اور ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ باس آئی، جو غریب تھی اور ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ وہ غریب او نٹنی تھی۔

۱۹۲۱ یکی بن یکی تمیمی، یزید بن زریع، حمید، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویه، فزاری، حمید، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت محمید، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے در میان ٹیک لگائے ہوئے جارہا تھا، آپ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے بیدل چلنے کی نذر کی ہے، فرمایا الله تعالی تعالی اس کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اور تھم دیا تعالی اس کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اور تھم دیا کہ سوار ہوجا۔

۵ ۱۷ کا۔ یحیٰ بن ابوب اور قتیبہ اور ابن حجر ،اساعیل بن جعفر ،

حُجْرِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى النَّبِيَّ صَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ شَيْحًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهُ غَنِيٌ عَنْكَ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهُ غَنِيٌّ عَنْكَ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ وَابْن حُحْر *

وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابَّنِ حُجْرٍ * ١٧٤٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حُدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرُو بهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٧٤٧ - و حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةً حَدَّثَنِي الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةً حَدَّثَنِي الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةً حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتُ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتُ أَبِي اللّهِ حَافِيةً فَالَ نَذَرَتُ أَبِي اللّهِ حَافِيةً فَالَمَرَتْنِي أَنْ أَبِي اللّهِ حَافِيةً فَالَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِي اللّهِ حَافِيةً فَالَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِي لَهَا رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسْتَفْتِي لَهَا رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسْتَفْتَيْ لَهُ وَقَالَ لِتَمْشُ وَلْتَرْكَبُ *

١٧٤٨ - و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي عَامِرِ الْجُهَنِيِ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِي أَنَّهُ قَالَ نَذَرَت أُخْتِي فَذَكَرَ بِمِثْلٍ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُر فِي الْحَدِيثِ حَافِيةً وَزَادَ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُر فِي الْحَدِيثِ حَافِيةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةً *

رَ مَا اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي الْحَكَالَةِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا أَبْنُ

عمروبن ابی عمرو، عبدالر حمن اعرج، حضرت ابو ہر برہ وضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ سہارالے کر چل رہاتھا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے، اس کے بیٹوں نے علیہ وسلم نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے، اس کے بیٹوں نے عرض کیایارسول اللہ اس پر نذر ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے بڑے میاں! سوار ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالی وسلم نے ارشاد فرمایا، اے بڑے میان! سوار ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالی تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے، الفاظ صدیث قتیہ اور ابن حجر بیں۔

۲ ۲ کا۔ قتیبہ بن سعید ، عبدالعزیز دراور دی ، عمر وابن ابی عمر و سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

2 مراد زکریا بن کیلی بن صالح مصری، مفضل بن فضاله، عبدالله بن عیاش، یزید بن الی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبه بن عامر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہول نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر کی، کہ میں بیت الله تک نگے بیاؤں جاؤں گی چنانچہ اس نے مجھے آنخضرت صلی الله علیه وسلم بیوں بارے میں دریافت کرنے کا تھم دیا، تو میں نے آپ سے دریافت کرنے کا تھم دیا، تو میں نے آپ سے دریافت کرنے کا تھم دیا، تو میں نے آپ سے دریافت کرنے کا تھم دیا، تو میں نے آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا، پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۸ ۲۵ او محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبه بن عامر رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری بہن نے نذر مانی، اور مفضل کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں نگے پاؤں چلنے کاذکر نہیں ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ ابوالخیر عقبہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

9 س/ 2 ا۔ محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، یجی بن ابوب، بزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ

١٧٥٠ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونسُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَحْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقُمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقَبَة بْنِ عَامِرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ *

روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح کہ عبدالرزاق ہے روایت مروی ہے۔

• ۵ کا۔ ہارون بن سعید ایلی اور پوٹس بن عبدالاعلیٰ ، احمہ بن عیسلی، ابن و هب، عمر و بن حارث، کعب بن علقمه ، عبدالر تهن بن شاسه، ابوالخير، حضرت عقبه بن عامر رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں ،اور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے نقل کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو کہ فتم کا کفارہ ہے۔

(فا ئدہ) نذر مبہم حکماً قتم کے طریقہ پرہے، یعنی جو قتم کا کفارہ ہے وہ نذر کا ہے ،ابن بطال بیان کرتے ہیں کہ یہی جمہور علمائے کرام کامسلک ہے،اباگر محض بغیر عدد کے روزوں کی نیت کی ہے، تو تین روزے ر کھناواجب ہے،اوراگر صدقہ کی نیت کی ہے تو دس مسکینوں کو صدقہ فطرکے طریقہ پر کھاناکھلاناواجب ہے۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْآيْمَان

(٢٢٣) بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ بابِ(٢٢٣) غيرِ الله كي فتم كھانے كي ممانعت۔

١٧٥١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثْنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونَسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ا۵۷ا۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرمله بن میخیٰ، ابن و ہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبدالله، بواسطه اپنے والد ، حضرت عمر بن خطاب رضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آ تخضرت صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که الله رب العزت تمہیں تمہارے آباء کی قشمیں کھانے سے منع کر تاہے، حضرت عمرٌ بیان کرتے ہیں کہ بخدامیں نے جب سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سی تومیں نے آباء کی نہ اپنی طرف ہے نہ کسی اور کی طرف سے قتمیں کھائیں۔

نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *
١٧٥٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَقْبُلُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَقْبُلُ بَنُ خَالِدٍ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ خَالِدٍ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ خَمَيْدٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِنُ حُمَيْدٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كَلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ كَلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فَي حَدِيثِ عُقَيْلَ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ فِي حَدِيثٍ عُقَيْلَ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا * ١٧٥٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِم عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ

بأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةٍ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ * () أَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةٍ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ * () ١٧٥ - وَحَدَّثَنَا لَيْثُ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّيْثُ عَنْ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَانُّهِ مَا اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبِ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بَأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا

قَادَاهُمُ رَسُونُ اللَّهِ طَنِي اللَّهِ عَلَيْ وَمَكُمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ * ٥٥٧٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىُ حَدَّثَنَا يُحْيَدِ اللَّهِ حِ و حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حِ و

حَدَّتَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالِ حَدَّتَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حِ و حَدُّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدُّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدُّثَنَا ابْنُ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۵۳ - ابو بکر بن ابی شیبه اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیبینه ، زہری، سالم ، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے اپنے باپ کی قشم کھاتے ہوئے سنا، بقیہ روایت یونس اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۵۵۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رکے، لیث نافع، حضرت عبداللدر ضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب کو چند سواروں میں پایا، اور حضرت عمر اپنے باپ کی قتم کھارہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا، اور فرمایا آگاہ ہو جاؤکہ اللہ تعالی عمہیں تمہارے آباء کی قتمیں کھانے سے منع کر تاہے، لہذا جو کوئی تم میں سے قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھانا ہی جاہے تو وہ اللہ تعالی کی قتم کھائے یا خاموش رہے۔

۵۵۱۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔ (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، کیجیٰ قطان، عبیداللہ۔ (تیسری سند) بشیر بن بلال، عبدالوارث، ایوب۔ (چو تھی سند) ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر۔ (پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان، اساعیل بن امیہ (چھٹی سند) ابن بی فدیک، ضحاک، ابن ابی ذئب۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا اللهُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةً ح و حَدَّثَنَا البْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا البْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَالبْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ نَافِعِ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آبُوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْأَيُوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْنَ عَمْرَ اللّهِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ دِينَارِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِف إِلّا بِاللّهِ وَكَانَت قُرَيْشٌ كَانَ حَالِفًا فَقَالَ لَا يَحْلِف إِلّا بِاللّهِ وَكَانَت قُرَيْشٌ تَحْلِف أَلَا اللّهِ وَكَانَت عُرَيْشً اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهِ وَكَانَت عُرَيْشٌ تَحْلِف أَلَا اللّهِ وَكَانَت عُرَيْشٌ اللّهُ اللّهِ اللّهِ وَكَانَت عُريْشٌ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

١٧٥٧ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا اَبْنُ وَهْبِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ الْخُبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرُ كَ فَلْيَتَصَدَّقٌ *

۱۷۵۱۔ یکیٰ بن کیکیٰ اور کی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن مجر،
اساعیلِ بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہماہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں ہے
قشم کھانا چاہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی قشم نہ کھائے
اور قریش اپنے باپ دادا کی قشمیں کھایا کرتے تھے، تو آپ نے
فرمایا اپنے آباء کی قشمیں مت کھاؤ۔

(ساتویں سند)اسحاق بن ابراہیم،ابن رافع،عبدالرزاق،ابن

جریج، عبدالکریم، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما

ر سول الله صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق واقعہ مذکور ہے۔

2021۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرملہ بن کیے یا، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوہر برہ درضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تم میں سے لات (بت) کی قتم کھالے تو اسے چاہئے کہ لاالہ الا اللہ کے، اور جو شخص اپنے ساتھی سے کے کہ آتیرے ساتھ جواکھیاوں گا، تو وہ صدقہ کرے۔

(فائدہ) کیونکہ اس نے وہ کام کئے جو کا فر کرتے ہیں،اس لئے کلمہ طیبہ اور توبہ استغفار ضروری ہے اور اس قتم کی صور توں میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں،اس پر قتم کا کفارہ واجب ہوگا، تاکہ اس کے گناہ کا تدارک ہوسکے۔

١٧٥٨ - وَحَدَّثَنِي سُويْدُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حِ وَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالًا حَدَّثَنَا السَّحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَبْدُ الرَّوْهُرِيِّ

۱۵۵۸۔ سوید بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، زہری ہے اس
سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی حدیث یونس کی
روایت کے طریقہ پرہے، باقی اس میں سے ہے کہ اسے چاہئے کہ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَر مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ عَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْء وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْخُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى أَقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ حَيَادٍ *

وَ ١٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ عَنْ عَبْدِ عَنْ عَبْدِ عَنْ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَنْ عَبْدِ الْأَحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ * عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ *

کسی چیز کا صدقہ کرے اور اوزاعی کی روایت میں ہے کہ جو شخص لات و عزی (بتوں) کی قتم کھائے، ابوالحسین امام مسلم فرماتے ہیں کہ "تعال اقامرک فلیصدق" یہ لفظ زہری کے علاوہ اور کسی نے ذکر نہیں کئے اور یہ بھی بیان کیا کہ امام زہری نے تقریبانوے حدیثیں بہترین سندوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کہ اس میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔

1209۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلی، ہشام، حسن، حضرت عبدالاحلی عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنوں اور اپنے باپ دادوں کی قشمیں مت کھاؤ۔

(فائدہ) باپ داداکا تذکرہ عاَدت کے موافق کر دیا، کیونکہ اکثرلوگ آباؤاجداد کی قشمیں کھاتے رہتے ہیں اور قشم اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بسبب اس کے کمال عظمت کے مختص ہے، لہٰذاقشم کھانے میں اور کسی کواس کے مشابہ نہ کیاجائے،اس لئے صراحتۂ اس چیز کی ممانعت فرما دی کذافی المرقاۃ،اور سنن ابوداؤد،اور سنن نسائی میں حضرت ابوہر رہوں ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے آباء کی قشمیں نہ کھاؤاور نہ اپنی ماؤں کی ،اونہ بتوں کی قشمیں کھاؤسٹر کی کھاؤ،اورایسی قشمیں کھاؤ جن میں تم سچے ہو۔

(٢٢٤) بَابِ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي، هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ *

مُعُو حَيْرُ وَيَحْمَرُ عَنْ يَمِينِهِ ١٧٦٠ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ

وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ

قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا

باب (۲۲۴)جو شخص کسی کام کی قشم کھائے،اور پھراس کے خلاف کواچھا سمجھے تواسے کرے،اور اپنی قشم کا کفارہاداکرے۔

۱۰-۱۔ خلف بن ہشام، قتیبہ بن سعید، یجی بن حبیب حارثی، حماد بن زید، غیلان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری لینے کے لئے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا خداکی قتم میں شہیں سواری نہیں دوں، چنانچہ دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری ہے، کہ شہیں دوں، چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم مشہرے رہاس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے، آپ نے ہمیں سفید صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے، آپ نے ہمیں سفید

کوہان کے تین اونٹ دینے کا تھم دیا، چنانچہ جب ہم چلے تو ہم نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ دے گہا، یا ہم میں سے بعض نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ دے گاکیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری مانگی تو آپ نے فتم کھائی کہ میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور پھر ہمیں سواری دیدی، لوگوں میں تمہیں سواری نہیں نے حضور سے اس کاذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا، بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کیا ہے، اور میں انشاء اللہ کسی چیز کی فتم نہیں کھاؤں گااور پھر اس سے بہتر (دوسر اکام دیکھوں گا) گریہ کہ اپنی قتم کا کفارہ اداکر دوں گا، اور اس پر بہتر کام کو کر لول گا۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فاکدہ) مر قاۃ شرح مشکوۃ میں ہے کہ ایسی شکل میں قسم توڑنا مستحب ہے جبکہ اس سے بہتر اور کوئی کام نظر آ جائے، جیسا کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھالے کہ اپنے والدین سے گفتگو نہیں کرے گا، تواس میں قطع رحم اور عقوق والدین ہے، توالی شکل میں قسم توڑنا بہتر ہعلوم ہو تا تواسے توڑڈالے، اور کفارہ اداکرے اور اس پر تمام علائے کرام کا تفاق ہے، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ قسم توڑنے کے بعد اداکیا جائے گا، اس سے قبل اداکر نادر ست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةً عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى مَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ اللَّهُ مَعْهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِي الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِي الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِي عَرْوَلَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي الْمُعْرُوةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي الْمُونِي اللَّهِ لَكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي اللَّهِ لَكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَصْحَابِي اللَّهِ عَلَى شَيْء وَوَافَقْتُهُ وَهُو غَضْبَانُ وَلَا أَصْحَابِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَحَافَةِ أَنْ يَكُونَ أَشُعُرُ فَرَجَعْتُ حَرِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَحَافَةِ أَنْ يَكُونَ مَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَحَافَةِ أَنْ يَكُونَ وَلَكُ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَحَافَةِ أَنْ يَكُونَ وَهُو عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي مَنَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي فَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي فَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي الْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي فَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي فَعَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَا فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَدْ وَجَدَا فِي الْمَا الْمُعَلِي الْمُعْمِلِي فَالْمَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ قَدُ وَالْمَالِهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ قَدْ وَجَدَا فَي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُوسُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ الْمُعَلِي اللَّهُ الْمَالِعَ الْمَا اللَّهُ الْمُعْتَلُكُونَ الْمُعَلِ

الا کا۔ عبداللہ بن براداشعری، محمد بن علاء بمدائی، ابواسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے بھیجا، جبکہ وہ جیش عسر ہ بعنی غزوہ تبوک میں آگے کے ساتھ تھے، میں وہ جیش عسر ہ بعنی غزوہ تبوک میں آگے کے ساتھ تھے، میں

وہ جیش عمرۃ لیعنی غزوہ تبوک میں آپ کے ساتھ تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہمراہیوں نے مجھے آپ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا ہمراہیوں نے فرمایا، خداکی قتم! میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور اتفاق سے کہ جس وقت میں نے سے عرض کیا، آپ عصہ میں سے اور اتفاق سے کہ جس وقت میں غمگین واپس ہوا، ایک تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کی وجہ سے، اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کی وجہ سے، اور

دوسرے اس خیال ہے کہ کہیں آپ کو میری وجہ ہے رنج نہ

ہوا ہو چنانچہ میں ساتھیوں کے پاس آیا۔ اور رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم نے جو مجھ سے فرمایا تھا، وہ ان سے بیان کر دیا، کچھ د ریبی میں تھہراتھا کہ حضرت بلال کی میں نے آواز سنی، کہ وہ ایکار رہے ہیں، عبداللہ بن قیس (یہ ان کا نام ہے) میں نے جواب دیا، انہوں نے کہا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمہیں بلارہے ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہواتو آپ نے فرمایا، یہ جوڑالے اور یہ جوڑا، اور یہ جوڑالے، چھ او نٹوں کے متعلق فرمایاجو کہ آپ نے اس وقت حضرت سعدٌ ہے خریدے تھے اور انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا،اور ان سے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے ،یا فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمہیں میہ سواریاں دی ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سب او نٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیااور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمہیں یہ سواریاں دی ہیں گر میں تمہیں اس وقت تک نہیں حچوڑوں گا، تاو قتیکہ تم میں سے کچھ آدمی میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہ چلیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی گفتگو سی ہے، جب کہ میں نے تمہارے لئے سواریاں ماتھی تھیں کہ آپ نے پہلی مرتبہ انکار فرمادیا، پھراس کے بعد مجھے یہ سواریاں دیں ، تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے تم سے وہ کہہ دیا ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا، میرے ساتھیوں نے کہا، خداکی قتم تم ہمارے نزدیک سے ہو، اور ہم وہی کریں گے جوتم چاہو گے ، پھر ابو موسی ان میں سے چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے، جنہوں نے حضورً ہے اولاً انکار سنا تھا، اور پھر آپ کا دینا دیکھا، چنانچہ ان لوگوں نے ابوموسٰی کے ساتھیوں سے وہی بیان کیا جو کہ ابو موسٰیؓ نے ان سے بیان کیا تھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَتْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسَ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجب رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلُمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقُرينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطُلِقْ بِهِنَّ إِلَى أُصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أُو قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلَكُمْ عَلَى هَوُلَاء فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاء وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أُوَّل مَرَّةٍ ثُمَّ إعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بنَفَر مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءً *

١٧٦٢- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

۲۷ کا۔ ابوالر بیج عتکی، حماد بن زید، ابوب، ابو قلابہ، قاسم بن عاصم، زہدم جرمی سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو موسٰیؓ کے

یاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے اپناد ستر خواں منگوایا،اس پر مرغ کا گوشت تھا،ایک ھخص بی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسا کہ غلام ہوتے ہیں آیا، ابو موسی ؓ نے اس سے کہا، آؤ (یعنی کھانا کھاؤ)اس نے کچھ تامل کیا، حضرت ابو موسیؓ نے کہا، آؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہ گوشت کھاتے دیکھا ہے، وہ بولا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھاہے، تو مجھے کھن آئی اس لئے میں نے قتم کھالی ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا، حضرت ابوموسٰیؓ نے کہا، تو آؤ میں تم سے قتم کی حدیث بھی بیان کر تا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اینے چند اشعری ساتھیوں کے ساتھ سواری لینے کے لئے آیا، آپ نے فرمایا، خدا کی قشم میں حمہیں سواری نہیں دوں گا،اور نہ میرے پاس سواری موجو دہے، سوجس قدر منظور خدا تھاہم تھہرے رہے،اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ لوٹ میں آئے آپ نے ہمیں بلا بھیجا، اوریانچ اونٹ سفید کوہان کے ہمیں دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے تو ہم میں ہے ایک نے دوسرے سے کہاکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قشم یاد نہیں دلوائی، جو آپ نے کھائی تھی، ممکن ہے کہ اس میں ہمیں برکت حاصل نہ ہو، پھر ہم آپ کی طرف لوٹے اور کہایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے یاس سواری کے لئے آئے تھے، اور آپ نے قتم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری دیدی، توکیا آپ اپنی قشم بھول گئے، فرمایا بخد ااگر اللہ نے حاہا تو میں تو کوئی قشم نہ کھاؤں گا، پھراس سے بہتر دوسری چیز دیکھوں

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمِ عَنْ زَهْدَمِ الْحَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظَ مِنَي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ شَبِيةٌ بِالْمُوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدَي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنَهْبِ إبل فَدَعَا بنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرٌّ الذُّرَيُّ قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضِ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِين فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوًّ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

١٧٦٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ

حمہیں اللہ تعالی نے سواری دی ہے۔ سالا کا اللہ ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ، قاسم حمیمی، زہدم جرمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہما رہے قبیلہ یعنی جرم اور قبیلہ اشعر کے

گا توجو بات بہتر ہو گی، وہ کروں گااور قشم کھول دوں گا، تم جاؤ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ * إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ * إلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ * وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرِ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةً عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ حِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفَيَانً عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ حِ وَ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ حِ وَ الْمَاكِقَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ حِ وَ الْمَاكِقَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ حِ وَ اللّهَ اللّهَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِيِّ حِ وَ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِي حِ وَ اللّهَ اللّهَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِي حِ وَ اللّهَ اللّهَ وَالْمَاكِقُ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ زَهْدَمَ الْجَرْمِي قَالَ كُنّا عَنْكَ أَبِي قِلَابَةَ مُسْلِم حَدَّثَنَا وُهُيَّتِ حَدِيثِ مَعْنَى حَدِيثِ مَاكِمٍ عَنْ أَيْفِ الْمَعْقِ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَاكِمً الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

١٧٦٥ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اللهِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا السَّعْقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْن حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا وَهُوَ الْعَرْمِيُّ قَالَ دَخُلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ دَخُلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحَرْمِيُّ قَالَ دَخُلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحَرْمِيُّ قَالَ دَخَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدَيْهُمُ وَزَادَ فِيهِ قَالُ إِنْهِ وَاللّهِ مَا نَسِيتُهَا *

حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالً إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا *

الْمَارَ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْسُحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْقَيْسِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرِ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا عَنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا عَنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا عَنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا عَنْدِي مَا أَدْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاهُ وَعَلَلْهَ الْمَاكِمُ عَلَى يَمِينَ أَرَى الْمَالِكُونَا الْكَامُ الْمَالِقُ الْمَالِي الْمَالِمُ الْمَالِمُ الْمَالَةُ الْمَلِي الْمَالِي الْمَالِي الْمَالَةُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمَالُولُهُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُ الْمَالِمُ الْعَلَى الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالِمُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالِمُ الْمُعِلَى الْمَالُولُ الْمَالُولُولُ الْمَالِمُ اللَّهُ الْمَالِلَهُ

درمیان بھائی چارہ اور پیار محبت تھی تو ہم ایک بار حضرت ابو موسی اشعری کے پاس بیٹے تھے کہ ان کے سامنے کھانالایا گیا، جس میں مرغ کا گوشت تھااور حسب سابق روایت مروی ہے۔ ۱۷۲۸۔ علی بن حجر سعدی، اور اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، اساعیل بن علیہ ،ایوب، قاسم تمیمی، زہد م جری، (دوسری سند) ابن عمر، سفیان، ایوب، ابوقلابہ تمیمی، زہد م جری (تیسری سند) ابو بکر بن اسخق، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابی قلابہ، قاسم زہد م جری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹے ہوئے تھے اور حماد بن زید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ طرح حدیث مروی ہے۔

ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کواس کی اطلاع دی تو آپ نے

٦٥ ١٤ شيبان بن فروخ، صعق بن حزن، مطروراق، زمدم

غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

١٧٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى النَّيْمِيُّ جَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمُهُ نَحْهُ حَديث جَدي *

نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْو حَدِيثِ جَرِيرٍ * مَرُّوانُ بِنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرُّوانُ بِنُ مُعَاوِيَةً الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بِنُ مَرُّوانُ بِنُ مُعَاوِيَةً الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بِنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعْلَهُ بَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعْلَهُ بَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَ يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ أَهْلَهُ بَكَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ عَنْ عَلَيْ يَمِينَ عَلَيْ يَمِينَ فَلَا يَعْلَى عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَيْ يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَيْ يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ عَلَيْ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ فَرَا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلَيْكُفَرْ عَنْ أَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَي يَمِينَ فَرَاكُ فَرَاكُ مَنْ عَلَى عَيْرَا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِرْ عَنْ عَلَى يَمِينَ فَرَاكُ مَنْ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَيْ وَمِنْ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ عَلَى عَيْرَاهُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَاكُونُ الْمُؤْلِلِكُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ الْمَالِقُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَلْمُ الْمَالِمُ الْمَالَ اللَّهُ الْمَالِمُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالَعُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالِقُ الْمَالَعُولُ الْمَالُولُ اللَّهُ الْمَالِمُ اللَّهُ الْمَالِعُ الْمَالُولُ الْمَالَمُ اللَّهُ الْمَالِمُ اللَّهُ الْمَالَالُهُ اللَّهُ الْمَالِمُ

١٧٦٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِين فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِ وَلْيَفْعَلْ*

٠ ١٧٧٠ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فرمایا میں کوئی قتم نہیں کھاتا، گریہ کہ اس سے بہتر چیز کو پاتا ہوں، تو پھراسی کو کرلیتا ہوں۔

2121۔ محمد بن عبدالاعلی تیمی، معتمر ، بواسطہ اپنے والد، ابوالسلیل، زہدم، حضرت ابو موک اشعری رضی اللہ تعالی عنه ابوالسلیل، زہدم، حضرت ابو موک اشعری رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم پیادہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری ما نگنے کے لئے آئے اور جریری روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۷ کا۔ زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کیسان، ابوحازم، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیر ہوگئ، پھر وہ اپنے گھر گیا، بچوں کود یکھا کہ وہ سو گئے ہیں، اس کی بیوی کھانا لے کر آئی، تواس نے قتم کھالی کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے کھانا نہیں کھاؤں گا پھر اسے کھالینا ہی مناسب معلوم ہوا، اور اس نے کھالیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس چیز کا کہ جو تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا، کہ جو بہتر نظر آئے تواسے کرلے اور اپنی قتم کا کفارہ دے۔

۱۹ کا۔ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک، سہیل بن ابی صالح بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر رہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی بات کے متعلق قتم کھائے اور پھر اس سے بہتر کوئی اور بات معلوم ہو تواپی قتم کا کفارہ اداکرے، اور اسے کرلے۔

• 22 ا۔ زہیر بن حرب، ابن ابی اولیس، عبد العزیز بن مطلب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قتم کھالے اور

بھراس کے علاوہ اور کوئی چیز اس سے بہتر دیکھے تواس بہتر چیز کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ اداکر دے۔ اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ اداکر دے۔ اے اے قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل

صحیح مسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے کہ اپنی قشم کا کفارہ اداکرے ،اور جو بہتر بات اسے نظر آئے وہ کرے۔

۲۷۵۱۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رقیع، تمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت کا، یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا مانگا، عدیؓ بولے میرے پاس تجھے دینے کے لئے بچھ نہیں ہے گر میر ی زرہ اور خود موجود ہے اور اپنے گھر والوں کو میں تجھے دینے کے لئے لکھتا ہوں، گر وہ راضی نہ ہوا، حضرت عدیؓ کو غصہ آگیا اور کہا خدا کی قتم میں کجھے بچھ نہیں دوں گا، پھر وہ راضی ہوگیا، حضرت عدیؓ نے کہا آگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیانہ ساہو تا کہ آپ فرمار ہے تھے کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قتم کھائے اور آپ فرمار ہے تھے کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قتم کھائے اور

پر ہیز گاری والی بات اختیار کرے تومیں اپنی قشم نہ توڑتا۔ ساے کا۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد العزیز فنہ میں میں معاذبواسطہ ا

پھر دوسری بات اس کے زیادہ پر ہیز گاری کی دیکھے تو زیادہ

بن رقیع، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صل ملے مسلم نے میں فرور و شخصے کسے درسے متعلقہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کے متعلق قشم کھالے اور پھراس کے علاوہ اور کسی چیز کو بہتر سمجھے تواس بہتر چیز کو کرلے اوراپی قشم کو چھوڑ دے۔

۱٬ ۷ پیر و ترمیه اور این سم و په وروعت ۱۷۷۷ محمد بن عبدالله بن نمیر ، محمد بن طریف بجل ، محمد بن

فضیل، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم طائی، حضرت عدی بن اتر ضروری ترال می میسید العزیز بن رفیع می تمیم طائی، حضرت عدی بن

حاتم رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حَلَفَ عَلَى يَمِين فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خُيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ *

١٧٧١ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بلَال

حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

يمِينِي ١٧٧٣- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ تَميمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِين ثُمَّ

رَأَى أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى مَا حَنَّثْتُ

عَلَى يَمِينَ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ اللَّهِ عَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ اللَّهِ عَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ اللَّهِ عَيْرًا وَلْيَتْرُكُ يَمِينَهُ * اللَّهِ عَيْرًا وَلْيَتْرُكُ يَمِينَهُ *

١٧٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيًّ عَنْ عَدِيًّ عَنْ عَدِيًّ عَنْ عَدِيًّ عَنْ عَدِيًّ

مسیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) ... م

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

٥١٧٧٥ - وَحَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبْدِ الْعَزِيزِ مُحَمَّدُ بْنُ غَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَاتِمَ بْنِ حَاتِمَ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّامَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَيْهِ وَلَاءً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ اللْعَلَامِ وَاللَّهُ اللْعَلَامِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَامِ وَالْعَلَامِ وَاللّهِ اللْعَلَامِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ ا

آلا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنُّ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمٍ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمٍ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مَائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ مَائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللّهِ لَا أَعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لُولًا أَنِي مَائَةً وَرُهُمٍ وَأَنَا ابْنُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلَيْأَتِ الّذِي هُو خَيْرٌ *

١٧٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ صَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ مَا يَعَمِائَة فِي عَطَائِي *

٧٧٨ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کوئی تم میں سے قتم کھالے پھراس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو اپنی قتم کا کفارہاداکرےاوراس بہتر کواختیار کرے۔

2221۔ محمد بن طریف، محمد بن فضیل، شیبانی، عبدالعزیز بن رفع، تمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا، آپ فرمارہ تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۷۱۔ محمد بن مثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک
بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی
عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس سو درہم مانگئے
کے لئے آیا، انہوں نے فرمایا تو مجھ سے سو درہم مانگنا ہے اور
میں حاتم کا بیٹا ہوں، خداکی قتم میں تجھے نہیں دوں گا(۱)، پھر
فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے
ہوئے نہ سناہو تاکہ جو محض کسی کام کے لئے قتم کھالے اور پھر
اس سے بہتر کوئی دوسر اکام معلوم ہو تو بہتر کوکر لے۔

4421۔ محمد بن حاتم، بہز، شعبہ، ساک بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے کچھ طلب کیااور حسب سابق روایت مروی ہے اور بیه زیادہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تو میری عطاسے حیار سودر ہم لے۔

۸۷۷ - شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، حضرت عبد الرحمٰن بن سمره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے

(۱)اس جملہ کی وضاحت سے ہے کہ وہ سائل جانتا تھا کہ حضرت عدیؓ کے پاس دراھم نہیں ہیں پھر بھی اس نے سوال کر لیا تواس پر حضرت عدیؓ نے ناراض ہو کر فرمایا کہ مجھے بتاہے کہ میرے پاس کچھ نہیں اور یہ بھی جانتاہے کہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور میرے لئے کسی کے سوال کے جواب میں انکار کرنا بہت مشکل ہو تاہے تو پھر بھی سوال کر تاہے اس لئے نہ دینے کی قتم کھائی۔

وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةً لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينَ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرْ عَنْ عَلَى يَمِينِكَ وَأَنْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَنْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرْ عَنْ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرْ جَسِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

١٧٧٩ - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورِ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورِ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اللهِ عَنْ عَطِيَّةً وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامٍ بْنِ عَبِيْدٍ وَهِشَامٍ بْنِ عَبِيْدٍ وَهِشَامٍ بْنِ عَبِيْدٍ وَهِشَامٍ بْنِ عَبِيْدٍ وَهِشَامٍ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَادٍ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكَرَمٍ الْعُمِّيُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذَكُرُ الْإِمَارَةِ *

(٢٢٥) بَاب يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ *

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى وَعَمْرٌ و النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ و قَالَ عَمْرٌ و حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَا لِحَدِّرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ *
 قَالَ عَمْرٌ و يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ *
 قَالَ عَمْرٌ و يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ *

فرمایا، اے عبدالر حمٰن عکومت کی در خواست نہ کر، کیونکہ اگر در خواست کے بعد تخفیے ملی تو تیر ہے سپر دکر دی جائیگی، اور اگر بغیر در خواست کے تخفیے ملی تو پھر اس کے متعلق تیری مدد کی جائے گی، اور جب تو کسی چیز پر قسم کھالے، پھر اس کے خلاف بہتر دیکھیے تو قسم کا کفارہ دے اور جو بہتر معلوم ہو اسے کر، ابواحد جلودی نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالعباس الماسر جسی نے شیبان بن فروخ کے واسطہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ شیبان بن فروخ کے واسطہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ 2 اس کا کور مید۔ 2 اور در میں منصور اور حمید۔ (دوسری سند) ابو کامل جہ حدری، حماد بن زید، ساک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان۔

(تیسری سند) عبیداللہ بن معاذ معتمر بواسطہ اپنے والد (چو تھی سند) عقبہ بن مکرم عمی، سعید بن عامر، سعید، قبادہ، حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث مروی ہے باقی معتمر کی روایت میں حکومت کاذکر نہیں ہے۔

باب (۲۲۵) قتم، قتم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہو گی۔

۱۷۸۰۔ یکی بن یخی اور عمر و ناقد ، ہشیم بن بشیر ، عبداللہ بن الی صالح ، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہر ریوہ رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تیری قتم اپنی چیز کے مطابق ہوگی جس پر تیراساتھی تیری تصدیق کرے گااور عمر و کی روایت ہیں "یصد قک بہ صاحبک" کے لفظ ہیں۔

(فائدہ) بالا جماع ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر قاضی یا حاکم کس سے قتم لے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے حجو ٹی قتم کھالے تو عذاب الٰہی کاوہی مور دہوگا۔

١٧٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَّيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ *

(٢٢٦) بَابِ الِاسْتِثْنَاءِ *

كَامِلِ الْحَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ وَاللَّفْظُ كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ وَاللَّفْظُ كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ وَاللَّفْظُ كَامِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَ عَلَيْهِنَّ اللَّيْهَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةً فُولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً فُولَدَتْ كُلُ وَاحِدَةً فُولَدَتْ وَلَدَتُ وَلَدَتُ وَلَدَتُ وَلَدَتُ وَلَدَتُ وَلَدَتُ مُنْهُنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِيلًا فَلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُو كَانَ اسْتَشْنَى لَولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً وَلَدَتْ مِنْهُنَ عُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُو كَانَ اسْتَشْنَى لَولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُو كَانَ اسْتَشْنَى لَولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُو كَانَ اسْتَشْنَى لَولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً فَولَدَتْ مُنْ عُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ لَوْ كَانَ اسْتَشْنَى لَولَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةً فَولَدَةً وَلَا لَاللَهِ عَلَيْهِ مَنْهُنَ عُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا لَاللَهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَ

١٧٨٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّهْ طُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلَيْمَانُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهِ لَا طُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَا طُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَا طُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِعُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِعُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ فَلَمْ يَقُلُ وَسَاعِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً وَنَسِي فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ الْحِدَةُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا اللَّه

ا ۱ کا۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، یزید بن ہارون ، ہشیم ، حماد بن ابی صالح ، بواسطہ اپنے والد ، حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری فتم اسی چیز کے مطابق ہوگی جو تیرے ساتھی کی نیت ہوگی۔

باب (۲۲۷) قسم میں انشاء اللہ کہنا۔

الیوب محمد، حضرت الو ہر رور ضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں الیوب محمد، حضرت الو ہر رور ضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں سب کے پاس ایک ہی رات میں جاؤں گااور سب کے استقر ار حمل ہو جائے گااور پھر ان میں سے ہر ایک لڑکا جن گی، جو شہسوار ہو کر اللہ تعالی کے راستہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) گر ایک عورت نے علاوہ اور کوئی حاملہ نہیں ہو ئیں اور اس عورت نے فرمایا، مسلیمان علیہ دسلم آگر انشاء اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام اگر انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت ایک بچہ جنتی جو شہسوار بن کر اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کر تا۔

الا الد محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن تجیر، طاؤس، حضرت ابوہر برہ و ضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات میں ستر عور توں کے پاس ہو آؤں گااور ہرایک ان میں سے ایک بچہ جنے گی، جواللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گاان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا، انشاء اللہ کہہ لو، جہاد کرے گاان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا، انشاء اللہ کہہ لو، کیکن انہوں نے نہ کہااور وہ بھلا دیئے گئے، چنانچہ ان عور توں میں سے کسی کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا، سوائے ایک عورت میں سے کسی کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا، سوائے ایک عورت کے اس کے بھی آدھا بچہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ*

١٧٨٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ * النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ * النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ * النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَحْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَلَيْمَانُ بْنُ مَا اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ سَلَيْمَانُ بْنُ اللَّهُ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ عَنْ أَبِيهُ وَسَلِي اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ الْمُؤَوِّقِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ عَلَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلُ فَقَالَ فَقَالَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَيْلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ أَلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانَ قَالَ فَقَالَ فَقَالَ مَنْ اللَّهُ لَمْ يَقُلُ فَعَلَا وَسَلَّمَ لُوْ قَالَ فَقَالَ مَنْ اللَّهُ لَمْ يَعْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُوْ قَالَ فَقَالَ مَنْ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثُ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ * مَنْ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثُ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ *

١٧٨٦ وَحَدَّنِي رُهَيْرُ بْنُ حَرْبِ حَدَّنَنَا فِي الزِّنَادِ عَنِ النَّبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرُقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسِ لِللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ يُقَالِ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ يُقَالِ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَا امْرَأَةٌ وَاحِدَةً فَحَاءَتْ بِشِقِ رَجُلِ وَايْمُ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوْالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرْسَانًا أَجْمَعُونَ *

ار شاد فرمایا که اگر وه انشاء الله کهه لیتے توان کی بات نه جاتی اور ان کامقصد بھی پوراہو جاتا۔

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۷۸۴- ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۸۵ عبد بن حمید، عبدالرزاق بن جام، معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤڈ نے فرمایا کہ آج رات میں ستر عور توں کے پاس ہو آؤں گا، کہ ہر ایک ان میں سے ایک بیٹا جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان سے کہا گیا کہ انشاء اللہ کہہ لیس، انہوں نے نہ کہا، چنانچہ رات کو سب کے پاس ہو آئے، ایک عورت کے علاوہ اور کسی نے بچہ نہیں جنا، اس نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو جانث بھی نہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو جانث بھی نہ ہوتے، اور ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی۔

۲۸۷۱۔ زہیر بن حرب، شابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، سلیمان بن داؤڈ نے فرمایا آج رات میں نوے عور توں کے پاس جاؤں گااور ہرایک نرمایا آج رات میں نوے عور توں کے پاس جاؤں گااور ہرایک سے ایک شہسوار پیدا ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لو، انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا اور سب عور توں کے پاس گئے اور ایک عورت کے علاوہ کوئی حاملہ نہیں ہوئی، اس نے بھی ایک ناتمام بیجہ جنا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدی جان ہے، اگر وہ انشاء اللہ کہتے توسب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوار ہوکر جہاد کرتے۔

(فا کدہ)مشیت الہی اس بات کی متقاضی تھی،اس لئے انہیں لفظ انشاءاللہ کہنے کا خیال نہیں رہایہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے تفویض الی اللہ کو ضروری نہیں سمجھا، بعض روایات میں ساٹھ اور بعض میں ستر اور نوے تعداد آ رہی ہے،اس میں کسی قتم کا کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ فلیل کے بیان کرنے سے کثیر کی نفی نہیں ہوا کرتی اور ساتھی سے مراد فرشتہ ہے کیونکہ سیحے بخاری میں اسی طرح روایت مذکور ہے اور نیز بخاری میں دوسر سے مقام پر صاحب کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے فرشتہ ہی کی ہے،اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہوتی چہ جائیکہ اولیاء کرام کسی کو اولاد دیں یا حاجات پوری کریں، جملہ امور کا کنات اسی ذات وحدہ لاشر یک کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہوتی جہ جائیکہ اور جے چاہے نہ دے کوئی نبی ہویاولی کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں ہے سب کے سب اس کے محتاج ہیں۔ واللہ الغنی وائتم الفقراء (مترجم)

١٧٨٧ - وَحَدَّثَنِيهِ سُويْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةً عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ * تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۲۲۷) بَابِ النَهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْمِينِ فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بَحَرَام *

١٧٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنبَّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عَنْدَ اللَّهِ يَلَجَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عَنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِي كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ *

ابوالزنادے اس سند، حفض بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، ابوالزنادے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن انہوں نے بیان کیا کہ ہر ایک ان سے ایک لڑکا جنے گی جواللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ باب (۲۲۷) اگر قشم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو باب

تصحیحمسکم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باب(۲۲۷)اکر مستم سے گھروالوں کا نقصان ہو تو قشم کا نہ توڑنا ممنوع ہے بشر طبیکہ وہ کام حرام نہ

ہو۔

۱۵۸۸ مردیات سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابوہریرہ نے مردویات سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں،ان چنداحادیث میں سے بیہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قشم تم میں سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قشم تم میں سے کسی کا اپنی قشم پر جے رہنا جو کہ اس نے خدا کی قشم تم میں سے کسی کا اپنی قشم پر جے رہنا جو کہ اس نے

خدای سم مم میں سے سی کا پی سم پر جے رہناجو کہ اس نے اپنے گھروالوں کے حق میں کھائی ہے۔اس کے لئے خدا تعالی کے نزدیک زیادہ گناہ کا باعث ہے اس قتم کے کفارہ ادا کرنے سے جو کہ اللہ تعالی نے مقرر فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ہر چند قتم کا پوراکرناہے گرایی قتم کی جس میں گھروالوں کا نقصان ہو تو پھراس کا توڑناواجب ہے، بشر طیکہ قتم کے توڑنے ہے کئی گناہ کاار تکاب نہ ہو تاہو،اوراپی قتم کا کفارہ اداکرے۔واللہ اعلم بالصواب۔ (۲۲۸) کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد (۲۲۸) کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد

ا پنی نذر کا کیا کرے۔ ۱۷۸۹۔ محمد بن ابو بکر مقد ہ

۱۷۸۹۔ محمد بن ابو بکر مقد می اور محمد بن مثنیٰ، زہیر بن حرب، یکیٰ بن سعید القطان، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ

إِدَا اسلم ۱۷۸٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ لِرُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ عَوْ الْقَطَّانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا اللَّهِ إِنِّي الْحَرَامُ وَاللَّهَ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْحَرَامُ قَالَ فَأُوْفِ بِنَذْرِكَ * الْمَسْجِدِ الْحَرَامُ قَالَ فَأُوْفِ بِنَذْرِكَ *

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا، یار سول اللہ میں نے جاہلیت میں ایک رات علی جاہلیت میں ایک رات اعتکاف کروں گا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

(فائدہ) بعنی اب اس کا پورا کرنامنتحب ہے کیونکہ اس نذر میں کوئی معصیت نہیں،امام مالک،ابوحنیفہ اورامام شافعیؓ اور جمہور علائے کرام کے نزدیک کا فرکی نذر ہی صحیح نہیں اس لئے اس کا پورا کرنا بھی واجب اور ضر وری نہیں ہے۔والٹداعلم بالصواب (نووی جلد ۲ص ۵۰)

۱۹۵۱ ابوسعید الاهجی، ابواسامه، (دوسری سند) محمد بن مثنی، عبدالو هاب ثقفی، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه اور محمد بن العلاء اور اسحاق بن ابرا هیم، حفص بن غیاث (چوشمی سند) محمد بن عمرو بن جبله بن ابی رواد، محمد بن جعفر، شعبه، عبید الله، نافع، حضرت ابن عمررضی الله تعالی عنهما، حضرت عمررضی الله تعالی عنهما، حضرت عمر رضی الله تعالی عنه سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں باتی ابواسامه اور ثقفی کی روایت میں ایک رات کا اعتکاف مذکور ہے، اور شعبه کی حدیث میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانے کا تذکرہ ہے اور حفص کی روایت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانے کا تذکرہ ہے اور حفص کی روایت میں رات اور دن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

المُوسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ أَسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرو بْنِ جَبَلَةً بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةً كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ بُنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةً كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ نَافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ غُبَيْدِ اللّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرً بِهَذَا الْحَدِيثِ مَّمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرً بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقَفِيُّ فَفِي خَدِيثِ شُعْبَةً خَمَرً بِهَذَا الْحَدِيثِ مَنَ يَوْمُ اللّهِ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةً فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةً فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةً فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةً فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةً فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مُ

حَفْصِ ذِكْرُ يَوْمِ وَلَا لَيْلَةٍ *

١٩٩١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَهُ أَنَّ عُمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو بِالْجَعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُو بِالْجَعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ اذْهَبُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَى اللَّهُ صَلَى اللَّهِ صَلَى اللَّهِ صَلَى اللَّهِ صَلَى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخَمْس

۱۹۱۱ ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمررضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپ طاکف سے واپسی پر مقام ہمر انہ میں تھے، اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ اس کے متعلق کیاارشاد فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا، جاؤاور ایک دن اعتکاف کرو، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کرو، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک باندی انہیں دے دی تھی، جب

فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا *

١٧٩٢ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ عَنِ الْبَيُّ مِنْ حُنَيْنِ سَأَلَ الْبَيُّ مِنْ حُنَيْنِ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَدْرُ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ نَدْرً مُعْنَى حَدِيثٍ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ *

٦٧٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ مَنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِم وَمَعْمَرِ عَنْ أَيُّوبَ *

حَدِيثِهمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ *

۳۹ کا۔ احمد بن عبدۃ الضمی، حماد بن زید، ایوب، حضرت نافع ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جعر انہ سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا، وہ بولے آپ نے جعر انہ سے عمرہ نہیں کیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے جاہلیت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے جاہلیت میں ایک رات اعتکاف کی نذر مانی، بقیہ روایت جریر بن حازم میں اور معمر کی روایت کی طرح ہے۔

دریافت فرمایاجو کہ جاہلیت کے زمانہ میں کی تھی، یعنی ایک دن

کا اعتکاف کروں گا بقیہ حدیث جریر بن حازم کی روایت کی

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرٌ کواس کاعلم نہ ہو کیو نکہ امام مسلم ہی نے کتاب الجج میں حضرت انسؓ ہے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سال جعر انہ ہے عمرہ کااحرام باندھااور اثبات نفی پر مقدم ہو تاہے۔

طرح ند کورہے۔

۱۷۹۶ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۱۷۹۶ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُّ الوِبِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُّ الوِبِ عَنْ أَلُونِهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ الوِبِ عَنْ أَلُونِهَالِ حَدَّثَنَا حَلَى عَنْ أَلُوبِ عَنْ أَلُّهُمَا عَنْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ أَلُكُ فَلَكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ أَلُكُ وَفِي وَكُلُهُمَا عَنْ أَلُكُ وَلِي النَّذُر وَفِي وَكُرِي نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِي وَلَيْ وَكُرِي اللَّهُ مَا عَنْ وَكُرِي وَلَا الْحَدَيثِ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِي وَكُرِي وَلَا الْحَدَيثِ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثِ فَي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فَي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فِي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فَي النَّذُر وَفِي وَكُرِيثٍ فِي النَّذُر وَفِي وَلَا وَكُرِيثٍ فَي النَّذُر وَفِي وَلَا وَكُرِيثٍ وَلَا وَلَا الْحَدَويثِ وَلِي النَّذُر وَفِي وَلَا وَلَا وَلَا وَلَا وَلَا اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِ

۱۹۵۷۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دار می، حجاج بن منہال، حماد، ایوب، (دوسری سند) بیجیٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی دونوں حدیثوں میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکرہے۔

(فائدہ) یہ آزاد کرنا باجماع مستحب ہے واجب نہیں، اس روایت اور آنے والی اور روایتوں سے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، نرمی،

(٢٢٩) بَابِ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ *

کیاجائے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلِ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْن الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ فِرَاسِ عَنْ ذَكُوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

90 کا۔ ابو کامل فضیل بن حسین جیدری، ابو عوانہ، فراس، ذ کوان ابی صالح ، زاذان ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرر ضی اللہ تعالی عنہما کی خدمت میں آیا، اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا توزمین ہے لکڑی یااور کوئی چیز اٹھا کر کہا، اس میں اس کے برابر بھی ثواب نہیں، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمار ہے تھے کہ جو آدمی انے غلام کے طمانچہ مارے، یااسے مارے تواس کا کفارہ سے کہ اسے آزاد کردے۔

باب (۲۲۹)غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک

ملاطفت کا بین طور پر ثبوت اور اس کی تر غیب واضح اور روش ہو جائے گی او مطاعنین حضرات کواگر انہیں پڑھنے اور پھراس کے بعد انصاف کرنے کی توفیق ہوئی تو آئکھیں کھل جائیں گی کہ اسلام کی ہیہ تعلیم ہے اور اگر اسلام میں غلامی ہے، تواس فتم کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔ ۹۲ کا۔ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، فراس ، ذ کوان، زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام کو بلایااور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھااور فرمایا که میں نے تحقیے تکلیف دی ہے،وہ بولا نہیں،حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تو آزاد ہے، اس کے بعد زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی،اور فرمایا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب تہیں لا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے کہ جو سخص اپنے غلام کے ناحق حدلگائے، یااس کے طمانچہ مارے تواس چیز کا کفارہ اسے آزاد کر دیناہے۔

١٧٩٦ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَى وَابْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَّنِّي قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكُوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ أَبْنَ عُمَرَ دَعَا بِغَلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أُوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقُهُ *

١٧٩٧ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أُمَّا حَدِيثُ ابْن

۱۷۹۷ او بکر بن ابی شیبه ، و کیع (دوسری سند) محمد بن مثنیٰ ، عبدالر حمٰن، سفیان، فراس سے شعبہ اور ابوعوانہ کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی ابن مہدی کی روایت میں "حدالم یا تنہ "کے لفظ ہیں اور و کیع کی روایت میں "لطم عبدہ" کے لفظ ہیں،اس میں حد کاذ کر نہیں ہے۔

۱۹۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کہیل، معاویہ بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کے طمانچہ مارا، پھر میں بھاگ گیا، اور ظہر کی نماز سے پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھے بھی بلایا، پھر غلام سے فرمایا، اس سے بدلہ لے لے، اس نے معاف کر دیا، پھر سوید نے کہا کہ ہم مقرن کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا، وسلم کے زمانے میں شھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا، وسلم کواس کی اطلاع ہوگئی، آپ نے فرمایا اسے آزاد کردو، ہم وسلم کواس کی اطلاع ہوگئی، آپ نے فرمایا سے آزاد کردو، ہم نے فرمایا، اچھا اس سے خدمت لیتے رہو، جب اس کی ضرورت نے فرمایا، چھا اس کی ضرورت نے فرمایا، وسلم کواس کی اور کردو۔

۱۹۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن ادریس، حصین، حضرت بلال بن بیاف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی کی اور اپنے خادم کے طمانچہ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن بولے کہ مجھے اس کے عمدہ چبرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ملی، مجھے دیکھ میں مقرن کا ساتواں بیٹا تھا اور ایک خادم کے علاوہ بھارے پاس دوسر اکوئی خادم نہیں تھا، بم میں سے سب سے چھوٹے نے اس کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کا تھم

۱۸۰۰۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین، حضرت بلال بن بیاف بیان کرتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے، کپڑا بیچا کرتے تھے ایک لونڈی وہاں آئی اور اس نے ہم میں سے کسی کوایک

مَهْدِيُ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ * 1٧٩٨ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ كَهُدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُويْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِية بْنِ سُويْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِية بْنِ سُويْدٍ قَالَ الظَّهْرِ فَصَلَيْتُ كُهِيْلٍ عَنْ مُعَاوِية بْنِ سُويْدٍ قَالَ الظَّهْرِ فَصَلَيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ الْمُتَقِلْ مِنْهُ فَعَلَاتُ أَبِي مُقَرِّنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ فَعَلَاثُ أَبِي مُقَرِّن عَلَى عَهْدِ رَسُولِ فَعَلَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّن عَلَى عَهْدِ رَسُولِ فَعَلَا ثُمَّ قَالَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ وَاحِدَةً فَلَكَ النَّبِيَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنُوا خَاهِمَ فَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسَتَخُدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنُوا عَنْهَا فَلُدُخُلُوا سَبِيلَهَا *

٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ هُلَالً بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خُادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُويْدُ بْنُ مُقَرِّن عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا فَ وَجُرُ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي كُو فَكُرِّنَ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا مُقَرِّن مَا لَكُ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا مُقَرِّن مَا لَكُ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا وَاحِدَةً لَطَمَهَا أَصْغَرُنا مَا لَكُ عَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً لَطَمَهَا أَصْغَرُنا وَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ فَعَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ فَعْتَهُ وَسَلّمَ أَنْ فَعَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ فَعْتَهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنْ

١٨٠٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هُلَالٍ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارً سُويْدِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ شُويْدِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ شُويْدِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ شُويْدِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ شُويْدِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ الْبَرْ مُقَرِّن فَخَرَجَتْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُؤْمِن اللَّهُ الْمُؤْمِن الْمُؤْمِن اللَّهُ الْمُؤْمِن اللَّهُ الْمُؤْمِن اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِن اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْمُعَلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال

جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ * ١ . ٨ ١ - . وَحَدَّثَنَا عَنْدُ الْفَارِيشِ الْهُ الْمَارِيشَ الْهُ عَنْد

سُويه عَدُ وَحَدَّنَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي الصَّمَدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ الْعِرَاقِيُّ عَنْ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي آبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي آبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ سُويْدِ بْنِ مُقَرِّن أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانُ فَقَالَ لَهُ سُويْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّورَةَ مُحَرَّمَةٌ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهُ *

٢ . ١٨ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْل حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ *

عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مَنْعُودٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُو يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي عَلَيْهُ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي اعْلَمْ أَبًا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْ فَقَالَ الْقَلْتُ لَا أَضْرِبُ مَنْكُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْ مَنْكُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ مَنْكُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ مَنْ يَدِي فَقَالَ الْعَلَمْ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَنْكُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ مَنْ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ أَنَ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ مَنْ يَدِي مَنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَنْكُودٍ مَنْ اللَّهَ أَقْدَ لَى اللَّهُ أَقَدَرُ عَلَيْكَ مَنْكُودٍ مَنْ يَدِي مَنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَمْ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَنْكُودٍ أَنَا اللَّهُ أَقِدَ لَا عَلَى مَنْكُودٍ أَنَا اللَّهُ أَقْدَلُ عَلَى مَنْ اللَّهُ أَوْدُولُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ أَلْمُ اللَّهُ أَلْمُ اللَّهُ أَلْمُ اللَّهُ أَلُولُ مَا يَعْدَهُ أَلَالًا اللَّهُ الْعَلَمُ مَا يَعْدَهُ أَلِهُ اللَّهُ أَلُولُ اللَّهُ أَلْتُ اللَّهُ الْمُنْ الْعُلْمُ الْمُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللْهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللْهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللْهُ الْعُرْمُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْم

بات کہی اس نے اس کے طمانچہ مار دیا، سویڈ غضبناک ہوگئے اور پھر انہوں نے ابن اور ایس کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ ۱۸۰۱ عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمہ بن منکدر، ابو شعبہ عراقی، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی لونڈی کو تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی لونڈی کو کسی نے طمانچہ مارا، حضرت سویڈ بولے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ منہ پر مار ناحرام ہے، اور مجھے دیکھ میں اپنے بھائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ساتواں تھا اور مارے پاس علاوہ ایک خادم کے دوسر اکوئی خادم نہ تھا، تو ہم میں سے ایک نے اس غلام کے طمانچہ مار دیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طمانچہ مار دیا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کواس کے آزاد کردیے کا حکم دیا۔

۱۸۰۲ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن مثنیٰ، وہب بن جریر، شعبہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

سام ۱۸-۱ ابو کامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم شیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، ابو مسمور خوان لے، میں غصہ میں تھا، اس لئے پچھ نہیں سمجھ سکا، جب وہ آواز میرے قریب ہوئی، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرمارہ ہیں، جان لے ابو مسعود! ابو مسعود! بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوڑا اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، پھر آپ نے فرمایا، ابو مسعود، بخوبی جان لے کہ اللہ تعالی تجھ پرزیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی ماروں گا۔ تواس غلام پر رکھتا ہے، میں نے کہااب بھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

١٨٠٤ و حَدَّثَنَا وَهُوْ الْمُعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ حَرَّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ حِ مَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةً عَبْرَ أَنَى سُفْيَانُ حِ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا عَفْانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْعُمَشِ عَنْ الْعَلَاءِ عَرِيرِ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ * مَرير فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ * عَرير فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ * عَرير فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ * عَرْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِي لَا اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِي قَالَ كُنْتُ أَضُر بُ عُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ الْمَنْ عَلَيْكَ عَلَيْكَ عَلَيْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَى عَلَيْكَ مَلْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَى عَلَيْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ

لِوَجْهِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحَتْكَ النَّارُ

أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ *

۱۸۰۴ اسحاق بن ابراہیم، جریر، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حمید، معمری، سفیان۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ابو بکر بن ابی شیبه، عفان، ابو عوانه، اعمش سے عبدالواحد کی ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے، باتی جریر کی روایت میں ہے کہ حضور کی ہیبت کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر پڑا۔

۱۸۰۵ ابوکریب محمد بن العلاء، ابومعاویه، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حفرت ابومسعود انصاری رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، میں نے اپنے بیچھے سے ایک آواز سی، ابومسعود! اس بات کو جان لے، یقینا الله تعالیٰ بچھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے، اس سے جتنی کہ تواس غلام پررکھتا ہے، میں نے مرکر دیکھا تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول الله صلی الله علیہ وسلم ہیں، میں نے مرض کیا، یارسول الله صلی الله علیہ وسلم، وہ الله تعالیٰ کے لئے آزاد ہے آپ نے فرمایا، اگر توابیانہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا میں یا تھے لگ جاتی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ جب تک اپنے اعمال درست نہ ہوں تو کوئی پیر ، یا پیری مریدی کارگر نہیں ہو سکتی، یوم تحزی کل نفس ہما کسبت (یعنی جس دن ہر نفس کواس کی کمائی کابدلہ دیا جائے گا) کاعموم اسی پر دال ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٠٦ وَ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ وَ ابْنُ ابْنُ أَبِي بَشَّارِ وَ اللَّهْ ظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضُرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ يَضُرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَجَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ فَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ فَاللَهِ فَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ فَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ فَلَا فَأَعْتَقَهُ *

۱۸۰۲ محمر بن مثنی اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبه ، سلیمان، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام کہنے لگا، اعوذ باللہ! وہ اور مار نے لگے غلام بولا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خداکی قسم! اللہ تعالیٰ جھے پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تواس غلام پر نہیں رکھتا، ابو مسعود ہے نے اس غلام کی نہیں دکھتا، ابو مسعود ہے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

(فا کدہ)علماء کرام کا جماع ہے کہ آزاد پر غلام کو متہم کرنے کی بنا پر حد قائم نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ محصن نہیں ہے،لیکن اگر آ قانے غلط

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

اور پھر غلام نے بھی آپ کو دیکھ کر در خواست کی ، تبان کواس چیزیر تنبہ ہوااور غلام کو چھوڑ دیا۔ ١٨٠٧- وَحَدَّثَنِيهِ بشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا

١٨٠٧ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبه سے اسى سند كے ساتھ روایت مروی ہے لیکن اس میں ''اعوذ باللہ'' اور ''اعوذ

برسول الله صلى الله عليه وسلم "كاتذكره نهيس ہے۔

۱۸۰۸ ابو بکر بن ابی شیبه، ابن نمیر (دوسری سند) محمه بن عبدالله بن تمير، بواسطه اين والد، فضيل بن غزوان،

عبدالر حمٰن بن ابی نعم، حضرت ابو ہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ر دایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اینے غلام یالونڈی پر زنا کی تہمت

لگائی تو قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی، مگریہ کہ وہ

اس وقت تہمت لگانے میں سیاہو۔

۱۸۰۹_ابو کریب، وکیع (دوسری سند) زهیر بن حرب،اسحاق

بن بوسف ازرق، فضیل بن غزوان سے اس سند کے ساتھ

ر وایت مر وی ہے باقی دونوں روایتوں کے بیہ الفاظ ہیں کہ میں

نے ابوالقاسم نبی التوبة صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے۔

١٨١٠ ابو بكر بن ابي شيبه، وكيع، اعمش، معرور بن سويد بيان

کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ذر غفاریؓ کے پاس مقام ریذہ میں

گئے اور وہ ایک حادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان کے غلام نے بھی ویسی ہی جا در اوڑھ رکھی تھی، ہم نے کہا، اے ابوذر ؓ!اگر تم

یہ دونوں حادریں لے لیتے توایک جوڑا ہو جاتا،وہ بولے ، کہ مجھ میں اور میرے ایک بھائی میں لڑائی ہوئی، اس کی ماں مجمی تھی

میں نے اس کو اس کی ماں کی وجہ سے عار د لائی اس نے حضور ّ سے میری شکایت کی، تومیں آپ سے ملا، آپ نے فرمایا، ابوذر

(فا کدہ)غصہ کی حالت میں ابو مسعودؓ نے اعوذ باللہ کالفظ نہیں سنا، مگر بعد میں جبیبا کہ روایات بالاسے ثابت ہو گیا، حضور ؓ تشریف لے آئے

مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفُر عَنْ شُعْبَةً بِهَذَا الْإِسْنَادِ

وَلَمْ يَذْكُرْ قُوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

صَلَى الله عليهِ وسلم ﴿ صَلَى الله عليهِ وسلم ﴿ صَلَى اللَّهِ اللَّهِي اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَّنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نَعْم حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ*

تہمت لگائی ہے تو پھر قیامت کے دن پوری سز اسلے گی، مگریہ کہ وہ غلام معاف کردے۔ ١٨٠٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

> ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْل بْن غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا

> الْقَاسِم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ التَّوْبَةِ * ١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

> وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بأبي ذَرُّ بالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى

> غَلَامِهِ مِثْلَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذُرِّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلِ مِنْ

> إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانُتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ ۖ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صِلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا

ذَرِّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرِّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبُهُمْ مَمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفُوهُمْ فَأَعْيِنُوهُمْ *

تم میں جاہلیت ہے، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جولوگوں کوگالی دے گالوگ اسکے ماں باپ کوگالیاں دیں گے، آپ نے فرمایا اے ابوذر تم میں جاہلیت ہے، وہ تمہارے ہمائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے نیچ کر دیا ہے، لہذا جو تم کھاتے ہو وہ انہیں کھلاؤ، اور جو تم پہنتے ہو وہ انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دواور اگر ایساکام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

(فائدہ)حضرت ابوذرؓ کی لڑائی غلام ہی ہے ہوئی تھی گرچو نکہ حضورؓ نے غلاموں کو بھائی فرمایاہے ،اس لئے حضرت ابوذرؓ نے بھی اس طرح تعبیر کر دیا،اسلام میں غلامی اس کانام ہے ، موجو دہ دور کی غلامی نہیں دور حاضر میں نو آزاد ی بھی غلامی ہے کم نہیں ہے۔ (مترجم)

اا ۱ ا احمد بن یونس، زہیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسی بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی زہیر اور ابو معاویہ کی روایت میں اس لفظ کے بعد کہ بخھ میں جاہلیت ہے یہ زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے اس بڑھا ہے یہ، آپ نے فرمایا، ہاں اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہاں تیرے اسے بڑھا ہے پر بھی اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ ہاں تیرے اسے بڑھا ہے پر بھی اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ اگر تواسے ایسے کام پر مجبور کرے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ کہ اس کی مدد کر، اور ابو معاویہ کی روایت میں نے فروخت کرنے کا تذکرہ ہے، اور نہ مدد کرنے کا۔

۱۸۱۲ محد بن مثنی اور ابن بشار، محد بن جعفر، شعبه، واصل احدب، معرور بن سوید سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر کو ایک جوڑا پہنے ہوئے دیکھا اور ان کا غلام بھی وییا ہی جوڑا پہنے تھا، میں نے ان سے اس کا سبب بوچھا، انہوں نے کہا کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی سے تیز کلامی ہوگئی، میں نے اس کی مال کی وجہ میں ایک آدمی سے تیز کلامی ہوگئی، میں نے اس کی مال کی وجہ سی اسے عار دلائی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، رسول اللہ صلی میں حاضر ہوااور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، رسول اللہ صلی

وَاللَّهْ فَلُ لِابْنِ الْمُتَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ وَاللَّهْ فَلُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاللَّهْ فَلَا حُدَّبَ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُويْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرِ وَعَلَيْهِ كُلَّةً وَعَلَى عُلَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ حُلَّةً وَعَلَى عُلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بَأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بَأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيْرَهُ بَأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ ذَلِكَ فَالَا الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

لَهُ فَقَالَ النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤُ فِيكَ جَاهِلِيَّةً إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْه *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تیرے اندر جاہلیت ہے وہ تہارے بھائی ہیں، اور تمہارے غلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا ہے لہذا جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو توجو خود کھائے اسے کھلائے اوجو خود پہنے اسے پہنائے اور ان کاموں پر انہیں مجبور نہ کرو جس کی ان میں طاقت نہیں اور اگر ایسا کر و تو خود ان کی مدد کرو۔

(فا کُدہ) سابقہ ایک روایت میں بیچنے کا بھی ذکر آیا ہے باقی سے چیز زیادہ صیح ہے کہ ان کی مدد کرواور جن کی حضرت ابوذرؓ سے لڑائی ہوئی،وہ حضرت بلالؓ تھے۔

١٨٦٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنُ بَنِ سَرْحٍ أَحْبَرَنَا آبْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكُيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِيهُ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ أَنَّهُ أَنْهُ وَلَا يُكُلِيقُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا يُكَلِّقُ مُنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقً عَلَيْهُ وَلَا يُكَلِّقُونُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا عَالَهُ لَا عَلَيْهُ وَلَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا عُلَالًا عَالَا لَا عَالَاهُ الْعَلَامُ الْعُلُولِي عَلَيْهُ وَلَا عَلَاهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَا عُلَالِهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَامُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْكُ الْعُمْلِ إِلَا عَالَا لَا عَالَمُ الْعَلَاقُ الْعَلَامُ الْعَلَاقِ الْعَلَامُ الْعَلَامُ عَلَالَامُ الْعَلَالَةُ عَلَى الْعُلَالَةُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الْعَلَامُ الْعَلَامُ عَلَيْهِ وَالْعَلَامُ اللّهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَا عَلَيْكُ واللّهُ الْعَلَامُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَالِهُ عَلَيْهُ عَلَاهُ عَلَا عَلَامُ عَلَامُ اللّهُ عَلَا عَلَا عَلَامُ اللّهُ اللّهُ عَلَا

وَكِسُونَهُ وَلَا يُكَلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَا مَا يُطِيقُ * مَا الْعَمْلِ إِلَا مَا يُطِيقُ * مَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ كَانَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلُ فَإِنْ كَانَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقَعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلُ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَطَمَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَطَمَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ لُقُمَتَيْنِ * الطَّعَامُ لَهُ لُقُمَةً أَوْ لُقُمَتَيْنِ * فَالْ دَاوُدُ يَعْنِي لُقَمَةً أَوْ لُقُمَتَيْنِ *

٥ ١٨١٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مُ رَتَيْنِ *

رَيْنِ مَا مَا اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

ا ۱۸۱۳ ابوالطاہر احمد بن عمر و بن سرح، ابن وہب، عمر و بن حارث، بکیر بن اشج، عجلان مولی فاطمہ حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غلام کو (حسب استطاعت) کھانا بھی دو اور کیڑا بھی دو، اور جتنی طاقت ہواس سے اتناکام لو۔

۱۸۱۴ و عنبی، داؤد بن قیس، موسیٰ بن بیار، حضرت ابو ہریہ رفی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں ہے کسی کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے تووہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو اسے اپنے ساتھ بٹھا لے، اور کھانا بہت ہی کم ہو تو پھر ایک لقمہ یادو لقمے اس کھائے اور اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو پھر ایک لقمہ یادو لقمے اس کے ہاتھ پر کھ دے، داؤد راوی نے "اکلتہ او کلتین" کی تفییر کے ماتھ بر کھ دے، داؤد راوی ہے۔ "اکلتہ او کلتین" کی تفییر کے ماتھ او لقمتین" کی تفییر کے ماتھ او لقمتین "کی تفییر کی ہے۔

۱۸۱۵ یکی بن میکی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور الله تعالیٰ کی مجھی احجھی طرح عبادت کرے تو اے دوہر اثواب ملے گا۔

١٨١٦ زهير بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، يحیٰ قطان، (دوسر ی

الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبِي الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا أَبِي حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْمُنْ نَمَيْرِ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَ وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّهِ حَ وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعِ عَنِ البَّنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

آبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَوْنُسُ يَحْيَى قَالَا أَحْبَرَنِي يُونُسُ وَهْبٍ أَحْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ آبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ الْمَحْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةً بِيدِهِ لَوْلَا أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةً بِيدِهِ لَوْلَا أَمِي اللَّهِ وَالْحَجُ وَبِرُ أُمِي الْحَجَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُ وَبِرُ أُمِي الْحَجَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُ وَبُرُ أُمِي الْحَجَادُ وَبِيلُهِ لَوْلَا مَمْلُوكُ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ لَكُونَ يَحُجُ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ لِلْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ يَحُجُ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِلْعَبْدِ الْمُمْلُوكَ * وَلَمْ يَكُنْ يَحُجُ حَتَّى مَاتَتْ الْمُعْلِولَ الْمُمْلُوكَ *

سند) محمد بن نمير، بواسطه اپنے والد (تيسري سند) ابو بكر بن ابي شيبه اور ابن نمير، ابواسامه ، عبيد الله (چوتھی سند) ہارون بن سعيد الايلی، ابن و بهب، اسامه ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما، رسول الله صلی الله عليه وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۱۷ ابوالطاہر اور حرملہ بن یجی ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہر برہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نیک غلام کو دوہر اثواب ہے، حضرت ابوہر برہ بیان کرتے ہیں قتم ہے اس ذات کی جس کے قضہ میں ابوہر برہ کی جان ہے، اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنانہ ہو تا تو میں اس بات کی تمناکر تاکہ غلام کی حالت میں میر ا انتقال ہو، اور حضرت ابوہر برہ شے نے اپنی والدہ کے انتقال کر جانے تک جج نہیں کیا، انہی کی خد مت میں مصروف انتقال کر جانے تک جج نہیں کیا، انہی کی خد مت میں مصروف رہے، ابوطاہر نے اپنی روایت میں "عبد مصلح" کہا" مملوک "کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(فا ئدہ)حضرت ابو ہر برہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر چکے تھے ،اس لئے فریضہ ان سے ساقط ہو گیا، پھر اپنی ماں کے انتقال کر جانے تک دوبارہ نفلی حج کے لئے نہیں گئے کیو نکہ نفلی حج سے والدین کی خدمت واطاعت زیادہ ضروری ہے۔

۱۸۱۸ - زہیر بن حرب، ابو صفوان اموی، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور بعد والے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۱۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہر رہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ یعنی غلام اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے تو اس کو دوہر اثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں میں حق ادا کرے تو اس کو دوہر اثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں میں

١٨١٨- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ *

بِهِهُ ﴿ بِهِهِ بِهِ وَمِمْ يَهُ وَرَبِهُ بِعَدُهُ وَمَا بِعَدُهُ وَأَبُو الْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا اللّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا اللّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا

كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنِ مُزْهِدِ *

مُؤْمِنِ مُزْهِدٍ * ١٨٢٠- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبِهٍ قَالَ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبِهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِللَّهِ وَصَحَابَةً لِللَّهِ وَصَحَابَةً سَيِّدِهِ نِعِمًا لَهُ *

الْمَالِكِ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ وَالَّ مَنْ أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُركَاءَهُ الْعَبْدِ قُومً عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُركَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مِنْهُ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مِنْهُ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ اللّهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ اللّهِ الْعَبْدُ وَإِلّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ اللّهِ الْعَبْدُ وَإِلّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ اللّهَ اللّهُ الْعَالِمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُو

١٨٢٣ حَدَّنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ نُافِعِ عَنِ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ وَاللَهِ مَنْ أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالً عَتَقَ مِنْهُ أَلِي اللّهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكِ فَعَلَيْهِ عِنْهُ لَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلْهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَتَقَ مِنْهُ أَلَهُ مَالًا عَلَيْهُ أَلُولُولُوا أَلَهُ مَالًا عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَمْلُولُولُوا أَلَا عَلَى مَالًا عَتَقَ مَالًا عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ مَالًا عَلَالًا عَلَى مَالًا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ إِلَا لَهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ مِنْ لَهُ مَالًا عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْهُ لَهُ مَالًا عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عُلَالًا عَلَيْهُ عَلَ

١٨٢٤ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ

نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، انہوں نے کہااس پر حساب بھی نہیں اور نہ اس مومن پر جس کے پاس مال کم ہو۔ ۱۸۲۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

ا ۱۸۲۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس غلام کے لئے اچھائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے مالک کی اچھی طرح خدمت کرتا ہوا مرجائے کیا ہی اچھا ہے وہ غلام۔

۱۸۲۲ یکی بن کیکی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ ادا کر دے اور اس کے پاس اتنامال ہو جو باقی حصہ کی قیمت کو پہنچتا ہو تو اس غلام کی ٹھیک قیمت لگائی جائے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ان کا حصہ ادا کر دے اور غلام میں جانب سے آزاد ہو جائیگا ورنہ تو جتنا آزاد ہونا تھا سو وہ ہوگا،

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنبما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپ اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپ حسہ کو آزاد کر دیا تواس پر باقی حصہ بھی آزاد کر ناواجب ہے، اگراس کی قیمت کے مطابق مال رکھتااور اگر مال نہ ہو تو جتنا آزاد ہو ناتھا سوہو گیا۔

۱۸۲۴ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع مولی ابن عمر، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصه کو آزاد کر دیا آگر اس کے پاس اس کی قیمت

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلِ وَإِلَّا فَقُدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ* ١٨٢٥ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْح عَن اللَّيْثِ بْن سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثْنَى حَدَّثُنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبيع وَأَبُو كَامِل قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حِ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةً كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق عَن ابْن جُرَيْج أَخْبَرَنِي إسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ۚ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حِ و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكْرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ الْحَدِيثِ وَقَالًا لَا نَدْرِي أَهُو شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ الْحَدِيثِ وَقَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ * حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ * حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ * كَلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً قَالَ ابْنُ أَبِي عُمْرَ مَالِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُينَنَةً عَنْ عَمْرو عَنْ سَالِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُينَنَةً عَنْ عَمْرو عَنْ سَالِمٍ بَن عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَبِهِ إِنَّا لَهُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ الْمِيهِ إِنَّا لَيْ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّا لَهُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّا اللَّهُ عَنْ أَبْهُ إِنْ أَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ أَبْهُ إِنْ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ عَنْ أَنْ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ عَنْ أَبْهُ اللَّهُ عَنْ أَبْهُ إِنْ الْمُعْمِ الْمُ الْمُ اللَّهُ عَنْ أَبِهُ إِنَّا الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُلْعُ اللَّهُ الْمُ الْ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةً عَدْل لَا وَكُسَ وَلَا

کے بقدر مال ہے تواس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی ورنہ توجو کچھ آزاد ہونا تھاسووہ ہو گیا۔

۱۸۲۵ - قتیبه بن سعیداور محمد بن رمح ،لیث بن سعد -(دوسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبدالوماب، یجیٰ بن سعید -(تیسری سند) ابوالربیع ،ابو کامل ،حماد بن زید -

(چو تھی سند)زہیر بن حرب،اساعیل بن علیہ،ایوب۔ (پانچویں سند) اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن جریج،

اساعیل بن امیه-

(چھٹی سند) محمد بن رافع ،ابن ابی فدیک ،ابن ابی ذئب۔ (ساتویں سند) ہارون بن سعید ایلی ،ابن و ہب،اسامہ بن زید ، نافع ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ

آخری جملہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا اس سے آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا، گر ایوب اور یجیٰ بن سعید کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں

یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ حدیث کے ہیں یا حضرت نافع نے بذات خود اسے بیان کیا ہے، اور لیٹ بن سعدؓ کی روایت

کے علاوہ اور نسی روایت میں 'قسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۸۲۲ عمر و ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیدینه، عمر و، سالم بن عبدالله، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام کو آزاد کرے جواس کے اور دوسرے کے در میان مشتر ک ہو تواس کے مال میں سے اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی کسی قشم کی کمی زیادتی نہ

ہو گی اور پھر اگر وہ مالدار ہو گا تو غلام اس کے مال میں سے

١٨٢٧ عبد بن حميد، عبدالرزاق، معمر، زهري، سالم، حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

آزاد ہو جائے گا۔

چکا،والله اعلم بالصواب۔

شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا *

١٨٢٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِم عَنَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُّغُ ثُمَنَ الْعَبْدِ * ١٨٢٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُتَّنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً عَنِ النَّصْرِ بْنِ أَنَسِ عَنْ بَشِير بْن نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ

الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا جو تسى غلام ميں سے اپنے حصه كو آزاد کردے تو بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گااگر اس کے پاس اتنامال ہوجو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو۔ ۱۸۲۸ محمد بن متنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه قناده، نضر بن انس، بشیر بن نهیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ،رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آی نے ارشاد فرمایا، جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک ان میں ہے اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو وہ د وسرے حصہ کا بھی ضامن ہوگا۔ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ * (فا کدہ) بعنی اگر مالد ار ہو گا تواس کی بھی قیمت اداکرے گااور غلام اس کی جانب ہے آزاد ہو جائے گا۔مفصل بیان اس کا کتاب العتق میں گزر

١٨٢٩ عبيد الله بن معاذ، بواسطه اينے والد، شعبه سے اسي سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جو غلام کا ایک حصہ آزاد كردے توبوراہىاس كے مال ميں سے آزاد ہوگا۔ • ١٨٣٠ عمرو ناقد، اساعيل بن ابراجيم، ابن ابي عروبه، قياده، نضر بن انس، بشیر بن نهیک، حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا، تواس کی آزادی بھی اس کے مال میں سے ہو گی اگر اس کے پاس مال ہو گااور اگر اس کے پاس مال نہ ہو گا تو غلام سے سعایت کرائی جائے گی، باقی اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔ ۱۸۳۱_ابو بکر بن ابی شیبه ، علی بن مسهر ، محمد بن بشر ، (دوسر ی

سند)اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشر م، عیسیٰ بن یونس،ابن ابی

عروبہ ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی

١٨٢٩ وَحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ * ١٨٣٠- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ قَتَادَةً عَنِ النَّضُّرِ بْنِ أَنَسَ عَنَّ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوق عَلَيْهِ *

١٨٣١ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بَنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ حِ و حَدَّثَنَا

إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيٌّ بْنُ خَشْرُمٍ قَالًا أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونَسَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ثُمَّ يُسْتَسْعَي فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوق عَلَيْهِ * ١٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ ٱلسَّعْدِيُّ وَٱبُو

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أبي قِلَابَةُ عَنْ أَبِي الْمُهَلِّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْنِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمُ أَثْلَاتًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا *

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس حصہ میں سعایت کرائی جائے گی جو آزاد نہیں ، بایں صورت کہ اس پر جر نہیں کیا

۱۸۳۲ علی بن حجر سعدی اور ابو بکر بن ابی شیبه ، زہیر بن حرب، اساعيل بن عليه ، ايوب، ابو قلابه ، ابي المهلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وفت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیااور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کوبلایااوران کو تنین حصول میں تقسیم کیا،اس کے بعدان میں قرعہ ڈالا، جن دو غلا موں پر قرعہ نکلاوہ آزاد ہو گئے اور حار غلام ہی رہے، اور مرنے والے کے حق میں آپ نے سخت بات فرمائی۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں وہ سخت بات مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا،اگر ہمیں معلوم ہو تا تو ہم اس پر نمازنہ پڑھتے، باقی الی حالت میں قرعہ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا،اور باقی حصہ میں وہ سعایت کریں گے ،اس مقام پر حضور ؓ نے جھگڑے کو بند کرنے کے لئے یہ فوریاقدام فرمایا، چنانچہ امام ابو حنیفہ ، قعمی ، شریح ، حسن اور سعید بن سیب کا یہ مسلک ہ (ہذانے المرقاق)

> ١٨٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ النُّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كُروَايَةِ ابْن عُلَيَّةً وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةً مَمْلُوكِينَ *

> ١٨٣٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالِ الضَّريرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةً قَالًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْع حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْن سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةً وَحَمَّادٍ *

۱۸۳۳ قتیبه بن سعید، حماد (دوسری سند)اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت تقل کرتے ہیں، البتہ حماد کی روایت تو ابن علیہ کی روایت کے طریقہ پر ہے، باقی ثقفی کی روایت میں یہ ہے کہ ایک انصاری مرد نے اینے مرنے کے وقت وصیت کی اور اپنے چھے غلاموں کو آزاد

۳ ۱۸۳ محمد بن منهال، ضریر، ابن عبده، یزید بن زریع، هشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت عمران ابن حصین رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن علیہ اور حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۲۳۰) بَابِ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ * ۱۸۳۵ – حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي اَبْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو

بْنِ دِينَارِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُر لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنَّى فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِ مِائَةٍ دِرْهَمِ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا عَبْدًا عَمْرٌ و سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبَّدِ اللَّهِ يَقُولُا عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أُوَّلَ *

وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ أَبُو وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ أَبُو وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ سَمِعَ عَمْرٌ و بَكْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌ و جَابِرٌ اللَّهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّجَّامِ عَبْدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّجَّامِ عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزَّبَيْرِ *

باب (۲۳۰) مد برغلام کی بیج کاجواز۔

۱۸۳۵۔ ابوالر بیج، سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، عمر و بن دینار، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه بیان کرتے بیل که ایک انصاری نے اپنے مرنے کے بعد اپناغلام آزاد کیا، اوراس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا، رسول الله صلی الله علیه وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہو گئ، آپ نے ارشاد فرمایا که اس غلام کو کون مجھ سے خرید تاہے، تو نعیم بن عبدالله نے آٹھ سودر ہم کے بدلے اسے خرید لیا، آپ نے وہ غلام اس کے حوالے کر دیا، عمر و بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کے جوالے کر دیا، عمر و بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبدالله بن جبرالله بن عبدالله بن ایک خلافت کے کیا۔

۱۸۳۲ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیدنہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مد ہر کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا اور ابن نحام نے اسے خرید لیا اور وہ غلام قبطی تھا، فروخت کر دیا اور ابن نحام نے اسے خرید لیا اور وہ غلام قبطی تھا، حضرت ابن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مرگیا۔

(فا کدہ) مد بروہ غلام ہے کہ جے مالک کہہ دے کہ تو میر ہے مرنے کے بعد آزاد ہے،امام نووی فرماتے ہیں،ابن نحام غلاہے، صحیح نحام ہے، اور یہ نعیم بن عبداللہ کالقب ہے،اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کانحمہ سنااور نحمہ آواز کو بولتے ہیں،اوراس مدبر کوجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کیا،وہ مدبر مقید تھا، مطلق نہیں تھا،اور مدبر مقید کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک اس خاص بیاری میں انتقال کرجائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا،اوراگرانتقال نہ کرے تو پھر مالک کواس کا فروخت کرنادر ست ہے، رہا مدبر مطلق تواس کی ہیچ کسی حالت میں بھی درست نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ * نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ * ١٨٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ

۱۸۳۷ تنیبه بن سعید اور ابن رمح، لیث بن سعد، ابوز بیر، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مدبر کے بارے میں حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸ ۱۸۳۸ قتیبه بن سعید ، مغیره حزامی ، عبدالمجید بن سهیل ، عطاء

يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَحِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاء بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِم حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِم حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكُوانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكُوانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي ابْنِ عَنْ مَطَرِ عَنْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِر ح و حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرِ عَنْ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرِ عَنْ عَطَاء بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزَّبْيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارِ عَطَاء بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزَّبْيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارِ اللهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبِّرِ كُلُّ مَطَلًا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدْرِ عَنْ جَابِر * مَا لَكُ عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر * وَابْنِ عُيْنَةً عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر * حَدَّاتِ حَدَّاتُهُمْ عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر * حَمَّادٍ وَابْنِ عُيْنَةً عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر * حَمَّادٍ وَابْنِ عُيْنَةً عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر * حَمَّادٍ وَابْنِ عُيْنَةً عَنْ عَمْرُو عَنْ جَابِر *

بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبدالله (دوسری سند) عبدالله بن ہاشم، یجی بن سعید، حسن بن ذکوان معلم، عطاء، حضرت جابر بن عبدالله (تیسری سند) ابوغسان مسمعی، معاذ بواسطه ایخ والد، مطر، عطاء بن ابی رباح ،ابوالزبیر، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، مدبر غلام کے فروخت کرنے کے بارے میں اور وہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے حماد، ابن عیدینه، عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

(٢٣١) بَابِ الْقَسَامَةِ *

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةً قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةً قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِع بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِحَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي عَشْ مَا هَنَالِكَ ثُمَّ إِذَا كَانَا بِحَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هَنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بَعْضِ مَا هَنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بَعْضِ مَا هَنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسُعُودٍ مَنَ سَهْلِ وَحُويِّسَةُ بْنُ مَسُعُودٍ وَحُويِّسَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَريضَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَريضَة بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسَعْلِ وَيَعْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ كَبُرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرُ وَسَلَمَ كَبُرُ

باب(۲۳۱) قسامت کابیان۔

۱۸۳۹ قتیه بن سعید، لیف، یخی بن سعید، بشر بن بیار، سهل بن ابی همه سے روایت ہے، یخی بیان کرتے ہیں، میرے خیال میں بشیر نے رافع بن خد یخر ضی اللہ تعالیٰ عنه کا بھی نام لیا ہے، غرضیکہ ان دونوں نے بیان کیا ہے عبداللہ بن سهبل بن زید، اور محیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر پہنچ تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہوگئے، پھر محیصہ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل کو علیحدہ علیحدہ ہوگئے، پھر محیصہ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل بھی، اور عبدالرحمٰن اللہ علیہ وسلم نے سب میں چھوٹے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے بہلے گفتگو شر وع کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ بے

الْكُبْرَ فِي السِّنِ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكُرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ لَهُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ حَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَالِكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدُ قَالَ فَتُلُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدُ وَلَكَ رَسُولُ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمَ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ *

خاموش ہو گئے اور ان کے ساتھیوں نے صورت حال بیان کرنا شروع کی اور انہوں نے بھی ان کے ساتھ بیان کی، پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ تم بچاس فتمیں کھا کے اپنے قاتل کا خون حاصل کرتے ہو؟ یہ تینوں بولے ہم کس طرح قسمیں کھا سکتے ہیں جبکہ خون کے وقت ہم حاضر نہ تھے، آپ نے فرمایا تو پھر یہود بچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے، وہ بولے کا فروں کی قسمیں کیو تکر قبول کریں گے، وہ بولے کا فروں کی قسمیں کیو تکر قبول کریں گے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال ویکھا توان کو دیت دی۔

(فاکدہ) یہ حدیث قسامت کے بیان میں اصل ہے اور قسامت ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو سکے تو محلّہ والوں سے جن پر شبہ ہو، پچاس قسمیں لی جا کیں گا کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں اور پھر امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے ضح ترین قول میں قسامت سے دیت واجب ہوگی، قصاص نہیں لیاجائے گا اور قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہوں گی کیونکہ حدیث مشہور ہے، المین علی المدعی و الیمین علیٰ من انکو" یعنی گواہی مدعی پر ہے، اور قسم مدعی علیہ پر، اور سنن ابود اور میں صاف طور پر نہ کور ہے کہ حضور نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے بچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو، اور ملاعلی قاری فرمائے ہیں اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو گفتگو فرمائی، اس سے صرف صورت حال کو معلوم کیا، کسی قسم کے فیصلہ کا نفاذ مقصود نہیں تھا کیونکہ محیصہ اس مقام پر موجود ہی نہیں سے ، ورنہ توقسمیں مدعی علیہ پر واجب ہیں۔

الْقُوارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقُوارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقُوارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارِ عَنْ سَهْلٍ بْنِ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْنَظْيَةِ وَرَافِع بْنِ حَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةً بْنَ مَسَعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَعَوْدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَعَلَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَتِلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرٍ أَخِيهِ عَلَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرٍ أَخِيهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرٍ أَخِيهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرِ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ الْكُبْرُ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ الْكُبُرُ أَوْ قَالَ لِيبَدَأِ الْأَكْبَرُ الْكُبُرُ وَ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبُرُ الْكُهُ وَسَلَّمَ كَبِر الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبُرُ

۱۸۳۰ عبیداللہ بن عمر قوار بری، حماد بن زید، یجی بن سعید، بشیر بن بیار، سہل بن ابی همه اور رافع بن خدی کر ضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ محیصہ بن مسعود، اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور مجور کے در ختوں ہیں جدا ہوگئے، لوگوں نے یہود پر گمان کیا، پھر عبداللہ کے بھائی عبدالرحمٰن اور ان کے چیا کے لڑکے حویصہ اور محیصہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن اپنی کمائی کا حال بیان کرنے گئے اور وہ تینوں میں جھوٹے تھے، رسول اللہ صلی کر سول اللہ صلی کر ایا فرمایا بڑے کو گفتگو کرنی چاہئے، پھر حویصہ اور محیصہ اور میں اللہ علیہ وسلم کی برائی کی برائی این کرنے گئے اور وہ تینوں میں جھوٹے تھے، کر میا فرمایا بڑے کو گفتگو کرنی چاہئے، پھر حویصہ اور محیصہ نے اور میان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم نے اللہ علیہ وسلم نے اسلم نے اسلام نے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم نے اسلام نے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام نے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام نے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام نے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَتَكُلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلِ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ عَلَى رَجُلِ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بَشْهَانُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ بَايُمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ بَأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ بَايُمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ بَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلُ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلُ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلُ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَالَ حَمَّادُ هَذَا أَوْ نَحُوهُ *

فرمایاتم میں سے بچاس آدمی یہود کے کسی آدمی کے متعلق قشم کھالیں، تو وہ بالکل تمہار حوالے کردیا جائے گا، وہ بولے اس واقعہ پر ہم موجود نہیں تھے، تو ہم کیو نکر قشمیں کھالیں، حضور نے فرمایا تو یہود بچاس قشمیں کھاکراپنے کو پاک کرلیں گے، انہوں نے کہایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو کافر ہیں بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سہل کی دیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سہل کی دیت اپن سے دے دی، حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ میں ان او نئوں کے باندھنے کی جگہ گیا، تو ان میں سے ایک او نئی نے میرے لات ماردی۔

۔ (فَا کدہ)امام نووی بیان کرتے ہیں کہ آخری جملہ سے یہ مقصود ہے کہ صورت حال کو پورے کمال کے ساتھ محفوظ ر کھا ہے کہ اس کے بیان کرنے میں کسی قتم کی کمی بیشی نہیں گی۔

١٨٤١ - وَحَدَّثَنَا الْقُوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلُ فِي حَدِيثِهِ فَعَلَهُ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلُ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةً *

١٨٤٢ - حَدَّثَنَا عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي النَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةُ بِنَحْوِ

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ اللَّهِ عَنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَان رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَان رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۱۔ قوار بری، بشر بن مفضل، یجیٰ بن سعید، بشیر بن بیار، حضرت سہل بن ابی همه رضی اللہ تعالیٰ عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور اپنی حدیث میں بیہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دیدی اور بی نہیں ہے کہ ایک او نشی نے میرے لات مار دی۔

۱۸۴۲ عمر و ناقد، سفیان بن عیینه، (دوسری سند) محمد بن مثنی، عبد الوماب ثقفی، یجی بن سعید، بشیر بن بیار، حضرت سهل بن ابی شمه رضی الله تعالی عنه سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۳ ۱۸۴۳ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، یکی بن سید، بشیر بن بیار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سیل بن زیر اور محیصہ بن مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ جو بن حارثہ میں سے تھے، دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خیبر گئے ، اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا، اور وہاں یہودی رہے تھے، دونوں ایپ کاموں کی وجہ سے جدا

وَهِيَ يَوْمَئِدِ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ فَوُجدَ فِي لِحَاجَتِهِمَا فَقُتُلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ فَوُجدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ وَحُويِّصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَتَبْرِ وَهُو يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ قَتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُو يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ قَتَلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُو يُحَدِّثُ عَمَّنْ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلُفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُونَ قَوْمَ كُفُولُ فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتُبْرُكُمُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلُهُ مِنْ عَنْدُو لَا خَصْرُنَا فَوَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ وَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْمَ أَنَّهُ مَالَوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْمُ أَنَّهُ مَا أَنَّهُ مَا فَوْمَ كُفًا وَقَرْعَ مَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْمَ أَنَّهُ مِنْ عِنْدِهِ * نَعْمَلُ أَيْمَانَ قَوْمَ كُفًا وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ * اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ *

ہوگئے تو عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں پائے گئے، محیصہ نے انہیں دفن کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ آئے اور عبدالرحلٰ بن سہل مقتول کے بھائی اور محیصہ اور حویصہ تینوں پلے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ کا واقعہ بیان کیا اور اس مقام کا تذکرہ کیا جہاں وہ شہید کئے گئے، بشیر ان حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے پایا کہ آپ نے ان سے (بعد میں) ارشاد فرمایا کہ تم بچاس قسمیں کھاتے ہوا وراپخ قاتل کو لیتے ہو، انہوں نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ارشاد فرمایا کہ تم وہاں موجود تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھر یہود بچاس قسمیں کھا کر اپنے کو ہری کر لیں گے تو انہوں نہیں دیکھا، اور نہ ہم وہاں موجود تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر یہود بچاس قسمیں کھا کر اپنے کو ہری کر لیں گے تو انہوں کے عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کا فروں کی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کا فروں کی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کا فروں کی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے ادا

(فائدہ) میں نے پہلے بھی ذکر کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے صورت حال دیافت فرمار ہے تھے، انہیں پچاس فتمیں کھانے کا حکم نہیں دے رہے تھے کیونکہ فتمیں تومدعی علیہ سے لی جاتی ہیں۔واللہ اعلم بالصواب(مترجم)

الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بی
الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بی
حارثہ میں سے ایک انصاری مروجن کانام عبدالله بن سہل بن
زید تھا، دہاوران کے چھازاد بھائی جن کانام محیصہ بن مسعود بن
زید تھا اپنے گھرسے چلے اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی
طرح مروی ہے، اس بیان تک کہ رسول الله صلی الله علیہ
وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دے دی، یجی بیان کرتے
ہیں کہ مجھے سے بشیر بن بیار نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی
میں کہ مجھے سے بشیر بن بیار نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی
میں لات ماردی۔

٥٨٤٥ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرٌ عَبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرٌ عَبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرٌ ابْنُ يَسَارِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ الْطُلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَي سَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكرِهَ رَسُولُ اللّهِ وَسَلّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبلِ الصَّدَقَةِ *

١٨٤٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا بشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنْس يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجَالٌ مِنْ كُبَرَاء قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ وَمُحَيِّصُةً خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ ۚ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنِ أَوْ فَقِيرِ فَأَتَّى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخُيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُريدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقُالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ

۱۸۳۵ محمہ بن عبداللہ بن نمیر بواسطہ اپ والد، سعید بن عبید، بشیر بن بیار انصاری، حضرت سہل بن ابی شمہ انصاری عبید، بشیر بن بیار انصاری، حضرت سہل بن ابی شمہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ چند آدمی ان کی قوم سے خیبر گئے اور وہاں پہنچ کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے توایک آدمی ان میں سے مقتول بایا گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خون کو باطل کرناا چھا نہیں جانا، چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سواونٹ دیت کے طور دیدئے۔

۲ ۱۸۴۷ اسحاق بن منصور، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابولیل عبد لله بن عبدالرحمٰن بن سهل، حضرت سهل بن ابي همه رضي اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے چند بڑے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں اس تکلیف کی بناء پر جو انہیں لاحق ہوئی خیبر گئے تو محیصہ سے کسی نے کہا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے،اور اِن کی تعش چشمہ یا کنویں میں ڈال دی گئی ہے، وہ یہود کے پاس گئے اور ان سے کہا، خدا کی قتم تم نے اس کو قتل کیا ہے، یہودیوں نے کہا، خدا کی قسم ہم نے اسے نہیں ماراہے، پھروہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیہ واقعہ بيان كيا، چنانچه محيصه اوران كابھائي حويصه رضي الله تعالي عنه جو ان سے بڑا تھااور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں (حاضر خدمت) ہوئے، محیصہ نے گفتگو کرنا جاہی، کیونکہ وہ خیبر میں ان کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا بوے کی بردائی کر، اور بوے کو بیان کرنے دے، چنانچہ حویصہ اُ نے گفتگو کی اس کے بعد محیصہ نے بات کی، پھر رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايايا تو يہود تمہارے ساتھي كي ديت ادا کرویں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں، چنانچہ رسول الله صلی الله عليه وسلم نے اس بارے میں يہود كو لكھا، انہوں نے جواب میں لکھاکہ خدا کی قتم ہم نے انہیں نہیں ماراہے،اس کے بعد ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے حویصة ،محیصة اور عبدالرحمٰنَّ

وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْجِلَتُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْجِلَتُ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ *

آبُو الطَّاهِرِ وَحَرَّمَلَةُ بْنُ الْمَاهِرِ وَحَرَّمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ آبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرَّمَلَةُ الْحَبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ الْحَبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي آبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارِ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْأَنْصَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ *

١٨٤٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادً وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلِ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ * الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلِ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ *

١٨٤٩ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِي الْحُلُوانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ سَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ اللَّهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ اللَّهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ اللَّهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى أَنْ اللَّهُ عَنْ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ الْعَلَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْهُ الْعَلَيْمِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ الْعَلَالَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْعَلَمُ عَلَهُ اللْعَلَمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللْعَلَمُ عَلَيْهُ ال

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ * (٢٣٢)بَابِحُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَ الْمُرْتَدِّيْنَ *

سے فرمایا کہ تم قتم کھاکراپے ساتھی کاخون لیتے ہو،انہوں نے کہا نہیں ، آپ نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے،انہوں نے کہاوہ مسلمان نہیں ہیں، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت اداکی،اور ان کی جانب آپ نے سواونٹ بھیج دیئے، حتی کہ وہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے، سہل بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک میں داخل ہو گئے، سہل بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ او نٹنی نے میرے لات ماری۔

کہ ۱۸۴۰ ابوالطاہر اور حرملہ بن کیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن بیار مولیٰ (غلام آزاد کردہ) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو کہ انصار میں سے تھے، روایت منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اس طریقہ پر باتی رکھا جیساکہ زمانہ جاہلیت میں قسامت کو اس طریقہ پر باتی رکھا جیساکہ زمانہ جاہلیت میں تھی

۱۸۴۸۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت مروی ہے، بس اتنی زیادتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے درمیان قسامت کافیصلہ کیا کہ جس کے قتل کانہوں نے یہودیرد عویٰ کیا تھا۔

۱۸۴۹ حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبدالر حمٰن اور سلیمان بن سیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ انصاری حضرات سے خبر دی اور وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جر بح کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

باب (۲۳۲) لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے

والول کے احکام۔

۱۸۵۰ یکی بن یکی تمیں اور ابو بکر بن ابی شیبه، ہشیم، عبد العزیز بن صہیب، حمید، حضر ت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عربینہ کے پچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، انہیں استقاء ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ان سے فرمایا، استقاء ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ان سے فرمایا، گرچاہو تو صد قات کے اونٹوں میں چلے جاؤاور ان کادودھاور پیشاب پیو، انہوں نے ایساہی کیا، اور وہا چھے ہوگئے، پھر اونٹوں کے چرواہوں کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے مرتد ہوگئے، اور اونٹوں کولے بھاگے، جب یہ خبر رسول سے مرتد ہوگئے، اور اونٹوں کولے بھاگے، جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی، آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا، وہ پکڑے گئے، آپ نے ان کے ہاتھ پیر لوگوں کو روانہ کیا، وہ پکڑے گئے، آپ نے ان کے ہاتھ پیر کوائے اور ان کی آنکوں میں (گرم) سلائیاں پھر وائیں اور نیج کوائے اور ان کی آنکوں میں (گرم) سلائیاں پھر وائیں اور نیج ہوئے میدان میں ان کو ڈلوادیا، بالآخر وہ (اسی طرح) مرگئے۔

، ١٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكُر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنس بْنِ مَالِكِ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَحْرُجُوا إِلَى وَسَلَّمَ الْمُدِينَةَ فَاجْتَووْهَمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَحْرُجُوا إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَحْرُجُوا إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَحْرُجُوا إِلَى فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى الْبَيْ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى الْحَرَّةِ فَتَشْرَعُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ أَعْيَنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ وَالْحَرَةِ عَلَيْهُ وَسَمَلَ أَعْيَنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ وَالَّالَهُ عَلَيْهِ وَسَمَلَ أَعْيَنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَةِ وَالْكَالَةُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَالْتَعَلَيْهِ وَسَلَمُ وَالْكَالَةُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الْمَالَةُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَالْكَالَةُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمَا عَلَيْهُ وَسَلَمْ وَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْعَالَمُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُوا عَلَيْهُ وَاللَهُ عَلَيْهِ وَالْعَالَمُ وَالْعَلَاهُ وَاللَهُ عَلَيْه

فائدہ) یہ حدیث مرتدین اور محاربین کے بارے میں اصل ہے اور آیت انماجزاء الذین یحاربون الله ورسوله کے مطابق ہے،
کیونکہ ان لوگوں نے دین سے ارتداد بھی کیااور اس کے ساتھ محاربین اور قطاع الطریق (ڈاکہ) والاکام بھی کیا،اس لئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ سز اتجویز فرمائی، باقی ایسے لوگوں کے لئے کلام اللہ میں جوسز ائیں فہ کور ہیں ان میں سے امام کو حق حاصل
ہے کہ جاہے جونسی سز اتجویز کر دے،اور ان لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمالیا تھا، کہ ان ک
صحت بیشاب بینے ہی میں ہے، لہذا ایسے شیاطین کے لئے ایسی دوا تجویز فرمادی، لیکن اب چونکہ شفاء یقینی نہیں ہے اس لئے کسی کو بطور دوا

كَ بَهِي بِيثَابَ بِيغَ كَاجَازَت نَهِينَ ہِ، وَاللّٰهُ الْمُ بِالصُوابِ مَحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ حَجَّاجٍ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي آبُو رَجَاءِ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَبِي قِلَابَةً حَدَّثَنِي آبُو رَجَاء مَوْلَى أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَرَّ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَنْ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَرْ أَبِي قِلَابَةً مَنْ أَبِي قِلَابَةً مَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَقِمَت أَجْسَامُهُمْ وَسَقِمَت أَجْسَامُهُمْ وَسَقِمَت أَجْسَامُهُمْ أَبِي فَيْهَ وَسَقِمَت أَجْسَامُهُمْ أَوْلَالًا مَ فَاسْتَوْ خَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَت أُجْسَامُهُمْ

ا۱۸۵۱۔ ابو جعفر محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابور جاء مولی ابی قلابۃ، ابو قلابۃ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، اور پھر انہیں آب و ہوا موافق نہ آئی اور ان کے بدن کمزور ہوگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، آپ

فَشَكُواْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَّا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبُوالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرِكُوا فَجيءَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهُم فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ بهم فَأَمَرَ بهم فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ بهم فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ اللَّهُ مَا يُوا وَقَالَ السَّمْسَ حَتَّى مَاتُوا و قَالَ البَّنَ الصَّبَاحِ فِي رَوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ النَّعَمَ وَقَالَ وَقَالَ السَّمْتَ تَا أَعْرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَاللَّهُ وَسُمِرَ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا أَوْ اللَّهُ مَا أَوْ اللَّهُ فَي رَوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَاللَّهُ مَا أَنْ الصَّبَاحِ فِي رَوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَقَالَ وَاللَّهُ مَا أَوْلَا النَّعَمَ وَقَالَ وَاللَّهُ مَا أَنْ الصَّبَاحِ فِي رَوايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّ مَنْ أَنْ الصَّبَاحِ فِي رَوايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَاللَّهُ مَا أَنْ الْمَالَةُ فَا أَنْ الْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهِ فَالَا اللَّهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِعَامُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالُولُوا اللَّهُ وَالْمَرَادُهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالُولُولَ اللَّهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالُولُوا وَالْمَالَالَهُ وَالْمُولَالَ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالَالِهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَالَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَالَهُ الْمِالْمَالَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمُوالِهُ اللَّهِ فَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالِهُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَةُ وَالْمَالَالَالَهُ وَالْمَالَالَةُ وَالْمَالَالَالَالَالَةُ فَالْمَالَالَالَالَهُ وَالْمَالَالَالَالَالَهُ وَالْمَالَالَالَا

نے فرمایاتم ہمارے چرواہے کے ساتھ او نٹوں میں کیوں نہیں جاتے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب ہیو، انہوں نے کہا اچھا اور پیشاب ہیا، لہٰذا اچھا ہو پھر دہ وہاں گئے اور او نٹوں کا دودھ اور پیشاب ہیا، لہٰذا اچھے ہوگئے اس کے بعد انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور او نٹوں کو لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواس کی اطلاع ہوئی آپ نے ان کے تعاقب میں آدمیوں کوروانہ کیاوہ پکڑے گئے اور پھر انہیں حاضر خدمت کیا گیا، آپ نے حکم فرمایا ان کے ہوڑی ہاتھ پیر کا نے دیئے گئے اور ان کی آئی میں سلائی سے پھوڑی ہاتھ پیر کا نے دیئے گئے اور ان کی آئی میں سلائی سے پھوڑی صباح کی روایت میں "واطر دواالنعم" کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ)اس روایت میں قبیلہ عکل کاذکر ہے اور پہلی روایت میں عرینہ کا، حافظ ابن حجر عسقلائی فرماتے ہیں کہ روایتیں اس بارے میں مختلف ہیں کسی میں دونوں قبیلے شک کے ساتھ مذکور ہیں اور کسی میں ایک ہی کاذکر ہے اور ایک میں دونوں کا بلاشک کے ذکر ہے ،اور یہ صحیح ہے اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ابو عوانہ اور طبر انی نے حضر ت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ چار آدمی عرینہ کے تھے اور تین عکل کے ،اور ممکن ہے کہ ایک کسی اور قبیلہ کا ہو جو ان کے ساتھ ہو لیا ہو ،اور حضور گنے ان کی آئیسیں قصاصاً پھوڑ دیں ، کیونکہ انہوں نے آپ کے جرواہوں کے ساتھ بھی یہ معاملہ کیا تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٥٢ - وَحَدَّنَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّنَنَا مَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّنَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ أَبِي وَلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُوبَ عَنْ أَبِي وَلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو وَلَى أَبِي وَلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو وَلَى أَيِي وَلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو وَلَى أَيْ وَلَى أَيْ وَلَى أَيْ وَلَى أَيْ وَلَى أَيْ وَلَى أَيْ وَلَى أَلْهُ عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومٌ مِنْ عُكُلٍ أَوْ عُرَيْنَةً فَاجْتَوَوُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللللَّهُ الللللَّهُ الللللَّهُ الللللَهُ الللللَّهُ الللللَّهُ الللللَّهُ الللللَّهُ اللللللَّهُ اللللللَّهُ اللللللَّهُ اللللللللللَّهُ اللللَّهُ اللللللَّهُ اللللللْهُ اللللللَّهُ اللللللَهُ اللللللَّهُ اللللللَّهُ اللللللَ

۱۸۵۲ مارون بن عبدالله، سلیمان بن حرب، حماد بن زید،
ایوب، ابورجاء مولی ابی قلابه، ابوقلابه، حضرت انس رضی الله
تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عمل یا
عرینہ کے آدمی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں
عاضر ہوئے اور انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو
انہیں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اونٹوں کے پاس جانے
کا حکم دیا اور یہ کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیکس(۱)، اور بقیہ
عدیث حجاج بن ابی عثمان کی روایت کی طرح مروی ہے،
صرف آئی زیادتی ہے) کہ انہیں میدان حرہ میں ڈال دیا گیا، وہ
یانی مانگتے تھے، لیکن انہیں یانی نہیں دیا جاتا تھا۔

مُعَادُ بْنُ مُعَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْمُعَادُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاء مَوْلَى أَبِي قِلَابَة عَنْ أَبِي قِلَابَة قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمرَ بْنِ عَبْدِ الْقَسَامَةِ فَقَالَ كِنْنَتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمرَ بْنِ عَبْدِ فَقَالَ كِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا صَلَّى اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِي مَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِي مَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِي مَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِي مَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةً فَلُتُ أَتَّ هَمُنِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةً فَلَمْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرِ يَا أَهْلَ عَلَى الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَنْ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَلَا هَا هَالَا اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَوْ مِثُلُ هَذَا أَنْ مُنْ مَالِكُ مَا مَا مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا أَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ الْمُنَا الْمَالِلَ مَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمَالِلَ الْمَالِكُ الْمَالِكُ الْمُ الْمُ اللّهُ الْمُ اللّهُ الْمَا الْمُولَ الْمَالِلَةُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ الْمَا الْمُ اللّهُ اللّهُ الْمُ الْمُ الْمَا الْمُ اللّهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ الْمُ اللّهُ

١٨٥٤ - و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعْيْبِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرِ الْحَرَّانِيُّ الْحَبْرَنَا الْمُحَمَّدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ أَبِي كَثِيرِ عَنْ أَبِي قِلَابَةً اللَّهِ عَنْ أَبِي كَثِيرِ عَنْ أَبِي قِلَابَةً عَنْ أَبِي وَلَلَهِ عَنْ أَبِي وَلَلَهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَلَي رَسُولِ اللَّهِ عَنْ أَبَسِ بْنِ مَالِكُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْ أَبَسِ بْنِ مَالِكُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْ أَبَسِ عَنْ أَبَسِ فَالَ عَدِيثِ وَلَمْ يُحْسِمُهُمْ * حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يُحْسِمُهُمْ * حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يُحْسِمُهُمْ * مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَمْ يُحْسِمُهُمْ * مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَمْ يَحْسِمُهُمْ * مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَمْ يَحْسِمُهُمْ * مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَهُ مَنْ عَبْدِ اللّهِ حَدَّثَنَا سِمَاكُ مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَهُ مَنْ عَبْدِ اللّهِ حَدَّثَنَا سِمَاكُ مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَمُ فَوْ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ عَرَيْنَةَ فَأَسْلُمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ عَرَيْنَةَ فَأَسْلُمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعْ بِالْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ عَرَيْنَةً فَأَسْلُمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ السَلَّمُ وَلَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَقَعْ بِالْمَدِينَةِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَقَعْ بِالْمَدِينَةِ الْمُدِينَةِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَقَعْ بِالْمَدِينَةِ الْمُدِينَةِ الْمُهُ وَقَدْ وَقَعْ وَالْمَالِولَ وَالْمَدِينَةِ وَلَا الْمُهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا الللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ اللَّه

۱۸۵۴ حسن ابن ابی شعیب حرانی، مسکین بن بکیر حرانی، اوزاعی، (دوسری سند) عبید الله بن عبدالرحمٰن داری محمه بن یوسف،اوزاعی، بحیٰ بن ابی کثیر،ابو قلابه، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس قبیله عمل کے آٹھ آدمی آئے، بقیه حدیث حسب سابق ہے، اور یہ الفاظ "ولم یحسمهم" زیادہ بیان کئے۔

۱۸۵۵ مارون بن عبدالله، مالک بن اساعیل، زہیر، ساک بن حرب، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عربینہ کی ایک جماعت آئی، اور وہ مسلمان ہو گئی اور حضور سے بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیاری پھیل گئی

اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے تقریباً ہیں جوان تھے جوان کے تعاقب میں بھیج،اور

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الْمُومُ وَهُوَ الْبرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَريبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا

ان کے ساتھ ایک قیافہ شناس بھی بھیجا، جو ان کے نشان قدم یبجان سکے۔

(فائدہ) امام نودیؓ فرماتے ہیں کہ برسام فتور عقل پاسر اور سینہ پرورم آنے کانام ہے،اور بحر الجواہر میں ہے کہ برسام اس بیاری کو کہتے ہیں کہ جگراور معدہ کے در میان جو پر دہ ہے اس پرورم آ جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ۱۸۵۲ مداب بن خالد، هام، قناده،انس، (دوسری سند) ابن متنیٰ، عبدالاعلی، سعید ، قیادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے روایت مروی ہے، باقی ہام کی روایت میں ہے کہ عرینہ کی ا یک جماعت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سعید کی روایت میں عکل اور عرینہ کے الفاظ ہیں جبیہا کہ گزشتہ احادیث میں ہے۔

١٨٥٧ فضل بن سهيل اعرج، يجييٰ بن غيلان، يزيد بن زريع، سلیمان سیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ عبیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آئکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔ حَدَّثَنَا قَتَادَةً عَنْ أَنسِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنُس وَفِي حَدِيثِ هَمَّام قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهُط مِنْ عُرَيْنَة وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكُل وَعُرَيْنَةَ بنَحْو حَدِيثِهمْ * ١٨٥٧ - وَحَدُّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلِ الْأَعْرَجُ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبْنُ زُرَيْع عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُنَس قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاء *

(فا ئدہ) یہ ظلم نہیں ہے، بلکہ عین تقاضائے عدل وانصاف ہے

تکونی بابدان کردن چنال است که بدن کردن بجائے نیک مر دال

(٢٣٣) بَابِ تُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بالْحَجَر وَغَيْرهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَلَاتِ و َقُتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ *

١٨٥٨ - حَدَّثَنَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُتَّنِّي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ هِشَامٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فقتلهَا بِحَجَرِ قالَ فجيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

باب (۲۳۳) پنجفر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت اور اسی طرح مر د کو عورت کے عوض قتل کیاجائے گا۔

۱۸۵۸_ محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو چند جاندی کے مکڑوں کے کئے مار ااور اسے پیخر سے مار ڈالا ، چنانچہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا،اوراس میں کچھ جان باقی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتُ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتُ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتُ فَأَشَارَتُ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتُ نَعَمْ وَأَشَارَتُ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ * الْحَارِثِيُّ حَجَرَيْنِ * الْحَارِثِيُّ حَجَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ خَدِيثِ ابْنِ الْدُريسَ كَلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يَمُوتَ فَرُجمَ حَتَّى مَاتَ *

١٨٦١ - وَحَدَّنَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ أَخْبَرَنَا مُخْرَيْعِ أَخْبَرَنَا مُخْرَيْعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنِا ابْنُ جُرَيْعٍ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٨٦٢ - وَحَدَّنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّنَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجدَ رَأْسُهَا قَدْ رَضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ فُلَانٌ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ خُلَانٌ حَجَريْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ خُلَانٌ حَتَّى ذَكُرُوا يَهُودِيًّا فَأُومَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَلَانٌ فُلَانٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

آپ نے اس سے دریافت کیا، تجھے فلال نے مارا ہے؟ اس نے مارا ہے ہے۔ اس نے بھر دوبارہ فرمایا کہ تجھے فلال نے مارا ہے، اس نے بھر سر سے اشارہ کیا نہیں، آپ نے بھر فرمایا کہ تجھے فلال نے بارا ہے، وہ بولی ہال اور اپنے سر سے اشارہ کیا۔ تب آپ نے اس شخص کو دو بھر وں سے کچل کرمار ڈالا۔ تب آپ نے اس شخص کو دو بھر وں سے کچل کرمار ڈالا۔ ۱۸۵۹ کی بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند) ابوکریب، ابن ادریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور ابن ادریس کی روایت میں ہے کہ آپ روایت میں وی تھروں کے در میان کچل دیا۔

۱۸۶۰ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، ایوب ابوقلابه، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که یہودیوں میں سے ایک شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو پچھ زیور کے عوض جو کہ وہ پہنے ہوئے تھی مار ڈالا۔اور پھراسے کنوئیں میں ڈال دیااور اس کا سر پھر سے کچل ڈالا، چنانچہ پکڑا گیا،اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے حکم فرمایا کہ جب تک بیا نہ مرے اسے پھر ول سے مارا جائے، چنانچہ وہ پھر ول سے مارا جائے، جنانچہ وہ پھر ول سے مارا جائے،

۱۸۲۱۔ اسحاق بن منصور، محمد بن بکر، ابن جریح، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۶۲۔ ہداب بن خالد ، ہمام ، قادہ ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ، کہ ایک لونڈی کا دو پھر وں کے در میان سر کچلا ہوا ملا ، چنانچہ اس سے دریافت کیا گیا ، کہ کس نے تیرے ساتھ یہ معاملہ کیا؟ فلال نے یا فلال نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا، اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا، پھر وہ یہودی کیڑا گیا، اور اس نے بھی اقرار کیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر کچلنے کا تھی فرمایا۔

(فائدہ)باجماع علمائے امت مرد کوعورت کے بدلے قتل کیاجائے گا، چنانچہ روایات بالااس پرشاہد ہیں۔

(٢٣٤) بَابِ الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَان أَوْ عُضُوهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أُوْ عُضُورَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ *

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنَّ قَتَادَةً عَنْ زُرَارَةً عَنْ عِمْرَانَ ابْن حُصَيْن قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أُحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتُزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَنُزَعَ ثَنِيَّتُهُ و قَالَ ابْنُ الْمُتَّنِّي ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا إِلَى النُّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ *

(فا ئدہ) یہی امام ابو حنیفهٌ اور امام شافعیٌ کامسلک ہے۔

١٨٦٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٨٦٥ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌّ يَعْنِي ابْنَ هِشَام حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةً

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أُوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ أُنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُل فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتُ تُنِيَّتُهُ

فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ

وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ *

١٨٦٦ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذَ بْنُ هِشَامِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةً عَنْ

باب (۲۳۴)جب کوئی کسی کی جان یا عضویر حمله کرے،اور وہ اس کو د قع کرنا جاہے اور اس صور ت میں حملہ کرنے والے کو نقصان پہنچے تو اس کا تاوان تہیں ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۸۶۳ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، قیاده ، زراره، حضرت عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ یعلی بن مدیہ، یا یعلی بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے د بایا، اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ میں سے کھینچا تو اس کے سامنے کے وانت نکل پڑے، دونوں جھٹڑتے ہوئے رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوئے، آپ نے ار شاد فرمایاتم اس طرح کامنتے ہو، جبیبا کہ اونٹ کا ثباہے،اس میں دیت نہیں ملے گی۔

۱۸۶۴_ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار اور محمد بن جعفر ، شعبه ، قیاده ، عطاء، ابن یعلی، حضرت یعلی رضی الله تعالی عنه آنخضرت صلی الله عليه وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

٨٢٥ البوغسان مسمعي، معاذبن هشام، بواسطه اينے والد، قباده، زراره بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک مخض نے دوسرے کا ہاتھ چبایا، اس نے اپنا ہاتھ تھینچاتو دوسرے کے دانت نکل پڑے، پھریہ مقدمہ رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں پيش ہوا، آپ نے اے لغو قرار دے دیااور فرمایا تواس کا گوشت کھانا جا ہتا تھا۔

١٨٢٢ ابو غسان مسمعي، معاذبن بشام، بواسطه اين والد، قاده، بدیل، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلی رضی الله تعالی

بُدَيْلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

يَعْلَى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ

ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ

حَدَّثَنَا قَرَيْشُ بْنُ أَنَس عَنِ ابْنِ عَوْن عَنْ

مُحَمَّدِ بْن سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْن أَنَّ

رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُل فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ

ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ

فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ

تَقْضَمَهَا كُمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یعلی بن منیہ کے نوکر کاکسی نے ہاتھ چباڈالا،اس نے اپناہاتھ تھینجا تو دوسرے کے دانت گریڑے پھرییہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ

صحیحمسلم نثریف مترجم ار دو (جلد دوم)

ڈالے، اچھا تو بھی اپناہاتھ اس کے منہ میں دے اور پھر اے

يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزعْهَا * (فائدہ) یعنی اگر قصاص ہی لینا چاہتا ہے تو اس طرح ہو سکتا ہے ، یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے ، یا تیر اہاتھ بھی زخمی ہو جائے گا،

> حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلِ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا

> > يَقْضَهُ الْفَحْلُ * ١٨٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَّيَّةَ عَنْ أَبيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اس کو باطل کر دیا۔اور فرمایا تو حیاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس طرح چباڈالے جیسا کہ اونٹ چبالیتاہے۔ ١٨٦٧ - احمد بن عثان نو فلي، قريش بن انس، ابن عون، محمد بن سیرین، حضرت عمران بن حصین رضی اللّٰد عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبالیا، اس نے اپنا ہاتھ تھینجا تواس کے دانت گریڑے۔ چنانچیہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی۔ آپ ً نے فرمایا تو کیا جا ہتا ہے بیہ جا ہتا ہے کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے، پھر تو اے اونٹ کی طرح چیا

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ١٨٦٨ شيبان بن فروخ، جام، عطاء، صفوان بن يعلى بن مديه، یعلی بن مدیه رضی اللہ تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں انہوں

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تتخص حاضر ہواادراس نے کسی آدمی کا ہاتھ چبالیا تھا، چنانچہ اس آدمی نے اپناہاتھ تھینجا تواس چبانے والے کے دانت گریڑے، تو ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے اس چيز كو باطل كر ديا اور فرمايا کیاتو یہ جا ہتاہے کہ اس کاہاتھ اونٹ کی طرح چباڈالے۔ ١٨٦٩_ ابو بكر بن ابي شيبه، ابو اسامه، ابن جريج، عطاء، صفوان

بن یعلی بن امیہ ، یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں آ تخضرت صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیااور وہ میرے لئے

تُبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخِرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيَّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ أَيُّهُمَا عَضَ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ إحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ فِي الْعَاضِ فَانْتَزَعَ إحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ *

١٨٧٠ - وَحَدَّثَنَاه عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْمَعْ الْحُبَرَنَا الْبُنُ جُرَيْجِ السَّمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْبُنُ جُرَيْجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

رُ ٣٣٥) بَابِ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا *

آمَلًا وَمُوْنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا عَنْ عَنْ أَنْ بُنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنْسِ أَنَّ أَخْتَ الرَّبِيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ *

سب سے بھروسے کا عمل ہے، عطاء بواسطہ صفوان بن یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ میر اایک نوکر تھااور وہ ایک شخص سے لڑا، دونوں میں سے ایک نے دوسر سے کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا، عطاء کہتے ہیں کہ مجھ سے صفوان نے کہا کہ کس نے کس کاہاتھ کاٹا؟ بھر جس کا ہاتھ کٹا تھا، اس نے اپناہاتھ کھینچا، کاٹے والے کے منہ سے اس کا ایک دانت گر گیا، دونوں حضور کی خدمت میں عاضر ہوئے، آپ نے اس کے دانت (کی دیت کو) لغو قرار دیا۔ عاضر ہوئے، آپ نے اس کے دانت (کی دیت کو) لغو قرار دیا۔ مامنہ ہو بین زرارہ، اساعیل بن ابراہیم، ابن جریج سے اس طرح روایت مروی ہے۔

باب(۲۸۵) دانتوں وغیر ہ میں قصاص کے حکم کا بیان!

اے ۱۸ ۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رہج کی بہن ام حارثہ نے ایک انسان کوزخی کیا، (اس کادانت توڑڈالا) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ جھڑا پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص، ام رہے نے فرمایا قصاص لیا جائے گا، بخد ااس عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا فلاں سے قصاص لیا جائے گا، بخد ااس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، بخد ااس فرمایا سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے ان اللہ ام رہی کہ تمار اس سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا، بولیس کہ نہیں خداکی قسم اس سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا، ولیس کہ نہیں خداکی قسم اس سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا، ولیس کہ نہیں خداکی قسم اس سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا، ولیس کہ نہیں کہ نہیں کہ تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ ورایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ برضم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دے۔

(فائدہ) ام رہے نے جو قتم کھائی تھی،اس سے آتخضوت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تردید مقصود نہیں تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اوراعقاد تھا،اور بیہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان لوگوں سے سفارش کریں تاکہ وہ دیت لینے پرراضی ہو جائیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات پوری کردی، ذلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

(٢٣٦) بَابِ مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةً وَوَكِيعٌ عَن الْأَعْمَش عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن مُرَّةً عَنْ مَسْرُوقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئ مُسْلِم يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِنَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِنَّا بِإِحْدَى ثُلَاثٍ الثِّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ *

چھوڑ کر قشم قشم کی باتیں ایجاد کرلیں ہیں۔

١٨٧٣- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا لَّسُفْيَانُ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيٌّ بْنُ خَشْرَم قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَش بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةً عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُل مُسْلِم يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَر التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أُو الْجَمَاعَةُ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ

باب (۲۳۶) مسلمان کا خون کس وقت مباح

١٨٧٢ ابو بكر بن ابي شيبه، حفص بن غياث، ابو معاويه اور و کیع ،اعمش، عبدالله بن مره، مسروق، حضرت عبدالله بن مسعود ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کاخون حلال نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سواکوئی لا نُق عبادت نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، مگر تین باتوں میں ہے ایک کی بنایر، ایک میے کہ نکاح کے بعد زنا کرے یا جان کے بدلے جان، یاا ہے وین کو چھوڑ کر جماعت سے جدا ہو جائے۔

(فا کدہ) حدیث کا تیسر اجملہ ہر ایک مریتداور قادیانی اور اسی طرح منکرین حدیث کو شامل ہے کہ جنہوں نے اپنے دین اور اپنی جماعت کو

۱۸۷۳ ابن نمیر، بواسطه اینے والد، (دوسر ی سند) ابن ابی عمر، سفیان، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشر م، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

١٨٧٨ احد بن حنبل، محد بن متني، عبدالرحمٰن بن مهدى، سفیان،اعمش، عبدالله بن مره، مسروق، حضرت عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم ہميں خطبہ دينے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، قتم ہے اس ذات کی جس کے سواکوئی معبود نہیں کہ اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود تہیں ،اور میں اللہ تعالیٰ کارسول ہوں، مگر تین ھخصوں کا،ایک تو وہ جودین حچھوڑ دے اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے محصن زنا كرے، اور تيسرے جان كے بدلے جان، اعمش بيان كرتے

إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بَمِثْلِهِ*

بِمِثْلِهِ * الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ مَوسَى عَنْ شَيْبَانَ وَلَمْ يَذْكُرًا فِي الْحَدِيثِ شَفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرًا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرَهُ *

(٢٣٧) بَابِ بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

مَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْقَتْلُ *

ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم کے سامنے بیان کی توانہوں نے بواسطہ اسود حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت بیان کی۔ ۵۷۸۔ حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسی، شیبان، اعمش سے دونوں ہی سندوں کے ساتھ سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں دوایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں دوایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں دوایدی لاالہ غیرہ"کے الفاظ کاذکر نہیں ہے۔

باب (۲۳۷) قتل کا طریقه ایجاد کرنے والے کا

۱۹۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر،
ابومعاوریہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبداللہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی
ظلم (ناحق) سے خون ہو تاہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر
ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے
قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں،اصول اسلام میں سے بیہ حدیث ایک اصل اور فائدہ ہے کہ جو کوئی بری بات ایجاد کرے نو قیامت تک اس پر گناہ ہو تارہے گا،اور جو کوئی برائی پر عمل کرے گااس میں سے بھی گناہ کا ایک حصہ اس کو ملتارہے گا،اس طرح نیکیوں کے اندر بھی یہی تھکم ہے اور اس اصول کے شواہد بکٹر ت احادیث صحیحہ میں موجود ہیں چنانچہ ایک حدیث صحیح میں صاف طور پر اس چیز کو بیان بھی فرمادیا ہے۔ والنّد اعلم۔۔

١٨٧٧ - وَحَدَّنَا فَعُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَا جَرِيرٌ حِ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَكُمُ مُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ الْإَسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ لِلْأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أُولًا *

(٢٣٨) بَابِ الْمُجَازَاةِ بالدِّمَاء فِي

۱۸۷۷ عثمان بن ابی شیبه، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریراور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں صرف "سن القتل" کے لفظ ہیں، لفظ "اول" نہیں۔

باب (۲۳۸) آخرت میں خونوں کا بدلہ ملنا اور

الْآخِرَةِ. وَأَنَّهَا أُوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اللهِ شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَبْدَةً بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اللّهُ عَلْدٍ اللّهِ قَالَ قَالَ اللّهُ عَلْدٍ وَسَلّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدّمَاء *

قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون ہی کا فیصلہ ہوگا۔

۱۸۵۸ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد قبد قبن سلیمان، وکیع، اعمش، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن لوگوں میں سب پہلے خون کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(فائدہ) کیونکہ خون کامعاملہ نہایت سنگین ہے،اس لئے حقوق العباد میں سب سے پہلے اس کا فیصلہ کیا جائے گا،اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کے متعلق باز پرس ہو گی،اب دونوں احادیث میں کسی قتم کا کوئی تعارض نہیں رہا۔ للّٰدالحمد (مترجم)

مَادُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَوَّيَنَا خَالِدٌ حَوِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي بشُرُ بْنُ خَالِدٍ بَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةً عَنِ النَّاعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةً عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شُعْبَةً يُقْضَى عَنْ شُعْبَةً يُقْضَى وَبَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةً يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ *

(٢٣٩) بَاب تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأُمْوَالِ *

، ١٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكُرْ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقْفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةً عَنْ أَبِي بَكْرَةً عَنْ

۱۸۷۹ عبید الله بن معاذ، بواسطه این والد، (دوسری سند) یخی بن حبیب، خالد بن حارث، (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر (چوتھی سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، شعبه، اعمش، ابووائل، حضرت عبدالله رضی الله تعالی عنه، رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں لیکن اتنا فرق ہے کہ بعض راوی "میقضی" کالفظ بیان کرتے ہیں اور بعض "کاخ بین کارتے ہیں اور بعض "کاخ بین کے دونوں کاایک، ہی ہے۔

باب(۲۳۹)خون اور عزت اور مال کے حقوق کی اہمیت کا بیان۔

۱۸۸۰ ابو بکر بن ابی شیبه، یمی بن حبیب حارثی، عبدالوہاب ثقفی،ایوب،ابن سیرین،ابن ابی بکرہ،حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، زمانہ گھوم کراپنی اصلی حالت (۱) پرویساہی

(۱)زمانے کے اپنی اصلی حالت پر آنے کا مفہوم یہ ہے کہ جاہلیت میں اہل عرب جو مہینوں کو آگے بیچھے کر دیتے تھے جس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

النُّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظُنَّنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمَ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقُوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رَقَابَ بَعْضِ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلُّغُهُ ۚ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْض مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبيبٍ فِي رَوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ فَلَا تَرْجَعُوا

ہو گیا جبیبا کہ اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسانوں اور زمین کو پیدافرمایاتھا،سال کے بارہ مہینے ہیں،ان میں سے حیار مہینے محترم ہیں، تین مہینے تو متواتر ہیں، ذی القعدہ، ذی الحجہ، (۱) محرم اور جب مصر کا مہینہ جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے در میان ہے،اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا، پیہ کو نسامہینہ ہے، ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم۔ آپ خاموش ہوگئے، حتیٰ کہ ہم مستحجے آپ اس مہینہ کا کوئی دوسر انام رکھیں گے ، پھر فرمایا کیا ہے مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، پھر ارشاد فرمایا کہ بیہ کون ساشہرہے؟ہم نے عرض کیااللہ ورسولہ اعلم، آپ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ ہم سمجھے آپ اس کا کوئی دوسر انام رکھیں گے، ارشاد فرمایا کیابیہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہاجی ہاں! پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپ خاموش رہے، ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بیشک پارسول الله صلی الله علیه وسلم! فرمایا تو تمهارے خون اور اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں، جیسا کہ تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں،اور عنقریب تم اینے پر ور د گار سے ملو گے،اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق بازیرس کرے گا،للہذامیرے بعد گمر اہنہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو، خبر دار جواس جگہ موجود ہے وہ بیہ حکم غائب کو پہنچادے کیونکہ بعض وہ ھخص جے بیہ حکم پہنچایا جائے گاوہ اس کو زیاد ہ محفوظ رکھنے والا ہے ، بعض اس ھخص ہے کہ جس نے اسی وفت اسے سناہے ، پھر آپ نے ارشاد فرمایا

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی وجہ سے حج کے دن بھی بدل جاتے تو جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی اس سال یہ مہینے اپنی اپنی جگہوں پر تھے اور حج بھی اپنے صحیح دنوں میں آیا تھا۔

. (۱)ان مہینوں کی وجوہ تسمیہ یہ ہیں۔ذی قعدہاں لئے کہ اس مہینے میں وہ لڑائی چھوڑ کر بیٹھ جاتے ،ذی الحجہ حج کی وجہ ہے ، محر ماس لئے کہ وہ لوگ اس مہینے میں لڑنے کو حرام سبحصتے تھے اور رجب ماخو ذہے ترجیب بمعنی تعظیم سے چو نکہ وہ لوگ اس مہینے کو معظم سبحصتے تھے اس لئے اسے رجب کہتے۔

بَعْدِي *

کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے حکم الہی پہنچا دیا ہے۔ اور ابی بر کی روایت میں "فلاترجعوا بعدی" کے الفاظ ہیں۔

(فا كده) قوم ربيعه ماه رمضان كورجب كهتى تقى،اس لئے، آپ ئے ارشاد فرمایا كه رجب وہ صحیح ہے جو مصر كامشہورہے،واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۸۸۱ ـ نضر بن علی جهضمی، یزید بن زریع، عبدالله بن عون، محمد بن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکره، حضرت ابو بکره رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو حضور اینے اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نگیل پکڑی، پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ اس کا کوئی دوسرانام رتھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، آپ نے فرمایا تو یہ کون سامہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپ نے فرمایا، یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا ر سول الله صلی الله علیه وسلم بے شک، پھر آپ نے فرمایا یہ کون ساشہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، تا آنکہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تبجویز فرمائیں گے، آپ نے فرمایا، کیایہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ نے ار شاد فرمایا تو تمہارے خون،اور تمہارے مال،اور تمہاری آبروئیں تم پر

جانب التفات فرمایا،اور وه ہم میں تقسیم کر دیں۔ ۱۸۸۲_ محمد بن مثنیٰ، حماد بن مسعده، ابن عون، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپ کے اونٹ کی تلیل

حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس

مہینے اور اس شہر کے اندر، لہذا جو اس وقت موجود ہے، وہ

غائب کو پہنچادے، پھر آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی جانب

متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، اور ایک بمریوں کے گلہ کی

١٨٨١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِي الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْن عَنْ مُحَمَّدِ بْن سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْم هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ مُنسَيسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرً هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَّهِ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِورَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنَ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقُسَمَهَا بَيْنَنَّا *

١٨٨٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةً عَنِ ابْنِ عَوْنِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي ۗ بَكْرَةَ عَنْ أبيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيُوهُمُ جَلَسَ النَّبيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِ قَالَ وَرَجُلُّ آخِذُ بِزِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

١٨٨٣- َ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْن مَيْمُون حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن أَبِي بَكْرَةً وَعَنْ رَجُلِ آخرَ هُوَ فِي نفسِي أفضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن أَبِي بَكْرَةً و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْن جَبَلَةً وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاش قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرُو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بإسْنَادِ يَحْيَى بْن سَعِيدٍ وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةً قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْم هَذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأُ إِلَى كُبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْم تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ

(٢٤٠) بَابِ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْو مِنْهُ *

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَادٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرَّب أَنَّ عَلْقَمَة بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي عَلْقَمَة بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ إِنْ

تھامے ہوئے تھا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح مروی ہے۔

الم ۱۸۸۱ محمد بن حاتم بن میمون، یخی بن سعید، قره بن خالد، محمد بن سیرین، عبدالرحمٰن بن ابی بکره، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوعام (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبله، احمد بن خراش، ابوعام عبدالملک بن عمرو قره، حضر تابو بکره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النح (قربانی کے دن) رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے ہمیں خطبه دیا، اور آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون سادن ہے؟ اور بقیہ حدیث آپ فرمایا کہ یہ کون سادن ہے؟ اور بقیہ حدیث تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ چیز فدکور ہے کہ پھر آپ دو مین گذاری ہیں اعراض (یعنی آبروکیں) کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ چیز فدکور ہے کہ پھر آپ دو مین گداری کی طرف بڑھے اور اس مہینے اور اس شہر میں، جب کہ اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں، جب کہ اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں، جب کے امان کی پوری پوری پوری تبلیغ کر دی، صحابہ نے عرض کیا نے احکام الٰہی کی پوری پوری وری تبلیغ کر دی، صحابہ نے عرض کیا جی اور اس آپ نے فرمایا، الٰہی توان پر گواہ ہو جا۔

باب (۲۴۰) قتل کا اقرار صحیح ہے، اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنامستحب ہے۔

۱۸۸۴ عبید الله بن معاذ عبری، بواسطه این والد ابویونس، ساک بن حرب، علقمه بن وائل رضی الله تعالی عنه این والد ساک بن حرب، انہوں نے بیان کیا که میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس بیٹا ہوا تھا اسنے میں ایک شخص دوسر کے الله علیه وسلم کے پاس بیٹا ہوا تھا اسنے میں ایک شخص دوسر کو تسمه سے کھینچتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یار سول الله صلی الله

اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أُخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمُ قَتَلْتَهُ قَالَ كَيُّفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَابْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْء تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهُونَ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بَأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُريدُ أَنْ يَبُوءَ بإثْمِكَ وَإِثْم صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ ۚ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمَى بنِسْعَتِهِ وَخَلَّى

علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے، رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے فرمايا کيا تو نے اسے قتل کر دیاہے؟ وہ بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گواہ لاؤں گا، تب وہ بولا کہ بے شک میں نے اسے قتل کیاہے، آپ نے فرمایا تو نے اسے کیوں قبل کیاہے؟ وہ بولا کہ میں اور بیہ دونوں در خت کے پتے جھاڑرہے تھے،اتنے میں اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آیامیں نے کلہاڑی اس کے سر پر مار دی وہ مر گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے جواپنی جان کے عوض دیدے ،وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں، سوائے اس کمبلی اور کلہاڑی کے۔ آپ ً نے فرمایا، تیری قوم کے لوگ تخصے حچٹرالیں گے ؟وہ بولا میری قوم میں میری اتنی و قعت نہیں ہے، آپؑ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف بھینک دیااور فرمایااے لے جا، وہ لے کر چل دیا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگریہ اس کو قتل کرے گا تو اس کی طرح ہو جائے گا، بیہ سن کروہ لوٹا،اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہواہے کہ آپ نے فرمایا، اگر میں اسے قتل کروں گا تو میں اس کے برابر ہوں گااور میں نے تواہے آپ گ کے حکم سے پکڑا ہے، آپ نے فرمایا کہ تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرااور تیرے ساتھی کا بھی گناہ سمیٹ لے،وہ بولایا نبی اللہ ایسا ہوگا، فرمایا ہاں! وہ بولا اگر ایسا ہے تواحیھااور اس کا تسمہ بھینک دیا اوراسے حچوڑ دیا۔

(فائدہ) آپ نے جوار شاد فرمایا کہ تو بھی اس طرح ہو جائے گا، یعنی غضب اور خواہش کی اتباع میں اس ہی جیساکام کر بیٹھے گا، گو حلت اور حرمت کا فرق ہو گا مگر صورت تو ایک ہی رہے گی، اور پھر بدلے میں تو کسی قشم کی فضیلت نہیں ہے جیسا کہ معافی کے پہلو میں خیر اور

٥ ١٨٨٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُعِيدُ بْنُ سَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أُخْبَرَنَا السُعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أُخْبَرَنَا السُمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ السَّمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۸۵ محمد بن حاتم، سعید بن سلیمان، ہشیم، اساعیل بن سلام، علقمہ بن وائل رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں ایک شخص ایا گیا، جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، آپ نے مقتول کے لایا گیا، جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، آپ نے مقتول کے

برَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولَ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ فَالْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّى مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْمَا سَأَلَهُ أَنْ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُ فَأَبَى *

وارث کواس سے قصاص لینے کی اجازت دے دی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا، جس سے وہ تھینج کرلے جارہا تھا، جب وہ پیٹے موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا، قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، ایک شخص اس سے جاکر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھاوہ بیان کیا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا، اساعیل بن سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ثابت سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف کرنے کے لئے فرمایا تھا، مگر اس نے انکار کر دیا۔

(فا کدہ) ذاتی عناداور بغض کی بناء پراگر دومسلمان آپس میں تلوار نکالیں تو پھر قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں، یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریضاً ایسا فرمایا، علماء نے بیان کیا ہے کہ مصلحت کی بناء پر تعریض مستحب ہے، جبیبا کہ حضرت ابن عباسؓ سے خون کرنے والے نے تو بہ کے متعلق دریافت کیاتو آپ نے فرمایا، قاتل کی تو بہ درست نہیں ہے۔

> (٢٤١) بَابِ دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْحَا: *

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَدَيْلٍ رَمَتْ إحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ *

باب (۲۴۱) پیٹ کے بچے کی دیت کابیان، اور قتل خطااور شبہ عمد میں دیت کے واجب ہونے کا حکم!

۱۸۸۲ - یجی بن یجی ، مالک ، ابن شهاب، ابوسلمه ، حضرت ابو هر ریره رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که بذیل کی دو عور تیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسر ی کومارا،اس کا بچه گر پڑا، تو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس میں ایک غلام یا لوٹ ی دوسے کا تھم فرمایا۔

(فا کدہ)امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ بیہ اس صورت میں ہے جبکہ بچہ مر دہ نکلے،اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہو گی،اور بیہ دیت عاقلہ پر ہو گی،نہ مجر م پر،یہی قول امام ابو حنیفہ ؓاور امام شافعیؓاور اہل کو فیہ کاہے،واللہ اعلم۔

لَیْتُ میت، حضرت الله تعالی عند سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابوہر ریرہ رضی الله تعالی عند سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے الله بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے بی لحیان کی ایک حیّان عورت کے بیچ میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا تھم الیّتی فرمایا پھر جس عورت کے لئے غرہ دینے کا تھم فرمایا تھاوہ مرگئ الیّتی فرمایا پھر جس عورت کے لئے غرہ دینے کا تھم فرمایا تھاوہ مرگئ

رَبُورَ اللهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ اللهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّنًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ البِي

قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا *

١٨٨٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حِ و حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحيبيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَن اَبْن شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا ۚ هُرَيْرَةً قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانَ مِنْ هُذَيْل فَرَمَت إحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بحَجَر فَقَتَلَتْهَا وَمَا نَفِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بدِيَّةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرَبَ وَلَا أَكُلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي

تورسول الله صلی الله علیه وسلم نے فیصله فرمایا که اس کاتر که اس کی اولاد اور اس کے شوہر کو ملے گا، اور دیت مار نے والی کے خاندان پر ہوگی۔

۱۸۸۸۔ آبوالطاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرملہ بن کیجی ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن میتب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہر رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت .

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (قبیلہ) ہذیل کی دوعور تیں آپس میں لڑیں توایک نے دوسری کو پھر سے مارا، جس سے وہ بھی مرگئی، اوراس کے پیٹ کابچہ بھی مرگیا، وہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے بیچ کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے، اور عورت کی دیت مار نے والی کے خاندان پر ہوگی اوراس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ہوگی اوراس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ایک نابغہ ہذلی نے کہا، کہ یارسول ہوگی اوراس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ایک نابغہ ہدلی نے کہا، کہ یارسول ہوگی اوران کھایا ہے، نہ بولا ہے نہ چلایا ہے، یہ توگیا آیا ہوا (یعنی اس کی دیت دیں، جس نے نہ اس کی دیت باطل ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیونکہ اس کی دیت دیں، جس نے نہ اس کی دیت باطل ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی فرمایا، یہ توکا ہنوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت ہولئے کی

(فائدہ)جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ دیت عاقلہ پرواجب ہو گی۔

٩ ١٨٨٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَان سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَان وَسَاقَ الْحَدِيثَ بقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُنْ مَالِكٍ *

، ١٨٩- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

۱۸۸۹ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو عور تیں آپس میں لڑیں اور حسب سابق روایت مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں کہ اس کا لڑکااوراس کے ساتھ والے وارث ہوں گے اور حمل بن مالک کانام بھی موجود نہیں ہے۔

۱۸۹۰ اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبید بن نضیلہ الخزاعی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةً قَالَ ضَرَّبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ خَبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَحُلُ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةً مَنْ لَا أَكُلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ مُ الدِّيَةً *

١٨٩١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَسْطَاطٍ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسُطَاطٍ فَلُيهِ وَسَلَّمَ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا فَقَالَ سَجْعَ فَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَقَالَ سَجْعَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ سَجْعَ الْأَعْرَابُ *

كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ * ١٨٩٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم وَمُحَمَّدُ بْنُ بَثَارِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيً بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيً عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ

مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ وَمُفَضَّلَ * مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ وَمُفَضَّلَ * مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ وَمُفَضَّلَ * مَنْ أَبِي شَيْبَةً وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مَنْصُورِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مَنْصُورِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مَنْصُورِ بِمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ مَنْصُورِ بِالسَّنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ بِالسَّنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فِلْسَنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَلَمْ فَلَى فَيهِ فَلَالًا إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ فَلَمْ قَلْمَ فَيهِ فَلَا اللَّهِ فَلَا النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ فَلَا اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ

روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سو تن کو خیمہ کی لکڑی ہے مارااور وہ حاملہ تھی ، تو وہ مرگئی ،اور ان میں ہے ایک بنی لحیان (قبیلہ) ہے تھی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وار ثوں ہے دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ مقرر کی، تو قاتلہ کے خاندان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم کیونکر ایسے بچے کی دیت دیں کہ جس نے نہ کھایا،اور نہ پیااور نہ چلایا،ایبا تو گیا آیا ہوا، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدؤں کی طرح قافیہ والی عبارت بولتاہے اور ان پر دیت کو واجب کیا۔ ٩١ ١٨ محمر بن رافع، يجيٰ بن آدم، مفضل، منصور، ابراہيم، عبيد بن نضیلہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لڑ کی ہے مارا، پھریہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے قاتلہ کے خاندان پر دیت کا فیصلہ کیا، مقتولہ حاملہ تھی، آپ نے اس کے پیٹ کے بچے میں ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا، قاتلہ کے خاندان میں سے ایک بولا، ہم کیو نکراس کی دیت دیں جس نے نہ کھایانہ پیا، نہ رویانہ چلایا ہے تو گیا آیا ہوا، آپٹے نے فرمایا، بدوؤں کی طرح مقفاعبارت بولتاہے۔

۱۸۹۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، منصور رضی ہے اسی سند کے ساتھ مفضل اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور محد بن متنیٰ اور ابن بثار محد بن جعفر، شعبہ ، منصور سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں بیہ ہے کہ عورت کے بیٹ سے بچہ گر بڑا، تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خد مت میں پیش کی تو آپ نے اس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا اور اسے کی گئی تو آپ نے اس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا اور اسے

بغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ *

١٨٩٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرِيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفُظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ السَّتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ الْحَلَّابِ شَعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ النَّبِيَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَنَّ الْ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَنَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا فَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا أَنْ فَسَهِدَ مُحَمَّدُ أَلَا أَنْ فَالَالَ فَالْمَوْلَ عَمْرُ أَنْ الْحَلَالَ فَلَا أَلَا فَلَا أَلَا فَالَ أَلَا أَلْمُ الْحَلَاقُ الْمُ أَلَا اللَّالَ فَلَا أَلَا أَلَى اللَّهُ أَلَا أَلَا أَلَا أَلْمَا أَلَا أَ

قاتلہ عورت کے اولیاء پر واجب کیا، باقی اس میں عورت کی ویت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۸۹۳ ابو بحر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور اسحاق بن ابر اہیم، وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت مسور بن مخر مہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے بیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں ایک علام یالونڈی کا فیصلہ فرمایا، عمر ہولے ایک اور آدمی کو میں ایک علام یالونڈی کا فیصلہ فرمایا، عمر ہولے ایک اور آدمی کو موافقت میں گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ نے ان کی موافقت میں گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ نے ان کی موافقت میں گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ نے ان کی

(فا کدہ)حضرت عمرٌ کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی صدافت اور عدالت میں کسی قشم کا شبہ نہیں تھا مگر الزامااوراصولاَ حضرت عمرٌ نے گواہی طلب کی۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْحُدُودِ

٥٩ ٢ (٢٤٢) بَابِ حَدِّ السَّرِقَةِ وَيِصَابِهَا * ٥٩ ٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بَنُ عُمْرَةً عَنْ عَائِشَةً بَنُ عُمْرَةً عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارِ فَصَاعِدًا *

باب (۲۴۲) چوری کی حداوراس کانصاب ۱۸۹۵ یکی بن یکی اور اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عید، نهری، عمره، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم چور کا ہاتھ جو تھائی دینار اور اس سے زیادہ میں کا شح

(فائدہ)چور کے ہاتھ کا شخے پڑ علاء کا جماع ہے، باقی کتنی مقدار میں کا ٹاجائے،اس میں مختلف اقوال ہیں،امام ابو حنیفہ ؓ کے نزدیک دس دراہم یاایک دینار پرچور کا ہاتھ کا ٹاجائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے بقدر چرانے پر کا ٹا جائے گااور اس کی قیمت اکثر صحابہ کرام کے نزدیک دس درہم ہے،اور حضرت عائشہ ؓ کے نزدیک چوتھائی دینار ہوگی،اس لئے انہوں نے اسے بیان کردیا۔

حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ * سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ * وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بُنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةً وَاللَّهُ طُولِيدِ وَحَرْمَلَةً وَاللَّهُ طُولِيدِ وَحَرْمَلَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا * السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

١٨٩٨ - وَحَدَّ ثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونَ بُنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ وَهُبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ عَنْ عَمْرَةً أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَة وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا لَكُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَةُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَةُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الْمَا فَوْقَهُ *

مَنْ الْحَكْمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّنَنَى بِشُرُ بُنُ الْحَكْمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّنَنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اللهَ الْعَادِ عَنْ اَبِيْ مَحَمَّدٍ عَنْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اللهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اللهادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اللهادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اللهادِ عَنْ اللهادِ عَنْ الله اللهادِ عَنْ عَمْرَةً عَنْ عَائِشَةً اللهادِ عَنْ عَنْ عَنْ اللهادِ عَنْ عَلْمُ اللهادِ عَنْ اللهادِ الله

تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا * أَقْطَعُ يَدُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا * أَعَمُدُ ١٩٠٠ وَحَدَّئَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ جَمِيْعًا عَنْ آبِيْ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ جَمِيْعًا عَنْ آبِيْ عَامِرِ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وُلْدِ عَامِرِ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وُلْدِ الْمِسُورِ ابْنِ مَخْرَمَةً عَنْ يَزِيْدِ إبْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمَسْورِ ابْنِ مَخْرَمَةً عَنْ يَزِيْدِ إبْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اللهِ ابْنِ اللهِ الْمَادِ مِثْلَةً *

۱۸۹۲ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بن کثیر،ابراہیم بن سعد، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یجی اور ولید بن شجاع، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقه رضی اللہ تعالی عنہاہے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نقل فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا چور کاہا تھ نہیں کا ٹاجائے گا، گرچو تھائی دیناریازیادہ کی چوری میں۔

۱۸۹۸۔ ابوالطاہر اور ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن بیار، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرمارہ تھے کہ چور کاہا تھ نہیں کا ٹاجائے گا مگر چو تھائی دینار، یااس سے زیادہ مقد ارمیں۔

۱۸۹۹ - بشر بن تھم عبدی، عبدالعزیز بن محد، یزید بن عبداللہ
بن الہاد، ابو بکر بن محد، عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ چور کا ہاتھ نہیں کا ٹاجائے
گا، مگر چوتھائی دیناریااس سے زائد میں۔

• ۱۹۰۰ اسحاق بن ابراہیم ، محمد بن مثنیٰ ،اسحاق بن منصور ،ابو عامر عقد ی ، عبدالله بن جعفر اولاد حضرت مسور بن مخر مه ، یزید بن عبدالله بن البهاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٩٠١ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللَّوَاسِيُّ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ عَنْ هَلْمَ الرَّوْاسِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِق فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقَلَ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ اللَّهِ حَلَى جَحَفَةٍ أَوْ تُرْس وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنِ *

1901۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، حمید بن عبدالرحمٰن روَاسی، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کٹا، حجفہ ہو یا ترس (دونوں ڈھال کو کہتے ہیں) دونوں قیمت دار ہیں۔

(فائدہ)اکثر صحابہ کُرام کے نزدیک ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا،اوریہی امام اعظم ابو حنیفہ النعمان کامسلک ہے۔ واللّٰداعلم بالصواب۔

١٩٠٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح و عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَبْدِ الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً الرَّوْبِمِ وَأَبِي أُسَامَةً الرَّوْسِيِّ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً الرَّوسِيِّ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً الرَّوسِيِّ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً اللَّهُ وَالِمِي أُسَامَةً اللَّسُونَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً اللَّهُ مَا عَنْ عُبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةً اللَّهُ وَالْبِي أُسِامَةً اللَّهِ مَنْ الْمَامَةُ اللَّهُ وَالْمِي أُولِي أُسَامَةً اللَّهُ وَالْمِي أُسَامَةً اللَّهُ وَالْمِي أُسَامَةً اللَّهُ الْمَامَةُ اللَّهُ وَالْمِي أُسَامَةً اللَّهُ وَالْمِي أُسَامَةً اللْمَامَةَ اللْمَامَةَ اللَّهُ وَالْمِي أُسُومًا وَالْمَامَةُ الْمَامِةَ الْمَامَةُ الْمُنْ الْمُعَامِلِهُ الْمَامِةِ الْمَامِقُومِ وَالْمِي الْمَامِةُ الْمُؤْمِولِ الْمَامِةِ الْمَامِةِ وَالْمِي الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمَامِةُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمَامِةُ الْمَامِةُ الْمُؤْمِ الْمِؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُومِ الْمُؤْمِ الْمُ

وَهُو يَوْمَئِذٍ ذُو ثُمَنِ * الْمَدَ عَنْ اللهِ عَنْ الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِحَنِّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ *

۱۹۰۲ عثمان بن ابی شعبه، عبده بن سلیمان، حمید بن عبدالرحیم بن عبدالرحین، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، عبدالرحیم بن سلیمان (تیسری سند) ابو کریب، ابواسامه، هشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باتی عبدالرحیم اور ابواسامه کی روایت میں ہے، که وُھال اس زمانہ میں قیمت والی تھی۔

سام ۱۹۰۳ کیلی بن بیجی ، مالک، نافع ، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کا ٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(فا کدہ) پیہ حضرت ابن عمر کا ندازہ ہے جیسا کہ ام المو منین حضرت عائشہ کا ندازہ رکع وینار تھااور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر اسلامی ہے وہال کی قیمت ایک دیناریاوس در ہم بھی مروی ہے اور احتیاط اکثر پر عمل کرنے میں ہے ، کیونکہ اعضاء انسانی محض شبہ پر نہیں کائے جائیں گے ،اور امام عینی شرح کنزمیں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ڈھال کی قیمت میں اقوام مختلف ہیں اور کسی میں یہ نہیں کہ آپ نے وس در ہم پر ہاتھ کا ٹاہے ، لہذا ہم نے اکثر ہی نصاب بنادیا اور اقل مقدار کوشک کی بنا پر ترک کر دیا کیونکہ شک و شبہ کی بناء پر ہاتھ کا ٹناواجب نہیں ۔ واللہ اعلم

١٩٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا

۱۹۰۴-قتیبه بن سعید، ابن رمح، لیث بن سعد-(دوسر ی سند)ز هیر بن حرب اور ابن مثنی یجی القطان-(تیسری سند)ابن نمیر، بواسطه اینے والد-

ابْنُ نَمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حِ و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْن مُوسَى وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّة ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْرَّحْمَنِ الدَّارمِيُّ أُخْبَرَنَا أَبُو نَعَيْم حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةً وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةً حِ و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أُخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْن أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسِ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلَّهُمْ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضَهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ * ١٩٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقُ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ

توایسے چور پرلعنت بیان کی۔واللّٰداعلم بالصواب۔

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسہر، عبید الله۔
(پانچویں سند) ابور بج اور ابو کامل، حماد۔
(ساتویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ابوب، سختیانی اور ابوب بن موسیٰ، اساعیل بن امییہ۔
اور ابوب بن موسیٰ، اساعیل بن امییہ۔
(آٹھویں سند) عبد الله بن عبد الرحمٰن دار می، ابو نعیم، سفیان، ابوب اور اساعیل بن امیہ اور عبید الله، موسیٰ بن عقبہ۔
(نویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جرتبی اساعیل بن امیہ۔
(دسویں سند) ابوالطاہر، ابن وہب، حظلہ بن ابی سفیان جمی، عبید الله بن عمر، حضرت مالک بن انس، حضرت اسامہ بن زید عبید الله بن عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابنا عمر رضی الله تعالیٰ عنہما سے دیمی دوایت کرتے ہیں اور وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے دیمی کی

عن مالک" کی روایت کی طرح تقل کرتے ہیں، لیکن ان میں

سے بعض راویوں نے قیمت کالفظ بولا ہے،اور بعض نے تمن کا

کہ اس کی قیمت تین در ہم تھی۔

(فا کدہ)امام بخاری نے باب باندھ کریہ حدیث بیان کی اور پھراس کی شرح اعمش کے قول سے کی کہ مقصود لوہے کا نڈا (گولا)جولڑائی میں

کام آتا ہے،اور اسی طرح لوہے کی رسی مراد ہے،ان کی قیمت دس درہم کے برابر ہے، میں کہتا ہوں کہ اس چور پر لعنت فرمائی جو ذراسی

معمولی چیزیں چراکراس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ پھراس کی بناء پراس کا ہاتھ کا ٹاجاتا ہے۔ توابتداء اس چیز سے ہو کی اور انجام میں ہاتھ کٹا،

1900 - ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالی چور پر لعنت نازل فرمائے کہ وہ انڈے کو چرا تاہے، اور پھر (اس کے ذریعے سے) اس کا ہاتھ کا ٹاجا تاہے اور رسی کو چرا تاہے اور پھر اس کا ہاتھ کا ٹاجا تاہے اور رسی کو چرا تاہے اور پھر اس کا ہاتھ کا ٹاجا تاہے۔

١٩٠٦ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمُرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ لِبُرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَونُسَةً * يَقُولُ إِنْ سَرَقَ بَيْضَةً * يَقُولُ إِنْ سَرَقَ بَيْضَةً * يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً * يَقُولُ إِنْ سَرَقَ بَيْضَةً * (٢٤٣) بَابِ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَعَيْرِهِ وَالنَّهْي عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ * وَعَيْرِهِ وَالنَّهْي عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ *

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْن شِهَابٍ عَنْ عُرُوزَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةً حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّريفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْح إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ *

١٩٠٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

۱۹۰۲ عرونا قد اور اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشر م، عیسی بن یونس، اعمش ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "ان سرق حبلا وان سرق بیضة "کالفظ ہے، اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

باب (۲۴۳) چورشریف ہویاغیرشریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اور حدود میں سفارش کی ممانعت ہے۔

۱۹۰۷_قتیبه بن سعید (لیث، (دوسر ی سند)محمد بن رمح،لیث، ابن شهاب، عروه، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها بیان کر تی ہیں کہ مخزومیہ عورت کے چوری کرنے نے قریش کو پریشانی میں مبتلا کر دیا، انہوں نے کہا، اس چیز کے متعلق رسول اللہ صلی الله عليه وسلم ہے كون كلام كر سكتا ہے اور اتنى جر أت كون كر سکتاہے، مگر اسامہ بن زیدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے چہتے ہيں وہ اس مسئلہ ميں كلام كرسكتے ہيں۔ بالآخر حضرت اسامة نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بات کے متعلق گفتگو کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تواللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کر تاہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا،اور فرمایا،اے لو گو!تم سے پہلے لو گوں کواس چیز نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی شریف آ دمی ان میں چوری کرتا تھا تواہے جھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی ایساکام کرتا تھا تواس پر حد قائم کر دیتے تھے اور خدا کی قشم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی الله علیه وسلم) بھی چوری کرے تومیں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا،اور ابن رمح کی روایت میں "من قبلکم "کالفظہ-۱۹۰۸_ابوالطاہر اور حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شهاب، عروه بن زبیر ، حضرت عائشه زوجه نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ قریش کو اس عورت کے معاملہ نے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

جب مکہ شریف فتح ہوا پریشانی میں مبتلا کر دیا، لوگ ہولے اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے، بالآخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی اور اس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زیدر ضی الله تعالیٰ عنه ، جو که رسول الله صلی الله علیه وسلم کے چہیتے تھے نے بات کی ، یہ س کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کارنگ بدل گیا، اور ار شاد فرمایا، اے اسامیہ تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے، حضرت اسامہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے معافی کی دعا بیجئے، پھر جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا،اولاًاللہ تعالیٰ کی حمد و ثنابیان کی، پھر فرمایا،امابعد!تم ہے یہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک اور برباد کر دیا کہ جب ان میں عزت والا آدمی چوری کرتا تھا تواہے چھوڑ دیتے تھے،اور جب غریب اور نا تواں چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے تواس ذات کی قشم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا، پھر آپ نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی حکم دیا، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، یونس بواسطہ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس عورت کی تو بہ احجھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا، اور میرے یاس آتی تھی تو میں اس کی ضروریات کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے عرض کردیتی تھی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَسَامَةَ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّريفُ تُركُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أُقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِيي بيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةً بنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُونِسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرُورَةً قَالَتُ عَائِشَةً فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) بنی مخزوم بھی قریش کی ایک شاخ ہے،اوریہ عورت شریف اور معزز تھی،اس نے زیور چرالیا تھا، (کما فی الاستیعاب) قریش کو اس بات کی بنا پر فکر ہوئی کہ اس کا ہاتھ کٹ جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدود میں سفارش قبول نہیں فرماتے، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس عورت کا نام فاطمہ بنت الاسود تھا،اور اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جملہ فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتیں۔الخ۔

١٩٠٩ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۹۰۹ عبدالله بن حميد، عبدالرزاق، معمر، زهري، عروه،

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُومَةً عَنْ عَرْوَهَ عَنْ عَرْوَمِيَّةٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرَأَةُ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةً بَنَ زَيْدٍ فَكَلَّمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت اسباب مانگ کرلیا کرتی تھی اور پھر مکر جایا کرتی تھی، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جاندان وسلم نے اس کے جاندان والے حضرت اسامہ بن زیدرضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضور سے بات چیت کی، بقیہ حدیث لیث اور یونس کی طرح ہے۔

(فائدہ) یعنی یہی اس کی عادت تھی، یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ اسی جرم یں کاٹا گیا۔

- ١٩١٠ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اللهِ الْحُسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَحْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتِي بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ فَأَتِي بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ فَاللهُ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ *

(٢٤٤) بَابِ حَدِّ الزِّانَي *

التّمِيمِيُّ التّمِيمِيُّ التّمِيمِيُّ التّمِيمِيُّ التّمِيمِيُّ الْخُبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ الْحُسَنِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ خُذُوا عَنِي قَدْ جَعَلَ اللّهُ وَسَلّمَ خُذُوا عَنِي قَدْ جَعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكُرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالرَّحْمُ * وَالرَّحْمُ *

۱۹۱۰ سلمہ بن شبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوز بیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے ام المومنین ام سلمہ کے ذریعے سے پناہ حاصل کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا، خدا کی فتم اگر فاطمہ جھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دالی، خیا نچہ اس کاہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب (۲۴۴) زناکی حد کابیان۔

۱۹۱۱ یکی بن یکی تمیمی، ہشیم، منصور، حسن، طان بن عبداللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیھے لو، اللہ تعالی نے عور توں کے لئے ایک راہ نکال دی کہ جب بکر، بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤاور (اگر مصلحت ہو تو) ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو، اور شیب شیب سے کرے توسو کوڑے لگاؤاور میں شیب شیب سے کرے توسو کوڑے لگاؤاور پھر رجم کر دو۔

(فائدہ) بگرے مرادوہ مرداور عورت ہے جس نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع نہ کیا ہو،اوروہ آزاد،عا قل اور بالغ ہو،اگرچہ کافر ہی ہو،اور شیب جس نے ان تمام شرائط کے باوجود نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو،اگرچہ کافر ہی ہو،علائے کرام کااس پراجماع ہے کہ بکر کو کوڑے گائے جائیں گے اور ہیب کو صرف رجم کریں گے، جمہور علائے کرام کا یہی قول ہے،البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک بکر کوایک سال کے لئے جلا وطن بھی کیا جائے گا، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے تھم منسوخ ہے، جیسا کہ حیب کے بارے میں اولاً کوڑے لگانے کا تھم منسوخ ہو چکا ہے، چنا نچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت ماعوہ کورجم فرمایا،اور پہلے کوڑے نہیں لگائے، ہاں اگر امام اس چیز میں مصلحت دیکھے، تو

پھر جلاو طن بھی کر سکتاہے (واللّٰداعلم بالصواب)

١٩١٢ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

١٩١٣ - حَدَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَحَمْهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَحَمْهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمِ فَلُكُونَ فَلَكَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خَلُولَ عَلَيْهِ وَالْبِكُرُ وَلَيْ فَلَا اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا النَّيِّبُ بِالثَيِّبِ وَالْبِكُرُ وَلَيْكُولُ عَلَى اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَيِّبُ بِالثَيِّبِ وَالْبِكُرُ وَالْمَا سُرِي عَنْهُ وَمَعْ بِالْحِجَارَةِ وَالْمُولِكُولُ مَلْهُ مَا لَهُ مُ مَعْ مَنْ وَجُمْ بِالْحِجَارَةِ وَالَمَا مُؤْمَ سَنَةً *

١٩١٤ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بَشَّارٍ حَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حِ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الشَّارِ حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ الشَّارِ حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ اللهِ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبِكُورُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً *

رُ - آو - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بُنُ يَحْنَى قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبَيْدُ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُو جَالِسٌ عَلَى مِنْبِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَقِي

۱۹۱۲۔عمروناقد، ہشیم، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

ساوا۔ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار، عبدالاعلی، سعید، قادہ، حسن، حطان بن عبداللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی، آپ کواس کی وجہ سے تخی محسوس ہوتی، اور اس سختی کی بنا پر چہرہ انور کارنگ بدل جاتا تھا، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی، آپ کوالیی ہی سختی محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ کے ایک راستہ نکال دیا ہوئی سے سکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عور توں کے لئے راستہ نکال دیا ہیں۔ اگر شیب شیب کوسوکوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کوسوکوڑے لگا کر سنگسار کریں گے۔ ایک سال کے لئے وطن سے جلاو طن کردیں گے۔

۱۹۱۳ محمد بن مثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه (دوسری سند) محمد بن بشار، معاذبن بشام، بواسطه این والد، حضرت قاده سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں سندوں میں بیہ ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور (ایک سال) جلا و طن کیا جائے، اور هیب کو کوڑے لگائے جائیں گائے جائیں گا اور ایک سال) ولاور سوکوڑے کا اور نہیں گے اور رجم کیا جائے گااور ایک سال اور سوکوڑے کا تذکرہ نہیں۔

۱۹۱۵۔ ابوالطاہر، حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عباس رضی عبید اللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے مسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان بی اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان بی اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان بی اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان بی اللہ تعالیٰ نے ساتھ مبعوث کے ساتھ مبعوث کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان بی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مبعوث کے ساتھ کے ساتھ مبعوث کے ساتھ مبعوث کے ساتھ کیا کے ساتھ کے

وَأَنْوَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْوِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَنَا الرَّجْمِ قَرَأُنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقَّ عَلَى مَنْ زَنِي إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنَّسَاء إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أُو وَالنَّسَاء إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أُو النَّسَاء إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أُو النَّسَاء إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أُو النَّالَ الْحَبَلُ أُو النَّانَ الْحَبَلُ أُو النَّامَةُ وَالْمَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أُو النَّامَةُ الْمَاتِ الْمَتَالِيَالُهُ مَوْلَا اللَّهُ مَا أَنْ الْعَبَرَافُ الْمَالَةِ الْمَالَةِ الْمُ الْمَالَةِ الْمَالَةِ الْهُ اللَّهُ الْمَالَةِ الْمَالَةِ الْمَالَةُ الْمُعَرِافَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعْتِرَافَهُ اللَّهُ الْمَالَةُ الْمُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعَلِي الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعَالَةُ الْمُعَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُ الْمَالَةُ الْمُعَلِّلَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعَلِّةُ الْمَالَةُ الْمُعَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُنْ الْمُعَالَةُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعْلِقُولَا الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمِلْمُ الْمَ

میں ہے آیت الرجم بھی ہے اور ہم نے اس آیت کو پڑھا، اور محفوظ رکھا اور سمجھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا، میں اس بات ہے ور تاہوں کہ لوگوں پر جب زمانہ دراز ہو جائے تو کہنے والا کہنے گئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا، لہذا اس فرض کے ترک کرنے کی وجہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے سب گر او ہو جائیں گے، بیشک رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں حق ہے ،اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے، مر د ہویا عورت، حب بین یار گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو، یاخود اقرار کرے۔ جب زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو، یاخود اقرار کرے۔

(فائدہ) محض حمل کے ظاہر ہونے پر حد قائم نہیں کی جائے گی تاو قتیکہ گواہ زنا پر موجود نہ ہوں ، یہی امام ابو حنیفہ ،امام شافعی اور جمہور علائے کرام کامسلک ہے۔

۱۹۱۲ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان،زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

1912 عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، شعیب، لیث بن سعد، عقیل، ابن شهاب، ابوسلمه بن عبد الرحمٰن بن عوف، ابن مید، حضرت ابو ہر رورضی الله تعالیٰ عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں آیااور آپ کو کیارا، کہنے لگا کہ یارسول الله صلی الله علیہ وسلم میں نے زناکیا، آپ نے اس کی جانب ہے منه پھیر لیا، وہ دوسری طرف ہے آیا اور کہنے لگایارسول الله صلی الله علیہ وسلم میں نے زناکیا ہور کہنے لگایارسول الله صلی الله علیہ وسلم میں نے زناکیا ہے، اور کہنے لگایارسول الله صلی الله علیہ وسلم میں نے زناکیا ہے، طرح گومااور اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ اس طرح گومااور اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گوائی دی تو آنحضرت ملی الله علیہ وسلم نے اسے بلایا اور دریافت کیا تجھے جنون کی شکایت تو نہیں ہے؟ بولا نہیں، آپ نے فرمایا تو محصن ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! تب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تو محصن ہے، اس فرمایا، اے لے جاؤاور سنگسار کردو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں فرمایا، اے لے جاؤاور سنگسار کردو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں فرمایا، اے لے جاؤاور سنگسار کردو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں

١٩١٦ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

١٩١٧ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُونِ عِنْ جَدِّي قَالَ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسْيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْيِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْعِينِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ عَنْ أَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونَ قَالَ لَلَهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ لَلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ لَلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهُبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ

نے روایت کیا۔

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلِّي فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَن الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أُخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كُمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ *

لیث نے بھی بواسطہ عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب ے اس سند کے ساتھ تقل کیاہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مر وی ہے اور ان دونوں حدیثوں میں ہے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس نے خبر دی جس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا جس طرح عقیل

کہ مجھےان حضرات نے بتایا، جنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ

سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں سے

تھا، ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا، جب اس نے پھروں کی

شدت محسوس کی تو بھاگا، ہم نے اسے میدان حرہ میں پایا، اور

پتھروں سے سنگسار کردیا، امام مسلم فرماتے ہیں اس روایت کو

(فائدہ)زناکے ثبوت کے لئے جارمر تبہ اقرار کرناضروری ہے، یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے (مترجم)

١٩١٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجِ كُلَّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَّمَةً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً

١٩١٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ كُامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ كُامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ كُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْن حَرْبٍ عَنْ جَابِر بْن سَمُرَةً قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جيءَ بهِ إِلَى النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أُرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنِّي الْأَخِرُ قَالَ

۱۹۱۸ ابوالطا ہر اور حرملہ بن یجیٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند)اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر،ابن جریج، زہری، ابوسلمه، حضرت جابر بن عبداللّٰدر ضي الله تعالى عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عقیل عن الزہری، عن سعیدوابی سلمه، عن ابی ہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۹۱۹ - ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابوعوانه، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جس وقت کہ انہیں رسول اللہ صلى الله عليه وسلم كي خدمت مين لايا گيا، وه تُقلِّنه آدمي تنهے، اور ان پر چادر نہیں تھی، انہوں نے اپنے او پر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، شاید تم نے (بوسہ لیا ہوگا) ماعز بولے نہیں، خدا کی قشم اس نالا کُق نے زنا کیاہے، تب آپ کے انہیں رجم کیا، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا

فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأَنكَلْنَهُ عَنْهُ *

خبر دارجب ہم اللہ تعالی کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی سی آ داز کر تا ہے اور کسی کو تھوڑا دود ھ دیتا ہے، خدا کی قشم اگر اللہ تعالی مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سز ادوں گا۔

(فائدہ)مطلب بیہ ہے کہ زناکر تاہے،اور دودھ سے مراد انزال منی ہے،واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، ساک بن ١٩٢٠ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنِّي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْن حَرْبٍ خدمت میں ایک ٹھگنا ھخص محکے ہوئے جسم والا، مضبوط ازار قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ بندھے ہوئے لایا گیا،اس نے زنا کیا تھا، آپ نے دومر تبہ اس اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برَجُلِ قَصِيرٍ أَشْعَتَ کی بات کوٹالا (پھر جار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد) آپ نے ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقُدْ زَنِّي فَرَدُّهُ مَرَّتَيْن تھم دیا، وہ سنگیار کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وسلم نے فرمایا جب ہم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلُّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُ لَبِيبَ لَبِيبَ النَّيْسِ يَمْنَحُ کوئی نہ کوئی تم ہے پیچھے رہ جاتا ہے،اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سادودھ دیتا ہے، بیشک جب اللہ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ تعالی میرے قابو میں ایسے کو کر دے گا تو میں اسے عبرت بنا مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ دوں گا، یاالیی سز ادوں گاجو دوسر وں کے لئے عبرت ہو، راوی سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ * کہتے ہیں میں نے یہ سعید بن جبیر سے بیان کیا توانہوں نے کہا،

١٩٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا السُحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا السُحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرِ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَاكٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى وَفِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَر وَفِي وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا * حَدِيثٍ أَبُو كَامِلٍ حَدِيثٍ أَوْ ثَلَاثًا * حَدِيثٍ أَبُو كَامِلٍ حَدِيثٍ اللَّهُ عَلَيْ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَة الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّهُ طُ لِقُتَيْبَةً قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَة الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّهُ طُ لِقُتَيْبَةَ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً

آپ نے اس کی بات کو چار مرتبہ ٹالا۔

۱۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شابہ (دوسر کی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابوعامر عقد کی، شعبہ ،ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دومر تبہ لوٹانے کے قول میں شابہ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابوعامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دومر تبہ یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۱۹۲۲ قتیبه بن سعید اور ابو کامل جحدری، ابوعوانه، ساک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما بیان

عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَا لِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنْكِ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنْكِ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنْكَ عَنْكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلَ فُلَانَ عَنْي قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُحمَ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت کیا کہ جو بات میں نے تمہارے متعلق سی ہے وہ فلیک ہے؟ ماعز بولے، آپ نے میرے متعلق کیا سنا ہے؟ آپ نے میرے متعلق کیا سنا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاں لونڈی سے تم نے جماع کیا ہے، اس نے کہا جی ہاں! پھر ماعز نے چار مر تبہ اقرار کیا، آپ نے تھم دیا، پھر اسے سنگار کیا گیا۔

(فائدہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کرنے کے بعد محض تاکید أفر مائی، لہٰذا سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی فتم کا تعارض نہیں ہے۔ للٰدالحمد۔

۱۹۲۳ محمد بن متنیٰ، عبدالاعلیٰ، داؤد ،ابو نضر ہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک سخص جس کا نام ماعز بن مالک تھار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،اوعرض کیا کہ مجھ سے زناسر ز د ہو گیا ہے، لہذا مجھ پر حد قائم سیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بار اسے ٹال دیا پھر اس کی قوم سے آپ نے اس کا حال دریافت کیا، انہوں نے کہااہے کوئی بیاری نہیں ہے، مگر اس ہے ایسی بات سر زد ہو گئی ہے کہ وہ سمجھتا ہے، سوائے حد قائم ہونے کے اس کا کوئی علاج نہیں ہے، پھر وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم اسے بقیع غرقد کی طرف لے کر چلے، نہ ہم نے اسے باندھااور نہاس کے لئے گڑھا کھو دا، ہم نے اسے ہڈیوا، ڈھیلوں اور مھیکروں سے مارا، وہ دوڑ کر بھاگا، ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ میدن حرہ میں آیا، وہاں رکا، تو ہم نے اے حرہ کے پتھروں سے مارا، وہ ٹھنڈا ہو گیا شام کو رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبه دينے كے لئے كھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہ کر بکرے کی سی آواز کر تاہے، مجھ پر ضروری ہے کہ جو ایسا کرے، وہ میرے پاس لایا جائے، میں اسے سز ادوں گا، پھر ١٩٢٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَنِّي حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُصَبِّتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيٌّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قُوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلُمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أُوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْحَزَفِ قَالَ فَاشْتُدُّ وَاشْتُدَدْنَا خَلْفُهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أُوَ كُلُّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيَبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى برَجُلِ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ

فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَّا سَبَّهُ *

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَيْسِ التَّيْسِ التَيْسِ التَّيْسِ التَيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ الْعُلْمَا عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبً التَّيْسِ التَّيْسِ التَّيْسِ الْعُلْمِ اللَّهُ الْمُلْعِلِيْلِ اللْعِلْمِ الْمِلْعُلِيْلِيْلِ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِيْلُ الْعُلْمِ الْعِلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمِ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمِ الْعُلْمُ الْعُلِ

وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا * اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ الله

فَاعْتَرَفَ بِالزِّنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ * مَحَدَّدُ بِنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بُنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بُنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بُنُ عَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةً بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةً بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِنِ بُرَيْدَةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ الْمُحَارِبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَكَ ارْجِعْ عَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع عَنْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهُرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَهُرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع فَاللَهُ فَقَالَ النَّهِ فَقَالَ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع مَا عَيْدٍ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجع عَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ فَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَى إِذَا كَاللَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَى إِذَا كَالَةٍ فِيمَ أُطَهِرُكَ كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أُطَهُرُكَ كَتَى إِذَا لَا لَهُ فِيمَ أُطَهُرُكَ كَانِتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أُطَهِ فِيمَ أُطَهُرُكَ كَانِتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أُطَهُرُكَ كَتَى إِذَا لَا لَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ فِيمَ أُطَهُرُكَ وَلَا لَهُ وَسُلُولُ اللَّهُ فِيمَ أُطَهُرُكَ اللَّهُ فِيمَ أُطَهُرُكَ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ فَلَى اللَّهُ عَلَى اللَ

آپ نے نہ اس کے لئے دعا فرمائی اور نہ براکہا۔

١٩٢٣ - محر بن حاتم، بہز، یزید بن زریع، داؤد ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اولا اللہ تعالیٰ کی حمر و ثنابیان کی، پھر ارشاد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں توان میں ہے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، اور کرتا ہے، باتی اس میں عیالنا (ہمارے کر طرح آواز کرتا ہے، باتی اس میں عیالنا (ہمارے کرنانے)کالفظ نہیں ہے۔

19۲۵ - سر یج بن یونس، یجی بن زکریا، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، معاویه بن مشام، سفیان، داؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنا فرق ہے کہ سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے (یعنی ماعز نے) تین مرتبہ زناکا اعتراف اورا قرار کیا۔

کھڑے ہو کراس کا منہ سونگھا، تو شراب کی بدیو محسوس نہیں کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تونے زنا کیاہے؟ وہ بولا، جی ہاں، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو وہ سنگسار کر دیتے گئے، اس سلسلہ میں لوگوں کی دو جماعتیں ہو گئیں، ایک تو کہتی تھی کہ ماعر تناہ ہوگئے، اور گناہ نے انھیں گھیر لیا، دوسر ی جماعت پیہ کہتی تھی کہ ماعز کی تو بہ ہے بڑھ کر کوئی تو بہ ہے ہی نہیں، وہ تو جناب رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوئے اور اپناہاتھ آپ كے ہاتھ پرر کھ دیا،اور عرض کیا کہ مجھے پھر وں سے مار دیجئے،وویا تین دن تک صحابہ کرامؓ یہی گفتگو کرتے رہے، اس کے بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم تشريف لائے اور صحابہ بيٹھے ہوئے تھے، آپ نے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے، پھر فرمایا، ماعوا کے لئے دعا ما نگو، صحابہ ؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ ماعرؓ کی مغفرت فرمائے، تب جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا، ماعرا نے ایسی تو بہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت کے لوگوں میں تقسیم كى جائے توسب كوكافى ہو جائے، اس كے بعد آپ كے پاس قبیلہ غامد جو قبیلہ از د کی شاخ ہے،اس کی ایک عورت آئی،اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپ ؓ نے فرمایااللہ تعالیٰ ہے مغفرت کی دعا مانگ، اور اس کے دربار میں توبہ کر، وہ عورت بولی، آپ مجھے لوٹانا چاہتے ہیں، بیساکہ ماعز بن مالک کولوٹایا تھا، آپ نے فرمایا،، مجھے کیا ہوا، وہ بولی میں زناہے حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا تو خود؟ وہ بولی جی ہاں، آپ نے فرمایا تو رک جا تاو قتیکہ اس حمل کو نہ جن لے، پھر ایک انصاری مخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی، جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ غامہ پیہ جن چکی، آپ نے فرمایا، ابھی ہم اے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بیچے کو بے دود چھ نہیں چھوڑیں گے توایک انصاری شخص

فَقَالَ مِنَ الزِّنَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُون فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكُهَهُ فَلَمْ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ خَمْرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بهِ فَرُحمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَّقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النُّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبْتُوا بَذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِز بْن مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِز بْن مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتُ أَرَاكَ تُريدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتِ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قُالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَرَجَمَهَا *

بولا یار سول اللہ صلی اللہ عایہ وسلم میں بچہ کو دودھ بلواؤں گا، تب آپ نے اسے رجم کیا۔

(فا کدہ) حدیث سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھااگر ہوتا تو بار بار حضرت ماعزاور غامہ ہے سے سوال کرنے کا کیا مطلب، کہ مثلاً کس چیز سے پاک کر دوں، یااسے جنون تو نہیں ہے، وغیر ذلک، یہ سب با تیں اسی چیز پر دال ہیں کہ علام الغیوب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آپ حاضر و ناظر بھی نہیں تھے، کیونکہ جو حاضر ناظر ہوتا ہے ان امور کے دریافت کرنے اور اپنی لا علمی ظاہر کرنے کی حاجت نہیں ہے، حاضر و ناظر تو ہر وقت ہر جگہ ہر مکان میں ہوتا ہے، یہ صفت بھی صرف کے دریافت کرنے خاص ہے، ان امور کو دوسرے کیلئے ثابت کرنا یہ الوہیت میں شریک تھہر انا ہے، انما اللہ الہ واحد۔

۱۹۲۷ ابو بکر بن ابی شیبه، عبدالله بن نمیر، (دوسر ی سند) محمه بن عبدالله بن نمير بواسطه اپنے والد، بشير بن المهاجر، عبدالله بن بریدة، حضرت بریده رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ ماعزبن مالك اسلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميس حاضر ہوئے اور عرض کیا پارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ پر ظلم کیاہے، اور زنا کیاہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، آپ نے انہیں واپس کر دیا تو پھر حاضر ہوئے،اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپ نے دوسر ک مرتبہ بھی واپس کر دیااس کے بعد ر سول الله صلی الله علیہ وسلم نے کسی کو ان کی قوم کی طرف بھیجااور دریافت کرایا کہ کیاان کی عقل میں پچھ فتورہے،اور تم نے ان کی کوئی غیر موزوں بات دیکھی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم تو پچھ فتور نہیں جانتے اور جہاں تک ہماراخیال ہے، وہ ہم میں نیک انسان، کا مل عقل والے ہیں، چنانچہ ماعز پھر تیسر ی مرتبہ آئے، آپ نے پھران کی قوم کی طرف قاصد بھیجا، انہوں نے کہانہ انہیں کوئی بیاری ہے اور نہ عقل میں کچھ فتور ہے، جب چوتھی بار آئے تو آپ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدوایا اور حکم دیا وہ رجم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد غامد سے آئیں، اور عرض کیا کہ پارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیاہے، مجھے پاک سیجئے، آپ نے انہیں واپس کر دیا، جب دوسر ادن ہوا تو انہوں نے کہایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٩٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ بَنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ النَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنَّهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ التَّالِتَةَ فَأَرْسَلَ إَلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدُّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ

فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَهُ اللَّهِ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزِ فَقَالَتْ هَذَا يَا بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزِ فَقَالَتْ هَذَا يَا بَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكُلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكُلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَبِي إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَبِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَدْمِ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَلَيْهِ وَسَدَّمَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ فَتَنْضَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ فَتَنْضَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبْسِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ نَبِي اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهُلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيدِهِ لَقَدْ تَابَتُ أَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكُسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ عُلَيْهَا وَدُفِنَتُ *

آپ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں، شاید آپ مجھے ماعرہ کی طرح لو ٹانا چاہتے ہیں، بخد امیں حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا چھااگر ایسا ہے تولوٹنا نہیں جاہتی تو بچہ جننے کے بعد آنا، چنانچہ جب بچہ جن لیا تو بچہ کوایک کپڑامیں لپیٹ کر لائیں اور کہایہ ہے جو میں نے جنا، آپ نے فرمایا، جااس کو دود پلاجب اس کا دودھ جھٹے تب آنا، جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچہ کو لے کر آئیں، اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھااور عرض کرنے لگیں یار سول الله صلی الله علیه وسلم اس کامیں نے دودھ چھڑا دیاہے، اور اب بیہ روٹی کھانے لگاہے، آپ نے وہ بچہ مسلمانوں میں ہے ا یک شخص کو دیا، پھر ان کے لئے حکم دیااور ان کے سینے تک ا یک گڑھا کھدوایااور لو گوں کواہے سنگسار کرنے کا حکم دیا، خالد بن ولیدایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سریر مار اتو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گرا، خالد نے انہیں برا بھلا کہا، آپ نے سنااور فرمایا خبر داراے خالد! قشم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے،اس نے ایسی تو بہ کی کہ اگر ناجائز محصول لینے والا بھی کر تا تواس کے گناہ معاف ہو جاتے، پھر آپٹے نے حکم دیا توان پر نمازیژهی گئیاورانہیں دفن کیا گیا۔

(فا ئدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک سب پر نماز پڑھی جائے گی، حتیٰ کہ فساق اور فجار پر بھی،اور حضرت غامدیہ کو وہ مقام اور شر ف حاصل ہےاورالیی فضیلت ملی ہے کہ بڑے بڑے صوفیاء بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

الواحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامِ حَدَّثَنِي أَبِي كَثِيرِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَ أَبَا الْمُهَلِّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ أَنَ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِي اللَّهِ حَلَيْ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلَى مِنَ الزِّنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلَى مِنَ الزِّنِي فَقَالَتُ يَا نَبِي اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلَى مِنَ الزِّنِي فَقَالَتُ يَا نَبِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَاذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَاذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَاذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَاذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا

۱۹۲۸ - ابوغسان، مالک بن عبد الواحد مسمعی، معاذ، بواسط ایخ والد، یجی بن کثیر، ابو قلابه، ابو مهلب، حضرت عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که قبیله جهینه کی ایک عورت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زنا ہے حامله تھی، اور عرض کیایا نبی صلی الله علیه وسلم میں نے حدواجب ہونے کاکام کیا ہے، لہذا مجھ پرحد قائم کیجئے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا، اسے اچھی طرح رکھ، جب یہ بچہ جنے، تواسے میرے پاس لے اسے اچھی طرح رکھ، جب یہ بچہ جنے، تواسے میرے پاس لے کر آنا، چنانچہ اس نے ایسانی کیا، بالآخر رسول الله صلی الله علیہ کر آنا، چنانچہ اس نے ایسانی کیا، بالآخر رسول الله صلی الله علیہ کر آنا، چنانچہ اس نے ایسانی کیا، بالآخر رسول الله صلی الله علیہ کر آنا، چنانچہ اس نے ایسانی کیا، بالآخر رسول الله صلی الله علیہ

فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتُ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجَمَتُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى *

١٩٢٩ - وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ١٩٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَّيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْح أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْن عُتْبَةً بْن مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً وَزَيْدِ بْن خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بَكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْض بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذًا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أَخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مَنْهُ بمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْم فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَام وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ

وسلم نے اس عورت کے متعلق تھم دیا تو اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر تھم دیا، وہ رجم کی گئ مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر تھم دیا، وہ رجم کی گئ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اس نے توزنا کیا ہے، آپ نے فرمایا، اس نے ایسی تو بہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے توانہیں بھی کافی ہو جائے اور تو ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے توانہیں بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس نے اپنی جان کے اس نے اپنی جان محض اللہ کی خوشنودی میں قربان کر دی۔

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ابان العطار، کیجیٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰ قتیبه بن سعید،لیث (دوسری سند) محمد بن رمح،لیث، ابن شهاب، عبیدالله بن عبدالله بن عتبه بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ،اور حضرت زیدین خالد جہنمی رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کواللہ تعالیٰ کی قشم دیتا ہوں کہ آپ میر افیصلہ کتاب اللہ کے موافق کر دیں، دوسر اخصم بولا،اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں! ہمارے در میان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے،اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، کہو، وہ بولا کہ میر الڑ کا اس کے یہاں ملازم تھا،اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ میرے لڑ کے پر رجم واجب ہے تو میں نے اس کا بدل سو بکریاں اور ایک لونڈی دیدی اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے الڑے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، اور اس کی بیوی پر رجم ہے، رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، قشم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ

میں میری جان ہے میں تم دونوں کے در میان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ دوں گا،لونڈی اور بکریاں تو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلاو طن رہے گا، اوراے انیس! توضیح اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو اس کورجم کردو، چنانچہ وہ صبح گئے تواس عورت نے اقرار کرلیا، ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے تھم دیا تووہ رجم کی گئی۔

مصحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِن اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجمَتُ *

١٩٣١- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةً قَالَا

(فا کدہ)ایک سال تک جلاو طن کرنا ہمارے نزدیک غیر محصن کی حدمیں داخل نہیں، بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ب"الزانية و الزاني فاجلد واكل واحد منهما مائة جلدة"اس مين اس چيز كاتذكره نبين ب(مرقاة شرح مشكوة) ۱۹۳۱_ابوالطاہر اور حرملہ بن یجیٰ،ابن وہب،یوٹس_ (دوسر ی سند) عمرو ناقد ، لیعقوب بن ابراہیم بن سعد ، بواسطه اینے والد صالح۔ (تیسری سند) عبدبن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری ہے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت مروی ہے۔

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ حِ و حَدَّثَنِي عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْن سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حِ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقَ عَنْ مَعْمَرِ كُلَّهُمْ عَن الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ١٩٣٢ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِح حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيُّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسَوِّدُ

وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُحَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهمَا

وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالنُّوْرَاةِ إِنْ كَنْتَمْ

صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقُرَءُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا

بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى

آيَةِ الرَّجْم وَقَرَأُ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ

لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا

۱۹۳۲ حكم بن موسىٰ ابوصالح، شعيب بن اسحاق، عبيد الله، ناقع، حضرت ابن عمرر ضی الله تعالیٰ عنهما بیان کرتے ہیں کہ ر سول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس ایک یہودی مر داور ایک یہودی عورت آئی جنہوں نے زنا کیا تھا، جناب رسول اللہ صلی الله عليه وسلم يہوديوں كے ياس تشريف لے گئے اور دريافت کیا کہ تورات میں زنا کرنے والے کی کیاسز اے ؟ وہ بولے ہم دونوں کا منہ سیاہ کرتے ہیں اور دونوں کو سواری پر بٹھاتے ہیں، اور ایک کامنہ اس طرف اور دوسرے کااد ھر کرتے ہیں،اور پھر ان دونوں کو سب جگہ لعنت کرایا جاتا ہے، آپ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ،اگرتم سے ہو، چنانچہ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے، جب رجم کی آیت آئی توجو مخض پڑھ رہاتھا،اس نے اپناہاتھ اس آیت پر ر کھ دیا،اور آ گے اور پیچھے کا مضمون پڑھا،حضرت عبدالله بن سلام جو رسول الله صلى الله عليه وسلم كے ساتھ تھے انہوں نے کہا آپ اے کہہ دیجئے کہ ایناباتھ اٹھائے،اس

فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّحْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ *

نے اپناہاتھ اٹھالیا تورجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نگلی، پھر آپ نے دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ سنگسار کئے گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں شریک تھا، میں نے مر دکودیکھا کہ وہ اپنی آڑ کرکے (محبت میں) پتھر وں سے اس عورت کو بچا تا تھا۔

(فائدہ)عبداللہ بن سلام علمائے یہود میں سے تھے، پھر مشر ف بااسلام ہوگئے تھے اور تورات پر ہاتھ رکھنے والا عبداللہ بن صوریا تھا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی کتاب کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ صادر فرمادیا، بعض تفسیر کی کتابوں میں ہے کہ زانی اور زانیہ کو گدھے پر بٹھلاتے ہیں تاکہ انہیں رسوااور ذکیل کر دیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٣٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَا السَمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ حِ و سَنَ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ حِ و سَنَ اللهِ بَنُ وَهْبٍ اللهِ الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ وَهْبٍ اللّهِ أَخْبَرَنِي رَجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ بِيا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ وَو أَنَسَ أَنَّ رَسُولَ وَو اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ رَجَمَ فِي الزِّنِي او اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ رَجَمَ فِي الزِّنِي او يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى وَ لَهُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحُوهِ ١٩٣٤ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحُو حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِع * الْحَدِيثَ بِنَحُو حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِع *

الحَدِيث بِنحْوِ حَدِيثِ عَبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعِ ﴿ ١٩٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْبُولِهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهِ اللهُ الل

۱۹۳۳ - زہیر بن حرب، اساعیل بن علیه، ایوب (دوسری سند) ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ زنا کے سلسلہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دویہودیوں کو سنگیار کیا، ایک ان میں مر داور ایک عورت تھی، اور یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کو لے کر آئے تھے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

۱۹۳۴ - احمد بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماروایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ یہوداینے ایک مر داورایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر
ہوئے، بقیہ حدیث عبیداللہ عن نافع کی روایت کی طرح ہے۔
۱۹۳۵ ۔ یکیٰ بن یکیٰ اور ابو بکر بن شیبہ، ابو معاویہ، اعمش،
عبداللہ بن مرہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کو کو کلے سے کالا کیا ہوا، او
کوڑے کھایا ہوا گزارا گیا، آپ نے یہودیوں کو بلایا، اور دریافت
کوڑے کھایا ہوا گزارا گیا، آپ نے یہودیوں کو بلایا، اور دریافت

هَكَٰذَا تَجدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ باللَّهِ الَّذِي أُنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبَرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّريفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالُوا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْء نَقِيمُهُ عَلَى الشَّريفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْم فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسْنَارِعُونَ فِي الْكُفْر) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَحُذُوهُ) يَقُولُ ۚ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴾ ﴿ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ ﴿ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا*

کہاجی ہاں، پھر آپ نے ان کے عالموں میں ایک شخص کو بلایا، اور فرمایا، میں تخھے اس ذات کی قشم دے کر دریافت کر تا ہوں کہ جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سز ایاتے ہو،وہ بولا نہیں اور اگر آپ مجھے فتم نه دیتے تومیں آپ کویہ چیز نه بتلا تا، حاری کتاب میں تورجم كا تحكم ہے، مگر ہم میں شر فازنا بكثرت كرنے لگے، للمذاجب ہم کسی شریف کو پکڑ لیتے تواہے حچھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تواس پر حد جاری کر دیتے ، بالآخر ہم نے کہا، سب جمع ہو کر ایک ایسی سز المتعین کرلیں جو شریف اور رذیل سب کو مساوی ہو، لہذا ہم نے کو کلے سے منہ کالا کرنا، اور رجم کے بدلے کوڑے لگانا متعین کرلیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا الہ العالمین میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں، جب کہ یہ اسے ختم کر چکے، چنانچہ آپ نے تحكم ديا اور وہ رجم كئے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے بیہ آیت نازل قرمائي، "ياايها الرسول لايحزنك الذين (الى قوله) ان اوتيتم هذا فحذوه "يعني يهوديه كتيم بين كه محمر صلى الله عليه و سلم کے پاس چلو، اگر آپ منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا تحكم ديں تواس پر عمل كرو،اوراگر رجم كافتوى ديں تو يجے رہو، تب الله تعالى نے بيہ آيات نازل فرمائيں،جو الله تعالى كے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کریں، وہ کا فر ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دیں، وہ فاسق ہیں، یہ سب آیات کفار کے بارے میں نازل ہو تیں۔

(فائدہ) مسلمانوں کو بالخصوص اہل حکومت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے اسلام کو صرف روزہ نماز میں منحصر سمجھ رکھاہے، اور زندگی کے دوسر ہے گوشوں میں من مانی کرنا چاہتے ہیں اور دین و ند ہب کی اہانت کے بعد بھی دعویدار ہیں اسلام کی ٹھیکیداری کے ،اللہ بچائے، نیز حدیث شریف کے ایک ایک لفظ سے واضح ہو گیا کہ آنخصر ت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا،اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر ہیں، ہاں اطلاع غیب بعنی جن جن امور کی اللہ رب العزت نے آپ کو خبر اور اطلاع دے دی تھی، وہ آپ کو حاصل تھی، میں بار ہالکھ چکا

ہوں کہ اس کا نام علم غیب نہیں، بلکہ اطلاع غیب ہے اور بیہ موہبت الہٰی پر مو قوف ہے کسی کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے، ہاں غیب کی آوازاور وحی کو سنناا نبیاء کرام کی خصوصی شان ہے جواور کسی کے شایان نہیں ہے کلام اللہ کی بکثرت آیات اس پر شاہد ہیں۔

قر آن مجید نے اس حقیقت کو بار بار بے نقاب کیا ہے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں، چنانچہ قر آن مجید میں اس معنی کی بکثرت آیات موجود ہیں جن سے معلوم ہو تاہے کہ علم غیب کی صفت سے خدا کے علاوہ اور کسی کو متصف نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ تھم الٰہی ہے کہ اے پیغیبر فرماد بچئے کہ غیب تو خدا ہی کے لئے ہے (یوٹس) دوسرے مقام پرار شاد ہے''قل لا یعلم من فی المسموات والارض الغيب الا الله" يعنى خداك سواكس مخلوق كوغيب كاذاتى علم نہيں ہاورنه غيب كى باتيں خدانے آسان وزمين میں کسی کو بتلائی ہیں، چنانچہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام کویہ اعتراف کرناپڑے گا، یعنی جس دن کہ اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، اور کہے گاکہ تم کو کیا جواب دیا گیا تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں، غیب کی باتوں کا پورا جاننے والا تو ہی ہے (یارہ ۱۴) آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم جواعلم الا نبیاء تھے،انہیں یہ اقرار کرنے کا حکم ہو تاہے کہ اے پیغیبر کہ دے میں نہیں کہتا کہ میرے پاس تمام روئے زمین کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا (انعام ۵)

١٩٣٦ – حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجمَ وَلَمْ يَذْكُر مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُول

١٩٣٧ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتُهُ *

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةً *

١٩٣٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى حِ وِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظَ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِر عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ

۲ ۱۹۳۳ ابن نمیر اور ابوسعیداشج، وکیع،اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ رجم کیا گیا، اور اس کے بعد آیات کے نازل ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

ے ۱۹۳۰ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوز بیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے سنا، فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کے ایک شخص کواور یہود میں ہے ایک مر داورایک عورت کورجم کیا۔

۱۹۳۸ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج ہے اسی سند کے ساتھ ای طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "امراة" ہے (یعنی بغیر ضمیر کے)

٩ ١٩٣١_ ابو كامل جحدري، عبد الواحد، سليمان الشيباني، عبد الله بن ابی او فی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسهر، ابواسحاق، شیبانی ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی او فی رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا کہ کیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیاہے توانہوں نے کہاجی ہاں، میں نے کہاسورہ نور نازل ہونے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي * ١٩٤٠ وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةً أَحَدِكُمْ فَتُبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

وَلَا يُتَرِّبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ

زنَّاهَا فُلْيَبِعْهَا وَلُوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعَرِ *

ہے، کیونکہ رجم کی انتہااز ہات روح ہے اور اس میں تنصیف ناممکن ہے اور غلام کی حدیر جمہور علماء کا جماع ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً حِ و

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْر

الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ كِلَاهُمَا عَنُ

أَيُّوبَ بْن مُوسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكُر بْنُ أَبِي

شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حِ و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ

وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدَةً بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاء عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

کے بعدیااس سے قبل،انہوں نے کہایہ میں نہیں جانتا۔

• ۱۹۴۴ عیسیٰ بن حماد بصری،لیث،سعید بن ابی سعید بواسطه اینے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارے تھے جب تم میں ہے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہوجائے تو اس پر حد کے کوڑے لگائے، اور اس کو جھڑ کے نہیں، پھر اگر زنا کرے، تو حد کے کوڑے مارے اور نہ جھڑ کے اس کو، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کازنا ثابت ہو جائے تو اس کو چھ ڈالے، اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت میں آئے۔

(فا کدہ) تیسری مرتبہ حدلگانا چاہئے،اور بیچنا جمہور علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے،غلام اورلونڈی اگر چہ محصن ہوں،ان پر رجم نہیں ہے، بلكه حدى، كيونكه الله رب العزت كاار شاوى" فان اتين بفا حشته فعليهن نصف ماعلى المحصنات من العذاب، كتب تفير میں مذکورہے کہ فاحشہ سے مراد زناہے،اور محصنات سے آزاد عور تیں مراد ہیں،اور عذاب سے جلد (کوڑے)مراد ہیں،رجم مراد نہیں

۱۹۴۱_ابو بكربن ابي شيبه،اسحاق بن ابراجيم،ابن عيينه-

(دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، هشام بن حسان، ابوب بن موسیٰ۔

(تیسری سند) ابو بکربن ابی شیبه، ابواسامه، ابن نمیر، عبیدالله

(چوتھی سند) ہارون، سعیدایلی،ابن وہب،اسامہ بن زید۔

(یانچویں سند) ہناد بن السری، ابو کریب، اسحاق ابراہیم، عبدہ

بن سليمان، محمد بن اسحاق، سعيد المقمري، حضرت ابوهريره

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہےروایت کرتے ہیں اوروہ آنخضرت صلی

الله عليه وسلم ہے بيان كرتے ہيں، ليكن ابن اسحاق اپني حديث میں بیان کرتے ہیں کہ سعید نے بواسطہ اینے والد، حضرت

ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کی حد کے بارے میں تقل کیا ہے کہ جب وہ تیسری

مرتبه زناکرے تو چوتھی مرتبہ میں فروخت کرڈالو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ *

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ حَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّهْ لَهُ قَالَ قَرَأُتُ عَلَى مَالِكِ عَنِ ابْنِ وَاللَّهْ لَلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ أَنْتُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ أَنْتُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ أَنْ أَنْ فَيْ وَقَالَ الْمُنْ شِهَابٍ وَالطَّقِيمِ وَالطَّفِيرُ اللَّهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ الْمُنْ شِهَابٍ وَالطَّقِيمُ وَالطَّفِيمُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّالِيَةِ وَاللَّا الْمُنْ شِهَابٍ وَالطَّقِيمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

٩٤٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرُ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ *

١٩٤٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي النَّالِثَةِ أَو الرَّابِعَةِ *

و ١٩٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۹۴۲ عبداللہ بن مسلمہ قعبنی، مالک (دوسری سند) یجی بن کی ، مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باندی کے متعلق دریافت کیا گیاجو محصنہ نہیں ہے اور پھر وہ زنا کرے، آپ نے فرمایا، اگر وہ زنا کرے تو اے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اے فروخت کر ڈالو، اگر چہ قیمت میں ایک ہی رسی آئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ جمھے معلوم نہیں کہ بیجنے کا حکم تیسری مرتبہ کے بعد میں دیایا چو تھی مرتبہ کے بعد میں دیایا چو تھی مرتبہ کے بعد میں دیایا شہاب نے کہا، ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

۱۹۴۳ ابوالطاہر، ابن وہب، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ جہنی عبد اللہ تعالی عنبا عنبا عنبا اللہ عبر رہ اور حضرت زید بن خالہ جہنی رضی اللہ تعالی عنبا سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیااور حسب سابق روایت مروی ہے باتی ضفیر کی تفییر میں ابن شہاب کا قول نہ کور نہیں ہے۔

۱۹۳۴ عروناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبدالللہ، حضرت ابوہریرہ رضی الله تعالی عنه اور زید بن خالد جہنی رضی الله تعالی عنه اور زید بن خالد حسلی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے مالک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی تیسری مرتبہ اور چوتھی مرتبہ بینے میں شک دونوں روایتوں میں نہ کورہے۔

۵ ۱۹۴۳ محمد بن ابو بکر مقدمی، سلیمان، ابو داوُد، زا کده، سدی،

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ الْبِي عَبْدِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ السَّدِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَعْلَ النَّاسُ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِي حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَحَشِيتُ إِنْ أَنْ جَلَدُهَا فَإِذَا هِي حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَحَشِيتُ إِنْ أَنْ جَلَدُتُهَا فَإِذَا هِي أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكُرْتُ ذُلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ *

١٩٤٦ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكُهَا حَتَّى تَمَاثَلَ *

(٢٤٥) بَابِ حَدِّ الْخَمْرِ *

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَعْنَا وَاللَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالً صَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ أَنسِ بْنِ شُعْبَةُ قَالً سَمِعْتُ قَتَادَةً يُحَدِّثُ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِي مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِي مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِي بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْحَمْرَ فَحَلَدَهُ بَحَرِيدَتَيْنِ بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْحَمْرَ فَحَلَدَهُ بَحَرِيدَتَيْنِ نَحْوَلُ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عُمْرُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عُمْرُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَالَ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَمْرُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ

سعد بن عبیدہ، حضرت ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ دیااور فرمایا اے لوگو اپنی باندیوں اور غلاموں کو حد لگاؤ، خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے محصن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے زنا کیا تھا تو آپ نے مجھے حد لگانے کا حکم دیا تھا، دیکھا تو اس نے ابھی بچہ جنا تھا، میں اس سے ڈراکہ کہیں اس کے کوڑے ماروں اور وہ مرجائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مرجائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (کہ اس وقت کوڑے نہیں لگائے)

۱۹۴۲ اسحاق بن ابراہیم، کیچیٰ بن آدم، اسر ائیل، سدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں محصن اور غیر محصن کا تذکرہ نہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اچھی ہو جائے۔

باب(۲۴۵)شراب کی حد۔

2 1960ء محر بن متنی اور محر بن بشار، محر بن جعفر، شعبه قادہ، حضر ت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس مر تبه مار ااور حضرت ابو بکر صدیق نے بھی ایساہی کیا، پھر جب حضرت عمر کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمٰن بن عوف نے کہاسب سے ملکی حداسی کوڑے ہیں چنانچہ حضرت عمر نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

(فائدہ) چالیس کوڑے تعزیر کا مارے جاتے تھے، گر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تمام صحابہ کرامؓ نے اس کوڑے مارنے پراجماع کرلیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن بزید کی مفصل روایت مروی ہے کہ آنخضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانے سے حضرت عمرؓ کے زمانے تک چالیس کوڑے شارب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر جب سر کشی اور فسق میں زیادتی ہو گئی تو پھرائٹی کوڑے لگائے جانے لگے،او موطاامام مالک میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایاس کوڑے لگاؤ، چنانچہ حضرتِ عمرؓ نے ایساہی کیا، (او کما قال)

۸ ۱۹۴۸ یکی بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبه، قاده رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

١٩٤٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنْسًا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

٩٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَى حَدَّثَنَا مُعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنَسِ مُعَادُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْحَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْحَمْرِ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْحَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَنَ عُمْرُ ثَمَانِينَ * كَأَخَفِ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ *

کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا، فرمار ہے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیااور حسب سابق روایت مروی ہے۔

1949۔ محمد بن متنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسط اپنے والد، قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شر اب پینے میں جو توں اور شاخوں سے مارا، پھر حضرت ابو بکر نے چالیس کوڑے مارے، جب حضرت عمر کا زمانہ آیااور لوگ شاد ابی اور گاؤں سے قریب ہوگئے تو انہوں نے فرمایا، تمہاری شر اب کی حد میں کیارائے ہو ہے کہ ہے، عبدالر حمٰن بن عوف بولے، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اسے سب سے ملکی حد کے برابرر کھئے۔ چنانچہ حضرت عمر آپ اسے سب سے ملکی حد کے برابرر کھئے۔ چنانچہ حضرت عمر گائے۔

(فائدہ) قرآن کریم میں سب سے ہلکی حد، حد قذف ہے اور اس کے اس کوڑے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام اور عراق فتح ہو گیا، لوگوں پروسعت اور فراخی ہو گئی اور شراب کی کثرت ہوئی اس لئے سب صحابہ کرام نے بیالتزام فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ١٩٥٠ - مُحَرِبِن مَثَىٰ، يَحِيٰ بن سعير،

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّنَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * الْهِ سَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي النَّهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي النَّهَ وَالنَّهَ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ الْحَمْرِ بِالنَّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ الْحَوْدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ

حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرَى *

١٩٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةً عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ إِسْمَعِيلُ وَهُو ابْنُ عُلَيَّةً عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُحْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرِ الدَّانَاجِ

۱۹۵۰۔ محمد بن مثنیٰ، کیجیٰ بن سعید، ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

ا ۱۹۵۱ - ابو بکر بن ابی شیبه ، و کیعی ، ہشام ، قیادہ ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شراب میں جو تیوں اور شہنیوں سے چالیس مرتبه مارتے تھے ، پھر بقیه حدیث بیان کی ، باقی اس میں شادابی اور گاؤں وغیرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۵۲ – ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اساعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبداللہ الداناج، (دوسری اساعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبداللہ الداناج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم خطلی، یکی بن حماد، عبدالعزیز بن مخار، عبداللہ بن فیروز، مولی ابن ابی عامر الداناج، حضرت حصین بن منذررضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے بیاس موجود تھا کہ اسنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں پاس موجود تھا کہ اسنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

نے صبح کی دور کعت پڑھی تھیں، پھر بولے کہ میں تمہارے لئے زیادہ کر تا ہوں تو دو آ دمیوں نے گواہی دی ایک تو حمران

نے کہ اس نے شراب بی ہے،اور دوسر سے نے بیہ گواہی دی کہ یہ میرے سامنے تے کر رہا تھا، حضرت عثمانؓ بولے کہ پیہ

شراب ہے بغیر شراب کی تے کیسے کر سکتا ہے، حضرت عثانًا

نے حضرت علیؓ ہے فرمایا، اٹھواس کو حد لگاؤ، حضرت علیؓ نے

حضرت حسنؓ ہے فرمایا، اے حسنؓ اٹھ اور اسے کوڑے لگا، حضرت حسنؓ بولے، خلافت کی گرمی بھی اسی پر رکھو جو اس کی

ٹھنڈک حاصل کر چکاہے، حضرت علیؓ حسنؓ ہے اس بات پر ناراض ہوئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفر اٹھو اور اس کے

کوڑے لگاؤ، چنانچہ انہوں نے کوڑے لگانے شروع کئے اور

حضرت علی نے شار کرناشر وع کیاجب جالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علیؓ نے فرمایا بس تھہر جاؤ، پھر فرمایار سول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حالیس کوڑے لگائے اور ابو بکڑنے حالیس اور عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں، اور میرے نزدیک

حالیس لگانا زیادہ بہتر ہیں، علی بن حجر نے اپنی روایت میں پیہ

کوڑے لگائے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اس کوڑے لگائے ، حالا نکہ واقعہ ایک ہی ہے ، متر جم کہتاہے کہ حیالیس لگانے کی بعد حضر ت

پھر قاضی عیاض فرماتے ہیں، کہ حضرت علی کامشہور مذہب یہی ہے کہ شراب کی حداس کوڑے ہے،اور نیز فرمایا، شراب کم پی جائے یازیادہ

اس میں اس کوڑے لگائے جائیں گے اور میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ حضرت علیؓ نے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه کواس کوڑے لگانے کامشور ہاور صلاح دی تھی اور پھر حضرت علی کرم اللّٰہ و جہہ نے نجاشی کو بھی اس کوڑے لگائے ،ان تمام وجوہ کی بناپر روایت بخاری ہی

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ

شَهدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْن ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ

عَلَيْهِ رَجُلَان أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ

إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأُ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيٌّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قَمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ

الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلِّي قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ

وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفُر قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ

فَقَالَ أَمْسِكُ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكُر أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ

ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيٌّ بْنُ حُجْرٍ فِي رَوَايَتِهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ

حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظُهُ *

زیادتی بیان کی ہے کہ اسماعیل نے کہا، میں نے داناج کی روایت ان سے سنی ہے، مگر محفوظ نہ رکھ سکا۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں، حدیث سے معلوم ہو تاہے کہ حضرت علی حضرات شیخین کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور ان کے قول و فعل اور تھم کو سنت سمجھتے تھے تو شیعہ لو گوں کی اس روایت ہے صاف تر دید ہو گئی، مسلم کی روایت سے معلوم ہو تا ہے کہ ولید کو جالیس

علیؓ نے یہ چیز بیان فر مائی اور روایت میں باقی حالیس کی نفی نہیں اور اپنے نز دیک بہتر ہونے کے متعلق جو فر مایا،اس کا مطلب بھی یہی ہے ،او

کوتر جیجے ہے اور بیہ امام ابو حنیفیہ امام مالک ،اوزاعی،احمد، ثوری اور اسحاق کا مذہب ہے،اور شر اب کی حرمت پرامت مسلمہ کا تفاق ہے اور اس

کے پینے والے پر حدلگائی جائے گی، گراہے قبل نہیں کیا جائے گا۔

١٩٥٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَال الضَّريرُ ١٩٥٣ محمد بن منهال الضرير، يزيد بن زريع، سفيان الثورى،

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثُّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِي قَالَ مَا كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ *

ابو حسین، عمیر بن سعید، حہزت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں اگر کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہیں ہو گا، مگر شر اب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تواس کی دیت دلاؤں گا،اس لئے کہ ر سول الله صلی الله علیه وسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

(فائدہ) بعنی اس میں کوئی خاص حد متعین نہیں فرمائی ،امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جس پر حد شرعی واجب ہو، پھر امام یااس کاجلادا سے حدلگائے اور وہمر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ، نہ امام پر، نہ جلاد پر اور نہ بیت الممال پر، میں کہتا ہوں کہ بیہ حضرت علی کا تقویٰ ہے اور تمام حدیں آدمی کو کھڑا کر کے لگائی جائیں اور عورت کو بٹھا کر، پینخ ابن الہمام نے فرمایا ہے، گڑھا کھود لینا بھی جائزے،واللّٰداعلم_

> ١٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

> > (٢٤٦) بَابِ قُدْر أُسُواطِ التَّعْزير *

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارِ إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ جَابِر فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبُّدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أُسُواطٍ إِلَّا فِي حَدُّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

۱۹۵۴۔ محمد بن متنیٰ، عبدالرحمٰن، سفیان ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب(۲۴۶) تعزیر کے کوڑوں کی مقدار۔

۱۹۵۵۔احمد بن عیسلی،ابن وہب،عمرو، بکیر بن انتج بیان کرتے ہیں کہ ہم سلیمان بن بیار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اجانک عبدالر حمن بن جابرر ضي الله تعالى عنه آئے اور انہوں نے حدیث بیان کی تو سلیمان بن بیبار مهاری جانب متوجه ہوئے اور بولے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابرؓ نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو بردہ انصاریؓ ہے روایت کی ہے کہ میں نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہے سنا فرما رہے تھے کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں، مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے تسی حد میں۔

(فائدہ)علاء کرام کے نزدیک دس سے بھی زیادہ لگائے جاتھتے ہیں اور بیر حدیث منسوخ ہے، یہ امام کی زائے پر مو قوف ہے کہ کتنے کوڑ ہے لگائے، حضر ت عمرؓ نے سو کوڑے لگائے، باقی امام ابو حنیفہ اور امام محمدؓ کے نزدیک اکثر تعزیرا نتالیس کوڑے ہیں اور امام ابویو سف کے نزدیک م پھیتر کوڑے ہیں اور یہی قول امام مالک اور ابن ابی کیلی کا ہے اور بالا تفاق اقل مقد ارتین درے ہیں اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تعزیر کے کوڑے مقدار حد شرعی کونہ چیجیں اس لئے پورے جالیس درے بھی تعزیر میں نہیں لگائے جاتے ،واللہ اعلم۔

١٩٥٦ يڃيٰ بن ليجيٰ تميمي اور ابو بكر بن ابي شيبه اور اسحاق بن

(٢٤٧) بَابِ الْحُدُودُ كُفَّارَاتٌ لِأَهْلِهَا * باب (٢٣٧) حدود كنابول كاكفاره بين _ ١٩٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَٱبُوْ

(فا کدہ)امام عینیؓ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صاف تر دید ہے ان حضرات کی جو کہ یہ کہتے ہیں کہ حدود زاجرات ہیں،مکفر ات نہیں

ابراہیم اور ابن تمیر، ابن عیبینه، زہری، ابی ادریس، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے اس چیز پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں تھہراؤ گے ، اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اس نفس کو فل کرو گے کہ جس کا فلّ اللہ تعالیٰ نے حرام کیاہے مگر حق کے ساتھ للہذاجو کوئی تم میں ہےاہیے اقرار کو پوراکرے گااس كا تواب الله كے ذمہ ہے اور جو ان محرمات میں ہے اس كا ار تکاب کر بیٹھے تو پھر اے سز ادی جائے تو وہ گناہ کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں ہے کسی چیز کاار تکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پر دہ پوشی کی تواس کا معاملہ اللہ کے سپر دہے ،اگر چاہے اسے معاف کرے اور جاہے تواسے عذاب دے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمَرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرِ وَقَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِس فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى أَنْ لَّاتُشْرِكُوْا بِاللَّهِ شَيْئًا وَّ لَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللَّهُ الَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَيْ مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوْقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذَٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرَهُ اللَّهِ اللَّهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ *

ہیں، باقی اس کے ساتھ ساتھ ندامت اور تو یہ کی بھی حاجت اور ضرورت ہے،واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۹۵۷ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ روایت تفل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے مم ير نساء كى آيت تلاوت فرماكى "أن لَا يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا

١٩٥٨ - اساعيل بن سالم، مشيم، خالد ، ابو قلابه، ابوالاشعت

الصنعان، حضرت عبادہ بن صامت میں کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ہم مر دول سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی کہ عور توں ہے لی، لیعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نه تشهر ائیں اور نه چوری کریں اور نه زنا کریں اور نه اپنی اولا د کو ماریں اور نہ بعض بعض پر بہتان تراشی کریں ، لہذاتم میں ہے جوان امور کو بورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو کوئی تم میں ہے کسی حد کا کام کرے اور اس پر حد لگادی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے او جس پر اللہ تعالیٰ پر دہ یو شی

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدِ أَخْبَرْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرْنَا مُعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَلَى عَلَيْنَآ ايَةَ النِّسَآءِ أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا الْآيَةَ *

١٩٥٨ - وَحَدَّثَنِي إسْمَعِيلُ بْنُ سَالِم أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ

عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ *

٩ ٥ ٩ ٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْحِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَمْحِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَيْرِ عَنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِي الصَّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِي الصَّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِي الصَّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِي الصَّنَابِحِي مَنْ عُبَادَةً بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِي اللَّهُ لَمِنَ النَّقَبَاءِ النَّذِينَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا يُسْرِكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا يَشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَوْتُلَ النَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ وَلَا نَقْتُلَ النَّهُ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَشْتِهِ وَلَا نَقْتُلَ النَّهُ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ فَالْحَقَ وَلَا نَقْتُلَ الْبُوعُ وَلَا نَقْتُلَ الْبُوعُ وَلَا نَقْتُلَ النَّهُ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ فَالْحَقَ وَلَا نَقْتَلَ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ ضَيَا عَنْ فَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِي كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ فَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحِي كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ وَقَالَ الْمَالِمُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ

(٢٤٨) بَابِ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ *

رُمْحِ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حِ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رَمْحٍ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ صَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بَنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنْ بَنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنّهُ قَالَ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنّهُ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبَعْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبَعْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ

کردے تواس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپر دہ (۱)،اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تواس کی مغفرت فرمادے۔ 1909۔ قتیبہ بن سعید، لیف (دوسر می سند) محمہ بن رمج ،لیف، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنا بحی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سر داروں (۲) میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشر کی نہیں کھہرائیں گے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اور نہ نو ہمارے لئے جنت ہے اور آگر ان تعالیٰ کے سپر دہے ،اور ابن رمج نے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپر دہے ،اور ابن رمج نے "قضاۃ "کالفظ ہولا ہے۔ کاموں میں سے کوئی کام ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپر دہے ،اور ابن رمج نے "قضاۃ "کالفظ ہولا ہے۔ باب (۲۳۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا باب (۲۳۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا باب (۲۳۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا

کنویں میں گر پڑے تواس کاخون ہدر ہے۔

1940 یکیٰ بن بیکیٰ اور محمہ بن رکح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سعید بن مسینب، ابوسلمہ، حضرت ابو ہر برہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جانور کاز خمی کیا ہوا ہے لغوہے، اور کنوال لغوہے اور کان لغوہے، اور رکاز میں خمس (یانچوال حصہ) واجب ہے۔

(یانچوال حصہ) واجب ہے۔

(۱) کسی جرم کی بنا پر جب حد لگادی جائے تو جس کو حد لگی ہے اگر وہ تو بہ بھی کر لیتا ہے تو بیہ حد لگنا آخرت کے اعتبار ہے اس کے لئے کفارہ

بن جائے گااوراگر وہ تو بہ نہ کرے تو پھر اگر اس حد کے لگنے ہے عبرت پکڑے اور آئندہ اس جرم کے کرنے ہے بازر ہے تو بھی حد لگنا کفارہ

بن جائے گااوراگر کوئی پر واہ نہ کرے بلکہ دو بارہ بھی اسی جرم کے لئے تیار ہو جائے تو پھر بیہ حد اس کے لئے کفارہ نہیں ہے گی۔

(۲) یہ کل بارہ حضرات تھے جن کے اسائے گرامی یہ ہیں (۱) عبادہ بن صامت (۲) حضر ت اسعد بن زرارہ (۳) حضر ت رافع بن مالک (۴)

حضرت براء بن معرور (۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام (۲) حضر ت سعد بن رہی (عضرت عبد اللہ بن رواحہ (۸) حضرت سعد بن عبادہ (۹) حضرت منذر بن عمرو (۱۰) حضرت اسید بن حضر اللہ بنائی۔

جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ *

(فا ئدہ)اگر جانور کے ساتھ کوئی چلانے والا،اور ہا تکنے والا نہ ہو ، تب تو یہ تھم ہے ور نہ پھر تلف شدہ حصے کا ضان واجب ہے اور ر کاز ، کان اور خزینہ کو بولتے ہیں ،اس میں خمس بیت المال کا ہوا، باقی پانے والے کا ہے ،واللّٰد اعلم بالصواب۔

> ۱۹٦١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً حِ و حَدَّثَنَا بُنُ حَمَّدُ بْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ *

> ١٩٦٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

١٩٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ الرِّكَارِ الْخُمْسُ *

٩٦٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْحُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح و الْحُمَحِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَّاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

، ۱۹۲۱ کیلی بن میمی اور ابو بمر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب، ۱۹۲۱ میلی بن میمی اور ابو بمر بن ابی شیبه اور زهیر بن حرب، عبدالاعلی بن حماد، ابن عیبینه (دوسری سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسی، مالک، زهری سے لیث کی سند کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۹۶۲-ابوالطاہر اور حرملہ ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مستب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابوہر برہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۲۳ محمر بن رمح بن المهاجر، ليث، اليوب بن موئ، اسود بن العلاء، ابي سلمه بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہر بره رضى الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول الله صلى الله علیه وسلم سے بیان کیا که آپ نے ارشاد فرمایا، که کنویں کا زخم لغو ہے، اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے۔ اور رکاز میں یانچوال حصہ ہے۔

۱۹۶۴ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام جمحی، رہیج بن مسلم (دوسری سند) عبید الله بن معاذ، بواسطه اپنے والد، (تیسری سند) ابن بثار، محمد بن جعفر شعبه، محمد بن زیاد، حضرت ابوہر برہ و ضی الله تعالیٰ عنه، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيم

كتابُ الْأَقْضِيَّةِ

(٢٤٩) بَابِ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ* ١٩٦٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرو بْن سَرْح أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْن جُرَيْج عَن ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

١٩٦٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَّرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

جاتا ہے،اوریبی جمہور علماء کرام کامسلک ہے۔

(٥٠٠) بَابِ الْقُضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ* ١٩٦٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرَ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّتَنِي سَيُّفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرو بْن دِينَار عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهًِ وَسَلَّمَ قُضَى بَيْمِينِ وَشَاهِدٍ *

باب (۲۴۹) مرعی علیه پر قسم واجب ہے۔

۱۹۲۵_ابوالطاہر ،احمد بن عمر و بن سرح،ابن وہب،ابن جریج، ابن ابی ملیکه، حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،اگر لوگوں کو وہ دلا دیا جائے جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگ انسانوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں گے، لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے۔

١٩٦٦ - ابو بكر بن ابي شيبه، محمد بن بشر، نافع بن عمر، ابن ابي ملیکہ ،حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فسم کھانے کامد عی علیہ کے لئے فیصلہ کیاہ۔

(فا کدہ) دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں، شریعت کا ایک عظیم اصول ہے کہ جس سے ہزاروں جھگڑوں اور قضیوں کا تصفیہ ہو

باب(۲۵۰)ایک گواه اور ایک قسم پر فیصله کرنا۔ ١٩٦٥ - ابو بكر بن اني شيبه، محمد بن عبدالله بن نمير، زيد بن حباب، سیف بن سلیمان، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قشم اورایک گواه پر فیصله کیاہے۔

(فائدہ)حضرت ابن عباسؓ ہے دوسری روایت میں بیرالفاظ ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قتم اور شاہر پر فیصلہ فرمایا، ممکن ہے کہ مدعی کے پاس ایک شاہد ہو ،اور پھر آپ نے مدعی علیہ کی قشم پر فیصلہ فرمادیا ہو ،للند ااس احتمال کے ہوتے ہوئے کلام الله میں جو تھکم ہای پر فیصلہ ہوگا کہ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ (مر قاۃ)اس موقف کے تفصیلی دلاکل کے لئے تکملہ فتح المہم ص۵۹۰ج

(٢٥١) بَاب بَيَانِ حُكَمِ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ *

١٩٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةً عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرُوةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أُمِّ سَلَمَةً قَالَتْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أُمِّ سَلَمَةً قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَكُونَ أَلْحَنَ تَحْتَ مِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بَحْتَ مِحْجَتِهِ مِنْ بَعْضِ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْو مِمَّا بَحْجَتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْو مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ *

وہ اے نہ لے۔ ۱۹۶۹ – وَحَدَّثَنَاہ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكِيعٌ ح و حَدَّتَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَام بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

١٩٧٠ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بَبَابٍ حُجْرَتِهِ فَحَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرَّ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرَّ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَعَلَى بَعْضَ اللَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ فَكَنْ قَضَيْتُ لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ اللَّهُ مِنْ النَّارِ بِحَقِ مُنْ قَضَيْتُ لَهُ أَوْنَهُ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ عَنْ النَّارِ بِحَقِ مِنَ النَّارِ الْمَامِ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ اللَّهِ مِنَ النَّارِ

فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا *

باب(۲۵۱) حاکم کے فیصلہ سے حقیقۃ الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

۱۹۲۸ ہے کی بن کی تمیمی، ابو معاویہ، شہام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہواور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کر سکتا ہو اور میں جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کوئی حق دلا دوں وہ اسے دے، اس لئے کہ میں اس جہنم کا ایک مکر ادے رہا ہوں (کیونکہ وہ غیر کا حق ہے)

(فا کدہ) بعنی میں تو باعتبار ظاہر کے فیصلہ کر تاہوں،اگر فی الواقع وہ اس کاحق نہیں، حجو ٹے دعویٰ ہے اس نے اپنے لئے ثابت کرالیا، تو پھر مداریہ نہ سال

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسر ی سند) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۷۰ حرملہ بن کی ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت زیب بنت ابی سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیا عنہاز وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھڑ نے والے کا شور ایخ ججرے کے دروازے پر سناتو باہر تشریف لائے اور فرمایا، میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کر تاہے اور میں اسے سچا سجھتا ہوں اور میں کی مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا جس کی کو (اس ظاہری قشم وغیرہ سے) میں کسی مسلمان کاحق دلا دوں تو وہ دوزخ کا ایک مکر ااور حصہ ہے، اب چاہے اسے چھوڑ دےیالے لے۔

(فا ئدہ) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فر مایا کہ میں آدمی ہوں ،اس کا مطلب بیہ ہے کہ وضع بشری اس چیز کی متقاضی ہے کہ وہ ظاہر پر

ہی فیصلہ کرے،امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ بھی امور غیب کو نہیں جانتے تھے، مگر جوبات اللہ تعالیٰ آپ کو بتلادیتا تھاوہ معلوم ہو جاتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جوامر دوسروں ہے ہو سکتا ہے،وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر تھم کرتے تھے،اور پوشیدہ با تیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ منظور الہی بہی تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر فیصلہ کریں، تاکہ امت بھی آپ کی پروی کر سکے،غرضیکہ اس حدیث سے خود زبان اقد س سے بشریت رسول ،اور یہ کہ تھم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ثابت ہو گیا۔واللہ اعلم۔

١٩٧١- وَحَدَّنَنَا عَمْرُ وِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرِ قَالَتْ سَمْعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَبَةً خَصْمٍ بِبَابٍ أُمِّ سَلَمَةً *

(٢٥٢) بَابِ قَضِيَّةِ هِنْدٍ *

آبِهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ دَخَلَتُ هِشَامِ بْنِ عُرُوةَ عَنْ اللّهُ حَدُّ السّعْدِيُ اللّهُ اللهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ دَخَلَتُ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةً اللّهُ اللّهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ دَخَلَتُ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةً اللّهُ اللّهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتُ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلُ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكُفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَحَدُتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ وَيَكُفِي بَنِي إلّا مَا أَحَدُتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيْ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ فَهَلْ عَلَيْ وَسَلّمَ خُذِي مِنْ مَالِهِ مَا يَكُفِيلُ وَيَكُفِي بَنِيكِ * مَا لَهُ مَا يَكُفِيكِ وَيَكُفِي بَنِيكِ *

بَعْدُورَ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْ يَعْمِرُ أَنْ أَنْ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا وَمُ كَمَّدٍ مَ وَكَدَّنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا

ا ۱۹۷۱ عمر و ناقد، لیعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری ہے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور معمر کی روایت میں بیہ الفاظ ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے دروازے پر جھڑ کے دروازے پر جھڑ کے وازسی۔

باب (۲۵۲) ہند بعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔

۱۹۷۱ علی بن حجرسعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ
ہند بنت عتبہ، ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے، جو مجھے
اور میرے بچوں کو کافی ہو، اگر میں اس کے مال میں سے اس ک
لا علمی میں لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں
لا علمی میں لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں
سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس کے مال
کافی ہواور تیرے بیٹوں کی بھی کفایت کرجائے۔
کافی ہواور تیرے بیٹوں کی بھی کفایت کرجائے۔

۱۹۷۳ محمد بن عبدالله بن نمير،ابو كريب، عبدالله بن نمير، و كيج (دوسرى سند) يجيٰ بن يجيٰ، عبدالعزيز بن محمد، (تيسرى سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، یعنی ابن عثمان، مشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

آلِوَّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّوْاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةَ الرَّوْاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا للَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ حِبَائِكَ وَمَا عَلَى كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ حِبَائِكَ وَمَا عَلَى طَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ حِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ مِنْ أَنْ لَيْعَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بَيدِهِ ثُمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بَيدِهِ ثُمَّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَى عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ مَالِهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَالِهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْ

وَمَ اللّهِ مِنْ اللّهِ مَا كَانَ عَلَى طَوْرِ اللّهِ اللّهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ الله

۴۷-۱۹۷ عبدین حمید، عبدالرزاق، معمر، زهری، عروه، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہنڈ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كي خدمت مين حاضر موئين اور عرض كيا، يا ر سول الله صلى الله عليه وسلم روئے زمين پر مجھے تسی گھروالے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ پبند نہ تھی،اور اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت، میں آپ کے گھرانے سے زیادہ پیند نہیں کرتی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابھی اور بھی زیادہ ہو گی قشم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، پھر ہند نے عرض کیایا ر سول الله صلی الله علیه وسلم!ابوسفیان سنجوس آ دمی ہے،اگر میں اس کے مال میں ہے اس کی اجازت کے بغیر پچھ اس کے بچوں پر صر ف کروں تو مجھے کوئی گناہ ہو گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے، اگرتم دستور کے موافق اس کے بال بچوں پر خرچ کرو۔

۱۹۷۵ - زہیر بن حرب، یعقوب بن ابر اہیم، ابن اخی، الزہری، زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر والوں سے زیادہ روئے زمین پر مجھے کسی گھرانے کی ذلت پہند نہ تھی اور آج روئے زمین پر کسی گھرکی عزت کی آپ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ خواستگار نہیں عورت کی آپ کے گھر والوں کی عزت سے زیادہ خواستگار نہیں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فتم ہاس ذات کی جس کے وست قدرت میں میری جان ہے ابھی اور بھی (محبت میں) زیادتی ہوگی، ہند نے عرض کیا، یارسول اللہ مجھی (محبت میں) زیادتی ہوگی، ہند نے عرض کیا، یارسول اللہ میں میری جان ہے ابھی اور

صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال

ہے کچھ اپنے بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں، آپ

بِالْمَعْرُوفِ *

رُ ٢٥٣) بَابِ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّوَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ *

- ١٩٧٦ حَدَّنَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّنَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْعًا وَأَنْ لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْعًا وَأَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْعًا وَأَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْعًا وَأَنْ وَيَكُرَهُ لَكُمْ قَيلَ وَقَالَ وَيَكُرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السَّوْال وَإضَاعَةَ الْمَالِ * لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السَّوْال وَإضَاعَةَ الْمَالِ * لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السَّوْال وَإضَاعَةَ الْمَالِ *

١٩٧٧ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا*

١٩٧٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأَلْدَ الْبَنَاتِ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّ هَاتِ وَوَأَلْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكُرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَالَ وَكَثْرَةً السُّؤَالُ وَإِضَاعَةَ الْمَالُ *

١٩٧٩ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُنْ مَنْصُورِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ *

نے فرمایااگردستور کے موافق ہو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ باب (۲۵۳) کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۱ - زبیر بن حرب، جریر، سهیل، بواسط ایخ والد، حضرت ابو ہریره رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که اللہ تعالی تمہاری تین باتوں کو پیند کر تاہے اور تین ناپند کر تاہے، یہ پیند ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کر واور اس کے ساتھ کسی کوشریک نه تھہراؤ، اوراللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی ہے پکڑے اوراللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی ہے پکڑے رہو،اور متفرق نه ہواور تمہاری فضول اور بیہودہ بکواس کرنے اور بکثرت سوال کرنے اوراضاعت مال سے ناخوش ہو تاہے۔ اور بہتر سے سی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ تین ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہو تاہے، اور متفرق ہونے کا تذکرہ نہیں باتوں سے ناراض ہو تاہے، اور متفرق ہونے کا تذکرہ نہیں باتوں سے ناراض ہو تاہے، اور متفرق ہونے کا تذکرہ نہیں

۱۹۷۸- اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، شعبی، وراد مولی الله صلی الله المغیر ة بن شعبه، حضرت مغیرہ بن شعبه، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے ہیں که آپ نے فرمایا الله عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور زندہ در گور کردیے اور قدرت کے باوجود دوسرے کاحق نه دیے، اور (جس کاحق نہیں ہے اس کے باوجود دوسرے کاحق نه دیے، اور (جس کاحق نہیں ہے اس کے) مانگنے کو حرام کر دیا اور تین باتوں کو ناپیند فرمایا ہے، بیہودہ بکواس کرنا، اور بہت بوچھنا اور مال کاضائع کرنا۔

1949۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موئی، شیبان، منصور سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پران چیزوں کو حرام کردیاہے اور یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیاہے۔

١٩٨٠ - حَدَّنَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ السَّمْعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةً عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشُوعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَشُوعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةً قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ شُعْبَةً وَالْ كَتَبُ مُعَاوِية إلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِشَيْء سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَي أَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَب إِلَيْهِ أَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السَّوْالِ *

١٩٨١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بَنُ مُعَاوِيةَ الْفَرَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ الْفُرَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ قَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عَقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأَدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَرَّاهُ وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السَّوَالِ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السَّوَالِ وَإِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ اللَّهُ عَلَى وَقَالَ وَكَثْرَةِ السَّوَالِ وَالْمَالَ *

(٢٥٤) بَاب بَيَان أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ *

النَّهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ النَّهِ مِنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ النَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَحْطاً فَلَهُ أَجْرٌ *

١٩٨٠ - ابو بكر بن ابي شيبه، اساعيل بن عليه، خالد حذاء، ابن اشوع، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کا تب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغيره بن شعبه كولكهاكه مجھے كچھ احاديث لكھ كر تجيجو،جوتم نے ر سول الله صلى الله عليه وسلم ہے سنى ہیں، چنانچه حضرت مغیرةً نے معاویہ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے آپ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو ناپیند فرما تاہے قبل و قال، کثرت سوال،اوراضاعت مال۔ ۱۹۸۱_ابن ابی عمر ، مر وان بن معاویه فزاری، محمد بن سوقه ، محمد بن عبید الله ثقفی، وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی الله تعالیٰ عنه نے حضرت معاویی کو لکھا کہ سلام علیک، اما بعد میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تین چیزوں کو حرام کیاہے،اور تین اشیاء کی ممانعت فرمائی ہے، والد کی نا فرمانی، لڑ کیوں کوزندہ در گور کرنا،اور حق کورو کنا، ناحق کو طلب کرناحرام کیاہے اور فضول بکواس، سوال کی کثرت، مال کو برباد کرنے ہے منع فرمایا

باب (۲۵۴) حاکم کے اجتہاد کا نواب، خواہ فیصلہ صحیح ہویااس میں غلطی ہو جائے۔

1981۔ یکی بن یکی تمیمی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبدالله، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس، مولی عمر و بن العاص، حضرت عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس میں دوہر اثواب ہے، اور اگر سوچ کر تھم نافذ کرے اور اس میں غلطی ہو تو ایک اجرہے۔

(فا ئدہ)اس حاکم سے وہ حاکم مر ادہے جو کہ عالم ہو اور دین کے احکام سے انچھی طرح واقف ہو اور اجتہاد کی اہلیت ر کھتاہو ،اس حدیث سے ائمہ اربعہ اور علائے مجتہدین کی فضیلت اور ان کے اجرو ثواب کا ثبوت ہو گیا، واللّٰد اعلم بالصواب۔

١٩٨٣ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنْ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا الْحَدِيثَ أَبَا الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً *

١٩٨٤ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَنْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّيْتِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ بْنِ أُسَامَةً بْنِ الْهَادِ اللَّيْتِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ بْنِ أُسَامَةً بْنِ الْهَادِ اللَّيْتِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ بُنِ أُسَامَةً بْنِ الْهَادِ اللَّيْتِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ بِوَاللَّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا * رُوانِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا * وَاللَّهُ عَبْدِ الْقَاضِي كَرَاهَةٍ قَضَاءِ الْقَاضِي الْقَاضِي الْقَاضِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَاسِ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي الْقَاضِي الْقَاضِي الْمَاسِ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي الْقَاضِي الْقَاضِي اللَّهُ الْمَاسِ الْمَاسِ الْمَاسِلُ اللَّهُ الْمَاسِ الْمَاسِ الْمَاسِلُ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمَاسِلُ الْمُؤْلِقِ الْمَاسِ الْمُؤْلِقِ الْمَاسِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِي الْمُؤْلِقِ الْمَاسِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمَاسِلُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ اللَّهِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمَؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ اللَّهِ الْمُؤْلِقِ اللّهِ اللّهِ اللْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ اللْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الللّهِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْ

وَهُوَ غَضْبَانُ *
٥ ١٩٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْر عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِ بِسِجسْتَانَ أَنْ لَا اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِ بِسِجسْتَانَ أَنْ لَا اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِ بِسِجسْتَانَ أَنْ لَا اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةً وَهُوَ قَاضِ بِسِجسْتَانَ أَنْ لَا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ *

۱۹۸۸- و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مُشَيْمًا فُرُوخَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح

۱۹۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد سے
اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث
کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ یزید نے کہا میں نے یہ حدیث
ابو بکر بن محمد سے بیان کی توانہوں نے کہااسی طرح مجھ سے ابو
سلمہ ؓ نے حضرت ابوہر برہؓ ہے بیان کی۔

۱۹۸۴ عبدالله بن عبدالرحمٰن دار می، مروان بن محمد دمشقی، لیث بن سعد، پزید بن عبدالله بن اسامه بن الهادلیثی سے ان دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح عبدالعزیز بن محمد سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۵۵) غصه کی حالت میں قاضی کو فیصله کرنے کی ممانعت۔

19۸۵۔ قتیبہ ہیں سعید، ابوعوانہ، عبدالملک بین عمیر، حضرت عبدالرحمٰن بین ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبیداللہ بین ابی بکرہ قاضی ہجتان کو لکھوایااور میں نے لکھا کہ دو آدمیوں میں غصہ کی حالت میں فیصلہ مت کرو،اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرمار ہے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ ۱۹۸۲۔ یجیٰ بین یجیٰ، ہشیم۔

(دوسری سند)شیبان بن فروخ، حماد بن سلمه۔ (تیسری سند)ابو بکر بن ابی شیبه، وکیع، سفیان۔ (چوتھی سند)محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر۔ (پانچویں سند)عبیداللہ بن معاذ، بواسطہ انبے والد، شعبہ۔

و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةً حِ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةً كُلُّ هَوُلَاءِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكُرَةً عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةً *

(٢٥٦) بَاب نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ *

١٩٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنَ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمُعْدِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي الْمُواهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتُ قَالَ وَمِن اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدِّ *

مروق عدا من يس بعد حدور المراهيم وعَبْدُ بْنُ الْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرِ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ جَعْفَرِ الزَّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَسْأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِنَ فَأُوصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنِ مِنْهَا قَالَ مَسَاكِنَ فَأُوصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنِ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ مُحْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي مَسْكَنِ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَحْبَرَتِنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَسْكَنٍ عَلِيهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَسْكَمْ عَمْلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو وَسَلّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو أَمْرُنَا فَهُو أَسِي مَالِهُ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو أَسَالَهُ فَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو أَلْهُ وَلَا مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُو

(چھٹی سند) ابو کریب، حسین بن علی، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی الله تعالیٰ عنہ، رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب(۲۵۲)احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و رسومات کی بیخ کنی کرنے کا حکم۔

۱۹۸۷ ابو جعفر محمہ بن صباح، عبدالله بن عون الہلالی، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، بواسطہ اپنے والد قاسم بن محمہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے (بدعت نکالے) جو اس دین سے نہیں ہے تو وہ مر دود ہے۔

۱۹۸۸ - اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، ابوعامر، عبد الملک بن عمرو، عبد اللّذ بن جعفر زہری، سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا کہ جس کی رہائش کے تین مکانات ہوں اور ہر مکان میں سے دو تہائی کی وصیت کر دے، توانہوں نے فرمایا کہ سب کوایک ہی مکان میں جع کر دیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حضرت عاکشہ رضی اللّٰہ تعالی عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس کے نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس کے متعلق ہمارا تھم نہیں ہے تو وہ شخص مر دود ہے۔

۔ (فائدہ)امام نووی فرناتے ہیں کہ بیر حدیث جوامع الکلم اور اصول دین میں سے ہے اور ہر ایک بدعت ایجاد کرنے والے اور اس طرح ہمہ قشم کی بدعات پر عمل کرنے ہے روکنے کے لئے کافی وشافی ہے اور لفظ''من احدث''میں احداث کو مطلق فرمایااور بیراس بات کی دلیل ہے کہ جملہ احداث اور بدعات کو حدیث شامل ہے ،خواہ احداث اعتقادی ہو ،یا عملی ،اور خواہ احداث بالزیاد ۃ ہو ،یااحداث بالنقص اور خواہ مستقل ہویا غیر مستقل ہو، علی ہذاالقیاس لفظ ''مالیس منہ ''میں ''ما' کا عموم بھی بھی خاہر کرتا ہے کہ ہر محدث (نئ بات) ند موم ہے، خواہ وہ ذات شے ہو، یا قید اور وصف کا احداث ہو، اور دین میں کسی قسم کی محض اپنی رائے سے زیادتی یا کی کرنا، خواہ وہ زیادتی یا کی مستقل ہو، جس طرح کہ دین میں اطاعت مستقل طور پر بڑھادی جائے یا گھٹادی جائے یا یہ زیادتی و کمی غیر مستقل ہو کہ کسی طاعت مامورہ پر کسی ہیئت کا بڑھادیا، یا غیر ضرور کی کو علمانیا عملاً ضرور کی جانیا یاضر و کی جیسا عمل کرنا، اس طرح کسی بیعت کا حکم کرنا، بشر طیکہ یہ ہمہ قسم کی زیادتی اور کمی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین اور تیج تابعین رخم اللہ علیہم الجمعین کے بعد ایجاد ہوئی ہواس لئے کہ تین زمانوں کا احادیث سے خیر القرون ہونا ثابت ہو چکا ہے اور پھر اس زیادتی یا کسی کی آئے ضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے قطعاًا جازت نہ ہو، نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحت اور نہ ہی اشارۃ تو اللہ علیہ و محدث فی اللہ بن اور بدعت قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں موجود ایک بدعت ، بدعت شرعیہ ہے، جو سرا سر فتیج اور گر اہی ہے اور ایس ہو محدث فی اللہ بن اور بدعت قبل عالہ و سلم کا ارشاد ہے کہ ''کل بدعت نہ ہو، وہ بدعت یعنی بدعت نظم میں بدعت و سلم کا ارشاد ہے کہ ''کل بدعت ضعمامہ ، تر نہ کی، دار می اور طبر انی و نسائی اور مسند احمد وابود اؤد ، جیہتی اور ابن ماجہ میں بدعات ور سومات کی فد مت اور ان کا بعث ضلالہ '' چنا نچہ بخاری و مسلم ، تر نہ کی، دار می اور اس باب میں بکشر تا حاد یث موجود ہیں۔ واللہ اعلم۔

باب(۲۵۷)بہترین گواہ۔

۱۹۸۹ یکی بن یکی ، مالک، عبدالله بن ابی بکر، بواسطه این والد، عبدالله بن عمره بن عثمان، ابن ابی عمره انصاری، حضرت زید بن خالد جهنی رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیامیں منہ ہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتلادوں (اوروہ) وہ بیں جو شہادت کے مطالبہ سے قبل ہی گواہی دے دیں۔ باب باب (۲۴۸) مجمہدین کا اختلاف۔

1990 زہیر بن حرب، شابہ، ور قاء، ابوزناد، اعرج، حضرت ابوہر ریوہ صنی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ہیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عور تیں ابناا پنا بچہ لئے جارہی تھیں، اتنے میں بھیڑیا آیااور ایک کا بچہ لے گیا، ایک نے دوسری ہے کہا کہ تیرائی لڑکا لے کر گیا ہے، وہ بولی کہ تیرا لے کر گیا ہے، بالآخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس کرانے کے لئے لائیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ، تم دونوں کو میں تمام واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ، تم دونوں کو میں

(٢٥٧) بَاب بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ *

١٩٨٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ اللّهِ بْنِ عَمْرِه بْنِ خَالِدٍ الْجُهنِيِ أَبَي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهنِيِ أَنَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُ كُمْ بِخَيْرِ الشّهَدَاءِ اللّهَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُ كُمْ بِخَيْرِ الشّهَدَاءِ اللّهِ يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَالُهَا *

(۲۰۸) بَاب بَيَانَ اخْتِلَافِ الْمُحْتَهِدِينَ * مَوْب حَدَّثِنِي رَهُمْدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثِنِي الْأَنْ عَنِ اللهِ الزِّنَادِ عَنِ اللهِ الزَّنَادِ عَنِ اللهِ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ اللهِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت هَذِهِ حَاءَ الذَّبُ فَذَهِبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَت هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَت النَّونِي فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَعَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُعْرَى فَقَالَ النَّونِي وَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّلَامِ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ الثَّونِي بَالسِّكِينِ أَشُقُهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّلَامِ فَاكْتِ الصَّغْرَى لَا السَّكُينِ أَشُقَهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّكُينِ أَشُقَةً بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّكُينِ السَّكَيْنِ أَشُقَهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّكَيْنِ السَّكُينِ أَشَقَهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّكُينِ أَسَالَتُهُ الْمَالَتِ الصَّغْرَى لَا السَّكُينِ اللَّالَةِ السَّكَيْنَ السَّعْرَى لَا السَّلَامِ فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ *

دو مکڑے کرکے دے دیتا ہوں، چھوٹی بولی اللہ تعالیٰ آپ پررحم فرمائے ایسامت کرو، بڑی ہی کودے دو، چنانچہ آپ نے بچہ چھوٹی کو دلا دیا، ابو ہر ریڑ بیان کرتے ہیں، خدا کی قشم سکین (حچری) کا لفظ میں نے آج ہی سناہے، ہم تواسے "مدیہ "کہتے ہیں۔

(فا کدہ) فاکدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بچہ کا ٹنا مقصود نہیں تھا، بلکہ اس طریقہ سے حقیقی ماں کو دریافت کرنا چاہتے تھے،اور دونوں خدا کے نبی تھے،اور مجتہد بھی تھےاورا یک مجتہد کو دوسر ہے مجتہد کے خلاف مسائل اجتہاد ی میں فیصلہ کرنادر ست ہے۔

ا۹۹۱۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ الصنعانی، موسیٰ بن عقبہ، (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قسام، محمد بن عجلان، ابوالزناد ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، جس طرح ور قاءنے حدیث بیان کی۔

باب (۲۵۹) حاکم کو دونوں فریقوں میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

1991۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہام بن مدبہ چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہر ریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث بیان کیس، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسر سے نے زمین خریدی تھی، دوسر سے نے زمین خریدی تھی، دوسر سے نے زمین خریدی تھی، اسے زمین میں سے سونے سے بھر اہوا ایک گھڑا ملا تو اس نے بائع سے کہا، یہ اپنا گھڑا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے صرف بائع سے کہا، یہ اپنا گھڑا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریداتھا، بائع نے کہا میں نے زمین کو اس کی تمام چیزوں کے ساتھ بیچا تھا، بالآخر دونوں مقد مہ لے کواس کی تمام چیزوں کے ساتھ بیچا تھا، بالآخر دونوں مقد مہ لے کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے، چنانچہ جس کے پاس مقد مہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی مقد مہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی مقد مہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی اولاد ہے ایک بولا میر الڑکا ہے، دوسرے نے کہا میرے لڑکی

١٩٩١ - وَحَدَّثَنَا سُويْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بُنِ عُقْبَةَ حِ و حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَرِيدُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنُ عَجْلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثٍ وَرُقَاءً *

(٩٥٦) بَابِ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ *

١٩٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبُهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَقَالَ رَجُلُ اللَّذِي الشَّرَى رَجُلٌ اللَّذِي الشَّرَى اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّذِي الشَّرَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَقَالَ لَهُ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي الشَّرَى الْعَقَارَ خُدُ ذَهَبَكَ مِنِي إِنَّمَا اللَّهِ اللَّهُ مِنْكَ اللَّهُ مَنْكَ اللَّهُ مَا فِيهَا فَقَالَ الَّذِي شَمَا لِي وَمَا فِيهَا قَالَ الْدَي شَرَى الْمُونَ إِلَى رَجُلِ فَقَالَ اللَّذِي اللَّهُ وَقَالَ اللَّذِي اللَّهُ مَلَى اللَّهُ مَا لِي وَمَا فِيهَا قَالَ الْدَعُ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اللَّذِي عَمَا لِي عَمَا اللَّهُ مَا لِي عَلَامٌ وَقَالَ الْمُحَمُّا لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ عَلَامٌ وَقَالَ الْخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ عَلَامٌ وَقَالَ الْمُعَلَمُ اللَّهُ مَا لَي عَلَى اللَّهُ مَا الْمُعَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُعَلِّ الْمُعَلِّ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُولَةُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُولُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الَا اللَّهُ اللَّه

ہے،اس ثالث نے کہاان دونوں کا نکاح کر دواور سے مال اپنے بجائے ان پر صرف کر دواور انہیں دے دو۔ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا *

(فائدہ) قاضی کو خصمین کے در میان صلح کرادینامتحب ہے،واللّٰداعلم بالصواب۔

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُهُ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ الل

١٩٩٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حُجْرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حُجْرِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةً بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ وَيُدُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقَطَةِ فَقَالَ يَا عَرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا اللَّهُ وَلَا يَالِيهِ فَقَالَ يَا

۱۹۹۳۔ یکی بن یکی تمیمی، مالک، ربیعہ بن ابو عبدالر حمٰن، یزید مولی المدبعث، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور لقط کے متعلق دریافت کرنے لگا، آپ نے ارشاد فرمایا اس چیز کا بند هن اور تھیلا پہچان رکھو، پھر ایک سال تک اے مشتم کرو،اگر مالک آ جائے تو فیہا، ورندا پے کام میں لے آئ، پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ گم شدہ بکری کا کیا تھم ہے، آپ نے فرمایا، وہ تیری ہے، یا تیرے بھائی کی ہے، یا بھیڑ یے آپ کی بھر اس نے دریافت کیا کہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا تھم ہے، آپ نے فرمایا اس نے دریافت کیا کہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا تھم ہے، آپ نے فرمایا اس سے مجھے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کی مثل (پیٹ میں پانی) ہے اور اس کا جو تہ بھی اس کے ساتھ اس کی ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کی ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کی بیانی پیتا ہے، در خت کھا تا ہے، حتی کہ اس کا مالک آکر پکڑ

۱۹۹۴ یکی بن یکی اور قتیبہ اور ابن حجر، اساعیل بن جعفر، رہیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید مولی منعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مالد جہنی رضی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کر اور پھر اس چیز کا بند ھن اور اس کا تھیلا محفوظ رکھ، پھر اسے خرچ کر لے، اب بند ھن اور اس کا تھیلا محفوظ رکھ، پھر اسے خرچ کرلے، اب اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دے، وہ شخص بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھولی اور بھنگی ہوئی بکری کا کیا تھم ہے، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھولی اور بھنگی ہوئی بکری کا کیا تھم ہے،

آپ نے ارشاد فرمایا، اسے بکڑ لے وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے، یا بھیڑ یئے کے لئے، وہ شخص بولا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا تھم ہے، یہ س کر رسول الله صلى الله عليه وسلم ناراض ہوئے، يہاں تك كه آپ کے رخسار مبارک سرخ ہوگئے ، پھر آپ نے ارشاد فرمایا ، اونٹ سے تخفے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کا جو تاہے، اور مشک، تا آنکہ اس کامالک اسے ملے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۱۹۹۵ ابوالطاهر عبدالله بن وجب، سفیان توری، مالک بن انس، عمر وبن حارث، ربیعہ بن ابی عبدالر حمٰن ہے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مر وی ہے، باقی اس میں ا تنی زیاد تی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ا یک آ دمی حاضر ہوااور میں اس کے ساتھ تھا تو اس نے آپ ے لقطہ کے متعلق دریافت کیا،عمرو نے بیان کیا (آخر میں پیہ ہے) کہ جب کوئی اس کاما تگنے والانہ آئے تواسے خرچ کرڈال۔

۱۹۹۲_احمد بن عثان بن حکیم او دی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، یزید مولی منبعث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ ہے سنا فرما رہے تھے، کہ ایک سخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور بقیہ حدیث اساعیل بن جعفر کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی اس میں پیہے کہ آپ کی پیشانی اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ غصہ ہوئے، اور اتنی زیاد تی ہے کہ پھرایک سال تک اس کی تشہیر کر،اس کے بعدیہ ہے کہ اگراس کامالک نه آیا تووه تیرے پاس امانت رہے گی۔ ١٩٩٧ عبد الله بن مسلمه بن قعنب، سليمان بن بلال، يجيل بن

سعید، یزید مولی منبعث، حضرت زید بن خالد جهنی رضی الله

تعالیٰ عنه صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے یا جاندی کے لقط

رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَم قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أُوْ لِأَخِيكَ أُوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَو احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا *

٥ ١٩٩٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ التَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَس وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَن حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فُسَأَلُهُ عَنِ اللَّقَطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا * ١٩٩٦ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْن حَكِيمِ الْأُوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةً بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَن عَنْ يَزِيدَ مَوْلِلًى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُا أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْن جَعْفَر غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجُهُهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَّزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لُمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانْتُ وَدِيعَةً عِنْدَكَ * ١٩٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالِ عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ صَاحِبَ رَسُول

کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، اس کا بند هن اور تھیلی پہچان رکھ، اور پھر سال بھر تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اسے خرچ کر ڈال، لیکن وہ تیرے ذمہ امانت رہے گی، پھر جب کسی دن بھی اس کا مالک آ جائے تو اسے دیدے پھر آپ سے بھولے بھٹکے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کا جو تہ ہے، اور مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، در خت کے ساتھ اس کا جو تہ ہے، اور مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، در خت کے ساتھ اس کا جو تہ ہے کہا تا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے، پھر اس نے آپ نے ارشاد آپ سے بکری کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، اسے لے لے، کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی، یا جھیڑ ہے گی۔

(فائدہ) لقط پڑی ہوئی چیز کو بولتے ہیں اور صحح ہے ہے کہ اس کااٹھانا مستحب ہے اور اگر کوئی ایسی شے ہو کہ اگر نہ اٹھائے تو ہلاک ہو جائے گی،
تو پھر اس کااٹھانا واجب ہے اور احادیث میں جو ایک سال کی قیر آرہی ہے، وہ اتفاقی ہے اس کی کوئی مقد ار متعین نہیں ہے بلکہ جب تک ظن غالب ہو کہ ابھی کوئی نہ کوئی آسکتا ہے اس وقت تک اس کی تعریف واجب ہے کہ بازاروں اور معجدوں اور دیگر مقامات پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہو تاہو وہاں اس چیز کی مقد اراور کیفیت کے ساتھ اس کی تعریف کرے، اور ہدا ہے میں ہے کہ اگروہ شے دس درہم ہے کم کی ہو تو چند روز تعریف کرے اور اگر اس ہے کہ اگروہ شے دس درہم ہے کہ کی ہو تو چند روز تعریف کرے اور اگر میں کی مقد اراور کیفیت کے ساتھ اس کی تعریف کرے، اور ہدا ہے میں ہے کہ اگروہ شے دس درہم کے کہ ہو تو چند اس کے تو ہورا یک سال تک، اب اگر اس کا مالک آ جائے تو اس حضر ت ابن عباس، سفیان ثور کی، ابن المبار ک اور علمائے حضیہ کا ہے، اب اگر مالک آ جائے تو چاہے صدقہ کو نافذر کھے اور اس کا ثواب لے حضر ت ابن عباس، سفیان ثور کی، ابن المبار ک اور علمائے حضیہ کا ہے، اب اگر مالک آ جائے تو چاہے صدقہ کو نافذر کھے اور اس کا ثواب لے کے بیاں سے یا فقیر سے تاوان لے لے، اور شرح و قامیہ کے حواثی پر نہا ہے سے نقل کیا ہے کہ بعد تعریف کے تصدق جائز ہے، اور رکھ جو جائے گی اور لقط امانت ہے، اگر اس کے چھوڑنا عزیمت ہو جائے گی اور لقط امانت ہے، اگر اس کے چھوڑنا عزیمت ہو جائے گی اور لقط امانت ہے، اگر اس کے جو قت گواہ کرے، پھر وہ ہلاک ہو گیا تو صان نہیں، ورنہ ضان ہے۔ والٹدا علم۔

۱۹۹۸۔ اساق بن منصور، حبان بن ہلال، حماد بن سلمہ، یجی بن سعید، رہیعہ بن البی عبد الرحمٰن، یزید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے دریافت کیا کہ گشدہ اونٹ کے متعلق کیا تھم ہے، رہیعہ نے اپنی حدیث میں یہ زیادتی بیان کی کہ آپ غصہ ہوئے حتی کہ آپ کے مرفی رخیار مبارک سرخ ہوگئے اور حسب سابق روایت مروی

حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِ َلَكَ *

فَهِي لَكَ * الْمُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرُو بْنِ سَوْحِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَمْرُو بْنِ سَوْحِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَمْرُو بْنِ سَوْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ عَنِ اللَّهُ طَلَّةِ فَقَالَ عَرِّفُهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ *

١٠٠١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ابُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةً بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُويْدَ بْنَ عَفَلَةً قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةً غَازِينَ فَوجَدْتُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةً غَازِينَ فَوجَدْتُ صَوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةً غَازِينَ فَوجَدْتُ سَوْطً فَقَالًا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِي سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالًا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِي سَوْطً فَقَالًا عَنْ حَبَدْتُ بِهِ قَالَ سَوْطً وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا عَنْ جَعَجْتُ فَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بَنَ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَبِي بْنَ فَعْ فَقَلْ كَالِهُ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبِ فَأَحْبُرُتُهُ بِشَأَنَ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبِ فَأَحْبَرُتُهُ بَشَأَن السَوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبُ فَقَالًا فَعَالًا كُونِي كَعْبِ فَأَحْبَرُتُهُ بَشَأْنُ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبِ فَأَحْبُرُتُهُ بَشَأْنُ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبِ فَأَحْبُرُتُهُ بَشَأْنُ السَّوْطِ وَبَقَوْلِهِمَا فَقَالًا كَعْبُ فَقَالًا فَقَالًا لَلْمَدِينَةً فَلَقِيتُ أَبَيْ بُنَ

ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حب اس کامالک آئے تو اس سے اس کی تھیلی، گنتی اور بند ھن کو دریافت کر پھر اگر وہ بیان کرے، تو وہ اسے دے دے، در نہ پھر وہ تیر اہے۔

1999۔ ابوالطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، عبداللہ بن وہب، ضحاک بن عثمان، ابوالنظر، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ بہچانے تواس کا تھیلہ، اور بند ھن یاد کرے، اور پھر کھالے، جب اس کا مالک آئے تو اسے دے کرے، اور پھر کھالے، جب اس کا مالک آئے تو اسے دے

(فا ئدہ) تھیلہ اور بند َ ھن محفوظ رکھنے کا حکم اس لئے ہو رہاہے تا کہ ادائیگی کے وقت کسی قتم کی د شوار ی نہ ہو جتنااس کا مال ہو وہی دیدیا حائے اور اگر استعمال ہی نہ کرے تو کم از کم ماد تو رہے (متر جم)

••• ۲- اسحاق بن منصور، ابو بکر حنفی، ضحاک بن عثمان ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں بیہ ہے کہ اگر کوئی پہچان لے تواہے دیدے ورنہ اس کا بند ھن اس کا تسمہ، اس کا تھیلہ اور اس کا شاریادر کھ۔

ا ۱۰۰۱ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه (دوسر ی سند) ابو بکر

بن نافع، غندر، شعبه، سلمه بن کہیل بیان کرتے ہیں میں نے
حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں اور
حضرت زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ سب جہاد کے لئے
فکے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا پایا تو میں نے اٹھا لیا، زید اور سلمان
بولے، پھینک دو، میں نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف
کروں گا، پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر، ورنہ میں اے اپنے
کام میں رکھوں گا، اور میں نے ان دونوں کی بات نہ مانی، جب ہم
جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے جج کیا اور مدینہ منورہ گیا،
وہاں حضرت ابی بن کعب سے ملا تو ان سے میں نے کوڑے اور
حضرت زیدو سلمان کے قول کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ میں نے

إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفُهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفُهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجدْ مَنْ يَعْرِفُها ثُمَّ أَيْتُهُ ثُمَّ أَيْنُتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتَها فَلَمْ أَجدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتَها فَلَمْ أَجدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَها وَوِعَاءَها وَوِعَاءَها وَوكَاءَها فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُها وَإِلّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةً فَقَالَ لَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةً فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةٍ أَحْوَالَ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ

رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں سوائٹر فیوں کی ایک تھیلی پائی، میں اسے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کر، میں نے تلاش کیا، کوئی پہچانے والا نہیں ملا، کھر میں آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا ایک سال اور تعریف کر، بالآخر میں نے تعریف کی لیکن اس کا پہچانے والا تعریف کر، بالآخر میں نے تعریف کی لیکن اس کا پہچانے والا تعریف کر، میں بھر آپ کے پاس آیا، فرمایا ایک سال اور تعریف کی نہیں ملا، آخر آپ نے فرمایا، اس کی گفتی کر اور اس تھیلی اور بند ھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کی گفتی کر اور اس تھیلی اور بند ھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کی گفتی کر اور اس تھیلی اور بند ھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کی گفتی کر اور اس تھیلی اور بند ھن کو دل میں سلمہ بن کہیل سے کر لیا، شعبہ نے کہا، کہ میں پھر مکہ مکر مہ میں سلمہ بن کہیل سے ملا، انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تعریف کے لئے کہا ملا، انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تعریف کے لئے کہا یا ایک سال۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ہمارے قول کی تائیہ ہوگئی کہ تعریف لقطہ میں کوئی خاص مقدار معین نہیں بلکہ جیسامال ہوگا، ویسی ہی تعریف کی جائے گی۔

٢٠٠٠ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةً الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةً بَنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ سَمِعْتُ سُويْدَ بُن عَفَلَة قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بَنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْمَعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سَيْنِينَ يَقُولُ عَرَّفَهَا عَامًا وَاحِدًا *

۲۰۰۲ عبدالر حمٰن بن بشر عبدی، بهر، شعبه حضرت سلمه بن کہیل ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے سناوہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور زید بن صوحان اور سلیمان بن ربعہ ایک سفر پر نکلے تو میں نے ایک کوڑا پایا، اور بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، الی قولہ ''فاستمعت بہا'' باقی اس میں بیہ ہے کہ شعبہ بیان کی، الی قولہ ''فاستمعت بہا'' باقی اس میں بیہ ہے کہ شعبہ بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمہ بن کہیل ہے دس سال کے بعد ملا تووہ فرمانے گے کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر۔

۲۰۰۳ قتیبه بن سعید، جریر، اعمش-(دوسری سند)ابو بکر بن ابی شیبه، وکیع-(تیسری سند)ابن نمیر بواسطه اینے والد سفیان-(چوتھی سند)مجمد بن خاتم، عبدالله بن جعفر رقی، عبید الله، زید ٣٠٠٠٣ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي جَدَّثَنَا أَبِي جَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي جَدَّثَنَا أَبِي جَدَّثَنَا أَبِي مَحَدَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حِ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هَؤُلَّاء عَنْ سَلَمَةَ بْن كُهَيْل بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةً وَفِي حَدِيثِهِمُ جَمِيعًا ثَلَاثُةً أُحْوَالَ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَّمَةً فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاتُةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوعَائِهَا وَوكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي روَايَةِ وَكِيعِ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبيل مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْن نُمَيْرِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا * ٢٠٠٤ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بَنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْن الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْن عَبْدِ الرَّحْمَن بْن حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ

بن الى انيسه _

(پانچویں سند) عبدالرحمٰن بن بشر، حماد بن سلمہ، سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ سب روایات میں تین سال تعریف کرنے کا تذکرہ ہے اور سفیان اور زید بن انیسہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی آئے اور اس کی مقدار، تھیلی اور بندھن کی تجھے خبر دے تواسے دے دے، اور سفیان نے وکیع کی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ورنہ پھر سفیان نے وکیع کی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ورنہ پھر وہ تیرے مال کی طرح ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ورنہ پھر ورنہ پھر اس سے نفع حاصل کر۔

۲۰۰۴ - ابوالطاہر اور بونس بن عبدالاعلی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن عبداللہ بن اشج، یجی بن عبدالرحمٰن بن حاطب، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے حاطب، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا

(فائدہ) بینی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے ، باقی شیخ ملاعلی قاری حفی مر قاۃ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حاجی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں ،ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہٰذ ااگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تواس کے مالک کو جلد مل جائے گی۔

٥٠٠٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَالِهِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آوَى ضَالَةً فَهُو ضَالٌ مَا لَمْ يُعَرِّفُهَا *

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِي عَنْ لَقَطَةِ الْحَاجِّ*

۲۰۰۵ - ابوالطاہر اور بونس بن عبدالاعلی، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سواد ق، ابوسالم جیشانی، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (کسی کی) گم شدہ چیز رکھ لی تو وہ گر اہ ہے، عبال تک کہ اس چیز کی تعریف اور تشہیرنہ کردے۔

(فائدہ) یعنی مالک کو تلاش کر کے اسے نہ دےاور اس روایت کی تائید سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی لیٹ ہے، باقی بیہ وعید اس کے لئے ہے جو مالک بننے کے لئے اٹھائے،اور جس کاارادہ تعریف کا ہو،اسے خود حدیث میں مشتنی کر دیا ہے، ابن الملک فرماتے ہیں کہ اٹھاتے وقت گواہ بنالے اور کھے کہ یہ چیز میں نے اس لئے اٹھائی ہے کہ اسکے مالک کودوں گا۔ واللہ اعلم۔ (۲۲۰) بَابِ تَحْرِیْمِ حَلْبِ الْمَاشِیَةِ بِغَیْرِ باب (۲۲۰) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا

دودھ دوہناحرام ہے۔

۲۰۰۷ یکی بن یکی تمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پیند کر تاہے کہ اس کی کو گھڑی میں آئے، اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال کرلے جائے، اس طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں ان کے کھانے کے، اللہ اکوئی کسی کے جانور کا بغیر اس کی اجازت کے دودھ نہ لہذا کوئی کسی کے جانور کا بغیر اس کی اجازت کے دودھ نہ نکال کر ا

۲۰۰۷ قتیبه بن سعید، محمد بن رمح، کید بن سعد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسبر (دوسری سند) ابن نمیر بواسط این والد عبیدالله (تیسری سند) ابوالر بیجا ابو کامل، حماد (پوضی سند) ابوالر بیجا ابو کامل، حماد (پانچویں سند) زمیر بن حرب، اساعیل بن امیه (خچمٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابوب، ابن جر بیج، موسی، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر ان تمام روایتوں میں سوائے لیث بن سعد کی روایت کی طرح دیث روایت کی طرح دیث روایت کی طرح دیث کی طرح حدیث کی طرح دیث کی طرح حدیث کی طرح دیث کی طرح دیث کی طرح حدیث کی طرح دیث کی طرح حدیث کی طرح دیث کی طرح حدیث کی طرح دیث کی طرح دیث کی طرح دیث کی طرح دیث کی طرح دوایت میں مالک روایت میں مالک روایت میں مالک روایت کی طرح "فینتقل طعامه" کالفظ ہے۔

إذْن مَالِكِهَا * قَرَأْتُ عَلَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنس عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنس عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبُنَّ أَحَدُ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيْحِبُ لَا يَحْلُبُنَّ أَحَدُ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيْحِبُ أَحَدُ كُمْ أَنْ تُوْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكُسَرَ خِزَانَتُهُ أَحَدُ كُمْ أَنْ تُوْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكُسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَحْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَحْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوْتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ اللّهِ الْذَنِهِ أَلْ اللّهِ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللللللللللّهُ الللللللّهُ الللللللللهُ اللللللهُ الللللللللهُ الللللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ الللهُ الللللهُ الللللهُ اللللهُ اللّهُ اللللهُ الللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الللللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الله

٧٠،٧- وَحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو رَمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا اللَّهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و الشَّمَعِيلُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ السَّمَعِيلَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا اللَّه عَنْ إِسْمَعِيلَ اللَّهُ عَنْ الْمُعَمِلُ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجِ عَنْ اللَّهُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُوبَ وَابْنُ جُرَيْجِ عَنْ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرً عَنْ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرً عَنْ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرً عَنْ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرً عَنْ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرً عَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ مَالِكٍ عَنْ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرُو ايَةِ مَالِكٍ * سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرُو ايَةِ مَالِكٍ * سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرُو ايَةِ مَالِكٍ *

(٢٦١) بَابِ الضِّيَافةِ *

باب(۲۶۱)مهمان نوازی اوراس کی اہمیت۔

۲۰۰۸ - قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابوشر کے عدوی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میر ے کانوں نے سناور میری آئکھوں نے دیکھا، جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جوشخص اللہ تعالی پراور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ تکلف کے ساتھ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تکلف کب سک کرے فرمایا ایک دن مہمانی کرے وہ صدقہ (تبرع) ہے اور (یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ جوشخص اللہ رب العزت پر ایمان رکھتا ہو اور قیامت کے دن پر مہمانی کر کے دن پر عمان کر کے دن پر عمان کی بات کرے یا پھر الی کے دان پر عمان کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٢٠٠٨ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةً بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتَ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ أُدُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكُرُمْ ضَيْفَةُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا وَسُولُ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكُرُمْ ضَيْفَةُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا وَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَسَدُقَةً عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ أَيْمُ وَلَيْكُرُمُ الْآخِرِ فَلْيَقُلُ خَيْرًا أَوْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلُ خَيْرًا أَوْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلُ خَيْرًا أَوْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلُ خَيْرًا أَوْ لَيَصْمُتُ *

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید ثابت ہوئی،اورامام مالکؒ،ابو حنیفہؒ،شافعیؒاور جمہور علاء کرام کے نزدیک ضیافت سنت ہے،واجب نہیں۔ ۵ ۔ ۷ ۔ ۔ ۔ گائزُ اللہ سے میں کہ ترکی میں اُنداک ہے۔ ۵ ووج میں الدک میں مجھ میں العالمی و کیچے ہو، الحس میں جعفری

٢٠٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ دُنُ جَعْفَهَ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ

قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ * قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ * ٢٠١٠ - وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

٢٠١٠ - وحدتناه محمد بن المثنى حدتنا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحُ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔
ہوئی،اورامام مالک ابو حنیفہ مثانعی اور جمہور علاء کرام کے زدیک سعید بن ابی سعید مقبر ی، ابوشر کے، خزاعی سے روایت کرتے سعید بن ابی سعید مقبر ی، ابوشر کے، خزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضیافت تین دن تک اور اس کا تکلف ایک دن، اور ایک رات ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ چیز زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے لئے تھمبر ارہے، یہاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم! کس طرح اسے گناہ گار کر دے، آپ نے فرمایا کہ اس کے پاس تھہرا رہے، یہاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے، میاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے، میاں تک کہ اس کی پاس تھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کے پاس تھر رہے۔ دے، یہاں تک کہ اس کے پاس تعید مقبر کی، ابوشر تک دورے، یہاں تک کہ اس کے پاس تعید مقبر کی، ابوشر تک دورے۔

خزاعی رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنااور میری آئھوں نے دیکھااور

میرے دل نے اسے محفوظ رکھا، جب کہ اس بارے میں رسول

الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایااور اور بقیه حدیث لیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ *

ہے کہ کسی کوزیبانہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گناہ میں ڈال دے میہ بھی مذکور ہے۔ سری نہ میں شاہ میں شاہد ہے۔

کی روایت کی طرح مر وی ہے اور و کیع کی روایت میں جو مضمون

(فائدہ) جب اس کے پاس کھلانے کونہ ہو گاتو یقیناً مہمان کو برا بھلا کہے گااور اس کی غیبت کرے گایہی گناہ ہے، ہاں اگر میز بان خود رو کے تو پھر کوئی مضا نقتہ نہیں ہے،واللّٰداعلم۔

٢٠١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ عَوْمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ يَوْيدَ بْنِ أَبِي الْحَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بَنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا فَنَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ وَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ وَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بَعَوْمُ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ وَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ فَقَالَ لَنَا بَعْفِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا بَعْهُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ فَوْ الْمَنْفِ اللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ فَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ فَقَالُ لَنَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ فَقَالُ لَنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُ مُولِهِ فَاقْبَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ النَّيْفِ اللّهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا مَنْهُمْ حَقَّ الضَيْفِ اللّهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَلَا اللّهِ عَلَيْهِ وَلَمَا اللّهُ عَلَيْهُ وَا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَيْفِ اللّهِ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَنْهُمْ عَلَوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَيْفِ اللّهَ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهَ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّه

۱۰۱۱ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمہ بن رمج، لیث رہے اللہ اللہ عبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں روانہ کرتے ہیں، پھر ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں، اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا، اگر تم کسی قوم کے پاس اترواور وہ تمہارے لئے وہ ارشاد فرمایا، اگر تم کسی قوم کے پاس اترواور وہ تمہارے لئے وہ اور اگر وہ ایسانہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ جائے وصول کرو، وصول کراو۔

(فا ئدہ) جمہور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ بیہ حدیث مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو ،اسے اس کا حق ہے کیونکہ اس کی ضیافت واجب ہے ،یابیہ تھلم اوائل اسلام میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

(٢٦٢) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ

٧٠١٧ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَي مَنْ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَلَّ مَنْ لَا عَلَي مَنْ لَا عَلَي مَنْ لَا طَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا طَهْرَ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا طَهْرَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا طَهْرَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عَمْدُ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا اللَّهِ عَلَى مَنْ لَا اللَّهُ عَلَى مَنْ لَا عَمْدُ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدُ بِهِ عَلَى مَنْ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عَنْ لَا عَمْدُ فَعْنُ لَا مَعْهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدُ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدُ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عَلَيْهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَنْ إِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا لَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا لَا لَهُ فَاللَّهُ مَا لَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْلَهُ مَا لَا لَا لَهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا لَا لَهُ فَا لَا لَهُ فَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلْمُ لَا اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَهُ عَلَيْهِ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ الْهُ اللَّهُ الْمُؤْلِلُهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعُولُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَالُ اللَّهُ اللَّهُ ال

باب (۲۲۲) زائد مال مسلمان کی خیر خواہی میں صرف کرنے کااستحباب۔

عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا في فَضْل *

(٢٦٣) بَابِ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا *

٢٠١٣- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ۚ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقُوم عَلَى النَّطَع قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزِرَهُ كُمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كُرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةً مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَضُوء قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نَطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَح فَتُوَضَّأُنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُور فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغَ الْوَضُوءُ *

ہے، پھر آپ نے مال کی جو قشمیں بیان کرنی تھیں وہ بیان کیں حتی کہ ہم میں سے فاضل مال میں کسی کو کوئی بھی حق نہیں ہے۔ حق کہ ہم میہ سمجھے کہ ہم میں سے فاضل مال میں کسی کو کوئی بھی حق نہیں ہے۔

باب (۲۶۳) جب توشے کم ہوں توسب توشوں کوملادینامستحب ہے۔

۱۰۱۳ احمد بن بوسف از دی، نضر بن محمد بمای، عکرمه بن عمار، ایاس بن سلمہ اینے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں نکلے وہاں ہمیں تنگی ہوئی یہاں تک کہ ہم نے سواریاں کا شخ کا ارادہ کیا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تھم دیا، اور ہم سب نے اپنے تو شوں کو جمع کیا، اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا، اس پر سب لوگوں کے توشے جمع ہوگئے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے ناپنے کے لئے بڑھاکہ کتناہے، چنانچہ اسے نایا تووہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری مبینھتی ہے، اور ہم چو دہ سوتھے، چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایااوراس کے بعداینے اپنے توشہ دان کو بھر لیا،اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیچھ وضو کا پانی ہے؟ توایک مخص ڈول میں ذراسایانی لے کر آیا، آپ نے اسے ا یک گڑھے میں ڈال دیا، چنانچہ ہم سب نے اس سے وضو کیا، ہم خوب بہائے جاتے تھے، چو دہ سو آ دمیون نے اسی طرح بہایا، اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور انہوں نے دریافت کیا، و ضو کا پانی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، وضوے فارغ ہو چکے۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے نہ کور ہیں ایک تو کھانے کا بڑھنا،اور دوسرے پانی میں اضافہ ہونا، ماذر گُ بیان کرتے ہیں کہ بیہ معجزہاس طرح ہے کہ جو جزءاور حصہ پانی کاصرف ہو تاتھا،اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسر اپیدا کر دیتا تھا،اور آپ کے معجزات دو قتم کے ہیں ایک تو قر آن کریم جو متواتر ثابیں ہوں سے ،دوسرے اس قتم کے بیہ اگر چہ متواتر نہیں ہیں مگر معنی متواتر ہیں۔

بِسُمِ اللهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيُمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيرِ

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْكُونِ الْنِ عَوْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعِ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاء قَبْلَ الْقِتَالَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ نَافِعِ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاء قَبْلَ الْقِتَالَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أُوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاء فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ مُقَاتِلَة مُنْ اللهِ بْنُ يَحْيَى أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ يَالْكَ الْجَيْشِ * وَحَدَّثِنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثِنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثِنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ عُمْرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ *

۲۰۱۴ کے کی بن کی تمیمی، سلیم بن اخضر، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو لکھا، کہ کیالڑائی ہے پہلے کفار کو دین کی دعوت دیناضر وری ہے ؟ حضرت نافع نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حالت میں کہ وہ ہے جبر تھاور ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ نے ان میں ہے لڑنے والوں کو قبل کیا اور باقی کو قید کیا اور اسی روز حضرت جو بریہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا ہا تھ آئیں، نافع نے بیان کیا کہ یہ حدیث محمد سے حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس کی حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس کی حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس کی حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس کی حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس کی حضر میں شر یک تھے۔

(فائدہ)اہام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس صدیث ہے معلوم ہوا کہ جن او گول کو اسلام کی دعوت پیٹی بچکی ہوان پر یکا یک غفلت کی حالت میں جملہ کردینا ٹھیک اور درست نہیں ہے جہاد کے معنی عموالزائی اور جنگ و قال کے سمجھے جاتے ہیں، مگر مفہوم کی یہ سنگی قطوا فلط اور خلاف واقع ہے۔ جہاد جہدے مشتق ہے، جہاد اور مجاہدہ ای کے مصدر ہیں اور لفت میں اس کے معنی کو شش اور محنت کے ہیں اور اس کے قریب قریبان قریباس کے اصطلاحی معنی ہیں، یعنی حق کی سر بلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و تکہداشت کے لئے ہر قسم کی جدو جہد، قربانی اور ایٹ گہرا اس کے اس اس کے معنی ہیں، یعنی حق کی سر بلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و تکہداشت کے لئے ہر قسم کی جدو جہد، قربانی تک طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لئے اپنی اور اس کے دین کے لئے اپنی اور ان کی تدبیر والی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا، یہاں حق کہ اس کے لئے اگر جنگ کے میدان میں ان روہ بائی اور ان کی تدبیر وں کورائیگاں کرنا، ان کے حملوں کورو کنا اور اس مقصد کے لئے اگر جنگ کے میدان میں ان سے لڑنا پڑے تو اس کی تو بیان کردینا اور اس کے تحت داخل ہو سکت مقصد کے لئے اگر جنگ کے میدان میں مونی تک کو مشان کی حام اس کے تحت داخل ہو سکت ہے، بیان کی خطیم کے دار کے علاق تاریخ میں حضوت ہور و جہدا ور سے اعلی قسم خود اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے، اور اس کا ایک عظیم ہور کی طرف آر بی نیک کام اس کے تحت داخل ہو سکت ہے، بیان کی خطیم کی بناء ہے اس کانام جہاد اکبر ہے لیعنی حق کی راہ میں عیش و آر ام کی اصطلاح میں بیاء ہو کہا ہے جہاد کی طرف آر ہی میش ہو تیاں و آرام، اٹل و عیال، جان و بیاں کردینا، اس طرح جہاد کی ایک قسم ہو دنیا کا تمام جہاد اگر ہے بین حق کی راہ میں عیش و آر اس کی کو تربان کردینا، اس طرح جہاد کی ایک قسم ہو دنیا کا تمام جہاد اگر ہو تھی ہو دیل کو تربان کردینا، اس کی حود لیل اس کی تو ت سے دل میں بیش ہو ہیں کو تربان کردینا، اس طرح جہاد کی ایک قسم ہو دنیا کاتم ہو دائید ہو اس کی تو ت کی دور لیاں میں و تراکی کو تربان کردینا کی دور کی اس کی تو ت سے دل میں بیدا ہو تھیں ہو ہو اس کورکی کی سے میں کونگ کی دور کیا ہو تراک کی دور کیا ہو تراک کی دیل سے قالب میں دو طران میں بین میں و کورکی کورکی کی دور کیا کورکیا کیاں میں کورکی کی دور کیا کورکی کی دور کیا کورکی کورکی کورکی کورکی کورکی

٥٠٠١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْمُ الْمُثَنِّى حَدَّثَنَا الْبِهِ مَثْلَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْن بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُويْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ * وَقَالَ جُويْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ * (٢٦٤) بَابِ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغُزُو الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغُزُو الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغُزُو

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً حِ و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن يَعْنِي ابْنَ مَهَّدِيً حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ أَبْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُمَّرَ أُمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَريَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بتَقْوَى اللَّهِ وَمَن ْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا باسْم اللَّهِ فِي سَبيل اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ باللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ۚ وَكُفَّ عَنَّهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنَّهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّل مِنْ دَارهِمْ إِلَى دَار الْمُهَاجِرِينَ ۚ وَأَخْبِرْهُمْ ۚ أَنَّهُمْ إِنْ ۚ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى

الْمُهَاجرينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبرْهُمْ

۲۰۱۵ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عبدی، ابن عون ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں بغیر شک کے جو رہیے بنت حارث موجود ہے۔

باب (۲۲۴)امام کولشکروں پرامیر بنانا،اورانہیں لڑائی کے آداب اوراس کے طریقے بتانا۔

۲۰۱۲ - ابو بكر بن ابي شيبه، وكيع بن الجراح، سفيان (دوسر ي سند) اسحاق بن ابراہیم، کیجیٰ بن آدم، سفیان (تیسری سند) عبدالله بن ماشم، عبدالرحمٰن، سفيان، علقمه بن مر ثد، سليمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکریا حچوٹی سی جماعت کاامیر بناتے تواہے خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے ڈرنے کا حکم کرتے اور اس کو ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا تھکم فرماتے، پھر ارشاد فرماتے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خدا کی راہ میں جہاد کرنا،جو شخص خدائے قدوس کا منکر ہواس سے لڑنا، خیانت نہ کرنا، کسی کے ناک کان نہ کانٹا، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرنااور جب مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین امور کی دعوت دینا اور اگر وہ کوئی امر قبول کرلیں تو تم بھی ان سے (صلح) کرلینا،اور لڑنے ہے بازر ہنا، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ مان لیس تو تم بھی ان ہے (اسلام) قبول کر لینااور جنگ ہے باز رہنا، اس کے بعد انہیں وعوت وینا کہ اپنا مقام تجھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں آ جائیں،اوران ہے گہہ دینا کہ اگرتم ایساکرو گے ، تو گفع اور نقصان میں مہاجرین کے برابر کے شریک ہوں گے اگروہ مکان کے تبدیل کرنے سے انکار کریں تو کہہ دینا ایسی صورت میں تمہارا تھم دیہاتی مسلمانوں کے طریقه پر ہوگا،جو تھم الہی دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہے،وہی تم

أَنُّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْن فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةً أَصْحَابُكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذًا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْن فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمُّ عَلَى حُكُم اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكُمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدُّرِي أَتُصِيبُ حُكُمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي آخِر حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكُرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عُلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

٢٠١٧ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أبيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذًا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأُوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

یر نافذ ہو گااور اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہواں کے تومال غنیمت اور مال صلح میں سے حمہیں کچھ حصہ نہ ملے گا، اور اگر وہ اسلام سے بھی انکار کر دیں توان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ مان لیس تو تم بھی قبول کر لینا،اور جہاد سے باز رہنا،اوراگر وہ انکار کریں تو خدا تعالیٰ ہے مدد کے طلب گار ہو کر ان ہے جہاد کرنا،ارواگر کسی قلعہ کاتم محاصرہ کرواور قلعہ والے تم ہے خدا تعالیٰ، اور خدا تعالیٰ کے رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ لینا جاہیں تو تم خدااور خدا کے رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ اپنا اور اینے ساتھیوں کا ذمہ دینا ، کیونکہ اگر تم اینے اور اینے ساتھیوں کے ذمہ سے پھر جاؤ گے تو یہ اتنا سخت نہ ہو گا، جتنا کہ الله تعالیٰ اور الله تعالیٰ کے رسول کاعہد توڑنا سخت ہو گا، پھر اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرواور قلعہ والے جاہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے تھم کے مطابق باہر نکل آتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کے تحكم پر باہر نہ نكالنابلكہ اپنے تحكم پر نكالنااس لئے كہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم جھے سے پورا ہو تا ہے یا نہیں، عبدالرحمٰن نے اسی طرح حدیث بیان کی، اور اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں بیجیٰ بن آدم سے بیہ زیادتی روایت کی ہے کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی، کیجیٰ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے ابن حیان سے تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہاکہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے بواسطہ نعمان بن مقرن رضی الله تعالیٰ عنه بیان کیا، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۰۱۷ - حجاج بن شاعر، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبه، علقمه بن مر ثد، سلیمان بن بریده، حضرت بریده رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب کوئی امیر یا سریہ سجیجے تو اسے بلاتے اور نقیمہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

كتاب الجهاد والسير كلادوم) على المسلم شريف مترجم اردو (جلد دوم)

۲۰۱۸_ابراہیم، محمد بن عبدالوہاب فراء، حسین بن ولید، شعبہ ہےاسی طرح روایت مروی ہے۔

٢٠١٩ ابو بكر بن الى شيبه، ابوكريب، ابواسامه، بريدبن عبدالله، ابوبرده، حضرت ابوموی رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اینے اصحاب میں سے کسی کو کوئی علم دے کر روانه کرتے توار شاد فرماتے تھے خوش خبری سناؤ، نفرت مت د لا وُ،اور آسانی کرو،اور (لو گوں کو) د شواری میں مت ڈالو۔ ٢٠٢٠_ابو بكربن ابي شيبه، وكيع، شعبه، سعيد بن ابي برده، بواسطه اینے والد، حضرت ابو موسی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے انہيں اور حضرت معالقٌ کو يمن کی طرف بھيجا، اور فرمایا، آسانی کرنا، د شواری اور سختی میں نه ڈالنا، ادر خوش کرنا، نفرت مت د لانا، اتفاق ہے کام کرنا، پھوٹ مت ڈالنا۔ ۲۰۲۱ محمد بن عباد، سفیان، عمرو (دوسری سند) اسحاق بن ابراهيم، ابن ابي خلف، زكريا بن عدى، عبيد الله، زيد بن ابي انيه، سعيد بن الى برده، بواسطه اين والد، حضرت ابو موكل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم ہے بیان کرتے ہیں جس طرح کہ شعبہ ہے روایت مروی ہے باقی زید بن ابی انیسہؓ کی روایت میں بیہ الفاظ نہیں ہیں کہ اتفاق ہے کام کر نااور پھوٹ مت ڈالنا۔

۲۰۲۲ عبید الله بن معاذ عنری، بواسطه این والد، شعبه، ابوالتیاح،انس، (دوسری سند)ابو بکربن ابی شیبه، عبیدالله بن سعید (تیسری سند) محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبه، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی مت کرواور آرام دو، نفرت

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ

شُعْبَةً بِهَذَا * ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْن عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أُمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفُّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تَعَسِّرُوا *

٢٠٢٠ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرًا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرًا وَلَا تَنْفُرًا وَتُطَاوَعَا وَلَا تُخْتَلِفًا *

٢٠٢١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةً وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةً وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا *

٢٠٢٢ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ حِ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مت د لا ؤ۔

باب(۲۶۵)عهد شکنی کی حرمت۔

۲۰۲۳ - ابو بکر بن ابی شیبه، محمد بن بشر، ابواسامه، (دوسری سند) زمیر بن حرب، عبیدالله بن سعید، یخی القطان، عبیدالله، سند) زمیر بن حرب، عبدالله بن نمیر، بواسطه این والد، عبدالله، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که جب الله تعالی اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر ایک د غاباز، عهد شکن کے لئے جمنڈ المبلد کیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا که بیه فلال بن فلال کی د غابازی ہے۔

۲۰۲۴ - ابوالر بیج عتکی، حماد ، ابوب، (دوسری سند) عبد الله بن عبد الرحمٰن دار می، عفان، صنحر بن جو برید، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے یہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۲۵ - یخی بن ابوب اور قتیبہ اور ابن حجر،اساعیل بن جعفر، عبداللہ بن وینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے ہر عہد شکن کا حجنڈ انصب کرے گا پھر کہا جائے گا آگاہ ہو جاؤیہ فلاں کی عہد شکن کا حجنڈ انصب کرے گا پھر کہا جائے گا آگاہ ہو جاؤیہ فلاں کی عہد شکنی کا حجنڈ اسے۔

۲۰۲۷ - حرملہ بن بیجیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، سالم بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرمارہے تھے کہ ہر

مَالِكِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكَّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا* (٢٦٥) بَابِ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ *

٢٠٢٣ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ وَأَبُو أُسَامَةً ح و حَدَّثِنِي زُهَيْرُ بُنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ السَّرَخْسِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَالَ مَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ إِلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ إِلَيْنَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ عَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةً فُلَان بْنِ فُلَان بْنِ فُلَان *

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حِ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُويْرِيةً كِلَاهُمَا عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

٥٧٠٢- وَحَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَر عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلُان *

٢٠٢٦ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةً وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمْرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(کا جھنڈا) ہے۔

وَسَلَمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِر لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالًا حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ جَعْفَرِ كِلَاهُمَا عَنْ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةً عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شُعْبَةً عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانَ *

٢٠٢٨ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَ و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ النَّصْرُ بْنُ شُمَيْلً حَ و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

٢٠٢٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَنْ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَنْ اللَّهِ قَالَ قَالَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ قَالَ قَالَ وَاللَّهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِر لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةً لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةً أَلَان *

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بَنُ مَهْدِيًّ بْنُ مَهْدِيًّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيًّ عَنْ شَعْيَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيًّ عَنْ شُعْبَةً عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ اللَّهِ عَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

٢٠٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمَعْنِدِ عَنْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

ایک عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈ اہوگا۔ ۲۰۲۷۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند)
بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبه، سلیمان، ابووائل، حضرت
عبد الله رضی الله تعالی، رسول الله صلی الله علیه وسلم ہے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عہد شکن کا
قیامت کے دن جھنڈ اہوگا کہا جائے گا، کہ یہ فلاں کی عہد شکن

۲۰۲۸ - اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، (دوسری سند) عبید الله بن سعید، عبد الرحمٰن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی بیہ عبدالرحمٰن کی روایت میں نہیں ہے کہ بیہ فلال کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۹ - ابو بکر بن ابی شیبہ، یکی بن آدم، یزید بن عبدالعزیز، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دغا باز کا قیامت کے دن ایک جفنڈ اہوگا جس سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا یہ فلاں کی دغا بازی ہے۔

۲۰۳۰ مین متنی عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک وغاباز کے پاس قیامت کے دن ایک حجفار اللہ ہوگاجس سے پہچانا جائے گا۔

۱۰۰۳ محمد بن متنیٰ، عبید الله بن سعید، عبدالرحمٰن، شعبه، خلید، ابونضر ق، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے ہیں که آپ نے ارشاد فرمایا ہر ایک دغا بازگی سرین پر قیامت کے دن ایک حجمنڈ اہوگا۔

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُ بْنُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ قَالَ عَالَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ قَالَ عَادِر لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا عَادِر لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ عَدْرِهِ أَلَا عَادِر أَعْظُمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ *

۲۰۳۲ - زہیر بن حرب، عبدالصمد بن عبدالوارث، مستمر بن الریان، ابو نضر ق، حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دغا بازے سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈ اہو گاجو اس کی دغا بازی کے بقدر بلند کیا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ کسی دغا بازی دغا بازی حاکم اعظم سے بڑھ کر نہیں۔

(فائدہ) کیونکہ ایسے دغابازوں سے ایک عالم اور عامتہ المسلمین اور دین کو نقصان پہنچتاہے، برخلاف عوام الناس کی دغابازی کے کہ اس سے چند ہی اشخاص کو نقصان پہنچتا ہے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورانہ کرے ،اس حدیث سے دغابازی کی حرمت ثابت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ امیر اور حاکم کی دغابازی کی ،اور دغابازی عام ہے ،خواہ حقوق اللہ میں ہو ،یا حقوق العباد میں۔

(٢٦٦) بَابِ جَوَازِ الْحِدَاعِ فِي الْحَرْبِ * رَحَدَّ بَنَ حُجْرِ السَّعْدِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ وَعَمْرُ و النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٌّ وَوَرُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٌّ وَرَرُهَيْرُ اللَّهْ عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُ و جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةً *

باب (۲۲۲) لڑائی میں جال اور حیلہ کا جواز۔ ۲۰۳۳ء علی بن حجر سعدی اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، وہ فرمارہ سخے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لڑائی حیلہ اور دھو کہ ہے۔

(فائدہ) پیہ مکراور دغابازی نہیں کیونکہ وہ تو قول کے خلاف کرناہے،اور بیہ حپال اور تدبیر ہے،لڑائی میں بغیراس کے حپارہ کار نہیں،اس کئے لڑائی میں اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

> ٢٠٣٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةً *

> (٢٦٧) بَابِ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ *

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُلُوانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلُوانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرِ الْعَقَدِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْعَقَدِيُّ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً أَنَّ

۲۰۳۴ محد بن عبدالرحمٰن بن سہم، عبداللہ بن مبارک، معمر، ہام بن مدبہ، حضرت ابوہر ریوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی چال اور تدبیر کانام ہے۔ باب (۲۲۷) وشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور جنگ کے وقت صبر کا حکم۔ ممانعت اور جنگ کے وقت صبر کا حکم۔

معید، ابوعام علی الحلونی اور عبد بن حمید، ابوعام عقدی، مغیرہ، ابوعام عقدی، مغیرہ، ابوعام عقدی، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہر میرہ دستی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایاد شمن سے ملا قات کرنے کی خواہش نہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا *

(فائدہ) یعنی استقلال ہے لڑو،اور میدان ہے مت بھا گو۔

الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلِ مِنْ أَسْلَمَ مُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلِ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ النَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ النَّهِ السَّيْونِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ السَّمْسُ قَامَ فِيهِمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا الشَّهُ النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمُ السَّمْسُ قَامَ فِيهِمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَامَ اللَّهُ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمُ فَاصْبُرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السَّيُوفِ فَالْسَاسُ السَّيُوفِ فَالْمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمُ مُنْ وَاللَّهُ مُنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُ مُنْ وَهَالِ السَّيُوفِ وَهَا الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرُنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَ اللَّهُ مُؤَانِ وَلَا عَلَيْهِمْ *

(٢٦٨) بَاب اسْتِحْبَابِ الْدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ *

٧٠٣٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورِ حَدَّثَنَا خَالِدٍ خَالِدٍ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عِسْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ *

كرو،اور جب ملا قات ہو جائے توصبر كرو_

۱۳۲۱ موسی بن واقع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسی بن عقبه، ابوالنفر، حضرت عبدالله بن الجاو فی کی کتاب سے جو قبیله اسلم کے سخے اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے صحابی شخے مقام حروریه میں انہوں نے عمرو بن عبیدالله کو لکھا، جب وہ مقام حروریه میں خارجیوں کے پاس گئے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جن ایام میں وشمنوں سے ملا قات ہوئی تو آپ منا کے انظار کیا، یہاں تک که آ قاب و هل گیا تو آپ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! وشمنوں سے ملا قات کی تمنامت کرو(ا)، اور الله تعالیٰ سے سلامتی ما گو، اور درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا ہی ہی سرامتی ما گو، اور جب تم دستمن سے ملا قات کرو تو صبر کرو، اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے ینچ ہے، پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا الهی کتاب کے نازل کرنے والے وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا الهی کتاب کے نازل کرنے والے مادل کے چلانے والے، اشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دینے والے کو شکست دینے والے کو شکست دینے والے کو شکست دینے والے کو شکستی والے کو شکست دینے والے کو شکست دینے

باب (۲۲۸) دشمن سے مقابلہ کے وقت فنح کی دعا ما فکنے کا استحباب۔

۲۰۳۷۔ سعید بن منصور، خالد بن عبدالله، اساعیل بن البی خالد، حضرت عبدالله بن البی او فی رضی الله تعالی عنه ہے روایت کرتے ہیں کہ انہول نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے احزاب (والوں) پر بددعا کی، اور فرمایا، اے الله کتاب کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے، ان جماعتوں کو شکست دے، البی ان کوشکست دے اور انہیں ملادے۔

(۱)اس ممانعت سے مرادیہ ہے کہ دسٹمن سے ملا قات اور لڑائی کی تمنامت کرواس لئے کہ اس میں ایک قتم کی خود پیندی ہے اور دسٹمن کو کمزور سمجھناہے جو خلاف احتیاط ہے۔

٢٠٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمِثْل حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ *

٢٠٣٩ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً عَنْ إِسْمَعِيلَ بهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ *

. ٢٠٤٠ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِر حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنس أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَأَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأَ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ * الْأَرْضِ *

رےگا۔

(فا کدہ)ا یک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپ نے بیہ فرمایا، ممکن ہے کہ دونوں مقامات پر بیہ فرمایا ہو۔

(٢٦٩) بَابِ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ *

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالًا أَخْبَرَنَا اللَّيْثِ حِ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيلًا حَدَّثَنَا لَيْتٌ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاء وَالصِّبْيَان *

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۲۰۳۸_ابو بکرین ابی شیبه ،و کیع بن جراح ،اساعیل بن ابی خالد ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے سنا فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدد عا فرمائی اور بقیہ حدیث خالد کی روایت کی طرح مروی ہے اور آپ کے فرمان "الہم" کا تذکرہ نہیں ہے۔

۹ ۲۰۳۰_اسحاق بن ابراہیم،ابن ابی عمر،ابن عیبینه،اساعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں "مجری السحاب" کی زیادتی بیان کی ہے۔

• ٢٠٨٠ - حجاج بن شاعر ، عبد الصمد ، حماد ، ثابت ، حضرت الس ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرمارہے تھے الہی اگر تو جاہے تو کوئی زمین میں تری عبادت کرنے والا نہیں

باب(۲۲۹) لڑائی میں عور توں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت۔

۲۰۴۱_ یجیٰ بن یجیٰ اور محمد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبه بن سعيد ،ليث ، نافع ، حضرت عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کے نسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو

ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عور توں اور بچوں کے قتل کو

براسمجھا۔

۲۰۴۲_ابو بكر بن ابي شيبه، محمد بن بشر ، ابواسامه ، عبيد الله بن عمر، نا فع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی

وُجدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ *

گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عور توں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

(فا کَدہ)امام نوّوی فرماتے ہیں علماء کا جماع ہے کہ عور توں اور بچوں کو قتل نہ کرناچا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ لڑتے نہ ہوں۔

(٢٧٠) بَابِ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

فِي الْبَيَاتِ مِنْ غُيْرِ تُعَمُّدٍ *

٢٠٤٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌ وَالنَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةً قَالَ يَحْيَى أَجْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ الشَّيِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ السَّعْبِ بْنِ جَنَّامَةً قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَنِ النَّهِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَنِ النَّهِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَنِ الدَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ الْمُشْرِكِينَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ الْمُشْرِكِينَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ الْمُسْرِكِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّ هِمْ فَقَالَ عَنْ إِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةً عَنِ الرُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُنْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ السَّعْبِ بْنِ جَنَّامَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا الصَّعْبِ بْنِ جَنَّامَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا الصَّعْبِ بْنِ جَنَّامَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مُنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُولَ اللَّهِ إِنَّا هُولِيَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُولَ اللَّهِ إِنَّا هُولِيَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُولَا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا المُشْرِكِينَ قَالَ هُولَ اللَّهِ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهِ إِنَّا اللَّهُ إِنَا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّالَ اللَّهُ إِنَّا الللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّالَ اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَا اللَّهُ إِنْ إِنَّا اللَّهُ إِنِي الْمُشْرِقِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ إِنَّا اللَّهُ إِنَّ الْمُسْرَالِي اللَّهُ إِنَّالَ اللَّهُ إِنَّالَ إِنْ إِنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُ اللَّهُ إِنِي إِنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ إِنَّا الللَّهُ إِنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ اللْمُنْ الْمُنْ الْم

هُمْ مِنْهُمْ *
٥ ٢ ٠ ٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ بْنِ جَتَّامَةَ أَنَّ بْنِ عُبْدِ اللَّهِ اللَّهِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَتَّامَةَ أَنَّ النَّهِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَتَّامَةَ أَنَّ النَّهِ عَنِ السَّعْبِ بْنِ جَتَّامَةَ أَنَّ النَّيْ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَتَّامَةَ أَنَّ النَّهِ اللّهِ عَنِ الْمُ عَنِ السَّعْبِ بْنِ جَتَّامَةً أَنَّ اللّهِ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَعْمَارَتُ مِنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ فَاصَابَتُ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ اللّهُ إِلَى اللّهِ إِلَى اللّهُ إِلَا لَهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللللّهُ الللللللْ اللللللّهُ اللللللْ اللللللّهُ اللللللللّ اللللللْ اللللّهُ الللللللْ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللللْ

قالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ * ا

باب (۲۷۰) شبخون میں بغیر ارادہ کے عور تیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضا ئقہ نہیں۔

۲۰۴۳ کی بن میخی اور سعید بن منصور، عمرو ناقد، سفیان بن عید نه در گری عبید الله، حضرت ابن عباس، صعب بن جثامه رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مشر کین کی عور توں اور بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شب خون میں مارے جائیں، آپ نے ارشاد فرمایا، وہ ان ہی میں سے ہیں۔

۳۲۰ ۲۰ ۳ ۲۰ ۳ ۲۰ ۳ ۲۰ عبد ابن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبد الله بن جمامہ عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جمامہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شب خون کے وقت ہم (بلاامتیاز) مشرکین کے بچوں کو مار دیتے ہیں، آپ نے فرمایاوہ ان ہی میں ہے ہیں۔

۲۰۴۵ می ارافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابن شهاب، عبید الله، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامه رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر سوار رات کو حمله کریں (شب خون ماریں) اور مشر کیین کے بچھ بچے بھی مارے جائیں تو نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اینے بابوں ہی میں سے ہیں۔

(فائدہ) یعنی دنیا کے معاملات میں ان کا شار کا فروں کے ساتھ ہے لہٰذارات کواند هیرے کے وقت عدم امتیاز کی بناء پران کو قتل کر دیا جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کے بچوں کے متعلق اختلاف ہے ، لیکن صحیح مذہب میہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور ایک قول میہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں، تیسر سے یہ کہ بچھ معلوم نہیں ہے۔

> (۲۷۱) بَابِ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا *

٢٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُعِيدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَابَنُ وَابْنُ رُمْح فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا وَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى وَطَعَلَى اللَّهِ وَلِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أَصُولِهَا فَبَإِذْنِ اللَّهِ وَلِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى الْفَاسِقِينَ) *

باب (۲۷۱) کا فرول کے در خت کا ٹنا، اور ان کا جلادینادر ست ہے۔

۲۰۴۲ یکی بن یکی اور محد بن رمح، لیث (دوسری سند) قتیبه بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے بنی نضیر کے تھجور کے در خت جلوادیئے اور کاٹ دیئے جنہیں نخلتان بویرہ کہتے ہیں۔ قتیبہ اور ابن رمح کاٹ دیئے جنہیں نخلتان بویرہ کہتے ہیں۔ قتیبہ اور ابن رمح العزت نے بی روایت میں بیہ زیادتی بیان کی ہے کہ تب الله رب العزت نے بیہ آیت نازل فرمائی، جن در ختوں کو تم نے کا ٹاہے العزت نے بیہ آیت نازل فرمائی، جن در ختوں کو تم نے کا ٹاہے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا جھوڑ دیا، بیہ سب بچھ الله تعالی کے حکم سے تھا، تاکہ فاسقوں کورسواکر ہے۔

(فا کدہ)امام نوویؒ فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کفار کے در خت کا ثنایاان کا جلادینا،ادراسی طرح ان کے باغات ادر کھیتوں کو تلف کرنا صحیح اور در ست ہے، یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور شافعیؓ ادراحمہ ّادراسحاق کا۔واللّٰداعلم بالصواب۔

٢٠٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةً عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهُ ا يَقُولُ حَسَّانُ

رَ حَرَى رَجَّ يَ رَقَ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٌّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ

تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ * ٢٠٤٨ - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبِيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنْ عَبِيْدِ اللَّهِ بَنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ نَافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ

ے ۲۰۴۷۔ سعید بن منصور، ہناد بن سری، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے تھجوروں کے در خت کٹواڈ الے ادر جلواڈ الے اور ان کے متعلق حضرت حسان نے کہا۔
اور ان کے متعلق حضرت حسان نے کہا۔
اور بنی لوی کے سر داروں میں مقام بو برہ میں کو یہ ہو ہیں ہوئی ہوئی آگ دینا معمولی باریں۔

اور بن تو بی سے سر داروں یک مقام ہو رہ یک پھیلی ہوئی آگ لگا دینا معمولی بات ہے اوراسی واقعہ کے متعلق میہ آ بیت نازل ہوئی کہ جو تھجور کے در خت تم نے کا فیڈا سہل بن عثمان کی جڑوں پر کھڑا ہے دیا،الآبیۃ ممرد سکونی، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بنی نضیر کے تھجور کے در خت جلواد یئے۔ باب (۲۷۲) خصوصیت کے ساتھ اس امت

کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔

۲۰۴۹ ابوكريب، محمد بن العلاء، ابن المبارك، معمر، (دوسری سند)محمه بن رافع، عبدالر زاق، معمر، بهام بن مدبه ان چند مرویات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابوہر برہ رضی الله تعالیٰ عنه نے ان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

روایت کی ہیں، چنانچہ چند حدیثیں ان سے بیان کیں،اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام

میں سے ایک نبی نے جہاد کیا،اوراپنی قوم سے کہامیرے ساتھ وہ سخص نہ جائے جس نے نیا نکاح کیا ہو اور وہ اپنی بیوی کے

ساتھ صحبت کرناچاہتا ہو،اور ہنوز اس نے صحبت نہ کی ہواور نہ وہ تخص کہ جس نے مکان بنایا ہو اور اس کی حبیت نہ بلند کی ہو،

اور نہ وہ مخص کہ جس نے بکریاں اور گا بھن او نٹنیاں مول لے لی ہوں،اور وہ جننے کا منتظر ہو، چنانچہ اس پیٹمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یاعصر کے قریب اس گاؤں کے نزدیک پہنچے، پیٹمبر

علیہ السلام نے سورج سے فرمایا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اے بچھ دیر کے لئے میرے اوپر روک

دے، چنانچہ سورج رک گیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی، چنانچہ لوگوں نے جو لوٹا تھا اسے جمع کیا، پھر آگ اس کے کھانے کے لئے آئی، پراس نے نہ کھایا، پیغمبر نے فرمایا، تم میں

ے کسی نے خیانت کی ہے تم ہے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرلے، سب نے بیعت کی، ایک آدمی کا ہاتھ نبی

کے ہاتھ سے چٹ گیا، انہوں نے کہا تمہارے اندر خیانت ہے، الہٰدایوراقبیلہ میری بیعت کرے، بالآخریورے قبیلہ نے

بیعت کی، نبی کا ہاتھ دویا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چیٹ گیا، نبی نے فرمایا، تمہارے اندر خیانت ہے اور حمہیں نے خیانت

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ * (٢٧٢) بَاب تَحْلِيْلِ الْغَنَاءِمِ لِهَذِهِ الْاُمَّةِ خَاصَّةً *

٢٠٤٩ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ حِ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق

أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاء

فَقَالَ لِقُوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُريدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنِّي بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ

اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ ولَادَهَا

قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقُرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَريبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةً

وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ

فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايعْنِي مِنْ كُلِّ قَبيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُل بيَدِهِ فَقَالَ

فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايعْنِي قَبيلَتُكَ أَفَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغَلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْس

بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ

لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا *

کی، بالآ خرانہوں نے گائے کے سر کے برابر سونا نکال دیا،وہ سونا مال میں شامل کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا گیا، چنانچہ آگ آئی اور وہ اسے کھا گئی، اور ہم سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لئے غنیمت کو حلال کر دیا۔

(فائدہ) یہ پنجیبر حضرت یوشع علیہ السلام تھے ،جو حضرت موئ علیہ السلام کے خلیفہ تھے، ملک شام کے ایک شہر میں جمعہ کے دن لڑائی ہو کی تھی، خدا تعالیٰ نے ان کی د عاہے آ فتاب کورو کے رکھا تا آئکہ فتح ہو گئی،اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور مال غنیمت کو آگ جلا دیتی تھی اور یہی قبولیت کی نشانی تھی، یہ صرف امت محدیث کی خصوصیت ہے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال ہے۔

(٢٧٣) بَابِ الْأَنْفَالِ *

. ٢٠٥٠ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْن سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا

فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ يَسْأَلُونَكَ عَن الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ﴾ * ٢٠٥١_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى وَابْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنِّي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْن حَرْبِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ ايَاتٍ اَصَبْتُ

سَيْفًا فَأَتْنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَفِيَّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِيَّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ نَفِّلْنِيْهِ ٱلْجْعَلُ كَمَنْ لَاغَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْإَنْفَالِ قُلِ الْإَنْفَالِ لِلَّهِ وَالرَّسُوْلِ*

باب(۲۷۳)غنیمت کابیان۔

۲۰۵۰ و قتیبه بن سعید، ابوعوانه، ساک، مصعب بن سعد این والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حمس میں ہے ایک تلوار لی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا، بیہ تلوار مجھے دے دیجئے، آپ نے انکار کیا، تب اللہ تعالیٰ نے بیہ آيت نازل فرماكي يَسْتَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُوْلِ-

ا۲۰۵ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، ساک بن حرب، مصعب بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه اینے والدے تقل کرتے ہیں ،انہوں نے فرمایا کہ میرے متعلق حاِر آیات نازل ہوئی ہیں،ایک مرتبہ مجھے لوٹ میں تلوار ملی،وہ جناب رسول الله صلی الله علیه و سلم کے پاس لائی گئی، میں نے عرض کیا، یار سول الله صلی الله علیه وسلم! بیه مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا،اے رکھ دے، پھر میں کھڑا ہوا تور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، میں پھر کھڑا وہا، اور عرض کیا یار سول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم! مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دے، میں پھر کھڑا ہوا اور عرض کیایار سول الله صلی الله علیه وسلم پیر مجھے دے دیجئے ، کیا مجھے بھی ان لو گوں کی طرح کیا جار ہاہے جو کار گزار نہیں ہیں۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا، جہاں ہے لی ہے وہیں رکھ دے، تب بیہ آیت نازل ہوئی که (ترجمه) آپ ہے انفال انفال کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہه دیجئے، انفال الله اور رسول کے لئے ہے۔

(فا کدہ) یہ حکم احکام غنیمت کے نزول سے پہلے تھااور دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سعد کودے دی،اور فرمایا،اللہ نے مجھے دی اور میں نے تجھے دی۔

٢٠٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيِى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةَ وَانَا فِيْهِمْ قَبْلَ نَحْدٍ ضَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةَ وَانَا فِيْهِمْ قَبْلَ نَحْدٍ فَعَنِمُوا إِبِلَا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَى عَشَرَ فَعَيْرًا وَنُفِلُوا بَعِيْرًا ابْعِيْرًا بَعِيْرًا الْ اللهُ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِلُوا بَعِيْرًا بَعِيْرًا بَعِيْرًا *

۲۰۵۲ یکیٰ بن بیکیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (جیموٹالشکر) روانہ کیا میں بھی اس میں تھا، وہاں ہے بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے، تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

(فائدہ) انفال اور انعام کے دینے میں علماء کر ام کا تفاق ہے، اور یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ کا۔

٢٠٥٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ رَمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْتُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفُلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٠٥٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهِ عَمْرَ عَنْ نَافِعِ عَنِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَحَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَحَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَعَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهُمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقُلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَقُلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ عَشَرَ بَعِيرًا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۳ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمہ بن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، ان میں حضرت ابن عمر بھی تھے تو ہر ابیک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا، آپ نے اس پر کسی قشم کی نکیر نہیں فرمائی۔

۲۰۵۴ - ابو بکر بن ابی شیبه، علی بن مسہر، عبدالرحیم بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، میں بھی اس میں شریک تھا، وہاں سے ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں، ہم سب کے حصہ بارہ، بارہ اونٹ تک پہنچ بکریاں ہاتھ آئیں، ہم سب کے حصہ بارہ، بارہ اونٹ تک پہنچ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام کے بھی دیا۔

۲۰۵۵_ زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ، یحیٰ، حضرت عبید اللہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۰۵۱ ـ ابوالر بیج اور ابو کامل، حماد، ابوب (دوسری سند) ابن مثنی، ابن ابی عدی، ابن عون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے بذریعہ تحریر غنیمت کے متعلق دریافت کیا توانہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایک سریہ میں سے (تیسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جرتج، موسی، (چوتھی سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید، حضرت نافع سے ان ہی سندوں کے ساتھ اسی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۵۷ - سر تلج بن یونس اور عمروناقد، عبدالله بن رجاء، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت کے خمس میں سے حصہ دینے کے علاوہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ہمیں کچھ مزید مال بھی عنایت فرمایا اور میرے حصہ میں ایک بڑی عمروالا یورااونٹ آیا۔

۲۰۵۸ - ہناد بن السری، ابن مبارک، (دوسری سند) حرمله بن کیچیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت ابن عمر رضی اللّٰد تعالیٰ عنہما ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللّٰد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کومال غنیمت دیااور بقیہ حدیث ابن رجاء کی روایت کی طرح مروی ہے۔

بقیہ حدیث ابن رجاء کی روایت کی طرح مروی ہے۔
۲۰۵۹ عبد الملک بن شیب بن لیث، شعیب، لیث، عقبل بن خالد، ابن شہاب، سالم حضرت عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ بعض فوجی دستوں کو عام لشکر کے علاوہ کچھ مزید مال بھی عنایت فرما دیا کرتے تھے،

عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ حَ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمِنَّنَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنِ قَالَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعِ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفُلِ فَكَتَبً إِلَيَّ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعِ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفُلِ فَكَتَبً إِلَيَّ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعِ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفُلِ فَكَتَبً إِلَيَّ أَنَّ ابْنُ عُمرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْطٍ رَافِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْطٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَكُو حَدِيثِهِمْ * النَّاقِدُ وَاللَّهُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرُو كَدِيثِهِمْ * كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ * النَّاقِدُ وَاللَّهُ فَلُ لِسُرَيْجِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَيْلِ اللَّهِ بْنُ لَيْلِي اللَّهُ لِللَّهُ لِللَّهُ لِللَّهُ اللَّهُ عَلْوَ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ بْنُ لَيْلِي اللَّهُ اللَّهِ بْنُ لَاللَّهِ بْنُ لَاللَّهِ بُنُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ بْنُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ

٥٥٠٥ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْمُتَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ

شَارِفْ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ *

٨٥،٧- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حِ وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حِ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَقْلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الله عَلْ الله عَلَى اله

رَجَاء عَنْ يُونُسَ عَنِّ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِم عَنْ

أَبِيهِ قُالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوَى نَصِيبنَا مِنَ الْخُمْس فَأَصَابَنِي

عَلَيْهِ وَسَلَمَ سَرِيَّةَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ * وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ عَالَم عَنْ عَنْ عَالِمٍ عَنْ عَنْ عَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ السَّرَايَا قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَيْعَثُ مِنَ السَّرَايَا قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَيْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

۳۹ کسیج مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

باقی تمام لشکر کو مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ تقسیم ہونا

باب(۲۷۴) قاتل كومقتول كاسامان دلانا_

٢٠١٠ يڃيٰ بن يجيٰ تتيمي، مشيم، يجيٰ بن سعيد، عمر بن كثير بن اقلح، ابو محمه انصاری مصاحب ابو قیاده حضرت ابو قیاده رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ اور بقیہ حدیث (آئندہ آتی ہے)

۲۰۶۱ قتیبه بن سعید،لیث، یجیٰ بن سعید،عمر بن کثیر،ابو محمد مولی، ابو قیادہ، حضرت ابو قیادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث بیان کی۔

۲۰۶۲ ابوطاہر اور حرملہ ، عبداللہ بن وہب، مالک ابن الس، يجيٰ بن سعيد، عمر بن كثير بن افلح، ابو محمد مولى ابو قياده، حضرت ابو قیادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں

ر سول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے جب ہمارا مقابلیہ کفار ہے ہوا تو مسلمانوں کو پچھ شکست ہوئی، میں نے دیکھاکہ ایک کا فرایک مسلمان پر چڑھاہواہے میں نے گھوم

کراس کے پیچھے سے جاکراس کی شہرگ پرایک تلوار رسید کی، وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے پکڑ لیا اور ایسا دبایا کہ مجھے موت کا مزہ آگیا، کیکن فور اُہی اس نے مجھے چھوڑ دیااور وہ مر گیا، میں چھوٹ کر حضرت عمر ﷺ آکر مل گیا، حضرت عمر ؓ نے

فرمایالو گوں کو کیا ہو گیاہے میں نے کہا حکم الہی، تھوڑی دیر کے بعد لوگ لوٹ آئے،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، آپ نے ارشاد فرمایا جو کسی کا فر کو فتل کر ڈالے اور اس فتل پر اس کے پاس بینہ بھی موجود ہو تو وہ مقتول کا چھینا ہوا مال لے

(٢٧٤) بَابِ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ ٢٠٦٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ

لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمْسُ فِي ذَلِكَ وَاحِبٌ كُلِّهِ *

أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ حَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةً قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةً وَاقْتُصَّ الْحَدِيثَ * ٢٠٦١ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْن كَثِيرِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةً أَنَّ أَبَا قَتَادَةً قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

٢٠٦٢ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَس يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنَ ْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خُنَيْن فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَ بْتُهُ عَلَى حَبْل عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا ريحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ

الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہے ؟ پیہ کہہ کر میں بیٹھ گیا، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا، پھر میں کھڑا ہو گیا،اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتاہے؟اور پھر میں بیٹھ گیا، آپ نے پھر تیسری مرتبہ یہی فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا تور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو قیادہ کیا ہے، میں نے خدمت اقدیں میں پورا واقعہ بیان کیا، قوم میں ے ایک مخص بولا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے سیج کہا، اور وہ سامان میرے پاس ہے،اب حضور اس کوراضی کر دیں کہ یہ اینے حق ہے دست بر دار ہو جائے، حضرت صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا، نہیں ہر گز نہیں، خدا کی قشم ایک شیر خدا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اور وہ اپنا چھینا ہوا مال تخجے دے دے، ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر سے فرمار ہے ہیں، تو وہ مال ان کو دے دے، حسب الار شاد اس نے وہ مال مجھے دیدیا، میں نے زرہ کو فرو خت کر کے اس کی قیمت ہے بنی سلمہ کے محلّہ میں ایک باغ خریدا،اووریہ سب سے پہلامال تھاجو اسلام میں مجھے ملااورلیث کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکڑنے فرمایا، ہر گزنہیں، حضور کیہ اسباب قریش کی ایک لو مڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیر وں میں ہےا یک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔ ۲۰۶۳ یچیٰ بن کیجی تمیمی، پوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بواسطه اینے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں صف میں کھڑا تھا، دائیں بائیں کیادیکھتا ہوں کہ دوانصاری نوخیز لڑ کے کھڑے ہیں، مجھے خیال ہوا کہ کاش میں طاقتور آ دمیوں کے در میان ہو تا توزیادہ اچھاتھا، اسے میں ایک لڑ کے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، چیا، آپ ابوجہل کو پہچانتے میں؟ میں نے کہا، ہاں اے سجیتیج تمہاری کیاغرض ہے؟ وہ بولا

مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

سکتا ہے، میں کھڑا ہوااور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا

وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقَمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةً فَقُصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْم صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلَبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقُّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أُسَدٍ مِنْ أَسُدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَبعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَحْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةً فَإِنَّهُ لَأُوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلُتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْر كَلَّا لَا يُغْطِيهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْش وَيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسُدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأُوَّلُ مَالِ تَأَثَّلْتُهُ *

٢٠٦٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِح بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ صَالِح بْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنْ عَنْ يَمِينِي وَنْ عَبْدِ الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرِ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرِ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَالصَّفِ وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرِ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ عُلَّامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ عُلَّامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مَدَي الْمُنْ مِنَ الْأَنْصَارِ مَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ الْأَنْصَارِ مَنْ الْمُنْ فَقَالَ يَا عَمْ هَلْ مَنْهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ مَنْهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ

تَعْرِفُ أَبَا جَهْلِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ

دیتا ہے، قتم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھے لوں تو میر اجسم اس کے جسم ہے علیحدہ نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ جس کی قضا جلدی آ جائے اور وہ مرنہ جائے ، مجھے اس کے قول سے تعجب ہوا، اتنے میں دوسرے نے مجھے اشارہ کیااور یہی سوال کیا کچھ دیر گزرنے نہیں پائی تھی کہ ابو جہل پر میری نظر پڑی وہ لو گوں میں گشت لگار ہاتھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ دیکھو! یہ وہی تحف ہے جس کے متعلق تم مجھ ہے دریادنت کر رہے تھے، یہ بات سنتے ہی دونوں اس کی طرف جھیٹے اور تکواریں مار مار کراہے فٹل کر دیا اور لوٹ کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ بیان کیا، آپ نے ارشاد فرمایاتم دونوں میں سے کس نے اے قتل کیاہے؟ ہر ایک نے جواب دیا، میں نے قتل کیاہے، آپ نے فرمایا، کیاتم دونوں نے اپنی اپنی تکواروں سے خون پونچ دیاہے، لڑ کوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے دونوں تکواروں کو دیکھااور فرمایا، تم دونوں نے قتل کیاہے، پھر معاذبن عمروبن جموح کو ابو جہل ہے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرما دیا، اور پیہ دونوں لڑ کے معاذبن عمروبن جموح اور معاذبن عفراتھے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ فَغَمَزَنِي الْآخِرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ فَغَمَزَنِي الْآخِرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ فَغَمَرَنِي الْآخِرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ فَقُلْتُ فَغَمَزَنِي الْآخِرُ فَقَالَ مِثْلُهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ فَقُلْتُ فَقَالَ مَنْكُما الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ قَالَ عَنْهُ قَالَ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ انْصَرَفًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُ وَاحِدٍ فَقَالَ كُلُ وَاحِدٍ فَقَالَ لَكُلُ وَاحِدٍ فَقَالَ لَكُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُ وَاحِدٍ فَقَالَ لَكُ لَا فَتَلْتُ فَقَالَ كُلُ وَاحِدٍ وَمُعَلِهُ مِنْ فَقَالَ كُلُ كُمَا فَتَلَهُ وَلَكُ مَا فَقَالَ كُلُ وَاحِدٍ وَاللَّهُ مَنْ أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَتَلَهُ وَاللَّهُ مَلُو مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا وَتَلَهُ وَاللَّهُ مَلُو فَقَالَ كَلَاكُمَا فَتَلَهُ وَلَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا فَتَلَهُ وَاللَّهُ مَا أَنَا فَتَلْتُ بُنُ عَمْرِو بْنِ الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرُو بُنِ الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بُنُ عَمْرُو بُنِ الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرَاءً *

(فائدہ) کیونکہ معاذبن عمروبن جموح نے پہلے زخم کاری لگایا ہو گا،اور پھر معاذبن عفراء آکر شریک ہوگئے اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعو در ضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کامٹ لی اور یہ سامان مال غنیمت ہی شار کیا جائے گا، مگرامام کسی کوخود دے تو پھروہ اس کا ہو گا، یہی

> امام مالك اورامام ابو صنيفة كامسلك م - (والله اعلم بالصواب) ٢٠٦٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ قَالَ قَتَلَ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ قَالَ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُو فَأَرَادَ سَلَبَهُ رَجُلًا مِنَ الْعَدُو فَأَرَادَ سَلَبَهُ

فَمَنَعَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفَ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ

۲۰۶۴ ـ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں میں ہے ایک شخص کومار ڈالا، اور اس کا سامان لینا چاہا، مگر خالد بن ولید ؓ نے نہ دیا، اور وہ ان پر سر دار تھے، چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے حضرت خالد بن ولید ؓ

ے فرمایا، کہ تم نے وہ سامان اسے کیوں نہیں دیا؟ حضرت خالد اولے ، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے بہت زیادہ سمجھا، آپ نے فرمایا، دے دے ، پھر حضرت خالد ، حضرت عوف نے ان کی چادر عوف کے سامنے سے گزرے حضرت عوف نے ان کی چادر کھینچی اور بولے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا، وہی ہوانا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کی، آپ ناراض ہوئے، اور فرمایا، اے خالد مت دے اسے والے ہو، تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اونٹ اور بکریاں چرانے کے لئے لیس اور ان کی بیاس کا وقت دکھے کرحوض پر آیا، اور انہوں نے بینا شروع کیا تو صاف صاف دکھے کر حوض پر آیا، اور انہوں نے بینا شروع کیا تو صاف صاف لئے ہیں اور بری سر داروں کے لئے ہیں۔ لئے ہیں اور بری سر داروں کے لئے ہیں۔ لئے ہیں اور بری سر داروں کے لئے ہیں۔

تصحیح مسلم نثریف مترجم ار دو (جلد دوم)

تُعْطِيهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثُرْتَهُ يَا رَسُولَ اللّهِ قَالَ ادْفَهُ اللّهِ قَالَ ادْفَهُ اللّهِ فَمَرَّ حَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلُ أَنْجَزْتُ لَكَ مِنْ الْكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسْتُغْضِبَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسْتُغْضِبَ وَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمْرَائِي إِنّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمْرَائِي إِنّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمْرَائِي إِبلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ كَمَثُلِ رَجُلِ اسْتُرْعِيَ إِبلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهًا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ تَحَيَّنَ سَقْيَهًا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرَبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفُوهُ لَكُمْ وَكَدُرُهُ عَلَيْهِمْ *

(فائدہ) یہ واقعہ غزوہ مونۃ ۸ھ کاہے، جب آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کی سر داری میں تین ہزار مجاہدین کوایک لاکھ عیسائیوں کے مقابلہ پڑروانہ فرمایا تھا، تمام سر دار مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے، بالآخر مسلمانوں کی صلاح سے خالد بن ولید سر دار ہوئے اور آٹھ تلواریں ان کی ٹوٹیس اور فنتے کا حجنڈاان کے ہاتھ میں رہا۔ واللہ اعلم۔

٥٦٠٦٥ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفُوانُ بْنُ عَمْرٍ عَنْ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفُوانُ بْنُ عَمْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرْجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةٍ مُوْتَةَ وَرَافَقَنِي خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةٍ مُوْتَة وَرَافَقَنِي مَنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثُ عَنِ النّبِي مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنَحْوِهِ غَيْرَ أَنّهُ قَالَ فِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَى إِلَاللّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِي اسْتَكُثُوا اللّهِ عَلْهُ وَلَكِيْنِ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمِ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلْهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ عَلَيْهُ

۲۰۲۵ - زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو،
عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف
بن مالک انتجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ
میں جولوگ حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ گئے، میں بھی ان
کے ساتھ گیا، اور میری مدد یمن سے بھی آپینی، چنانچہ بقیہ
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، جیسے کہ پہلے
بیان ہوئی، باقی اس میں بیہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قاتل کو سامان ولوایا ہے(۱)، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا ہے شک، مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہو تاہے۔

(۱) جب مجاہدین کو ابھارنے کے لئے امام یاسپہ سالاریہ اعلان کر دے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو مقتول کالباس، ہتھیار ، سواری وغیر ہاس کو ملے گا توابیا کرنا جائزہے پھروہ ہی مقتول کے سلب کاحقد ار ہو گا۔ صحیحمسلم نثریف مترجمار دو (جلد دوم)

٢٠٦٦ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكُوعَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَل أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِّهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْم وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرَقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةً إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرَكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَركِ الْجَمَل ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتُهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جئتُ بالْجَمَلَ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكُوعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أجمع *

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوُّنَا فَزَارَةً وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أُمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ

۲۰۶۲_ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمر کاب قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا، ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک شخص لال اونٹ پر سوار ہو کر آیا پھراس کو بٹھایااور ایک تسمہ اس کی کمرے نکالا،اور اے باندھ دیا، اس کے بعد آگے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا،اور اد هر اد هر دیکھناشر وع کیااور ان د نوں ہم نا تواں اور سواریوں سے خالی تھے،اور بعض ہم میں پیادہ بھی تھے،اتنے میں وہ تیزی کے ساتھ دوڑا،اور اپنے اونٹ کے پاس آیااس کا تسمه کھولا، پھراہے بٹھایا پھراس پر سوار ہوااور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اے لے کر بھاگا، چنانچہ ایک تفخص نے خاکی رنگ کی او نٹنی براس کا تعاقب کیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں پیدل بھاگا، پہلے میں او نٹنی کی سرین کے پاس تھا، میں اور آگے بڑھا، تا آنکہ اونٹ کے سرین کے پاس پہنچ گیا،اور آگے بڑھا، یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی نکیل پکڑلی اور اس کو بٹھلایا، جو نہی اونٹ نے ا پنا گھٹناز مین پر ٹیکا میں نے اپنی تکوار تھینچی اور اس مر د کے سر پر ایک وار کیا، وہ گریڑا، پھر میں اونٹ کواس کے کجاوے اور ہتھیار سمیت کے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے میر ااستقبال کیا،اور دریافت کیا،اس مر د کو کس نے مارا؟ سب نے کہاسلمہ بن اکوع نے ، آپ نے فرمایا، اس کاساراسامان ابن اکوع کاہے۔

اس کاساراسامان ابن الوں کا ہے۔ ۲۰۶۷۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قبیلہ فزارہ سے جہاد کیااور ہمارے سر دار حضرت ابو بکر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور یانی کے در میان ایک گھری کا فاصلہ رہ

سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُو بَكْر فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فُورَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنَق مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِيَ إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأُوا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجئتُ بهمْ أَسُوقَهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَم قَالَ الْقَشْعُ النَطْعُ مَعَهَا ابْنَةً لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بهمْ أَبَا بَكْرِ فَنَفَلَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثُوْبًا فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوق فَقَالَ يَا سَلَّمَةً هَبُّ لِيَ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوق فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثُوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةً *

(٢٧٥) بَابِ حُكْمِ الْفَيْءِ *

٢٠٦٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ قَالًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَٰنَا مَعْمَرٌ عَنْ

هَمَّامُ بْنِ مُنَّبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

گیا تو حضرت ابو بکڑنے ہمیں تھم دیا، ہم اخیر شب میں اتر یڑے،اور پھر ہر طرف ہے حملہ کا حکم کیااور (ان کے)یانی پر ہنچے، وہاں جو مارا گیاسو مارا گیا، اور کچھ قید ہوئے، اور میں ایک حصہ کو تاک رہاتھا جس میں (کفار کے) بیجے اور عور تبیں تھیں، میں ڈراکہ کہیں وہ مجھ سے پہلے بہاڑ تک نہ پہنچ جائیں، میں نے ان کے اور پہاڑ کے در میان ایک تیر مارا، تیر کو دیکھ کروہ سب تشہر تمکیں، میں ان سب کو گھیر لایا، ان میں بنی فزارہ کی ایک عورت جو چمڑے کے کپڑے پہنتی تھی اور اس کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی میں ان سب کو حضرت ابو بکر صدیق کے پاس لے کر آیا،انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے دے دی جب ہم مدینہ پہنچے، اور ابھی میں نے اس لڑگی کا

کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھے احیجی تگی ہے، اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر دوسرے دن

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رسول الله صلى الله عليه وسلم مجھے بازار ميں ملے اور ار شاد فرمايا، اے سلمہؓ وہ لڑکی مجھے دے دے، تیرا باپ بہت اچھا تھا، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کی ہے، خدا کی قشم میں نے تواس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر رسول

الله صلی الله علیه وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو جھیج دی اور اس کے بدلے میں کئی مسلمانوں چھڑایا۔

باب(۲۷۵)فئی یعنی جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔

۲۰۶۸_احمد بن حتبل اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، بهام

بن منبہ ان چند مرویات میں سے تقل کرتے ہیں جو حضرت

ابو ہر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کرنے کے بعد

سيحيمسلم شريف مترجم ار دو (جلد دوم)

أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهُمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَيهَا فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِي لَكُمْ *

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں تھہرے تو تمہاراحصہ اس بستی میں ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (یعنی لڑائی کی) تواس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے باقی تمہارا۔

(فائدہ)جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ لگے اس کوفئی بولتے ہیں اس کا حق رسول اکر م صلی اللہ علیہ وسلم کو تھاجے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں اور اس میں خمس وغیر ہ کچھ جاری نہ ہو گااور حدیث میں ہے بے شک پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کااور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حدیث بھی اسی چیز پر دال ہے کہ فئے میں خمس نہیں ہے ، واللہ اعلم۔

۲۰۲۹_ قتیبه بن سعید اور محمد بن عباده اور ابو بکر بن ابی شیبه، ٢٠٦٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، زہری، مالک بن اوس حضرت وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةً قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ کیا کہ بنی تضیر کے اموال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرو عَن الزُّهْريِّ ا پنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کود بئے اور مسلمانوں نے ان عَنْ مَالِكِ بْنِ أُوْسِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أُمُوَالُ یر چڑھائی نہیں کی، گھوڑوں اور او نٹوں سے ایسے مال خاص بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَّاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ ر سول الله صلى الله عليه وسلم كے تھے، آپ اس ميں ہے اپنے يُوجفُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلِ وَلَا رَكَابٍ گھر کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو پچ رہتاوہ سواریوں فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ اور ہتھیاروں میں اور جہاد فی سپیل اللّٰہ کی تیاری میں صر ف اور يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

٠٧٠ - حَدَّثَنَّا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا

١٠٧١ - وَحَدَّنَىٰ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّمَآءَ الطُّبَعِيُّ حَدَّنَا جَوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ النُّهُ مِنَ اللهُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ اللهُ هُرِيّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّنَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّنَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِى الله تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِى الله تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُهُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِى الله تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُهُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِى الله تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُهُ عَلَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيْدٍ مُغْضِيًا اللي رُمَالِهِ مُتَّكِعًا اللي وسَادَةٍ عَلَى سَرِيْدٍ مُغْضِيًا اللي رُمَالِهِ مُتَّكِعًا اللي وسَادَةٍ مِنْ اَدْم فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ اَهْلُ ابْيَاتٍ

ا ۲۰۷۔ عبداللہ بن محمد بن اساء الضبعی، جو بریہ، مالک، زہری، حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا، میں دن چڑھے حاضر خدمت ہوا دیکھا گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں، فرمانے گئے ، مالک تمہاری قوم کے پچھ لوگ جلدی جلدی آئے تھے میں نے انہیں پچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے۔ اب تم خود لے کر ان میں تقسیم کردو، میں نے عرض کیا کہ، امیر

۲۰۷۰ یجی بن میجی، سفیان بن عیبینه، معمر، زہری ہے اسی

سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ •

المومنین آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس خدمت پر مقرر کر دیں فرمایا، مالک تم ہی لے لو، اپنے میں پر فا (ان کا غلام) اندر آیا،اور عرض کرنے لگا،امیر الومنین، حضرت عثان بن عفان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبير اور حضرت سعد حاضر ہیں، حضرت عمرٌ نے فرمایا احصاانہیں آنے دو، وہ آئے، پھر بر فا آیا اور کہنے لگا، کہ حضرت عباس اور حضرت علی آنا عاہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اچھا انہیں بھی اجازت دو، حضرت عباس بولے، امير المومنين! ميرا اور اس حجولے گناہگار، دغاباز کا فیصلہ کر دیجئے،اور انہیں اس نرغہ ہے راحت د لا ہے ، مالک بن اوس بولے ، ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر د بیجئے اور انہیں اس نرغہ سے راحت دلایئے، مالک بن اوس بولے، میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی عباس و علیؓ نے) ان حضرات کو اسی لئے آگے بھیجا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، تھہر و، میں تمہیں قشم دیتا ہوں اس ذات کی جس کے تھم ہے زمین و آسان قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیٹمبروں کے مال میں وار ثول کو کچھ نہیں ملتا، ہم جو حچھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، سب نے کہاہاں، پھر عباسؓ اور علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم دونوں کواللہ کی قشم دیتا ہوں جس کے تھم ہے زمین و آسان قائم ہیں کیاتم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پغیبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہاہاں! حضرت عمر ؓ نے فرمایا، الله تعالیٰ نے اپنے رسول سے ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ر سول کو گاؤں والوں کے مال میں سے دیاوہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کاہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں، پھر حضرت نے فرمایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں کو بنی نضیر کے مال تقسیم

مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخِ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهِذَا غَيْرِيْ قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَآءَ يَرْفَأُ فَقَالَ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُوْمِنِينَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَّ سَعْدٍ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسِ وَّعِلَيّ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهَ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هَٰذَا الْكَاذِبِ الْاثِمِ الْغَادِرِ الْخَآئِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخَيَّلُ إِلَى آنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذَٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَآ آنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ آتَعَلَمُوْنَ آنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاصَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيِّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا آحَدًا غَيْرَةً قَالَ مَا آفَآءَ اللَّهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰي فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَاۤ اَدْرِيْ هَلْ قَرَءَ الْاَيْةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَحَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هذَا المَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلْ مَا بَقِيَ أُسُوةَ الْمَال

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) کر دیئے اور خدا کی قشم آپ نے مال کو تم لو گوں سے زیادہ نہیں متمجھا،ادر ایسا بھی نہیں کہ خود لے لیا ہو ادر تمہیں نہ دیا ہو حتی کہ بیہ مال رہ گیا اور اس میں ہے آپ اینے سال کا خرج نکال لیتے اور جو باقی رہتاوہ بیت المال کا ہو جاتا، پھر حضرت عمرٌ بولے میں شہیں قشم دیتا ہوں، اس اللہ کی جس کے تھم سے زمین و آسان قائم ہیں، تم یہ جانتے ہو وہ بولے ہاں، پھر اسی طرح عباس اور علی کو قتم دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر حضرت عمرٌ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی و فات ہوئی تو حضرت ابو بکڑنے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی میراث کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنا ترکه مانگنے آئے، عباسؓ تواہیے بھتیج کا ما نگتے تھے اور علیؓ اپنی بیوی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے جاہتے تھے، حضرت ابو بکڑنے فرمایا کہ حضور ؓنے ارشاد فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو جھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو تم ان کو جھوٹا، گنہگار، دغا باز اور چور شمجھے،اور اللہ جانتاہے کہ وہ سیج، نیک او ہدایت پر تھے، اور حق کے متبع تھے، پھر حضرت ابو بکڑ کی و فات ہو کی اور میں ر سول الله صلى الله عليه وسلم اور ابو بكر كاولى ہواتم نے مجھے بھى جھوٹا، گناہگار اور دغا باز چور سمجھا، اور اللہ جانتا ہے میں سجا، نیک اور مدایت پر ہوں،اور حق کا تابع ہوں،اور میں اس مال کا

وبھی والی رہا، پھرتم دونوں میرے پاس آئے اور تم بھی ایک ہو،

اور تمہارامعاملہ بھی ایک ہے تم نے کہایہ مال ہمارے سپر د کرو

میں نے کہاا چھااگرتم جاہتے ہو تومیں تمہارے سپر د کر دیتا ہوں

مگر اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو رسول

الله صلی الله علیه وسلم کیا کرتے تھے اور تم نے اسی شرط سے میہ

مال مجھ سے لیا، پھر حضرت عمر فے فرمایا، کیوں ایسا ہی ہے، وہ

بولے جی ہاں! حصرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں میرے یاس

فیصلہ کرانے کے لئے آئے ہو،خدا کی قشم قیامت تک میں اس

کے علاوہ اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم ہے اس کا

ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللَّه تَعَالَى عَنْهُمَا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمُ اَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوفِيُّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ٱبُوْبَكُر رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنْ اِبْن آخِيْكَ وَيَطْلُبُ هَٰذَا مِيْرَاثَ اِمْرَاتِهِ مِنْ ٱبِيْهَا فَقَالَ ابُوْبَكُر رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَآيْتُمَاهُ كَاذِبًا اثِمًا غَادِرًا خَآئِنًا وَّاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقُ بَآرٌ رَّاشِدٌ تَابَعٌ لِلْحَقّ ثُمَّ تُوُفِّيَ أَبُوْبَكُرِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ آبِيْ بَكْرِ رَّضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَاَيْتُمَانِيْ كَاذِبًا اثِمًا غَادِرًا خَآئِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّىٰ لَصَادِقٌ بَآرٌّ رَّاشِدٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمٌّ جِئْتَنِيْ أَنْتَ وَهذا وَأَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَّآمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلًا فِيْهَا بِالَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخَدْتُمَاهَا بِدَٰلِكَ قَالَ آكَدَٰلِكَ قَالًا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ حِئْتُمَانِيْ لَاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَىَّ * انتظام نه ہو سکے تا پھر مجھے دیدو۔

۲۰۷۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید،
عبدالرزاق، معمر، زہری، مالک بن اوس بن الحد ثان رضی الله
تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی الله تعالی عنه نے میری طرف
آدمی بھیجااور ارشاد فرمایا کہ تیری قوم کے چند گھرانے حاضر
ہوئے ہیں اور بقیہ حدیث حسب سابق مالک کی روایت کی
طرح مروی ہے باتی اس میں یہ ہے کہ حضور اس سے ایک سال
عرح مروی ہے باتی اس میں یہ ہے کہ حضور اس سے ایک سال
تک کے لئے اپنے گھروالوں پر خرچہ کرتے اور معمر نے بیان
کیا کہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا خرچ روک لیتے اور
باتی مال الله رب العزت کے راستہ میں خرچ کردیے۔

ساے ۲۰ ایکی بن یجی ، مالک ، ابن شہاب ، عروہ ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہر ات نے حضرت عثمان کو حضرت ابو بحر کے پاس سجیخے کاارادہ کیا، کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنی میر اث کے بارے میں مسلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنی میر اث کے بارے میں دریافت کریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے ان سے فرمایا کیا ہم خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۲۰۷۳ محر بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کے پاس قاصد بھیجا اپنی میر اث مانگئے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اموال میں سے جو کہ اللہ تعالی نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں دیا اور جو بچھ خیبر کے خمس میں سے بچتا تھا، حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی

٢٠٧٢ - حَدَّنَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِیْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّنَنَا وَقَالَ الْاَخْرَانِ آخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ آخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَخْرَانِ آخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ الزَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْسَلَ الِيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْسَلَ الِيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمُعْ الْمِنْ الْمَعْمَرُ بَنْ الْخَطَّابِ فَقَالَ اللَّهِ عَيْرَ الْمُعْمَلُ مَالِكِ غَيْرَ الْمُعْمَلُ مَالِكِ غَيْرَ مَعْمَرُ يَحْمِسُ قُوْتَ آهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَحْعَلُ مَا اللهِ عَزَّ وَ جَلً *

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَلَى مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرُوةَ عَنْ عَلَى اللّهُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوفِقي رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدُنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدُنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدُنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكُر فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النّبِي صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ قَالَتْ عَائِشَة لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا اللّهِ صَلّى اللّه عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا عَلَيْهِ وَسَلّمَ لَا عَهُو صَدَقَةٌ *

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا أَخْبَرَتُهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتُهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرِ الصِّدِيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَالَّى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ بَالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَةِ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَتُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا وارث نہیں ہو جاجو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک بھی اسی میں ہے کھائے اور میں تو خدا کی قشم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس حال میں کسی قشم کی تبدیلی نہیں کروں گا،جو حالت کہ رسالت تآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی،اور میں اس میں وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے غر ضیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے ہے انکار کر دیاغر ضیکہ حضرت فاطمة كوحضرت ابو بكرٌّ يراس بات ير غصه (۱) آيااور انہوں نے حضرت ابو بکڑے گفتگو کرنا حچھوڑ دی اور انقال کر جانے تک گفتگو نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صر ف چھ ماہ زندہ رہیں، جب ان کا انقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالبؓ نے انہیں رات کو دفن کیااور حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع نہیں دی، اور حضرت علیؓ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی(۲)اور جب تک حضرت فاطمهٌ زندہ تھیں لوگ حضرت

يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَىٰ أَبِي بَكْرِ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُر فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِّبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرِ وَصَلِّي عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيَ مِنَ النَّاسِ وجُهَةٌ حَيَاةً فَاطِمَةً فَلَمَّا تُوُفِّيتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ

(۱)اس روایت کے دوسرے طرق کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت فاطمہ "کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ "وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنہ سے ناراض ہو گئیں تھیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق کو جھوڑ دیا تھا''بظاہریہ امام زہری گا خیال ہے حضرت عائشہؓ نے خود بیہ بات ار شاد نہیں فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جن طرق میں امام زہری موجود نہیں ہیں ان میں یہ بات مذکور

تمام روایات کودیکھنے سے خلاصہ بیہ نکاتا ہے کہ ابتداءً حضرت فاطمہ ؓ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے میر اث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق کے معروف حدیث سنائی کہ انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی تو حضرت فاطمہ نے بیہ بات تشکیم کر لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمینوں کی ولایت اپنے لئے یاحضرت علیؓ کے لئے طلب کی توانہوں نے اس کے جواب میں بھی ایک حدیث کی بناء پرا نکار فرمایا کیکن حضرت فاطمہ "کی رائے میہ تھی کہ یہ حدیث ولایت سے مائع نہیں ہے اس بناء پر ان کے دل میں حضر ت ابو بکر صدیق ؓ کے لئے پہلے جیسی بشاشت نہیں رہی۔ یہ اختلاف ایساہی تھا جیسا کہ مجتهدین کے مابین ہوا کر تاہے کہ رائے کے اختلاف سے پچھے نہ پچھے انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔حضر ت ابو بکر صدیق کواس انقباض کاعلم تھا چنانچہ حضر ت فاطمہ "کے مرض الو فات میں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں راضی کر لیا توان کاانقباض ختم ہو گیا۔

(۲) یہ بات بھی حضرت عائشہ نے نہیں فرمائی بلکہ امام زہریؒ نے اپنی طرف سے نقل کی ہے اس لئے کہ دوسری متعد دروایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہ ؓ کے انتقال کے بعد حضرات سیخین حضرت علیؓ کے پاس تعزیت کے لئے آئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زوجہ محترمہ اساء بنت عمیس حضرت فاطمیّه کی خدمت میں مصروف رہیں اور پھر حضرت فاطمیّه کی وصیت کے مطابق انھوں نے اتھیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرِ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرِ أَن ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً مَحْضُّر عُمَرَ بْن الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْر ًوَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ ۚ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرِ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرِ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلُ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرِ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرِ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكُر قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لُقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَال فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَّاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكِّرَ شَأْنَ عَلِيٌّ وَتَحَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ

علیؓ کی طرف ماکل تھے، جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا کہ لوگ میری طرف سے پھر گئے تو انہوں نے حضرت ابو بکر ﷺ ہے صلح کر لینا جاہی، اوران سے بیعت کرنا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے ہو گئے تھے، انہوں نے حضرت ابو بکر ؓ ہے بیعت نہیں کی تھی، چنانچہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بكر كو بلا بهيجا اور كهاكه آپ تنها آئيس كيونكه وه حضرت عمرتها آناببند نہیں کرتے تھے، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر سے کہا بخدا آپ ان کے پاس اکیلے نہیں جائیں گے، حضرت ابو بکر ؓ بولے وہ میرے ساتھ کیا کریں گے بخدامیں تو ضرور جاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابو بکڑان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا، اے ابو بکر ہم تمہاری فضیلت کو جانتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور ہم اس نعمت (خلافت) یہ جو اللہ نے آپ کو دی ہے رشک نہیں کرتے مگر تم نے یہ چیز اکیلے اکیلے کرلی اور ہم سمجھے تھے کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم کي قرابت کي وجه ہے اس چيز ميں ہمارا بھي حق ہے، چنانچہ حضرت ابو بکڑ ہے برابر گفتگو کرتے رہے حتی کہ ان کی آ تھوں ہے آنسو جاری ہوگئے پھر جب حضرت ابو بکر ا نے گفتگو کی توانہوں نے فرمایا قشم ہے اس ذات کی جس کے قضہ قدرت میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے اور پیہ جو مجھ میں اور تم میں ان اموال کی بابت اختلاف ہوا تو میں نے اس میں حق کو نہیں حجھوڑ ااور جس کام کو میں نے رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كوكرتے ہوئے ديكھااس ميں سے ميں نے كوئى نہیں جھوڑا بلکہ اس کو میں نے کیاہے، بالآخر حضرت علیؓ نے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) عنسل دیا۔اور روایات میں بیہ بھی آتا ہے کہ حفزت علیؓ نے جنازہ پڑھانے کے لئے حضزت ابو بکرؓ کو آگے کر دیااور انھوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔روایات کے لئے ملاحظہ ہو بیہ فی ص۲۶ج ہم، طبقات ابن سعد ص۲۹ج۸، کنزالعمال ص۳۸ج۲، حلیۃ الاولیاء ص ۱۹۳ج ہمراج یہی معلوم ہو تا ہے کہ جنازہ پڑھانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ وہ امام وقت،امیر المو منین اور خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرِ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ, اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَّا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ فَاسْتُبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِي قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ * عَلِي قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

حضرت ابو بکر ہے فرمایا کہ آج سہ پہر کو ہم آپ ہے بیعت کریں گے جب حضرت ابو بکر نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی کا واقعہ بیان کیا اور ان کے بیعت سے دیر کرنے کا اور جو عذر انہوں نے پیش کیا وہ بھی بیان کیا اور دعا مغفرت کی، پھر حضرت علی نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ میر ابیعت میں تاخیر کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے حضرت ابو بکر پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکارہے، بلکہ ہم یہ سیجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکر اکیلے نے اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکر اکیلے نے بغیر صلاح کے بید کام کرلیا، اس وجہ سے ہمارے دل کور بخہوا، بغیر صلاح کے بید کام کرلیا، اس وجہ سے ہمارے دل کور نجہوا، بیس کر تمام صحابہ خوش ہوئے اور سب نے کہا تم نے ٹھیک بیس کر تمام صحابہ خوش ہوئے اور سب نے کہا تم نے ٹھیک کام کیا، جب حضرت علی نے اس امر معروف کو اختیار کرلیا تو کام کیا، جب حضرت علی نے اس امر معروف کو اختیار کرلیا تو کو گان ان کی طرف مائل ہو گئے۔

(فا کدہ)حضرت علی کرم اللہ و جہہ نے بیعت میں دیر کی اس ہے بیعت میں کوئی فرق نہیں پڑتا،اور پھر حضرت علیؓ نے کسی قشم کی مخالفت وغیر ہ بھی نہیں کی صرف عذر کی بناپرانہوں نے تاخیر کی اور وہ عذر خود بیان فر مادیا،للٖذ اان امور میں کسی قشم کاکوئی مضا کقہ نہیں ہے۔

20-1-اسحاق بن ابراہیم اور محمہ بن رافع اور عبد بن حمید،
عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت عباس دونوں حضرت ابو بکر کے پاس آئے
محاورا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں ہے اپنا حصہ ما نگتے
سے اوراس وقت وہ فندک کی زمین اور خیبر کے حصہ کا مطالبہ کر
رہے تھے، حضرت ابو بکر نے ان ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہے سنا ہے، چنانچہ زہری کی کی روایت کی
طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر
صدیق کی عظمت اور بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت
صدیق کی عظمت اور بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت
اسلام کا تذکرہ کیا، پھر حضرت ابو بکر کے پاس گئے اور ان ہے
بیعت کی، اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی

وَ يَالُ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا عِبْدُ الْبِرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ الْبُرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ الْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَ عَبْدُ الْنَ رَافِعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخِرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّرَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّرَاقِةِ مَنْ عَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْغَبَّاسَ أَتَيَا أَبًا بَكُو يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ مَنْ وَلَكُ وَسَهْمَهُ مِنْ مَنْ وَلَكِ وَسَهْمَهُ مِنْ مَنْ وَلَكِ وَسَهْمَهُ مِنْ حَيْبَةِ يَطْلُمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ حَيْبَهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَيْبَرَ أَنَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَيْبَ أَنَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ عَقَيْلِ عَنِ الزَّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَيْرَ أَنَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ عَقَيْلٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ عَقَيْلٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَيْرَ أَنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ عَقَيْلٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَيْرَ أَنَّهُ اللَّهُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ عَقَيْلٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ وَالَا اللَّهُ وَسَاقً الْوَا أَصِبْتَ وَالْمَالُوا أَصَبْتَ وَالْفَالُوا أَصَبْتَ الْوَالَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ فَعَلَمُ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ فَنَا النَاسُ إِلَى عَلِيٍ فَقَالُوا أَصَبْتَ فَا مَالِنَاسُ إِلَى عَلِيٍ فَقَالُوا أَصَابُتَ فَالْمُوا أَصَابُوا أَصَابُوا أَسَامُ الْمَالِيَاسُ الْمَاسُ إِلَى عَلِي فَقَالُوا أَصَابُوا أَصَابُوا أَوْ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُ الْمَاسُولُ الْمَاسُ الْ

وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

٢٠٧٦ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي حِ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَلِي الْحُلُوانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكُلُوانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِح عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۖ لَا نُورَتُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُر وَكَانَتُ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرِ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكِ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْر عَلَيْهَا ذَٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَّتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَّرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكُهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ

طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہاکہ آپ نے ٹھیک کیااور اچھا کیا، اور اس وقت صحابہ کرام ان کے طرفدار ہوگئے، جب سے انہوں نے ضروری بات کو تتلیم کرلیا۔

٢٠٧٦ ابن تمير، يعقوب بن ابراجيم، بواسطه اين والد (دوسری سند) زہیر بن حرب، حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اینے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشه زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ صاحبزادی رسول الله صلى الله عليه وسلم نے آنخضرت صلى الله عليه وسلم کی و فات کے بعد آپ کے اس حچھوڑے ہوئے مال میں ہے ،جو الله تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اپنا حصہ مانگا، حضرت ابو بکڑنے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کو کی وار ث نہیں ہوتا، ہم جو حجور جائیں، وہ صدقہ ہے، حضرت فاطمہ ر ضی الله عنها آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی و فات کے بعد صرف چھ مہینہ تک زندہ رہیں اور اس دوران وہ اپنا حصہ خیبر اور فدک اور مدینه منورہ کے صدقہ میں سے مانکتی رہیں اور حضرت ابو بکڑانے نہیں دیا اور فرمایا کہ میں کوئی کام جس کو آ تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، چھوڑنے والا نہیں ہوں، مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میں گمر اہنہ ہو جاؤں، چنانچه مدینه کاصد قه حضرت عمررضی الله تعالیٰ عنه نے حضرت على بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه اور حضرت عباس رضي الله تعالیٰ عنه کو دے دیا، کیکن حضرت علی محرم الله وجهہ نے حضرت عباس رضی الله عنه پر غلبه کیا ، اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر فاروق رضی الله تعالیٰ عنه نے اپنے قبضه اور تصر ف میں رکھااور ارشاد فرمایا کہ بیہ دونوں صد تے تھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و ہارک وسلم کے جو صرف ہوتے تھے آپ کے حقوق میں ،اور ان کاموں میں جو آنخضرت صلی اللہ علیہ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ * وآله وسلم كو پیش آتے تھے اور بید دونوں اس كے اختيار میں رہیں گے جو مسلمانوں كا خلیفہ ہو، چنانچہ آج تک ایسا ہی رہیں گے جو مسلمانوں كا خلیفہ ہو، چنانچہ آج تک ایسا ہی رہا ہے۔

(فا ئدہ) اور حضرت علی کرم اللہ و جہہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں انہیں تقشیم نہیں کیا، تو شیعوں کااعتراض اوران کا قول لغواور مر دود ہو گیا،وللّٰدالحمد۔

٢٠٧٧ - حَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ مَالِكٍ عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ مَالِكٍ عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَئَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةٍ نِسَائِيْ وَمَوُوْنَةٍ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ * بَعْدَ نَفَقَةٍ نِسَائِيْ وَمَوُوْنَةٍ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ *

22 • ۲ - یجیٰ بن میجیٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کر سکتے، جو چھوڑ جاؤں، اپنی از واج کے خرچ کے بعد اور میرے منتظم کی اجرت کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ کل انبیاء کرام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کاوارث نہیں ہو تا،واللّٰداعلم بالصواب۔

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ آبِيْ عُمَرَ الْمِكِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ آبِيْ الزِّنَادِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ

۲۰۷۸ - محمد بن بیخیٰ بن ابی عمر مکی، سفیان، ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۹ - ابن ابی خلف، ز کریا بن عدی، ابن مبارک، یونس، زهری، اعرج، حضرت ابو هر ریره رضی الله تعالی عنه ، نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

باب(۲۷۷) غنیمت کامال کس طریقہ سے تقسیم

کیاجائے گا۔ میں محل محل رہا فضا جس سلہ

۱۰۸۰ کے کی بن کیجی اور ابو کامل، فضیل بن حسین، سلیم بن اخضر، عبیدالله بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی الله علیه وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو جھے گھوڑے کود یئے اور ایک حصہ آدمی کودیا۔

٢٠٧٩ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِي أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً يُونُسَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكُنَا صَدَقَةً *

الْحَاضِرِينَ * ١٠٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْم قَالَ يَحْيَى

(٢٧٦) بَابِ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ

فُضَيْلُ نْنُ حُسَيْنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَحْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَس سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُل سَهْمًا * (فائدہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ گھوڑ سوار کو دو حصے اور بیادہ کو ایک حصہ ،اور اس کے ہم معنی حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت مر وی ہے اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر مجمع کی روایت میں بیان ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کوایک حصہ د لایا، یہی مسلک امام ابو حنیفہ کا ہے۔

٢٠٨١ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفُل *

(٢٧٧) بَابِ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْر وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِم *

٢٠٨٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْن عَمَّار حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْر ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّار حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلِ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِيً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرِ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ تُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ برَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكُ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ برَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ

فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنُّ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ

مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ

۱۸۰۱- ابن تمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ سے اس کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۷۷) غزوهٔ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کامباح ہونا۔

۲۰۸۲ مناد بن السرى، ابن مبارك، عكرمه بن عمار، ساك حنفی، ابن عباس، حضرت عمر بن خطاب رضی الله تعالی عنه (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمر بن پونس حنفی، عکرمہ بن عمار،ابوز میل،عبدالله بن عباس،حضرت عمر فاروق رضی الله تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ بدر ہوا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشر کین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیااور پھراینے دونوں ہاتھ پھیلائے اور یکار کراپنے پرور د گار ہے د عاما تکنی شر وع کر دی کہ اے اللہ جو تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے،اسے بوراکر،اےاللہ جوتم نے مجھ سے وعدہ کیاہے وہ مجھے دے،الہی اگر تومسلمانوں کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا، آپ برابر انے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی جادر مبارک آپ کے شانوں پر سے اتر گئی، حضرت ابو بکر "تشریف لائے اور آپ کی جادر مبارک آپ کے شانوں پر ڈالی اور پیھیے سے چمٹ گئے اور فرمایا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ایرور د گار عالم سے اب اتنی آہوزاری بس کافی ہے، آپ کے پرور د گارنے جو وعدہ آپ سے کیا ہے وہ پورا کر دے گا، تب اللہ تعالیٰ نے پیر آیت نازل فرمائی، جب تم اینے پرور د گار سے مدو طلب کرتے صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمَدُّكُمْ بأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ) فَأَمَدُّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْل فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاس قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسُلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَر رَجُل مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةٌ بِالْسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَحَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجُهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو زُمَيْل قَالَ ابْنُ عَبَّاسِ فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْر وَعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَقَالَ أَبُوُّ بَكْرِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّار فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرِ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكَّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فُتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيل فَيَضْرَبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَان نُسِيبًا لِعُمَرُّ فَأَضْرَبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَوُلَاء أُئِمَّةُ الْكُفْر وَصَنَادِيدُهَا فَهُويَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرِ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَنْتُ فَإَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھے تواس نے تمہاری دعا قبول کرلی اور فرمایا کہ میں تمہاری ا یک ہزار لگا تار فرشتوں سے مدد کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فرشتوں سے مدد کی، ابوز میل بیان کرتے ہیں کہ مجھ ہے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس روز ایک مسلمان ایک کا فر کے پیچھے جو اس کے آگے تھا دوڑرہا تھا، اتنے میں کوڑے کی آواز اویر ہے اس کے کان میں آئی اور اویر ہے ایک سوار کی آواز سنائی دی، وہ کہتا تھا، بڑھ اے خیر وم (خیر وم اس فرشتے کے گھوڑے کانام تھا) پھر جو دیکھاوہ کا فراس مسلمان کے آگے جت گریزا، مسلمان نے دیکھا تواس کی ناک پر نشان تھااور اس کا منہ بھٹ گیا تھا، جبیہا کوئی کوڑا مار تاہے ،اور وہ سب سبر ہو گیا تھا، پھر وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تو پیج کہتا ہے، یہ تیری مدد آسان سے آئی تھی، آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کا فروں کو مارا، اور ستر کو قید کیا، ابوز میل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہاجب قیدی گر فتار ہو کر آگئے ر سول الله صلی الله علیه و سلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمرٌ سے فرمایا ، تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر ؓ نے عرض کیا،اے اللہ کے نبی ؓ! یہ ہماری زرادری کے آدمی اور خاندان والے ہیں، میں بیہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو کفار سے مقابله کی طاقت ہو، اور شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی توفیق دے دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب تمہاری کیارائے ہے انہوں نے عرض کیا، نہیں خدا کی قتم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم میری بیه رائے نہیں ہے، جو ابو بکڑ کی ہے، میراخیال یہ ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ سیجئے کہ ہم ان کی گرد نیں مار دیں، عقیل کو علیؓ کے حوالہ سیجئے کہ وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میر افلاں عزیز دیجئے کہ میں اس کی گردن مارو کیونکہ بیالوگ کفر کے مہرے اور ان کے سر دار ہیں، مگر آنخضرت صلی الله علیه وسلم کو حضرت ابو بکر کی رائے پہند آئی، اور میری پیند نہیں آئی، جب دوسرا دن ہوا تو میں ر سول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوا، ديكھا كيا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر ؓ دونوں بیٹھے ہوئے رور ہے ہیں، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی الله عليه وسلم بتلائيس آپ اور آپ كے ساتھى كيوں رور ہے ہیں،اگر مجھے بھی رونا آیا تو میں بھی روؤں گا،ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنالوں گا، رسول اللہ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، میں اس واقعہ کی وجہ سے روتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا، میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا، اس در خت ہے بھی زیادہ قریب،رسول الله صلی الله علیه وسلم کے قریب ایک در خت تھا(اس کی طرف آپٹے نے اشارہ فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ تھم نازل فرمایا، ماکان کنبی ان یکون له اسر ی رالی قوله، فیکلوا مماغفتم حلالا طيبا، يعني نبي كو قيدي ركھنے كاحق نہيں، تاو فتتكه زيين ميں کا فروں کازور نہ توڑ دے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنیمت كوحلال فرمايابه

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَبُو بَكْرِ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْء تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَبْكِي لِلّذِي عَرَضَ عَلَيَّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَبْكِي لِلّذِي عَرَضَ عَلَيَّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ أَبْكِي لِلّذِي عَرَضَ عَلَيَّ عَرَضَ عَلَيَّ عَرَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ شَجَرَةٍ قَريبَةٍ عَرَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ شَجَرَةٍ قَريبَةٍ عَرَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ شَجَرَةٍ قَريبَةٍ عَنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ عَلَيْهِ عَنْ اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ الْمُرَى عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ الْمُنْ مَن عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ الْمُرَى عَلَيْهُ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ الْعَبْيمَة عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَأَنْزَلَ اللّهُ الْعَنِيمَةَ مَتَى يُتُحِنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (فَكُلُوا عَرَالًا طَيْبًا) فَأَحَلَّ اللّهُ الْغَنِيمَة عَمْ عَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيْبًا) فَأَحَلَّ اللّهُ الْغَنِيمَة عَلَيْهِ وَسُلَمْ عَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيْبًا) فَأَحَلَّ اللّهُ الْغَنِيمَة عَنْهُ وَا عَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيْبًا) فَأَحَلَ اللّهُ الْغَنِيمَة عَلَيْهِ وَاللّهُ الْعَنْهُمُ عَلَيْهِ وَاللّهُ الْعَلَيْدِ وَاللّهُ الْعَنْمَةِ عَلَيْهِ الْمُؤْلِقُوا عَلَيْهِ الْعَلَيْدِ الْعَلَيْدِ الْعَلَيْدُ اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعَلَيْدُ اللّهُ الْعَلِيمَةُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعَلَيْدُ الللّهُ الْعَلَيْلُوا اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعَلَيْدُ الْعَلَالُولُوا اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعَلَيْدُوا اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعُلِهُ الْعَلَيْدُ الْعَلَيْدُ الْعَلْمُ اللّهُ الْعَلَيْدُ الْعُلُوا الْ

(٢٧٨) بَاب رَبْطِ الْأُسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَاز

(فائدہ)اں حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی غوث اور ولی کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے بلکہ تمام امور اسی ذات وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ فخر الا نبیاء کو بھی آہ وزاری کرنی پڑتی ہے اور نزول وحی کے بعدرونا پڑتا ہے، وحی سے پہلے کسی چیز کاعلم نہیں ہو تا۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور نیز اس روایت سے بشریت رسول بھی ثابت ہو گئی کیونکہ یہ تمام امور بشریت کے خاصے ہیں اور اگر بالفرض والقدیم نبیں ہے تو آپ کے صاحب بھی بشر نہیں۔

بدر مدینہ منورہ سے جار منزل پرایک مقام ہے جس میں پائی ہے۔ ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کی کا کنوال تھا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا۔ بدر کی لڑائی جمعہ کے دن کے ارر مضان ۲ھ میں ہوئی۔ صحیح قول یہی ہے اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہے مر وی ہے کہ بدر کا دن گر میوں کا دن تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہے مر وی ہے کہ بدر کے روز فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے جو بیٹھ تک لئے ہوئے تھے اور حنین کے دن ان کے عمامے سرخ تھے۔ ابن ہشام نے بعض اہل علم سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا عمامے تاج ہیں عرب کے ، بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے گر حضرت جبریل سے سر پر زرد عمامہ تھا نیز حدیث سے حضرت عمرہ کی بھی فضیلت اور منقبت ثابت ہوگئ، واللہ اعلم۔

باب (۲۷۸) قیدی کو باند هنااور بند کرنااور اس

الْمَنِّ عَلَيْهِ *

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم) یراحیان کرنے کاجواز! ٢٠٨٣ قتبه بن سعيد، ليث، سعيد بن الي سعيد، حضرت ابوہر ریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا۔ وہ ایک ھخص کو جو بنی حنیفہ میں سے تھا کیڑلائے،اس کانام ثمامہ بن اثال تھا اور وہ بمامہ والوں کاسر دار تھا، چنانچہ اسے مسجد کے ستونوں میں ہے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا اے ثمامہ تیرے پاس کیاہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے،اگر آپ مجھ کو قتل کریں گے ، تواہیے شخص کو قتل کریں گے کہ جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے، تو ایسے آدمی پر احسان کریں گے، جو شکر گزاری کرے گا اور اگر آپ مال عاہتے ہیں، تو ما نکئے جو حاہیں گے ، ملے گا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حچھوڑ دیا، جب اگلادن ہوا تو پھر آپ نے کہا، ثمامہ تیرے پاس کیاہے؟اس نے کہاوہی جو آپ سے کہہ چکا، کہ اگر آپاحسان کریں گے، تواحسان ماننے والے پر کریں گے اور اگر مار ڈالو گے ، تو انچھی عزت والے کو مار ڈالو گے ، اور اگر روپییہ جاہتے ہو، تو جتنا ما تگو ملے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرانہیں چھوڑ دیا، تیسرے دن آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا، اے ثمامہ تیرے پاس کیاہے، اس نے کہامیرے پاس وہی ہے جو آپ سے کہہ چکا،اگر احسان کرو گے تو احسان ماننے والوں پر کرو گے، اور اگر مار ڈالو گے تو خون والے کو مار و گے اور اگر مال جاہتے ہو تو جتنا مائکو گے ، دوں گا، چنانچه رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، ثمامه کو آزاد کر دو چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک تھجور کے در خت کے پاس گئے، اور عنسل کیااور پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے گئے اشھد

ان لا الله الا الله واشهد ان محمداً عبدهُ ورسوله اور

عرض کیااے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قشم روئے زمین پر

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ برَجُل مِنْ بَنِي حَنِيفَةً يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالَ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذًا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَم وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرُ وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ أَلْمَالَ فَسَلْ تَعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا تُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِر وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَم وَإِنْ كَنْتَ تَريدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِر وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَم وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ الْمَالَ فُسَلُ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتً فَقُالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةً فَانْطَلَقَ إِلَى نَحْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمُسْجَدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجُهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجُهكَ فَقُدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبُّ الْوُجُوهِ كُلُّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فأصبَّحَ

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ

آپ کے چہرے سے زیادہ اور کوئی چہرہ مجھے مبغوض نہیں تھا اور اب آپ کے چہرہ انور سے زیادہ کی کا چہرہ مجھے محبوب نہیں، خدا کی فتم آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزیک برا نہیں تھا، اور آب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہیں برا نہیں تھا، اور آب آپ کا شہر آپ کے شہر سے زیادہ میری نظر میں برا نہیں تھا، اب آپ کا شہر، سب شہر ول سے زیادہ مجھے بین برا نہیں تھا، اب آپ کا شہر، سب شہر ول سے زیادہ مجھے بیند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے بیز لیا، میں عمرہ کرنے کی بند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے بیز لیا، میں عمرہ کرنے کی وسلم نے انہیں بثارت وی اور عمرہ کرنے کا تھم دیا۔ جب وہ مکہ مکرمہ پہنچ تو لوگوں نے ان سے کہا تو بددین ہوگیا ہے، انہوں کے ساتھ مشرب باسلام ہوگیا اور خدا کی فتم میامہ کے ملک نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرب باسلام ہوگیا اور خدا کی فتم میامہ کے ملک سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہیں پہنچ گا، تاو فتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔

تصحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

دِينَكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلُهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحِ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبَلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْبَلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْبَلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةً قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِي أَسْلَمْتُ مَكَّةً فَالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَى يَأْذَنَ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَى يَأْذَنَ فَيها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ)رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثان غی کے زمانہ میں جیل وغیر ہ نہیں تھی، بلکہ مسجد ہی میں قیدیوں کو باندھ دیا کرتے تھے، سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کو فہ میں جیل بنوائی، مگر وہ ڈاکوؤں کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکی اس لئے انہوں نے پھر دوسری جیل بنوائی اور اس کانام مخیس رکھا، واللہ اعلم۔

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثِنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثُنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعً أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ برَجُلٍ وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ برَجُلٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلُ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ *

(۲۷۹) بَابِ إِجْلًاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ * ۲۰۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

۲۰۸۴ محر بن متنی، ابو بکر حنی، عبدالحمید بن جعفر، سعید بن ابی سعید مقبری، حضرت ابو بریره رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت صلی الله علیہ وسلم نے چند سواروں کو ملک نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ ایک آدمی گرفتار کرلائے، جس کانام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل میامہ کاسر دار تھا اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح مروی ہے باقی اس میں "ان تقتلنی تقتل ذا دم" کے الفاظ بیان مروی ہے باقی اس میں "ان تقتلنی تقتل ذا دم" کے الفاظ بیان موے ہیں اور معنی دونوں کا ایک بی ہے۔

٢٠٨٥ - قتبيه بن سعيد،ليث، سعيد بن ابي سعيد، بواسطه ايخ

والد، حضرت ابوہر رہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے

هُرَيْرَةً أَنّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ الْيُنَا رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّى جئناهُم فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَنْ أُرِيدُ أَنْ أَبْولُ لَكُمْ وَسَلّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ الْمُوا أَنّمَا الْأَرْضُ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنّمَا الْأَرْضُ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنّمَا الْأَرْضُ فَوَا أَنّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيكُمْ مِنْ هَذِهِ النَّالِيَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْعًا فَلْيَبِعُهُ وَإِلّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّهِ وَرَسُولِهِ *

مَنْصُورِ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ بُنُ الْمُ مَنْصُورِ قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمْرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمْرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي فَأَوْتُ قُرَيْظَةً وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتُ فَا النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُمْ فَرَيْظَةً بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رَجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمُ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمُوالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ وَأَمُوالَهُمْ بَيْنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامَنَهُمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلَّ عَلَيْهِ وَكُلُ بَالْمَدِينَةِ *

ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ، اور فرمایا ، یہودیوں کے یاس چلو، ہم آپ کے ساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہودیوں کے پاس آئے، آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں بکارا کہ اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے ، وہ بولے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچا دیاہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے ،انہوں نے کہااے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچادیا، آنخضر ت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی جاہتا ہوں، پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا،اس کے بعد فرمایا، جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے جلا و طن کرنا حابهتا ہوں، لہذاتم میں ہے جو کوئی اپنامال بیجنا جاہے، وہ جے ڈالے، ورنہ جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۰۸۱ موی بن رافع اور اسحاق بن منصور، عبدالرزاق بن جریج، موی بن عقبه، نافع، حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر اور قریظہ کے لوگ رسول اکرم صلی الله علیه و آله وسلم سے لڑے، تو آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے بنی نضیر کے لوگوں کو نکال دیاور قریظہ کے لوگوں کورہنے دیا، اور ان پراحیان کیا، یہاں تک کہ اس کے بعد قریظہ لڑے، تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا، اور ان کی عور توں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر بعض ان میں سے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے ساتھ مل گئے تھے، آپ نے انہیں امن مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر بعض ان میں سے آنہیں امن منا دیا۔ وہ مشرف باسلام ہو گئے اور رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مدینہ منورہ سے یہود کو نکال دیا، کلی طور پر قینقاع کو جو نے مدینہ منورہ سے یہود کو نکال دیا، کلی طور پر قینقاع کو جو

عبدالله بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی

کو،جومدینه منوره میں تھا۔

۲۰۸۷ - ابوالطاہر، عبداللہ بن وہب، حفص بن میسرہ موسیٰ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جر بج کی حدیثہ کامل اور بڑی ہے۔

صحیحمسلم نثریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۰۸۸ زہیر بن حرب، ضحاک بن مخلد، ابن جرت (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جرت ابوز بیر رضی الله تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب عبداللہ سے سنا، فرماتے تھے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه نے بیان کیا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہ سے کہ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں رہے دوں گا۔

۲۰۸۹۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، سفیان توری، (دوسری سند) سلمہ بن هبیب، حسن بن اعین، معقل ،ابن عبید اللہ، ابوز بیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۰) جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلہ برا تار ناجائز ہے۔

۲۰۹۰ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، شعبہ سعید بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف سے سنا۔ وہ بیان کرتے

یں سے ہو ہامہ بن سین بن حیث سے سات وہ بیاں رہے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے کہ قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معالاً کے فیصلہ پراترہے، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

سعید کو بلا بھیجا۔ تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ کے پاس

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةً عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْحٍ أَكْثُرُ وَأَتَمُ * ابْنِ جُرَيْحٍ ح و حَدَّثَنَا الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْحٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ مَحْبَرَنِي أَبُو الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَحْبَرَنِي أَبُو الزَّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَمَرُ بْنُ جَابِرَ فَيْ عَمَرُ بْنُ عَمْدُ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ

٢٠٨٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

الْحَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُحْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا * جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَوْحُ بْنُ عُبَادَةً أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح و وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اللَّهِ كِلَاهُمَا أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالَ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ * حُكْمِ حَاكِم عَدْلِ أَهْلِ لِلْحُكْمِ * مَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ آبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و مُتَقَارِبَةٌ قَالَ آبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا فَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةً و قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُرَادِ مَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُنَا مُعَمَّدُ بُنُ سَعْفِي الْمَامِقَ بْنَ سَعْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَعْتُ أَبَا اللّهُ مُحَمَّدُ بُنَ سَعْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَعَيْثُ أَبَا

سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قَرَيْظَةَ عَلَى

(۲۸۰) بَابِ جَوَازِ قِتال مَنْ نقضَ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

آئے، جب مسجد کے قریب پہنچ تو آتخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے ارشاد فرمایا کہ اپنے سر دار کے لئے یا اپنی قوم کے بہتر شخص کے لئے کھڑے ہو جاؤ (۱) پھر فرمایا، یہ لوگ بنی قریظہ (قلعہ سے) تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں، حضرت سعد ہو لے، ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں، انہیں قبل کر دیا جائے، اور ان کے بچوں اور عور توں کو قید کرلیا جائے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اللہ تعالی کے فیصلہ کے مواقف فیصلہ کیا ہے، اور بھی کہا کہ تو نے بادشاہ فیصلہ کے مواقف فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابن متنی نے (اللہ تعالی) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابن متنی نے یہ آخری جملہ ذکر کیا۔

حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَادٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ حِمَارِ اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارِ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْحِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَوُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْ وَسَلَّمَ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَبَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَبَّتَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَبَّهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ * وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ * وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

(فائدہ) جب بنو قریظہ نے جنگ خندق میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کا فروں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا، تو آپ نے اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بنی قریظہ کامحاصرہ کیا اور وہ لوگ ایک قلعہ میں تھے، جب وہ تنگ آگئے، تواس شرط پر قلعہ خالی کرنے کے لئے تیار ہوگئے کہ حضرت سعد بن معاذر ضی اللہ تعالی کرنے کے لئے تیار ہوگئے کہ حضرت سعد بن معاذر ضی اللہ تعالی عنہ زخمی بھے ،اس لئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سر دار کے لئے کھڑے ہو جاؤکہ انہیں سواری پر سے اتار سکیں، ورنہ قیام تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وقت بھی پندنہ تھا،اورنہ ہی اب پند ہے۔

٢٠٩١ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْإِسْنَادِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ

وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ ٱلْمَلِكِ * ٢٠٩٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْن

۱۰۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے ، اور اس حدیث میں بیہ بھی بیان کیا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے تھم کے مطابق فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ فرمایا، بادشاہ کے تھم کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۰۹۲ - ابو بکر بن ابی شیبه اور محمد بن علاء الهمدانی، ابن نمیر، مشام، بواسطه اینے والد، حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها سے

(۱) کسی کے لئے کھڑے ہونے کی کئی صور تیں ہیں (۱) سر دار اور امیر بیٹھارہے باتی تمام لوگ اس کے اردگرد کھڑے رہیں، یہ ممنوع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ متکبرین کے مشابہ ہے (۲) جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے لئے دوسر وں کا کھڑا ہونا پسند کرے تواس کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے (۳) ایک شخص لمبے سفر سے واپس آیا ہو تواس کے آنے پر اس سے ملا قات کے لئے کھڑے ہونا مستحب ہے (۴) کسی کو کوئی نعمت حاصل ہوئی ہواس کو مبار کباد دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۵) کسی کو کوئی مصیبت اور پریشانی پہنچی ہو تواسے تسلی دینے کے لئے کھڑے ہونا اس بارے میں دینے کے لئے کھڑے ہونا اس بارے میں علاء کرام کے دونوں قول ہیں۔

نَمَيْرِ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن معادٌّ کو جنگ خندق میں ابن عرقہ قریشی نے ایک تیر ماراجو کہ آپ کی رگ الحل میں لگا۔ تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعلاً کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگادیااور وہیں قریب ہے ان کی مزاج پرسی فرما لیتے، جب آپ جنگ خندق ہے واپس ہوئے، تو ہتھیار اتار دیئے اور عسل فرمایا تو جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے اور وہ غبار سے اپناسر جھٹک رہے تھے اور بولے کہ آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور خدا کی قتم ہم نے تو ہتھیار نہیں اتارے، ان کی طرف چلو، رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے دریافت فرمایا که کدھر ، تو حضرت جبریل نے بنی قریظه کی طرف اشاره فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قال کیااور وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیصلہ پر اترے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ حضرت سعدؓ پر رکھا، حضرت سعدؓ بولے کہ میں یہ فیصلہ کر تاہوں کہ ان میں جولڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بیچے اور عور تیں قید کرلی جائیں اور ان کے مالوں کو تقسیم کر دیا جائے۔ (فائدہ)اس حدیث ہے بھی معلوم ہواکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کاعلم نہیں تھا۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

۲۰۹۳ ابو کریم، ابن نمیر، مشام اینے والدے روایت کرتے

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے حضرت سعلاً کے فیصلہ پر فرمایا کہ تم نے اللہ

تعالی کے حکم کے مطابق فیصلہ کیاہے۔ ۲۰۹۴_ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اینے والد حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاقط کازخم سو کھ گیااور اچھا ہونے کو تھاا نہوں نے دعا کی ،الہی تو جانتاہے کہ مجھے تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے سے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حجٹلایااور

اس کواس کے وطن سے نکالا، کوئی چیزاس سے زیادہ پسند نہیں،

يَوْمَ الْخَنْدَق رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَرَيْشِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَّبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَريبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَق وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغَبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلَى حُكُم رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتَقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ *

٢٠٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ * ٢٠٩٤ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْر عَنْ هِشَام أُخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةً أَنَّ سَعْدًا

قَالَ وَتَحَجُّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَىَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْم كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخُّرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ البی اگر قریش کی لڑائی ابھی باتی ہو، تو مجھے زندہ رکھ، میں ان
سے جہاد کروں گا، البی میں سمجھتا ہوں کہ تو نے ان کی اور ہمار ی
لڑائی ختم کر دی ہے، اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور
میر ی موت اسی زخم میں کر دے، چنانچہ وہ زخم ہسلی کے مقام
میر ی موت اسی زخم میں کر دے، چنانچہ وہ زخم ہسلی کے مقام
سے بہنے لگا، اور مسجد والے نہیں ڈرے اور مسجد میں ان کے
ساتھ ہی بنی غفار کا خیمہ تھا، گر خون ان کی طرف بہنے لگا، تب
وہ بولے، اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آ رہا
ہوں نے وفات یائی۔
انہوں نے وفات یائی۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو(جلد دوم)

قَرَيْشِ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أَجَاهِدُهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنْ أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَتِهِ فَلَمْ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارِ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارِ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا اللَّكُمْ فَإِذَا سَعْدُ جُرْحُهُ هَذَا اللَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدُ جُرْحُهُ يَعِيدًا فَمَاتَ مِنْهَا *

(فائدہ) حضرت سعدر ضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا، تمنائے شہادت تھی، آرزوئے موت نہ تھی،سواس مبارک تمنا کواللہ ربالعزت نے فور آ یورا فرمادیا، واللہ اعلم۔

> ٥٩٠٥ - وَحَدَّنَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

> > أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَمَا فَعَدُرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةً تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ عَدَاةً تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ تَرَكَّتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيةٌ تَفُورُ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ وَقَدْ كَانُوا بَيْلُدَتِهِمْ ثِقَالًا تَسِيرُوا وَقَدْ كَانُوا بَيْلُدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا تُقَدُّ وَلَا تَسِيرُوا كَمَا ثَقُلَتْ بَمَيْطَانَ الصَّحُورُ كُمَا ثَقُلَتْ بَمَيْطَانَ الصَّحُورُ كُمَا ثَقُلَتْ بَمَيْطَانَ الصَّحُورُ كُمَا ثَقُلَتْ بَمَيْطَانَ الصَّحُورُ وَلَا تَسَيرُوا

(فائده) غرض اس سے بیہ تھی کہ سعد بنو قریظہ کی سفارش کریں۔ (۲۸۱) بَابِ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ

1090ء علی بن حسین بن سلیمان کوفی، عبدہ، ہشام ہے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں بیہ ہے کہ زخم اسی رات سے جاری ہو گیااور جاری رہا، یہاں تک کہ انقال فرما گئے، اور بیہ حدیث میں زیادتی ہے کہ شاعر نے اسی کے متعلق بیہ شعر کے ہیں،

اے (حضرت) سعد بن معادُ قریظہ اور بن نفیر کیا ہوئے قدم ہے تیری زندگی کی اے سعد بن معاذ جس صبح کو تم مصیبت اٹھارہے ہو خاموش ہے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اے اوس! تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے نیک نفس ابو حباب (منافق) نے کہہ دیا ہے قینقاع والو تھہرے رہو ، اور مت جاو قالانکہ وہ شہر میں ایسے ذلیل و خوار ہیں حالانکہ وہ شہر میں ایسے ذلیل و خوار ہیں حبیبا کہ میطان پہاڑی میں پھر ذلیل ہیں جبیبا کہ میطان پہاڑی میں پھر ذلیل ہیں

باب(۲۸۱)جهاد میں سبقت کرنا،اور امور ضرور بیہ

أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ *

میں سے اہم کو مقدم کرنا۔

٢٠٩٦ عبدالله بن محمد بن اساء الصبعي، جويريه بن اساء، نافع، حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ہے روایت کرتے

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت ہم غزوہ احزاب سے لوٹے، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان

کیا، کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے، جب تک بنی قریظہ کے محلّہ میں نہ پہنچے، بعض حضرات وقت نکل جانے کی وجہ سے ڈرے انہوں نے وہاں جانے سے قبل ہی نماز پڑھ لی، اور دوسروں

نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے، جہاں حضور نے حکم دیا ہے اگرچہ وقت باقی نہ رہے ، پھر آپ دونوں جماعتوں میں سے

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

کسی پر ناراض نہیں ہوئے۔ (فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں عصر کاذ کر ہے۔ تطبیق بایں صورت ہے کہ بیہ تھکم آپ نے ظہر کاوفت آ جانے کے بعد

کیا، تو بعض ظہر پڑھ چکے تھے،انہیں عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوااور بعض نے ظہر نہیں پڑھی تھی،انہیں ظہر کی نماز وہاں پڑھنے کا حکم ہوا۔ باب (۲۸۲) جب الله تعالیٰ نے مہاجرین کو

فتوحات کے ذریعہ عنی کر دیا، توانصار کے اموال اوران کے عطایاواپس کر دیئے۔

۲۰۹۷ ابو طاہر اور حرملہ ، ابن وہب، بوٹس ، ابن شہاب،

حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ مکر مہ ہے مدینہ منورہ آئے تووہ خالی ہاتھ تھے

اورانصار کے پاس زمینیں اور کھیت تھے، توانصار نے مہاجرین کو ا بنی جائیداداس طریقہ سے تقسیم کر دی کہ اینے اموال کی نصف

آمدنی مہاجرین کی ہے کہ وہ بس کام اور محنت کرتے رہیں،اور حضرت انس بن مالک کی والدہ جن کا نام حضرت ام سلیمٌ تھااور حضرت عبدالله بن ابي طلحه کي بھي والده تھيں،جو حضرت انس کے مادری بھائی تھے، تو حضرت انسؓ کی والدہ نے رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم کو تھجور کا ایک در خت دیا، آتخضرت صلی الله عليه و آله وسلم نے وہ در خت ام ایمن کو دے دیا،جو آپ کی

٢٠٩٦ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْن أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِع عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلِّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ

الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّينَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ

(٢٨٢) بَابِ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَار مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا

عَنهَا بِالْفتُوحِ * ٢٠٩٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةُ قَدِمُوا وَلَيْسَ بأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ

عَلَى أَنْ أَعْطُوهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَام وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَثُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَس بْنَ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسِ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَس رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ آزاد کردہ باندی تھیں،ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ ہے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والول کے قبال سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ کولوٹے، تو مہاجرین نے انصار کوان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں، تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو بھی ان کا در خت واپس کر دیااور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمن گواس کے بدلہ میں اپنے باغ سے در خت دے دیا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام ایمنؓ جو حضرت اسامه بن زیدر ضی الله عنه کی والده تھیں، وہ حضرت عبدالله بن عبدالمطلب كي لونڈي تھيں، اور وہ ملک حبش كي رہنے والي تخمیں، جب حضرت آمنہ ؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے والد محترم کی و فات کے بعد جنا تواس وقت ام ایمن آپ کی پرورش کرتی تھیں، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوئے، تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا،اور ان کا نکاح حضرت زید بن حارثةً ہے كر دیا، اور ام ايمنَّ نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے پانچ ماہ بعد و فات پائی۔ (فاكده)اسي وجه سے الله تبارك و تعالى انصاركي شان ميں فرما تا ہے، و الذين تبوؤ الدار و الايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم الآية.

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م)

وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةً بْن زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُم الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أَسَامَةَ بْن زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَوُفَيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتَّى كَبرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُمْسَةِ أَشْهُرٍ *

۲۰۹۸_ابو بكر بن ابي شيبه اور حامد بن عمر البكر اوي اور محمد بن عبدالاعلى قيسي، معتمر بن سليمان، بواسطه اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کوئی شخص اپنی زمین کے درخت ر سالت مآب صلی الله علیه وسلم کو دیتا، یهاں تک که الله تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کو فتح کیا، تو آپ نے ہر ایک کو واپس کرنا شروع کیا۔ جواس نے دیا تھا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھروالوں نے مجھے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجاکہ آپ سے وہ مانگوں،جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا، سب بااس میں سے بچھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

٢٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بَنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَن الْمُعْتَمِر وَاللَّفْظُ لِابْن أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَس أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنُّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطُوهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ام ایمن کودے دیاتھا، چنانچہ میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وہ مجھے دے دیا تنے میں امن ایمن آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑاڈالا اور بولیں خدا کی قشم ہم تو تختبے نہیں دیں گے۔ آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،ام ایمن اسے چھوڑ دے اور میں محجّے ہیہ ، بیہ دوں گا۔اور وہ یہ کہتی تھیں ، ہر گزنہیں۔اس ذات کی قشم جس کے علاوہ اور کوئی معبود تہیں، اور آپ فرماتے ، میں مجھے اتنا دوں گا، حتی کہ آپ نے اسے دس گنایادس گناکے قریب دیا۔ باب(۲۸۳) دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائزے!

صحیح مسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

٢٠٩٩ شيبان بن فروخ، سليمان بن مغيره، حميد بن ملال، حضرت عبدالله بن مغفل رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے ایک تھیلی یائی، میں نے اس کو د بالیااور کہنے لگا کہ اس میں ہے آج میں کسی کو نہیں دوں گا۔ مڑ کر جو دیکھنا ہوں تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس کہنے پر عبسم فرمارہے ہیں۔

۲۱۰۰ محمد بن بشار العبدي، بهنر بن اسد، شعبه، حميد بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک تھیلی، جس میں کھانا اور چربی تھی، خیبر کے دن کسی نے ہماری طرف سیمینکی، میں دوڑا تاکہ اسے لوں، پھر جو دیکھا تور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں، میں آپ سے شر ما گیا۔

ا۲۱۰ محمد بن متنیٰ، ابوداؤد، شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں "جراب من هجم" کے لفظ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثُّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكُهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أَعْطَاهَا عَشْرَةً أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ *

(٢٨٣) بَابِ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ * ٢٠٩٩ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

هِلَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن مُغَفَّل قَالَ أَصَبْتُ حَرَابًا مِنْ أَشَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ ۚ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أَعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام کااس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دارالحرب میں رہیں،اہل حرب کابقدر حاجت کے کھانا کھالینادر ست ہے،خواہ امام سے اجازت لی ہو، یانہ لی ہو، مگر بیچنادر ست نہیں،اگر بیچا ہے، تواس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہو گیاوراس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے ، کہ اہل کتاب کاذبیجہ درست ہے اور گوچر بی یہود پر حرام تھی ، مگر مسلمانوں کوان کی چربی کااستعال در ست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔ ٢١٠٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا

بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَال قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّل يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَتُبْتُ لِآخَذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

٢١٠١ وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ ہیں،اور "طعام"کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۸۴) نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کااسلام

كى دعوت كے لئے ہر قل كے نام مكتوب!

۲۱۰۲_اسحاق بن ابراہیم الحنظلی اور ابن ابی عمر اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے روایت

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا تھا کہ اس مدت معاہدہ میں جو

میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در میان پائی تھی،

میں ملک شام گیا۔ اور وہاں موجود تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک خط ہر قل باد شاہر وم کے پاس آیا،

حضرت دحیہ کلبیؓ (۱)اے لے کر آئے ،اور حاکم بھریٰ کو دے

دیا، حاکم بھریٰ نے اسے ہر قل تک پہنچادیا، ہر قل نے کہا،اس مدعی نبوت کی قوم کا کوئی مخض یہاں موجود ہے، حاضرین نے

کہاہاں،اس کے بعد مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا

گیا، چنانچہ ہم ہر قل کے پاس آئے، اور اس کے سامنے بیٹھ

گئے،اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھلایا،اور بولا، تم میں سے اس تشخص سے جو اپنے کو نبی کہتا ہے، رشتے میں کون زیادہ قریب

ہے؟ ابوسفیان نے کہا، میں نے جواب دیا، کہ میں ہوں، پھر

مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا گیا،اور میرے ساتھیوں کو میرے

پیچیے بٹھلایا،اس کے بعد اپنے ترجمان کو بلایا،اور اس سے کہا کہ میں ان سے اس متحض کا حال دریافت کروں گا، جو نبوت کا

د عویٰ کر تاہے، تواگر وہ حجوث بولے، تو تم اس کا حجوث ظاہر

کر دینا۔ ابوسفیان بیان کرتے ہیں ، خدا کی قتم اگر مجھے یہ ڈر نہ ہو تا، کہ بیہ لوگ میر احجوث بیان کر دیں گے ، تو میں ضرور

جھوٹ بولتا، پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے

یو چھو،ان کا حسب تم میں کیساہے؟ابوسفیان نے جواب دیا،وہ

قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ *

(٢٨٤) كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّي هِرَقْلَ يَدْعُونُهُ اِلِّي الْإِسْلَام * ٢١٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفَظُ لِابْنِ رَافِعِ قَالَ ابْنُ رَافِعِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الْتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقُلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقُلَ فَقَالَ هِرَقُلُ هَلُ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قَرَيْشٍ فَدَخِلْنَا عَلَى هِرَقُلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنُ يَدَيْهِ فَقَالً

أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَّا فَأَجْلَسُونِي

بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتُرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَن

الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُذُّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا

مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ

ہم میں بہت عمدہ حسب والے ہیں، ہر قل نے دریافت کیا کہ ان کے باپ دادامیں کوئی بادشاہ بھی ہواہے؟ میں نے کہانہیں، ہر قل نے پوچھا، اس وعویٰ نبوت سے پہلے بھی تم نے ان کو حجوث بولتے ساہے؟ میں نے کہانہیں، ہر قل بولااحچھاان کے پیروکار بڑے بڑے لوگ ہیں، یا کہ غریب و کمزور؟ میں نے کہا کہ غریب، ہر قل بولا، ان کے متبعین بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بوصتے جاتے ہیں، ہر قل نے کہا ان کے تابعداروں میں ہے کوئی ان کا دین اختیار کر کے اسے براسمجھ کر پھر بھی جاتاہے، یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل نے کہا، تم نے ان سے الوائی مجھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، ہر قل نے کہا لڑائی کا متیجہ کیا رہتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی ہارے اور ان کے در میان ڈول کی طرح ہے، بھی وہ تھینچ کیجاتے ہیں اور بھی ہم، ہر قل بولا، وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، مگر اس وقت معاہدہ کی مدت ہے،معلوم نہیں،وہاس میں کیا کریں،ابوسفیان کہتے ہیں۔ بخدا ہر قل نے سوائے اس بات کے مجھے اور کوئی لفظ گفتگو میں داخل کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا، ہر قل بولا، کیاان سے پہلے سسی اور نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہہ دومیں نے تم ہے ان کا حسب بوچھاہے، اورتم نے ان کا شریف النسب ہونا ظاہر کیا ہے اور اسی طرح پنجمبر اپنی قوم میں شریف ہی ہوا کرتے ہیں، پھر میں نے یو چھا، کیاان کے آباؤ اجداد میں کوئی باد شاہ گزراہے تو تم نے کہا نہیں، یہ اس لئے پوچھا کہ ان کے آ باؤاجداد میں کوئی باد شاہ ہوتا، توبیہ گمان ہوسکتا تھا کہ وہ اینے بزر گوں کی سلطنت حاہتے ہیں اور میں نے تم سے بو جھا، کہ ان کی پیروی کرنے والے بوے لوگ ہیں یا غریب، تم نے کہا، غریب آدمی، اور ہمیشہ پیغمبروں کی اتباع غریب ہی کیا کرتے ہیں اور میں نے تم سے بوچھا نبوت کے دعویٰ سے قبل بھی م

لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ ٱيزيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالَكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْكَنَّنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلُ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُل وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَدْبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَكُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد د و م) نے انہیں حجوث بولتے دیکھاہے، تونے کہا، نہیں،اس سے میں بیہ سمجھا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتے، تو اللہ تعالیٰ پر کیو نکر حھوٹ بولیں گے اور میں نے تم ہے یو چھا، کہ کیا کوئیان کے دین میں آنے کے بعداسے براسمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، تم نے کہا نہیں اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، جب کہ اس کی بشاشت قلب میں راسخ ہو جاتی ہے،اور میں نے تم سے یو چھا، کہ ان کے بیرو کا بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے ہیں، تم نے کہا بڑھتے جاتے ہیں،اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، تا آنکہ وہ کمال تک پہنچ جا تاہے،اور میں نے تم سے یو حیصا کہ بھی ان سے لڑے ہو، تم نے کہاہم لڑے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی ڈول کی طرح برابر رہی ہے، بھی وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور بھی تم ان کا،اور اسی طرح انبیاء کرام کی آز مائش ہوتی ہے،اورانجام کار ان ہی کے ہاتھ میں رہاکر تاہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا، نہیں اور انبیاء کرام کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے،اور میں نے تم سے بو چھا، کہ ان ہے پہلے بھی کسی نے نبوت کاد عویٰ کیا ہے۔ تم نے کہا نہیں، یہ میں نے اس لئے یو چھا کہ اگران ہے پہلے کسی نے بیہ دعویٰ کیا ہوتا، تو گمان ہوتا کہ اس نے بھی اس کی پیروی کی ہے، پھر ہر قل نے کہا،وہ شہیں کن باتوں کا حکم كرتے ہيں، ميں نے كہا، وہ جميں نماز پڑھنے، زكوۃ دينے، صله ر حمی کرنے اور پاکدامنی کا حکم کرتے ہیں، ہر قل نے کہا،اگر ان کا یہی حال ہے،جو تم نے بیان کیا، تو پھر یقیناًوہ پینمبر ہیں اور میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والے ہیں، مگر میر اپی خیال نہیں تھاکہ وہ تم میں سے ہوں گے اور اگر میں پیہ سمجھتا کہ ان تک پہنچ جاؤں گا، تو میں ان کی ملا قات کو پسند کر تا اور اگر میں وہاں موجود ہوتا، تو ان کے قدم مبارک دھوتا اور ضروران کی حکومت یہاں تک آ جائے گی جہاں اب میرے دونوں قدم ہیں، پھر ہر قل نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَسَأَلْتَكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ ۚ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقُولٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَّا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بسْم اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُول اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيم الرُّوم سَلَامٌ عَلَى مَنِ ٱتَّبَعَ الَّهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْن وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَريسِيِّينَ وَ ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالُوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونَ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلُّوا فَقُولُوا اشْهَدُوا بأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ أَرْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ

وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَيْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظُهَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظُهَرُ حَتَى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيْ الْإِسْلَامَ *

والا نامه منگوایااور اسے پڑھا،اس میں بیہ لکھاتھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحيم ، بيه خط محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم كى جانب سے عاکم روم ہر قل کے نام ہے۔جوہدایت کا پیروہواس پر سلامتی ہو امابعد میں تم کو، اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ سلامت رہو گے ،اسلام لے آؤ، تواللہ تعالیٰ دوہر ااجر دیگااور اگر روگر دانی کرو گے ، تور عایا کا گناہ مجھی تمہارے سر پر رہے گا يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالُواْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلُّواْ فَقُولُوا اشْهَدُوا بأنَّا مُسْلِمُونَ، جب ہر قل خط پڑھ کر فارغ ہوا، تواس کے سامنے چیخ و پکار مچے گئی اور شور و غوغا خوب ہونے لگا، ہمیں باہر چلے جانے کا تھم دے دیا، ہم باہر چلے آئے، میں نے اپ ساتھیوں سے کہا،اب توابن ابی کبشہ (حضور) کی بڑی بات ہو گئی ان سے توشاہ روم بھی ڈر تا ہے،اس وقت سے برابر مجھے یقین ہو گیاکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ضرور غالب آکر رہے گی، بالآخراللہ تعالی نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔

(فائدہ) ابن ابی کبشہ ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، کیونکہ ابن ابی کبشہ عرب میں ایک شخص تھا جس کا ند ہب اور عربوں کے خلاف تھا،اس لئے آپ کواس کے ساتھ تثبیہ دی کیونکہ آپ کے اصلی نسب میں توطعن کرنے کا موقعہ نہیں ملا،اس لئے بطور عداوت کے یہ کہا،اور خط میں پہلے کا تب کواپنانام لکھنااور بعد میں مکتوب الیہ کالکھنامت جے۔اکثر علمائے کرام کا یہی قول ہے۔واللہ اعلم

۲۱۰۳ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد عدالح بن شہاب سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب ابران کی فوج کو اللہ تعالی نے فکست دی، تو قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف اس فنج کا شکر اداکرنے کے لئے گیا، اور اس حدیث میں "من محمد عبداللہ ورسولہ" کے الفاظ ہیں، اور "اریسین" کے بدلے "داعیۃ الاسلام" ہے۔

باب (۲۸۵) نبی اکرم صلی الله علیه و آله وسلم کی

, ; وَسَلَّمَ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

٢١٠٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كُلِّ كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ كِلِّ كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ وَالَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ * اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهُ وَسُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسُولَهُ السَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَيْهِ وَسُلْمَ عَلَيْهِ وَسُلْمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلُومَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلِمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلَمَ عَلَيْهِ وَسُلْمَ عَلَيْهِ وَسُلُمُ عَلَيْهِ وَسُولَمُ الْعَلَيْهِ وَسُلِمُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَالْمُعْمِ ع

بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تع حمیر کے بادشاہ اور فغفور چین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۲۱۰۵ وَ حَدَّثَنَا مَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ مَالِكِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعا،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعا،

قَتَادَةً حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكِ عَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ الله علیہ وسلم سے حسب روایت مروی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلُ وَلَيْسَ بِالنَّحَاشِيِّ النَّجَاشِيِّ النَّجَاشِيِّ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِي الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِي الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِيهِ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنس وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(٢٨٦) بَابِ فِي غَزْوَةٍ حُنَيْنِ *

٢١٠٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهدْتُ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنِ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خُنَيْنِ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولَ اللَّهِ

د عوت دین اسلام کے لئے کا فرباد شاہوں کے نام خطوط!

۲۱۰۴ یوسف بن حماد المعنی، عبدالاعلی، سعید، قیادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر، کسری، نجاشی اور ہر ایک حاکم کی طرف لکھا، آپ انہیں اللہ رب العزت کی طرف دعوت دیتے تھے اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیه وسلم نے (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھی، (بلکہ یہ دوسر اہے)

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ کسر کی ہر ایک فارس کے بادشاہ کو،اور قیصر روم کے بادشاہ اور نجاشی حبش کے بادشاہ اور خاقان ترک کے بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تبع حمیر کے بادشاہ اور فغفور چین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۲۱۰۵ محمد بن عبدالله الرزی، عبدالوباب بن عطاء، سعید، قاده، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه، رسول الله صلی الله علیه وسلم سے حسب روایت مروی ہے، باقی آخری جمله که به نجاشی وه نہیں ہے جس پر رسول الله صلی الله علیه وسلم نے نماز جنازہ پڑھی ہے، ندکور نہیں ہے، نصر بن علی الله علیه وسلم الله علیه والله غالد بن قیس، قاده، حضرت الحقصمی، بواسطہ اپنے والد خالد بن قیس، قاده، حضرت انس رضی الله تعالی عنه سے حسب سابق روایت مروی ہے انس رضی الله تعالی عنه سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں به جمله ندکور نہیں که به نجاشی وه نہیں، جس پر رسول الله صلی الله علیه وسلم نے نماز پڑھی۔

باب (۲۸۶) غزوه حنین کابیان۔

۱۹۰۱- ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، کثیر بن عباس بن عبدالمطلب، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا چنانچہ میں اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ یہ لیٹے رہے، اور آپ سے جدا نہیں اور آپ آپ کو تحنہ آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے، جو فروہ بن نفاثہ نے آپ کو تحنہ میں روانہ کیا تھا، جب مسلمانوں اور کا فروں کا مقابلہ ہوا تو میں روانہ کیا تھا، جب مسلمانوں اور کا فروں کا مقابلہ ہوا تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاتُهَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبرينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُ ْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا ۚ إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذْ بركَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أُوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُواْ وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارَ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِل عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بهنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا *

٢١٠٧ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ

مسلمان پشت مجھیر کر بھا گے ،اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اینے خچر کو کفار کی طرف بھگارہے تھے، حضرت عباسٌ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچرکی لگام كيڑے ہوئے تھا اور اسے تيز بھاگنے سے روک رہا تھا اور حضرت ابوسفیان رسول الله صلی الله علیه وسلم کی رکاب تھاہے تھے، بالآخرر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عباسٌّ اصحاب سمرہ کو یکار واور حضرت عباسٌ کی آواز بہت بلند تھی، حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت بلند آواز ہے یکارا کہاں ہیں اصحاب السمر ہ، یہ سنتے ہی خدا کی قشم وہ اس طرح لوٹ کر آئے جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی ہے اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں غر ضیکہ انہوں نے کفار سے قال شروع کر دیا، پھر انصار کے لوگو! غرضیکہ بی حارث بن خزرج پر بلانا پورا ہوا، انہیں یکارااے بی حارث بن خزرج ،اے بنی حارث بن خزرج!اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینے خچریر سوار تھے آپ نے اپنی گر دن کو لمبا کیااور ان کی لڑائی کاایک منظر و یکھا،اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وقت ہے (لڑائی کے) تنور کے جوش مارنے کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنگریاں اٹھائیں اور کفار کے منہ پر پھنیک ماریں اور ارشاد فرمایا محمد صلی الله عليه وسلم كے يروردگاركى قسم كفارنے شكست كھائى، حضرت عباس رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ میں لڑائی کا حال دیکھنے گیا تو لڑائی اسی طرح (زور) ہے ہو رہی تھی کہ اتنے میں خدا کی قتم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگریاں ماریں تو کیاد بھتاہوں کہ کفار کازور گھٹ چکا ہے اور ان کا معاملہ الٹ ملیٹ ہو چکا ہے۔

۲۱۰۷ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید،
 عبدالرزاق، معمر، زہری ہے اسی سند کے ساتھ حسب سابق

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب اس کے بعدا پنے اصحاب کی صف باند ھی۔ ۱س کے بعدا پنے اصحاب کی صف باند ھی۔ ۲۱۱۰۔ احمد بن جناب مصیصی، عیسلی بن یونس، زکریا، ابواسحاق

سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت براء بن عاز ب رضی اللہ

قا کدیتھے اور اتر ہے ،اور مد دکی د عاما نگی اور فرمایا۔

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُلَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُهُمُ اللَّهُ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْجَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْكَعْبَةِ وَرَادَ فِي الْجَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ وَكَأَنِي أَنْظُرُ إِلَى النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ وَكَأَنِي أَنْظُرُ إِلَى النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ * وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْقَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ * وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ * وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْقَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ * وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْقَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ عُمْرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَكُأْنِي اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ يَعْمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَكُونُ مِنْ مَا مُنْ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ الللهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

٢١٠٨ - وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثُ يُونُسَ وَحَدِيثُ مَعْمَرِ أَكْثُرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ * ٢١٠٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثُمَةً عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةً أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهُمْ جُمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْر فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْن عَبْدِ الْمُطّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ

ثُمَّ صَفَّهُمْ * ٢١١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي

إِسْحَقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاء فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنِ يَا أَبَا عُمَارَةً فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى أَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رَمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ برشْق مِنْ نَبْلِ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فُأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطّلِبُ

اللَّهُمَّ نَزِّلٌ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

٢١١١ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّار وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنِّي قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قُيْسَ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمٌ يَوْمَ حُنَيْنِ فَقَالَ ٱلْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذْ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ

تعالیٰ عنہ کے پاس آیااور کہنے لگاتم حنین کے دن اے ابو عمارہ بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی و تیا ہوں، کہ آپ نے منہ تک نہیں موڑالیکن چند جلد بازلوگ اور بے ہتھیار ، ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے اور وہ تیرانداز تھے،انہوں نے تیروں کیا یک بوچھاڑ کی جیسا کہ ٹڈی دل، تو بیہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کوہانگ رہے تھے، آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی ،اور مد دما نگی اور آپ فرماتے جاتے تھے۔ میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

اللی اپنی مدو نازل فرما، براءً بیان کرتے ہیں، بخداجب لڑائی ہوتی اور خو نخوار ہوتی تو ہم اپنے کو آپ کی آڑ میں بچاتے ،اور ہم میں بہادر وہ تھے جور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میدان

۱۱۱۱_ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براءر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا،ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ کیا حنین کے دن تم ر سول الله صلى الله عليه وسلم كے ياس سے بھاگ كئے تھے، حضرت براءر ضی الله تعالیٰ عنه نے جواب دیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نہیں بھا گے ، ایبا ہوا کہ قنبیلہ ہوازن کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے، اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تووہ بھاگے او ہم لوٹ کے مال پر جھکے، تب انہوں نے ہم پر تیر برسائے،اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے سفید خچریر سوار دیکھا،اور حضرت ابوسفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ فرمار ہے تھے۔ میں نبی ہو ںاس میں حھوٹ نہیں

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

ابو عمارہ اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی پہلی روایتیں

کامل ہیں اور یہ بہت کم ہے۔

٢١١٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهَوُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا *

۱۱۱۳ ز هير بن حرب ، عمر بن يونس حنفي ، عكر مه ، اياس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے کہا کہ ہم نے ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کیا، جب د شمن کا سامنا ہوا تو میں آ گے ہوااور ایک گھائی پر چڑھا، ایک سخص دستمن میں ہے میرے سامنے آیا میں نے تیر مارااور وہ حجیب گیا، معلوم نہیں ہوا کہ اس نے کیا کیا، میں نے لو گوں کو د یکھا کہ وہ دوسری گھائی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کے صحابہؓ سے جنگ ہوئی، لیکن ر سول الله صلی الله علیه وسلم کے صحابہ کرام کو شکست ہوئی، میں بھی فکست کھا کر لوٹا اور میں دو حادریں پہنے تھا، ایک بانده رکھی تھی او دوسری اوڑھ رکھی تھی، میری تہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں جاوروں کواکٹھا کر لیااور رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے سامنے سے فكست كھاكر لوٹا، اور آپ صلى الله عليه وسلم بغله شهباء يرسوار تنهے،رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، اکوع کا بیٹا گھبر اکر لوٹا، پھر جب د شمنوں نے ر سول الله صلی الله علیہ وسلم کو گھیر لیا، آپ خچریر سے اتر ہے اور ایک مٹھی خاک زمین پر ہے اٹھالی،اور ان کے منہ پر ماری، اور فرمایاد شمنوں کے منہ رسوا ہو گئے ، چنانچہ کوئی آدمی ایسا باقی نہیں بچاجس کی آنکھ میں اسی ایک مٹھی کی بناء پر خاک نہ بھر گئی ہو، بالآخر وہ بھاگے اور شکست کھا کر بھاگے، اور اللہ رب العزت نے ان کو شکست دی ، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نےان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم فرمائے۔ ٢١١٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةً حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتُوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنْعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْم فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُولِّي صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَىَّ بُرْدَتَان مُتَّزِرًا بإحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بالْأُخْرَى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكُوَ عَ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا

مَلَأً عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فُولُوا مُدْبرينَ

فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

(فائدہ) ابن اکوع نے اپنے شکست کھا جانے کو بیان کیا ہے ورنہ تمام صحابہ کرام نے فرمایا کہ حضور کے شکست نہیں کھائی، اور جنگ کے کسی بھی لمجہ میں آپ کا شکست کھانا منقول نہیں، اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ بیا عقادر کھنا کہ آپ نے شکست کھائی، در ست نہیں، اور براء بن عازب کی سابقہ روایات میں اس کی صاف تصر تے آگئی اور حنین طائف اور مکہ مکرمہ کے در میان عرفات کے پیچھے ایک واد ی ہے۔ قرآن عزیز میں اس غزوہ کا تذکرہ ہے۔ واللہ اعلم۔

باب(۲۸۷)غزوه طائف۔

۱۱۱۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیبیہ، عمرو، ابولعباس الشاعر اعمی، حضرت عبدالله بن عمرورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے بچھ حاصل نہیں کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، تو آپ کے اصحاب نے فرمایا کہ بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کل ہم لوٹ وائی کولڑو، وہ لڑے اور زخمی ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوائیں کے مراول ہوئے برسول ہوئے۔ اس سے ارشاد فرمایا، کل ہم لوٹ جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کویہ بات بہت پہند جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کویہ بات بہت پہند جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کویہ بات بہت پہند

(٢٨٧) بَابِ غَزْوَةِ الطَّائِفِ *

٢١١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بِنُ أَبِي شَيْبَةً وَزُهَيْرُ بَنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةً عَنْ عَمْرٍ وَ عَنْ أَبِي الْعَبَاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ وَسَلَّمَ أَهْلُ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ وَسَلَّمَ أَهْلُ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَالُونَ عَدًا قَالَ فَأَعْجَبُهُمْ ذَلِكَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبُهُمْ ذَلِكَ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبُهُمْ ذَلِكَ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبُهُمْ ذَلِكَ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ عَدًا قَالَ فَأَعْجَبُهُمْ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) یعنی پہلے تولو ننے پر راضی نہ تھے مگر جب مشقت محسوس ہو ئی تو تیار ہو گئے۔

باب (۲۸۸)غزوه بدر

۲۱۱۵ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عفان ، حماد بن سلمہ ، ثابت ، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ہوئی تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، چنانچہ حضرت ابو بکر نے گفتگو کی ، آپ نے توجہ نہیں کی ، آخر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں ، فداکی قشم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،اگر آپ تھم دیں خداکی قشم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،اگر آپ تھم دیں خداکی قشم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،اگر آپ تھم دیں خداکی قشم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،اگر آپ تھم دیں خداکی قشم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ،اگر آپ تھم دیں

(۲۸۸) بَابِ غَزْوَةِ بَدْر *

وَ ٢١١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَسَلَمَةً عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَسَلَمَةً عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ عُمْرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ وَلَا إِيَّانَا تُرِيدُ يَا وَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَحِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلُو أُمَرْتَنَا أَنْ نَحِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلُو أُمُولَا أَمَوالًا أَنْ

که گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ضرور ڈال دیں گے ،اور آپُاگر گھوڑوں کو برک الغماد تک بھگانے کا حکم دیں توہم بھگا دیں گے، تب آپ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے اور بدر میں اترے، وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے،ان میں بنی حجاج کا ایک کالا غلام تھا، صحابہ کرام نے اسے پکڑا، اور اس سے ابوسفیان اور اس کے قافلہ والوں کا حال دریافت کرتے جاتے تھے وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا علم نہیں ہے،البتہ ابوجہل، عتبه اور شیبه اور امیه بن خلف توبیه موجود ہیں، جب وہ پیہ کہتا تو پھر اس کو مارتے ، جب وہ یہ کہتا، اچھااچھا میں ابوسفیان کا حال بتا تاہوں تواسے جھوڑ دیتے، پھراس سے پوچھتے تووہ یہی کہتا کہ میں ابوسفیان کاحال نہیں جانتا،البتہ ابو جہل، عتبہ ،شیبہ اور امیہ بن خلف تولوگوں میں موجود ہیں، جب وہ پیہ کہتا تو پھر اسے مارتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپؑ نے بیہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قشم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب وہ تم سے سچے بولتا ہے تواہے مارتے ہو،اور جب جھوٹ بولتاہے تو چھوڑ دیتے ہو، پھر حضور ؓنے فرمایا یہ فلاں کا فر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ نے اپناہاتھ زمین پر رکھا،اس جگہ اور اس جگہ، پھر ہر کافراس جگہ مراجہاں آپ نے ہاتھ رکھا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قَرَيْشِ وَفِيهِمْ غَلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فَلَان قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِع يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فا كده) علماء كرام نے فرمایا ہے كه حضور كے انصار كو آزمانے كارادہ فرمایا،اس لئے كه انہوں نے آپ سے جہاد كرنے پر بیعت نہیں كی تھی،لہذا آپ نے مناسب سمجھا کہ جس وقت ابوسفیان کے قافلہ کے ارادہ سے چلے توانصار کو گوش گزار کر دیں،ممکن ہے کہ قال اور جہاد کی نوبت بھی پیش آئے، چنانچہ انہوں نے اِس کاپورا پورا حق ادا کیا، مسلمانوں کا یہ لشکر جو قافلہ کے تعاقب میں نکلا، سامان حرب ہے بے پر واد ہو کرمدینہ سے نکلاتھا کیونکہ یہ لشکر جنگی لشکر نہیں تھا، بلکہ فیداکاران توحید کاایک مخضر سا قافلہ تھاجو قریش کے حرب و ضرب کے سر مایہ پر نا بض ہو کر دستمن کو ہے مایہ بنانے کے لئے نکلاتھا۔ واللہ اعلم۔

باب(۲۸۹) فتح مکه کابیان۔

(٢٨٩) بَابِ فَتْحِ مَكَّةً * ٢١١٦ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۲۱۱۷ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیره، ثابت بناتی، عبدالله

بن رباح، حضرت ابوہر رہے وضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کئی جماعتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرت معاویدؓ کی طرف گئیں، عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ہے ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کر تاتھا تو حضرت ابوہر برہ ا ا کثر ہم کواپنے مقام پر بلاتے،ایک دن میں نے کہا کہ میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤ، چنانچہ میں نے کھانے کا تھم دیا،اور شام کو حضرت ابوہر بریؓ سے ملاکہ آج کی رات میرے ہاں کھانے کی دعوت ہے، حضرت ابوہر بریُّہ نے كہاكہ تم نے مجھ سے پہلے سبقت كرلى، ميں نے كہا، جى ہاں! چنانچہ میں نے سب کو بلایا، حضرت ابوہر ریو ؓ نے فرمایا، میں انصار میں تمہارے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، پھر فتح مکه کاواقعہ بیان کیا، فرمایا که رسول الله صلی الله علیه وسلم آئے، یہاں تک کہ مکہ مکر مہ میں داخل ہوئے توایک جانب پرزبیر گو بهیجااور دوسری جانب پر حضرت خالد بن ولید کو،اور حضرت ابو عبیدہ کو اایسے صحابہ پر سر دار کیا جن کے پاس زر ہیں نہیں تحمیں، وہ بطن وادی پر سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حصہ میں تھے، آپ نے مجھے دیکھاتو فرمایا، ابوہر ریہ اُ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی جماعت ختم ہو گئی، آج کے بعد قریش سے کوئی ہاتی نہ رہے گا، پھر آپ نے فرمایاجو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے، انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے (حضور کو) اپنے وطن پر الفت آگئی اور اپنے خاندان پر ترس آگیا، ابوہر ریّ بیان کرتے ہیں کہ وحی آنے لگی، اور جب وحی آنے لگتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا، اور جس وقت تک وحی نازل ہوتی رہتی کوئی بھی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھا سکتا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، جب وحی نازل ہو چکی تورسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، اے گروہ انصار، انہوں نے عرض کیا، لبیک یار سول الله صلی الله علیه وسلم! آپ نے فرمایا

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةً وَذَٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضَ الطُّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةً مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونًا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ ۚ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةً مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةً أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكُرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةً فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةً عَلَى الْحُسَّر فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأُتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدُّمُ هَؤُلَاء فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُواً أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشِ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى أُنُمَّ قَالَ حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجُّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشِ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ

أبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْض أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمُّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتَكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأْتَى عَلَى صَنَم إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوسٌ وَهُوَ آخِذٌ بسِيَةِ الْقُوس فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَّم جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ

مِنْ طُوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى

الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا

شَاءَ أَنْ يَدْعُوا *

تم نے بیہ کہا کہ اس شخص (یعنی حضورٌ) کواپنے و طن کی الفت آ کئی، انہوں نے عرض کیا بیٹک، آپ نے فرمایا، ایساہر گزنہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کار سول ہوں، میں نے ہجرت کی اللہ کی طرف اور تمہاری طرف، اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے،اور میرامرنا بھی، پیہ سنتے ہی انصار روتے ہوئے دوڑے ،اور عرض کیا، خدا کی قتم ہم نے جو پچھ کہاہے وہ محض الله تعالیٰ اور اس کے رسول کی حرص اور محبت میں کہا ہے، ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا، بیشک الله تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں چنانچہ لوگ ابو سفیان کے مکان میں داخل ہوئے اور لو گوں نے اپنے مکانوں کے دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو چو ما، اور پھر بیت الله کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے، جو کعبہ کے بازو پرر کھا ہوا تھا،لوگ اسے پو جا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے ہاتھ ميں ايك كمان تھى، اور آي اس كاكونا پکڑے ہوئے تھے جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی آ تکھوں میں کونچیہ مارنے لگے ،اور فرمانے لگے ، جاءالحق وز ہق الباطل، پھر جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفایر آئے اور اس پرچڑھے حتیٰ کہ کعبہ کو دیکھااور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، اور الله تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور دعا مانگی، جو آپ نے مانگنا حيا ہی۔

(فا کدہ)متر جم کہتا ہے کہ اس حدیث سے صاف طور پر آپ کی زبان اقد س سے خود آپ کی بشریت ثابت ہو گئی کہ آپ نے ارشاد فرمادیا، میں اللّٰہ کا بندہ ہوں اور نیز معلوم ہو گیا کہ آپ کو غلم غیب نہیں تھا، اور نہ آپ حاضر و ناظر ہیں،اگر بیہ امور آپ کو حاصل ہوتے تو پھر بذر بعیہ وحیالٰہی انصار کی باتوں کاعلم ہونے کے کیامعنی؟ آپ تو بغیر وحی ہی کے سن لیتے،اس سے معلوم ہوا کہ جن امور کی اطلاع اللّٰدر ب العزیۃ آپ کودیں، وہ آپ کو حاصل ہیں اور اس کانام اطلاع غیب ہے، علم غیب نہیں، واللّٰداعلم الصواب۔

٢١١٧ - وَحُدَّنَيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ حَدَّنَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأَخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذًا كَلًا إِنِي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذًا كَلًا إِنِي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

2) الا۔ عبداللہ بنہاشم، بہز، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے ، باقی آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ انہیں اس طرح کاٹ دواور روایت میں یہ بھی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا، بات تواتی ہی تھی، آپ نے فرمایا، ایسی صورت میں میر اکیانام ہے، ہر گزایبا نہیں، بلا شبہ میں اللہ کا بندہ اور اس کار سول ہوں۔

(فا ئدہ) معلّوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا، یہ قول امام مالکؓ،ابو حنیفہؓ اور احمدؓ اور جمہور اہل سیر کا ہے۔ماذری بیان کرتے ہیں کہ اس بارے میں صرف امام شافعیؓ کا قول ہے کہ مکہ شریف بطور صلح کے فتح ہوا ہے (نووی) واللّداعلم بالصواب۔

۲۱۱۸ عبدالله بن عبدالرحمٰن دارمی، یجیٰ بن حسان، حماد بن سلمه، ثابت، عبدالله بن رباح رضي الله تعالى عنه بيان كرتے ہیں کہ ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے ہم میں حضرت ابوہر ریوؓ بھی تھے، ہم میں سے ہر ایک شخص ایک ایک روزاینے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار کر تاتھا، میری باری آئی تو میں نے کہا، ابوہر ریوہ آج میری باری ہے، لوگ مکان پر آگئے اور ابھی تک کھانا تیار نہیں ہوا تھا، میں نے عرض کیا، ابوہر برہؓ جتنے میں کھانا تیار ہو،اگر آپ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں تواحیھا ہو، حضرت ابوہر بریؓ نے فرمایا کہ فنح مکہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمر کاب تھے، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خالد بن ولید کو میمنه پر اور حضرت زبير" كوميسره پراور حضرت ابوعبيدة كوپيدلوں پرافسر مقرر بناكر وادی کے اندر روانہ کر دیا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا ابوہر برہؓ انصار کو بلاؤ، حسب الحکم میں نے انصار کو بلایا، وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا، اے گروہ انصار تم قریش کے مخلوط آ د میوں کو دیکھ رہے ہو،انصار نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کل جب ان ہے مقابلہ ہو توانہیں تھیتی کی طرح کاٹ کرر کھ دینا، اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں

٢١١٨- حَدَّتَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَن الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن رَبَاحُ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةً بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُوِّ هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةً الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِل وَلَمْ يُدْرِكُ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةً لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُحَنِّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةً عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرُولُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًّا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَأَخْفَى بيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ

ہاتھ پرر کھااور فرمایا،اب تم ہم سے صفایر ملنا، حضرت ابوہر برہ ً بیان کرتے ہیں، چنانچہ اس دن جو کو ئی انصار کو د کھلائی دیاا نہوں نے اسے سلادیا،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفایر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے صفا کو گھیر لیا، اتنے میں ابوسفیان آئے اور عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا جتھا ختم ہو گیا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، ابوسفیان بیان حرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اسے امن ہے ، انصار بولے ، ان (آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کواپنے عزیزوں کی محبت غالب آگئی،اوراینے شہر کی رغبت پیدا ہو گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا تم نے کہا ہے کہ مجھے خاندان والول کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہو گئی، تم جانتے ہو ، میرانام کیاہے ، تین مرتبہ یہی فرمایا، میں محمد (صلی الله علیه وسلم) ہوں الله کابندہ اور اس کار سول میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف، لہٰذا میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے، انصارنے عرض کیا بخداہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت میں ایسا کہا ہے، فرمایا ، تو اللہ اور اس کار سول متہہیں سچا جانتے ہیں اور تمہار اعذر قبول کرتے ہیں۔ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بالصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشِ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أُمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا تُلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْدِرَانِكُمْ *

(فائدہ)ال روایت سے بشریت آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم حضور و نظور ،اور علم غیب کانہ ہوناسب امور صراحة و درایة ثابت ہوگئے۔(واللہ اعلم بالصواب)

۱۱۹ – حَدَّثَنَا أَبُو بَكُرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً وَعَمْرٌ و اللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةً وَعَمْرٌ و عَدْرُ و اللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةً وَعَمْرٌ و اللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةً عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةً عَنِ ابْنِ أَبِي تَعَالَى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول قالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُییْنَةً عَنِ ابْنِ أَبِي مَعْمَر عَنْ عَبْدِ اللّهِ الله علیه وسلم مکه مرمه میں داخل ہوئے اور کعبہ کے نَجیحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَر عَنْ عَبْدِ اللّهِ وَسَلَّمَ مَكَّةً الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةً وَسَلَّمَ مَكَةً وَسَلَّمَ مَنَا وَسَلَّمَ مَكَةً وَسَلَّمَ مَنَا وَالْعَالِمَ وَالْمَ مَنَا وَسَلَّمَ مَنَا وَالْمَالِمُ مَنَا وَالْمَالِمُ مَنَا وَالْمَالِمُ وَالْمَالُولُ وَالْمَالُولُولُ وَلَانُ مُا مُعَالِمَ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ مَنَا وَاللَامَ عَلَى الله وَاللَامُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَا وَاللَّهُ مَا مُو مُنْ مُ مَنْ مَا مُولَالُهُ مَالِكُ مَا مُعَلَى الله مُعَمَّلُولُ مَا مُعَلَمُ مِنْ الله مَا مُعَامِلُولُ مَا مُعَمَّمُ وَالْمَانُ مُعْمَلُولُ مَنْ مُعْمَلُولُ اللهُ مَلَّمَ مَا مُعَلَمُ مَا مُعَلَمُ مَا مُعَلَمُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعَلِمُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ وَالْمُ اللهُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ وَاللّهُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مُنْ مُنْ مُولِعُ اللهُ مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مَا مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمِلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُولُ مُعْمَلُ

يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ *

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيٍّ الْخُلُوانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُلُوانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حَمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا التَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذُكُرِ الْآيَةَ الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذُكُرِ الْآيَةَ الْإَسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذُكُرِ الْآيَةَ الْآيَةَ الْأَخْرَى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا *

٢١٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيهِ فَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةً لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٍّ صَبْرًا بَعْدَ مَكَّةً لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٍّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيُومِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، حق آگیا، اور باطل ختم ہو گیا، بے شک باطل ختم ہی ہونے والا ہے حق آگیا، اور باطل نہ کسی چیز کو بنا تا ہے اور نہ لوٹا تا ہے، ابن ابی عمرؓ نے فتح مکہ کے دن کا لفظ زیادہ بیان کیا ہے۔

۲۱۲۰ حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، ابن الی نحیح سے کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں دوسری آیت (جاء الحق و ما یبدی الباطل و ما یعید) کاذکر نہیں ہے، اور ''نصبا'' کے بجائے ''صنما''کالفظ ہے۔

(فائدہ)امام نووی فرمائے ہیں مطلب ہے کہ قریش مشرف باسلام ہو جائیں گے اوران میں سے کوئی اسلام سے نہیں پھرے گا،اور تخفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن نطل نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچایاتھا، فتح مکہ کے دن کسی نے حضور سے آگر عرض کیا کہ الاخیار میں ہے کہ ابن نطل کعبہ کے پردول کے ساتھ لٹکا ہواہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لاؤ، لوگ اس کی مشکیس باندھ کر پکڑ کے لائے، تب آپ ابن خطل کعبہ کے پردول کے ساتھ لٹکا ہواہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لاؤ، لوگ اس کی مشکیس باندھ کر پکڑ کے لائے، تب آپ

نے بیرار شاد فرمایا، والله اعلم بالصواب۔

٢١٢٢- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي خَدَّا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةً قُرَيْشِ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّى مُطِيعًا *

۲۱۲۲ - ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ قریش میں سے جن لوگوں کے نام "عاص" (۱) تھے اس روز ان میں سے کوئی بھی مشرف باسلام نہیں ہوا، سوائے عاص بن اسود کے، آپ نے ان کانام بدل کر مطبع کر دیا۔

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک عاص اس دن اور مسلمان ہوئے، گروہ اپنی کنیت ابو جندل کے ساتھ مشہور تھے،اس لئے راوی کواس کا خیال نہیں رہا۔

باب(۲۹۰) صلح حديبيه كابيان-

(٢٩٠) بَابِ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ

(۱) دیگر عاص نامی اشخاص جیسے عاص بن واکل السہمی، عاص بن ہشام، عاص بن سعید بن عاص وغیر ہ۔ یہ حضرات مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ مَعَادُ الْعَنْبَرِيُّ مَعَادُ الْعَنْبَرِيُّ مَعَادُ الْبَيْ مَعَادُ الْعَنْبَرِيُّ مَعُولًا كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبِ يَقُولُا كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ الصُّلْحَ بَيْنَ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيةِ فَكَتَب هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا هَذَا مَا كَاتَب عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا تَكْتُب رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا يَكْتُب مَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَلَّمَ لَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدِهِ قَالُ وَكَانَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ فَمَحَاهُ لَا بَعْلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ لَا اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيدِهِ قَالَ وَكَانَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ فَمَحَاهُ لَابَيْ وَسَلَّمَ بِيدِهِ قَالَ وَكَانَ لِعَلِيٍّ الْمُحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِاللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيدِهِ قَالَ وَكَانَ لِعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيدِهِ قَالَ وَكَانَ لِعَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيدِهِ قَالَ وَكَانَ السَلَاحِ قَالَ وَكَانَ لَيْسَاحُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ إِسْمَعَقَ وَمَا خُلُبًانُ السَلَاحِ قَالَ وَكَانَ السَلَاحِ قَالَ وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحِ إِلّا جُلْبَانُ السَلَاحِ قَالَ وَلَا فَيَهِ *

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَهُ عَنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْنِيةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْنِيةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثٍ مُعَادٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ حَدِيثٍ مُعَادٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ *

٢١٢٥ - حَدَّنَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا وَعَيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةً

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ بین نے حضرت براء بن عازب ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ بین نے حضرت براء بن عازب سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ حضرت علی نے اس صلح نامہ کو لکھاجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشر کین کے در میان حد بیب کے دن طے پایا تھا، چنانچہ لکھا، یہ وہ فیصلہ ہے کہ جو مجمہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول نے کیا ہے، مشر کین بولے، رسول علیہ وسلم اللہ کے رسول نے کیا ہے، مشر کین بولے، رسول اللہ کا لفظ نہ لکھے، کیو نکہ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو تاکہ آپ اللہ کا لفظ نہ لکھے، کیو نکہ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو تاکہ آپ اللہ کا لفظ نہ سلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ہے فرمایا، چھااس اللہ کا رسول اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ہے فرمایا، اپھااس افظ کو نہیں مناؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے مناؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپ ہمی تھی کہ مکہ میں مسلمان تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کرنہ آئیں، مگر میں مسلمان تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کرنہ آئیں، مگر تو اس اور وہ بھی اس حالت میں کہ نیام میں ہوں۔

۲۱۲۴ محمد بن مثنی ابن بشار ، محمد بن جعفر ، شعبه ، ابواسحاق ، حضرت براء بن عازب رضی الله تعالی عنه سے سنا، وہ فرمار ہے سخے کہ جب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے حدیبیه والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے فیصلہ کی تحریر لکھی اور اس میں لکھا کہ یہ محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کی طرف ہے ہاور الله علیه علیہ عدیث حسب سابق مروی ہے ، باقی اس میں "ہذا ماکاتب بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے ، باقی اس میں "ہذا ماکاتب علیہ "کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۱۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی اور احمد بن جناب المصیصی، عیسلی بن یونس، زکریا، ابی اسحاق، حضرت براء رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے تو مکہ والوں نے آپ سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دین میں کہ مکرمہ میں قیام کریں اور سال)

عَلَى أَنْ يَدْخُلُهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بَأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَمْكُثُ بَهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيِّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِن أَكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِنِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّام فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمِ مِنْ شَرْطِ صَاحِبكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجُ فَأَخْبَرَهُ بُذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ و قَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ *

ہتھیاروں کو غلاف میں رتھیں،اور مکہ کے لوگوں میں سے کسی کواپنے ساتھ نہ لے جائیں،اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو مکہ میں رہنا جاہے تو آپ اس کو منع نہ کریں، چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ ہے فرمایا، احچھا اس شرط پر لکھو، بسم اللہ الرحمٰن الرحيم۔ مذاما قاضی عليہ محمد رسول اللہ، مشر کین بولے کہ اگر ہم یہ جانے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تو آپ کی اطاعت كرتے يا آپ سے بيعت كرتے بلكہ محد بن عبداللہ لكھے، آپ نے حضرت علیؓ کورسول اللّٰہ کالفظ مٹانے کا حکم دیا، حضرت علیؓ بولے، بخدامیں تواہے نہیں مٹاؤں گا، آپ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتاؤ، حضرت علیؓ نے بتادی، آپؓ نے اسے مٹادیا، اور ابن عبداللہ لکھ دیا، اگلے سال آپ نے تین دن قیام کیاجب تیسرادن ہوا تو مشر کین نے حضرت علیؓ ہے کہا کہ بیہ تمہارے صاحب کی شرط کا تیسرا دن ہے، انہیں جانے کے متعلق کہو، حضرت علیؓ نے آپ کو اطلاع دی، آپؓ نے فرمایا احیما، اور روانه ہو گئے اور ابن جناب کی روایت میں '' تابعناک'' کے بچائے"بایعناك"ہے۔

(فائدہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ازراہ محبت اور ادب کے میہ عرض کیا کیونکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھم قطعی نہیں تھا، اور آپ نے اس لفظ کو مٹادیا اور ابن عبد اللہ لکھا، یہ بھی ایک معجزہ ہے اور اس ہے آپ کے امی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مگر اکثر علمائے کرام کی جماعت کہتی ہے کہ آپ نے مٹوادیا، جیسا کہ اگلی روایت اس پر شاہد ہے، اور پھر آپ نبی امی تھے، اللہ تعالی فرما تا ہے" ماکنت تتلوا من قبله من کتاب و لا تحطه بیمینك" اور آپ کاخود ارشاد موجود ہے" انا امة امیة لا نکتب و لا نحسب" واللہ اعلم بالصواب۔

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِتٍ عَنْ أَبِتٍ عَنْ أَبِسٍ عَنْ أَنس أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو فَقَالَ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو فَقَالَ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنِ الرَّحْيِمِ قَالَ سُهَيْلُ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي مَا الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي مَا الرَّحِيمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّمْحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّمْحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّمْحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّمْحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ مَنْ مُحَمَّدٍ مَنْ اللَّهُمَ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ مَنْ مُحَمَّدٍ مَنْ مُحَمَّدٍ مَنْ اللَّهُمَ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ مَنْ اللَّهُ مَنْ مُحَمَّدٍ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ مُحَمَّدِ مَنْ اللَّهُ مِنْ مُحَمَّدٍ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ مُحَمَّدٍ مَنْ الْمُعْلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ مُحَمَّدِ مَنْ اللَّهُ مَنْ مُحَمَّدِ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ المَاسِلِي اللَّهُ مَا اللَّهِ الْمُحْمَدِ الْمُعْلِي اللَّهُ الْمُعْلِى الْهُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهُ مَا اللَّهِ المَنْ مُنْ مُحَمَّدِ الْمُعْلَى الْمُعْمِلِي الْمُعْمَالَ الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهِ الْمُعْمِلِي الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْمَلِي الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْمَلِي الْمُعْلَى الْمُعْمِلِي الْمُعْمَلِي الْمُعْمَالِ الْمُعْمِلِي الْمُعْمَلِي الْمُعْمَلِي الْمُعْمَالِي الْمُعْمِلِي الْلَهُ الْمُعْمَالِ الْمُعْمِلِي الْمُعْمِلِي الْمُعْمَالِي اللْمُعْمِلِي اللْمُعْمَالِ الْمُعْمَالِهُ الْمُعْمِلِي الْمُعْمِلِي الْمُعْمَالِي الْمُعْمَا الْمُعْمِلِ الْمُعْمِلِي الْمُعْمِلِي الْ

۲۱۲۱ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عفان ، حماد بن سلمہ ، ٹابت ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور قریش میں سہیل بن عمر و بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سبیل بن عمر و بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سبیل بولا، بسم اللہ تو ہم نہیں جانے ہے فرمایا کھو، بسم الرحمٰن الرحیم کیا ہے، لیکن جو ہم جانے ہیں، وہ لکھو، باسمک اللہم ، پھر آپ نے فرمایا، اچھا محمد رسول اللہ کہو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لکھو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لکھو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے الیہ تعالیٰ کے اللہ ت

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَعْنَاكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَنَا فَقَالُوا عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ فَيَجُولُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَحْرَجًا *

رسول بیں تو آپ کی پیروی کرتے، بلکہ اپنانام اور اپنے والد کا نام لکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھالکھو، من محمہ بن عبداللہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے یہ شرط لگائی کہ اگرتم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آئے تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور ہم میں سے اگر کوئی تمہارے پاس جائے تو آپ اسے ہمارے پاس روانہ کردینا، تمہارے پاس جائے تو آپ اسے ہمارے پاس دوانہ کردینا، صحابہ نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیایہ شرطیس لکھیں، فرمایا ہاں، ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس جائے، اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جلدی آسانی اور راستہ پیدا کر دے گا۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہواکہ چندروز کے بعد بعض حضرات آپ کے پاس آنے لگے تووہ اس شرط کی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت ابو بصیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اوران کے ساتھیوں نے راستہ ہی میں ایک جتھہ بنالیااور پھر مشر کین کواس قدر لوٹا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہے کہلا بھیجاکہ ان کوبلا لیجئے۔واللّٰہ اعلم۔

۲۱۲۷-ابو بکربن ابی شیبه ، عبدالله بن نمیر (دوسر ی سند) ابن نمير، بواسطه اپنے والد، عبد العزيز بن سياه، حبيب بن ابي ثابت، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین کے دن کھڑے ہوئے او ر فرمایا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو، جس دن حدیبیه کی صلح ہوئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑتے اور پیراس صلح کاذ کرہے جو کہ ر سول الله صلی الله علیه و سلم اور مشر کین کے در میان ہوئی، تو حضرت عمرٌ ، رسول الله صلى الله عليه وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوئے،اور عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے دین پر نہیں ہیں اور کافر حجوٹے دین پر نہیں ہیں (ایبا یقینی ہے) آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا کہ ہمارے آ د می جو شہید ہو جائیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان ہے جو مارے جائیں گے وہ جہنم میں نہیں جائیں گے، آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا، تو ہم کیوں اپنے دین پر دھبہ لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمار ااور ان کا فیصلہ ٢١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرِ حِ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَّا أَبِي حَدَّثَنَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِل قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِينَ فَقَالُ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضِيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبَرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرِ أَلَسْنَا عَلَى حَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالً أَلِيْسَ عَلَى حَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالً أَلَيْسَ عَلَى حَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهِ قَالًا فَي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَتَلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نَعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجعُ وَلَمَّا فَعَلَامَ نَعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجعُ وَلَمَّا يَعْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ يَحْكُم اللَّهُ بَيْنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ يَحْكُم اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْحَطَّابِ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزلَ إِنَّهُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ أَوْلُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَهُ وَاللَّا لَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ *

٢١٢٨ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِينَ أَيُّهَا النَّاسُ اللهِ مَا وَلَوْ أَنِي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سَيُوفَنَا اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سَيُوفَنَا اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سَيُوفَنَا اللهِ عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ وَطُلًا إِلّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرَ كُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْر قَطَّ اللهِ مَا وَضَعْنَا اللهِ نَمْ يَوْ أَنْ أَمْر نَعْرِفُهُ إِلّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْر فَطُ اللّهِ مَا وَضَعْنَا اللهِ نَمْ يَوْ أَنْ أَمْر نَعْرِفُهُ إِلّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُو ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْر قَطْ *

نہیں کیا ہے، آپ نے فرمایا ہن خطاب! میں اللہ کار سول ہوں اور وہ مجھے بھی ضائع نہیں کرے گا، یہ سن کر حضرت عمر چلے اور غصہ کی وجہ سے صبر نہ ہو سکا، اور حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا ہے ابو بکر کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں، عمر بولے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے دوزخ میں نہیں ہیں، ابو بکر نے فرمایا، کیوں نہیں، عمر بولے تو پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں، اور انجی اللہ نے ہمار ااور ان کا فیصلہ نہیں کیا، ابو بکر نے کہا، ابن خطاب! آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا چنا نچہ حضور پر فتح کی خوشخری میں قرآن نازل ہوا، آپ نے عمر کو بلا بھیجا، اور یہ سورت پڑھائی، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صلح ہماری فتح ہے؟ فرمایا کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صلح ہماری فتح ہے؟ فرمایا باں، تب وہ خوش (۱) ہو گئے اور لوٹ آئے۔

براک ابوکریب، محمد بن العلاء، محمد بن عبدالله بن نمیر، ابومعاویه، اعمش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی الله تعالی عنه سے ساوہ صفین کے دن کہہ رہے تھے، اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، خدا کی قتم اگرتم مجھے ابو جندل (یعنی صلح حدیبیہ) کے دن دیکھتے اور اگر میں طاقت رکھتار سول الله صلی الله علیہ وسلم کے حکم کے پھیر نے کا قوابیتہ پھیر دیتا، خدا کی قتم ہم نے بھی اپنی تلواریں اپنی کاندھوں پر نہیں رکھیں گر وہ ہمیں اس چیز کی طرف لے گئیں، جے ہم جانتے ہیں گر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جوشام گئیں، جے ہم جانتے ہیں گر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جوشام کاندھوں کے ہم جانتے ہیں گر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جوشام کاندھوں)

(۱) صلح حدید یہ کوفتح فر مایا گیا حالا نکہ اس موقع پر ہونے والے معاہدے میں بظاہر کفار کے مطالبات تسلیم کئے گئے اور مسلمان دبے لیکن سے صلح بہت سے اہم فوائد پر مشتمل ہوئی اور مسلمانوں کی بہت مصلحوں کے حصول کا پیش خیمہ بنی مثلاً مسلمانوں کے لئے خیبر کی فتح آسان ہوئی، کفار کو اسلام کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ کرنے کا ہوئی، کفار کو اسلام کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ کرنے کا موقع ملا۔ اس صلح کے بعد کا فروں کا مسلمانوں کے پاس اور مسلمانوں کا فروں کے پاس آنا جانا ہوا جس سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اس صلح کے بعد کا فروں کا مسلمان ہوئے۔ ملا اور فوج در فوج لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور یہی صلح فتح کمہ کا ذریعہ بنی جس سے تمام کمہ والے بھی مسلمان ہوئے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

(فا ئدہ) یعنی صلح ہم میں ہے کسی کو پسند نہ تھی، مشر کین کی سر کوبی کا ہر ایک خواستگار تھا مگر صلح ہی فتح کا باعث اور سبب بنی، واللہ اعلم بالصواب۔

> ٢١٢٩ - وَحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا *

> الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلَ عَنْ أَبِي وَائِلِ قَالَ مِغْوَلَ عَنْ أَبِي وَائِلِ قَالَ سَمِغْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بصِفِينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا سَمِغْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بصِفِينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي حَنْدُلُ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّهِ حَنْدُلُ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خَصْمٍ إِلّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خَصْمٌ *

۲۱۲۹۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق ، جریر (دوسری سند) ابوسعیداشج، وکیع،اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ ایسے امرکی طرف جو کہ ہمیں پریشانی میں ڈال دے۔

۱۱۳۰ ابراہیم بن سعد جوہری، ابواسامہ، مالک بن مغول، ابوصین، حضرت ابووائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے صفین کے دن سنا، فرما رہے ہے، اے لوگو! اپنے دین کے خلاف اپنی آراء کوغلط سمجھو، اور مجھے دیکھو کہ یوم ابو جندل کواگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کولوٹاسکتا (تولوٹادیتا) تمہاری رائے ایسی ہے، کہ وسلم کے حکم کولوٹاسکتا (تولوٹادیتا) تمہاری رائے ایسی ہے، کہ جب ہم اس کا ایک کونا کھولتے ہیں تو دوسر اخود بخود کھل جاتا

(فا کدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، بخاری کی روایت میں ہے کہ ''ماسدونا''اور یہی ٹھیک ہے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک کونااس کا باندھتے ہیں تودوسر اکھل جاتا ہے۔

ا ۱۳۱۳ نفر بن علی جہضمی، خالد بن حارث، سعید بن ابی عروبہ،
قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں
کہ جب بیہ سورت انافتخنالک فتحامبینالیغفر لک اللہ (الی قولہ) فوز أ
عظیماً نازل ہوئی تو اس وقت آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آرہے
تھے اور صحابہ کرام گواس کا بہت رنج وغم تھا اور آپ نے مقام
حدیبیہ ہی میں قربانی کو نح کر دیا تھا، آپ نے فرمایا، مجھ پر ایک
آیت نازل ہوئی ہے،جو ساری دنیا سے مجھے محبوب ہے۔

۲۱۳۲ عاصم بن نضر تیمی، معمر، بواسطه این والد قاده، حضرت انس بن مالک (دوسری سند) ابن منی ، ابوداؤد، ہمام، (تیسری سند) عبد بن حمید، بونس بن محمد، شیبان، قاده، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنه سے ابن الی عروبه کی روایت

٢١٣١ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةً أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ) إلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرْجَعَهُ مِنَ اللَّهُ) إلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرْجَعَهُ مِنَ الْحُدَيْيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ الْحَدَيْيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةً ايَةً اللَّهُ اللْهُ اللْمُوالِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَه

هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا * ٢١٣٢ - وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمُرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۹۱) ا قرار کاپور اکرنا۔

سالالالالی الو بحرین الی شیبہ ، ابواسامہ ، ولید بن جمیع ، ابوالطفیل ، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر میں حاضر ہونے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگریہ کہ میں اور میں جیز نے نہیں روکا مگریہ کہ میں اور میں حاضر ہونے کا فروں نے پار لیا، اور انہوں نے کہا کہ تم محمہ ہمیں قریش کے کا فروں نے پار لیا، اور انہوں نے کہا کہ تم محمہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا ہم ان کے پاس جانا نہیں جا ہے ہیں، توانہوں نے ہم سے اللہ تعالی کا عہد ومیثاق کیا کہ ہم مدینہ کو چلے جائیں نے ہم سے اللہ تعالی کا عہد ومیثاق کیا کہ ہم مدینہ کو چلے جائیں نے اور آپ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، تو آپ سے واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا قرار پورا کریں گے اور اللہ سے ان پر مدد چاہیں گے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةً * (٢٩١) بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ *

مَعْرَفَنَا أَبُو أَسَامَةً عَنِ الْوَلِيدِ بَنِ جُمَيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا أَبُو الطَّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي مَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي مَعَيْنِ أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي مَعَيْنِ أَنْ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُريدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُريدُهُ مَا نُريدُ إِلَّا تُريدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُريدُهُ مَا نُريدُ إِلَّا اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَ اللَّهِ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَ اللَّهِ وَمَيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَلَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَلَ اللَّهِ وَمَيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبُرُ نَاهُ الْحَبَرَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبُرُنَاهُ الْحَبَرَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ الْكُولُولَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَلْلَ مَا لَا لَهُ عَلَيْهِ وَلَا لَا لَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُعْمِينَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمُعْمِينَ اللَّهُ الْمُؤْلِقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَا اللَّهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُوا الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْم

(فائدہ) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اس لئے فرمایا تاکہ کفار مکہ اس چیز کونہ اچھالیں،ورنہ اگر کفار کسی مسلمان کو گر فتار کرلیں اور اس سے نہ بھا گئے کا قرار لے لیس تو امام ابو حنیفہ ،امام شافعی،اور اہل کو فہ کے نزدیک اس کو اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔جب موقع ملے فرار ہو جائے اور اگر جبر اُاس بات کا قرار لیس تو بالا تفاق بھا گنادر ست اور صحیح ہے کیونکہ زبردستی کی قشم لازم نہیں ہواکرتی (نووی جلد ۲)

(٢٩٢) بَابِ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ *

٢١٣٤ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمُورِ وَإِسْحَقُ بْنُ الْمُورِهِ مَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجُلُ لَوْ أَبِيهِ قَالَ رَجُلُ لَوْ أَبِيهِ قَالَ رَجُلُ لَوْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذُرَكُتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةً أَنْتَ كُنْتَ كُنْتَ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُذَيْفَةً أَنْتَ كُنْتَ كُنْتَ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةً أَنْتَ كُنْتَ كُنْتَ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْتُ الْعَلَى الْعَهُ الْعَالَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَالَ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَا عَلَى الْعَلَالَ عَلَى الْعَلَا عَلَى

باب(۲۹۲)غزوه احزاب لیعنی جنگ خندق_

۲۱۳۴ - زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹے ہوئے تھے کہ ایک شخص بولا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوتا تو آپ کے ساتھ جہاد کرتا، اور آپ کے ساتھ جہاد کرتا، اور آپ کے ساتھ الدائی میں کوشش کرتا، حضرت حذیفہ نے فرمایا تو اور ایبا کرتا، ہمیں دیکھو! کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایبا کرتا، ہمیں دیکھو! کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے،اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی،اور سر دی بھی کڑا کے کی پڑر ہی تھی،اس وقت ر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، کوئی شخص ہے جو جا کر کا فروں کی خبر لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا، ہم خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ نے فرمایا کوئی ہے جو جا کر کا فروں کی خبر لائے،اللہ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا، ہم خاموش ہو گئے او کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ نے پھر فرمایا، کوئی ہے جو کا فروں کی خبر لائے ،اللہ اسے قیامت کے دن میراساتھ نصیب کرے گا،ہم خاموش رہےاور کسی نے جواب نہیں دیا بالآخر آپ نے فرمایا حذیفہ اٹھ اور جاکر کفار کی خبر لا، اب مجھے کوئی حیارہ کار نہیں رہا کہ آپ نے میرانام لے کر کہا آپ نے فرمایا جااور کفار کی خبر لا،اورانہیں مجھ پر نہ اکسانا جب میں آپ کے پاس سے چلا توابیامحسوس ہوا جیسا کہ حمام (۱) میں جا رہا ہوں، تا آنکہ میں ان کے یاس پہنچا، دیکھا کیا ہوں کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہاہے، میں نے تیر کمان پر چڑھایا ،اور اے مارنے کاارادہ کیا، مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم كا فرمان ياد آگياكه انہيں مجھ پر غصه نه د لا نااور اگر ميں تیر مارتا توبلا شبہ ابوسفیان کے لگتا، آخر میں واپس ہوا تو پھر مجھے اییا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں، جب آپ کے پاس آیااور آپ سے سب حال بیان کر دیااس و فت سر دی محسوس ہو کی تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپناایک فاضل عبااوڑھادیا جے اوڑھ کر آپ ممازیڑھاکرتے تھے تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سو تارہا، جب صبح ہو گئی تو آپ نے فرمایا، اے بہت زیادہ سونے والے اٹھ جا۔ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذَتْنَا ريحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجبُّهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجبُّهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي باسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَر الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامِ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِٱلنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكُرْتُ قُوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَحْبَرْتُهُ بِحَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلُ نَائِمًا حَتَّى أُصْبَحْتُ فَلَمَّا أُصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نُو°مَانُ*

⁽۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے بیہ جارہے تھے تو سخت سر دی کی رات میں ایسی گرمی محسوس فرمارہے تھے گویا کہ گرم حمام میں چل رہے تھے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کامعجزہ تھا۔

(فاکدہ) غزوہ احزاب یعنی خندق ۵ ہمیں ہوا، مشر کین کی بکثرت جماعتیں تھیں،اس واسطے اس غزوہ کو احزاب ہو لتے ہیں، حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاً تو د شواری می نظر آتی ہے مگر اس کے بعد ہمہ قسم کی راحتیں ہیں، آج کل مسلمانوں کی بستی اور زوال کا یہی سبب ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول سے روگر دانی کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کاخوف بالائے طاق رکھ دیا ہے، اور د نیا کی محبت میں غرق ہو گئے، بیداری میں بھی و نیا اور خواب میں بھی د نیا، رات د ن کا یہی چکر ہے بس کا خوف بالائے طاق رکھ دیا ہے، اور د نیا کی محبت میں غرق ہو گئے، بیداری میں بھی و نیا اور خواب میں بھی د نیا، رات د ن کا یہی چکر ہے بس اسی کانام عقمندی ہے اور جواس سے عاری ہو، وہ ان بیو قوفوں کی نظر میں احمق ہے موجودہ ذمانہ میں خواہ کتنی ہی کوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لے، شرہ واور متیجہ بس اتنا ہے کہ وہ تعلیم مردوں کو عور ت بناتی ہے اور عور توں کو مرداور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت فرما تا ہے، جیسا کہ آئندہ اور بیش میں با

باب(۲۹۳)غزوه احد کابیان-

۲۱۳۵ ہراب بن خالداز دی، جماد بن سلمہ، علی بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ببان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن علیحدہ ہوگئے، سات انصاری اور دو قریش آپ کے پاس رہ گئے، جب کفار نے آپ پر ججوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کون انہیں ہم سے ہٹا تا ہے، اسے جنت ملی یا وہ جنت میں میر ارفیق ہوگا، ایک انصاری آگے بڑھا اور اڑا، یہاں تک کہ ماراگیا، پھر انہوں نے ہجوم کیا، پھر آپ نے فرمایا، انہیں کون ہٹا تا ہے، اسے جنت میں میر ارفیق ہوگا، ایک ہو ھا اور اڑا، یہاں تک کہ ماراگیا، پھر انہوں نے بخوم کیا، پھر آپ نے فرمایا، انہیں کون ہٹا تا ہے، اسے جنت ملی گیا، یوہ جنت میں میر ارفیق ہوگا، چنا نچہ ایک انصاری آگ بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، پھر یہی حال رہا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، پھر یہی حال رہا، یہاں تک کہ انصار کے ساتوں آدمی شہید ہوگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم ضالی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم

(٢٩٣) بَابِ غَزْوَةِ أُحُدٍ *

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنس بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشِ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُو رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَيَقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُو رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَى قُتِلَ فَلَمْ يَرُدُهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُو رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ مَنْ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَى قُتِلَ فَلَمْ يَرَدُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَى قُتِلَ فَلَمْ يَرُدُلُ كَذَلِكَ حَتَى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفَنَا فَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفَنَا وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفَنَا وَسَلَّمَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْمُحَابِنَا *

(فائدہ) بعنی ساتوں انصاری شہید ہو گئے اود ونوں قریثی موجو درہے، سجان اللہ انصار کی و فاداری اور جان نثاری کے کیا کہنے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم.

٢١٣٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرحَ وَجُهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرحَ وَجُهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۱ یکی بن بیجی تمیمی، عبدالعزیز بن ابی حازم این والدسے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا،ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن زخمی ہونے کا حال دریافت کیا گیاا نہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ زخمی ہو گیا تھا،

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بَنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِحَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ *

٢١٣٧ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَارِمٍ لَيْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَارِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَعْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكرَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ نَحْهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتُ *

رَبِهِ رَبِ وَاسْحَقُ مُسُوسِ مَسُرِ اللهِ اللهِ مَالِيَةَ وَزُهَيْرُ اللهِ عَرْبٍ وَإِسْحَقُ اللهِ الْمُراهِيمَ وَاالْنُ أَبِي عُمَرَ اللهِ عَرْبُ وَالْنُ أَبِي عُمَرَ اللهِ عَرْبُ وَالْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَامِرِيُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلْمُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو اللهِ عَمْرُو اللهِ المُعَلِيمِيُّ حَدَّثَنِي اللهِ عَنْ سَعِيدِ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ اللهُ اللهِ الله

اور اگلا دانت ٹوٹ (۱) گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا تھا،
حضرت فاطمہ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاخون
دھور ہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب وصل پانی لاکر
ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے خون
بہنے میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہو تا جارہا ہے تو انہوں نے
چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کراس کو جلا کر راکھ کر کے زخم پر لگادیا اس
سے خون رک گیا۔

۱۳۵۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کی کیفیت دریافت کی گئی تو کہنے گئے سنو!خداکی قتم مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھورہا تھا، اور کون شخص اس پر پانی ڈال رہا تھا، ارو کیا دواکی گئی تھی، پھر بقیہ حدیث عبدالعزیز کی روایت کی طرح بیان کی۔ باقی اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپکا روایت کی طرح بیان کی۔ باقی اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپکا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور 'دہشمت'' کے بجائے 'دسرت'کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور 'دہشمت'' کے بجائے 'دسرت'کا

لفظ ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۸ ابو بکر بن ابی شیبہ ، زہیر بن حرب واسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر ، ابن عیینہ ، (دوسر ی سند) عمر و بن سواد عامر ی عبداللہ بن و ہب، عمر و بن حارث ، سعید بن ابی ہلال ، (تیسر ی سند) محمد بن سہل تمیمی ، ابن ابی مریم ، محمد بن مطرف ، ابو حازم ، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اتنا فرق ہے کہ ابن ابی ہلال کی حدیث میں "اصیب و جہہ "کے لفظ بیان ہوئے ہیں اور ابنا مطرف کی حدیث میں "جرح و جہہ "کے الفاظ مر وی ہیں اور معنی ایک ہدیے۔

(۱) انبیاء علیہم السلام کواس جیسے جو صدمات پہنچتے ہیں ان میں ان کے لئے اجرکی زیادتی ہوتی ہے،ان کی امتوں کے لئے تسلی کاسامان ہو تا ہے جب امت کوایسے حالات پہنچیں،اور ان واقعات سے امتوں کو یہ بتانا مقصود ہو تا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی بشر ہیں اور مخلوق ہیں تاکہ امت انھیں الوہیت کے مقام پر نہ سمجھے۔

هِلَال أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجُهُهُ *

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً بْن قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةً عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَس أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِّرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتُهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

٩ ٢١٣- عبدالله بن مسلمه بن قعنب، حماد بن سلمة، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن ر سول الله صلى الله عليه وسلم كا اگلا دانت ٹوٹ گيا تھا اور سر مبارک میں زخم آیاتھا، آپ خون پو نچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے،ایسی قوم کیسے فلاح پاشتی ہے جس نے اپنے نبی کو ز خمی کر دیا،اور اگلا دانت توژ دیا، حالا نکه نبی ان کو خدا کی طر ف بلار ما تها، اس ير الله تعالى نے يه آيت نازل فرمائي "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِشَيْ"

(فا کدہ) پیہ حالت دیکھے کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوان کی ہلا کت اور بربادی کا یقین ہو گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ کا کار خانہ قدرت میں کوئی اختیار نہیں ہے،اللہ تعالیٰ جا ہے انہیں معاف فرمائے اور جا ہے تو عذاب کرے،اب سر دار انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کاپیہ حال ہے تواور کسی ولی یا پیریاغوث وغیرہ کا کیاذ کر ،ان لوگوں کی طرف ایسے امور کومنسوب کرنااپنی حماقت اور بے دینی کا ثبوت

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِّيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاء ضَرَبَهُ

• ۲۱۴- محمد بن عبدالله بن نمير، وكيع، اعمش، شفيق، حضرت ٢١٤٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن نُمَيْر عبدالله رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که میرے سامنے حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقَ عَنْ اس و قت وہ منظر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرمارہے تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا، اور وہ انبے چہرہ سے خون بو نچھتے جاتے تھے اور قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ فرماتے جاتے تھے اے پرور دگار میری قوم کی مغفرت فرما *ی*ہ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ * َ نہیں جانتے۔

ا ۱۲ او بکر بن ابی شیبه ، و کیع ، محمد بن بشر ،اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں بیه زیادتی ہے کہ اپنی بیشانی ہے خون پو نچھتے جاتے تھے۔

باب (۲۹۴) جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں اس پر غضب الہی کا نازل ہو نا۔

٢١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ * (٢٩٤) بَابِ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۴۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن مدبہ ان چند مرویات میں ہے۔ نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہر برہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالی بڑاغصے ہے ان لوگوں پر جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کیا، اور آپ اپنے د ندان مبارک کی طرف اشارہ فرمارہ سے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں فرمایا کہ جس شخص کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں قبل کردیں اس پر اللہ عزو جل بہت سخت غضب ناک ہو تا

باب (۲۹۵) رسول الله صلی الله علیه و سلم کو مشر کین و منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔

سه ۲۱۴ ـ عبدالله بن عمرو بن محمد بن ابان جعفی، عبدالرحیم بن سلیمان، ز کریا، ابواسحاق، عمر و بن میمون اودی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے ،اور ایک دن پہلے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا، ابو جہل بولا، تم میں ہے کوئی شخص جاکر فلاں محلّہ ہے اونٹ کااوج لے آئے اور لے کر محمر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں شانوں کے در میان اس وقت رکھ دے جب وہ تجدہ میں جائیں، چنانچہ ایک بدبخت آدمی اس کے لئے کھڑا ہوا اور جب حضور سجدے میں گئے تواس نے دونوں شانوں کے در میان اوج لا کر رکھ دیااور پھر سب اس قدر ہنے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، میں یہ ماجرا دیکھ رہاتھا، کاش مجھے اتن طاقت ہوتی کہ میں حضور پر سے اسے اٹھا سکتااور حضور محدے میں پڑے تھے، سر نہیں اٹھا سکتے تھے بالآخر ایک شخص نے جاکر حضرت فاطمہ کو اطلاع دی وہ تشریف لائیں اور اس وقت وہ حچوٹی بچی تھیں ، آپٹے نے آکر

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبِّهٍ قَالَ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بُنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ فِي وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي عَنَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى وَجَلَّ *

سَبِيلِ اللهِ عَزِّ وَجَلِّ * (٩٥) بَابِ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ * ٢١٤٣ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَّيْمَانَ عَنْ زَكَريَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرُو بْن مَيْمُون الْأَوْدِيِّ عَن ابْن مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلِ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِٱلْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلِ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورٍ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيُضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ إِذًا سَجَدُّ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنَّ ظَهْر رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ

حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَحْبَرَ فَاطِمَةً فَجَاءَتْ

وَهِيَ جُويْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ النَّهُمَّ عَلَيْكَ بَقُرَيْشَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعُوتَهُ ثُمَّ صَوْتَهُ وَخَافُوا دَعُوتَهُ ثُمَّ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَأْبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةً وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَاللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَأْبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةً بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَسَيْبَةً ابْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَسَلَّمَ بِالْحَقِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ بِالْحَقِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ مَحَمَّدًا وَكُرَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْر ثُمَّ سُحِبُوا إلَى الْقَلِيبِ عَدْر قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ مَعْمَدًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ * قَلْلَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةً عَلَيْهِ فَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةً عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِ لَقَدْ رَأَيْتُ اللَّذِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِ لَقَدْ رَأَيْتُ اللَّذِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْر ثُمَّ سُحِبُوا إلَى الْقَلِيبِ عَدْر قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةً عَلَيْهِ هِمَدًا الْحَدِيثِ *

اس اوج کو حضور پر سے اٹھایا اور پھر کا فروں کی طرف رخ کو کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں، جب آپ نماز پوری کر چکے تو بلند آواز سے آپ نے ان پر بددعا کی، اور جب آپ بددعا کرتے تو تین مر تبہ کرتے، اور جب سوال کرتے، تب بھی تین مر تبہ ارشاد فرمایا الہی قریش کی پکڑ کر، جب کفار نے آپ کی آواز سی تو ہلی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے خو فزدہ ہوگئے، پھر آپ نے فرمایا، اللہ ابو جہل بن بددعا سے خو فزدہ ہوگئے، پھر آپ نے فرمایا، اللہ ابو جہل بن ہشام کی، عتبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، ولید بن عقبہ کی، اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں امیبہ بن ظف کی، اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں شخص کا نام حضور نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قتم ہے اس فخص کا نام حضور نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قتم ہے اس ذات کی جس نے مجمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ذات کی جس نے مجمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا دن مر ابواد یکھا، پھر ان کی لاشیں تھیدئے کر بددعادی بدر کے ذویں میں دن مر ابواد یکھا، پھر ان کی لاشیں تھیدئے کر بددعادی بدر کے ذالی گئیں، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس روایت میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے۔

(فا کدہ) بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے،امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے اور ولید بن عقبہ تواس وقت موجود نہیں تھا،اوراگر ہو گاتو بچہ ہو گاکیو نکہ فنح مکہ کے دن وہ حضور کی خدمت میں سر پرہاتھ پھیر نے کے لئے لایا گیا، تووہ اس وقت جوانی کے قریب تھا۔ ہو گاتو بچہ ہو گاکیو نکہ فنح مکہ کے دن وہ حضور کی خدمت میں سر پرہاتھ پھیر نے کے لئے لایا گیا، تووہ اس وقت جوانی کے قریب تھا۔

۱۹۱۲ محد بن مثنی اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبدالله رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول الله صلی الله علیه وسلم سجد ہے میں تھے اور آپ کے آس پاس کچھ قریشی جمع تھے کہ استے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کا اوجھ لے آیا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دیا جس کی وجہ سے آپ سر مبارک نه اٹھا سکے، چنانچہ حضرت فاظمہ تشریف لائیں اور آپ کی پشت مبارک سے اس بوجھ کو اٹھایا، اور ایسی کر سے کر نے والوں کو بدوعادی، آپ نے فرمایا، اے الله اس قریشی جماعت کی گرفت فرما (اے الله) ابوجہل بن ہشام کی، قریشی جماعت کی گرفت فرما (اے الله) ابوجہل بن ہشام کی، عقبہ بن رہیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ عتبہ بن رہیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ عتبہ بن رہیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ عقبہ بن رہیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ عقبہ بن رہیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ

بوگاتو بچه بوگا يو تكه حكم كه كه دن وه حضور كي خدمت مين سربها ته الله الله عَدَّمَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا بَنْ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالًا حَدَّثَنَا الله مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الله الله عَنْ عَبْدِ الله قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشِ إِذْ جَاءَ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشِ إِذْ جَاءَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشِ إِذْ جَاءَ عَلَى عَمْدِ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَدُفَهُ عَلَى وَسَلَّمَ فَلَمْ عَمْدِ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ فَعَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ وَعُتْبَةً بْنُ الله عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ وَمَدُونَ فَيْكُ وَمَنْهُ وَمَنْهُ وَمَنْهُ وَمَنْهُ وَمَنْهُ وَمَالًا مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةً بْنَ الْمُكَا مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةً بْنَ الْمَكَالَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةً بْنَ الْمَكَا مِنْ قُرَيْشٍ أَبًا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةً بْنَ

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو(جلد دوم)

رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ تُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقُوا فِي بئر غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةً أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوُّصَالُهُ فَلَمْ يُلْقً فِي الْبئر *

بن خلف یاانی بن خلف کی (شعبه راوی کوان دونوں ناموں میں شک ہے) میں نے ان سب کو دیکھا کہ بدر کے دن مارے گئے اور سب كو كنوئيس ميں ڈالا گيا،البيته اميه بن خلف ياابي بن خلف کو کنویں میں نہیں ڈالا گیا کیو نکہ اس کے جوڑ جوڑ کے عکڑے

(فائدہ) صحیح بخاری باب" طرح حیف المشركین في البئر" میں ہے كہ امیہ یاابی كو جس وقت كنویں میں ڈالنے كیلئے گھسیٹا گیا تواس کے جوڑجوڑ علیحدہ ہوگئے کیونکہ بیہ بہت موٹا آ دمی تھانچے بیہ ہے کہ بیرامیہ بن خلف تھاجیسا کہ بخاری کتاب الجہاد میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

٢١٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲۱۴۵ ابو بكر بن ابي شيبه، جعفر بن عون، سفيان، ابو اسحاق حَدَّثَنَا جَعْفُرُ بْنُ عَوْن أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشِ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشَ ثَلَاثًا ۗ وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ ۚ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَّيَّةَ بْنَ حَلَفٍ وَلَمْ يَشُلُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ *

٢١٤٦ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرُو بْن مَيْمُون عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى َ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَر مِنْ قُرَيْش فِيهِمْ أَبُو جَهْلِ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَغُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةً وَعُقْبَةً بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ

الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا * ٢١٤٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرُو بْنِ سَرْحِ وَحَرْمَلَةَ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونَسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةً زَوْجَ النَّبِيِّ

لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرِ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ

ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باتی اتنی زیادتی ہے کہ حضور گتین مرتبہ دعا کرنے کو پسند فرماتے تھے، چنانچه فرمایا،الهی قریش کی پکڑ کر،الہٰی قریش کی گرفت کر،الہٰی قریش کی پکڑ کر اور اس روایت میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا نام بلاشبہ موجود ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ساتویں آدمی کانام میں بھول گیا۔

۲ ۲۱۴ سلمه بن شبیب، حسن بن اعین، ز هیر ،ابواسحاق، عمر و بن میمون، حضرت عبداللّٰدر ضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر کے کفار قریش کے چھ آدمیوں کے لئے بددعا فرمائی تھی،ان میں ابو جهل،امیه بن خلف، عتبه بن ربیعه، شیبه بن ربیعه، عقبه بن ابی معیط شامل تھے اور میں اللہ رب العزت کی قسم کھا کربیان کر تاہوں کہ میں نے ان سب کو بدر کے کنویں میں پڑاہواد یکھا ہے، کہ دھوپ کی شدت نے ان کے رنگ بدل دیئے تھے (کیونکہ) پیردن بہت سخت گرم تھا۔

۷ ۱۳۳ ابوالطاہر احمد بن عمر و بن سرح، حریلہ بن بیجیٰ، عمر و بن سواد عامری، ابن و هب، یونس، ابن شهاب، عروه، حضرت عا ئشةٌ زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيان فرماتي ہيں كه ميں نے عرض کیایار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احدے بھی زیادہ سخت دن کوئی آپ پر گزراہے، فرمایا، میں نے تمہاری قوم

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتُهُ أَنَّهَا قَالَتْ لرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلُ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْم أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْن عَبْدِ يَالِيلَ بْن عَبْدِ كُلَّال فَلَمْ يُحبُّنِي إِلَى مَا ۚ أَرَدْتُ فَانْطَلَقَٰتُ وَأَنَا مُّهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَّلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قُدْ سُمِّع فَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْحَبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجَبَالِ وَسَلَّمَ عَلَىَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قُولً قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْحَبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأُخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ

٣٠١٤٨ حَدَّنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ سَفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ ٢١٤٩ -وَ حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ

ہے سخت تکلیف اٹھائی ہیں اور سخت ترین تکلیف وہ تھی جو میں نے یوم عقبہ میں اٹھائی تھی، جب میں نے عبدیالیل بن عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تھا (یعنی اس کو اسلام کی د عوت دی تھی) کیکن جو کچھ میں نے حیاہا، اس نے قبول نہیں کیا، میں عملین ہو کرانچے رخ پر چلا آیااور قرن النعالب میں آکر مجھے ہوش آیا، میں نے اپناسر اٹھا کراوپر دیکھا توایک ابر نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا، میں نے دیکھا تو اس میں جبریل امین د کھائی دیے، جبریل نے مجھے بکار ااور کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ کی قوم کی بات کو سناہے،اور ان کے جواب کو بھی سناہے، اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے پاس بھیجاہے، آپ ان کے متعلق جو جاہیں حکم دیں،اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور سلام کیا، اور کہا اے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب کو سن لیااور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے پرور د گار نے مجھے آپ کے پاس بھیجاہے تاکہ آپ مجھے جو حکم کرنا جا ہیں کر دیں اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ان کے او پر برابر کردوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) َ بِکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدافرمائے گاجواس ذات وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے۔

۲۱۴۸ کیلی بن کیلی اور قتیبه بن سعید، ابوعوانه، اسود بن قیس، حضرت جندب بن سفیان رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم کی انگلی کسی ایک جنگ میں خون آلود ہو گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تو صرف ایک انگل ہے جو خون آلود ہو گئ ہے اور جو کچھ تونے تکلیف پائی ہے،اللّٰہ کی راہ میں پائی ہے۔ ۱۳۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ،اسحاق بن ابراہیم، ابن عیبینہ، اسود

بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسُودِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارِ فَنُكِبَتْ إصْبَعُهُ *

٠٥١٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسُودِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ أَبْطَأَ جَبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى وَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضَّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضَّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكُ رَبُّكُ وَمَا قَلَى) *

رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ ابْنُ رَافِعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسُودِ بْنِ فَيْانَ يَحْيَى بْنُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ السَّتَكَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَلَمْ يَقُولُ السَّتَكَى رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَحَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَت يَا فَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ مُحَمَّدُ إِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ مُحَمَّدُ إِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمُ مُحَمَّدُ إِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَلُهُ مُحَمَّدُ إِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَلُهُ مُحَمَّدُ إِنِي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَكَ لَكُونَ مَنْ فَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ كَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَلَا فَا اللّهُ عَلَيْهِ وَمَنَا قَدْ وَيَكُونَ مَنْ فَالْتُ فَالَوْ وَمُنَا قَدْ وَاللّهُ عَلَيْهِ إِذَا سَجَى مَا وَمَا قَلَى وَمَا قَلَى) *

بن قیس، ہے ای سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور وہاں آپ کی انگشت زخمی ہوگئی۔

۲۱۵۰ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جندب سے سنا فرمار ہے تھے، جبریل امین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی، تو مشرکین کہنے گئے کہ محمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا تواس پر اللہ تعالیٰ نے والضحی واللیل اذاسحی ماو دعك ربك وماقلی نازل فرمائی۔

۱۵۱۱ ـ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، یجیٰ بن آدم، زہیر، اسود بن قیس، جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیار ہو گئے اور آپ دویا تین شب تک اٹھ نہیں سکے، توایک عورت نے آکر کہا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ (عیاذ باللہ) تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کو نکہ میں و پھھتی ہوں کہ وہ دویا تین رات سے تمہارے دیا ہے کیونکہ میں و پھستی ہوں کہ وہ دویا تین رات سے تمہارے فرمائی، والشہ تارک نعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، والضّع و والنّبل إذا سمعی ما و دَعَک ربّد و ما قلی، آخر فرمائی، والضّع و والنّبل إذا سمعی ما و دَعَک ربّد و ما قلی، آخر

(فا كده) بير بخت عورت حمالية الحطب يعني ابو جهل كي بيوي اور ابوسفيان كي بهن تھي، واللّٰد اعلم _

٢٥٢ - وَحَدَّنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَّا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ أَخْبَرَنَّا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسُودِ أَخْبَرَنَّا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسُودِ أَخْبَرَنَّا الْمُلَائِيُ مَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

٢١٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ

۲۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، الملائی، حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۳ - اسحاق بن ابراہیم خطلی اور محمد بن رافع اور عبد بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ایک روز ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اوراس کے نیچے فدک کی ایک جادر تھی اور اپنے پیچھے حضرت اسامه بن زیدٌ کو بیملا کر حضرت سعد بن عبادةً کی عیادت کومحلّه بی حارث میں تشریف لے جارہے تھے اور پیہ واقعہ جنگ بدر ہے پہلے کا ہے، یہاں تک کہ آپ ایک مجلس پرے گزرے، جس میں ہمہ قتم کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرک بھی، بت پرست بھی، یہودی بھی اور یہودیوں میں عبداللہ بن الی تھا،اور عبداللہ بن رواحة مجمی مجلس میں موجود تھے،جب اس مجلس میں جانور کی گرد کپنچی تو عبداللہ بن ابی نے جادر سے اپنی ناک بند کرلی، پھر کہنے لگا کہ ہم پر گردنہ اڑاؤ، رسول اللہ صلّی الله عليه وسلم نے انہیں سلام کیااور تھہر کراتر کر سب کواسلام کی د عوت دی،اور قر آن کریم پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی بولا کہ اے شخص جو کچھ تو کہہ رہاہے اگر وہ سچے ہے تب بھی ہماری مجلس میں آکر ہمیں تکلیف نہ پہنچا،اس سے بہتریہ ہے کہ اپنے گھر چلا جا، ہم سے جو آ دمی تیرے پاس جائے اسے بیہ قصہ سنانا (استغفر الله) حضرت عبدالله بن رواحه بولے، ہماری مجالس میں آگر ضرور ساہیۓ ہم توان باتوں کو پسند کرتے ہیں، بالآخر مسلمانوں میں اور مشر کین اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے کگی اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے اور ر سول الله صلى الله عليه وسلم برابر اس معامله كو د باتے رہے، بالآخر آپ اپنے گدھے پر سوار کر ہو کر چل دیئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اے سعدتم نے وہ بات نہیں سنی،جو ابو حباب یعنی عبد اللہ بن ابی نے کہی، ایسی ایسی با تیں کہیں ہیں، حضرت سعدؓ بولے یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ہے در گزر فرمائے، بخدااب تواللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کوعنایت فرمایا، وہ فرماہی دیااوراس شہر والوں نے تو سے طے کیا تھا کہ اس کو تاج پہنا دیں اور بادشاہت کا عمامہ بند ھوائیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو آپ کو

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرُورَةً أَنَّ أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ ۚ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةً وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةً فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرِ حَتَّى مَرَّ بمَحْلِس فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةً الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبَيٍّ وَفِي الْمَحْلِسَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَّالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتُوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْن عُبَادَةً فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُريدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيِّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ

فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢١٥٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَُنْ عُقَيْل عَن ابْن شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَٰلِكَ قُبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ *

٢١٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنس بْن مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ أَبْنَ أَبَيٌّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبَخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتُ فِيهِمْ ﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا

* 10- 1 1- 1- 1- 1- 1- 1-

دیا ہے سے بات نہ ہونے دی تو وہ جل دیا، اور آپ نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا،اس کی یہی وجہ ہے، چنانچہ حضور کے اسے معاف

۲۱۵۴ محمد بن رافع، حجبین بن مثنیٰ،لیث، عقیل، ابن شهاب ہے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی نے اپنے اسلام کو ظاہر تہیں کیا تھا۔

٢١٥٥ محمر بن عبدالاعلى قيسى،معتمر ، بواسطه اپنے والد حضرت ائس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ر سول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا، کاش آپ عبدالله بن ابی کے یاس (اسلام کی دعوت کے لئے) تشریف لے جائیں، چنانچہ آپ اس کے پاس چلے، اور ایک گدھے پر سوار ہوئے، اور مسلمان تجھی چلے، وہ زمین شور تھی، جب نبی صلی الله علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو وہ بولا مجھ سے جدا ہو، بخدا تمہارے گدھے کی بونے مجھے پریشان کر دیا، ایک انصاری بولے ،خدا کی قتم!رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خو شبودار ہے اس پر عبداللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی اس کی طرف سے غضبناک ہو گیااور پھر ہر جانب کے او گوں کو غصہ آگیااور ہاتھوں، جو توں سے مارپیٹے ہونے لگی، ہمیں خبر ملی کہ انہیں او گوں کے بارے میں بی آیت نازل بوكي، وان طائفتان من المومنين اقتتلوا الآية يعني أكر مسلمانول کی دو جماعتیں آپس میں قال کریں توان میں صلح کرادو۔

ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَحَدَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ آنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قُوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَارٍ قَتَلَنِي *

قریب) ہو گیا، حضرت ابن مسعود ؓ نے اس کی داڑھی پکڑی اور فرمایا، کیا تو ابو جہل ہے؟ ابو جہل بولا کہ جس شخص کو تم نے یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے، ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابو جہل نے یہ بھی کہا تھا کہ کاش کا شتکار کے علاوہ اور کوئی مجھے قتل کرتا۔

(فا کدہ) متر جم کہتا ہے کہ ابو جہل کا کہنا کہ کیا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی آدمی مارا ہے، بظاہر اس کا یہ کہناا یک معنی کے اعتبار سے ٹھیک تھا، یعنی بد بخت اور دوزخی ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں،اور پھر حضور ؓنے اس کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیااور فرمایا یہ اس امت کا فرعون تھا تواس کا کہنا ٹھیک تھا، کہ فرعونیت اور شقاوت میں اس امت میں اس سے بڑاکوئی نہیں تھا۔

٢١٥٧- حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَسٌ قَالَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَديثِ ابْنِ عُلَيَّةً وَقَوْلٍ أَبِي مِحْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَعِيلُ *

ر۲۹۷) بَاب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ *

٢١٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْورِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُينْنَة وَاللَّهْ فُ لِلزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِ وَاللَّهْ ظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ عَمْلُ اللَّهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُ أَنْ أَقْتَلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ الْذَنْ رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُ أَنْ أَقْتَلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ الْذَنْ لِي فَلْأَقُلُ لَهُ وَذَكَرَ مَا لِي فَلْأَقُلُ قَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا لِي فَلْأَقُلُ قَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا

۱۵۷۷ حامد بن عمر بکراوی، معتمر ، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ابو جہل کا کیا بنا ہے، اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی ہے، اور ابو مجلز کا قول اسی طرح ہے جس طرح اساعیل نے بیان کیا۔

باب (۲۹۷) طاغوت یہودیعنی کعب بن اشر ف(۱) کے قتل کا بیان۔

۲۱۵۸ اسحاق بن ابراہیم خطلی اور عبداللہ بن محمہ بن عبدالرحمٰن بن مسود الزہری، سفیان بن عیبنہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کعب بن اشر ف کو کون قتل کرتا ہے، علیہ وسلم نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کو ستار کھا ہے، محمہ بن مسلمہ نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں، آپ نے فرمایا، ہاں، محمہ بن مسلمہ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت د بجئے، آپ نے فرمایا، ہاں، محمہ بن مسلمہ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت د بجئے، آپ نے فرمایا کہہ سے مسلمہ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت د بجئے، آپ نے فرمایا کہہ سے مسلمہ نے بیاں آئے اور کعب سے

(۱) کعب بن اشر ف یہود کے رؤسامیں ہے ایک رئیس تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سخت مخالف تھا۔ شاعر تھاا پے شعر وں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر تا تھا(نعوذ باللہ)اور کفار کو آپ کے خلاف ابھار تا تھا۔ باتیں کیں،اور اپنااور حضور کا معاملہ بیان کیا،اور کہااس ھخص (حضورً) نے صدقہ لینے کاارادہ کیااور ہمیں تکلیف دے رکھی ہے(یہ تعریض ہے)جب کعب نے یہ سناتو بولاا بھی اور خدا کی قتم ممہیں تکلیف ہوگی، محمد بن مسلمہ نے کہا،اب ہم اس کے شریک ہو چکے ہیں اور اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہو تا ہے تاو قتیکہ اس کا انجام نہ دیکھ لیس کہ کیا ہو تاہے، محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو، کعب نے کہا تم میرے یاس کیا چیزر ہن رکھو گے ؟ ابن مسلمہ بولے جو تو حاہے، کعب نے کہا، اپنی عور تیں رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے تم عرب کے حسین ترین آدمی ہو، ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں، کعب بولا، اچھا اپنے بچے رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے بعد میں ہمارے بچوں کو عار دلائی جائے گی، اور کہا جائے گا کہ دووسق تھجور کے عوض تمہیں رہن رکھا گیا،البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس رہن رکھ دیں گے ، کعب نے کہااچھا، ابن مسلمہ نے کعب سے وعدہ کیا تھا کہ حارث اور ابوعبس بن جبر اور عبادہ بن بشر کو تمہارے پاس لے کر آؤں گا، چنانچہ یہ حضرات اس کے پاس آئے اور رات ہی کواسے بلایا، کعب نیچے اتر نے لگا تواس کی بیوی بولی مجھے ایسی آواز آرہی ہے جیسا کہ خون کی آواز ہو، کعب بولا، یه محمد بن مسلمه اور اس کا دودھ شریک اور ابونا کله ہی ہیں اور شریف آدمی کو تواگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا جاتاہے تووہ قبول کر تاہے، ابن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا، جب کعب آئے گا تو میں اس کے سرکی طرف ہاتھ بر هاؤل گاجب میں اس پر قابو پالوں تو تم حمله کر دینا، چنانچه کعب جب اتراتوسر کو چادر سے چھیائے ہوئے تھا، انہوں نے کہا کہ آپ سے خوشبو کی مہک آرہی ہے، وہ بولا میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عور توں سے زیادہ معطر ہے، ابن مسلمہ نے کہا کیا آپ مجھے سو تھھنے کی اجازت دیتے ہیں، کعب نے کہاہاں! سو نگھ لو، ابن مسلمہ نے اس کاسر سو نگھا پھر پکڑا، پھر

صحیحمسلم شریف مترجم ار د و (جلد دوم)

بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ ۚ إِلَى أَيِّ شَيْء يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قُالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُريدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أُوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْن مِنْ تَمْر وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمُ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْس بْن جَبْر وَعَبَّادِ بْن بشْر قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَّيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرِو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَم قَالَ إِنَّمَا هَٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكُرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذًا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اَسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلُمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجدُ مِنْكَ ريحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاء الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمُ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ * سونگھااور دوبارہ سونگھنے کے خواہاں ہوئے اور مضبوطی سے اس کا سر پکڑلیااور اپنے ساتھیوں سے کہاتو، چنانچہ اس کاکام تمام کر دیا۔ باب (۲۹۸) غروہ خیبر۔

٢١٥٩ زمير بن حرب، اساعيل بن عليه، عبدالعزيز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا جہاد کیا توہم نے صبح کی نماز مقام خیبر کے پاس اندھیرے میں پڑھی پھر نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ تھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے (ایک ہی سواری پر) سوار ہوا، اور رسول اللہ صلی الله علیہ وسلّم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا آ تخضرت صلّی الله علیه وسلم کی رات کو چھو جا تا تھااور آپ کی ران ہے (گھوڑاد وڑانے میں) تہ بند ہٹ گیا تھااور میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہاتھا، جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا، الله اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم سنسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں توان کی صبح جن کوڈرایا جاتاہے، بری ہو جاتی ہے، تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایااوراسی وقت يہودى لوگ اپنے كام كاج كے لئے نكلے تھے، تو كہنے لگے، محد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، عبدالعزیز راوی بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے لشکر کا بھی ذکر کیاہے، حضرت انس ر ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیاہے۔

۲۱۲۰-ابو بکر بن الی شیبہ ، عفان ، حماد بن سلمہ ، ثابت ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابوطلحہ کے ساتھ سوار تھااور میر اپاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے چھور ہاتھا، آفتاب نکلنے کے وقت ہم خیبر والوں کے پاس جا پہنچ اس وقت انہوں نے اپنے مویش باہر نکالے تھے اور خود در انتیاں، ٹوکرے اور در ختوں پر چڑھنے کی رسیاں لے کر نکلے تو کہنے گئے کہ مجمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۹۸) بَابِ غَزْوَةِ خَيْبَرَ *

٢١٥٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزيزِ بْن صُهَيْبٍ عَنْ أَنَس أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خُيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةً الْغَدَاةِ بِغَلَس فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبُ أَبُو طَلْحَةً وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةً فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاق خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبيِّ اللَّهِ صَلَّىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَحِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَربَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذًا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قُوْمٍ ﴿ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴾ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٌ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزيز وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً *

٢١٦٠ حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَفَّانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنس قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَة يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمسُ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَدَمِي تَمسُ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَرُجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسَ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسَ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسَ

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّهُ عَزَّ وَجَلّ *

٢١٦١ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مِنْصُورِ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنس ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنس ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) *

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّدٍ وَاللَّفُظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنُ إسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةً بْنِ الْأَكُوعِ قَالَ سَلَمَةً بْنِ الْأَكُوعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَهُ اللَّهُ اللَّهُ وَسُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَأَلْقِينْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَأَلْقِينَ عَلَيْنَا وَأَلْقِينَ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَأَلْقِينَا وَإِنَّا وَإِنَّا وَلِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْم وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا

اور پورالشکرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خراب ہوا خیبر ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں توان کی صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، حضرت انس میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں شکست دی۔

۱۲۱۲ اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور، نضر بن همیل، شعبہ، قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خیبر میں پہنچ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو جنہیں ڈرایا جا تا ہے ان کی صبح بری ہو جاتی ہے میں اتر جام اچھا نہیں ہو تا)

۲۱۹۲ قتیه بن سعیداور محمد بن عباد، حاتم بن اساعیل، یزید بن ابی عبید مولی سلمه بن اکوع، حضرت سلمه ابن اکوع رضی الله تعالی عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ہمر کاب نکلے اور خیبر کو چلے اور ہم رات کو چلتے رہے تو قوم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوع سے کہا، کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے اور حضرت عامر شاعر شع، چنانچہ حضرت عامر اترے اور حدی خوانی شروع کی کہنے گئے۔

الہٰی اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی نہ ہم زکوۃ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہمارے گناہ معاف کر، اسی کی ہمیں طلب ہے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور شمن سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور ہمیں تبلی و تشفی عطا فرما اور جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم جا پہنچتے ہیں اور آواز دی جاتی ہم پر بھروسہ کرتے ہیں اور آواز دینے کیساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیہ ہنکانے والا کون ہے، ماضرین نے عرض کیا عامر ہے، فرمایا اللہ تعالی اس پر رحم فرمایا توم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی فرمائے قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی

أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى

أَصَابَتْنَا مَحْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا

عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْم

ہم کواس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا، پھر ہم خیبر پہنچے اور خیبر والوں کا محاصرہ کیااور ہمیں بہت سخت بھوک لگی،اس کے آپ م نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خیبر تمہارے ہاتھوں پر فنح کر دیا، جب روز فتح کی شام ہوئی تولوگوں نے بہت آگ روشن کی،رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے نیچے یہ جلارہے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، گوشت کے نیچے، فرمایا کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا، خاتگی گدھوں کا گوشت ہے، آپ نے فرمایا،اسے پھینک دواور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو،ایک تشخص نے عرض کیا، کہ اسے بھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں، آپ ّ نے فرمایا جاہے ایساہی کرو، جب قوم نے صف بندی کی، تو عامر ً کی تلوار حچوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پیر میں مارنے لگے توخود لوٹ کران کے گھٹے میں لگی،اور اسی زخم سے انتقال فرماگئے، جب سب واپس ہوئے، تو سلمہؓ نے کہا، وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے خاموش خاموش دیکھا، فرمایا،اے سلمہ تیراکیاحال ہے؟ میں نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر قربان، لوگ کہتے ہیں کہ عامر "کا سارا عمل برباد ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتاہے، میں نے کہا فلال فلال مخض اور اسید بن حفیر انصاری، آپ نے فرمایا، جو ایبا کہتا ہے غلط کہتا ہے،اس کے لئے دوہرا نثواب ہے، حضور ً نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا، وہ طاعت الہی میں کو شش کرنے والا اور مجاہدہے کم عرب اس طرح زمین پر چلے ہیں، قتیبہ نے حدیث میں محمد راوی کے دوحر فوں میں مخالفت کی ہےاور ابن عباد کی روایت میں الق ہے ،القین نہیں ہے۔ ٣١٦٣ ـ ابو الطاهر ، ابن و هب ، يونس ، ابن شهاب ، عبد الرحمٰن بن عبدالله بن كعب، حضرت سلمه بن اكوع رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میر ابھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمر کاب ہو کر خوب لڑا مگر اتفاق ہے اس کی تلوار

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

الله عليه وسلم اس کے لئے (شہادت)واجب ہو گئی، آپ نے

الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءِ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمِ قَالَ أَيُّ لَحْمِ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِر فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بهِ سَاقَ يَهُودِي لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِر فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ وَفَلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مَثْلَهُ وَخُالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا* ٢١٦٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونَسُ عَن ابْن شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنُسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْن كَعْبِ بْن مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةً بْنَ

الْأَكُوعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُوا فِي ذَلِكَ وَشَكُوا فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُوا فِي وَشَكُوا فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمْرُ بْنُ الْخَطَابِ أَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمْرُ بْنُ الْخَوْلَ قَالَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُلَا عُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ الْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمْ اللَّهُ الْعَلْلُ عَمْرُ الْمُ الْعَلْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلِهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

إعدم ما تقول قال الله ما الهتكرينا والله تصدَّقْنَا ولَا صَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ وأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنا وأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنا وأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنا وألْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنا والمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنا

قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ قَالَهُ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ اللَّهُ قَالَ السَّلَاحِهِ فَقَالَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مَعْلُهِ مَاتَ بَسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ مُحَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ ابْنِ الْلَّكُوعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ ابِيْهِ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ ابْنِهِ مَثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ السَّلَمَةُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُ وَالْمَارَ بِاصِبْعَيْهِ *

لوٹ کرای کے لگ گئاورای سے اس کا انقال ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں، اور شک کرنے لگے اور کئے لگے یہ شخص خود اپنے ہتھیار سے مرگیا، ای طرح اس کے بارے میں کچھ شکایات کیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو پچھ رجز ساؤل، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خیبر اجازت دیجئے کہ میں آپ کو پچھ رجز ساؤل، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خواب کے میں آپ کو پچھ رجز ساؤل، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی، حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو کہواس کو سمجھ لینا، میں نے کہا:

بخدا اگر الله کی مدد نه جوتی تو جمیس راه راست نه ملتی اور نہ ہم زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایاتم نے سیج کہاہے۔ اور ہم یر اینی رحمت نازل فرما اور کفار سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور مشرکین نے ہم پر جو ہجوم کر رکھا ہے جب میں بیر جزیوری کرچکا تور سول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا، یہ اشعار کس کے ہیں، میں نے عرض کیا، میرے بھائی (عامرًا) نے کہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الله تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا، یار سول الله صلی اللہ علیہ وسلم سیجھ لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہتھیار سے مراہے،رسول اللہ صلی الله عليه وسلم نے فرماياوہ اطاعت الہي ميں كوشش كرتے اور راہ خدامیں جہاد کرنے کی حالت میں مراہے، ابن شہاب بیان كرتے ہيں كہ ميں نے سلمہ بن اكوع كے ايك لڑكے سے دریافت کیا، توانہوں نے اپنے والد سے یہی روایت اسی طرح نقل کی، باقی سے کہ میں نے جب سے کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں تو فرمایا، وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد

اور مجاہد مراہے، اس کو دوہرا ثواب ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

باب (۲۹۹) غزوہ احزاب لینی جنگ خندق کے دیگرواقعات به

۲۱۶۴ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، ابی اسحاق، حضرت براء بن عاز ب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا،اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے:

> اگر الله کی مدد نه جوتی، تو جم مدایت نه پاتے نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ یہ نماز پڑھتے (الہی) ہم پر اپنی رحمت نازل فرما بیشک دشمنوں نے ہم پر ہجوم کیا ہے اور بیہ فرماتے:

ان لوگوں (کفار) نے ہماری بات نہ مانی جب وہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں اور بیہ آپ بلند آواز سے فرماتے۔ (٢٩٩) بَابِ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْحَنْدَقُ *

٢١٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفُر حَدَّثَنًا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التَّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تُصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةٌ عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلَى قَدْ أَبُوا عَلَيْنَا قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ

إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبُوا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

(فا کدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جہاد اور محنت و مشقت کے وقت رجز پڑھنے کااستحباب معلوم ہو تاہے اور پیر کہ امام کو بھی ان امور میں شریک ہونا جائے۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَلَى قَدْ بَغُوا عَلَيْنَا *

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِم عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْحَنْدَقَ وَنَنْقُلُ

۲۱۲۵ محمد بن متنی، عبدالرحمٰن بن مهدی، شعبه، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براءر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنااور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "ان الالی

قد بغوا علینا "کالفظ ہے۔ ۲۱۲۲۔ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبدالعزیز بن ابی حازم بواسطہ ا پنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یاس تشریف لائے،اور ہم خندق کھو درہے تھے اور مٹی اپنے کا ندھوں پر ڈھو

التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَيْشُ اللَّهُ عَلَيْ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْسُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْسُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْسُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْسُ اللَّ

٢١٦٧ - و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ وَاللَّهْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرً وَاللَّهْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرً حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ قُرَّةً عَنْ أَنسِ بْنَ حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ قُرَّةً عَنْ أَنسِ بْنَ

مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهُ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهُ

٢١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهُ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهُ

٢١٦٩ - وَحَدَّثُنَّا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ . فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهُ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهُ

وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغُفِرْ *

٢١٧٠ حَدَّثَنَا جَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَهْزٌ حَدَّثَنَا خَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ أَنَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْحَنْدَق

رہے تھے،نوررسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ!زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے،لہذا تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۲۱۶۷۔ محمد بن متنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

البی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے

لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۲۸ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، الہٰی عیش تو آخرت ہی کی ہے، شعبہ نے کہا، یا یہ فرمانا:

الہی عیش تو آخرت ہی کی عیش ہے
لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما
۲۱۲۹۔ یجیٰ بن یجیٰ اور شیبان بن فروخ ، ابوالتیاح حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے
بیان کیا کہ صحابہ کرام ؓ رجز پڑھتے تھے اور آنخضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے تھے، چنانچہ سب
کہہ رہے تھے:

الٰہی بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے
تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما
اور شیبان کی روایت میں"فانصر"کی بجائے"فاغفر"ہے۔
۱۲۱۷۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ
خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرما
رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَغُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجَهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اللَّهُمُّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهُ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَاللَّهَاجِرَهُ (٣٠٠) بَابِ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا * (٢١٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكُوعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكُوعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ مَنْ يُؤذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِينِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ فَقُلْتُ مَنْ أَحَدُهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَحْتُ ثَلَاثَ صَرَحَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا ثَلَاثَ صَرَحَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَلْ مَالَمَعْتُ مَا

> أَنَا ابْنُ الْأَكُوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعَ

بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي

حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ بَذِي قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ

مِنَ الْمَاء فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بَنْبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا

وأقول

فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثُ إلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوعِ مَلَكْتَ فَأَسْجَحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الْوَالِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَالَ الْمُؤْفِي اللَّهُ اللَّهُ الْمَالَا اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْفِقُ الْمُؤْفِقُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْفِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْفِقُ اللَّهُ اللَّهُ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
تا بقاء حیات اسلام پر بیعت کی ہے
یا"علی الجہاد"کا لفظ فرمایا، حماد راوی کو شک ہے، اور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:۔

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهُ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَاللَّهَاجِرَهُ باب (٣٠٠) ذي قردوغير ولرُائيال-

۱۱۵۱ قتیب بن سعید، حاتم بن اساعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمه بن اکوع رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که میں پہلی اذان ہونے سے قبل ہی مدینہ سے باہر نکل گیا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کی اونٹنیاں مقام ذی قرہ میں چرا کرتی تھیں، مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کاغلام ملااوراس نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کی دودھ کی اونٹنیاں پکڑی کئیں، میں نے دریافت کیا، کس نے پکڑی ہیں؟ غلام نے کہا کی میں والوں نے، تو میں نے تین بار چینیں ماریں، یا صباحاہ! عطفان والوں نے، تو میں اپنے رخ پر چلدیا، اور مقام ذی فرو میں غطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، کنارے سے دوسر سے میں غطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، میں غطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، میں غطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، میں غطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے ہے۔ میں ایک بہت میں خطفان والوں کو جاکر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلارہے تھے، میں نے انہیں اپنے تیر وں سے مار ناشر وع کیااور میں ایک بہت میں خطفان تیر انداز تھا، اور میں کہنے لگا:

میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں یہی رجز پڑھتارہا، یہاں تک کہ ان سے اونٹنیاں چھڑالیں اور ان کی تمیں چادریں بھی چھین لیں، اتنے میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف لائے میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ میں نے انہیں پانی سے روک دیا، وہ بیاسے ہیں، ابھی ان کے پاس کسی کو بھیج و بیجئے، آپ نے فرمایا، ابن اکوع! تو چیزیں لے چکا ہے، اب رہنے دے، اس کے بعد ہم لوٹے اور حضور ًنے مجھے اپنے ساتھ اپنی او نٹنی پر بٹھالیا، حتی کہ ہم مدینہ

عَلَيْهِ وَنْسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

منورہ چہنچ گئے۔ ۲۱۷۲ ابو بكر بن ابي شيبه ، باشم بن قاسم، (دوسري سند) اسحاق بن عامر ،ابوعامر عقدی، عکرمه بن عمار ، (تیسری سند) عبدالله بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوعلی حنفی، عبید الله بن عبدالمجيد، عكرمه بن عمار،اياس بن سلمه، حضرت سلمه بن اكوع بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمر کاب مقام حدیبیہ میں پہنچے ،اس وقت ہم چورہ سو آ د می تھے ، اور حدیبیه میں پچاس بکریاں بھی سیر اب نہیں ہو سکتی تھیں، ر سول الله صلی الله علیه وسلم کنویں کے من پر بیٹھ گئے اور بیٹھ کریا تو د عاکی یااس میں تھو کا، بہر حال اس میں جوش آیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیر اب کر لیااور خود بھی سیر اب ہو گئے ،اس کے بعد در خت کی جڑمیں بیٹھ کرر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیعت کے لئے بلایا، سب سے پہلے میں نے بیعت کی،اس کے بعد اور لوگوں نے بیعت کی،جب آدھے آدمیوں تک نوبت آگئی تو آپ نے فرمایا، سلمہ تم بیعت کرو، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں توسب سے پہلے بیعت کر چکا، آپ نے فرمایا، پھر سہی، ر سول الله صلى الله عليه وسلم نے مجھے ديکھا كه ميرے ياس ہتھیار نہیں ہیں، اس لئے مجھے ایک ڈھال عنایت کی اس کے بعد لو گول نے بیعت کی، جب سلسلہ ختم ہو گیا، تو آپ نے فرمایا سلمة تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیایار سول الله صلی اللہ علیہ وسلم میں توسب سے پہلے بیعت کر چکا، اور در میان میں بھی، فرمایا پھر سہی، غرضیکہ تیسری مرتبہ میں نے پھر بیعت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمہ میں نے حمہیں جو ڈھال دی تھی ، وہ کہاں ہے، میں نے عرض کیا یار سول الله صلی الله علیہ وسلم میرے چیاعامر ﷺ کے پاس ہتھیار تہیں تھے میں نے وہ ڈھال ان کو دیدی،ر سول اللہ صلی اللہ علیہ

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حِ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرِ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْن عَمَّار ح و حُدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْدَّارِمِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٌّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةً وَهُوَ ابْنُ عَمَّارِ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلِّمَةً حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةً مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أُوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أُوَّل النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِر النَّاسِ قَالَ أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَّمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أُوَّلِ النَّاسِ وَفِي أُوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أُو دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وسلم مسکرائے اور فرمایا، تم بھی اس پہلے شخص کی طرح ہو جس نے دعا کی تھی،الہٰی مجھے ایساد وست عطا فرماجو میری جان ہے زیادہ پیاراہو، پھر مشر کین نے صلح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ ہر ایک طرف کا آدمی دوسری جانے لگا،اور ہم نے صلح کرلی، سلمہ ؓ کتے ہیں کہ میں طلحہ بن عبیداللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو یانی پلاتا، کھریرا کرتا،ان کی خدمت کرتااوران کے ساتھ ہی کھانا کھا تاتھا کیونکہ انبے اہل وعیال کو چھوڑ کرخداکے لئے ہجرت کر آیا تھا، اور جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے ملنے لگا، تو میں ایک در خت کے پاس آیا اور اس کے پنیچ سے کانٹے صاف کر کے اس کی جڑمیں لیٹ گیا، اتنے میں مشر کین مکہ میں سے جار آدمی آئے اور رسول الله صلى الله عليه وسلم كو برا بهلا كهنج لك، مجھے ان ير غصه آيا، میں وہاں سے دوسرے در خت کے پاس آگیا،انہوں نے اپنے ہتھیار لئکائے اور لیٹ گئے ا، وہ اس حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب میں ہے آواز آئی، کہ اے مہاجرین، ابن زنیم قبل کر دیئے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تکوار سونتی اور ان حار آ دمیوں پر حملہ کر دیا، وہ سورہے تھے، اور ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور گھا بنا کرا ہے ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا، قتم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کوعزت عطا فرمائی ہے تم میں سے جس نے بھی اپنا سر اٹھایا تو میں اس کا وہ حصہ اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں آئىمىن ہیں، چنانچە میںان كو تھینچتا ہوار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، اور میرے چیا عامر جھی قبیلہ عبلات کے ایک آدمی کو جس کا نام مکرز تھا، مشر کین کے ستر آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھسیٹ کرلے آئے،اس وقت عامر جھول پوش تھوڑے پر سوار تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، اور فرمایا حچوڑ دو گناہ کی ابتداء بھی ان کی طرف ہے ہوئی اور

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأُوَّالُ اللَّهُمَّ أَبْغِنِي حَبِياً هُوَ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ يَفْسِي ثُمَّ إِنَّ حَبِيبًا هُوَ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ يَفْسِي ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضِ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخُسُّهُ وَأَخْدِمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي مُهَاجرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضِ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ۖ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى ۗ أُولَئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ ۖ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتَهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ حَنْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ برَجُلِ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَس مُجَفُّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ

يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ كُلُّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لُحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظُهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غَلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةً أُنَدِّيهِ مَعَ الظُّهْرِ فَلَمَّا أَصْبُحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْر رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبَرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ اخَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ

أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكُوعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خلصَ نصْلُ السُّهُم إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذُهَا وَأَنَا ۖ أَبْنُ الْأَكُوَعِ

تکرار بھی، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کر دیا، تب اللہ تعالیٰ نے بیہ آیت نازل فرمائی وہوالذی الخ یعنی اس خدانے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا،اور تمہارے ہاتھوں کوان سے روکا، مکہ کی سر حد میں جب کہ تم کوان پر فتح اور کامیا بی دے چکا تھا، پھر ہم مدینہ کے ارادہ سے لوٹے، راستہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشر کوں کے در میان ایک پہاڑ حائل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کی جورات کو اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا پہرہ دے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو اس پہاڑ پر دومر تنبه یا تین مرتبه چڑھا پھر ہم مدینه منورہ پہنچے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنااونٹ رباح غلام (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا) کے ساتھ روانہ کر دیا، میں بھی او نٹول کے ساتھ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکل چلا، جب صبح ہوئی تو عبدالر حمٰن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی انتیوں کولوٹ لیااور سب کوہانگ کر لے گیا،اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا ، میں نے کہااے ربائخ بیر گھوڑا لے اور حضرت طلحه بن عبيدالله كوپہنچادے اور رسول الله صلی الله عليه وسلم کواطلاع کر دے کہ مشر کین نے آپ کی او نٹنیاں لوٹ لی ہیں، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھرایک ٹیلہ پر کھڑا ہواور میں نے ا پنا منہ مدینہ منورہ کی طرف کیا، اور بہت بلند آواز ہے تین مرتبہ آواز دی"یاصباحاہ"اں کے بعد میں ان کٹیروں کے پیچھے تير مار تا ہوااور رجز پڑھتا ہوار وانہ ہوا:۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں! اور آج کمینوں کی نتاہی کا دن ہے میں ان میں سے ایک ایک آدمی کو ملتااور تیر مار تا تھا یہاں تک کہ تیران کے کندھے سے نکل جا تااور میں یہ کہتا کہ یہ وارلے: میں اکوع کا بیٹا ہوا!

اور آج کمینوں کی نتاہی کا دن ہے خدا کی قشم ان کو برابر تیر مار تار ما،اور انہیں زخمی کر تار ہاجب ان میں ہے کوئی سوار میری طرف لوٹنا تومیں در خت کے نیچے آ کراس کی جڑمیں بیٹھ جاتااورایک تیر مارتا کہ وہ زخمی ہو جاتا، حتی کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستہ میں تھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیااور وہاں سے پھر مارنا شروع کئے اور میں برابر ان کا پیچھا کر تارہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول الله صلى الله عليه وسلم كي سواري كا نقا، ايسا تهيس رماكه جے میں نے اپنی پشت کے بیجھے نہ چھوڑ دیا ہو، سلمہ ہیان کرتے ہیں کہ پھر میں ان کے پیچھے تیر مار تا ہوا چلا،اور مجبور أہلكا ہونے کے لئے انہوں نے تمیں جادروں اور تمیں نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے مگر جو چیز وہ چھینکتے تھے، میں پھروں سے میل کی طرح ان پر نشان کر دیتا تھا، تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؑ کے صحابہ پہچان لیں، چلتے چلتے وہ ایک تنگ گھاٹی پر ہنچے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس پہنچ گیا، سب لوگ دو پہر کا کھانا کھانے بیٹھے اور میں پہاڑی کی چوتی پر پہنچ گیا، فزاری بولا، پیہ کون هخص ہمیں دیکھ رہاہے، وہ بولے اس شخص نے ہمیں تک کر دیاہے،خداکی قشم اند هیری رات سے ہمارے ساتھ ہے، برابر تیر مارے جاتا ہے، یہاں تک کہ جو کچھ ہارے پاس تھا، سب چھین لیاہے، فرازی بولاتم میں سے جار آدمی جاکر اس کو مار دیں، یہ سن کر جار آدمی بہاڑ پر میری طرف چڑھ، جب وہ اتنی دور رہ گئے کہ میری بات س سکیں تو میں نے کہاتم مجھے پہچانتے ہو،انہوں نے کہا،تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سلمہ بن اکوع ہوں، قتم ہے اس ذات کی جس نے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے میں تم میں سے جس کو جاہوں گا، مار ڈالوں گا، اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا،ان میں سے ایک بولا، یہ ایساہی نظر آتا ہے، پھر وہ سب وہاں سے لوٹے، میں انجھی وہاں سے چلا ہی

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسُتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِير مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلُّواْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَتُلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا ۚ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحُّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدُّوْنَ وَجُلَسْتُ عَلَى رَأْس قَرْن قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُواَ لَقِينًا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ وَاللَّهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَس يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا ۚ قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةً قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلَ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَّا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُول

نہیں تھاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو در ختوں میں تھس گئے تھے، سب سے آگے اخرم اسدی تھے، ان کے بعد ابو قنادہ انصاری اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی تھے میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ الٹے بھا گے ، میں نے اس سے کہا، اخرم تم ان سے احتیاط ر کھنا تاو قتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آئیں،ایبانہ ہو کہ وہ تم کو مار ڈالیں،وہ بولے اے سلمہ اگر تو الله تعالیٰ اور روز آخرت پرایمان رکھتاہے اور یقین رکھتاہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، تو میری شہادت کے در میان حائل نہ ہو، میں نے ان کو چھوڑ دیا،اور ان کا مقابلہ عبد الرحمٰن فزاری سے ہوا ، اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا، اور عبدالرحمٰن نے اخرم کو ہر چھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پرچڑھ بیٹھا،اتنے میں حضرت ابو قیادہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم كے شہبوار آينجے، اور انہوں نے عبدالر حمٰنٌ كو بر چھی مار کر قتل کیا، قتم ہے اس ذات کی جس نے محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطاکی ہے، میں ان کا تعاقب کرتار ہا،اور اپنے پیروں سے ایساد وڑ رہاتھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہیں د کھائی دیااور نہ ہی ان کا غبار، یہاں تک کہ آفاب غروب ہونے سے پہلے وہ کثیرے ا يک گھاڻي په پينيچ، جہال پاني تھا، اور ان کا نام ذي قرد تھا، وہ پاني یینے کے لئے اترے کیونکہ پیاسے تھے، پھر مجھے دیکھااور میں ان کے پیچھے دوڑ تاجلا آتا تھا، آخر میں نے ان کویانی پرسے ہٹادیا،وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے ،اب وہ کسی گھاٹی کی جانب دوڑے میں بھی دوڑا،اور ان میں ہے کسی کو پاکر اس کی شانے کی ہڈی میں ایک تیر لگادیا، میں نے کہالے اس کو،اور میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور بیہ دن کمینوں کی تباہی کادن ہے، وہ بولا، اس کی ماں اس پر روئے، کہ بیہ وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا، میں نے کہا ، اے اپنی حان کے دستمن وہی اکوع ہے ، جو صبح کو تنہ ر اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذًا أُوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَم قَالَ فَوَلُّوا مُدْبرينَ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلُ بَيْنِي وَبَيْنَ الشُّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَن قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةً فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بسَهْم فِي نُغْض كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا أَبْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةً قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوًّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةً قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْن

ساتھ تھا، سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں، ان لوگوں نے دو گھوڑےایک گھاٹی پر چھوڑ دیئے ، میں ان دونوں کو ہنکا کرر سول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں لے آیا وہاں مجھے عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملاہوا،اورایک چھاگل یانی کی لئے ہوئے میں نے وضو کیا، اور دودھ پیا، پھررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس پانی پر تھے، جہال سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اونٹ لے لئے ہیں،اور تمام وہ چیزیں جو میں نے مشر کین ہے چھینی تھیں،اور تمام برچھیاں، چادریں لے لیں، اور بلال نے ان او نٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے، ایک اونٹ نحر کیا،اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے تھے، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے ، لشکر میں ہے سو آدمی چن لینے کی اور پھر اس کے بعد میں ان کثیروں کا تعاقب کرتا ہوں،اوران میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑوں گا،جواپی قوم کو جاکر خبر دے، یہ س کر حضور بنے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں آگ کی روشنی میں کھل گئیں، آپ نے فرمایا، اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں قتم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی دی، آپ نے فرمایا، اب تووہ ارض غطفان ہی میں ہوں گے ،اتنے میں ایک غطفانی آیااور کہنے لگا کہ فلاں شخص نے ان لوگوں کے لئے اونٹ ذیج کیا تھا اور ابھی کھال ہی اتار نے پائے تھے کہ غبار نظر آیا تو کہنے لگے کہ لوگ آگئے ،اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے الغرض جب صبح ہوئی تو حضور کے ارشاد فرمایا، آج کے دن ہمارے سواروں میں سے بہتر سوار ابو قادہ ہیں اور پیادوں میں سے سب سے بڑھ کر سلمہ ہیں، پھر حضور ؓ نے مجھے دوجھے دیئے ،ایک حصہ سوار کا اور ایک حصه بیاده کا، اور دونوں اکٹھے مجھے ہی مرحمت فرمائے، پھر عصبااو نٹنی پر مجھے اپنے ساتھ بٹھلایا،اور سب ہم

عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَحِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَن وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرَبْتُ ثُمًّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاتُهُمْ عَنْهُ فَإِذًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءِ اسْتَنْقَذَّتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحِ وَبُرْدَةً وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِيِّ اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشُوي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي ۚ فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُل فَأَتَّبعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْض غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أُصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْن سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجعِينَ إِلَى

الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إَلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِق فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ ۚ إِلَيْكَ وَتُنَيْتُ رَجْلَيٌّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فُرَبَطْتُ عَلَيْهِ شُرَفًا أَوْ شَرَفَيْن أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَّعْتُ حَتَّى أُلْحَقُّهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَال حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَحزُ بِالْقَوْمِ

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

مدینہ منورہ کو واپس آئے راستہ میں ایک انصاری جن ہے دوڑ میں کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، بولے کوئی ہے جو مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہو اور بار باریمی کہتے رہے، جب میں نے سنا تو کہا تمہیں کسی بزرگ کی بزرگ کا لحاظ بھی ہے،اور کسی بزرگ سے ڈرتے بھی ہو، وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزر گی کے علاوہ اور کسی کی بزرگی کا خیال نہیں ، میں نے عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ، مجھے ان سے دوڑ لگانے دیجئے، آپ نے فرمایا، اچھااگر تیراجی جاہے، میں نے انصاری سے کہامیں تیری طرف آتا ہوں،اور میں نے اپنایاؤں ٹیڑھا کیا،اور کو دیڑا،اور میں دوڑا اور جب ایک یاد و چڑھائی باقی رہی تو میں نے اپنے دم کورو کا، پھر ان کے پیچھے دوڑا،اور جب ایک یاد و چڑھائی باقی رہی تو پھر دم کو سنجالا، پھر جو دوڑا توان ہے جا کر مل گیا، حتی کہ ان کے دونوں شانوں کے در میان ایک گھو نسامار ااور کہا بخد ااب میں آگے بڑھا، پھر ان سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، اس کے بعد خدا کی قتم مدینہ میں تین ہی رات تھہرنے پائے تھے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ پھر خیبر چل دیئے، تو میرے چیاعامر ؓ نے رجز پڑھناشر وع کیا:۔

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا وَأَنْزِلَنْ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا وَأَنْزِلَنْ عَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا عَلَيْنَا عَلَيْنَا عَلَيْنَا عَلَيْنَا عَلَيْنَا

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہاعامر ہے، آپ نے فرمایا، الله تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور رسول الله صلی الله علیه وسلم جب کسی کے لئے خاص کر استغفار فرماتے تو وہ ضرور شہید ہوتا، حضرت عمر نے بلند آواز سے کہا، اور وہ استاون سر سے ، مار سول الله صلی الله علیہ ، سلم

لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ وَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّى عَامِرٌ فَقَالَ

الَ وَبَرِزَ لَهُ عَمِي عَامِرِ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْن فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْس عَامِر وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَالَ فَالَمَ وَأَنَا فَأَتَيْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِر قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُّ قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْن ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَحِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأً وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ

> قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

آپ نے عامر ﷺ ہمیں کیوں نہ فائدہ اٹھانے دیا، جب ہم خیبر آئے توان کا باد شاہ مرحب بیر جزیر طبقا ہوا نکلا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب لڑائی کی آگ بھڑکنے لگتی ہے تو میں ہتھیار بند بہادر اور جنگ آز مودہ ہوتا ہوں

یہ س کر میرے چچاعامر اس کے مقابلہ کو نکلے اور بیہ رجز پڑھا:۔ خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں ہتھیار بند بہادر اور لڑائیوں میں گھنے والا ہوں دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں، مرحب کی تلوار

میرے چپاعامر کی ڈھال پر پڑی، عامر ٹنے نیچے سے تکوار ماری، گر ان کی تکوار لوٹ کر خود ان ہی کے لگ گئی جس سے ان کی شہرگ کٹ گئی، اور اسی سے ان کی شہادت ہوگئی، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نکلا تو حضور کے چند اصحاب کو دیکھا، وہ

کہتے تھے کہ عامر کا عمل رائیگاں ہو گیا، انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا بیہ سن کر میں حضور کی خدمت میں رو تا ہوا حاضر ہوا، اور عرض کیا، یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر کا عمل لغو

ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتا ہے ، میں نے عرض کیا، آپ کے ایک کے ایک کیا۔ آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں، فرمایا جس نے بھی کہا جھوٹ کہا،

بلکہ اس کو دو گنا ثواب ہے، پھر آپ نے مجھے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا،ان کی آنکھ دکھ رہی تھی، آپ نے فرمایا، میں جھنڈا

آیسے شخص کو دوں گاجو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو، مااللہ تعالیٰ اور اس کار سول اسے دوست رکھتا ہو،

میں حضرت علیٰ کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا، کیو نکہ ان کی آئکھیں دکھتی تھیں، آپؓ نے ان کی آئکھوں میں اپنا لعاب

ہ ہن لگادیا،وہ اسی وقت تندرست ہو گئے، آپ نے ان کو جھنڈا دیااور مرحب میدان میں سے کہتا ہوا لکلا:۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

میں وہ ہوں کہ مری مال نے تیرا نام حیدر رکھا ہے

اس شیر کی طرح(۱)جو جنگلات میں ڈراؤنی صورت ہو تاہے

میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلے اس سے برا پیلنہ دیتا ہوں

حضرت علی فی اس کے جواب میں کہا:

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كُريهِ الْمَنْظَرَهُ أُوفِيهِمُ بالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهُ

قَالَ فَضَرَبَ رَأْسُ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةً بْن عَمَّار بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ *

پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سریرایک ضرب لگائی اور اسے مار ڈالا، پھرانہی کے ہاتھوں پر فتحر ہی،ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ہم سے محمد بن بجیٰ نے بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث، عکر مہ بن عمار سے اس حدیث کو بطولہ بیان کیا ہے۔

(فائدہ)امام نووی فرماتے ہیں کہ سیجے یہی ہے کہ مر حب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا،اور بعض کا قول ہے کہ محمہ بن مسلمہؓ نے قتل کیاہے، مگر ابن عبدالبرنے اپنی کتاب در رفے مخضر السیر میں لکھا کہ ہمارے نزدیک صحیح چیزیہی ہے کہ اس کے قاتل حضرت علیٰ تھے اوریہی ابن اشہر سے مروی ہے اور اکثر اہل حدیث اور اصحاب سیر کی یہی رائے ہے۔

اور نیز اس حدیث میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جار معجزے ند کور ہوئے ہیں ایک تو حدیبیہ کا یانی بڑھ جانا، دوسرے دفعتاً حضرت علی رضی اللّٰد تعالی عنه کی آنکھ کا تندر ست ہو جانا، تیسرے حضرت علی کرم اللّٰدوجہہ کی فتح کی خبر دینا،اور چوتھے اس بات کی اطلاع دینا کہ وہ کثیرےاب غطفان میں ہیں، باقی بیہ سب معجزات ہیں، جواللّٰہ نتارک و تعالیٰ نے اپنے نبیّ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے،اگر اللّٰہ رب العزت اپنے نبیّا کے ہاتھ پر کسی خرق عادت چیز کا ظہور فرمادے تواس کانام معجزہ ہے اور حدیث سے شہسواری کے ساتھ ساتھ دوڑ لگانے کی بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے،اوراللہ اکبر کہ حضرت سلمہ بن اکوع "کی ہمت ہے کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی، گھوڑے تھک گئے ،اونٹ تھک گئے ،لوگ مر گئے ،اسباب و سامان رہ گیا، مگر سلمہؓ نہ تنھکے اور دن بھر نہ کچھ کھایا، نہ بیا، یہ محض اللہ جل جلالہ کی امداد تحى اور كمال ايماني اورجوش دين تها، اللّهم ارزقنا

> ٢١٧٣ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارِ بِهَذَا *

> (٣٠١) بَابِ. قَوْل اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ) الْآيَةَ * ٢١٧٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

۲۱۷۳ احمد بن بوسف ازدی، نضر بن محمد، عکرمه بن عمار ہے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۰۱) الله تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْخُـ

۱۲۷- عمر و بن محمد الناقد ، پزید بن بارون ، حماد بن سلمه ، ثابت ، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں کہ

(۱) مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ اسے شیر مار رہاہے تواس لئے حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کوشیر کے ساتھ تشبیہ وک تاکہ اسے خواب یاد و لا نمیں اور اسے مرعوب کریں۔

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ النَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ النَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ النِّهِ يَكُمُ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ اللَّهُ عَنْ كُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَةً مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) *

(٣٠٢) بَابِ غَزُورَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ*

٥٧١٧- حَدَّنَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّنَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَالَتِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنِ خِنْجَرًا فَكَانَ مُعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا خِنْجَرًا فَكَانَ مُعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَة فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ يَا لَهُ مَلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْجِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِي أَحَدٌ مِنَ الْخُنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولُ اللَّهِ الْتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَمُ فَا أَنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَلُو اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَلُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَلَاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ إِنَّ اللَّهُ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ *

تنعیم کے پہاڑ سے مکہ والے ۸۰ آدمی ہتھیاروں سے آراستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پراترے، وہ آپ کواور آپ کے اصحاب کو دھوکا دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انہیں پکڑلیااور قید کیااس کے بعد آپ نے انہیں چھوڑ دیا، تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی خداوہ ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کوان سے روکا، کہ کی سر حد میں تمہیں ان پر فتح ہو جانے کے بعد۔

باب (۳۰۲) عور توں کا مر دوں کے ساتھ جہاد ک

۲۱۷۵ ابو بحر بن ابی شیبه، پزید بن بارون، حماد بن سلمه، ثابت، حضرت انس رضی الله تعالی عنه بیان کرتے ہیں که حنین کے دن ام سلیم فی خنجر لیا، جو ان کے پاس تھا، حضرت ابوطلح فی نیا اند صلی الله علیه وسلم ام سلیم ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول الله علیه وسلم ام سلیم ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول الله علیه وسلم نے پوچھایہ خنجر کیسا ہے، ام سلیم نے عرض کیا، یارسول الله صلی الله علیه وسلم آگر کوئی مشرک میرے پاس آگ کوئی مشرک میرے پاس آگ کوئی مشرک میرے پاس آگ کوئی مشرک میرے پاس اسول الله صلی الله علیه وسلم الله علیه وسلم بنے، پھر ام سلیم نے عرض کیا، یارسول الله صلی الله علیه وسلم بنے، پھر ام سلیم نے عرض کیا، یارسول الله صلی الله علیه وسلم جمارے طلقاء میں سے جولوگ یارسول الله صلی الله علیه وسلم جمارے طلقاء میں سے جولوگ بیں جنہوں نے آپ سے شکست پائی ہے انہیں بار ڈالئے، آپ بیں جنہوں نے آپ سے شکست پائی ہے انہیں بار ڈالئے، آپ اس نے ہم پراحیان کیا ہے۔

(فائدہ)طلقاءوہ لوگ ہیں جو فنح مکہ کے دن مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے،ان کے فکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم انہیں منافق سمجھیں،اس لئے یہ فرمایا کہ انہیں قتل کرد بجئے۔

٢١٧٦ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم حَدَّثَنَا بَهُزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسُّحَقُ بْنُ بَهُزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسُّحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ فِي

۱۱۷۲ محد بن حاتم، بنر، حماد بن سلمه، اسحاق بن عبدالله بن الديم الله الله عنه حضرت ام الله طلحه، حضرت الله تعالى عنه حضرت ام سليم رضى الله تعالى عنها ك قصه مين رسول الله صلى الله عليه

قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسلم عنابت روايت كى طرح مديث مروى ہے۔

٢١٧٥ يجيلي بن يجيل، جعفر بن سليمان ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه بیان کرتے ہیں که رسول الله صلی الله عليه وسلم جہاد ميں اينے ساتھ ام سليمٌ اور انصار كى چند عور توں کو رکھتے تھے جو کہ پانی بلاتی تھیں اور زخیوں کی دوا کرتی تھیں۔

۲۱۷۸ عبدالله بن عبدالرحمٰن دارمی، عبدالله بن عمرو، عبدالوارث، عبدالعزيز بن صهيب، حضرت انس رضي الله تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کادن ہوا تو چندلو گول نے فنكست كهاكررسول الثد صلى الثدعليه وسلم كاساته حجهوژ ديا،اور ابوطلحة آپ كے سامنے تھے اور ڈھال كى آڑ آپ يركئے ہوئے تھے، اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے، اس روز ان کی دویا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں، جب کوئی تیروں کاتر کش لے کر نکلتا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے، یہ تیر طلحہ کے کئے رکھ دے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن اٹھا کر کا فروں کی طرف دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ عرض کرتے یا نبی الله ! میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں، آپ گردن نہ اٹھائے،ایبانہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کولگ جائے، میرا گلا آپ کے گلے کے سامنے رہے (تاکہ تیر میرے گلے میں لگے) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیق اور حضرت ام سلیم (اینی والده) کو دیکھا که وہ کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کی پنڈلی کی بازیب کو د مکھے رہا تھا، وہ دونوں مشکیں اپنی پشت پر لاد کر لاتی تھیں اور ا نہیں لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں ،اور پھر جاتیں اور بھر کر لا تیں، پھرلوگوں کے منہ میں ڈاکٹیں اور حضرت ابو طلحہ رضی الله تعالیٰ عنه کے ہاتھ سے دویا تین مر تبداد نگھ کی وجہ سے تکوار

مِثْلَ حَدِيثِ ثُّابِتٍ * ٢١٧٧- حَدُّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنس بْن مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بأُمِّ سُلَيْم وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى (فا کدہ) یہ د واوہ اپنے محر موں کی کر تیں اور غیر وں کی بھی کر سکتی ہیں ، بشر طیکہ بے پردگی نہ ہو۔

> ٢١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَن الدَّارمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرُو وَهُوَ أَبُو مَعْمَرُ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزَ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَس بْن مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلَّحَةً رَجُلًا رَامِيًا شَكِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْتُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقُوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بأَبِي أُنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِبْكَ سَهُمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَهَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةً بنْتَ أَبي بَكْر وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانَ أَرَى خَدَمَّ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تَفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجَيئَان ٪تُفْرغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْم وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا

گر پڑی۔

ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ *

(فاکدہ) اس سے حضرت ابوطلح کی جاں نثاری اور وفاداری ثابت ہوتی ہے، سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابود جانہ نے اپنی پیٹھ کا فروں کی طرف کر کے آپ پر آڑکر لی تھی، اور تیران کی پیٹھ پر برابر پڑر ہے تھے، اور حضرت سعد بن و قاص مجھی کا فروں پر تیر برسار ہے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جارہے تھے اور فرماتے جاتے تھے، مارا سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے، پھر اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا، او پھر وہ کمان حضرت قادہ بن نعمان نے لے لی، اور ان کے پاس رہی، اور حضرت قادہ بن نعمان نے سے کی اور ان کے پاس رہی، اور حضرت قادہ کی آنکھ کفار کی ضرب سے نکل کر ان کے رخمار پر گری، حضور نے اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ پر کر دیا، وہ بالکل در ست ہو گئی بلکہ اس سے اور زیادہ نظر آنے لگا، اور غز وہ احد تک پر دہ کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے، اور قصد آنہیں دیکھا بلکہ نظر پڑگئی۔

(٣٠٣) بَابِ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ *

قَعْنَبِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنُ مَسْلَمَةً بْنِ فَعْنَبِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالِ عَنْ عَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةً كَتَبَ إِلَى اَبْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسٍ خِلَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلًا أَنْ أَكْتُمَ عَلَمًا مَا كَتَبُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مَلًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَعْدُ وَبِالنِسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بَسَهُم وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِسَاءِ وَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُو بِالنِسَاءِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُو بِالنِسَاءِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُو بِالنِسَاءِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْزُو بِالنِسَاءِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْزُو بِهِنَ فَيُدَاوِينَ الْحَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ وَيَعْزُو بِهِنَ فَيُدَاوِينَ الْحَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَغْرُو بِهِنَ فَيُدُو بِالنِسَاءِ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَغْرُو بِهِنَ فَيُدُولِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَسُلْمَ لَمْ يَكُنْ وَسُلُم لَمْ يَكُنْ وَسُلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مَنَ مَلَهُ يَكُنْ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَسُلُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

باب (۳۰۳) جہاد میں شریک ہونے والی عور توں کوانعام ملے گا، حصہ نہیں دیاجائے گا،اور حربیوں کے بچے مارڈالنے کی ممانعت۔

۲۱۷- عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہر مز بیان کرتے ہیں کہ خبرہ (حرویوں کے سر دار) نے حفرت عبداللہ بن عباسٌ کو پائنے باتیں دریافت کرنے کے لئے لکھا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اگر مجھے علم چھپانے کا اندیشہ نہ ہو تا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، خبدہ نے لکھا تھا، اما بعد! کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عور توں کو ساتھ رکھتے تھے اور انہیں کچھ حصہ دیتے تھے اور انہیں کچھ حصہ دیتے تھے اور کیا آپ بچوں کو بھی قبل کرتے تھے ؟ اور مینیم کی تیبی کب ختم ہوتی ہے؟ اور خس کس کا حصہ ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے لکھا، تو نے لکھا، مجھ سے دریافت کر تاہے کہ کیار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عور توں کو جہاد میں ساتھ رکھتے تھے، ہیگ آپ رکھتے تھے اور انہیں انعام دیا جا تاتھا، ان کا حصہ نہیں لگایا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قبل نہیں کیا کرتے تھے، تم بھی قبل نہ کرنا(ا)، وسلم بچوں کو قبل نہیں کیا کرتے تھے، تم بھی قبل نہ کرنا(ا)، وسلم بچوں کو قبل نہیں کیا کرتے تھے، تم بھی قبل نہ کرنا(ا)، ورتو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ میتیم کی تیبیمی کب ختم ہوتی ورتو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ میتیم کی تیبیمی کب ختم ہوتی ورتو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ میتیم کی تیبیمی کب ختم ہوتی ورتو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ میتیم کی تیبیمی کب ختم ہوتی

ہے تو میری زندگی کی قتم بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان
کے داڑھی نکل آتی ہے گرانہیں نہ لینے کا شعور ہو تا ہے اور نہ
دینے کا، پھر جب وہ اپنے فائدہ کے لئے اچھی باتیں کرنے لگیں
جیسا کہ لوگ کرتے ہیں تو پھر اس کی بتیمی ختم ہو گئی، اور تونے
لکھا، اور مجھ سے دریافت کر تا ہے کہ خمس (مال غنیمت) کس
کے لئے ہے، تو خمس ہمارے ہی لئے ہے، پر ہماری قوم نے نہ
انا

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ
تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ
الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ
الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ
لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاء مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ
لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاء مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ
مِنْ صَالِحٍ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ
وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا وَكَنَّا نَقُولُ هُو لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ *

(فائدہ)امام ابو حنیفہ، شافعی، توری،لیٹ اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے کہ عورت کوانعام ملے گامال غنیمت میں سے حصہ وغیرہ نہیں دیا جائے گا،اور دواوغیرہ پردہ کے پیچھے سے کرے گی اور بیسی بلوغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ ارشاد ہے،"لایتم بعداحتلام" باتی لین دین میں جب ہوشیار ہو جائے گا تب اس کا مال اس کے سپر دکر دیا جائے گا،اور اس کی میعاد امام ابو حنیفہ نے پچپیں سال بیان کی ہے اور قوم سے مرادامراء بنی امیہ ہیں،واللہ اعلم۔

وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ ابْنِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ ابْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةً كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَال بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالْ غَيْرَ أَنَّ فِي حُدِيثٍ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَلَالْ غَيْرَ أَنَّ فِي حُدِيثٍ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبْيَانَ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلُ الصَّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْحَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي الْحَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي الْحَوْمِ مَنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقَتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ فَتَقَتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ فَتَقَتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ *

٢١٨١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرِ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرِ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِاْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ قَتْلِ الْوِاْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ قَتْلِ الْوِاْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ

۱۱۸۰- ابو بکر بن ابی شیبه ، اسحاق بن ابر اہیم ، حاتم بن اساعیل ، جعفر بن محمد ، بواسطہ اپنے والد ، یزید بن ہر مز سے روایت ہے ، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا آپ سے دریافت کر تا تھا اور سلیمان بن بلال کی طرح حدیث مروی ہے ، باقی حاتم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے تو بھی مت قتل کر ، گریہ کہ مجھے اتناعلم ہو ، جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو تھا کہ جب انہوں نے بچے کو جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو تھا کہ جب انہوں نے بچے کو مار دیا تھا ، اسحاق کی روایت میں ہے کہ (یا) تو مومن کی تمیز مار دیا تھا ، اسحاق کی روایت میں ہے کہ (یا) تو مومن کی تمیز کرے ، کہ کافر کو قتل کرے اور مومن کو چھوڑ دے۔

۱۸۱۱- ابن ابی عمر، سفیان، اساغیل بن امیه، سعید مقبری، یزید بن ہر مزبیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر خارجی نے حضرت ابن عباس کو لکھا، پو چھتا تھا کہ غلام اور بائدی اگر جہاد میں موجود ہوں تو ان کو حصہ ملے گایا نہیں، اور بچوں کا قتل کیسا ہے؟ اور بیتم کی بیٹیم کی کیٹیم کی بیٹیم کی بیٹیم ک

وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبُ الْيُهِ فَلَوْلًا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ الْكُتُبُ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانَ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ قَتْلُهُ مُ يَقَتْلُهُمْ وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلُهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمُ مِنْهُمُ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْعُلَامِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَنْهُمُ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْعُلَامِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ السَّمُ اللَّيْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ السَّمُ اللَّيْمِ وَيُونُسَ مِنْهُ رُسُدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْهُ وَيُونَسَ مِنْهُ رُسُدٌ وَكَتَبْتَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا اللَّهُ مَ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا *

نے بزید سے فرمایا تو اسے جواب لکھ، اگر وہ جمافت میں بڑنے والانہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، لکھ کہ تو نے مجھ سے لکھ کر پوچھا، کہ عورت اور غلام کومال غنیمت میں سے حصہ ملے گا، البتہ انعام مل سکتاہے، اور یا نہیں تو انہیں کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ انعام مل سکتاہے، اور تو نے لکھ کر مجھ سے بچوں کے قتل کے متعلق دریافت کیاہے، تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیاہے مگریہ کہ مختے ایساعلم ہو جیسا کہ حضرت موئی علیہ السلام کے ساتھ (خضر علیہ السلام) کو تھا جنہوں نے بچہ کو قتل کر دیا تھا، اور تو نے لکھ کر دریافت کیاہے کہ میٹیم کی بیٹیم کی بیٹیم ہوتی ہوتی ہوتی ہے، تو بیٹیم کانام اس سے اس وقت تک نہیں جائے گا تاو قتیکہ بالغ نہ ہو اور اسے عقل نہ آئے اور تو نے ذوی القربی کے بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھاہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں،

(فائدہ) ذوی القربیٰ سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں،اوراس پرابوداؤد کی روایت جو حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے،شاہد ہے کہ خیبر کے دن آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا،اور بنی نو فل اور بنی عبد مشس کو چھوڑ دیااور یہی رائے حضرت ابن عباسؓ اور جمہور علماء کرام کی ہے اور قوم سے مراد بنوامیہ ہے کہ جنہوں نے بیہ خمس بھی حضور کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو نہ دیا۔

٢١٨٢ - وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بَنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بَنِ أُمَيَّةً عَنْ سَعِيدِ بَنِ أَمِنْ أَمَيَّةً عَنْ سَعِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَب نَجْدَةً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ كَتَب نَجْدَةً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ الْجَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ اللَّهُ مَن بْنُ بِشُرٍ حَدَّثَنِي عُبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشُرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ *

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ حِ و سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ حِ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ عَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بَهْزٌ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ

۲۱۸۲ عبدالرحن بن بشر عبدی، سفیان، اساعیل بن امیه، سعید بن ابی سعید، یزید بن ہر مزسے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف لکھا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن بشر نے سفیان سے اسی طرح مفصل حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے۔

۲۱۸۳ اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بن حازم، بواسطہ ایخد بن حاتم، ایک واللہ مقیس، یزید بن ہر مز (دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، جریر بن حازم، قیس بن سعد، یزید بن ہر مز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو تحریر بیجی تھی تو جس وقت حضرت ابن عباس نے بیہ تحریر

پڑھی اور جس وفت اس کا جواب لکھا میں موجود تھا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا خدا کی قتم اگر مجھے بیہ خیال نہ ہو تا کہ وہ بدبو (فعل فتبیح) میں پڑجائے گا تو میں اس کا جواب نہ لکھتا اور اس کی آئکھیں خوش نہ ہوتیں، حضرت ابن عباسؓ نے تحریر فرمایا تو نے ان ذوی القر بیٰ کے حصہ کے متعلق لکھا تھا جس کا ذ کر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تحریر کیا تھا، وہ کون لوگ ہیں تو جارا خیال یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں ہے ہم ہی لوگ مراد ہیں، مگر ہماری قوم نے اسے نہ مانااور یکتیم کے متعلق تونے دریافت کیا کہ اس کی بتیمی کب ختم ہوتی ہے توجب وہ نکاح کے قابل ہو جائے، اور اس کے سمجھدار ہونے کا احساس ہونے گے اور اس کا مال اسے دیدیا جائے تو یتیمی کا تھم جاتار ہتاہے،اور تونے پوچھاکہ کیا حضور ا مشر کین کی اولاد میں ہے کسی کو قتل کر دیتے تھے، تو حضور ان کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہذا تو بھی ان سے میں سے کسی کومت قمل کر، تاو قنتیکه تخچے وہ حکمت معلوم نہ ہوجو خضر کو لڑے کے قتل کرنے کی معلوم تھی، تونے باندی اور غلام کے متعلق بھی پوچھاتھا کہ جب وہ لڑائی میں موجود ہو توان کا کوئی حصہ مقرر ہے توان کا کوئی حصہ متعین نہیں، ہاں اگر لوگوں کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ حصہ دے دیا جائے۔

صحیحمسلم شریف مترجم ار دو (جلد دوم)

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ فَشَهَدْتُ ابْنَ عَبَّاس حِينَ قَرَأً كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاس وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنِ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتُبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةً عَيْنِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهُم ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذًا بَلَغَ النَّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغَلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهُمْ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ*

(فا کدہ) یہی قول امام ابو حنیفہ ، امام شافعی ، اور جمہور علاء کرام کا ہے کہ امام جتنا مناسب مجھے انعام دے سکتا ہے ، مال غنیمت میں سے غلام یا لونڈی کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

٢١٨٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُحْتَارِ بْنِ صَيْفِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ *

(٣٠٤) بَابِ عَدَدِ غَزَوَاتِ النّبيِّ صَلَّى

۲۱۸۴- ابو کریب، ابواسامه، زائده، سلیمان اعمش، مختار بن صفی، یزید بن ہر مزر ضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا پھر حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں پورا واقعہ مذ کور نہیں ہے، جبیبا کہ دوسر ی حدیثوں میں ہے۔

باب (۳۰۴) رسول الله صلى الله عليه وسلم کے

غزوات کی تعداد۔

۲۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ ، عبد الرحیم بن سلیمان ، ہشام ، حفصہ بنت سیرین ، حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سات جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی تھی ، مگر سامان کے ساتھ رہتی تھی ، میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخیوں کا علاج معالجہ کرتی تھی ، اور بیاروں کی تیار داری کرتی تھی

۲۱۸۷ عمروناقد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۸۷ محمر بن مثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبه، ابواسحاق
بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز
پڑھانے کے لئے نکلے اور دور کعت پڑھاکر بارش کی دعاکی، اس
روز میری ملا قات حضرت زید بن ارقم سے ہوئی میرے اور
ان کے در میان صرف ایک آدمی تھا میں نے ان سے دریافت
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے جہاد کئے ہیں؟
فرمانے گئے، انیس، میں نے دریافت کیا کہ آپ کتے جہادوں
میں حضور کے ساتھ رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں، پھر
میں نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے پہلا جہاد کون ساکیا،
میں نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے پہلا جہاد کون ساکیا،
انہوں نے کہاذات العسیریا عشیر۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٥٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بَنْدَ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ بَنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخَلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ عَزَوَاتٍ أَخَلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدُومُ عَلَى الْمَرْضَى *

٢١٨٦ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌ و النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

٢١٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ اللَّهِ بْنَ يَزِيدً حَدَّثَنَا شُعْبَةً عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدً خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِدٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِدٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ فَاللَّهُ عَلَيْهِ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ كُمْ غَزَوْتَ أَنْتَ وَسَلَّمَ قَالَ نَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ مَعْدُونَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ عَزُورَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزُورَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ *

عروں سوائی مقام کانام ہے، سیرت ابن ہشام میں اس غزوہ کو غزوۃ العشیر لکھاہے، یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا،اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی، (فاکدہ) یہ ایک مقام کانام ہے، سیرت ابن ہشام میں اس غزوہ کو غزوۃ العشیر لکھاہے، یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا،اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشیرہ تک جاکرواپس تشریف لے آئے تھے،ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلا غزوہ و دان ہواہے لیکن اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

رَيْدِي بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا

۲۱۸۸ - ابو بکر بن ابی شیبہ، کیلیٰ بن آدم، زہیر، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک ہی جج کیا ہے

جسے حجتہ الوداع کہتے ہیں۔

۲۱۸۹ - زہیر بن حرب، روح بن عبادہ زکریا، ابو الزہیر،
حضرت جاہر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روابت کرتے
ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں انیس جہاد دں میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، البتہ بدر اور احد میں شریک
نہیں تھا، میرے والد نے مجھے روک، دیا تھا، جب احد کے دن
(میرے والد) عبداللہ شہید ہوگئے تو پھر کسی بھی جہاد میں، میں
نےرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاساتھ نہیں جھوڑا۔

۱۹۰۰ - ابو بکر بن ابی شیبه، زید بن الحباب (دوسری بند) سعید بن محمد الجرمی، ابو تمیله، حسین بن واقد، حضرت عبدالله بن بریده، این والد رضی الله تعالی عنه سے روایت کر ج بیں، انہوں نے بیان کیا که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے انیس جہاد کے اور ان میں سے آٹھ غزوات میں لڑائی کی، ابو بکر راوی نے "من "کا لفظ ذکر کیا ہے، اور اپنی روایت میں "عن" کے بجائے "حد می عبدالله بن بریده "کہا ہے۔

۱۹۹۱۔ احمد بن طنبل، معتمر بن سابان، کہمس، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۲۱۹۲۔ محمد بن عباد، حاتم بن اساعیل، یزید بن ابی عبید سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلم
رض اللہ تعالی عنہ سے سنا، فرمار ہے تھے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے ہیں اور جو لشکر
آپ روانہ کرتے ان میں نو مرتبہ میں شریک رہا، ایک مرتبہ
ہمارے سر دار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ تھے، ار
دوسری مرتبہ حضرت اسامہ بن زید تھے۔

٢١٩٣ قتيم بن سعيد، حاتم سے اي سند كے ساتھ روايت

هَاجَرَ خَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةً الْوَدَاعِ * الْمَوْرُ بُنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةً حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَارَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةً غَزْوَةً قَالَ حَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدُرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعْنِي أَبِي فَلَمَّا حَلَي اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ فَلَمَّا عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطَّ *

٢١٩٠ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً
 حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا آبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا آبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةً غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَان مِنْهُنَّ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةً غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَان مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلُ فِي ثَمَان مِنْهُنَّ وَلَا فِي تَمَان مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلُ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلُ فِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةً *
 حَدَيْثِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةً *

٢١٩١ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْن بُرَيْدَةَ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْن بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةً غَزْوةً *

٢١٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ فَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ فَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أَسَامَةً فَرَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَسَامَةً بُنُ زَيْدٍ *

٢١٩٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

مر وی ہے، باقی اس میں دونوں جگہ سات کاعد د مذکور ہے۔ بهَذَا الْإِسْنَادِ غَير أَنْهُ قَالَ فِي كِلْتَبْهِمَا سَبْعَ

(فا کدہ)امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کے متعلق اصحاب سیر نے اختلاف کیاہے، ابن سعد نے ان کاشار مفصلاً بالتر تیب کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوات اور چھپن سرید ہیں، جن میں سے نومیں لا اکی ہو کی ہے، تفصیل سے ے، ابدر۔ ۲۔ احد۔ ۲۔ مریسیع۔ ۴۔ خندق۔ ۵۔ قریظہ۔ ۲۔ خیبر۔ ۷۔ فتح مکہ۔ ۸۔ حنین۔ ۹۔ طا نف اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو آٹھ ذکر کئے ہیں توبظاہرانہوں نے فتح کمہ کاذگر نہیں کیا ہے ، کیونکہ ان کاند ہب بیہ ہو گا کہ مکہ صلحافتح ہوا ہے ، جبیہا کہ امام شافعی ر حمہ انتد کا قول ہے، باقی جمور علائے کرام کے نزدیک مکہ بزور شمشیر فتح ہواہے، متر جم کہتا ہے، یہی صواب اور درست ہے،اور سریہ اسے کہتے ہیں کہ حس میں آنخضر ۔ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے۔واللہ اعلم۔

(٣٠٥) بَابِ غَزْوَةِ ذاتِ الرَّقَاعِ *

٢١٩٤ - مندَّثَنَا أَبُو عَامِر عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ كَأَنَّهُ كُرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَّامَةً وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يُحْزِي بِهِ

الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاَءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالًا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامُةً عَنْ بُرَيْدِ بْنَ أَبِي بُرْدُةً عَنْ أَبِي بُرْدُرٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَرِجُنَا مَعَ رَّسُونَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَر بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا فَنَدِ تُ قَدَمَايَ وَسُقَطَتُ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَافِتُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيتُ عَزُورَةَ دَاتِ الرُّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعُصِّبُ عُلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْحِرَقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةً فَحَدَّثُ أَبُو مُوسَى بَهُدُا ٱلْحَدِيثِ ثُمَّ كُرةَ ذَٰلِكَ قَالَ الْحَدِيثِ ثُمَّ كُرةً ذَٰلِكَ قَالَ الْحَ

ر٣٠٦) بَابِ كُرَاهَةِ البَّسْتِعَانَةِ فِي الْغَزُو بِكَافِرٍ * بِكَافِرٍ *

بِكَافِرِ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ عَنْ الْمُنْ عَبْدُ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِي عَنْ وَالِكِ حِي وَ حَدَّثْنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَّهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

باب (۳۰۵) غزوه ذات الرقاع-

٢١٩٣_ ابو عامر عبدالله بن براد اشعرى، محمد بن العلاء بمداني، ابوسامه، بريد بن ابي برده، حضرت ابو برده، حضرت ابوموي اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اور ہم چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری ہم چڑھتے تھے، بالآخر ہمارے یاؤں زخمی ہو گئے اور میرے بھی دونوں پیرز حمی ہو گئے اور ناخن کر پڑے، ہم نے ان زخموں پر چھڑے کیلے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الر قاع پڑ گیا، حضرت ابو ہر دہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیہ حدیث بیان کی، پھر اس کا بیان کرناا نہیں ناگوار محسوس ہوا، گویا کہ وہ اپنے کسی عمل کا اظہار اور افشاء کرنا نہیں جاہتے تھے، حضرت ابواسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ برید کے علاوہ دوسرے راوبوں نے اس حدیث میں سے بھی زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالی اس محنت کا بدلہ دے گا۔

باب (۳۰۲) بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہا۔ میں امداد کینے کی ممانعت۔

۲۱۹۵ ز میر بن حرب، عبدالر حمٰن بن مهدی، مالک (دوسری سند)ابوالطاہر ،عبداللہ بن وہب،مالک ابن انس، فضیل بن ابی عبدالله، عبدالله بن نيار اسلمي، عبدالله بن زبيرٌ حضرت عائشه

وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنْسِ عَنِ الْفَضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن نِيَانِ الْأَسْلِمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشُةً زَوْجَ النَّبْنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرِ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكُهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينٌ رَّأُونُهُ فَلَمَّا أَدْرَكُهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وُسُلَّمٌ جَفْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قُالٌ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ مَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْ حَعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بَمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَذُرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ ءَ لَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أُوَّلُ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْنَاءِ فَقَالَ لَهُ كُمَا قَالَ أُوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ *

صديقة رضي الله تعالى عنهاز وجه محترمه رسول الله صلى الله عليه وسلم سے روایت کرتے ہیں ،انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برر کی طرف تشریف لے چلے، جب مقام حرة الوبره (مدينه سے حار ميل کے فاصله) پرينيے تو حضور كى خدمت میں ایک فخص حاضر ہوا، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحاب نے جب اسے دیکھا توخوش ہوئے،جبوہ آپ سے ملا تواس نے رسول الله صلى الله عليه وسلم سے عرض كياكه ميں اس لئے آيا ہوں كه آب سے ساتھ چلوں، اور جو ملے اس میں سے حصہ پاؤں، ر سول الله صلی الله علیه وسلم نیزاس سے فرمایا کیا تواللہ تعالیٰ اوراس سے رسول کر ایمان رکھتا ہے؟اس نے کہانہیں تو آپ نے فرمایا، لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، پھر آ یا چلے، جب شجرہ پر پہنچے تووہ محض پھر آپ سے ملا،اور وہی کہا،جو پہلے کہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیاجو پہلے جواب دیا تھا، کہ لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، چنانچہ وہ چلا گیا، اس کے بعد وہ آپ سے مقام بیدا، میں ملا، آپ نے اس سے وہی فرمایاجو پہلی مرتبہ فرمایاتھا کہ تواللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ وہ بولا جی ہاں! رسول اللہ • صلى الله عليه وسلم نے فرمايا تو چل _

(فا ئدہ)اگر ضرور تہواور کا فرمسلمان کا خیر خواہ بھی ہو توامداد لیٹا جائز ہے ،اور جب کا فرلڑائی میں مسلمانوں کے ساتھے شریک ہو گا تواہے انعام ملے گا، حصہ نہیں دیاجائے گا،امام مالک،ابو حذیفہ ،اور شافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے ، واللّذاعلم بالصواب۔

الحمد للدكه يح مسلم نثريف جلد دوم ختم ہوئی

Maria Carlos Car



رياض الصالحات

عَربي، أردُو

مصنف امام محیً الدین ابی زکریا میلی بن شرف النووی رحمهٔ الدعلیه (متوفی سائدیم)

> ترجمه وفوائد مولانا عابدالرحمل صبديقي

الحالق الميالاهور كواچى